Kitab Nagri Special

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri Special

باسل

ہما وقاص

وہ پوری رفتار سے بھاگ رہی تھی۔یوں حواس باختہ بھاگنے کی سبب منہ آدھے سے زیادہ کھلا تھا, کندھوں تک آتے بال بکھرے ہوئے تھے۔اور کھلے ہونے کے باعث جتنی رفتار سے وہ بھاگ رہی تھی دائیں بائیں جھولتے ہوئے بار بار اس کا چہرہ ڈھک رہے تھے۔

کپڑوں کے نام پر اس وقت ایک پتلی سی بنا آستین کے نیم برہنہ سفید نائٹی نما فراک کے سوا کچھ بھی اس کے تن پر موجود نہیں تھا, اور اس فراک کی لمبائی اتنی کم تھی کہ گھٹنے ڈھانپنے سے بھی قاصر تھی۔ نا پیروں میں جوتے تھے, نا کوئی چادر, کہاں وقت تھا وہ جوتے پہنتی یا تن پر چند کپڑوں کا اضافہ کر پاتی۔

جیسے ہی وہ بدذات جسم نوچنے کی خاطر اوپر جھکا تھا, کانٹا اس کی ران پر گاڑتے ہی وہ بھاگ کھڑی ہوئی, رکنے کا, کچھ بھی سوچنے کا حتی کہ اگلا سانس لینے کا وقت نہیں تھا اس کے پاس۔اور پھر کھڑکی سے پھلانگتی پہاڑ سے اترتی اب نیچے بھاگ رہی تھی۔ بھاگ کر سانس پھولنے لگی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

کل سے ایک نوالہ بھی حلق سے نیچے نہیں اترا تھا, کہاں پتا تھا ایسا موقع میسر آجائے گا نہیں تو کچھ ضرور کھاتی اور شائد اب زیادہ رفتار سے بھاگ سکتی۔ایک دم سے بھاگتے بھاگتے وہ رک گئی تھی سانس بری طرح پھول رہا تھا۔ بدن میں خون تک منجمند کرتی ٹھنڈ میں بھی پسینے کے ننھے قطرے اس کی پیشانی پر نمودار تھے۔دائیں بائیں کمر پر ہاتھ دھرے سانس کو متوازن کرتے وہ اب ارد گرد دیکھ رہی تھی۔

بھاگتے ہوئے تو اتنا محسوس نہیں ہوا تھا مگر اب رکتے ہی جیسے بدن کو یخ بستہ وجود کو چیر کر رگوں میں دوڑتے خون میں سرائیت کرتی ٹھنڈ کا احساس ہوا, وہ کپکپا گئی۔ ٹھٹھرتے لبوں پر زبان پھیری, دونوں ہاتھوں سے برہنہ کندھوں کو زور سے مسل کر ارد گرد دیکھا۔

چاروں اطراف گھپ اندھیرا تھا, جس میں پوری آنکھیں کھولنے پر بھی حد نگاہ بہت کم تھی۔وہ پاگلوں کی طرح کچی سڑک کے وسط میں کھڑی ارد گرد جائے پناہ تلاش کر رہی تھی۔ لیکن ذہن تھا کہ منجمند ہونے لگا تھا اور دانت آپس میں بجنے لگے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لاویانامی چین کے اس گاؤں میں زیادہ کھیت تھے اور کم گھر, لکڑی اور بانس سے بنے ڈربے نما مکان کچھ اونچائی پر پہاڑوں پر بنائے گئے تھے۔جہاں سے وہ اتر کر اب نیچے کھیتوں میں آچکی تھی۔

یقیناوہ بھی اس وقت لاویا کے کسی کھیت میں ہی موجود تھی, اگرچہ دو دن میں وہ اس جگہ کے نام کے علاوہ کچھ بھی نہیں جان سکی تھی۔اس لیے اب کچھ خبر نہیں تھی اسے کس طرف جانا ہے, بس اتنا یاد تھا کہ لی تاؤ اسے کسی کشتی

Kitab Nagri Special

میں بیٹھا کر اس گاؤں تک لایا تھا اور یہاں واحد ایک پکی سڑک تھی جہاں جان بچانے اور یہاں سے فرار کے لیے پہنچنا ضروری تھا۔

چند لمحے وہاں سانس بحال کرنے کے بعد وہ ایک سمت کی طرف پھر سے بھاگ چکی تھی۔ وہ لوگ اب تک اس کے پیچھے بھاگ چکے ہوں گے اس خیال کے آتے ہی وہ اپنی رفتار اور بڑھا چکی تھی, ننگے پاؤں ہونے کے باعث بھاگنا بہت دشوار تھا اور سردی اتنی زیادہ تھی کے ننگے پاؤں کے رستے پورے جسم میں گھس رہی تھی۔ لگتا تو یوں تھا عزت بچا کر بھاگ تو چکی تھی مگر شائد یہ سردی اسے زیادہ دیر زندہ نہیں چھوڑے گی لیکن اس طرح مرنا اس کو قبول تھا۔

بھاگتے ہوئے اچانک اندھیرے میں ہی پیروں کو احساس ہوا وہ اب کچی مٹی پر نہیں کسی پکی سڑک پر بھاگ رہی ہیں۔ دل میں ایک موہوم سی امید جاگی کہ شائد وہ یہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو جائے اور امید کے جاگتے ہی اس کی رفتار بھی مزید بڑھ چکی تھی۔

بعض اوقات امید کی ایک کرن نظر آتے ہی گہرے سایے پھیلنے لگتے ہیں اور ایسا ہی کچھ اس کے ساتھ ہوا تھا۔ قسمت ابھی اس پر مہربان ہونے کو تیار نہیں تھی۔ اس پکی سڑک پر وہ ابھی کچھ دور ہی جا سکی تھی۔ جب پیچھے سے گاڑی کی ہیڈلائٹس کی تیز روشنی نے ایک دم سے گھپ اندھیرے میں ڈوبے سارے منظر کو روشن کر دیا۔ وہ مختصر راستے لے رہی تھی جبکہ وہ شائد پہلے سے اس سڑک پر موجود تھے اور اب کسی موڑ سے مڑ کر اس تک پہنچ چکے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

" زن۔ن۔ن۔ن۔ن۔ن۔۔۔۔۔۔۔۔"گاڑی کی آواز نے بتادیا کہ گاڑی چلانے والا اسی کے پیچھے ہے۔

گاڑی پوری رفتار سے پکی سڑک پر بھاگتی اب اس تک کا فاصلہ ختم کر رہی تھی۔اس نے یک لخت کھلے منہ اور چندھی آنکھوں سے پیچھے مڑ کر دیکھا, جہاں منہ سے سفید دھواں باہر نکلا, وہاں جان حلق میں آئی۔ہمت ہارنا کہاں سیکھا تھا اس نے, تھوک نگلا رخ سیدھا کیا اور بھاگنے لگی۔

اچانک پاؤں کسی پتھر سے پوری قوت سے ٹکرایا اور وہ لڑکھڑا کر منہ کے بل سڑک پر گری, اس کی برہنہ ٹانگیں اور گھٹنے بری طرح پکی سڑک پر گھسٹ گئے۔تکلیف سے دلخراش چیخ حلق سے برآمد ہوئی اور یخ بستہ فضا میں گھل گئی, جہاں پتھر ٹکرانے سے پاؤں کی انگوٹھے میں بے پناہ درد کی لہر اٹھی وہاں اب منہ کے بل گرنے سے گھٹنے چھلنے کی تکلیف بھی تھی۔

وہ اس بری طرح گری تھی کہ سر بھی چکرا گیا اور اسی اثنا میں گاڑی پوری رفتار سے اس کے پاس آ رکی۔روشنی میں پوری آنکھیں کھولے, کانپتے ہوئے گردن کو جھکا کر اپنے گھٹنوں سے رستے خون کی طرف دیکھا۔

Kitab Nagri

ٹھک۔۔۔گاڑی کا دروازہ کھل کر بند ہونے کی آواز تھی۔

www.kitabnagri.com

" پکڑو اس ذلیل کو" لی تاؤ نے چینی زبان میں چیخ کر گاڑی کی کھڑکی میں سے سر نکالتے ہوئے کہا۔

یقیناً وہ دوسرے شخص کو اسے پکڑنے کا کہہ رہا تھا۔دوسرا شخص جو پہلے ہی گاڑی سے اتر چکا تھا اب گھوم کر اس کی طرف بڑھا اور لپک کر اس کے اٹھنے سے پہلے اس تک پہنچا۔اور آتے ہی پہلے اس کے بال اپنی مٹھی میں دبوچ لیے ۔

Kitab Nagri Special

وہ لمبے بالوں اور ایک کان میں بالی پہنے خوفناک شکل کا شخص تھا۔ گرم موٹی بوری نما چادر کو خود پر اوڑھے اور سر کو اون کی ٹوپی سے ڈھکے وہ اب اس پر جھک رہا تھا۔ جو اس وقت بھی بے سدھ سڑک پر لیٹی کراہ رہی تھی۔

"کی۔۔ہاں۔۔۔ بھاگ ری تھی۔۔۔۔" اس شخص نے ٹوٹی پھوٹی اردو میں خباثت سے دانت نکالتے ہوئے بالوں کو اپنے ہاتھ میں موڑا۔

کھوپڑی کی جلد سے کتنے ہی بال ٹوٹنے کی تکلیف ایک ساتھ محسوس ہوئی تو اس کی آنکھوں کے کناروں سے آنسو بہہ نکلے اور کتنی ہی تکلیفوں میں ایک اور تکلیف کے اضافے نے چہرے کا زاویہ بگاڑ دیا۔

"چھوڑو۔۔۔۔۔۔مہ۔مجھے۔۔۔۔ چھوڑو۔۔۔۔ مجھے نہیں کرنا یہ سب۔۔۔مجھے میرے گھر جانا ہے" وہ تکلیف سے چیخ اٹھی۔

اس کی اس چیخ پر ان دونوں کے فلک شگاف قہقے اس خوفناک اندھیری سڑک پر دور تک گونج گئے، دوسرے شخص نے دانت پیستے ہوئے اس کے بالوں کو مٹھی میں لے کر پھر سے دبوچا، ایک جھٹکا اس کی گردن کو پڑا اور چہرہ آسمان کی طرف اٹھ گیا۔ وہ اب اس کے چہرے پر جھکا زہریلے سانپ کی طرح پھنکار رہا تھا۔

اس کے جسم اور منہ سے اٹھتے بدبو کے بھبکے اس کے ناک نتھنوں میں گھس رہے تھے۔

وہ بے بس تھی نا ہل سکتی تھی نا خود کو چھڑا سکتی تھی۔ گردن اتنی سختی سے اوپر اٹھی ہوئی تھی کہ اس کے گلے کی رگیں تن کر باہر کو ابھر رہی تھیں سردی کی شدت بڑھتی جا رہی تھی اور جسم اور دانت کپکپانے لگے تھے۔

Kitab Nagri Special

گاڑی کا دروازہ پھر سے کھلنے کی آواز آئی, شائد لی تاؤ اب گاڑی سے باہر نکلا تھا۔وہ ناک پھلائے غصے میں پھنکارتا اس کے قریب پہنچا اور اس کے پیٹ میں ٹانگوں کو گھما گھما کر مارنے لگا۔

"اب بھاگے گی کمینی" وہ پوری قوت سے چلا رہا تھا

وہ لگا تار ٹانگیں پیٹ میں مار رہا تھا اور اس کے حلق سے نکلنے والی چیخیں جانور زبح ہوتے وقت کی چنگھاڑ کے مترادف تھیں۔لی تاؤ کے چمڑے کے بوٹ اس کی ناف سے اوپر ضرب لگا رہے تھے۔انتڑیاں جو بھوک سے پہلے ہی سکڑی ہوئی تھیں اب اس ضرب پر اور چپک رہی تھیں۔وہ تڑپ کر ٹانگیں سمیٹتی گھٹنوں کو پیٹ سے جوڑ رہی تھی۔

دوسرے شخص نے اسے بالوں سے دبوچ رکھا تھا۔اور لی تاؤ ٹانگ کو کھینچ کھینچ کر متواتر اس کے پیٹ میں مار رہا تھا۔

یہاں اس کی ان ہولناک چیخوں کو سننے والا کوئی نہیں تھا۔دور دور تک چیخیں کھلے کھیتوں میں لمبے درختوں اور کچی پگڈنڈیوں سے ٹکرا کر واپس آرہی تھیں۔

یک لخت وہ اچھل کر اوپر ہوئی منہ سے اچانک کچھ ابل کر باہر نکلا۔بالوں کو دبوچے کھڑے شخص نے ایک جھٹکے سے اس کے سر کو چھوڑا۔

Kitab Nagri Special

بے حال ہو کر اس کی آنکھیں ڈھلک گئی تھیں۔ سڑک پر اس کے منہ سے نکلے خون کے چھینٹے دور تلک گئے۔ اب وہ اس کے بازو تھام رہے تھے اور اسے گھسیٹتے ہوئے گاڑی تک لا رہے تھے۔

گاڑی کی پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولتے ہی دونوں نے اسے اٹھا کر پٹخنے کے انداز میں پچھلی سیٹ پر پھینکا۔اور دروازہ زور سے بند کیا۔

اس کا چہرہ سیٹ سے جیسے ہی ٹکرایا خون کے چھینٹے اگلی نشست کی پشت تک گئے۔ ٹھک۔۔۔ ٹھک۔۔۔۔گاڑی کے دونوں دروازے بند ہونے کی آواز ابھری۔

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ چکے تھے۔پیٹ کی تکلیف اتنی شدید تھی کہ اس نے کراہتے ہوئے ٹانگیں اوپر کو سمیٹی تھیں۔گاڑی گرم تھی۔ جہاں یخ ہوتے جسم کو گرماہٹ کا سکون ملا تھا وہاں گھٹنوں پر رستے خون میں جلن ہونے لگی۔

"مجھے یہاں نہیں رکھنا اب اس کو" لی تاؤ کی آواز کار میں گونجی تھی۔

"دو دفعہ یہاں سے بھاگنے کی کوشش کر چکی ہے یہ" لی تاؤ کی غصے میں بھری آواز کانوں میں پڑی۔

"(اس کی صورت بھی اتنی پیاری نہیں اس کے اعضا ہی بیچنے پڑیں گے چلو کچھ پیسے ہاتھ آئیں)" لی تاؤ نے غصے سے سٹیرنگ پر ہاتھ مارا۔

وہ غرا رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"(نہیں صورت نہیں جسم کی بات ہوتی ہے, نہیں ہم دھندا کریں گے اس سے)" دوسری نشست پر موجود شخص نے لی تاؤ کی بات کی نفی کر دی۔

لی تاؤ پھر سے وہی کچھ اپنی زبان میں دہرا رہا تھا۔ دونوں کی اب جھڑپ ہو رہی تھی۔

تکلیف کو محسوس کرتی, بھنویں سکیڑے وہ ان کی بات سمجھنے کی سعی میں تھی۔ جتنی چینی زبان وہ سیکھ چکی تھی اس کے مطابق یہی سمجھ آرہا تھا کہ لی تاؤ اب اسے یہاں نہیں رکھنا چاہتا, وہ دوسرے شخص کو کہہ رہا تھا, نا تو اس کی شکل اچھی ہے اور نا وہ اسے بار بار بھاگنے کی وجہ سے مزید سنبھال سکتا ہے۔

وہ اسے شہر میں بیچ دینا چاہتا تھا, شائد وہیں جہاں جسم کے مختلف حصے نکال لیے جاتے ہیں۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی میں خوف کی لہر سنسنی صورت دوڑ گئی۔ اعصاب ایکدم سے ایسے بوجھ تلے دبے کہ اس کے حواس اب کھونے لگے۔ اور پھر اسی تکلیف میں وہ آنکھیں موندے اس دنیا سے بے خبر ہو چکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆☆

امریکہ لاس اینجلس بیورلی ہلز میں رات کا منظر دن سے زیادہ خوبصورتی لیے ہوئے تھا۔ امریکہ کے اس حسین ترین شہر میں بنے بیش قیمت گھروں میں سے ایک تھا درانگ ولاس سمندر کے کنارے پر بنا یہ کانچ کی طرح چمکتا روشن خوبصورت درانگ ولاس چمک دمک میں آج اور ہی رنگ ڈھنگ لیے ہوئے تھا۔

Kitab Nagri Special

ولاس کی بیرونی راہداری میں ہی لمبی قطار میں بیش قیمت گاڑیاں کھڑی تھیں اور گیٹ پر بیٹھے گارڈز خوش گپوں میں مصروف تھے۔

رات کے بارہ بجے کا وقت بھی یہ شاندار درانگ ولاس دن کا سماں پیش کر رہا تھا, جگمگاتی روشنیاں اور چمچماتے, زرق برق جدید طرز کے ملبوسات زیب تن کیے کم مشرقی اور زیادہ مغربی مہمان, مدھم سی مدھر بجتی.بیلیور موسیقی میں مگن نظر آرہے تھے۔

جدید طرز پر تیار کردہ تیراکی کے تلاب کے ایک طرف لان میں میزوں پر سجے لزیز بعام, اشتہا انگیز خوشبو پھیلا رہے تھے۔اس خوشبو کے ساتھ ملی جلی مختلف قیمتی کلون کی مہک پورے ماحول کو مسحور کن بنا رہی تھی۔اردگرد سے خفیف دلفریب قہقہوں کے جلترنگ وقفے وقفے سے ابھر رہے تھے, یہاں تو حسن اور دلکشی کا ایک سیلاب امڈ آیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ان سب لوگوں میں وہ سیاہ چمکتی میکسی میں ملبوس سب میں نمایاں تھی۔نام تو روبینہ تھا مگر یہاں بیورلی ہلز میں سب اس کو روبی ملک کے نام سے جانتے تھے, چھالیس سال کی عمر میں بھی اس کے چہرے پر کوئی جھری نہیں تھی, حسین دلکشی اور جدید میک اپ اور زیبائیش سے لیس وہ تقریب کی جان تھی۔اس کے بلکل ساتھ کھڑے اسفند ملک بھی کم نہیں تھے خوبرو اور رعب دار شخصیت۔وہ دونوں اپنے سامنے کھڑے لاس اینجلس کے مشہور بزنس مین ماتھور سے محو گفتگو تھے اور ماتھور کی نظر بار بار روبی پر پھسل رہی تھی جس سے وہ اور سرشار ہو رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

ان لوگوں سے کچھ دور مشروب کا گلاس تھامے سلیٹی رنگ کے بیش قیمت سوٹ پینٹ میں ملبوس اسفند ملک کا سپوت برھان ملک , کتنی ہی مغربی حسیناؤں کے بیچ کھڑا دلفریب قہقہے لگاتا ہوا ہر فکر سے آزاد دکھائی دے رہا تھا۔ سلیقے سے باک جیل سے پیچھے کیے قیمیتی لباس میں وہ اپنے ماں باپ کی پرچھائی ہی تھا۔

سب کے چہرے کھل رہے تھے , یہ شاندار تقریب اسفند ملک کی بیوی روبی کے جنم دن کی خوشی میں رکھی گئی تھی۔ درانگ ولاس پورے بیورلی ہلز میں خوبصورتی میں تو پہلے سے اپنی مثال آپ تھا لیکن اس وقت دیدہ زیب سجاوٹ نے تو اور چار چاند لگا رکھے تھے۔

ایک دم سے جیسے اس پر سکون اور مسحور کن منظر میں تھر تھراہٹ پیدا ہوئی , درانگ ولاس کے گیٹ کے قریب بیٹھا گارڈ ہڑ بڑا کر کھڑا ہوا اور ہوائیاں اڑے چہرے کے ساتھ گیٹ کھولنے لگا۔ دانت نکالتی روزین کے چہرے سے ایکدم سے ہنسی غائب ہی تیر کی طرح بھاگ کر اس نے سب سے پہلے موسیقی بند کی , جس کے بند ہوتے ہی اسفند ملک اور روبی چونک کر متوجہ ہوئے , اسفند ملک اور بلکل پاس کھڑی روبی نے ایک ساتھ گیٹ کی طرف دیکھا۔

ایک لمحے کے لیے دونوں کی آنکھوں میں تحیر امڈا اور اگلے ہی لمحے روبی سٹپٹا کر اسفند ملک کے قریب ہوئی۔

"اوہ۔۔۔۔اسفند۔۔۔تم نے مجھ سے کہا کہ وہ چائنہ گیا ہے شوٹنگ کے لیے" روبی نے حواس باختہ لہجے میں اسفند سے سوال کیا

Kitab Nagri Special

اسفند ملک تو پہلے سے ہونقوں کی طرح گیٹ کی طرف دیکھ رہے تھے۔روبی کے یوں چھکے چھوٹنے پر بھنویں مزید اکھٹی کیں۔

"تو جھوٹ کب بولا تھا میں نے, میری بات ہوئی تھی اس کے انل سے, آج دوپہر کی فلائیٹ تھی اس کی" اسفند ملک نے لبوں کو بھنیچے اپنی بات کی تصدیق کی۔

گیٹ کھل چکا تھا۔گہرے نیلے رنگ کی بوگاٹی ایٹلانٹک فراٹے بھرتی سفید چمکتے فرش کو روند کر گیٹ سے اندر داخل ہوئی۔وہ اتنی رفتاری سے اس شاندار درانگ ولاس میں داخل ہوئی کہ اس کے دیوڑھی میں پہنچنے سے پہلے تک تیراکی کے تالاب کے قریب اور لان میں کھڑے سب مہمانوں کی گردنیں اس طرف مڑ چکی تھیں اور منہ خوشی اور جوش کے مارے کھل چکے تھے۔

"درانگ۔گ۔گ۔۔گ۔۔۔۔ازہئیر۔ر۔ر۔ر۔۔۔" کتنی ہی چیخ نما بازگشت ایک ساتھ ابھری تھیں ۔

سب کے چہرے آنے والے کی آمد پر چمک اٹھے تھے, مسوائے درانگ ولاس کے مکینوں کے جن کے چہرے پھیکے پڑ گئے تھے۔برھان ملک نے لب بھینچے غصے سے گلاس پاس رکھی میز پر پٹخا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہونق بنے کھڑے اسفند ملک اور روبی کی طرف بڑھا۔

Kitab Nagri Special

میڈیا والے کیمرے تھامے پاگلوں کی طرح ڈیوڑھی کی طرف جا رہے تھے اور بہت سے دیوانے بھی ایک دوسرے سے ٹکراتے آگے بڑھ رہے تھے۔ لڑکیاں تو باقاعدہ اپنے لباس درست کرتیں گہرے گلوں کو مزید کھینچ کر نیچے کرتیں, کندھوں سے اپنی میکسیوں کے سٹریپس ڈھلکاتیں ڈیوڑھی کی طرف بڑھ رہی تھیں۔

ایٹلانٹک کی ڈرائیونگ نشت کی طرف کا دروازہ جتنی نرماہٹ لیے کھلا تھا اس میں سے نکلنے والا نفس اس کے بلکل برعکس تھا۔ اس کے باہر نکلتے ہی نسوانی چیخ وپکار نے درانگ والاس میں بے ہنگم شور برپا کر دیا تھا۔

سیاہ جینز, گول گلے والی سفید ٹی شرٹ پر سیاہ ہڈی جس کی اوپری ٹوپی کو وہ ایک جھٹکے سے سر پر سے اتار چکا تھا۔ بکھرے گھنے گہرے بھورے بال اور کشادہ شکن آلود پیشانی غصیلی لمبی آنکھیں۔ وہ بھنویں اکٹھی کیے بیزاری سے اپنے ارد گرد بڑھتے ہجوم کو دیکھ رہا تھا۔ جبکہ گیٹ پر موجود گارڈز اب لوگوں کو اس کے قریب آنے سے روک رہے تھے۔

برھان نے آنکھوں کو مزید سکوڑا اور مٹھیاں بھینچ کر اسفند ملک کی طرف رخ کیا۔

"واٹ دا ہل از دس۔۔۔ بابا آپ نے کہا تھا وہ شوٹنگ کے لیے جا رہا ہے, تو یہ اب یہاں کیا کر رہا ہے" برھان نے دانت پیسے اور اسفند کے کندھے کے قریب ہو کر کان میں غرایا۔

اسفند ملک تاہنوز سامنے دران ملک پر نگاہیں جمائے دم سادھے کھڑا تھا۔

"جسٹ کول ڈاؤن۔۔۔ مجھے خود نہیں معلوم وہ یہاں کیسے ہے اس وقت" آواز کو حد درجہ دھیما رکھ کر جواب دیا۔

Kitab Nagri Special

وہ اب گارڈز کی مدد سے ہجوم سے نکلتا لمبے لمبے ڈگ بھر کر لان کے وسط میں لگے میزوں کی طرف آ رہا تھا۔ لڑکیاں آہیں بھر رہی تھیں کیمرے تصویریں کھینچ رہے تھے۔روبی گڑبڑا کر پھر سے اسفند کے کان کے قریب ہوئی۔

"اسفند روکیں اسے یہ کیا کرنے والا ہے, مجھے اس کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے, ساری پارٹی خراب کر دے گا" وہ حد درجہ آواز کو دھیما رکھے ہوئے خوف سے گویا ہوئی۔

"ڈونٹ وری۔۔۔اؤور ریکٹ مت کرنا بلکل بھی۔۔۔" اسفند جھٹکے سے کوٹ درست کرتے تیزی سے آگے بڑھے

وہ طوفان اب غصیلی آنکھیں لیے تیراکی کے تالاب کے پاس پہنچ گیا تھا, جہاں سے گزر رہا تھا ملازم ہاتھ باندھ کر سر جھکا رہے تھے, اس کے لان میں پہنچنے تک اسفند ملک اس تک پہنچ کر اس کے سامنے آ چکے تھے۔اور وہ اپنے سامنے کھڑے اسفند ملک کو دیکھنے کے بجائے ایک آبرو اٹھائے گردن اکڑائے ارد گرد کی سجاوٹ دیکھ رہا تھا۔

اوپری لب کو دانتوں سے پکڑ کر کھینچا اور ناک چڑھا کر سانس لی پیشانی پر بل مزید گہرے ہو رہے تھے, جتنے بل گہرے ہو رہے تھے اتنی ہی آنکھیں غضب ڈھا رہی تھیں۔

اسفند ملک اس کے اور قریب ہوئے۔چہرے پر پریشانی کی لکیریں ابھر رہی تھیں۔

Kitab Nagri Special

"دران کوئی تماشہ مت کرنا اٹس مائی ریکویسٹ پلیز۔۔۔۔ مجھے تم سے اجازت لینی چاہیے تھی لیکن تم ۔۔۔۔۔۔ تمھاری شوٹنگ تھی, سو۔ و۔ و۔۔ میں۔۔ نے سوچا۔۔" اسفند نے التجائی لہجے میں اس سب کی وضاحت دینی چاہی

اسفند ملک ایک ہاتھ اس کے کندھے پر یوں دھرے کھڑے تھے جیسے اسے رام کر رہے ہوں۔ دران نے آہستگی سے اپنے کندھے پر سے اسفند ملک کے ہاتھ کو ہٹایا۔ مطلب وہ ان کی بے تکی وضاحت سرے سے رد کر چکا تھا۔

اسفند نے ایک نگاہ کچھ دور پریشان حال کھڑی روبی اور ناک پھلائے, ضبط سے لب بھینچے کھڑے برھان پر ڈالی ۔

دران اب وثوق سے قدم اٹھاتا لان کے وسط میں سجی میز کے قریب جا رہا تھا جہاں جہازی سائز کا چاکلیٹ کیک میز کے وسط میں سجا ہوا تھا۔ اسفند ملک نے تیزی سے اپنے اور اس کے بیچ کا فاصلہ ختم کیا۔

"دران۔۔۔ فار گاڈ سیک۔۔۔ روبی کی برتھڈے پارٹی ہے۔۔۔ آج کوئی تماشہ مت کرنا" انہوں نے دانت پیستے ہوئے دران کا ہاتھ تھامے کان میں التجا کی

وہ رکا, گردن موڑی اسفند کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں, وہی لمحہ بھر کو ساکن کر دینے والی ٹھہرے سمندر جیسی آنکھیں, گہری چمکتی مگر سکوت طاری کرتی غمناک آنکھیں, اسفند ملک ہر بار کی طرح آج بھی اس کی آنکھوں میں زیادہ دیر نہیں دیکھ سکے تھے فوراً نگاہیں چرائیں اور ان کے نگاہیں چراتے ہی اس کے لبوں پر استہزائیہ مسکراہٹ ابھری, ان لبوں پر اصل زندگی میں اس مسکراہٹ کے سوا اور کوئی دوسری مسکراہٹ آ بھی کیسے سکتی تھی۔

Kitab Nagri Special

اسفند ملک نے بچارگی سے اس کی طرف دیکھا, جس نے لاپرواہی سے جیب سے سگریٹ نکال لیا۔ وہ اس وقت سب کی نگاہوں کا مرکز تھا۔

ستائیشی نگاہیں, رشک کرتی نگاہیں, آہیں بھرتیں نگاہیں, اس کے دیدار سے سیر ہوتی نگاہیں, اس کی ایک نگاہ کی منتظر نگاہیں۔

اسفند نے پھر سے بولنے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ اس کا ایک جھٹکے سے اٹھا ہاتھ دیکھ کر فورا بند ہوئے۔ کلائی پر بندھی پاٹک فلیپی ہکلا سا اوپر ہو کر نیچے ہوئی۔

"اسفند ملک صاحب, یہ درانگ واس ہے, ملک ہاؤس نہیں, یہاں کیا ہوگا کیا نہیں, یہ فیصلہ دران ملک کرے گا کوئی اور نہیں" اس نے طنزیہ لہجے میں سینے پر انگلی رکھی جبکہ لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ ہنوز قائم تھی۔

وہ کم بولتا تھا پر جب بولتا تھا بس پھر کوئی بول بھی نہیں پاتا تھا۔ اسفند ملک کو جلی کٹی سنا کر بڑے انداز میں جیب سے لائٹر نکال چکا تھا, لائٹر پر انگوٹھے کی ضرب پڑتے ہی شعلے کی روشنی نے جلتے ہی اس کی گہری آنکھوں میں عکس بنایا, اس کی سگریٹ سلگ گئی تھی۔ ناک بھینچے بڑے انداز میں آگے بڑھا اور میز کے پاس جا کر ایک ہاتھ کے جھٹکے سے میز الٹ دیا۔

دھڑ۔۔۔ دھڑ۔۔۔۔ کرتے کیک سمیت سارے لوازمات اور بیش قمیت برتن زمین بوس ہوئے شیشے کا میز ایک دھماکے سے کرچی کرچی ہوا ساتھ ہی وہاں موجود سب لوگوں کی آنکھیں اور منہ پورے کھل گئے۔

Kitab Nagri Special

"لیو۔۔۔۔ایوری باڈی۔۔۔پارٹی از۔۔اوور۔۔۔ناو" سگریٹ منہ میں دبائے بڑے مزے سے تالی بجاتا وہ گھوم کر سیدھا ہوا

برہان اور روبی کے چہرے تذلیل کے احساس سے سرخ ہو رہے تھے اور دونوں اب اسفند ملک کو خون آشام نگاہوں سے گھور رہے تھے۔

"دران۔۔۔۔یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔۔؟" اسفند ملک اب کی بار اونچی آواز میں کہتے ہوئے آگے بڑھے

دران نے ہاتھ سیدھا تان کر ان کے قدم وہیں روک دیے۔وہ تذبذب میں وہیں رک گئے تھے۔۔سب لوگ ہکا بکا یہ تماشہ دیکھ رہے تھے۔

"لگتا ہے آپ سب کو میری بات سمجھ نہیں آئی۔۔۔تو پھر سے دہرا دیتا ہوں" دران نے سگریٹ کا کش لگا کر پہلی دفعہ منہ کھولے کھڑے مہمانوں کی طرف نگاہ اٹھائی۔

کتنی ہی منتظر اور آہیں بھرتی نگاہوں کے نیچے زبانیں چیخ اٹھیں, کسی کو اس کی بدتمیزی سے کوئی سروکار نہیں تھا دران ملک کی ان کی طرف اٹھتی نگاہ بہت تھی۔سب کو پتا تھا وہ بددماغ ہے۔

" Ladies and Gentlemen, This ceremony has come to an end. ----Now you can all go. I want to sleep

Kitab Nagri Special

(خواتین وحضرات یہ تقریب اختتام پزیر ہو چکی ہے۔اب آپ سب تشریف لے جا سکتے ہیں, میں سونا چاہتا ہوں......)" بات کے اختتام پر وہ بڑے احترام سے پیٹ پر بازو دھر کر جھکا تھا۔

جہاں نسوانی چیخیں اس کی اس ادا پر فدا ہو رہی تھیں وہاں بہت سے لوگوں کی سرگوشیاں ابھرنے لگی تھیں۔

دران نے ہڈ کی ٹوپی کو پھر سے سر پر لیا اور ایک طرف لگی کرسی پر بیٹھ کر ٹانگ گھما کر دوسری ٹانگ پر رکھی, نگاہیں موبائل سکرین پر جھکا دیں۔اس کا انداز ایسا تھا جیسے اب یہاں کوئی نا ہو, گارڈز اب لوگوں کو جانے کی تاکید کر رہے تھے۔روزین گھبرائی بوکھلائی باقی ملازمین کو صفائی کی ہدایات دے رہی تھی۔

تمام لوگ ہاتھوں میں پکڑے مشروب کے گلاس میزوں پر رکھتے لان سے باہر جا رہے تھے, روبی نے خشمگیں نگاہوں سے اسفند ملک کو گھورا اور پھر پیر پٹختی آگے بڑھ گئی۔

اسفند نے ٹھنڈی آہ بھری, دران سگریٹ کے کش لگاتا ہوا موبائل پر نگاہیں جھکائے ارد گرد کے سارے ہنگامے سے بے نیاز بیٹھا تھا۔

اسفند ملک اب برداشت سے لب بھینچے اس کے سر پر کھڑے تھے۔

"دران۔۔۔آج بہت زیادہ کر دیا تم نے یہ صرف تمھارا۔۔۔"اسفند ملک نے غصیلے لہجے میں کہتے ہوئے انگلی کھڑی کی

اس نے چہرہ اوپر اٹھایا۔۔۔اس کی آنکھیں اور ان پتلیوں کی گہرائی۔۔۔۔۔۔اسفند ملک کی بات ادھوری رہ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"ام۔م۔م۔۔۔۔۔م۔م۔م۔۔۔" دران نے سر کو طنزیہ دھیرے سے دائیں بائیں ہلایا اور لبوں میں دبی سگریٹ نکالی۔

"یہ صرف۔۔۔ میرا گھر ہے۔۔۔ آپ یہاں کیوں ہیں۔۔ آپ جانتے ہیں۔۔۔ وہ دونوں یہاں آپ کی وجہ سے ہیں، یہ میری برداشت ہے، آئی تھنک میری برداشت کو بار بار نا آزمایا جائے تو بہتر ہو گا" بڑے متوازن لہجے میں ناک کو اوپر چڑھائے دوٹوک لہجے میں جواب دیا

"اگر ہم یہاں ہیں تو ہمیں گھر کا فرد بھی سمجھو کیا ہم یہاں کچھ بھی اپنی مرضی سے نہیں کر سکتے" اسفند نے پیشانی پر شکن ڈالے غصے سے پوچھا

وہ ایک جھٹکے سے اٹھا، سگریٹ کو پاس پڑی میز پر دھرے ایش ٹرے پر رگڑا۔

"ہر گھر میں مرضی اس کے سربراہ کی ہوتی ہے" رعب دار کھردرا ازل سے تھکا بیزار لہجہ

وہ انگلی سے اپنی ٹھوڑی کو سہلا رہا تھا، ہمیشہ کی طرح ہلکی سی شیو بڑھا رکھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اور آپ سب جانتے ہیں اس گھر کا سربراہ میں ہوں۔۔۔۔" بھنویں اچکا کر ایک ایک لفظ پر زور دیا

جواب سوچتے ہونق بنے اسفند ملک کو وہیں چھوڑا اور قدم آگے بڑھا دیے۔ ملازم ایک دم سے کام چھوڑ کر سیدھے ہوئے۔

"لان صاف کرو۔۔۔" رعب دار گرج تھی

Kitab Nagri Special

ایک قطار میں لگے تمام ملازم برق رفتاری سے آگے بڑھے۔ وہ اب سگریٹ سلگائے ڈیوڑھی سے آگے اندرونی لیونگ ہال کے داخلی دروازے کی طرف قدم بڑھا چکا تھا۔ جس کی شیشے کی دیوار سے اندرونی خوبصورت منظر آنکھوں کو خیرہ کر رہا تھا۔ ڈرائنگ ولاس کے فرش سے لے کر چھتوں پر لگے فانوس تک بیش قیمت اور اس کے ذوق کا منہ بولتا ثبوت تھے۔

اپنے حلیے کے علاوہ اس کی ہر چیز میں اس کی دولت اور ذوق جھلکتا تھا۔ وہ ہالی وڈ کی ایکشن فلموں کا سپر سٹار تھا۔ لوگ یہاں اسے ڈرانگ کے نام سے جانتے تھے۔ پر وہ دران ملک تھا۔۔۔۔

ایک معمولی اسٹنٹ مین سے ایک سپر سٹار کا سفر اس نے پچھلے پانچ سالوں میں طے کیا تھا اور اب وہ ہالی وڈ کے مہنگے ترین فائٹنگ سٹار میں شمار ہوتا تھا۔

اس کی منفرد خاصیت اس کے نقوش اور خدوخال تھے وہ مغربی اور مشرقی حسن کا پر وقار امتزاج تھا, کانچ سی گہری بھوری اور سبزی مائل آنکھیں, سفید رنگت مگر گہرے بھورے بال۔

وہ پوری انڈسٹری میں بد دماغ ادکار کے طور پر مشہور تھا۔ وہ اپنی اصل زندگی میں اپنے پی اے انل کے علاوہ کسی سے بات نہیں کرتا تھا۔

Kitab Nagri Special

اسفند ملک درانگ ولاس کے قالین کی طرح بچھے لان میں اکیلے کھڑے تھے۔روزین ہدایات کرتی ادھر سے ادھر گھوم رہی تھی۔لان میں ڈھیر ہوئے کیک کو اب اٹھایا جارہا تھا۔اسفند ملک نے نگاہ اٹھائے دوسری منزل کی طرف دیکھا ان کے کمرے کی بتیاں روشن تھیں مگر جانتے تھے روبی کا چہرہ بجھ چکا ہو گا۔

☆☆☆☆☆

اسفند ملک نے ایک لمحے کے لیے اپنے کمرے کے بند دروازے پر نگاہ جمائی, یہ درانگ ولاس کی دوسری منزل پر موجود کمرہ تھا۔نیچے رہائشی, مہمان خانے اور کھانے کے کمرے کے علاوہ صرف دران کا جہازی سائز کمرہ تھا جس کی کھڑکی سمندر کی طرف کھلتی تھی اور اس کے بلکل سامنے اس کا چھوٹا تیراکی کا تالاب تھا جس میں بیٹھ کر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ سامنے سمندر کا حصہ ہو اور ولاس کی دوسری منزل پر تین کمرے تھے جس میں ایک اسفند ملک اور روبی کا اور دوسرا برھان کا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسفند ملک اب اپنے ہی کمرے کے سامنے تذبذب حالت میں کھڑے تھے۔کچھ پل یونہی پر سوچ شکن زدہ پیشانی کے ساتھ کھڑے گزرے اور پھر انہوں نے دروازے کے ہتھے کو پکڑ کر گھمادیا۔ہلکی سی چرچراہٹ کی آواز سے دروازہ کھلا۔اور سامنے سنگھار میز پر بیٹھی روبی نے قد آدم آئینے کے عکس میں پلکیں اٹھائے اسفند ملک پر قہر آلود نگاہ ڈالی۔

Kitab Nagri Special

شفاف شیشے کی طرح چمکتا سفید فرش تھا کمرے کی دیواروں پر ہلکے گلابی رنگ کا جدید طرز کا وال پیپر اور گہرے بھورے رنگ کا خوبصورت فرنیچر اس سفید فرش پر آنکھوں کو خیرہ کر دینے کی حد تک خوبصورت تھا۔

اسفند ملک نے ایک ہاتھ سے دروازہ بند کیا اور کورٹ کو اتارتے آگے بڑھے, روبی اپنی ریشمی ہلکے گلابی رنگ کی پیروں تک آتی نائٹی کو دونوں اطراف سے پکڑ کر سنبھالتی اپنی جگہ سے اٹھی اور اسفند ملک کی طرف قدم بڑھائے جواب کورٹ کو تھامے ڈریسنگ کی طرف جا رہے تھے۔

کشادہ کمرہ ہر طرح کی قیمیتی سامان سے آرائستہ تھا۔ڈریسنگ روم میں پوری دیوار میں نسب جدید الماری تھی۔ جس کا دروازہ سرکا کر ملک اسفند نے روبی سے نظریں چراتے ہوئے کورٹ کو سلیقے سے الماری میں لٹکایا۔روبی بھی اب کمرے کے ساتھ ملحقہ اس ڈریسنگ روم تک آگئی تھی۔اسفند ملک کو اب بس اس کے بولنے کا انتظار تھا ۔

Kitab Nagri

"اسفی مجھے پاکستان جانا ہے "نروٹھے سے لہجے میں اس نے بات کا آغاز لیا۔

www.kitabnagri.com

الماری کو بند کرتے اسفند ملک کے ہاتھ لمحہ بھر کو رکے اور پھر گہری سانس لے کر اس کی طرف دیکھا وہ اترے چہرے اور شکن آلودہ پیشانی لیے کھڑی تھی۔

میک اپ چہرے سے صاف ہو چکا تھا اور اب وہاں وقت گزرنے کی چھاپ ہلکی جھریوں کی صورت نمایاں تھی لیکن وہ آج بھی بے حد حسین تھی۔

Kitab Nagri Special

"یہاں کا عیش آرام چھوڑ کر پاکستان جانا چاہتی ہو, وہی چک چک وہی مڈل کلاس زندگی "اسفند ملک نے ایک آبرو چڑھائے پوچھا کم ڈرایا زیادہ تھا۔

"عیش نہیں ذلت کہیں۔۔۔اسفی کم از کم ذلت تو نہیں ہو گی, میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی آخر کو دران نے ہمیں یہاں رکھا کیوں ہوا ہے, اگر ہم سے اتنی ہی نفرت ہے "روبی نے تلملاتے ہوئے بھڑاس نکالی

اسفند ملک اب ٹائی کی ناٹ کھول رہے تھے ساتھ ساتھ گردن کو دائیں بائیں جنبش دے رہے تھے۔

"مجھے لگتا ہے وہ سب جانتا ہے اور وہ یہاں پہنچا بھی اسی لیے ہے "پر سوچ لہجے میں اپنا ڈر ظاہر کیا۔

"کچھ نہیں جان سکتا وہ فقط احسان فراموش ہے۔۔۔"روبی نے ڈرنے کے بجائے کریہہ لہجے میں زہر اگلا

اسفند ملک نے حیرت سے اپنے سامنے کھڑی عورت کو دیکھا جو غصے میں اب ہاتھوں کی انگلیاں مڑوڑ رہی تھی اس کا اب کوئی بس نہیں تھا دران پر۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"احسان۔۔۔۔فراموش۔۔۔؟؟؟روبی۔۔۔احسان تم نے کونسے کیے آج تک اس پر؟"اسفند ملک نے بھنویں اکٹھی کیے سوال نہیں سیدھا تیر برسایا تھا روبی پر

روبی نے تنک مزاجی سے آنکھوں کو سکوڑ کر اسفند ملک کی طرف دیکھا۔اسفند ملک کا دران کی طرف ہلکا سا جھکاؤ بھی اسے کہاں گوارا تھا۔

Kitab Nagri Special

"میں نے نہیں کیے آپ نے تو کیے ہیں کیا وہ سب بھی بھول گیا ہے وہ" روبی کا درشت لہجہ ہنوز قائم تھا

"نہیں۔۔۔۔۔۔ بھولا کچھ بھی نہیں ہے، سب یاد ہے اسے بھول ہم رہے ہیں کچھ" اسفند ملک نے ٹھنڈی سانس بھری ٹائی کو الماری میں رکھا اور جوتے اتارنے کی غرض سے قریبی سٹول کو کھینچ کر اس پر براجمان ہوا۔

"میرا تو ایسا دشمن ہے وہ کہ مت پوچھو، مجھ سے اب یہ سب برداشت نہیں ہوتا اسفی۔۔۔" روبی نے دانت پیستے ہوئے اپنا فیصلہ سنایا۔

"برداشت تو کرنا پڑے گا۔۔۔ اس عیش اس پیسے کے لیے" جوتے اتارتے ہوئے سر جھکائے ہی اسفند ملک نے اس کی بات کو بیکار ثابت کر دیا۔

روبی تلملا کر آگے بڑھی اور اسفند ملک پر جھکی۔ انگلی کو غصے سے ہوا میں معلق کیا۔

"اسفی آپ صرف اس دن کا انتظار کر رہے ہیں جس دن وہ ہمیں یہاں سے دھکے مار کر نکالے گا" غصے سے آواز اونچی ہو چکی تھی۔

اس کا چہرہ اس وقت بھی تذلیل کے احساس سے سرخ تھا۔ اسفند ملک نے چہرہ اوپر اٹھایا اور طمانت سے کھڑے ہوئے

www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"نہیں میں اس دن کا انتظار کر رہا ہوں جب وہ سب کچھ اگل دے گا اور رہی بات تمہاری۔۔۔ تمہیں ان چار سالوں میں اس لیگزری لائف سٹائیل کی اتنی عادت پڑ چکی ہے کہ تم اب پاکستان جا کر نہیں رہ سکتی اور تم جانتی ہو کماتا میں نہیں وہ ہے" وثوق سے کہا

اسفند ملک نے قدم کمرے کی طرف بڑھا دیے جبکہ روبی کے قدم اس بات پر ڈریسنگ کے کمرے کے فرش پر ہی جم کر رہ گئے۔

"غلطی ہماری ہی ہے ہمیں برتھڈے پارٹی باہر پلین کرنی چاہیے تھی" اسفند ملک کا لہجہ اب مطمئن تھا۔

واش روم کے سامنے پڑی چپل کو پاوں میں آڑاتے وہ واشروم کا دروازہ کھول چکے تھے۔ ایک نگاہ مڑ کر گہری سوچ میں ڈوبی روبی پر ڈالی اور واش روم میں گھس گئے

روبی کی دونوں بھنویں پیشانی پر کچھ اسطرح اٹھی ہوئی تھیں کہ پیشانی پر عمودی لکیریں اس کی گہری سوچ کی عکاسی کر رہی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆☆

تیز بارش آسمان سے نیچے زمین پر اپنی پوری رفتار میں برس رہی تھی۔ کراچی میں جب بادل برستے ہیں تو پھر سب جل تھل ہو جاتا ہے۔ قدرت کی طرح یہ طوفانی بارش بھی کہاں تقسیم و تفریق جانتی ہے نا

Kitab Nagri Special

تو اونچی عمارتیں دیکھتی ہے اور ناہی کچی بستیاں بس اس ابر رحمت میں سب دھل جاتا ہے سب بہہ جاتا ہے۔اور آج بھی یہاں تیز بارش جہاں کراچی کے مختلف علاقوں میں پوری رفتار سے برس رہی تھی وہاں ان فلیٹوں کی اونچی عمارتوں کے وسط میں بنے اس مشترکہ میدان کو بھی جل تھل کئے ہوئے تھی۔ بارش کی بوندیں تابڑتوڑ برس رہی تھیں کہ حد نگاہ بہت کم تھی۔

بجلی کی گرج چمک اور پھر تیز ہوا۔ میدان کی گھاس کے نیچے موجود مٹی تک بارش کے تھپیڑوں سے اکھڑ رہی تھی اور میدان میں گدلہ پانی جمع ہونے لگا تھا۔ میدان میں جگہ جگہ درختوں کے نیچے پڑے سفید پتھر کے بنچ اور ایک طرف لگے جھولے بھی گیلے تھے۔

وہ انہی بنچوں میں سے ایک بنچ پر سر جھکائے بیٹھا تھا۔ بارش کے قطرے پوری رفتار سے اس پر برس رہے تھے۔ سرخ اور سیاہ ملاپ کی ٹی شرٹ کے نیچے نیلے جینز کی پینٹ زیب تن کئے وہ اس طوفانی برستی بارش سے بے نیاز تھا اور اب کپڑے نچڑنے کے بعد جسم کے ساتھ چپکے ہوئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس کے علاوہ اس بارش میں کوئی اور ذی روح میدان میں نظر نہیں آرہا تھا۔ ارد گرد رہائیشی فلیٹ کے بنی اونچی اونچی عمارتیں اس جل تھل سے دھل کر گدلہ پانی پائپوں کے رستے نیچے گلی کو بخش رہی تھیں۔ کہیں کہیں کسی فلیٹ کی کھڑکی کھلی تھی اور چند فلیٹ کی بالکنی کے کٹھروں میں بچے اٹکن بٹکن کھیلنے میں مصروف تھے۔

ان تین مرلے کے تنگ فلیٹوں کی پرانی عمارت میں زیادہ کراچی کی مسیح برادری کے متوسط طبقہ رہائش پزیر تھا۔ ان فلیٹ کے باہر میدان کی طرف کھلتی بالکنیوں میں لوہے کے جنگلے بنے تھے۔اور جنگلوں سے آگے انگنت بجلی کی تاروں کے جھمگٹے۔

Kitab Nagri Special

عمارت کی چوتھی منزل کی بلکنی میں وہ بھی بارش میں بھیگ رہی تھی۔ گہرے بھورے رنگ کے سادہ سے کرتا پاجامے میں بازو سیدھے کھولے چہرہ اوپر کیے۔ انگنت مہاسوں سے بھرا چکنی سی چمکتی جلد والا چہرہ پانی کی تیزی سے گرتی بوندوں کو مساج کی طرح محسوس کر رہا تھا۔

اسی بالکنی سے اندر کو کھلتے دروازے سے آگے اس سے یکسر مختلف زندگی تھی۔ جیسا تنگ گھر ویسی ہی تنگ زندگی اور اسے اس تنگ گھٹن زدہ زندگی سے نفرت تھی۔ بہت نفرت۔ اس تیز برستی بارش میں جہاں اس کے لیے خوشی کا ساسماں تھا وہاں اس تین مرلے کے فلیٹ میں آفت ساسماں تھا۔

کمرے کی ٹوٹی کھڑکیوں سے چھن کر آتی بارش نے کمروں کو پانی سے بھر دیا تھا۔ اس کی چھوٹی بہن سنانا اور اماں کی جھگڑنے کی ہلکی ہلکی آوازیں یہاں تک سنائی دے رہی تھیں, یقیناوہ کمرے کے فرش پر سے پانی بھر بھر کر باہر نکال رہی ہوں گی۔ مگر اس وقت وہ جوی جان دنیا کی ہر پریشانی سے بے بہرہ اپنی آپ میں مگن تھی۔

ویسے تو بچپن سے لے کر اب تک خوشی کے نام پر یہ تین مرلے کا فلیٹ ہی دیکھا تھا جو ان کا اپنا تھا پر ماں باپ نے ان تینوں کے نام خوشی رکھ کر زندگی میں زبردستی خوشی بھرنے کی کوشش کی تھی۔ وہ بڑی تھی سولہ سالہ جوی جان, جوی مطلب خوشی اور اس سے چھوٹی سنانا جان, مطلب خوشی اور سب سے چھوٹی میری جان, مطلب خوشی مگر ان سب کے بعد پیدا ہوا جووت مطلب خداوند کا کمال۔

ان کا باپ جان اسحاق ایک متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والا مسیح تھا۔ پیشے کے لحاظ سے ایک نجی کمپنی میں صفائی ستھرائی کا کام کرتا تھا۔ تنخواہ اتنی تھی کہ بمشکل گزر بسر ہو رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

وہ تھی جوی بارش میں بھیگتی, مسکراتی,اس کے کپڑے تیز بارش سے نچڑنے لگے تھے بال اب گالوں پر چپک رہے تھے۔ مگراس تیز بارش نے جسم کارواں رواں پر سکون کر دیا تھا خاص طور پر جب چہرہ اوپر کرتی تو یوں لگتا کہ کہ بارش کی بوندیں چہرے کے گالوں پر نکلے بڑے بڑے مہاسوں پر مرحم کی طرح ٹپٹپا رہی ہیں۔

چلو کوئی تو ہے جن کو ان مہاسوں سے حقارت محسوس نہیں ہوتی۔ وہ مسکائی تھی۔ کناروں سے سیاہ لب مسکراہٹ سے پھیل گئے۔اس کے گال انگنت مہاسوں سے بھرے تھے۔ وہ اتنے گہرے سانولے رنگ کی تو نا تھی پھر لبوں کا رنگ پتہ نہیں کیوں ایسا گہرہ تھا۔اس کی دوستیں اور سنانا تو اسے چھیڑنے کے لیے اکثر پوچھتی تھیں کہ کیا وہ سگریٹ نوشی کرتی ہے۔ بیضوی شکل کا چھوٹا سا چہرہ, زیادہ ہی گھنی کالی بھنویں چکنی سی چمکتی سانولی جلد لے دے کر چہرے پر اگر کچھ بہت نمایاں تھا تو سیاہ بڑی سی آنکھیں اور لمبی پلکیں۔

"جوی۔۔۔جوی۔۔۔بس کر اندر آجا,اب تیری باری ہے" سنانا کی بے زار سی آواز کانوں میں پڑی۔

اس نے بند آنکھیں کھولیں اور اوپر آسمان کی طرف اٹھایا چہرہ نیچے کیا, گردن گھما کر آواز کی بازگشت کے رخ میں دیکھا سنانا بالکنی سے اندرونی لوہے کے دروازے کو تھامے کھڑی تھی۔ سرخ جوڑے کے گرد دوپٹہ کمر پر باندھے تنگ پاجامے کے پائینچے ٹخنوں سے اوپر تک موڑے اور پیشانی پر بیزاریت کے شکن لیے وہ اسے غصے سے گھور رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

وہ تھی تو اس سے دو سال چھوٹی پر ہمیشہ دو سال بڑی ہی لگتی تھی کیونکہ رعب چلانے کے علاوہ وہ ہر لحاظ سے اس سے بہتر تھی۔اس کا قد بڑا تھا, رنگت اماں کی طرح صاف تھی, اور چہرے پر اس کی طرح بلوغت کے مہاسے بھی نہیں نکلے تھے۔

"ادھر آ۔۔۔نہا لے تو بھی بارش میں, دیکھ تو سہی کیا حسین نظارہ ہے قسم سے "جوی نے اس کی بات کو یکسر نظرانداز کیے ہاتھ کے اشارے سے باہر بالکنی میں بلایا

"نہیں جی مجھے کوئی شوق نہیں چڑھا اس کیچڑ میں آکر پاگلوں کی طرح اس طوفانی بارش میں نہاؤں, تم ہو نا ایک پاگل کافی ہے, جلدی آؤ تمھاری باری ہے اب, کمرے سے پانی نکالو میں تو کپڑے تبدیل کرنے والی ہوں" سنانا نے غصیلے لہجے میں گھورتے ہوئے اس کی بات کو رد کیا۔

"تم تو بہت ہی بدذوق واقع ہی ہو, قدرت کے ان حسین نظاروں کی قدر ہی کہاں ہے تمہیں, اچھا ادھر تو آؤ" جوی نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ کو زور سے اپنی طرف کھینچا۔

جھٹکا اتنی زور کا پڑا کہ سنانا ایک دم سے بالکنی کے وسط میں تھی اور چند سکینڈ میں ہی بھیگ بھی گئی۔

"تمہیں یہ دو انچ کی بالکنی میں یہ تیز بارش قدرت کا حسین نظارہ لگ رہی ہو گی مگر مجھے تو عزاب لگ رہی ہے چپ چپ اور چک چک "سنانا جھنجلا کر گویا ہوئی

"ارے پگلی پل بھر کو یہ سوچ کہ یہ ہمارے چھوٹے سے فلیٹ کی گندی سی بالکنی نہیں ہے, یہ تو ایک بہت ہی بڑے بنگلے کا حسین ٹیرس ہے, ایک طرف جھولا لٹک رہا ہے اور ایک طرف میز پر مشروب سجے ہیں ماربل کا کانچ

Kitab Nagri Special

جیسا سفید فرش ہے اور سامنے یہ گندا سا میدان نہیں ایک سمندر ہے اور نیچے یہ میلی کچلی پان کی دوکانیں نہیں بلکہ سوئمنگ پول ہے "جوی کھوئے سے لہجے میں خلا میں گھورتے ہوئے بول رہی تھی

سنانا نے تاسف سے سر ہوا میں ہلایا, جوی کو ہر حال میں خوش رہنا آتا تھا وہ اپنے تخیل کو خود پر حاوی کر لیتی تھی۔

"چل ہنس دے اب۔۔۔ کہیں نہیں تیری گوری رنگت پگھل جائے گی اس بارش میں اور جیسا میں نے کہا ہے ویسا سوچ "جوی نے اس کے کندھے پر جوش سے اپنا کندھا مارا۔

وہ جو بار بار بارش کو منہ پر سے صاف کر رہی تھی کھلکھلا دی۔ جوی ٹھیک کہہ رہی تھی تیز بارش نے پل بھر میں تپتا دماغ ٹھنڈا کر دیا تھا کچھ لمحوں کے لیے ہی سہی مگر زندگی کی تلخیاں تو بھول گئی تھیں۔ وہ جوی کی طرح اس گندی سی بالکنی کو کسی حسین بنگلے کا ٹیرس تو نہیں سمجھ رہی تھی ہاں البتہ سکون ضرور ملا تھا۔

کچھ دیر بعد ہی وہ جوی کی طرح بارش سے لطف اندوز ہونے کے بجائے اب بالکنی کی ریلنگ سے کہنی ٹکائے باہر میدان کی طرف دیکھ رہی تھی۔

نظر سامنے بنچ پر بیٹھے لڑکے پر گئی اور پھر آنکھوں میں حیرت پھیلی۔

"جوی ادھر دیکھ۔۔۔ ایک اور بھی پاگل ہے تیرے جیسا" گردن کو موڑے اونچی آواز میں آنکھیں موندے کھڑی جوی کو پکارا

جوی جواب بھی بازو پھیلائے بارش سے لطف اندوز ہو رہی تھی, اسکی آواز پر بازو سمیٹے اور شڑپ شڑپ پانی میں پیر مارتی آگے بڑھی اب اس کی نظروں کے تعاقب میں چہرے پر سے پانی صاف کرتے ہوئے نیچے دیکھا۔

Kitab Nagri Special

میدان میں رکھے بنچ پر کوئی لڑکا سر جھکائے بیٹھا تھا۔

"کون ہے یہ۔۔۔؟"جوی نے چہرے پر مسلسل پڑتی بارش کو ہاتھ سے پونچھتے ہوئے پوچھا

"یہ تو مجھے بھی نہیں معلوم مگر یہ ہماری بلڈنگ کا نہیں ہے اتنا تو پتا ہے پہلے تو کبھی نہیں دیکھا اس کو یہاں"سنانا نے حیرت سے کہا اور نگاہیں پھر سے وہیں نیچے جمادیں

جوی اب اس کے بلکل برابر اسی کے انداز میں ریلنگ پر کہنی ٹکائے کھڑی تھی۔

"ہاں پہلے نہیں دیکھا۔۔۔پریشان سا ہے کوئی"جوی کی بھی کھوئی سی آواز ابھری۔

کچھ دیر میں ہی جوی کی توجہ سے اس سے ہٹ کر ساتھ والے فلیٹ کی بالکنی پر ناچتے بچوں پر جا ٹکی بے فکر کھلکھلاتے بچے اسے بے حد پسند تھے۔

بچوں نے شرٹس اتار رکھی تھیں اور اچھل اچھل کر بارش کے پانی میں چھلانگیں لگا رہے تھے بارش کے پانی کے چھینٹے ان کے چہرے اور سر تک پہنچ رہا تھا مگر ان کو کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔بے ساختہ جوی کے دل میں بھی یہی خواہش جاگی کے ہر فکر ہر سوچ کو بھول کر پوری قوت سے بالکنی کے کٹہرے میں کھڑے پانی میں چھلانگیں لگائے۔

"ارے جوی یہ دیکھ یہ تو ہماری بلڈنگ کا ہے نا؟"سنانا نے اس کے بازو کو جھنجوڑ کر متوجہ کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

وہ جو بچوں کو اچھل کود کرتا دیکھ کر ہنس رہی تھی اس کے یوں بازو جھنجوڑنے پر اس طرف متوجہ ہوئی۔ بارش میں بھیگتے لڑکے کے پاس اب ایک اور لڑکا کھڑا تھا اور سنا ناٹھیک کہہ رہی تھی وہ لڑکا ان کی بلڈنگ کا تھا۔ایک سکینڈ کے بارہویں حصے میں وہ اسے پہچان چکی تھی۔

"ہاں انو لگتا ہے مجھے تو وہ تیسرے فلور والا" ذہن میں اس کا نام بھی چھپاک سے امڈ آیا

بچپن میں تو مل کر کھیلا بھی کرتے تھے اب جب سے بلوغت میں قدم رکھا تھا تب سے بس آتے جاتے نظر پڑ جاتی تھی۔

"ہاں وہی ہے۔۔۔اس کا دوست ہے لگتا اس کو ملنے واسطے آیا ہو گا" سنانا نے اپنا اگلا اندازہ لگایا

"ہاں۔۔۔اچھا ہم کیوں اتنا انوسٹی گیٹ کر رہی ہیں یہ سب, کوئی بھی ہو ہماری بلا سے, چلو پکوڑے بناتے ہیں" جوی نے اچانک ذہن میں امڈ آنے والے پکوڑوں کے خیال پر پر جوش ہو کر کہا۔

اور پھر سنانا کا بازو کھینچتے ہوئے بالکنی کے اندونی دروازے کی طرف بڑھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تمہیں اب پکوڑوں کی پڑ گئی ہے پہلے جا کر اماں کے ساتھ باقی کا پانی نکلواؤ وہ اکیلی لگی ہیں" سنانا نے غصے سے گھورتے ہوئے اسے اگلا حکم صادر کیا۔

وہ سنی ان سنی کرتی باورچی خانے کی طرف جا رہی تھی۔

☆☆☆

Kitab Nagri Special

وہ درانگ ولاس کی دیوڑھی (پورچ) سے آگے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا۔سیاہ پینٹ کورٹ سرخ ٹائی میں ملبوس سلیقے سے بال بنائے, سانولی رنگت, جاذب نظر نقوش اور مناسب قد کاٹھ لیے وہ انل یوسف تھا۔ دران ملک کا نجی معاون کم دوست زیادہ۔

دران نے کبھی اس پر پابندی نہیں لگائی تھی کہ وہ یوں پیشہ ورانہ پی اے کی طرح کوٹ پینٹ میں ملبوس رہے لیکن اسے یہ سب اچھا لگتا تھا بھلے وہ اس دنیا میں دران ملک کے سب سے زیادہ قریب اس کا جگری دوست تھا لیکن وہ دنیاوالوں کی نظر میں فقط اس کا پی اے تھا۔ سپر سٹار درانگ ملک کا پی اے انل یوسف۔

دیوڑھی سے دو زینے چڑھ کر ہلکے بھورے رنگ کی لکڑی کا دوپٹ والا گیٹ اندر کی طرف درانگ ولاس کے ھال کی راہداری میں کھلتا تھا اس چند قدم کی گیلری جس کے دائیں بائیں دیواروں پر بیش قمیت پینٹنگز لٹک رہی تھیں ان میں سے گزر کر آگے سامنے ہی بڑے سے ہال نما کمرے میں دیدہ زیب صوفے اور کاؤچ رکھے گئے تھے۔

Kitab Nagri

اس ہال کی ایک مکمل دیوار شیشے کی تھی جو باہر نیلے سمندر کو مکمل نظارہ بخشتی تھی, ہلکے نیلے رنگ کے پردے

www.kitabnagri.com

بڑی نفاست سے اس دیوار سے اٹھتے ہوئے باہر سمندر کے منظر کو ایک دل آویز سنہری کی طرح پیش کرتے تھے ۔اسی ہال کی دوسری دیوار پر بہت بڑی سمارٹ ٹی وی سکرین نصب تھی۔

انل نے زینے پر قدم جمائے چند سکینڈ اندرونی دروازے کے آگے کھڑے ہو کر اپنی کلائی پر بندھی گھڑی پر وقت دیکھا۔ صبح کے دس بج رہے تھے۔اس نے کلائی گھمائی اور ہاتھ نیچے کیا,اس جدید دور میں بھی گھڑی باندھنے کی یہ عادت اس میں دران ملک سے ہی منتقل ہوئی تھی۔ کہیں نا کہیں وہ خود درانگ کا بہت بڑا مداح تھا۔

Kitab Nagri Special

سپر سٹار دارنگ کی کلائی پر بندھی بیش قمیت پاٹک فلیپی کو دیکھ کر اس کے کتنے ہی مداح کلائی پر گھڑی باندھنے لگے تھے۔

انل اب دروازہ کھول کر ہال میں داخل ہو چکا تھا۔ پر وقار انداز میں قدم بڑھاتا وہ اب ہال کے وسط میں کھڑا روزین کی تلاش میں نگاہیں گھما رہا تھا۔ جب اسے دائیں طرف کھانے کے کمرے میں وہ کھانے کے میز کے پاس نظر آئی ۔ درانگ ولاس کے مکیں اس وقت ناشتے کی میز پر موجود تھے اور ہمیشہ کی طرح ان میں دران موجود نہیں تھا۔ بہت بڑے کھانے کے میز پر ایک طرف اسفند ملک بیٹھے تھے اور دوسری طرف روبی اور برھان بیٹھا تھا۔ روزین انہیں ناشتہ پیش کر رہی تھی۔

انل نے قدم اسی طرف بڑھا دیے اس کا درانگ ولاس میں آنا معمول تھا اس لیے وہ بلا تکلف آگے بڑھا۔

"ہیلو۔۔۔ گڈ مارننگ" مؤدب لہجے میں ہلکی سی مسکان کے ساتھ سب پر نگاہ دوڑائی۔

وہ لوگ پہلے ہی اس کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔ فقط اسفند ملک نے مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلا کر اس کی آمد کا خیر مقدم کیا۔ انل نے روزین کی طرف جیسے ہی دیکھا تو وہ سمجھ گئی اسے دران کو انل کے آنے کی اطلاع دینی ہے ۔ وہ سر اثبات میں ہلاتی دران کے کمرے کی طرف بڑھی۔ روزین کے پیچھے ہی انل نے بھی قدم واپسی ہال کی طرف بڑھائے۔

"انل کہاں جا رہے ہو؟ کم۔۔۔ جوائن اس" اسفند ملک کی آواز عقب سے سنائی دی۔

Kitab Nagri Special

انل نے رخ موڑا, وہ شیشے کے بنے میز پر کہنائیاں ٹکائے شائستگی سے ٹوسٹ چبا رہے تھے۔

"نہیں۔۔۔ سر تھنکیو۔۔۔" مؤدبانہ لہجے میں انکار کیا۔

اسفند ملک سے مسکراہٹ کا تبادلہ کیا اور اس سے پہلے کے قدم واپسی کے لیے اٹھاتا برھان کے درشت لہجے میں کہے گئے جملے پر قدم پھر سے تھمے۔

"بھئی جب باس میں اتنا نخرہ ہے تو پھر پی اے پر بھی کچھ تو اثر ہو گا, وہ کہاں ہمارے ساتھ وقت گزارنا چاہے گا۔۔۔" برھان کے لبوں پر استہزائیہ مسکراہٹ تھی کندھے اچکائے ہمیشہ کی طرح طنزیہ جملہ اچھالا

اسفند ملک نے غصے سے لب بھینچتے ہوئے برھان کی طرف دیکھا۔

"برھان۔۔۔" آنکھوں میں تنبیہ کرتے ہوئے اسے گھورا

انل نے چہرے پر ضبط کے آثار کو چھپایا

"نہیں۔۔۔ سر کوئی نخرہ نہیں اکیلی ابھی ناشتہ کیا ہے تو اس لیے منع کر دیا" انل نے زبردستی مسکراہٹ لبوں پر سجائے جواب دیا۔

روبی جو تب سے خاموش تماشائی بنی بیٹھی تھی کن اکھیوں سے ایک نگاہ اسفند ملک پر ڈال کر گویا ہوئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"ویل۔۔۔نخرہ نہیں ہے لیکن۔ن۔۔ن۔ن۔ جھوٹ بولنا تو کوئی تم سے سیکھے" روبی نے ناک بھینچے طنزیہ لہجے میں معنی خیز جملہ ادا کیا۔

انل نے نا سمجھی میں ایک نظر اسفند ملک کی طرف دیکھا جو اب روبی کو گھور رہے تھے۔

"جی۔۔۔میں کچھ سمجھا نہیں" انل نے پیشانی پر شکن بڑھائے روبی کی طرف سوالیہ دیکھا۔

"انل آئی تھنک دران ابھی سو رہا ہے تم ویٹ کر لو کچھ دیر" اسفند ملک نے مضطرب انداز میں بات کو گھمانے کی کوشش کی

"جی بہتر۔۔۔" انل نے مؤدبانہ سر جھکایا، قدم موڑے

"انل ون سکینڈ۔۔۔۔کہاں جا رہے ہو؟ مجھے بات کرنی ہے تم سے" روبی نے اسفند ملک کے گھورنے کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے انل کو روکا۔

Kitab Nagri Special

"جی میم۔۔۔"وہ فوراً مؤدب لہجے میں کہتا ہوا رکا

وہ پوری طرح روبی کی طرف متوجہ ہوا۔روبی ہاتھ میں پکڑے چمچ کو ہوا میں جھلاتی آنکھوں کو مزید سکوڑ رہی تھی۔

"انل تم نے کل کہا کہ دراں کی چائنہ کے لیے فلائیٹ ہے رائٹ۔۔۔"روبی نے آبرو چڑھائے طنزیہ لہجے میں استفسار کیا

"جی۔۔۔"انل نے آنکھوں کو سکوڑے ناسمجھی سے اسفند ملک کی طرف دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"روبی۔۔۔ ختم کرو اس بات کو,انل تم جاؤ"اسفند ملک نے ہاتھ کے اشارے سے انل کو جانے کا کہا۔

وہ معاملہ مزید طول میں ڈالنے کے حق میں نہیں تھے۔

Kitab Nagri Special

"نہیں۔۔۔۔۔انل تم بتا کر جاؤ گے تم نے جھوٹ کیوں بولا تھا" روبی نے ناک پھلا کر دانت پیستے ہوئے پھر سے سوال دہرایا

"میم میں نے جھوٹ ہر گز نہیں بولا, ان کی فلائیٹ تھی کل, نئی فلم کی شوٹنگ چائنہ میں ہے, مگر کل میٹنگ میں دران کی جھڑپ ہو گئی, ہاروی کی فلم چھوڑ آیا وہ" انل وضاحت دیتے ہوئے بار بار نا فہمی کے شکن ابھارے اسفند ملک کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"کیا۔ !!!!!۔۔ہاروی وائن سٹائن۔۔۔اتنا بڑا پروجیکٹ چھوڑ دیا" برھان نے ایک دم پوری آنکھیں کھولے متحیر لہجے میں دہرایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جی۔۔۔بس وہ کل ہاروی نے چند مزید مناظر کا اضافہ کر دیا فلم میں تو دران سے اختلاف ہوا, اسی پر جھڑپ ہوئی اور دران غصے میں سب چھوڑ آیا" انل نے متوازن لہجے میں ساری بات واضح کی

Kitab Nagri Special

اسفند ملک کے چہرے پر تفکر کے تاثرات رقم ہوئے۔

"مطلب۔۔۔کیوں۔۔۔وجہ۔۔۔ایسے کیا مناظر تھے, دران اتنا بڑا پراجیکٹ کیسے یوں چھوڑ سکتا ہے ابھی تو کوئی اور پیش کش بھی نہیں ہے "اسفند ملک نے بھنویں اکھٹی کئے تشویش ظاہر کی

"وہ کارلہ کے ساتھ بیڈ روم بولڈ سین ہیں کچھ۔۔۔"انل نے گہری سانس لیتے ہوئے وجہ بتائی۔

برھان بے ساختہ امڈ آنے والا قہقہ نا روک سکا, کھانے کے ھال میں اب اس کا بلند و بانگ قہقہ گونج رہا تھا۔روبی بھی مسکراہٹ دبا رہی تھی جبکہ اسفند ملک سنجیدہ تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"عجیب۔۔۔فٹو دماغ ہے دران کا, بھلا کارلہ کے ساتھ ایسا سین کرنے سے کون منع کر سکتا ہے؟"برھان نے بمشکل اپنی ہنسی پر قابو پاتے ہوئے حیرت ظاہر کی۔

"برھان۔۔۔جسٹ سٹاپ اٹ "

Kitab Nagri Special

ملک اسفند نے غصے سے اس کے کئے گئے تمسخر پر اسے ڈپٹا اور پھر پریشانی سے انل کی طرف متوجہ ہوئے۔

"لیکن یہ تو ہاروی پرڈویکشن سے ایڈوانس بھی لے چکا ہے" ملک اسفند نے پریشان لہجے میں کہتے ہوئے پیشانی سہلائی

وہ اتنے بھی بے خبر نہیں تھے دران سے ,اس کے ہر اگلے قدم کی ان کو خبر ہوتی تھی اس لیے وہ انل سے بھی بلکل بگاڑنا نہیں چاہتے تھے۔

"وہ واپس کرنے کا حکم دے چکا ہے دران" انل نے کندھے اچکائے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تو اب ؟؟۔۔۔یہ تو بہت بڑا نقصان کر رہا ہے جذباتی لڑکا" ملک اسفند نے لب بھنیچے اور ٹھوڑی کو سہلاتے ہوئے پریشانی ظاہر کی

Kitab Nagri Special

"جی وہی سمجھانے آیا ہوں اسے, ہاروی کل رات سے فون کر رہا ہے, اب دیکھتا ہوں دران کیا کہتا ہے اس بارے میں "انل نے لب بھینچے اپنی آمد کا سبب بتایا

برھان نے ناک چڑھائی اور سر نیچے پلیٹ پر جھکا دیا, روبی نے پہلو بدل کر پہلی بار گفتگو میں اپنا حصہ ڈالا

"فضول کا بھرم دکھا رہا ہے, ویسے تو کہتا ہے کہ اس کا کوئی مذہب نہیں ہے, تو پھر ایسے مناظر کرنے کے لیے ایسے نخرے کیوں دکھا رہا ہے جیسے اس سے بڑا پارسا کوئی نہیں "روبی کا لہجہ نفرت آمیز تھا۔

"انل۔۔۔ اپنے دوست کو سمجھاؤ یہ سب سین ڈیمناڈنگ ہیں, ایسے ہی انکار کرتا رہے گا تو کل کوئی پوچھے گا بھی نہیں" برھان کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔ تمسخرانہ مسکراہٹ سجائے کہا۔

انل اس کی بات پر بے اختیار مسکرایا۔

Kitab Nagri Special

"ہم۔م۔م درست کہا آپ نے برھان سر۔۔۔اگر ان کا کریئر ختم ہوا تو پھر تو آپ کا۔۔۔۔"انل نے بات کو ادھورا چھوڑا

ڈائنگ ہال میں داخل ہوتی روزین اب پاس آکر انل کی طرف متوجہ تھی۔

"انل سر آپ کو سر کمرے میں بلا رہے ہیں"روزین نے نگاہیں جھکائے مؤدبانہ اطلاع دی

انل نے اثبات میں سر کو جنبش دی اور قدم دران کے کمرے کی طرف بڑھا دیے۔

"اس کا دماغ بھی دران نے چڑھا رکھا ہے۔ورنہ یہ ہے کیا بلڈی۔۔۔۔۔۔"

برھان نے نخوت سے ناک چڑھائی اور دانت پیستے ہوئے انل کی پشت کو گھورا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"برھان کول ڈاؤن تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے تم دران کے معاملے میں کچھ بھی مت بولا کرو, اور انل نے غلط کب کہا, یہ جو ٹی وی سیریل میں چھوٹے موٹے رول مل رہے ہیں یہ اس کی مرہون منت ہیں" ملک اسفند نے سنجیدگی سے سچ اگل کر ٹوسٹ منہ میں رکھا

"نہیں۔۔۔۔ میرا اپنا ٹیلینٹ ہے, پتا نہیں کس دن یہ درانگ کا لیبل مجھ پر سے ہٹے گا۔۔ "

برھان تنک کر دونوں ہاتھ میز پر مارتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھا۔ کرسی کو ایک طرف کرتا وہ غصے سے ڈائنگ ہال سے باہر جا رہا تھا۔

"برھان۔۔۔۔" روبی نے بے چینی سے اسے پیچھے سے پکارا

"ناشتہ بھی نہیں کر کے گیا آپ بھی نا کیا ضرورت تھی یہ بے پر کی ہانکنے کی "

روبی نے تیوری چڑھائے ملک اسفند کو گھورا۔ انہوں نے تاسف سے سر کو دائیں بائیں ہلایا اور گردن جھکا دی۔

Kitab Nagri Special

☆☆☆☆☆

انل نے آہستگی سے کمرے کے دروازے پر دستک دی۔اور اسی لمحے اندر سے بھاری آواز ابھری۔وہ دران کے کمرے کے دروازے کے سامنے کھڑا تھا۔

"آجاؤ۔۔۔" نیند کی خماری میں لپٹی آواز تھی۔مطلب وہ ابھی اس کے آنے پر ہی بیدار ہوا تھا۔

انل نے دروازہ کھولا اور کمرے میں داخل ہوا۔وہ اپنے سفید نائٹ گاؤن میں ملبوس کمرے میں موجود صوفے پر بیٹھا تھا,بکھرے بال ہلکی سی سوزش لئے ادھ کھلی آنکھیں وہ نگاہیں موبائل سکرین پر جمائے, بھنویں اکھٹی کیے خود کو مصروف ظاہر کر رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کشادہ کمرہ کسی اور ہی دنیا کا منظر پیش کرتا تھا۔جو اندر داخل ہونے والے کو ایک سحر میں جکڑ لیتا تھا۔دران نیلے رنگ کا دیوانہ تھا۔اسی لیے پورا کمرہ سفید اور ہلکے نیلے رنگ کا امتزاج لیے ہوا تھا۔

Kitab Nagri Special

سفید فرش, سفید دیواریں, بس ایک دیوار جس پر ہوم تھیٹر سکرین نصب تھی وہ سفید اور نیلی دھاری دار ڈائزائن پر مشتمل تھی, ہلکے نیلے رنگ کے پردے, اور ایک طرف کی دیوار میں ریکنگ صورت کھلتا دروازہ جس کے پیچھے سوئمنگ پول اور سامنے سمندر کا سارا منظر, سیاہ کراؤن والا بیڈ, اس کے آگے لگا سیاہ لیدر کا کاؤچ ایک طرف لگے سفید پوشش کیے نیلی دھاریوں والے صوفے ان کے آگے رکھا بڑا سا سیاہ شیشے کا چکور میز, باقی کمرے میں موجود پینٹنگز اور سجاوٹی گلدان, حتی کے سگریٹ کی ایش ٹرے تک نیلے رنگ کی ہی کسی ایک حالت میں موجود تھی گو کہ اس کا کمرہ دیکھنے والے کی آنکھوں کو پر سکون احساس بخشتا تھا۔

انل بھی ہمیشہ کی طرح آکر پہلے اس کے کمرے کو نظر بھر کر ضرور دیکھتا تھا۔ وہ خود چاہے اپنا حلیہ ایسے ہی بکھرے بال اور لاپرواہ سا رکھتا تھا مگر باقی اس کی ہر چیز سے اس کا سلیقہ اور اعلی ذوق جھلکتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہیلو بڈی۔۔۔۔" انل نے محبت سے ہیلو کے ساتھ دوستانہ مسکراہٹ لبوں پر سجائی

انل اب اس کے پاس صوفے تک پہنچ چکا تھا, پر وہ تاہنوز موبائل پر سر جھکائے ہوئے تھا, انل جانتا تھا وہ پہلے سے جانتا ہے کہ وہ کیا بات کرنے آیا ہے اس لیے اس کے متوجہ ہوئے بنا اُسے بات شروع کر دینی چاہیے۔

Kitab Nagri Special

"دران۔۔۔ہاروی فون کر رہا ہے بار بار۔۔۔"انل نے سیدھی بات کی

"تو مت اٹھاؤ۔۔۔"جھکے سر کے ساتھ ہی سپاٹ لہجے میں مختصر جواب دیا۔

"دران مت کرو ایسا, تم جانتے ہو بہت بڑا پروجیکٹ ہے۔۔۔"انل اب اس کے کہے بنا اس کے دائیں طرف والے صوفے پر براجمان ہوا۔

"سو۔۔۔واٹ۔۔۔۔"پھر سے وہی مختصر جواب

مختصر۔۔ مختصر۔۔۔ مختصر۔۔۔۔۔وہ بولنے میں اتنی کنجوسی کرتا تھا کہ انل کبھی کبھار سوچتا تھا کہ وہ اس سے اتنی کم بات کرتا ہے تو باقی لوگوں سے کیا بات کرتا ہوگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"کیا یار۔ر۔ر۔۔۔۔۔۔سب۔۔۔۔سب۔۔۔۔کر رہے ہیں ایسے سین, آجکل اس کے بنا کون فلم دیکھتا ہے, مجھے ایسا لگتا ہے تم زیادہ لے رہے ہو اس بات کو, کیا ہے بس تین یا چار منٹ کا ایک سین ہی تو ہے!!!"انل نے صوفے کے ہتھے پر کہنی ٹکائے ہاتھ کو ہوا میں اٹھائے وثوق سے کہا

وہ اب اسے قائل کر رہا تھا جو کل ہار وی کی ایکشن فلم کے نیم برہنہ مناظر کرنے سے انکار کر آیا تھا۔

"سب کرتے ہوں گے۔۔۔مگر درانگ نہیں" بے تاثر سخت لہجہ۔

موبائل پر جھکے چہرے کے ساتھ ہی بس ایک آبرو اٹھائے غصیلی نگاہ سامنے بیٹھے انل پر ڈالی, انل نے لب بھینچے سر کو آسمان کی طرف اٹھایا اور گہری سانس لی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ جب ایسے دیکھتا تھا تو اپنے فیصلے کے اٹل ہونے کا ثبوت دیتا تھا اور جب وہ ڈھیٹ ہو جائے تو پھر تو اس کا انجان باپ بھی ظاہر ہو کر اُسے اُس کے لائحہ عمل سے نہیں ہٹا سکتا تھا۔وہ پیدائشی ضدی نہیں تھا, اسے ضدی بنا دیا گیا تھا۔

Kitab Nagri Special

"دران میرے بھائی۔۔۔ میگا پروجیکٹ ہے, سوچ ذرا ہاروی کی فلم پھر کو سٹار کارلہ, چلنے سے پہلے ہی سپر ہٹ ہے یہ فلم, لکھوا لے مجھ سے کہیں بھی, ایک چھوٹے سے سین کے لیے کیوں اتنا بھاؤ کھا رہا ہے" التجائی لہجے میں وہ اب دران کی منت سماجت اور لالچ دینے پر اتر آیا تھا۔

"وہ چھوٹا سا سین ہی۔۔۔ لیکن مجھے ہضم نہیں" سپاٹ لہجے میں وہی ڈھیٹ جواب

دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔ دونوں نے ایک ساتھ نگاہ اٹھائی۔

"کم ان۔۔۔" دران نے رعب دار آواز میں اندر آنے کی اجازت دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس کی آواز کا رعب اور بھاری پن اس کی شخصیت کے عین مطابق تھا مگر اس کے لہجے میں ہمیشہ بیزاری کا عنصر گھلا رہتا تھا۔ دروازہ ہلکی سی چرچراہٹ لیے کھلا, روزین مشروب کی ٹرالی لیے کمرے میں داخل ہوئی۔

Kitab Nagri Special

وہ صبح کا آغاز تازہ جوس سے کرتا تھا لیکن جوس کے فوراً بعد سگریٹ اس کا سارا اثر زائل کر دیتی تھی۔ کچھ چیزیں اس کی زندگی میں لازم ملزوم تھیں۔ نہار منہ جوس, تین گھنٹے جم, تیراکی, سگریٹ اور انل یوسف

"سوچ لے زیادہ اکڑ میں تمھارا ہی نقصان نا ہو جائے, کارلہ کے ساتھ فلم ملنا آسان نہیں" انل نے زیر لب مسکراتے ہوئے اسے چھیڑا

وہ دران کی سنجیدگی کو ختم کرنا چاہتا تھا۔ روزین اب ٹرالی سے اٹھا کر مشروب میز پر سجا رہی تھی۔ وہ اردو نہیں جانتی تھی اس لیے ان دونوں کی گفتگو اس کی موجودگی میں بھی جاری تھی۔

"کارلہ ہو یا انجلینا, انکار ہے" آگے ہوتے ہوئے ہاتھ کے اشارے سے روزین کو منع کر کے جوس کا گلاس خود اٹھایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسی طرح ہاتھ کے اشارے سے انل کو بھی گلاس اٹھانے کا کہا۔ انل نے آگے ہو کر گلاس اٹھایا روزین اب کمرے سے باہر جا رہی تھی۔ تازہ سنگترے کا جوس فرحت بخش احساس دے رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"ٹھیک ہے مطلب تم ضد کے پورے ہو۔۔۔۔ اچھا اگر وہ کہے کہ میں سین میں ردوبدل کر دیتا ہوں پھر۔۔۔۔۔۔؟؟"انل نے جوس کا گھونٹ لیا اور سیدھا ہوا

دوسری طرف وہ جوس ختم کرنے میں مصروف تھا,اس کی بات کو ان سنی کیے یا شائد جواب دینے کے موڈ میں نہیں تھا۔

"کچھ تو جواب دو,اگر میں ہاروی سے کہوں کہ وہ مناظر میں کچھ تبدیلی کر دے تو پھر؟؟؟"انل نے آبرؤ چڑھائے جواب طلب نگاہیں اس پر گاڑیں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہی خاموشی,اب جوس کا دوسرا گلاس بھرا جا رہا تھا۔انل نے نگاہیں اسکے مضبوط بازوؤں پر ٹکائیں۔

"اور تمہیں پتہ ہے ہاروی کیا کہہ رہا ہے,وہ یہ کہہ رہا ہے کہ درانگ اپنے مزہب کی وجہ سے کر رہا ہے یہ سب" انل نے آہستگی سے بات مکمل کی اور لب بھینچے

پتہ تھا اب کی بار وہ ضرور بولے گا, دران نے چونک کر نگاہ اٹھائی پیشانی پر جہاں رگیں ابھری تھیں جبڑے ضبط کرنے کی وجہ سے ایک دوسرے میں پیوست نظر آئے, سفید رنگت ایک دم سے غصے میں سرخ ہونے لگی۔

"میرا کوئی مزہب نہیں ہے۔۔۔" کرخت لہجہ مختصر جواب

گلاس میز پر رکھا اور میز پر پڑا اسگریٹ کیس اٹھایا۔ ہلکے نیلے رنگ کا سگریٹ کیس اسکی مضبوط انگلیوں میں گھومتا اس کے اندرونی اضطراب کی ہی نشانی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دران کہہ دینے سے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔ تم مسلمان ہو اس حقیقت کو مت جھٹلایا کرو اور تم جانتے ہو اب ایکشن فلموں میں بھی ایسے دو چار سین ہونے لازمی جزو بن گئے ہیں, مارکیٹ میں ڈیمانڈ ہے اس سب کی اگر تم آئے دن اس بات کو لے کر فلمز چھوڑتے رہے تو پروڈیسر تمہیں سائن کرنا چھوڑ دیں گے" انل نے تیوری چڑھائے اسے سمجھانے کی کوشش میں اب کی بار سخت لہجے میں آنے والے وقت سے خبردار کیا

Kitab Nagri Special

"برھان کے الفاظ ہیں یہ۔۔۔۔" دران نے فورا سگریٹ کا کش لگا کر انگلی ہوا میں اٹھائے کہا

انل نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ابھی کچھ دیر پہلے ناشتے کے میز پر واقعی یہ برھان کا کہا گیا جملہ تھا جو اس کے ذہن میں پیوست ہوا تھا۔

"ساری انڈسٹری جانتی ہے, دران گ کی فلم کس بیناد پر ہٹ ہوتی ہے, مجھے اپنی فلم کو سپر ہٹ کرنے کے لیے ان چیپ مناظر کی ہر گز ضرورت نہیں, لوگ میری صورت اور میری فائیٹ دیکھنے آتے ہیں جسم نہیں اور رہی بات جسم کی تو اس کے لیے فی میل اکٹریس بہت ہوتی ہیں" وہی ٹھہرا, بیزار مگر متوازن لہجہ

ساری گفتگو میں یہ اس کی سب سے لمبی بات تھی۔انل جو اسے ٹکٹکی باندھے دیکھ اور سن رہا تھا۔گہری سانس باہر انڈیلتے ہوئے صوفے کے ہتھے پر بازو پھیلائے اور پشت تھکے انداز میں پیچھے ٹکا دی۔

"ٹھیک ہے میں ہاروی کو تمھارا آخری فیصلہ سنا دیتا ہوں, اگر وہ مناظر تبدیل نہیں کرتا تو پھر اسے ایڈوانس واپس کر دیتے ہیں" انل نے کندھے اچکا کر بات ختم کی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"اصولاً تو ایڈوانس واپس کرنا بھی نہیں بنتا ہے" دھواں ہوا میں چھوڑتے ہوئے کہا

انل نے حیرت سے اسے دیکھا, اب وہ زیرِ لب تمسخرانہ مسکراہٹ سجائے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ سبزی مائل گہری پتلیاں وہ سچ کہہ رہا تھا لوگ اس کی صورت اور فائیٹ دیکھنے تو آتے ہیں۔

" اس نے دھوکا دیا ہے سکرپٹ میں ایسے کوئی سین نہیں تھے, اس نے اب کیوں ایڈ کیے جب ہم شوٹنگ پر جانے والے تھے, میں نے سکرپٹ پر فلم سائن کی تھی اس لیے ایڈوانس اسی بیس پر ہے" سخت لہجے میں اپنا موقف پیش کیا

اب کی بار انل بھی کوئی جواب نہیں دے سکا بس اسے دیکھ کر ہی رہ گیا پھر ایک دم سے صوفے پر سے اٹھا۔ جیب سے موبائل نکالا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"ٹھیک ہے میں یہیں ہوں تم فریش ہو جاؤ میں ہاروی سے رابطہ کرتا ہوں" انل نے انگوٹھا گھما کر موبائل سکرین کو کھولا۔

"نہیں وہ خود رابطہ کرے گا تم نہیں کرو گے, روزین کو کہتا ہوں ناشتہ لگوائے تمھارے لیے" ناک چڑھا کر کہا

آگے ہو کر میز پر پڑا کارڈلیس اٹھایا

"نہیں۔۔۔ناشتہ کر کے آیا ہوں, تم بس جلدی ریڈی ہو جاؤ۔ میں باہر ویٹ کر رہا ہوں" انل نے مسکرا کر ناشتے سے انکار کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

قدم باہر کی طرف بڑھا دیے, ہاروی سے رابطہ تو اسے ہی کرنا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

Kitab Nagri Special

کچھ آوازیں تھیں جن کی مدھم بازگشت جو پہلے مکھیوں کی بھنبناہٹ صورت سنائی دے رہی تھی اب واضح ہونے لگی تھی۔اس نے آنکھوں کو کھولنے کی کوشش کی جس کے باعث سر میں شدید تکلیف کا احساس ہوا۔

ایسے جیسے سر کسی شکنجے میں جکڑا ہوا ہو۔آنکھوں کے پپوٹے سوجے ہونے کے باعث آنکھوں پر وزن محسوس ہو رہا تھا اس کی آنکھوں کی اوپری جلد نیلی ہو رہی تھی۔

جسم ٹھنڈ کے باعث اکڑاہٹ لیے ہوا تھا وہ دائیں کروٹ لکڑی کے بنے فرش پر لیٹی ہوئی تھی اور کروٹ کے باعث جسم کا اوپری حصہ برف ہو رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آہستگی سے شدید سر درد کو برداشت کرتے ہوئے جبڑے بھینچ کر آنکھیں زبردستی کھولیں کتنی ہی پلکیں ٹوٹنے کی تکلیف کے باعث منہ کھل گیا۔پلکیں ماتھے سے بہنے والے خون کے سبب آنکھ کے نچلے حصے سے چپک گئی تھیں اب جب زبردستی ان کو کھولا تو پلکیں چپک کر ٹوٹ گئی تھیں۔آنکھیں کھلتے ہی سب واضح ہو گیا۔وہ اسی لکڑی کے بنے چھوٹے سے ڈربے نما کمرے کے فرش پر لیٹی تھی جہاں وہ پچھلے دو دن سے قید تھی۔اسے لاویا میں آئے آج تیسرا دن تھا۔

Kitab Nagri Special

آہستگی سے گردن موڑ کر کھڑکی کی طرف دیکھا۔وہاں اب لکڑی کے تختے لگا کر کیل ٹھوک دیے گئے تھے۔اتنی ٹھنڈ میں بھی گلے میں کانٹے چبھنے جیسا احساس ہوا۔لبوں کے کنارے پر خون منجمند تھا کل رات کا سارا منظر نگاہوں میں گھوم گیا۔

ہاتھ کو فرش پر رکھ کر کہنی کے بل اوپر اٹھی۔اس چھوٹے سے کمرے میں ایک لکڑی کے پلنگ, جگہ جگہ مکڑی کے بنے جالوں, مٹی اور اس کے کپڑوں کے اٹیچی کے سوا کچھ نہیں تھا۔

وہ اٹھ کر بیٹھ چکی تھی۔ باہر سے آتی آوازیں اب واضح ہو رہی تھیں۔ایک آواز تو لی تاؤ کی تھی جبکہ دوسری آواز کسی انجان مرد کی تھی۔وہ لی تاؤ پر چیخ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ لڑکھڑاتے ہوئے بمشکل اٹھی۔ گھٹنوں پر خون جما ہوا تھا, سفید نائٹی جگہ جگہ سے خون سے لتھ پتھ تھی۔ جسم سردی کے باعث اکڑ رہا تھا۔وہ اب آہستگی سے قدم اٹھاتی کمرے کے دروازے کے پاس آئی اور لکڑی سے بنے اس ٹوٹے پھوٹے دروازے میں موجود انگنت سوراخوں میں سے ایک سوراخ پر آنکھ کی پتلی ٹکا دی۔دوسری طرف کا منظر صاف واضح تھا۔

Kitab Nagri Special

وہی میلا کچیلا چھوٹا سا ہال نما کمرہ جس میں دو کرسیاں اور ان کے بیچ ایک میز تھی, ایک طرف ایک لوہے کے میز پر چولہا اور کچھ گندے برتن پڑے تھے۔ دیوار پر جگہ جگہ کھونٹیوں پر کپڑے لٹک رہے تھے۔

کمرے کے وسط میں اس رات جس آدمی کی ٹانگ میں کانٹا چبھو کر وہ بھاگی تھی وہ لی تاؤ کا گریبان تھامے کھڑا تھا۔ اور چینی زبان میں اس پر چیخ رہا تھا۔

"میرا سارا پیسہ واپس کر, ایک ایک پائی جو میں نے پاکستان بھجوائے تھے وہ بھی" وہ آدمی غرا رہا تھا۔

لی تاؤ بار بار آنکھیں میچ کر اس کے عتاب سے بچنے کی ناکام کوشش میں تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میری بات سنو۔۔۔ صرف تمھاری وجہ سے بیوی ہونے کے باوجود میں نے آج تک اسے ہاتھ تک نہیں لگایا, تمہیں بلکل ان چھوئی لڑکی چاہیے تھی چھوٹی عمر اور۔۔۔ اور۔۔۔"لی تاؤ اسے قائل کر رہا تھا یا وضاحت دے رہا تھا مگر اس نے اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی لی تاؤ کا گریبان دبوچ کر اسے ہوا میں معلق کر دیا۔

Kitab Nagri Special

لی تاؤ کے پاؤں اب فرش سے چند انچ کی اونچائی پر ہل رہے تھے اور شکل سانس بند ہونے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھی۔

"میرے کسی کام کی نہیں وہ, چاہے ان چھوئی ہے, وہ ڈائن ہے, لڑکی نہیں ہے, دیکھا نہیں کل رات میرا کیا حال کیا اس نے, تم مجھے میرا پیسہ واپس کرو مجھے نہیں چاہیے وہ" آدمی نے دانت پیستے ہوئے لی تاؤ کی پیش کش ٹھکرا رہا تھا۔

لی تاؤ اپنے دونوں ہاتھوں کی مدد سے اس کے ہاتھوں کی گرفت کم کرنے کی ناکام سعی کر رہا تھا۔

"تم۔۔۔ تم ایک ٹرائی اور کرو بہت مارا ہے کل اسے میں نے, آج چوں بھی نہیں کرے گی۔۔۔۔ تم ہی پہلے ہو جس کو وہ پیش ہوئی ہے" لی تاؤ بمشکل بولتے ہوئے اسے پچکار رہا تھا۔

دروازے کے پار آنکھ کی سیاہ پتلی میں خوف کے سایے لہرا گیے۔

Kitab Nagri Special

"نہیں مجھے نہیں چاہیے۔۔ے۔۔ے۔۔ے۔۔۔۔۔مجھے میرے پیسے چاہیے بس۔س۔س۔۔۔۔"وہ طیش میں چلایا۔

"اوکے۔۔۔اوکے میں کل اسے شہر بیچنے جارہاہوں, تمہیں پرسوں پیسے مل جائیں گے۔۔۔"لی تاؤ ہاتھ جوڑے اس سے مہلت مانگ رہا تھا۔

"ہر حال میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہیں تو وہی کانٹا اب کی بار تیرے اندر گھسادوں گا سمجھا۔ا۔ا"اس نے ایک جھٹکے سے لی تاؤ کو چھوڑا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ لڑکھڑا کر پیچھے پڑی کرسی سے ٹکرایا۔آدمی اب غصے سے اسے گھور رہا تھا جبکہ لی تاؤ زمین پر لیٹا سانس بحال کرتا ہوا کھانس رہا تھا۔

اس آدمی نے گھور کر آخری نگاہ لی تاؤ پر ڈالی اور پھر لنگڑاتا ہوا گھر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔یقیناً کل رات کانٹا چبھنے کی تکلیف اسے بہت زیادہ ہوئی ہوگی کیونکہ اس نے نا صرف کانٹا اس کی ران میں گاڑا تھا بلکہ اس پر اپنا پورا وزن ڈال دیا تھا جس کے باعث وہ اس کی جلد کے اندر گہرائی میں پیوست ہوا تھا۔

Kitab Nagri Special

وہ اب بھی یونہی آنکھ ٹکائے باہر کا منظر دیکھ رہی تھی کہ اچانک لی تاؤ کے دروازے کی طرف دیکھنے پر دبک کر پیچھے ہوئے خوف کی لہر ٹھنڈ سے اکڑے جسم میں سرائیت کرنے لگی۔قدموں کی چاپ اب دروازے کی طرف آ رہی تھی۔

دروازہ دھاڑ کی آواز سے کھلا وہ جو پلنگ پر بیٹھی تھی کانپ کر پیچھے ہوئی۔لی تاؤ تلملا کر اس کی طرف آیا۔اور اسے بازو سے کھینچ کر زمین پر پٹخا۔وہ کراہ گئی۔

"پتا ہے میرا کتنا نقصان کیا تو نے۔۔۔۔۔؟؟وہ اس گاؤں کا سب سے امیر آدمی تھا,اس کو ان چھوٹی لڑکی دینے کا پیسہ لیا تھا میں نے"لی تاؤ اس کے سر پر کھڑا چیخ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ تو بس تیز تیز سانس لے رہی تھی,لی تاؤ کو اس کے گھورنے پر مزید غصہ آیا,اس پر پھر سے ٹانگوں کی برسات شروع کر دی وہ باہر ہونے والی اپنی ساری تذلیل کا بدلہ اب اس سے لے رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

اس نے ٹانگوں کو سمیٹ کر پیٹ سے چپکا لیا۔لی تاؤ کے پاؤں اب ٹانگوں پر اور کمر کی ہڈیوں پر لگ رہے تھے۔ وہ مسلسل ٹانگیں مارتے ہوئے چیخ رہا تھا۔

"اور تم نے کیا حال کیا اس کا کل,اب میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا"اس نے طیش سے مٹھیاں بھینچیں۔

غصے میں کانپتے ہوئے وہ اب اس کے بالوں کو اپنی مٹھی میں دبوچ چکا تھا اور چہرہ جھٹکا دے کر اوپر کیا وہ تکلیف اور خوف سے کانپ رہی تھی۔

"تجھے یہ سب کرنے میں بہت مسئلہ ہے نا۔۔۔۔اب دیکھنا یہ جسم جسے تو چھونے بھی نہیں دیتی کیا حال ہوتا ہے اس کا"وہ بار بار اس کی گردن کو جھٹکے دے رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تمھارے سارے اعضا ایک ایک کر کے نکال کر بیچے جائیں گے"وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے غرا رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

بال چھوڑ کر اچانک اپنی جگہ سے اٹھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہال میں پڑے میز تک گیا وہاں سے ایک پیالی اٹھائی اور اس تک واپس آیا۔ وہ تکلیف سے کراہتے ہوئے اسے بار بار آنکھیں کھول کر دیکھ رہی تھی۔

"کھانا کھاؤ گی؟ بھوک لگی ہے۔۔۔؟" اس سے چند قدم کے فاصلے پر کھڑے وہ استہزائیہ پوچھ رہا تھا۔

بھوک سے تو واقعی بہت برا حال تھا، چہرہ اوپر اٹھایا۔

لی تاؤ نے ایک جھٹکے سے ہاتھ میں پکڑی پلیٹ فرش پر پھینک دی۔ پلیٹ نیچے گرتے ہی اس میں موجود سارے نوڈلز زمین پر ڈھیر ہوئے۔ وہ قہقہ لگاتے ہوئے گھٹنوں کے بل نیچے اس کے بلکل سامنے بیٹھا۔

"کھاؤ۔۔۔ کھاؤ۔۔۔" بالوں سے اس کا چہرہ پکڑ کر نوڈلز کے ڈھیر پر رکھ کر دبا دیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ نوڈلز پر اس کا چہرہ مسل رہا تھا۔ وہ بلبلا اٹھی اور پوری قوت لگا کر چہرہ اوپر کرنے کی کوشش کی مگر تین دن سے بھوکے رہنے کی وجہ سے نقاہت بڑھ گئی تھی۔ چند سکینڈ کے بعد لی تاؤ نے جھٹکا دے کر اس کا چہرہ اوپر اٹھایا اور بلند و بانگ قہقہ لگایا۔ چہرے پر جگہ جگہ نوڈلز چپکے ہوئے تھے۔

Kitab Nagri Special

"تمہارے باپ کو پیسے دیے ہیں میں نے۔۔۔اب تم میری ملکیت ہو, چاہوں تو چمڑی بیچوں چاہوں تو اعضا, واپس نہیں جاؤ گی تم سمجھی" وہ پورے دانت واضح کیے چیخ اٹھا

وہ اس کی ٹوٹی پھوٹی باتیں سمجھ پا رہی تھی وہ شائد اسے اب آگے کہیں بیچنا چاہتا تھا۔وہ ایک دم اپنی جگہ سے اٹھا اور باہر نکل گیا۔دروازہ پھر سے بند ہو گیا۔

وہ جلدی سے اٹھی اور پاگلوں کی طرح زمین پر گرے نوڈلز اٹھا کر کھانے لگی۔آنکھوں سے لگاتار آنسو جاری تھے وہ مٹھیاں بھر بھر کر نوڈلز منہ میں ڈال رہی تھی۔اس وقت زخموں کی تکلیف نہیں بھوک کا احساس غالب تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سورج غروب ہونے کو تھا اور کراچی میں شام اپنے سایے پھیلا چکی تھی۔لائنز ایریا کی عمارتیں بھی اب اندھیرے میں ڈوبنے کو تیار تھیں۔

Kitab Nagri Special

"جووت۔۔۔۔جووت۔۔۔۔"جوی نے اونچی آواز میں پکارا

وہ فلیٹ کی عمارت کے سامنے موجود میدان کے گیٹ پر کھڑی تھی۔دونوں ہاتھ کمر پر دھرے ہلکے زرد رنگ کے جوڑے میں ملبوس وہ معمول سے زیادہ گہری رنگت کی لگ رہی تھی۔ بھنویں اکھٹی کیے اور آنکھوں کو چندھی کیے

یہ گول میدان تھا جس کے مختلف اطراف میں چار دروازے تھے۔یہ تمام عمارتوں کا مشترکہ میدان تھا جہاں تمام عمارتوں کے فلیٹوں میں رہائش پزیر بچے کھیلتے تھے۔وہ جووت کو پکارتی اب میدان میں لگے لوہے کے گیٹ سے اندر داخل ہو رہی تھی۔

میدان میں انگنت چھوٹے بڑے لڑکے مختلف کھیل کھیلنے میں مصروف تھے۔وہ ارد گرد چھ سالہ جووت کو کھوجنے کے لیے نگاہیں گھما رہی تھی جب اچانک درخت کے نیچے موجود بینچ پر نگاہ تھم گئی۔

وہ شائد وہی لڑکا تھا جسے اس دن اس نے اور سنانا نے بالکنی سے دیکھا تھا۔وہ آج بھی خاموش سر جھکائے بیٹھا تھا۔ ارد گرد کھیلتے تمام بچوں اور لڑکوں سے بے نیاز عمر کے لحاظ سے وہ انیس بیس سال کا لگ رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

وہ لڑکا اُسی انداز میں سر جھکائے نگاہیں زمین پر گاڑے کھویا سا بیٹھا تھا جیسے اس دن بارش میں بیٹھا تھا۔اُس کی عمر کے یہاں تمام لڑکے مختلف کھیل کھیلنے میں مصروف تھے واحد وہ تھا جو یوں سر جُھکائے پریشان حال بیٹھا تھا۔یقیناً وہ کسی بہت بڑی پریشانی میں مبتلا تھا۔

اچانک اس کے پیروں کے پاس ایک گیند آکر گری وہ چونکا اور خیالوں سے باہر آیا۔وہ پرانے سے سلیپر پہنے ہوئے تھا۔کپڑوں کی حالت بھی ابتر تھی وہ کسی متوسط سے بھی نچلے طبقے سے تعلق رکھنے والا لگ رہا تھا۔گیند کے یوں پاؤں کے پاس آکر گرنے پر پہلے تو وہ چند سکینڈ کے لیے گیند کو یونہی دیکھتا رہا پھر سر اوپر اٹھایا۔

اس کے بال گھنے اور سیدھے ہونے کے باعث کتنی ہی لٹیں اس کے ماتھے پر گری تھیں۔اس کی آنکھیں تھکی ہوئی لگ رہی تھیں۔ بھنویں اکٹھی ہونے کے باعث آنکھوں کی پتلیاں سکڑی ہوئی تھیں۔وہ ہنوز بے تاثر چہرے اور سپاٹ آنکھوں سے سامنے دیکھ رہا تھا جہاں کچھ لڑکے کرکٹ کھیل رہے تھے اور ان کی گیند اس کے پاس آکر گری تھی۔

Kitab Nagri Special

اس کی رنگت صاف تھی اور ہلکی سی مونچھیں اور داڑھی اس کے چہرے پر خوب جچ رہی تھیں۔اس کا چہرہ اس کے حلیے کے بلکل برعکس تھا۔وہ جو اس کے حلیے سے اسے کوئی متوسط سے بھی نچلے طبقے کا کوئی غریب مجبور لڑکا سمجھے ہوئے تھی,اب اس کے سر اوپر اٹھانے پر اپنی ہی پہلی سوچ کو رد کر دیا۔

وہ توحش نگاہیں اس پر ٹکائے ارد گرد کے ماحول سے بے نیاز اسے دیکھنے میں مگن تھی۔وہ خوبرو اور ایک نگاہ میں اسیر کر دینے والی شخصیت کا مالک تھا۔جوی کی جگہ شائد کوئی بھی ہوتا ہو گا تو اسے پہلی دفعہ یوں ہی جی بھر کے دیکھتا ہو گا۔

وہ خود ایک عام شکل وصورت کی مالک ضرور تھی۔مگر دل کب اتنا حسن پرست ہوا کہ وہ دم سادھے اس لڑکے کو دیکھتی رہ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ اب اپنے پیروں کے پاس پڑی گیند کو جھک کر ہاتھ میں اُٹھا چکا تھا اور اپنی طرف آتے لڑکے کی طرف گیند اچھال دی۔اچانک گیند پھینکتے ہوئے اس کی نگاہ کچھ دور ساکن کھڑی جوی پر پڑی جو اسے یوں ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی۔اس کے یوں دیکھنے پر جوی نے فوراً سٹپٹا کر نگاہوں کا زاویہ بدلہ۔

Kitab Nagri Special

"آپی میں یہاں ہوں ادھر دیکھو۔۔۔۔" چیختی سی آواز عقب سے ابھری

جووت نے شائد اسے کھڑا دیکھ لیا تھا اور اب وہ خود اس کے پاس آ گیا تھا۔ وہ دفعتاً مڑی جووت پسینے میں شرابور اس کے پیچھے کھڑا تھا۔ وہ لڑکا اب یک ٹک ان کی طرف دیکھ رہا تھا جوی کا دل بلاوجہ اس کے یوں دیکھنے پر ہولے سے لرزا حالانکہ یہ کوئی ایسی اچھنبے کی بات تو نا تھی جس طرح کچھ دیر پہلے وہ اسے تاک رہی تھی وہ بھی اُسے ویسی ہی سرسری نگاہوں سے ہی دیکھ رہا تھا لیکن عجیب سا احساسِ شرمندگی تھا۔

وہ گڑبڑا کر جووت کے پاس ہوئی اور اس کا کان مروڑ ڈالا۔

" ہاں کتنی بار اماں نے تم کو سمجھایا ہے, سورج ڈوبنے سے پہلے گھر کو واپس آیا کر, اب چل جلدی سے گھر وہ غصے میں بیٹھی ہیں" سخت لہجے میں ڈپٹا۔

جووت کان مروڑنے کے سبب ایک آنکھ بند کیے تکلیف سے منہ کھول رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"بس کریں آپی آج میچ لمبا ہو گیا تھا تھوڑا سا" جووت نے بیچارگی سے کہا

جوی نے ایک جھٹکے سے جووت کا کان چھوڑا اور بنا اس لڑکے کی طرف دیکھے قدم تیزی سے آگے بڑھا دیے۔ سانس بلا وجہ پھول رہا تھا۔ جووت بھاگتے ہوئے اب اس کے ساتھ ہمقدم ہوا۔

بلڈنگ کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اس نے بارہا سر کو جھٹکا پر وہ لڑکا اور اس کی عجیب سی گہرائی لیے آنکھیں تو جیسے ذہن کے ساتھ چپک ہی گئی تھیں۔

"ایسا بھی کیا عجیب تھا اس لڑکے میں" جووت کا ہاتھ تھامے وہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اپنی ہی سوچوں میں گم تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جب جووت کی کراہ پر چونکی۔ اپنی سوچوں میں گم وہ کب اس کے ہاتھ پر گرفت بہت بڑھا چکی تھی خبر ہی نا ہوئی ۔

Kitab Nagri Special

"آپی۔۔ہاتھ کیوں اتنی زور سے دبا رہی ہو؟؟۔۔۔اماں کی مار سے پہلے ہی ظلم ڈھا رہی ہو مجھ پر" جووت نے تکلیف سے کراہتے ہوئے التجا کی, جوی نے ناک پھلا کر آنکھیں چندھی کیئے گھور کر اُس کی طرف دیکھا۔

" باتیں تو بہت بنانی آگئی ہیں تمہیں, آج تمہاری درگت سے میں نہیں بچانے والی تمہیں, دیکھنا کیسے اماں تمھاری چمڑی اُدھیڑتی ہیں, آسان ہے کیا؟؟یوں تمہیں پکڑ پکڑ کر لانا باہر سے" وہ گردن گھما کر دانت پیستے ہوئے اسے جھاڑنے میں مصروف تھی۔

جووت منہ پھلا کر ساتھ چل رہا تھا۔چہرے پر پریشانی کے آثار تھے وہ صیح کہہ رہی تھی آج تو اماں سے اس کی اچھی درگت بننے والی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ لوگ اپنے فلیٹ کے پاس پہنچ چکے تھے اور جوی اسے اچھی خاصی سنا چکی تھی۔فلیٹ کا دروازہ ہمیشہ کی طرح آدھا کھلا تھا جو رات کو جان کے آنے کے بعد ہی بند ہوتا تھا۔

جوی پھولی سانس کو بحال کرتی فلیٹ کے کھلے دروازے سے اندر داخل ہوئی تو جووت بھی اس کے پیچھے سر جھکائے اندر داخل ہوا۔اندر داخل ہوتے ہی چھوٹے سے لاؤنج میں سے دو کمروں کے دروازے کُھلتے تھے۔اور

Kitab Nagri Special

ایک طرف چھوٹا سا ڈربہ نما باورچی خانہ تھا اور دوسری طرف غسل خانہ۔دونوں کمروں کے وسط میں بالکنی میں کھلتا دروازہ تھا۔

لاؤنج میں ایک طرف ایک لکڑی کا پلنگ رکھا ہوا تھا اور پاس پڑی میز پر کتابوں اور ان گنت چیزوں کا ڈھیر تھا۔ زنگ آلودہ پرانا سا فریج باورچی خانے کے بلکل باہر پڑا تھا اور ایک طرف برتنوں کی ٹوٹی سی الماری جس میں برتنوں کے بجائے پرانے اخبار اور جوی کے بہت سے رسالہ جات پڑے تھے۔ایک طرف پلنگ سے تھوڑا سا آگے پلاسٹک کے باریک پائپ سے تیارہ کردہ رنگ برنگی چٹائی بچھی تھی۔جہاں دس سالہ میری بیٹھی کچھ لکھنے میں مصروف تھے اس کے آگے اس کی کتابیں بکھری ہوئی تھیں۔

ایک طرف چھوٹے سے لکڑی کے میز پر ٹی وی رکھا ہوا تھا جس پر اینٹ رکھی ہوئی تھی۔ٹی وی انتہائی مرمری حالت میں تھا کہ اس پر اینٹ رکھتے تھے تو سکرین جھولنا بند کر دیتی تھی۔میلی کچیلی دو کرسیاں ایک ساتھ جوڑ کر ٹی وی کے بلکل سامنے دیوار کے ساتھ لگائی گئی تھیں۔ان میں سے ہی ایک کرسی پر مریم بیٹھی غصے سے جووت کو گھور رہی تھی۔

"ادھر آ ذرا۔۔۔"مریم نے چیخ کر سر جھکائے جلدی سے کمرے میں جاتے جووت کو پکارا۔

Kitab Nagri Special

وہ زبان دانتوں میں دبائے نگاہیں جھکا کر مڑا۔ جوی نے اس کے اس انداز پر بمشکل اپنی ہنسی دبائی۔ وہ تین بیٹیوں کے بعد ایک ہی بیٹا تھا اور مریم اس کے معاملے میں بہت حساس تھی۔

باورچی خانے سے کھٹ پٹ کی آوازیں آ رہی تھیں شائد سنا نارات کے کھانے کی تیاری میں جت چکی تھی۔ جان کے آنے سے پہلے رات کا کھانا بن جاتا تھا۔ اچانک میدان والے لڑکے کا خیال پھر سے ذہن میں آتے ہی جوی جلدی سے باورچی خانے کی طرف بڑھی جبکہ جووت کی مریم کے ہاتھوں کلاس شروع ہو چکی تھی۔

☆☆☆☆☆

چولہے کے نیچے آگ پوری آنچ لیے جل رہی تھی اور اوپر رکھی دیگچی میں مسور کی دال اب پھٹکڑیوں صورت ابل کر دیگچی کے کناروں تک رہی تھی۔ دوسرے چولہے پر فرائی پین میں گھی کے اندر پیاز جل کر سرخ ہو رہے تھا۔

یہ چھوٹا سا ڈربہ نما باورچی خانہ تھا جہاں دو دیواروں میں گھما کر پتھر لگی شیلف بنی تھی اور شیلف کے نیچے لکڑی کے ٹوٹے پھوٹے دروازوں والے کیبن بنے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

سنانا دیگچی کے بلکل سامنے کھڑی اس میں چمچ ہلا رہی تھی اور وہ شیلف سے کمر ٹکائے اس کے بلکل سامنے کھڑی تھی۔

" صیح کہہ رہی ہوں میں۔۔۔۔وہی تھا اس دن بارش والا, بہت اداس دکھ رہا تھا بیچارا" وہ سرگوشی نما آواز میں سنانا کے کان میں پُھس پُھسا رہی تھی۔

سنانا نے ماتھے پر تیوری ڈالی مگر کوئی جواب نا دیا گھی میں جلتے پیاز والا فرائی پین اٹھایا اور دیگچی میں الٹ دیا ایک دم سے گھی اور دال کے ملاپ کی تیز آواز کا بے ہنگم شور چھوٹے سے باورچی خانے کے باہر تک ابھرا۔

"کہیں کوئی نئے تو نہیں آئے بلڈنگ میں ہمارے؟"جوی نے بھنویں اُٹھائے تشویش ظاہر کی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سنانا دیگچی میں چمچ چلانے میں مگن تھی۔اور وہ آنکھوں کو سکوڑے پُر سوچ نگاہیں سامنے برتنوں کے ریک پر جمائی ہوئی تھیں۔پلاسٹک کے گدلے سے ریک میں دھلی چند پلیٹیں اور شیشے کے گلاس بڑے سلیقے سے رکھے ہوئے تھے۔

Kitab Nagri Special

"یا پھر انو کا دوست ہو گا اس کو ہی ملنے کو آتا ہو گا ہماری بلڈنگ میں, تمھارا کیا خیال ہے؟" جوی نے اپنا اگلا اندازہ بتایا اور پرجوش انداز میں سنانا کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا

"کیا ہے کچھ تو بولو نہ, میں کب سے تمہیں کچھ بتا رہی ہوں اور ایک تم ہو بس چپ سے سنے جا رہی ہو" جوی نے اس کی مسلسل خاموشی پر جُھنجلا کر استفسار کیا۔

سنانا نے گہری سانس باہر انڈیلی چولہے کے نیچے جلتی آنچ کو کم کیا اور اس کی طرف رُخ کیا جو پیشانی پر بل ڈالے اسے گھور رہی تھی۔

"میں تو یہ سوچ رہی ہوں تب سے کہ اس دن مجھے محترمہ نے کہا کہ ہم کیوں کر رہے ہیں اس لڑکے پر اتنی انوسٹی گیشن اور آج خود جب سے باہر سے آئی ہو, بس اسی لڑکے کا بارے میں بتائے جا رہی ہو, خیر تو ہے؟؟" سنانا نے کمر کے گرد باندھا دوپٹہ کھولتے ہوئے بھنویں اچکا کر تجسس سے پوچھا۔

Kitab Nagri Special

جوی نے بھنویں اکٹھی کیے اس کی سوچ کی نفی کی جبکہ وہ شیلف پر کچھ دور رکھے رینک میں لگی پلیٹ کو اٹھائے دیگچی کی طرف مڑی

"ہاں۔۔۔۔ تو سہی کہہ رہی ہے ایسا بھی کیا۔۔۔۔ میں کیوں ذہن پر سوار کر رہی ہوں اس کو" جوی نے اس کی بات پر غور کرتے ہوئے سر کو جھٹکا۔

سنانا نے لب بھینچے دیگچی کا ڈھکن اٹھایا اور بھاپ اڑاتی دیگچی میں چمچ ڈالا۔ جوی نے نچلے لب کو دانت میں دبائے ایک دفعہ پھر سے پر سوچ انداز میں اس کی طرف دیکھا۔

"سنانا۔ا۔ا۔۔۔ کیا ہے کہ میں یہ سوچ رہی تھی وہ کریسچن نہیں ہو سکتا!!!!! مسلمان لگتا ہے" جوی کی سوئی ابھی بھی وہیں پر اٹکی تھی۔

سنانا نے بے توجہی سے چمچ میں سالن بھر کر پیلٹ میں انڈیلا اور اس کی طرف رُخ موڑا۔

Kitab Nagri Special

"جوی وہ جو بھی ہو ہمیں کیا لینا دینا اس سے چھوڑو اس کو کھو جنا، ذرا یہ چھک کر بتاؤ بھلا صیح بنی ہے کیا دال؟ اماں سے کلاس نا ہو جائے کہیں" سنانا نے پلیٹ اس کے آگے کرتے ہوئے کہا

سنانا صیح کہہ رہی تھی وہ کیوں بلاوجہ ایک انجان لڑکے کی شخصیت میں اتنا الجھ رہی تھی سر جھٹک کر پلیٹ پر نظریں جمائیں۔اور پلیٹ سنانا کے ہاتھ سے تھام لی۔

☆☆☆☆☆

درانگ ولاس میں شام اپنی تمام طرر نگیناں لیے اتری تھی۔ سرخ، نارنجی اور پیلی روشنیوں میں نہایا سورج سمندر میں ڈوبتا ہوا دل آویز منظر پیش کر رہا تھا۔لان میں مدھم سی چلتی ہوا تیرا کی کے تالاب میں موجود نیلے پانی میں ارتعاش پیدا کرتے ہوئے لہریں بنا رہی تھی۔

تالاب سے چند قدم کے فاصلے پر لگے صوفوں پر سفید رنگ کی پوشش پر ہلکے گلابی پھول سبز قالین صورت بچھی گھاس والے لان کے حسن میں مزید اضافہ کر رہے تھے۔

Kitab Nagri Special

اور انہی صوفوں میں سے ایک صوفے پر دران پورے وقار کے ساتھ صوفے کے ہتھے پر بازو ٹکائے , سفید آدھی آستین کی ٹی شرٹ کے نیچے سیاہ ڈھیلا ساٹرائیوزر زیب تن کیے سامنے بیٹھے ہاروی پر نگاہیں جمائے ہوئے تھا۔

ایک طرف رکھے صوفے پر انل لیپ ٹاپ گود میں لیے بیٹھا کچھ ٹائپ کرنے میں مصروف تھا اور اسی کے مخالف سمت ہاروی ٹانگ پر ٹانگ رکھے براجمان تھا۔ انل سے بہت دیر بحث کے بعد جب اس نے ایڈوانس واپس دے کر فلم سے دستبردار ہونے کا کہا تو ہاروی کو مجبوراً دِرانگ ولاس آنا پڑا۔ درانگ کا اس کی فلم سے ایک دفعہ کا انکار مطلب ہمیشہ کا انکار تھا جو اسی کے لیے نقصان کا باعث بھی ہو سکتا تھا وہ ہالی وڈ کے پہلے پانچ اُبھرتے ستاروں میں سے ایک تھا جنہوں نے پوری ہالی وڈ میں ہلچل مچا رکھی تھی۔

"تمھارے ساتھ یہ میری پہلی فلم ہے دُرانگ, اس لیے مجھے اندازہ نہیں تھا تم ایسے سین بلکل نہیں کرتے۔" ہاروی نے مسکراتے ہوئے جھوٹ بولا۔

"مسٹر سٹائن۔۔۔۔ ویسے تو میرے بہت سے قصے انڈسٹری میں بہت مشہور ہیں۔۔۔۔ لیکن ان میں سے سٹفین کی فلم کا قصہ آپ نے نہیں سن رکھا یہ بات میرے ماننے میں نہیں آرہی ہے" بکھرے بالوں میں آہستگی سے ہاتھ پھیرتے ہوئے وثوق سے کہا۔

Kitab Nagri Special

ہاروی نے ایک آبرو اچکایا، انداز چوری پکڑے جانے والا تھا۔ دران صحیح کہہ رہا تھا اس کا سٹفین کی فلم والا قصہ بہت مشہور ہوا تھا۔ وہ فلم کی کو سٹار کے ساتھ بوسہ زنی کا منظر تھا جس پر دران بیچ میں ہی فلم چھوڑ رہا تھا کیونکہ سٹفین نے منظر میں اس کی عدم دلچسپی محسوس کرتے ہوئے دران سے جھگڑا کر لیا تھا۔

"بلکہ مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ آپ نے سٹفین سے شرط لگا رکھی تھی کہ دران گ میری فلم میں ایسا سین ضرور کرے گا" خفیف سا قہقہ لگایا

کندھے دھیرے سے ہلنے لگے تھے آنکھیں چمک رہی تھیں جن میں بلا کی ذہانت جھلک رہی تھی۔ ایک لمحے کو ہاروی سٹپٹا گیا وہ کیسے سب جانتا تھا۔ وہ اب سر کو جھکا کر بمشکل اپنی بے ساختہ امڈ آنے والی ہنسی کو زیر لب مسکراہٹ میں تبدیل کر رہا تھا۔ ہاروی نے لب بھینچے انل کی طرف دیکھا۔ وہ خود لیپ ٹاپ سے توجہ ہٹائے اب سامنے دیکھ رہا تھا۔

"جو سکرپٹ تم نے مجھے پڑھنے کے لیے بھیجا تھا۔ اس میں میرا اور کارلہ کا کوئی ایسا برہنہ رومانوی منظر نہیں تھا" دران نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں پھنسائے دوٹوک انداز میں کہا

Kitab Nagri Special

ہاروی نے ایک دم سے پہلو بدلہ, انل نے کن اکھیوں سے باری باری دونوں کی طرف دیکھا اور نگاہیں پھر سے لیپ ٹاپ پر جما دیں۔

"نہیں۔۔۔یہ تو فلم ڈرائیکٹر نے بعد میں ایڈیشن کروایا ہے, تھوڑا ایسا مسالہ ایڈ ہونا چاہیے فلم میں آجکل اس کی ڈیمانڈ ہے" ہاروی نے اپنا موقف پیش کیا اور تائید کے لیے پاس بیٹھے انل کی طرف دیکھا۔

انل نے جوابی کوئی اشارہ نہیں دیا, دیتا بھی کیوں یہ سارے حربے وہ دران کو قائل کرنے کے لیے آزما کرناکام ہو چکا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھے ڈیمانڈ نہیں دیکھنی معیار دیکھنا ہے" دران نے ایک آبرو چڑھائے روکھے سے لہجے میں جواب دیا

"ویسے میں نے تو انل کو ایک اور آفر بھی دی ہے صبح شائد اس نے ذکر کیا ہو" ہاروی نے کن اکھیوں سے انل کی طرف سوالیہ نگاہ ڈالی۔

Kitab Nagri Special

انل نے آنکھیں نکالتے ہوئے سر کو نفی میں جنبش دی۔وہ انل سے ان مناظر کی خاطر پیسے بڑھانے کی پیش کش کر چکا تھا لیکن انل یوسف جانتا تھا دران پھر بھی نہیں مانے گا اس لیے اس نے ہاروی کو اسی وقت دوٹوک لہجے میں منع کرتے ہوئے کہہ دیا تھا کہ درانگ پیسوں میں نہیں بکتا وہ صرف اپنے فن کے پیسے لیتا ہے اور اس کا فن اس کی جاندار اداکاری اور فائٹنگ اسٹنٹ تھے جو وہ خود فلماتا تھا۔

"درانگ پیسوں میں نہیں بکتا مسٹر سٹائن, صرف اپنے فن کا پیسہ وصول کرتا ہے" دران نے سگریٹ سلگائی

ہاروی نے چونک کر حیرت سے انل کی طرف دیکھا وہ تو سمجھا تھا شائد اس نے درانگ سے یہ بات نہیں کی ہو گی لیکن۔۔۔ مخصوص انداز میں لائٹر کو کھولتے اور بند کرتے ہوئے وہ گہری نگاہوں سے ہاروی کو دیکھ رہا تھا۔

"یہی کہا ہو گا انل نے آپ سے ؟؟" استہزائیہ مسکراہٹ کے ساتھ سوال پوچھا۔

Kitab Nagri Special

ہاروی نے گہری سانس لی اور پشت صوفے کے ساتھ ٹکا دی۔ وہ اس کی سمجھ سے باہر تھا آج ماننا پڑے گا لوگ اس کو صیح بد دماغ کہتے ہیں۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔ مان لی تمھاری بات ان میں سے کوئی سین ایڈ نہیں ہو گا, اب کل صبح کی فلائیٹ ہے تم اور کارلہ ایک ہی فلائیٹ میں ہو گے" ہاروی نے کندھے اچکائے اور ہتھیار ڈال دیے۔

دران نے سگریٹ والے ہاتھ سے دائیں آبرؤ کو انگوٹھے سے سہلایا اور پھر لب بھینچے اثبات میں سر ہلا دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جیسے ہی اُس کی آنکھوں پر سے کسی نے کھینچ کر سیاہ پٹی ہٹائی تیز روشنی کے سبب اس نے جلدی سے آنکھیں میچ لیں۔

Kitab Nagri Special

پھر آہستگی سے پلکوں کو لرزاتے ہوئے آنکھوں کو کھولا، یہ ایک چھوٹا سا آفس نما کمرہ تھا جو بے انتہا بدبودار تھا۔ اس کے سامنے تین نفوس کھڑے تھے۔ لی تاؤ اس کا دوست وانگ اور تیسرا کوئی اور شخص تھا۔

وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے سارا منظر دیکھ رہی تھی۔ لی تاؤ اس سے باتیں کر رہا تھا اور بار بار تیسرے شخص کو شیون کے نام سے پکار رہا تھا۔

وہ اس وقت ہلکے گلابی رنگ کی بنا آستین والی ٹی شرٹ اور تنگ جینز میں ملبوس تھی جو صبح زبردستی لی تاؤ نے اسے پہننے کے لیے کہا تھا۔ اس کے باقی سب کپڑے وہ اٹیچی سمیت اٹھا کر پھینک چکا تھا۔

اس کے چہرے پر گردن پر انگنت نیل کے نشان جو پچھلے چار دن کی کہانی چیخ چیخ کر سنا رہے تھے۔ وہ اپنی آبرو بچانے کے لیے جی جان لگائے ہوئے تھی۔

اچانک لی تاؤ آگے بڑھا اور بازو سے کھینچ کر اسے شیون کے سامنے کیا۔ ٹی شرٹ اور جینز میں ملبوس بھی وہ خود کو برہنہ ہی محسوس کر رہی تھی۔ کیونکہ سامنے کھڑے شیون کی نگاہیں اس کے چہرے سے زیادہ اس کے جسم کے آر پار ہوتی محسوس ہو رہی تھیں۔

ٹی شرٹ گہرے گلے والی تھی جسے اب وہ سمٹ کر دونوں ہاتھوں سے اوپر کر رہی تھی۔لی تاؤ آج اسے پانچ گھنٹے کے طویل مسافت کے بعد شہر میں لے آیا تھا۔

اس عمارت میں داخل ہوتے ہی بیرونی گیٹ پر اس کی آنکھوں پر سیاہ پٹی باندھ دی گئی تھی جو اب اس آفس نما کمرے میں آکر کھولی گئی تھی۔

شیون اب لبوں پر خباثت سے انگلی پھیرتے ہوئے اس کے ارد گرد گھوم کر اسے جانچ رہا تھا اس کی نگاہوں میں موجود حیوانیت اس کو اندر سے لرزا رہی تھی۔

اچانک شیون نے اس کے بار بار گلے کے درست کرتے ہاتھوں کو پکڑ کر پاس پڑی ٹیپ کے ساتھ پیچھے کے رُخ کمر پر باندھ دیے۔وہ اس عمل پر لڑکھڑا گئی۔شیون اب پھر اس کو بغور دیکھ رہا تھا پھر رکا اور لی تاؤ کی طرف حیرت سے دیکھا۔

Kitab Nagri Special

"تمہیں یہ اُس کام کے لیے بیکار کیوں لگتی ہے اچھی خاصی تو ہے" حیرت اور خباثت سے بھنویں اچکائے سوال کیا۔

لی تاؤ نے ایک حقیر نگاہ اس پر ڈالی جو پھٹی پھٹی آنکھوں سے کان کھڑے کیے ان کی باتوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی پر وہ اتنی تیزی سے چینی زبان بول رہے تھے کہ اس کے پلے کچھ نہیں پڑ رہا تھا۔

فقط ایک خوف تھا جو ریڑھ کی ہڈی میں اوپر سے نیچے گردش کر رہا تھا۔

"تمہیں اس میں کیا خاص نظر آیا، تم بس اسے اعضا پیوندکاری والے ڈیپارٹمنٹ میں ڈالو اور مجھے میرا معاوضہ دو" لی تاؤ نے بھرپور بیزاریت ظاہر کی

وہ اس کے بار بار بھاگنے اور جسم فروشی پر آمادہ نا ہونے سے تنگ آ چکا تھا اور اب اسے صرف پیسوں سے غرض تھی۔

Kitab Nagri Special

شیون اب اس کی شرٹ کو انگلی میں گھماتے ہوئے اسے قریب کر رہا تھا اور شیون کی اس حرکت پر وہ پھنسے ہوئے پنچھی کی طرح پھڑ پھڑانے لگی۔

لی تاؤ نے ایک جھٹکے سے شیون کو کندھے سے پکڑ کر پیچھے کیا

"اے۔ے۔ے۔۔۔ایسے نہیں اگر اس کے لیے چاہیے پہلے پیسے دو مجھے, میرا مال ہے "لی تاؤ نے تن کر کہا

وہ خباثت سے بلند و بانگ قہقہ لگاتا ہوا پیچھے ہوا چند قدم آگے بڑھا اور دروازہ کھول کر باہر اشارہ کیا اگلے ہی لمحے ایک اور پھٹکار زدہ چہرے والا نفس آفس میں داخل ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پیسے دو ان کو, فارغ کرو اور مارک کو بھیجو میرے پاس "شیون نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چابی کمرے میں آنے والے نفس کی طرف پھینکتے ہوئے حکم صادر کیا

Kitab Nagri Special

چابی تھامنے کے بعد اس آدمی نے آنکھ سے ہی لی تاؤ اور وانگ کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا لی تاؤ بنا اس کی طرف ایک بھی نگاہ ڈالے باہر جا چکا تھا۔

اب کمرے میں شیون پوری طرح ایکسرے مشین بنا اسے جانچ رہا تھا۔

"پلیز۔۔۔مجھے جانے دو۔۔۔مجھے پاکستان جانا ہے اپنے گھر" اچانک وہ بھاگتی ہوئی شیون کے پیروں میں گھٹنوں کے بل بیٹھ گئ۔

جتنی ٹوٹی پھوٹی چینی زبان اسے آتی تھی وہ ساری آزما رہی تھی۔ لیکن شیون تو وقت کا فرعون بنا قہقے لگا رہا تھا یوں جیسے وہ اس کے گڑگڑانے اور رونے سے لطف اندوز ہو رہا ہو۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسی لمحے دروازہ کھول کر ایک بڑے ڈیل ڈول کا آدمی داخل ہوا وہ کوئی سیاہ فام تھا اور اب تک کے تمام نفوس میں ہیبت ناک تھا۔

Kitab Nagri Special

"وہ جو پر سوں پچاس لڑکیاں الگ کی تھیں۔ان میں ڈال دے اس کو" شیون نے بے رحمی سے اپنے پیروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سامنے کھڑے سیاہ فارم کو حکم صادر کیا

حکم ملتے ہی سیاہ فام آگے بڑھا اور جھک کر اسے بالوں سے دبوچا,اس کی گرفت اتنی سخت تھی کہ اوپر کو کھنچتے بالوں کے ساتھ آنکھیں بھی اوپر کو چڑھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔

تکلیف سے متواتر چیخیں مارتی ہوئی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔اس شخص نے پہلے اس کی آنکھوں کے گرد سیاہ پٹی باندھی اور پھر ایک جھٹکے میں اسے اپنے کندھے پر ڈالا ٹانگوں پر اس کی گرفت اتنی سخت تھی کہ وہ ہل بھی نہیں سکتی تھی ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آنکھوں پر سیاہ پٹی بندھے ہونے کی وجہ سے کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔بس وہ چلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا پھر سیڑھیاں اترتا ہوا۔اور پھر ایک جگہ وہ رک گیا۔

ہر گزرتا لمحہ اس کی زندگی کو اندھیروں میں دھکیل رہا تھا۔سب کچھ ایک بھیانک خواب جیسا تھا۔

☆☆☆☆☆

Kitab Nagri Special

سیاہ فراری نرم روی سے چار کول میں لپٹی شفاف سڑک پر چل رہی تھی۔ گاڑی کی پچھلی نشست پر بیٹھا انل اپنے ساتھ بیٹھے دران کو کافی دیر سے جانچ رہا تھا۔

وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ وہ لوگ رات کو آٹھ بجے شوٹنگ سے پہلے معمول کی شاپنگ کے لیے گھر سے نکلے تھے۔ کل صبح چائنہ کے لیے فلائٹ تھی اس لیے ضروری ساز و سامان آج ہی خریدنا تھا۔

دُران متحوش سی کیفیت میں غیر مرئی نقطے پر نگاہیں مرکوز کیے ہوئے تھا ویسے تو اُسے طویل وقت تک خاموش رہنے کی عادت تھی لیکن انل سے کبھی کبھار اس کی یہ عادت برداشت سے باہر ہو جاتی تھی اور اب بھی دران کو دیکھ کر اس کا کچھ ایسا ہی حال تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا ہوا۔۔۔ پریشان کیوں لگ رہے ہو؟" پوری طرح اس کی طرف رخ موڑے سوال کیا۔

دران نے چہرہ موڑا اور گہری نگاہوں سے انل کی طرف دیکھا بھنویں ہنوز کسی گہری سوچ کے باعث پیشانی پر اکھٹی ہو کر افقی شکن بنائے ہوئے تھیں۔

Kitab Nagri Special

"تمہیں ہاروی عجیب نہیں لگتا؟" انل کی بات کا جواب دینے کے بجائے اس سے سوال پوچھ لیا

یہ اس کی عادت تھی سوال پر جواب کے بجائے سوال کرنا اور دوسرے انسان کو خود سے جواب تلاش کرنے پر مجبور کرنا۔

لیکن اس وقت کیا گیا سوال عجیب تھا کہ اس کو ہاروی کیوں عجیب لگا حالانکہ آج تک سب کو وہ ہی عجیب لگتا تھا۔

"مطلب۔۔۔؟" انل نے کندھے اچکائے

"مطلب مجھے کچھ عجیب لگتا ہے" پر تجسس لہجہ

انل نے ناسمجھی نگاہوں میں سموئے دیکھا, سیم گاڑی کو سرخ بتی جلنے کے باعث سگنل پر روک چکا تھا۔

Kitab Nagri Special

"ہاروی کے پاس کتنی سپر ہٹ فلیمیں ہیں؟" پھر سے اسی انداز میں حیران بیٹھے انل سے سوال کیا

انل نے بھنویں اٹھائیں اور لبوں کو گولائی رخ گھماتے ہوئے چند سکینڈ سوچا پھر ناکام ہو کر اس کی طرف دیکھا اب وہ ہاروی کی سپر ہٹ فلموں کی گنتی تو ہر گز نہیں جانتا تھا۔

"سب سپر ہٹ ہیں اور یہ والی بھی سپر ہٹ ہی جائے گی کیوں ایسا کیوں پوچھ رہے ہو" متوازن لہجے میں جواب دے کر تشویش ظاہر کی

"لیکن میرے حساب سے پھر بھی کچھ گڑ بڑ ہے اس کے پاس اتنی دولت کی ریل پیل صرف چند سپر ہٹ فلمیں دے کر وہ کیسے بہت ساری پروڈکشنز کمپنی کو پیچھے چھوڑے ہوئے ہے یہ" دران نے ٹھوڑی سہلائی اور آنکھوں کو سکوڑا۔

انل نے گہری سانس لی اچھا تو وہ تب سے ان سوچوں میں مگن تھا۔ سگنل کھل چکا تھا گاڑی پھر سے چلنے لگی تھی۔

Kitab Nagri Special

"دران ن۔ن۔ن۔ تم ہمیشہ سے آگے کی سوچ کیوں رکھتے ہو؟ میری تو سمجھ سے یہ بات بالاتر ہے, اس کی دولت سے ہمیں کیا لینا دینا؟ "انل نے اس کی بات پر حیرت ظاہر کی

"ہوں۔ں۔ں۔۔۔ سہی چلو تم کہتے ہو تو چھوڑ دیا" زبردستی کی مسکراہٹ کے ساتھ لبوں کو پھیلایا۔

ایسی مسکراہٹ جو مسکراہٹ خود بخود چہرے پر آتی ہے وہ تو شائد کبھی اس کے چہرے پر آئی نہیں تھی۔ لیکن اس دنیا میں مسکراہٹ نامی چیز اکثر جگہوں پر استعمال کرنی پڑتی ہے اس لیے اس نے ایک جھوٹی مسکراہٹ لبوں پر سجانا سیکھ لیا تھا جسے بوقت ضرورت وہ استعمال کرتا تھا۔

اس مسکراہٹ کا ساتھ اس کی آنکھیں کبھی نہیں دیتی تھیں۔ موبائل کی بجتی رنگ ٹون پر انل نے چونک کر ہاتھ میں پکڑے موبائل کی طرف دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"رینا کال کر رہی ہے بار بار تم چینجنگ روم میں تھے تب بھی آئی تھی کال "

انل نے موبائل پر ہی نگاہیں جھکائے ساتھ بیٹھے دران کو بتایا

Kitab Nagri Special

"تم بار بار کاٹتے رہو" سپاٹ لہجے میں ترکی باترکی جواب دیا۔

"اٹس ناٹ فئیر درانگ۔گ۔گ۔گ۔۔۔۔شی لوز (loves) یو "

انل نے مصنوعی آنکھیں نکالیں۔

رینا بریولی ہلز میں میں ایک مشہور دولت مند بزنس مین کی بیٹی تھی اور درانگ پر بری طرح فدا تھی کوئی بھی شو بز تقریب ہو یا کچھ بھی وہ ہر جگہ موجود رہتی تھی اس کے اثر ورسوخ اتنے تھے کہ وہ دران کے پیشہ ور فون نمبر تک رسائی پا چکی تھی اور اب آئے دن کالز کرتی رہتی تھی۔

"اگر اس طرح کے لو (love) کا خیال رکھنے بیٹھ گیا، تو بس پھر گیا میں" متوازن لہجے میں جواب دیا اور اچک کر سیدھا ہوا۔

Kitab Nagri Special

نگاہیں سڑک کی دائیں طرف موجود مونگلیا بیکری پر جم گئی تھیں۔ یہ بیورلی ہلز کی مشہور بیکری تھی جو اپنے ٹیسٹ کی وجہ سے مشہور تھی۔

" بیکری کے پاس روکو" دران نے لبوں پر انگلیاں رکھتے ہوئے ڈرائیور کو حکم صادر کیا

ڈرائیور حکم سے پہلے ہی گاڑی کو ایک طرف لگا رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا اس سڑک سے دران کبھی رُکے بنا نہیں گزرتا تھا۔

بیکری کی شیشے کی بنی سامنے کی دیوار کے پار اندر کا منظر صاف نظر آ رہا تھا اور آج بھی وہ سفید بیکری کیپ سر پر ٹکائے، سفید نیپکن باندھے کاؤنٹر کے پیچھے کھڑی دلکشی سے مسکرا رہی تھی۔ کاؤنٹر کے سامنے کھڑا خریدار اس سے محو گفتگو تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آج پھر۔۔۔اف۔ف۔ف۔۔۔ دران پلیز۔۔۔۔ رات کو فلائیٹ ہے ہماری اور بہت سی تیاری باقی ہے آج نہیں۔۔۔"انل نے جھنجلا کر ہاتھ ہوا میں اٹھائے اس سے ایک قسم کی التجا کی تھی لہجہ نہایت بیزاریت لیے ہوا تھا۔

Kitab Nagri Special

دران اس کی بات ان سنی کرتا سگریٹ سلگا چکا تھا۔ گاڑی کا شیشہ آہستگی سے نیچے جارہا تھا اور دران کی نگاہیں بیکری کے شیشے کے پار اس لڑکی پر جم گئی تھیں۔

انل نے اپنے ہوا میں اٹھے ہاتھ بے بسی سے نیچے گود میں رکھے

"تمہیں بات کرنی چاہیے اس سے" دران کے قریب ہو کر سرگوشی نما مشورہ دیا۔

"کیا بات کروں؟" لبوں میں سگریٹ دبائے کہا اور لائٹر کو جلا کر سگریٹ کے پاس کیا جبکہ آنکھیں وہیں ٹکیں تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم جانتے ہو کیا بات۔۔۔؟" انل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

Kitab Nagri Special

"ابھی وقت نہیں" وہ گاڑی کی پشت سے سر ٹکائے پر سکون لہجے میں کہہ رہا تھا آنکھوں کی پتلیوں میں اب لڑکی کا عکس بن رہا تھا جس میں وہ ہنس رہی تھی۔

انل نے گہری سانس باہر انڈیلی۔چند سکینڈ یونہی خاموشی نگل گئی۔

انل آگے ہوا کلائی پر بندھی گھڑی پر نگاہ ڈالی اور پھر دران کی طرف دیکھا جو گاڑی کی کھلی کھڑکی پر بازو ٹکائے سگریٹ کے کش لگا رہا تھا۔

"مسٹر ملک اب چلیں آج اتنا بہت ہے اس کو دیکھنا" انل نے سیٹ کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں موندے سوال کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دوسری طرف سے کوئی جواب نہیں آیا، وہ ویسے ہی سگریٹ کے کش لگاتا ہوا شیشے کے پار اس لڑکی پر نگاہیں جمائے ہوئے تھا۔

Kitab Nagri Special

انل نے ضبط سے لب بھنیچے آنکھیں کھولیں اور پوری طرح اس کی طرف گھوم گیا۔

" دران۔ن۔ن۔ن۔۔۔۔۔ میری جگہ تمہارا پی اے کوئی اور ہوتا تو یقین کرو تمہیں چھوڑ چکا ہوتا میرے بھائی۔ی۔ی۔"انل نے سر کو دائیں بائیں گھماتے ہوئے تھکے لہجے میں طنز کے تیر چلائے

"کیوں؟؟"معصومیت سے بنا اس کی طرف دیکھے سوال کیا

"واہ۔۔۔۔ یہ معصومیت۔۔۔۔ میں پی اے ہوں لیکن کچھ بھی تمہیں وقت پر نہیں کروا پاتا"انل نے دانت پیستے ہوئے اپنی بے بسی کی حد بتائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سیم ڈرائیو پلیز۔۔۔۔ اور اس راستے سے آنے سے گریز کیا کر بھئی"انل نے آگے ہوتے ہوئے ڈرائیور کو مفید مشورہ دیا

"سیم ویٹ۔۔۔"دران نے رعب سے حکم دیا

Kitab Nagri Special

انل نے گھور کر دیکھا اب دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں ضد سے دیکھ رہے تھے۔

"سیم نو۔۔۔پلیز جلدی چلو" انل نے دانت پیستے ہوئے سیم کو پھر سے مخالف حکم دیا

دونوں کے درمیان دوستانہ نوک جھونک اکثر ہوتی تھی اور سیم دونوں میں پس جاتا تھا۔اور اب بھی وہ دونوں کی کشمکش میں بیٹھا تھا کہ کس کہ بات مانے انل کی یا دران کی۔

"اس وقت بہت تیاری پڑی ہے اور وہ سب اس سے زیادہ اہم ہے چلو سیم تم فوراً درانگ چلو" انل اب سخت پیشہ ورانہ لہجہ اپنائے ہوئے تھا۔

"دیکھ لوں گا تمہیں بھی سیم چلو" دران نے مصنوعی غصے میں کہا

"ہاں دیکھتے رہنا ساتھ ہوں تمہارے ہمیشہ۔۔۔" انل نے آنکھ کو دبائے شرارت سے جواب دیا۔

گاڑی پھر سے سڑک پر اسی رفتار سے دوڑنے لگی تھی۔ اور انل اب سر کو تاسف سے ہلاتے ہوئے ہنس رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جوی آہستگی سے فلیٹ کا دروازہ لگا کر پلٹی اور فلور کے زینے پھلانگتی ہوئی نیچے اتری۔ سیاہ جوڑے میں ملبوس وہ سرخ دوپٹے کو کندھوں پر ٹکاتے عجلت میں زینے اتر رہی تھی۔

اماں سو رہی تھیں اور ابا کے آنے میں ابھی وقت تھا۔ اسی بات سے فائدہ اٹھاتی وہ اسی عمارت کے دوسرے فلور پر موجود اپنی دوست حنا کے گھر جا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ سنانا کو حنا کے گھر جانے کا بتا کر باہر نکل آئی تھی۔ حنا بھی مذہبی اعتبار سے عیسائی تھی اور بچپن سے اس کی ہم جماعت تھی۔ ایک عمارت کی رہائیشی ہونے اور ایک ہی جماعت میں ہونے کے باعث دونوں میں گہری دوستی تھی۔

Kitab Nagri Special

اب وہ تیسرے فلور کے زینے اتر رہی تھی جب اچانک نگاہ سامنے پڑی اور نا چاہتے ہوئے بھی قدم تھم گئے۔ آنکھوں کا مزید حجم بڑھائے بغور سامنے دیکھا۔

سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہی دائیں طرف وہ انو کے فلیٹ کے آگے کھڑا تھا۔ سیاہ ٹی شرٹ نیلی پرانی جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے, مضطرب سی کیفیت میں بار بار جیب سے ہاتھ نکال کر فلیٹ کی گھنٹی بجا رہا تھا۔

وہ کیسے اسے بھول سکتی تھی۔ اس دن میدان والے واقع کے بعد آج اسے دو ہفتے بعد دیکھا تھا اور ایک سکینڈ کے بارہویں حصے میں اس کا ذہن اسکی شناخت کر چکا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ یونہی ساکن کھڑی اسے دیکھ رہی تھی جب اچانک ذہن میں خیال آیا انو کا چھوٹا بھائی جووت کا ہم جماعت تھا اور کل اُسی نے ذکر کیا تھا وہ لوگ کہیں گئے ہیں۔

Kitab Nagri Special

اسی خیال کے زیر اثر وہ بے ساختہ چند قدم آگے بڑھی اور اس کے برابر میں جا کر بولنے کے لیے لب کھولے۔ اسی لمحے لڑکے نے سراسیمگی سے رخ موڑا۔

"وہ۔۔۔وہ۔۔۔انو شائد یہاں نہیں ہیں کہیں گئے ہیں وہ لوگ۔۔۔" جوی نے ہچکچاتے ہوئے کہا

لڑکے کے دیکھنے کا انداز عجیب تھا وہ اپنا اعتماد کھو رہی تھی۔ لڑکا چند سکینڈ خاموش کھڑا اسے دیکھے گیا اور پھر یونہی سپاٹ چہرے کے ساتھ رُخ موڑے دروازے پر دستک دینے لگا۔

"ہیں اسے سنائی نہیں دیا کیا, میں نے بتایا تو ہے کہ وہ لوگ گھر نہیں ہیں" جوی کو حیرت کا شدید دھچکا لگا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"انو کے دوست ہیں نہ آپ ؟" اس کے کوئی جواب نا دینے اور بے نیازی برتنے پر جوی نے پھر سے سوال کیا۔

اب کی بار جوِاب دینا تو دور کی بات اس نے رخ موڑ کر دیکھنا بھی مناسب نہیں سمجھا۔ جوی کو اس کی یہ بے نیازی عجیب طرح کھلی۔

Kitab Nagri Special

"کیا اسے سنائی نہیں دیتا۔۔۔اوہ جیزز!" حیرت سے آنکھیں کھل گئیں۔

دماغ نے تو ایک سو اسی کی رفتار سے پھر کی گھما کر نتیجہ اخذ کر لیا تھا لیکن دل کو یقین نا آیا۔ وہ پھر سے اس سے مخاطب ہوئی

"دیکھیں وہ لوگ یہاں نہیں ہیں شائد ارجینٹ کہیں جانا پڑا ان کو "

پتا نہیں کیوں پر ہمدردی جاگ رہی تھی اس لیے وہ اسے پوری تفصیل دے رہی تھی۔ لیکن لڑکے نے اب کی بار بھی دیکھنا گوارا نہیں کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسے کے چہرے کے تاثرات اتنے سپاٹ تھے کہ وہ یہ سوچے بنا نہیں رہ سکی کہ اسے واقعی میں سنائی نہیں دے رہا ہے۔ لڑکا اب اس سے بے نیازی برتتا پھر سے فلیٹ کی گھنٹی بجا رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

وہ اتنی تذبذب کا شکار ہوئی کہ حنا کے گھر جانے کے بجائے پھر سے واپس اوپر چڑھنے لگی۔فلیٹ کا دروازہ بند کرتے ہی نگاہ سامنے سنانا پر پڑی جو لاؤنج میں بیٹھی خراب وخستہ ریڈیو کے انٹینا سے زور آزمائی میں مصروف تھی ۔اور انٹینا تھا کہ سیٹ ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔

وہ اب ریڈیو کے اوپر دھاڑ دھاڑ تھپڑ رسید کر رہی تھی اسی تشدد کے دوران اچانک سامنے نگاہ جوی پر پڑی تو حیرانگی سے بھنویں اچکائے سوال کیا۔

"کیا ہوا تم تو حنا کی طرف جانے کے لیے نکلی تھی۔۔کیا گئی نہیں؟ "

پر وہاں تو وہ ورطہ حیرت میں مبتلا آنکھیں بنا جھپکے کھڑی تھی۔

"سنانا وہ سن نہیں سکتا" متحیر سے لہجے میں کہتے ہوئے آگے بڑھی

"کون سن نہیں سکتا" سنانا کے انداز میں حیرت سے زیادہ تجسس کی جھلک تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہی انو کا دوست, بہرہ ہے بیچارا" چہرے پر انگنت پریشانی سجائی وضاحت دی

"تمہیں کیسے معلوم پڑا یہ سب؟"

سنانا نے ریڈیو ایک طرف رکھا اور مکمل طور پر اس کی طرف متوجہ ہوئی

"وہ۔۔۔میں ابھی حنا کے گھر جانے کے لیے نیچے اتری تو انو لوگوں کے فلیٹ کی بل بجا رہا تھا "

جوی نے الف سے یے تک ساری بابت سنانا کی گوش گزار کی اور بات سننے کے بعد اب اس کی آنکھوں میں بھی حیرانگی تھی۔

"افسوس ہوا بہت !!!!! بیچارا۔۔۔"سنانا نے گہری سانس خارج کیے تاسف بھرے لہجے میں افسوس کا اظہار کیا

"ہاں مجھے بھی" کھوئے سے لہجے میں تائید کی

سنانا اب پھر سے ریڈیو اُٹھا چکی تھی۔اس کے لیے یہ بات معمولی تھی شائد لیکن جوی کے لیے نہیں اس لڑکے سے ایک عجیب ہمدردی محسوس ہونے لگی تھی۔

حنا کے گھر جانے کا ارادہ مکمل طور پر ترک کرتے ہوئے وہ مریل قدم اٹھاتی بالکنی پر آ گئی ریلنگ پر کہنیاں ٹکائیں اور چہرے کو اداسی سے ہاتھوں پر ٹکا دیا۔

اس دن اس لڑکے کو دیکھ کر وہ اس کے مفلس ہونے پر اداس تھی اور آج اس کی قوت سماعت نا ہونے پر دل مزید اداسی سے بھر گیا۔

اچانک نگاہ پھر سے سامنے میدان میں اُسی بنچ پر پڑی وہ وہیں بیٹھا تھا۔کتنی ہی دیر وہ بے سبب اسے وہیں کھڑی تکتی رہی اور پھر شام کے گہرے سائے پھیلتے ہی قدم کمرے کی طرف بڑھا دیے۔

Kitab Nagri Special

☆☆☆☆☆☆

درانگ والاس کے دیوڑھی سے اندر لاؤنج کی راہداری میں داخل ہوتے ہی دران اور انل کے قدم ایک ساتھ تھمے۔ وہ رات کے دس بجے درانگ والاس پہنچے تھے اور ابھی اندر داخل ہی ہوئے تھے کہ راہداری میں اسفند ملک کی آواز کی بازگشت سنائی دی۔

" مسٹر البٹ درانگ ابھی گھر نہیں ہے کب آئے گا کچھ پتا نہیں, وہ میرا فون نہیں اٹھا رہا ہے, آپ پلیز ابھی چلے جائے یہاں سے, مجھے درانگ میں کوئی تماشہ نہیں چاہیے" اسفند ملک کرخت لہجے میں کسی پر بول رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

درانگ نے تیزی سے قدم آگے بڑھائے ساتھ ہی انل نے بھی تجسس میں قدم مزید تیز کئے۔ جیسے ہی راہداری سے آگے وہ دونوں ہال نما اس بڑے سے لاؤنج میں داخل ہوئے سامنے ہی ولیم البٹ اپنے پانچ چھ سکیورٹی گارڈز کے ساتھ غصے اور رعب میں بھرا کھڑا تھا۔ اس کے بلکل سامنے ملک اسفند اور روبی مضطرب کھڑے تھے۔

Kitab Nagri Special

"نہیں میں یہاں سے بات کیئے بنا نہیں جاؤں گا, بلاؤ اس کو" ولیم البٹ نے دوٹوک لہجے میں اونچی آواز میں اپنا فیصلہ سنایا

اسی دوران ہال میں موجود تمام نفوس کی نگاہ ایک ساتھ دران اور انل پر پڑی اسفند ملک تیزی سے دران کی طرف بڑھے۔

"شکر ہے۔۔۔دران۔۔۔ تم آگئے, دیکھو یہ کیا معاملا ہے میری تو سمجھ سے۔۔۔"اسفند ملک پریشان اور بیزار سے لہجے میں وضاحت دیتے ابھی آگے ہی بڑھ رہے تھے جب ولیم کی کاٹ دار آواز ہال میں گونجی۔

"درانگ۔۔۔۔۔میری بیٹی کہاں ہے؟" ولیم کی آواز میں گرج اور غصہ شامل تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ولیم البٹ لاس اینجلس کا ایک مالدار بزنس مین اور رینا ولیم کا باپ تھا۔ دران اور انل کی آنکھیں ایک ساتھ حیرت میں پھیلیں جبکہ ولیم غصے میں بپھرتا ہوا دران کی طرف بڑھا۔

Kitab Nagri Special

"میری بیٹی رینا۔۔۔اس کا پوچھ رہا ہوں تم سے کہاں ہے وہ؟ تمہیں معلوم بھی ہے اس نے کیا۔۔۔ کیا؟" ولیم نے آنکھیں نکالتے ہوئے چبا چبا کر سوال پوچھا۔

دران نے جواب طلب کرنے کے لیے بولنے کے بجائے ایک آبرو اُچکائے۔

"رینا نے تمھارے لیے اسلام قبول کر لیا ہے اور وہ کل سے گھر سے غائب ہے, کہاں ہے میری بیٹی؟" ولیم اب آپے سے باہر ہو چکا تھا

وہ یہ انوکھا انکشاف کرنے کے بعد غصے سے آگے بڑھا,اس سے پہلے کہ وہ دران کے گریبان تک پہنچتا انل نے فوراً اس کے اور دران کے بیچ حائل ہو کر اس کے سینے پر ہاتھ دھرا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آرام سے مسٹر ولیم۔۔۔ دران کیسے جان سکتا ہے آپکی بیٹی کہاں ہے۔ ہم ابھی باہر سے آرہے ہیں اور صبح فلم کی شوٹنگ کے لیے نکلنا ہے ہمیں" دران کے بجائے انل نے ناک بھنیچے سخت الفاظ میں جواب دیا۔

Kitab Nagri Special

ایک سکینڈ کے توقف سے پہلے کہ ولیم مزید کچھ بولتا انل نے کچھ یاد آجانے جیسے انداز میں ہاتھ پیشانی پر رکھا۔

"۔۔۔ایک منٹ۔۔۔ "

انل نے تیزی سے موبائل سکرین پر انگلیاں چلائیں۔ رینا کے بار بار فون کرنے کا مقصد اب سمجھ آرہا تھا۔ ولیم اب بھی دران کی طرف خونخوار نگاہوں سے گھور رہا تھا اور اس کی پیشانی پر جہاں بل مزید گہرے ہو رہے تھے وہاں کنپٹی کی رگیں بھی ابھرنے لگی تھیں۔

ذہن میں ولیم کی بات ہتھوڑے کی طرح لگی تھی۔ "رینا نے تمھارے لیے اسلام قبول کر لیا ہے۔۔۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انل لب بھینچے فون کان سے لگائے کھڑا تھا، دوسری طرف رینا نے بہت جلد فون اٹھایا۔

"ہیلو۔۔۔" انل نے رسمً ہیلو کہتے ہی موبائل کا سپیکر آن کیا اور فون کو ہاتھ میں سیدھا پکڑ لیا۔

Kitab Nagri Special

"مجھے درانگ سے بات کرنی ہے" رینا کی آواز فون سے ابھری

وہ آزُردہ لہجے میں درانگ سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کر رہی تھی۔ ولیم کی پیشانی پر ابھرے شکن اور رعب بھک سے اڑا۔

دران نے لب بھینچے ایک نگاہ ولیم پر ڈالی اور جیب سے ہاتھ نکالتا بڑے وقار سے انل کے ہاتھ میں پکڑے فون کے قریب ہوا۔

"ہیلو۔۔۔" بھاری کھردار بیزار لہجہ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دوسری طرف تو جیسے اس کی آواز نے رینا کو پرجوش کر دیا تھا۔

"درانگ پلیز مجھ سے بات کرو میں ملنا چاہتی ہوں تم سے۔۔۔دیکھو میں نے کیا کیا۔۔آج تمھارے پیار میں اسلام قبول کر لیا۔۔۔۔۔میں تم سے شادی کرنا چاہتی ہوں",

Kitab Nagri Special

وہ ایک ہی سانس میں اپنی ساری بے تابیاں اور قربانیاں بیان کر گئی۔

ولیم کا چہرہ ندامت اور غصے سے سرخ ہوا وہ بمشکل خود کو ضبط کرنے پر مجبور کئے ہوئے تھا۔ مگر جس کے لیے رینا نے اپنا مذہب تک تغیرّ دیا تھا, وہ تو خون آشام نگاہوں سے فون کو کچھ یوں گھور رہا تھا جیسے بس چلے تو یہیں سے گردن دبوچ کر رینا کو باہر نکال لے۔

"لیکن میں نہیں چاہتا" ضبط کے آخری دہانے پر کھڑے ہو کر مختصر روکھا سا جواب دیا

"درانگ۔ گ۔ گ میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں۔ میں نے تمھارے لیے اپنا مذہب" وہ چیخ اٹھی مگر بات دران کی غراہٹ میں دب کر رہ گئی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سوواٹ۔ ٹ۔ ٹ۔ ٹ۔۔۔۔۔, میں مسلم تو کیا کسی بھی مذہب کی پیروکار سے شادی نہیں کروں گا, اور۔ ر۔ ر میری بات کان کھول کر سن لو, آج کے بعد تمھارا باپ میرے گھر اور گریبان تک پہنچا تو نتیجے کے ذمہ دار تم ہو گی" کاٹ دار لہجہ تھا جس میں کسی قسم کا کوئی لحاظ نہیں تھا

Kitab Nagri Special

دوسری طرف تو جیسے سکتے جیسی خاموشی طاری ہوئی, دران نے ایک کٹیلی نگاہ ولیم کے ہوائیاں اڑے چہرے پر ڈالی اور قدم اپنے کمرے کی طرف بڑھا دیے۔ انل بھی غصے میں فون ہاتھ میں تھامے ولیم کے قریب ہوا۔

رینا۔۔۔ گھر واپس آؤ۔۔۔" ولیم نے آنکھیں چراتے ہوئے غصے میں فون کے قریب ہو کر کہا

"ڈیڈ۔۔۔!!!!!" پھیکے سے لہجے میں دوسری طرف سے رینا کی دور سے آتی آوز تھی۔

"ہاں۔۔۔ گھر واپس آؤ فوراً" ولیم نے دانت پیستے ہوئے حکم دیا

اپنے سکیورٹی گارڈز کی طرف دیکھا اور قدم تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھا دیے۔۔۔ انل نے فون بند کیا۔ اور دران کے کمرے کی طرف چل دیا۔

روبی گردن کو خم دے کر اسفند ملک کے قریب ہوئی۔

Kitab Nagri Special

"جب بھی نکالے گا کفر کے کلمات نکالے گا منہ سے, جاہل کہیں کا, میں مسلمان نہیں ہوں۔۔۔میں مسلم لڑکی سے شادی نہیں کروں گا اتنے امیر باپ کی بیٹی ٹھکرادی۔۔۔ولیم البٹ کی اکلوتی بیٹی۔۔۔ٹھکرادی" روبی کے لہجے میں دران کے لیے بلا کا تاسف اور غصہ تھا۔

"اُچھلو مت زیادہ۔۔۔یہ مت بھولو تم اسی کفر کے کلمات کہنے والے کی کمائی کھاتی ہو اور تم سے بہتر کون جانتا ہے کہ وہ اسلام سے متنفر کیوں ہے, اپنے بیٹے کی فکر کرو آجکل رات بھر باہر رہنے لگا ہے" اسفند ملک نے ٹھہرے مگر کاٹ دار لہجے میں طنز کے تیر برسائے

روبی نے تنگ کر اسفند ملک کی طرف دیکھا لیکن وہ اُس کی طرف بنا دیکھے قدم اوپری زینے کی طرف بڑھا چکے تھے جو لاؤنج کے وسط سے اوپری منزل کو چڑھتے تھے۔روبی کے چہرے پر ماضی کے سایے لہرا گئے۔

☆☆☆☆☆

Kitab Nagri Special

ملک ہاؤس کے بلکل اوپر سورج پوری تمازت سے چمک رہا تھا۔ چھوٹے سے لان میں لگے ایک عدد درخت کی شاخوں پر چڑیاں دبک کر بیٹھیں آنکھیں موندے دھیرے دھیرے سانس لی رہی تھیں۔

سیاہ سمینٹ سے بنے فرش والی دیوڑھی میں پرانی سی کار کھڑی تھی۔ جسے وہ رگڑ رگڑ کے دھونے میں مصروف تھا ۔بنیان کے نیچے سفید شلوار پہنے ہاتھ میں پانی گراتا پائپ پکڑے وہ کار کو دل وجان سے دھو رہا تھا۔

بائیس سالہ یاور ملک کو اپنے باپ کی اس آخری نشانی سے بے حد لگاؤ تھا یہی وجہ تھی ہر چھٹی کے دن وہ ناشتے کے فوراً بعد پوری لگن سے یہی پہلا کام کرتا تھا۔

اسے بی۔اے کرنے کے فوراً بعد ہی ایک نجی پیسٹی سائیڈ کمپنی میں ملازمت مل گئی تھی بڑے بھائی نے بڑا جگرا کیے کار اس کے حوالے کر دی بس تب سے یہ کار اس کی کل کائنات تھی۔

وہ یونہی گنگناتے ہوئے کار دھو رہا تھا جب گھر کے لاؤنج سے ابھرتی آوازوں پر کان کھڑے ہوئے۔ دیوڑھی سے ایک زینہ چڑھ کر کھلتا لکڑی کا دروازہ سیدھا ملک ہاؤس کے لاؤنج میں لے جاتا تھا جہاں کا منظر ہولناک تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

عمر رسیدہ دستگیر بیگم بڑی شان سے پلنگ پر براجمان جھری زدہ ہاتھ میں پکڑی تسبیح کے دانے گھما رہی تھیں۔اسی پلنگ کے ایک طرف بیٹھی روبی ملک تین سالہ دران کے دونوں ہاتھوں کو مضبوطی سے دبوچے بیٹھی تھی۔

دران کے تن پر ایک عدد نیکر کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔اس کے جسم پر اور چہرے پر جگہ جگہ چاول چپکے ہوئے تھے ۔

پلنگ سے کچھ دور فرش پر چاول بکھرے ہوئے تھے اور عصمت وہیں غصے میں کھڑی فرش کو گھور رہی تھی۔ عصمت سے کچھ دوری پر لکڑی کی کرسیوں پر دو سالہ برھان اور تین سالہ فائقہ منہ لٹکائے بیٹھے تھے۔

"آنکھیں نیچی کر۔۔۔" روبی نے چیخ کر کہا اور ساتھ ہی پوری قوت سے کھینچ کر تھپڑ دران کے گال پر رسید کیا ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

تین سالہ دران کے دونوں ہاتھوں کو مضبوطی سے تھامے وہ اسے غصے سے گھور رہی تھی جبکہ وہ نڈر انداز میں پوری آنکھیں کھولے روبی کی آنکھوں میں جھانک رہا تھا۔

"سنا نہیں آنکھیں نیچی کر۔۔" روبی نے تلملا کر ایک اور تھپڑ اس کی پھولی ہوئی سفید گال پر رسید کیا۔

اس کے دونوں گال سرخ ہو چکے تھے مگر آنکھ میں ایک آنسو تک نہیں تھا ہوتا بھی کیسے وہ کونسا یہ مار پہلی دفعہ کھا رہا تھا ہر روز صبح آنکھ کھلنے سے لے کر رات کو آنکھ بند ہونے تک ایسے کئی چماٹ وقفے وقفے سے اس کی گال پر رسید ہوتے رہتے تھے بس ہاتھ بدلتے رہتے تھے۔

"اُف خدایا!!!!!!!۔۔۔ماں جی دیکھیں تو کیسا ڈھیٹ ہے سانپ کی طرح آنکھیں نکالے کھڑا ہے مجال ہے جو جھپک بھی دے" روبی نے ناک پھلا کر دستگیر بیگم کی طرف دیکھا

وہ تسبیح کے دانے گراتے ہوئے اب حقارت سے دران کی طرف دیکھ رہی تھیں۔روبی نے ننھے سے کو کندھوں سے پکڑ کر ایسا جھنجوڑا کہ وہ پورا ہل گیا پر پلک نا جھپکی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"آفت کا پرکالا کہیں کا, کتنی دفعہ روکا ہے فائقہ اور برھان کی پلیٹ میں سے نہ کھایا کر, پر نہیں پھر وہی کام۔۔۔۔وہی کام۔۔۔تجھے جب الگ ڈال کر دیتے ہیں کیا تکلیف ہوتی ہے جوان کی پلیٹ میں بھی ہاتھ ڈالتا ہے" روبی غصے میں اسے جھنجوڑتے ہوئے اس پر چیخ رہی تھی۔

"گندہ خون نا ہو تو۔۔۔"ایک اور زناٹے دار تھپڑ پڑا

یاور جیسے ہی لاؤنج کے دروازے پر پہنچا سامنے کا منظر دیکھ کر تڑپ گیا۔

"بھابھی۔۔۔۔"اونچی آواز میں پکارا

تیزی سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا آگے بڑھا اور جھپٹ کو دران کو روبی سے پیچھے کیا

Kitab Nagri Special

"چھوڑیں اسے۔۔۔ تین سال کا بچہ ہے وہ, اگر بچوں کے ساتھ مل کر کھا ہی لیا کچھ تو آپ یوں کیوں پیٹ رہی ہیں اسے" یاور غصے میں چیخا تھا۔

"تین سال کا۔۔۔ ناک میں دم کرر کھا ہے اس نے" روبی نے اسی کے انداز میں چیخ کر جواب دیا

پاس کھڑی عصمت تنک کر آگے ہوئے۔

"اور تم جو اس کے حمایتی بن کر کود پڑے ہو گھر کا کام تم نے کرنا ہوتا ہے یا ہم نے, بھابھی ٹھیک ہی تو کر رہی ہیں, حال دیکھو کیا کیا ہے اس نے, سارے فرش پر چاول ہی چاول" عصمت نے بھی روبی کا بھرپور ساتھ دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دیتی بھی کیوں نا طلاق یافتہ ایک بچی کے ساتھ میکے میں رہنا ہو تو روبی جیسی بھابھی کا ساتھ دینا ہی پڑتا ہے۔

"ہزار دفعہ اسے سمجھایا ہے تم صرف اپنی پلیٹ میں کھایا کرو, پر نہیں ڈھیٹ ہے پورا, پلیٹ نا ہو تو" عصمت نے دانت پیستے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر ایک تھپڑ دران کی پشت پر جڑ دیا جو یاور کی ٹانگوں سے چمٹا کھڑا تھا۔

Kitab Nagri Special

یاور نے تڑپ کر اسے گود میں اٹھایا اور گلے سے لگایا

"باجی خدا کا خوف کریں کچھ, نوین بھائی کا خون ہے پلیت کیسے ہوا؟ مسلمان ہے دران ہے" یاور نے حیرت اور غصے کے ملے جلے لہجے میں کہا

"ہنہ۔ہ۔ہ۔۔نوین کا ہے تمہیں کیسے پتا یہ ؟۔۔۔پتا نہیں مواس انگریز بڑھی کے کس میاں سے ہو گا کوئی ایک ہو گا کیا اس کا, نام رکھ لینے سے مسلمان ہو گیا کیا, پلیت ہے یہ۔۔۔ابھی ایک سال سے ڈاکٹر کے پاس تک تو لے کر نا جا سکے تم, آیا بڑا احمایتی" دستگیر بیگم نے حقارت سے کہتے ہوئے نفرت میں اپنا حصہ ڈالا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بس کریں آپ لوگ تو۔۔۔آپ لوگوں سے بحث فضول ہے, ڈاکٹر کے پاس لے جاؤں اس کی دیکھ بھال کی امید آپ جیسوں سے کروں اور عصمت باجی, روبی بھابھی آج کے بعد دران کو کوئی ہاتھ نہیں لگائے گا" یاور نے ناک پھلائے انگشت انگلی کھڑی کی

Kitab Nagri Special

"چل تو جا۔۔۔ چھٹی کے دن دماغ کھانے آجاتا ہے ہمارا, اس کی حرکتیں پتا ہوں نا تجھے تو پھر پتا چلے" عصمت نے ہاتھ ہوا میں اٹھائے غصے میں کہا

"بلکل درست۔۔۔ بلا کی اولاد ہے یہ پھرکی کی طرح پورے گھر میں اُدھم مچاتا ہے اور بات تو جیسے کوئی سمجھ میں آتی ہی نہیں اس کے, کچھ بھی کہہ دو بس گھورنے لگتا ہے" روبی کے اندر موجود کڑواہٹ عروج پر تھی

"اتنی تو مار کھاتا ہے بیچارا آپ سب سے, کیا دماغ کام کرے گا اس کا, کیوں دکھاوا کر رہے ہیں دنیا کے لیے اس سے اچھا کسی یتیم خانے میں چھوڑ آتے اس کو" یاور دلخراش لہجے میں چیخ اٹھا

"ہاں۔۔۔ تجھے بہت خدا ترسی ہے نا تو تو کیوں نہیں لے لیتا گود" روبی نے ناک چڑھائی

"لے لوں گا بھابھی۔۔۔ میں لے لوں گا۔۔۔ اب میں شادی اسی لڑکی سے کروں گا جو اسے قبول کرے گی" یاور نے تن کر جواب دیا

Kitab Nagri Special

روبی کا رنگ ایک دم سے پھیکا پڑا یہ تو اسی کے سر پڑ گئی تھی اب یاور نے اگر اس کی بہن سونی سے شادی سے انکار کر دیا تو۔

یاور دران کو سینے سے لگائے کمرے میں جا چکا تھا جبکہ وہ دم بخود کھڑی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

دروازہ کھلنے کی آواز تھی۔ جیسے کسی نے ہتھے پر ہاتھ رکھ کر گھمایا ہو اور پھر دروازہ چرچراہٹ کی مدھم آواز کے ساتھ کھلا۔اسے فقط سنائی دے رہا تھا۔آنکھوں پر سیاہ پٹی بندھے ہونے کی وجہ سے وہ کچھ بھی دیکھنے سے قاصر تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ابھی تک وہ اس شخص کے کندھے پر موجود تھی, سر اوپر اٹھائے ادھر اُدھر گھما رہی تھی, سایہ پٹی سے ڈھکی آنکھوں کے نیچے پپڑی زدہ لب تھوڑے سے کھلے تھے۔دروازہ کھلنے کے بعد اس شخص کے آگے بڑھتے قدموں کے ساتھ ہی اچانک ارد گرد سے اُبھرتی بہت سی آوازیں کان کے پردوں سے ٹکرائیں۔آوازیں اتنی زیادہ اور ملی جلی تھیں کہ کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا۔

Kitab Nagri Special

اچانک وہ شخص ایک جگہ رُکا اور جھٹکے سے اُسے نیچے اتارا اُس کے پاؤں اب زمین پر تھے۔ ہاتھ پیچھے بندھے ہونے کے باعث ایک پل کے لیے وہ لڑکھڑا گئی اور بمشکل خود کو گرنے سے بچایا۔

اب کوئی اس کے سر کے پیچھے سے پٹی کھول رہا تھا۔ جیسے ہی پٹی کُھلی چھت پر جلتی بتیوں کی تیز روشنی کے باعث ایک لمحے کے لیے آنکھیں چندھیا گئیں۔

آہستگی سے آنکھوں کے پپوٹوں کو سکوڑ کر دھیرے سے کھولا, سرخ ڈوریوں والی پتلیوں میں سامنے کے بنتے عکس کے ساتھ خوف کا سایہ واضح تھا۔ یہ ایک لمبی گیلری تھی جس کے دائیں بائیں جیل نما کمرے تھے۔

"کیا چھوٹا سا گھر ہے ہمارا جیسے کوئی ڈربہ ہو مجھے نفرت ہے اپنے گھر سے" ذہن میں اپنی ہی آواز کی بازگشت ٹکرائی۔

اس گیلری کی چھت سر کے بہت قریب تھی اور چھت کے اندر قطار در قطار بلب نصب تھے۔ ایک دم سے جیسے گھٹن کا احساس بڑھنے لگا۔ یہ شائد بیسمنٹ تھا اس لیے سانس لینے میں دشواری تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"اگر میرے شوہر کے گھر بالکنی ناہوئی تو میں اسے کہوں گی نیا گھر لے, تمہیں پتا تو ہے مجھے کھلی جگہیں, چھت, بالکنی اور سمندر کتنا پسند ہے" ذہن میں پھر سے آواز ابھری۔

"اوہ جیز زموت اسی کا نام ہے شائد" زبان تالوے سے چپکنے لگی تھی۔ سانس حلق میں اٹکنے لگا تھا۔ خوف کے باعث دل لرزنے لگا تھا۔ اس جگہ کا منظر دل دہلا دینے والا تھا۔

ہر کمرے کا دروازہ جیل کی سلاخوں کی طرح تھا اور ڈیجیٹل لاک لگے تھے۔ وہ خوف سے آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی۔ وہ شخص اب کُہنی کے قریب سے اس کا بازو تھامے آگے بڑھا رہا تھا۔ وہ حواس باختہ حیرت سے پھٹی آنکھیں دائیں بائیں گھما کر دیکھ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہر کمرے میں تقریباً چار یا پانچ لڑکیاں تھیں اور چھوٹے سے ڈربے نما ان کمروں میں دائیں بائیں دیواروں کے ساتھ لوہے کے بنے پلنگ اوپر نیچے رکھے گئے تھے۔ میلی کچیلی دیواریں جن پر آہ و بکا درج تھی۔ ہر کمرے کی ہر دیوار پر کوئلے اور خون سے کچھ نا کچھ لکھا ہوا تھا کچھ بنا ہوا تھا۔

Kitab Nagri Special

وہ جہاں جہاں سے گزر رہی تھی لڑکیاں سر اٹھائے متحیر آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھیں۔ عجیب وحشت تھی سب کی آنکھوں میں چہرے مرجھائے, بال بکھرے اور تن پر کپڑوں کے نام پر بس چیتھڑے وہ اندر سے کانپ گئی۔ یہ کیسی جگہ تھی جہاں لڑکیوں کو جانوروں کی طرف رکھا ہوا تھا۔

سیاہ فام اب ایک کمرے کے سامنے رُک چکا تھا اور جیب سے ایک کارڈ نکال کر کمرے کے دروازے کا ڈیجیٹل لاک کھول رہا تھا۔ کمرے میں پہلے سے موجود لڑکیاں اب مکمل طور پر اس کی طرف متوجہ تھیں۔

لاک کھولنے کے بعد اُس نے سلاخوں والا دروازہ سلائیڈ کیا اور ایک جھٹکے سے اُسے اندر دھکا دینے کے بعد دروازہ پھر سے سلائیڈ کرتے ہوئے بند کر دیا۔

وہ لڑکھڑاتی ہوئی سامنے پلنگ سے ٹکرا جاتی اگر پلنگ کے پاس کھڑی لڑکی اسے تھام نا لیتی۔ اُس نے خوف سے پھٹی آنکھوں کے ساتھ کمرے میں پہلے سے موجود تین لڑکیوں کو دیکھا دو مغربی اور ایک لڑکی مشرقی رنگ و روپ کی تھی جس نے آگے بڑھ کر اسے پلنگ سے ٹکرانے سے بچایا تھا۔

Kitab Nagri Special

بلکل سامنے والے کمرے میں موجود لڑکیاں بھی اب سلاخیں تھامے سر ان سے جوڑے اُسے ہی دیکھ رہی تھیں ۔

ترس کے علاوہ ان کی آنکھوں میں اس کے لیے اور کچھ نہیں تھا۔ مشرقی لڑکی اب اس کے پیچھے بندھے ہاتھوں کو ٹیپ سے آزاد کر رہی تھی۔

ہر لڑکی بے بس دکھائی دے رہی تھی تھکی ہوئی زندگی سے بیزار اس کو کچھ دیر یونہی خاموشی سے دیکھنے کے بعد وہ سب اپنی جگہوں پر واپس جانے لگی تھیں۔ مغربی لڑکیاں آپس میں مختلف زبانیں بول رہی تھیں جس کی اسے کوئی سمجھ نہیں تھی۔ سب کن اکھیوں سے اسے دیکھ کر اب کانوں میں باتیں کر رہی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ سب حیران ہو رہی ہیں, تم رو نہیں رہی اس لیے کیونکہ یہاں ہر نئی آنے والی لڑکی پہلے چیختی اور روتی ہے "

عقب سے اُسی مشرقی لڑکی کی آواز اُبھری, وہ اردو بول رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

وہ چونک کر مڑی۔اس دیار غیر میں ہم زبان کوئی ملا تھا۔مڑتے ہی حیرت اور خوشی کی ہلکی سی رمق چہرے پر سجائے اُس لڑکی کی طرف دیکھا۔وہ بے حد حسین نقوش اور سفید رنگت والی لڑکی تھی جواب اسے دیکھتے ہوئے پھیکی سی مسکراہٹ سجائے کھڑی تھی۔

"کہاں کی ہو؟" دھیمے سے لہجے میں وہ اس سے سوال کر رہی تھی جبکہ وہ کمرے کا جائزہ لینے میں محو تھی۔

چار پلنگ تھے۔دو دو کر کے پلنگ اوپر نیچے رکھ کر کمرے کی دائیں اور بائیں دیوار کے ساتھ لگائے ہوئے تھے۔ سامنے کی دیوار میں ایک دروازہ تھا شائد واش روم تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کہاں کی ہو؟" لڑکی نے پھر سے سوال دہرایا

اُس نے پھٹی پھٹی وحشت زدہ نگاہوں کا زاویہ بدلہ اور سوال پوچھنے والی کی طرف دیکھا وہ ہمدردی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے جواب کی منتظر تھی۔

"پہ۔۔۔پاکستان۔۔" بمشکل پپڑی زدہ لب کھولے, پھیکی سی آواز تھی جس میں گلے کی کھڑکھڑاہٹ شامل تھی ۔

"ہم بھارت سے "اُس کے پوچھنے سے پہلے ہی لڑکی نے اپنا ملک بتایا۔

وہ بوسیدہ سی پینٹ شرٹ میں ملبوس تھی اور گلے میں سکارف تھا۔ چہرہ شفاف تھا, نا کوئی داغ نا کوئی بال۔

"اغوا ہوئی تھی کیا؟" وہ اگلا سوال پوچھ رہی تھی۔

"نہیں شادی۔۔۔۔۔۔" تھوک نگلا اور پھر سے ارد گرد دیکھا۔ باقی دونوں لڑکیاں آپس میں باتوں میں مصروف تھیں۔

"اوہ۔۔۔۔۔۔اللہ۔۔۔۔۔۔اللہ مسلم ہو؟" حیرت سے سوال پوچھا

Kitab Nagri Special

وہ خود اپنے حلیے سے مسلم ہی لگ رہی تھی۔

"نہیں کریسچین۔۔۔" مختصر جواب دیا

اور اس کی طرف سوالیہ دیکھا وہ فورا سمجھ گئی۔

"ہم مسلم ہیں تمنا نام ہے, سمگل ہو کر یہاں پہنچیں ہیں" دُکھ بھرا لہجہ تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایک لمحے کے لیے وہ مبہوت ہوئی۔

"نصیب صورت سے نہیں جڑے ہوتے" ہاں سامنے بیٹھی اس لڑکی کو دیکھ کر اس بات پر یقین اور پختہ ہوا۔

Kitab Nagri Special

"تمھارا نام کیا ہے ؟" تمنا نے ملائم سے لہجے میں سوال کیا

"جوی۔۔۔۔۔جوی جان۔۔۔۔" آہستگی سے جواب دیا۔

☆☆☆☆☆

رشنیوں کے شہر کراچی کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر گہری ہوتی شام کے حسین منظر کو دوبالا کر رہا تھا۔ سڑکوں پر انگنت گاڑیاں شام ہوتے ہی اپنی تعداد دُگنی کرتے ہوئے ہارن اور دوسرے بے ہنگم شور کا اضافہ کر چکی تھیں۔

لائینز ائیریا کی عمارتوں کے مشترکہ میدان میں کھیلتے لڑکے بھی اب اندھیرا پھیلتے ہی جوک در جوک میدان کے مختلف گیٹوں میں سے ہنستے اچھلتے ایک دوسرے کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتے باہر نکل رہے تھے۔

جوی بھی روز کے معمول کے مطابق بالکنی کی ریلنگ پر کہنیاں ٹکائے اور نگاہیں سامنے میدان میں درخت کے نیچے رکھے اس بنچ پر جمائے کھڑی تھی۔ ہلکے سبز رنگ کے جوڑے میں رنگت صاف لگ رہی تھی۔ گھنگرالے

Kitab Nagri Special

بالوں کی ڈھیلی سی پونی بنانے کے سبب انگنت بالوں کی لٹیں کانوں کے پاس سپرنگوں کی طرح جھول رہی تھیں۔ آنکھوں کا حجم بہت دور نگاہ مرکوز کرنے کی وجہ سے قدرے کم تھا۔وہ بہرہ خوبصورت سبز پتھر جیسی آنکھوں والا لڑکا آج بھی وہاں سر جھکائے بیٹھا تھا۔

وہ یوں ہی بے سبب اس پر نگاہیں مرکوز کیے اسے دیکھ رہی تھی جب اچانک عقب سے قدموں کی چاپ پر چونک کر پیچھے مڑی اور سنانا کے ہاتھ میں پکڑے بھاپ اُڑاتے چائے کے کپ کو دیکھ کر بے اختیار مسکرا دی۔

وہ دوسرے ہاتھ میں اپنا چائے کا کپ تھامے ہوئی تھی۔موسم سرما کی آمد آمد تھی اور کراچی کی ہوا میں ہلکی سی خنکی محسوس ہونے لگی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"لو۔۔۔پیو۔۔۔اور میں نے شام کی چائے بنائی ہے اب ابا کی رات کی تم بناؤ گی" سنانا نے چائے کا کپ پکڑاتے ساتھ ہی حکم جاری کیا۔

اس نے کھوئے سے انداز میں سنانا کے ہاتھ سے چائے کا کپ پکڑا اور اُس کے اندر سے اُٹھتی بھاپ میں دھیرے سے ہاتھ کو دائیں بائیں گھمایا۔

Kitab Nagri Special

"دھیرے دھیرے میری زندگی میں آنا۔۔۔دھیرے دھیرے میرے دل کو چُرانا "

سنانا چائے کے کپ کو ہاتھ میں تھامے مدھم سے سُر میں گنگناتی ریلنگ تک آچکی تھی۔بغور سنانا کی طرف دیکھا اور پھر سے کپ کی طرف دیکھتے ہوئے گویا ہوئی۔

"سنانا تمہیں پتا ہے اُس کی آنکھیں کیسی ہیں؟"کپ میں سے اُٹھتی بھاپ اب کم ہو رہی تھی جس پر نگاہیں مرکوز کیے وہ سنانا سے سوال کر رہی تھی۔

اُس کے اچانک سے کیئے گئے سوال پر سنانا ایک دم سے گنگنانا چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

"کس کی آنکھیں؟"سنانا نے حیرت سے چہرے کو ہلکا سا خم دیتے ہوئے پوچھا۔

"اُسی کی,انو کے دوست کی" نگاہیں جھکائے ہی انکشاف کیا۔

Kitab Nagri Special

اُس دن کے بعد وہ بلاجواز اُس لڑکے کی پر اسرار شخصیت میں اُلجھ کر رہ گئی تھی,اس لڑکے کی عجیب سے حرکات اس کے ذہن میں تجسس پیدا کرتی تھیں۔اتفاق ایسا تھا وہ اکثر کہیں نا کہیں اُسے نظر آ ہی جاتا تھا اور وہ نا چاہتے ہوئے بھی اس کو دیکھے جاتی تھی۔

ایک عجیب سی کشش تھی جس پر دل اور دماغ ایک ساتھ ہمک اٹھتے تھے۔وہ کوئی دل پھینک یا حسین صورت رکھنے والے لڑکوں پر مر مٹنے والی لڑکی نہیں تھی اور نا ہی اب کی بار کچھ ایسا تھا کہ وہ اس لڑکے پر مر مٹی تھی بس کچھ تھا جو اس کے ذہن کی ڈوریں اس لڑکے کی طرف کھینچتی تھیں۔

"کیسی ہیں اُس کی آنکھیں؟"سنانا نے اس کے چپ ہو جانے پر تجسس سے پوچھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جوی نے سامنے خلا میں نگاہیں جمائیں۔اندھیرا پھیل گیا تھا۔اور فیلٹوں کی بتیاں جگمگانے لگی تھیں۔اس کی آنکھوں کی سیاہ پتلیوں میں کتنی ہی روشنیوں کا عکس تھا,پیشانی پر گہری سوچ جیسی لکیریں اور سیاہ کناروں والے لب ایک دوسرے میں پیوست تھے۔

Kitab Nagri Special

"ایسی آنکھیں جیسے کوئی برسوں سے نہ رویا ہو اور اپنے رونے پر بند باندھ رکھے ہوں" کھوئے سے لہجے میں جواب دیا

"یہ کیا بات ہوئی؟" سنانا نے بھنویں اکھٹی کیے ناسمجھی ظاہر کی

"یہی تو بات ہے، میں نے اس کی آنکھوں کو بہت غور سے دیکھا ہے، اس کی آنکھ کی پتلی پر ایک دبیز تہہ جمی ہے۔ جیسے کوئی پرت ہو، اداسی کی پرت، ایسی پرت جس کے پیچھے بہت سے راز پنہاں ہوں" کھوئے سے لہجے میں وہ مسلسل بول رہی تھی۔

چائے کے کپ کے کناروں پر آہستگی سے انگلی پھیرتے ہوئے گہری سوچ میں ڈوبی وہ سنانا کو شک میں ڈال رہی تھی۔ سنانا نے شاکی نگاہوں سے گھورا

"جوی تم اُسے سر پر سوار کیوں کر رہی ہو، مجھے عجیب سا وہم ہو رہا ہے" سنانا کی آواز میں اس کی حالت کو لے کر ڈر تھا۔

Kitab Nagri Special

وہ جوی سے چھوٹی تھی مگر دونوں کی دوستی گہری تھی۔اسے جوی کی اس لڑکے میں اتنی دلچسپی ڈرا رہی تھی کیونکہ آج سے پہلے اُس نے جوی کو کبھی یوں کسی لڑکے کے بارے میں اتنی گہرائی میں جا کر سوچتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔

"نہیں سر پر سوار نہیں کر رہی میں تو بس یہ چاہتی ہوں کہ اس لڑکے کی آنکھ کی پتلی پر سے اُداسی کی وہ پرت ہٹ جائے" آہستگی سے چائے کا سپ لیے پھر سے سامنے والی عمارت کی جلتی روشنیوں پر نگاہ ٹکائی۔

"میں اس کو روتا دیکھنا چاہتی ہوں" عجیب سی خواہش کا اظہار کیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سنانا نے حیرت سے کپ لبوں سے ہٹا کر اس کی طرف دیکھا

"جب کسی کو اداس دیکھو تو خواہش ہوتی ہے اسے مسکراتا اور ہنستے دیکھیں, تم عجیب ہو کہ اُسے روتا دیکھنا چاہتی ہو" سنانا کے لہجے میں حیرت اور تاسف کا ملا جلا عنصر تھا۔

Kitab Nagri Special

"ہاں ایسا ہی ہے میں چاہتی ہوں وہ اتنا روئے کے اس کی آنکھوں سے وہ بوجھل پن وہ اداسی چھٹ جائے" جوی نے پرسوچ لہجے میں اپنے مقصد سے آگاہ کیا۔

بات واقعی یہی تھی وہ صرف اس سے ہمدردی محسوس کر رہی تھی۔ سنانا نے اپنے سر کو تاسف سے نفی میں جنبش دی اور چائے کا گھونٹ بھرا۔

"مجھے عجیب لگتا ہے جب کوئی اس عمر میں اتنا اداس ہو زندگی سے بیزار ہو" چائے کا گھونٹ بھرا اور کمر ریکنگ سے ٹکائے چہرے کا رُخ سنانا کی طرف کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کوئی ہوگا اسے دُکھ بھئ اور یہ کس کتاب میں لکھا ہے کہ اداسی اور بیزاری اس عمر میں نہیں ہو سکتی" سنانا نے اس کی بات کی نفی کر دی

Kitab Nagri Special

"اس عمر میں اداسی اور بیزاری کچھ دیر کی ہوتی ہے پھر چھٹ جاتی ہے۔ لیکن اس کی اداسی مجھے برسوں پر محیط لگتی ہے" جوی نے وثوق سے اپنا موقف پیش کیا۔

"تمھیں کیسے پتا برسوں کی اداسی ہے؟ "

"اس کی پتھرائی ہوئی آنکھوں سے" جوی نے فوراً جواب دیا۔

"اور یہ کب کیا تم نے اتنا غور اس پر؟" سنانا نے آنکھوں کو سکوڑتے ہوئے استفسار کیا

"کچھ دن پہلے سیڑھیوں میں ٹکرایا تھا" مدھم سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا

جوی نے کبھی اس سے کوئی بات چھپائی ہی نہیں تھی, سنانا اب کھوجتی نگاہوں سے اس کے چہرے کے تاثرات پڑھنے کی کوشش میں تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"آج میں حنا کے ساتھ لائبریری گئی تھی۔" چائے کے کپ کو لبوں سے ہٹا کر ایک اور انکشاف کی تمہید باندھی

سنانا نے بھنویں اچکائے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا اور کپ کو لبوں سے لگایا۔

"میں ایک کتاب لائی ہوں" آہستگی سے اگلی بات بتائی

سیدھے ہو کر نگاہیں سنانا کی نگاہوں میں گاڑیں۔

"کیسی کتاب؟" سنانا نے تجسس سے پوچھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"گونگے بہرے لوگوں سے اشاروں میں کیسے بات کرتے ہیں وہ سیکھنے کے لیے" آواز کو حد درجہ دھیما رکھتے ہوئے کتاب کے بارے میں بتایا

"کیا!!!!!" سنانا چیخ پڑی تھی۔

Kitab Nagri Special

آنکھیں پوری کھولے حیرت سے اپنی بڑی بہن کو دیکھا۔ کیا اسے اس لڑکے سے محبت ہو گئی تھی۔۔۔

"اوہ۔۔۔ جیزز کیا کرتی پھر رہی تھی وہ" سنانا کی آنکھوں میں خوف کے سایے تھے۔

"جوی تم۔۔۔ تم پاگل تو نہیں ہو گئی کہیں, مطلب تم اب اس لڑکے سے بات کرو گی؟" سنانا نے دانت پیستے ہوئے پوچھا

بازو دبوچ کر اسے ایک جھٹکا دے کر اپنے روبرو کیا۔ وہ لڑکھڑا کر سیدھی ہوئی چائے کا کپ چھلک گیا۔

"جوی تم اس سے بات نہیں کرو گی سمجھی, کیوں بلاوجہ اس لڑکے کو اتنا کھوج رہی ہو, ہماری تو انو لوگوں سے بھی اتنی بات چیت نہیں ہے۔ اور وہ لڑکا مسلم ہی لگتا ہے, خبردار اگر تم نے کوئی بھی ایسا قدم اٹھایا نا جان نا پہچان۔۔۔" سنانا غصے میں اُسے ایسا کچھ بھی کرنے سے منع کر رہی تھی۔

"اوہ بابا۔۔۔ میں کہاں بھاگی جا رہی ہوں اس سے بات کرنے کو میں نے سوچا ہو سکتا ہے کبھی۔۔۔" جوی نے ہنستے ہوئے بات شروع کی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"نہیں بلکل نہیں ہو سکتا۔۔۔"سنانانے سخت الفاظ میں فوراًاس کی بات کاٹی

"چلوابا آنے والے ہیں اندر چلتے ہیں"انگلی کے کھڑی کرتے ہوئے حکم دیا

آنکھیں نکالیں اور آگے چل دی وہ یونہی اکثر چھوٹی سے بڑی بہن بن جاتی تھی۔

جوی نے کپ کو دیکھا چائے ٹھنڈی ہو چکی تھی,ایک نگاہ اس خالی بنچ پر ڈالی جہاں وہ کچھ دیر پہلے بیٹھا تھا,گہری سانس لی اور سنانا کے پیچھے چل دی۔

☆☆☆☆

" یہاں ساری لڑکیاں مختلف ملکوں سے سمگل یا اغوا ہو کر یہاں پہنچی ہیں"سپاٹ سے لہجے میں آواز ابھری

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

جوی نے نگاہ اوپر اٹھائی اور سامنے بیٹھی تمنا کی آنکھوں میں دیکھا، بے تاثر مردہ سی پتلیاں جینے کی آس چھوڑے ہوئے بار بار مر کر زندہ ہوئی پتلیاں وہ ہر بار کی طرح اس کی بھی آنکھیں پڑھ رہی تھی۔

تمنا پلنگ پر ٹانگیں لٹکائے اس کے ساتھ بیٹھی تھی۔ یہاں آئے اُسے بیس منٹ اور دس سکینڈ ہو چکے تھے جس میں وہ تمنا کو مختصر اپنے بارے میں بتا چکی تھی کہ اس کی قسمت اسے یہاں تک کیسے لائی۔

سامنے بیڈ والی دونوں لڑکیاں اب اپنے اپنے پلنگ پر چپ چاپ لیٹ چکی تھیں۔ان دونوں نے اس سے نام پوچھنے کے علاوہ اور کوئی بات نہیں کی تھی۔

اچانک ایک سائرن جیسی آواز ابھری اور پوری گیلری میں جیسے ہلچل مچ گئی۔بے ہنگم سا شور تھا لڑکیاں بھاگ بھاگ کر سلاخوں کے پاس آرہی تھیں۔

"یہ کیا ہوا؟" جوی نے حیرت سے تمنا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"پہلے وقت کا کھانا آیا ہے" تمنا نے آہستگی سے جواب دیا اور اٹھ کر کھڑی ہوئی

باقی دونوں لڑکیاں بھی اپنے اپنے پلنگ سے نیچے اتر رہی تھیں۔ایک وہ تھی جو بس دیکھ رہی تھی بھوک کیا ہوتی ہے۔

"آج پھر سے دال۔۔۔اماں۔۔۔آج تو ابا کی تنخواہ آئی تھی آج تو کچھ ڈھنگ کا ہوتا" نگاہوں کے سامنے خود کو منہ پھلائے دیکھا۔اور پھر کانپتے ہاتھوں سے ڈبے اٹھاتی لڑکیوں کو دیکھا حلق میں آنسوؤں کا گولہ اٹک گیا۔

سلاخوں کے پاس باہر کی طرف ایک چائینز لڑکا کھانے کے پیکٹ رکھ رہا تھا۔ساری لڑکیاں بھاگ بھاگ کر سلاخوں کے پاس جا کر اپنا اپنا پیکٹ اٹھا رہی تھیں۔ان کے دروازے کے سامنے بھی اس لڑکے نے چار پیکٹ رکھے۔تمنا نے بھی آگے بڑھ کر دو پیکٹ اٹھائے اور واپس آئی۔ایک پیکٹ حیرانگی سے آنکھیں پھیلائی بیٹھی جوی کی طرف بڑھایا۔جوی نے اس کے ہاتھ میں پکڑے پیکٹ کی طرف دیکھا اور پھر چہرہ اوپر اٹھایا۔

"یہ۔۔۔جگہ کونسی ہے۔۔۔اور کیا کرتے ہیں یہ لوگ یہاں لڑکیوں کے ساتھ ؟" اس کے ہاتھ میں پکڑے پیکٹ سے بے نیازی برتتے ہوئے خوف سے پوچھا۔

بھوک تو مر چکی تھی۔ بس اب یہ جاننا ضروری تھا کہ لی تاؤ اُسے یہاں کیوں چھوڑ گیا ہے اور کب لینے آئے گا۔ اور یہاں اسطرح لڑکیاں کیوں بند ہیں۔

"دوزخ, ہل (hell) یا پھر جہنم بھی کہہ سکتی ہو" تمنا نے درشت لہجے میں جواب دیا

آگے بڑھی اور پلنگ پر اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔ سامنے والی دونوں لڑکیاں عجلت میں اپنے اپنے پیکٹ کو کھول کر نوڈلز کھانے لگی تھیں۔

"ہِل(hell)۔۔۔" کسی کنویں سے آتی آواز کے مترادف آواز تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

خوف سے پھٹی آنکھوں سے سامنے بیٹھی تمنا کی طرف دیکھا۔ وہ پیکٹ کھول رہی تھی۔ پورے کمرے میں اب نوڈلز کی مہک ابھر گئی تھی۔

Kitab Nagri Special

"ہاں یہ دوزخ ہے۔ یہاں کا ہر پل ہر لمحہ اذیت ناک ہے, بس فرق صرف اتنا ہے یہاں کھانے کو دو وقت مل جاتا ہے" وہ ایک پیکٹ کھول کر اس کے اندر چمچ رکھنے کے بعد جوی کی طرف بڑھا رہی تھی۔

"کہ۔۔۔کیا کرتے ہیں یہ لوگ؟" گھٹی سی آواز میں سوال پوچھا

"جسم فروشی کرواتے ہیں اور یہ۔۔۔ "

تمنا نے اپنے پیٹ سے شرٹ کو اوپر اٹھایا, اس کے پیٹ پر ٹانکوں کے اور زخم کے نشان تھے شائد اس کا ایک گردہ نکال لیا گیا تھا۔

جوی کے ہاتھ کانپ گئے اور گھبراہٹ کے باعث ڈبہ ہاتھ سے نیچے گرا۔ وہ خوف سے دہل گئی۔ تمنا سپاٹ چہرے کے ساتھ پلنگ پر گرے نوڈلز پھر سے ڈبے میں ڈال رہی تھی۔ ایسے جیسے وہ پہلے سے جانتی تھی کہ اس کے ہاتھ سے نوڈلز گر جائیں گے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"گھبراؤ نہیں سب کے نہیں نکلاتے اور ایک ساتھ سب کچھ نہیں نکلاتے آرڈر پر جس کا میچ ہو اس کا" تمنا نے نوڈلز پھر سے اس کی طرف بڑھائے

"دوزخ۔۔۔ابدی سزا کی جگہ۔۔۔۔۔ہاں میرا گناہ بہت بڑا تھا اور مجھے ایسی ہی سزا ملنی تھی خداوند سے یہاں بھی اور وہاں بھی" اس کی روح کانپ گئی تھی۔

ڈبڈبائی آنکھوں سے سامنے تمنا کی طرف دیکھا۔ وہ دھندلی ہو چکی تھی۔

"ت۔۔۔تم نے بھی کیا کوئی گناہ کیا تھا؟" روندھائی بھاری آواز میں سوال پوچھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تمنا کے نوڈلز منہ میں ڈالتے ہاتھ روک گئے, نگاہیں جوی کی طرف اُٹھیں۔ وہ جوی کی طرف یوں دیکھ رہی تھی جیسے اس کے چہرے ہر رقم گناہ تلاش رہی ہو۔

Kitab Nagri Special

"اگر یہ دوزخ ہے تو یہ کسی سزا کے طور پر ہے کسی گناہ کی سزا جیسے میں نے گناہ کیا ہے بہت بڑا گناہ، تم سے بھی ۔۔۔"تمنا کی ساکن آنکھیں دیکھ کر بات ادھوری چھوڑ دی

"ہاں کیا ہے، پیدا ہونے کا گناہ، باپ کو بیٹا چاہیے تھا اور تیسری دفعہ بھی ہم دنیا میں آ دھمکے اور ہمارے بعد جو دو بہنیں آئیں ان کے قصوروار بھی ہم ٹھہرے" تلخ سی مسکراہٹ اس کے خوبصورت لبوں پر ابھری

"سولہ کے ہوئے تھے کہ ابا نے ایک بوڑھے نواب سے پیسوں کے عوض نکاح کر دیا" وہ کھو سی گئی۔

اس کی بھورے رنگ کی بڑی سی مردہ آنکھوں میں ماضی کی یاد سے ہلکی چمک ابھری۔ نوڈلز کا ڈبہ ہاتھ میں کانپ رہا تھا۔ شائد ان لمحوں کا درد پھر سے اس کی رگ و پے میں اترا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نواب صاحب کا سال بعد ہی انتقال ہو گیا، مرحوم کے بیٹوں نے عدت کے دنوں میں اپنا اپنا حصہ ڈالا اور ہمیں دھکے مار کر گھر سے نکال دیا" وہ سر نیچے جھکا چکی تھی۔ لہجہ اب زکام زدہ لگ رہا تھا

Kitab Nagri Special

"گھر واپس آئے تو۔۔۔ خود پر دروازے بند دیکھے, ماں نے ابا سے چوری پیسے تھمائے اور کہا لکھنو اپنی خالہ کی طرف چلے جائے وہ کوئی کام دلوادے گی گھر آؤ گی تو باپ ماردے گا تمھارے پیچھے بھی ابھی تین پڑی ہیں" اس کی آنکھ سے آنسو لڑھک کر ڈبے میں موجود نوڈلز پر آ گرا

"کیا کرتے اکیلے ہی لکھنو کی ٹرین پکڑی اور خالہ کی طرف چل دیے, مگر خالہ کے گھر نا پہنچ سکے وہیں ٹرین سے ہی چند مشکوک لوگوں کی نظر میں آگئے کہ اکیلی ہے, بے آسرا ہے, بس ٹرین کے باتھ روم میں وہ زبردستی گھسے اور بازو میں کچھ چبھو دیا پھر جب بھی آنکھ کھلتی کوئی نوچ رہا ہوتا تھا, زیادہ ہوش میں آنے لگتے تو انجکشن لگا دیا جاتا تھا۔ جب مکمل ہوش آیا تو خود کو یہاں پایا "

وہ اپنی کہانی سنا رہی تھی اور جوی کے رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے۔

"یہاں آکر اصل اذیت کا سفر شروع ہوا, روح تک کو نوچ کھایا حرام کے پلوں نے اور پھر ایک دن گردہ نکال لیا , حیران تو اس بات پر ہیں کہ زندہ کیوں ہیں ہم مر کیوں نا گئے ؟" زکام زدہ بھاری آواز کے ساتھ اب آنسو متواتر لڑھک رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"اب توبس روز دعا کرتے ہیں کہ جلدی مر جائیں, تم بھی دعا کرو کہ تم جلدی مر جاؤ کیونکہ یہاں جو مر جاتی ہے وہی آزادی پاتی ہے۔اور جب وہ مر جاتی ہے تو باقی سب لڑکیاں دروازے کی سلاخیں بجا بجا کر جشن مناتی ہیں" تمنانے پھیکی سی مسکراہٹ سجا کر کہا

وہ دم سادھے یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔ تمنااب آنسو صاف کرتی نوڈلز زہر مار کر رہی تھی۔ پھر اس کو بھی کھانے کا اشارہ کیا۔

"کھالو ورنہ یہاں کے چوہے بھی بہت بھوکے ہیں" تمنانے پھیکی سی مسکراہٹ سجائی۔

جوی نے چونک کر ارد گرد دیکھا۔اور پھر نوڈلز اٹھا لیے۔

☆☆☆☆☆

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

چین کے شہر شھنگائی میں یہ چمکتی صبح پوری دلکشی کے ساتھ اس دوڑتی بھاگتی دنیا میں دن کی شروعات کر چکی تھی ۔لیجزیو کی آسمان سے باتیں کرتیں عمارتوں میں چھل پہل اور ان بلند و بانگ عمارتوں کے سامنے بہتے کشادہ ہنگپو دریا میں کشتیوں میں مسافروں کی آمدورفت کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔

ہاروی پروڈیکشن کی ٹیم اپنی شوٹنگ کے تیسرے دن سیٹ پر پہنچ چکی تھی۔دران ملک سیاہ تھری پیس سوٹ میں ملبوس سیاہ گلاسز آنکھوں پر سجائے اپنی تمام طرو قار کے ساتھ جلوہ کناں تھا۔

ان لوگوں کا آج کا فلمایا جانے والا منظر یہیں لیجزیو کی عمارتوں کے سامنے دیبنڈ میں دریا کے کنارے پر تھا۔

منظر میں دران کے ساتھ کارلہ کے مناظر بھی شامل تھے جن میں اسے کارلہ کو کمر سے تھام کر گھمانا اور اپنے قریب کرنا تھا۔دران جس کے لیے فائٹنگ اور دوسرے کئی مشکل منظر کرنا بائیں ہاتھ کا کھیل تھا مگر رومانوی مناظر میں آکر اس کی عدم دلچسپی سب کو واضح محسوس ہوتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

اس میں کوئی شک نہں تھا کہ وہ اداکاری کے باقی تمام کرداروں میں بہترین جوہر دکھا کر اپنا لوہا منوا چکا تھا لیکن رومانوی مناظر یا تو فلم سے بلکل ہی تلف کروا دیتا تھا جیسا کہ اس دفعہ ہوا تھا یا پھر ان کو عدم دلچسپی سے فلماتا تھا ۔یہی وجہ تھی وہ ہیروئین کے ساتھ کیمسٹری کی لسٹ میں زیرو نمبر پر تھا۔

اب بھی وہ سرخ رنگ کی میکسی میں ملبوس غضب ڈھاتی حسین اداکارہ کارلہ کو کمر سے تھام کر دو دفعہ گھماتے ہوئے اپنے قریب کر چکا تھا۔ مگر ہدایتکار بروس کو یہ منظر پسند نہیں آرہا تھا۔

"کٹ۔۔۔کٹ۔۔۔شارٹ بریک لیں اس کے بعد دوبارہ ٹیک لیں گے سر۔۔۔" بروس نے تیسری دفعہ ٹیک لینے کا حکم جاری کیا اور دران کی طرف انگوٹھے کا اشارہ کیا۔

دران نے غصے سے بروس کی پشت کو گھورا جو دوسری دفعہ بھی منظر کو کٹ کروا چکا تھا۔اسے جتنی کوفت ہو رہی تھی بروس اتنا ہی سین لمبا کھینچ رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

بروس اس فلم کا ہدایا تکار تھا اور وہ ہاروی پرڈوکشن کا بہت عرصے سے حصہ تھا۔ بروس کو دران پر پہلے سے ہی بہت تمس تھا کہ اس نے فلم میں اس کے شامل کئے ہوئے رومانوی مناظر تلف کروادیے تھے اب اس منظر کے وہ زیادہ ٹیک لے کر اسے زچ بھی کر رہا تھا۔

بروس کے منع کرتے ہی, کیمرے گھوم گئے تھے۔ میک اپ کرنے والے اور پانی پلانے والے بھاگتے ہوئے کارلہ اور دران کی طرف آرہے تھے۔ باقی سارا عملہ بھی اپنی ذمہ داری سے ہٹتے ہوئے اب ایک دوسرے کے ساتھ باتوں میں محو تھا۔

دران نے آنکھوں کو چندھی کیے پیشانی پر بل ابھارے, گھور کر بروس کو دیکھا جو اب کچھ دور چھتری کے نیچے بیٹھے ہاروی کی طرف جارہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس کے سامنے کھڑا لڑکا اس کے غصے سے بے نیاز میک اپ درست کر رہا تھا۔ دران نے ایک ہاتھ کھڑا کرتے ہوئے لڑکے کو روکا اور خود لمبے لمبے ڈگ بھرتا کچھ دوری پر بیٹھے ہاروی اور بروس کی طرف بڑھا۔

Kitab Nagri Special

بروس اب ہاروی کے ساتھ والی کرسی پر براجمان ہو کر مشروب کا گلاس اٹھا رہا تھا جب وہ سر پر پہنچ کر کھڑا ہو چکا تھا۔ بروس نے گلاس کو منہ سے لگائے نگاہیں اٹھائیں۔ دران سرخ چہرہ لیے کھڑا تھا۔

"یہ میرا لاسٹ ٹیک ہو گا اس کے بعد میں ایک بھی اور ٹیک نہیں لوں گا" دران نے انگلی کھڑی کرتے ہوئے اپنا اٹل فیصلہ سنایا

بروس ایک دم چونک گیا، وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ جان بوجھ کر زیادہ ٹیک لے رہا ہے، دران دوٹوک انداز میں فیصلہ سنا کر وہاں رکا نہیں تھا جس تیزی سے آیا تھا اسی تیزی سے واپس پلٹ گیا۔

"بہت بہت بد دماغ ہے، یہ جتنا مہنگا ایکٹر ہے اتنا ہی الٹ دماغ کا مالک ہے کیوں کاسٹ کیا تھا اسے اتنے مہنگے پروجیکٹ میں" بروس نے ناک چڑھاتے ہوئے اس کی پشت کو گھورتے ہوئے سوال کیا

"وہ اپنی اس بد دماغی کو اپنی پہچان کہتا ہے، دُرانگ پھاڑ دینے والا، چیر کر رکھ دینے والا" ہاروی نے اسے درنگ کے نام کا مطلب بتاتے ہوئے قہقہ لگایا

Kitab Nagri Special

وہ بروس کی دران سے نفرت سے لطف اندوز ہو رہا تھا بروس نے غصے میں سر ہوا میں مارا, ہاروی اب ہنسی کو دبا کر سنجیدگی سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"غصہ مت کرو یہ ایسا ہی ہے۔ یہ تو کِسنگ سین بہت مشکل سے کرتا ہے اور وہ بھی زیادہ طرا اور یجنلی نہیں کرتا ٹیکنالوجی استعمال کرواتا ہے, یہ میرے لیے ایک چیلنج ہے سٹیفن نے کہا تھا یہ تمھاری فلم میں کام نہیں کرے گا" ہاروی نے بروس کو دران کے مطلق مزید آگاہ کیا

"جانتا ہوں سب میں, ڈرامے ہیں اس کے یہ سب, جو زیادہ تاثر دیتے ہیں وہ زیادہ کمزور ہوتے ہیں" بروس نے ٹھوڑی کو کھرچتے ہوئے درشت لہجے جواب دیا

"نہیں ڈرامے نہیں کرتا شروع سے ہی ایسا ہے, نتھن نے متعارف کروایا تھا اسے, پہلے ایک سال معمولی اسٹنٹ مین کے طور پر کام کرتا رہا ہے انڈسٹری میں" متوازن لہجے میں کہتے ہوئے ہاروی نے میز پر رکھا لیپ ٹاپ اپنی طرف گھمایا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"اگر یہ بات ثابت کر دوں کہ یہ صرف اس درانگ کے ڈارمے ہیں تو کیا دو گے مجھے" بروس نے بھنویں اچکائے کمینگی سے پوچھا

ہاروی نے لیپ ٹاپ پر جھکی نگاہ اٹھائی اور پھر استہزئیہ مسکایا

"اوہ۔۔۔بس کر بھائی, اس سے وہ سین تک تو کروا نہیں سکے میں یا تو, اب یہ کہاں سے ثابت کریں گے" ہاروی نے تمسخرانہ کہا

"تمہیں ویڈیو چاہیے یا پکس بس یہ بتاؤ" بروس نے ناک پھلائے وثوق سے پوچھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایسے جیسے اب یہ اس کی عزت کا معاملا بن چکا ہو, ہاروی نے چند سکینڈ حیرانگی سے بروس کے چہرے پر موجود سختی کو دیکھا۔

Kitab Nagri Special

"ویڈیو کیونکہ اگر اس کی ایسی ویڈیو میڈیا پر آگئی تو سمجھو اس کا یہ جو سو کالڈ اپچی ٹیوڈ ہے۔ پاش پاش ہو جائے گا" ہاروی نے خباثت سے آنکھ کا کونا دبایا

"ہم۔م۔م تو بس پھر دیکھتے جاؤ, لگتا ہے کچھ مکس کرنا پڑے گا, پروسٹی ٹیوٹ۔۔۔" بروس نے پر سوچ نگاہیں سامنے دران پر مرکوز کرتے ہوئے بات ادھوری چھوڑی

ہاروی ایک دم سے چونک کر سیدھا ہوا اور پہلے اس کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا, دران اپنے کیبن کے قریب کھڑا سگریٹ سلگائے انل سے باتوں میں مصروف تھا۔ ہاروی نے نگاہیں بروس کی طرف گھمائیں۔

"نو۔۔۔نو۔۔۔اُس سب کو اس معاملے سے الگ رکھو وہ سب الیگل ہے کسی کو بھنک بھی پڑی نا تو" ہاروی نے دانت پیستے ہوئے آواز کو دھیما رکھا۔

"کچھ نہیں ہو گا بس ایک لڑکی ہی تو چاہیے اور کچھ کیمرے" بروس استہزائیہ مسکرایا۔

Kitab Nagri Special

"پھر سے سوچنے کا مشورہ دوں گا" ہاروی نے لب بھینچے گہری سانس لی

"نہیں میری جان گھبرانے کی ضروت نہیں ہے, وہ بھی فلم ہوتی ہے یہ بھی فلم ہو گی فرق صرف اتنا ہو گا اس میں ہیرو کو نہیں پتا ہو گا کہ یہ فلم ہے" بروس نے پھر سے آنکھ دباتے ہوئے ہونق بنے ہاروی کو پوری بات سمجھائی

"نہ۔۔۔نہ۔۔۔۔مجھے یہ بات ٹھیک نہیں لگ رہی کوئی اور طریقہ سوچو" ہاروی نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اپنا ڈر ظاہر کیا

Kitab Nagri

"کچھ بھی نہیں ہو گا سب بس مجھ پر چھوڑ دو سب" بروس نے تو جیسے سب سوچ لیا تھا۔

www.kitabnagri.com

اعتماد سے پریشان چہرہ لیے بیٹھے ہاروی کو دیکھ کر مسکرایا

"تم ریلکس ہو جاؤ سب مجھ پر چھوڑ دو بس ایک عدد پارٹی کا اہتمام ہو جائے, او کے میں ذرا اس کا آخری ٹیک لے کر آیا "

Kitab Nagri Special

بروس نے ہنستے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ کا دباؤ ڈالا جواب بھی حواس باختہ بیٹھا تھا۔

بروس اپنی جگہ سے اُٹھا اور قدم کیمروں کی طرف بڑھا دیے جہاں دران اپنا ٹیک دینے کے لیے تیار کھڑا تھا۔

☆☆☆☆☆

کراچی کے بہت پرانے متوسط طبقے کے رہائشی علاقے میں دو منزلہ ملک ہاؤس میں اب دوسری پیڑھی اپنی زندگی کے ماہ و سال گزار رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ملک ہاؤس دو بھائیوں بختاور ملک اور سخاوت ملک کی مشترکہ ملکیت تھا۔ بختاور ملک بڑے تھے اور ان کے دو بچے تھے ایک بیٹا نوین ملک اور بیٹی شازیہ ملک جبکہ چھوٹے بھائی سخاوت ملک کے چار بچے تھے۔ بڑا بیٹا اسفند اس سے چھوٹی عصمت پھر یاور اور سب سے چھوٹی بیٹی طلعت۔

Kitab Nagri Special

بختاور ملک اوران کی زوجہ اپنی بیٹی شازیہ کی شادی کے بعد ہی یکے بعد دیگرے اس دار فانی سے کوچ کر گئے تھے اور پھر ان کے بعد ان کا اکلوتا بیٹا نوین ملک بھی بھری جوانی میں اس دنیا کو الوداع کہہ گیا۔

سخاوت ملک کے گزر جانے کے بعد اب ملک ہاؤس کی پہلی پیڑھی میں سے صرف سخاوت ملک کی زوجہ دستگیر بیگم ہی اس گھر میں سب سے بڑی تھیں جو اپنے دو بیٹوں اسفند اور یاور کے ساتھ یہاں مقیم تھی۔

ملک ہاؤس میں آئے دن کسی نا کسی بات پر جھگڑا معمول کی بات تھی کیونکہ اسفند ملک کو کاروبار میں نقصان ہو رہا تھا اور یاور ملک معمولی ملازمت کرتا تھا۔گھر میں کمانے والے دو اور کھانے والے زیادہ تھے مگر یہاں مالی پریشانی کے علاوہ اور بھی بہت مسئلے مسائل تھے اور اب اس وقت بھی لاؤنج سے تھوڑا آگے اس کمرے سے ابھرتی آوازیں پورے گھر میں گونج رہی تھیں آج چھٹی کے دن صبح سے لگا یہ تماشہ رات گئے تک جاری تھا۔

یہ اسفند اور روبی کا کمرہ تھا۔روبی کے جہیز میں آیا لکڑی کا بیڈ, سنگھار میز اور ایک عدد چھوٹا سا پلنگ اس کمرے میں رکھے گئے تھے۔اس وقت کمرے کے وسط میں یاور غصے میں بپھرا کھڑا بیڈ پر بیٹھے اسفند ملک کو اپنے دوپہر کو لیے گیے فیصلے سے آگاہ کر رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

بیڈ کے ایک کنارے پر روبی اپنے جبڑوں کو سختی سے پیوست کئے اپنے غم و غصے پر ضبط کی عکاسی کر رہی تھی جبکہ تین سالہ دران اسفند کے گھٹنے کے پاس بیڈ پر اور دو سالہ برہان پلنگ پر سو رہا تھا۔

"تم دران کو گود لینا چاہتے ہو!!!! یہ کیا بات ہوئی؟ دران نوین بھائی کا بیٹا ہے ہمارے خاندان کا خون ہے پھر اس کو گود لینے کی کیا تک بنتی ہے سب اس کا خیال رکھتے تو ہیں"

اسفند ملک کی پیشانی پر یاور کی بات کو لے کر انگنت ناسمجھی کے شکن نمودار ہوئے۔ یاور ملک دران کو قانونی طور پر گود لینا چاہتا تھا۔

"بھائی بس کریں کیا خاک خیال رکھتے ہیں, کوئی دھیان نہیں دیتا اس پر, کپڑوں کے نام پر یہ نیکر اور نہ کوئی منہ دھلائے نہ کچھ, کام والی آئے تو نہلا دے نہیں تو ہفتہ بھر ایسے ہی گندہ پھرتا ہے بیچارا" یاور نے بازو کو لمبا تانے ہاتھ کے اشارے سے اسفند کی توجہ دران کی طرف دلائی

Kitab Nagri Special

اسفند نے گردن کو ہلکا سا خم دیا وہ معصوم شہزادوں سی صورت والا بدنصیب بچہ اس وقت پرانی سی پھٹی نیکر پہنے سو رہا تھا۔ کراچی میں آجکل رات کو خنکی بڑھ جاتی تھی لیکن کسی کو یہ زحمت نہیں ہوتی تھی کہ رات کے وقت ہی اسے شرٹ پہنادی جائے۔

آئے دن دران پر بڑھتے ظلم اب یاور کی برداشت سے باہر تھے وہ ایک سال سے یہی سب کچھ دیکھ اور برداشت کر رہا تھا۔

یاور کی گود لینے والی بات پر روبی کو دوپہر سے ہی پریشانی لاحق تھی کیونکہ اگر یاور اس معاملے میں سنجیدہ ہو گیا تو کیا اس کی بہن کو دران کو گود لینا پڑے گا۔ وہ تنگ کر آگے ہوئی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یاور زیادہ جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے, سونی کیا نئی نویلی دلہن آکر اس کو سنبھالنے میں لگ جائے گی؟" روبی نے نروٹھے لہجے میں شکوہ کیا

سونی اور یاور کی تین سال پہلے پسندیدگی کی بنا پر نسبت طے ہوئی تھی۔ یہ پسندیدگی روبی اور اسفند کی شادی سے ہی شروع ہوئی تھی اور پھر بات اتنی بڑھی کہ یاور کی ضد پر سب کو روبی کی بہن سونیا کا رشتہ یاور کے لیے لینا پڑا لیکن

Kitab Nagri Special

اب جب شادی قریب آنے والی تھی تو یاور کی یہ بات کہ وہ دران کو اپنا نام دے کر اپنا بیٹا بنائے گا کسی طور پر روبی کو ہضم نہیں تھی۔

"ہاں سونی سنبھالے گی۔۔۔ ظاہر سی بات ہے بھابھی, میں جب اُسے گود لوں گا, اپنا نام دوں گا, تو میری بیوی کو اُسے قبول کرنا ہوگا" یاور ملک نے کندھے اچکائے اور اپنے فیصلے کو اٹل قرار دیا۔

"سونی نہیں کرے گی یہ سب" روبی نے ناک پھلا کر یاور سے کہا اور غصے سے اسفند ملک کی طرف پلٹی

"اسفی میری بات سنیں۔ یاور بات کو فضول میں بڑھاوا دے رہا ہے۔ ہم سب دران کا جتنا ہو سکتا ہے خیال رکھتے ہیں۔ اب اپنے بھی سو کام ہوتے ہیں سو بکھیڑے ہوتے ہیں۔ اس کو گود میں اُٹھائے اُٹھائے تو نہیں پھر سکتے "روبی نے ماتھے پر شکن کی تعداد بڑھاتے ہوئے شوہر کو صفائی پیش کی

کرتی بھی کیوں نہ دران کو لانے والا اور یہاں رکھنے پر بضد ہونے والا اسفند ملک ہی تو تھا۔

Kitab Nagri Special

"اٹھائے اٹھائے پھرنے کا کون کہہ رہا ہے آپ سے بھابھی, ان سو کاموں اور سو بکھیڑوں میں آپ برھان کا اور عصمت باجی فائقہ کا دھیان رکھتی ہیں نہ ؟ تو اسے کیوں بھول جاتے ہیں آپ سب" یاور کا پارہ تو آج کسی صورت کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔

وہ ایسا ہی تھا ڈٹ جانے والے اور لڑ جانے والا اس کا منہ بولتا ثبوت سونی تھی جس کے لیے دستگیر بیگم کسی صورت نہیں مان رہی تھیں اور پھر یاور کی ضد کے آگے ہار ماننی پڑی۔

"تم گھر ہوتے ہو جو تمہیں پتا ہو ہم کتنا دھیان رکھتے ہیں یا کتنا نہیں" روبی نے ناک چڑھا کر تر کی بتر کی جواب دیا

"بھابھی میں لڑنا نہیں چاہتا ہوں آپ سے" یاور نے نظریں چرائیں

"تم بات بھی غلط کر رہے ہو۔ سونی ہرگز آتے ہی ایک تین سال کے بچے کی ماں نہیں بنے گی۔ میری بہن کوئی گری پڑی ہے جو یوں تم اس کے سر پر بچہ مسلط کرو گے" روبی نے ہاتھ ہوا میں گھمائے فیصلہ سنایا۔

Kitab Nagri Special

"ٹھیک ہے مت بنے دران کی ماں, پھر میری بیوی بھی نہیں بنے گی" یاور کے دوٹوک لہجے میں کہے گئے جملے پر اسفند اور روبی ایک ساتھ دم بخود ہوئے

"یاور بکواس بند کرو سونی کو تم یوں فضول کی بات پر چھوڑ دو گے کیا؟, دران نوین بھائی کا بیٹا ہے۔ وہ ہمارے چچا زاد تھے۔ اس لحاظ سے اب دران کی ذمہ داری ہم سب پر ہے نا کہ صرف تم پر" اسفند ملک کی رعب دار گرج پر بھی یاور کی پلک تک نہیں جھپکی

"بھائی اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں اسے گود نہ لوں تو پھر میری ایک بات مانیں دران کو شازیہ آپا کہ پاس بھیج دیں وہ سگی پھپھو ہیں اس کی شائد وہ ہی۔۔۔" یاور نے گہری سانس لیتے ہوئے اپنی اگلی شرط سے آگاہ کیا

اسفند اس کی اس بات پر سٹپٹا کر سیدھا ہوا چہرے پر غصے کے آثار ایک دم سے بڑھے

Kitab Nagri Special

"ہاں تاکہ وہ تایا کی باقی بچی کھچی جائیداد بھی دران کے بہانے ہم سے لے اڑے۔ ہے نہ؟ وہ کہے گی نوین کا بچہ میں پال رہی ہوں تو اس کے حصے کی جائیداد بھی میں لوں گی" اسفند ملک نے دانت پیستے ہوئے اسے نوین کی بہن شازیہ کے ارادوں سے آگاہ کیا

"لالچ میں آپ سب ایک بچے کی زندگی برباد کر رہے ہیں اور کچھ نہیں, بھائی آپ کو نہیں پتا وہ کتنی مار کھاتا ہے سارا دن" یاور نے چیختے ہوئے کہا اور غصیلی نگاہ روبی پر ڈالی

"اسفی یہ بدتمیز اتنا ہے کیا کریں, برھان اور فائقہ کو مارتا ہے, گند ڈالتا ہے, اب برھان بھی تو ہے اس سے چھوٹا ہے پر مجال ہے کچھ الٹا سیدھا کرے اور یہ۔۔۔ یہ تو آفت کا پرکالا ہے۔ جب اتنے کام الٹ پلٹ کرے گا تو ظاہر سی بات ہے مار بھی کھائے گا, اس کی جگہ برھان یا فائقہ ہوں تو وہ بھی اتنی ہی مار کھائیں گے" روبی نے تنک مزاجی سے جواب دیا

"بھابھی آپ تو چپ ہی کریں بس" یاور نے ہاتھ سیدھا کھڑا کرتے ہوئے روبی کو بولنے سے روکا

Kitab Nagri Special

"ایک منٹ چپ کرو تم دونوں۔۔۔۔ یہ طلعت کیا کرتی رہتی ہے سارا دن اس کو بلاؤ ذرا, روبی بلانا ذرا اسے" اسفند نے طلعت کا پوچھا اور ساتھ ہی روبی کو اسے لانے کا اشارہ کیا

روبی ایک خون آشام نگاہ یاور پر ڈالتی اور منہ میں بُڑ بڑاتی باہر نکلی۔ یاور ناک پھلا کر اسفند کی طرف متوجہ ہوا

"بھائی طلعت نے کیا کرنا ہے وہ بھی گا ہے بگا ہے اس کارِ عظیم میں اپنا حصہ ڈالتی ہے, جب دل چاہتا ہے مارتی ہے اس کو" یاور نے سر ہوا میں مارتے ہوئے طلعت کے بارے میں اسفند کو آگاہی دی

"جی بھائی۔۔۔" طلعت نے دروازے پر ہاتھ رکھے تیکھی سی آواز میں پوچھا اونچے سے قمیض شلوار میں کھلے بال چھوڑے جدید سے فیشن سے لیس بیس سالہ طلعت حیرت سے کمرے کے گرم ماحول کو دیکھتے ہوئے اندر داخل ہوئی روبی بھی اس کے پیچھے ہی کمرے میں داخل ہوئی۔

"طلعت تم بھی دران کو مارتی ہو, افسوس ہوا مجھے یہ جان کر مطلب یہاں اس گھر میں ان پڑھ اور پڑھے لکھے سب برابر ہیں" اسفند نے تاسف سے آنکھیں پھیلائیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"بھائی میں کب مارتی ہوں دران کو؟"طلعت صاف مکرتے ہوئے اب یاور کو گھور رہی تھی۔

یاور سے تو اس کی ایک پل کے لیے نہیں بنتی تھی۔

"جھوٹ مت بولو تم یاد کرو وہ پرسوں کیسے مار رہی تھی تم اسے "یاور نے کمر پر ہاتھ رکھے سر کو ہلاتے ہوئے اسے یاد دہانی کروائی جو مکمل طور پر بھولے کھڑے تھی۔

"وہ اس دن تو اُس نے میری اتنی مہنگی کریم ساری اپنی ٹانگوں پر لگا کر ضائع کر دی تھی تو میں نے تھوڑی سی سزا دی تھی اس کو بس "طلعت نے اسفند کی طرف دیکھتے ہوئے بیچارگی سے اپنی صفائی دی

"تھوڑی سی سزا۔۔۔اوہ میرے خدا کسی قدر جھوٹی ہے یہ لڑکی, بھائی اس نے پتا کیا حرکت کی تھی, دران کو بالوں سے پکڑ کر اس کے گال پر تھپڑ مار رہی تھی "یاور نے اس کے جھوٹ پر اپنے سر کو دونوں ہاتھوں میں جکڑ لیا ۔

Kitab Nagri Special

"بھائی میں ہلکی ہلکی چپت لگا رہی تھی, میں صرف ڈرا رہی تھی اسے زور سے کب مار رہی تھی"طلعت نے پھر سے صفائی دی

"ہاں تھپڑ کی آواز مجھے اسی لیے لاؤنج میں بھی سنائی دے گئی؟"یاور نے چیختے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں

"طلعت۔۔۔تم سے یہ توقع نہیں تھی مجھے کم از کم تم تو دران کی دیکھ بھال کر سکتی ہو نہ؟"اسفند نے تاسف سے سر ہلاتے ہوئے کہا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بھائی میں کہاں کر سکتی ہوں, کالج سے آتی ہوں تو اتنی تھکی ہوئی ہوتی ہوں اور شام کو عصمت باجی اور بھابھی نے سارے کام میرے سر پر ڈال دیے ہیں "

طلعت نے ناک بھینچے اس ذمہ داری سے ہاتھ کھڑے کیے

Kitab Nagri Special

طلعت کے سفید جھوٹ پر روبی کا منہ پورا کھل گیا وہ جو ابھی تک بھائی اور بہن کی لڑائی میں دل ہی دل ہنس رہی تھی تنک کر آگے ہوئے

"بس کرو طلعت تم تو, کالج سے آکر کمرے میں ایسی بند ہوتی ہو کہ پوچھو مت, کام تو پھر دور کی بات ہے" روبی نے ہاتھ نچاتے ہوئے اسے آئینہ دکھایا

"چپ کرو تم لوگ خدا کا واسطہ چپ کرو" اسفند نے جھنجلا کر دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے

روبی اور طلعت نے زبردستی لب بھینچے اور سانس اندر کھینچتی ضبط سے سیدھی ہوئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"طلعت کل سے تم گھر کے کوئی کام نہیں کرو گی تم دران کو سنبھالو گی صرف" اسفند نے انگشت انگلی تان کر حکم صادر کیا

Kitab Nagri Special

"بھائی مجھ سے نہیں ہو پائے گا یہ بہت شرارتی ہے" طلعت نے خشمگیں نگاہوں سے دران کو گھورتے ہوئے صاف انکار کیا

"بچے شرارتی ہی ہوتے ہیں, وہ بچہ ہے صرف تین سال کا ہے ابھی نا سمجھ ہے" اسفند نے حیرت سے پیشانی پر افقی شکن ابھارے

"یہ بات ان کی موٹی عقلوں میں جائے تب نہ, بھائی آپ کو جو کرنا ہے کریں لیکن میرا فیصلہ اٹل ہے میں دران کو لیگلی طور پر گود لوں گا" یاور کی سوئی وہیں اٹکی تھی وہ ڈٹا ہوا تھا اپنے فیصلے پر

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہو گا ہم میڈ رکھ لیتے ہیں مل کر دران کے لیے" اسفند نے اگلا حل پیش کیا

روبی کا منہ کھل گیا آنکھیں اور لب ایک ساتھ سکوڑتی وہ اسفند کی طرف بڑھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"واہ۔۔۔بہت خوب کہی, اتنی ہی کوئی لاٹری نکل آئی ہے تو بیوی کے کام کے لیے رکھ دیں میڈ, یہ نواب زادہ بہت عزیز ہے آپکو جو اس کے لیے رکھیں گے" روبی کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

"کچھ نہیں ہو سکتا یہاں کچھ نہیں ہو سکتا" یاور نے کمر پر دھرے ہاتھ افسوس سے ہوا میں اٹھائے۔

دستگیر بیگم آہستہ آہستہ چلتیں چھڑی کے سہارے کمرے کے دروازے میں آئیں۔ وہ کب سے لاؤنج کے پلنگ پر کروٹ بدل رہی تھیں لیکن کمرے کا شور کہاں سونے دے رہا تھا۔ ان سب میں فقط عصمت نہیں تھی کیونکہ وہ رات کو فائقہ کو لے کر اوپر چلی جاتی تھی۔

"اسفی۔۔۔میں کہے دیتی ہوں پہلی فرصت میں بچے کی سنت پوری کرواؤ پہلے, اس انگریز بڈھی کو تو اسلام کا کچھ پتہ نہیں تھا تم لوگوں کو تو ہے, پلیت کہیں کا کبھی کسی برتن کو چھوتا کبھی کہاں کبھی کہاں "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دستگیر بیگم کا ایک ڈیڑھ سال سے وہی راگ تھا اور آج بھی وہ اسی بات کو دہرا رہی تھیں۔ دران جب اس گھر میں آیا تھا ڈیڑھ سال کا تھا۔ آج کل کرتے وہ تین سال کا ہونے کو آیا تھا مگر وقت نہیں ملا تھا کسی کو یاور پڑھائی کے لیے پنجاب میں تھا۔

دستگیر بیگم کے اپنے ہی مسئلے تھے ایک تو انہیں دران انگریز ماں کا بیٹا ہونے کی وجہ سے کَھلتا رہتا تھا اوپر سے ان کو دران کے نوین کا خون ہونے پر بھی شک تھا۔

"یاور اسے لے جاتے ہیں آج ڈاکٹر کے پاس "اسفند نے دران کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے یاور کی طرف دیکھا

"وہ میں کر لوں گا بھائی, بے فکر رہیں میں نے اس کی دیکھ بھال کے لیے چھٹی لی ہے آفس سے "یاور نے تسلی دلائی

"ٹھیک ہے اور تم اسے گود نہیں لے رہے ہو۔ یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے آج کے بعد کسی نے بھی دران کو ہاتھ بھی لگایا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا "اسفند نے گردن گھما کر سب کو گھورتے ہوئے تنبہیہ کیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

سب ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے مگر جانتے تھے یہاں اس پر عمل مشکل تھا۔ پھر آہستہ آہستہ سب کمرے سے جانے لگے تھے۔ اسفند ملک نے دران کو بیڈ پر سے اٹھایا اور ایک طرف لگے پلنگ پر برھان کے ساتھ لیٹا دیا اور وہ ایک نیکر میں ملبوس پھولے سے گالوں, سفید رنگت اور گہری آنکھوں والا دران ملک روز اپنی زندگی کے بدلتے فیصلوں سے بے خبر سو رہا تھا۔

صبح اٹھتے ہی اس کو کام ہی اتنے ہوتے تھے۔ وہ بولتا کم اور کھاتا زیادہ تھا۔ وہ ہر وقت کسی نا کسی کھوج میں رہنے والا اور مار پیٹ کرنے والا بچہ تھا۔ وہ کتنی دیر تک خاموش یک ٹک سوچ میں ڈوبے رہنے والا بچہ تھا, کسی کو دیکھتا تو گہری نگاہوں سے دیکھتا تھا اور ٹکٹکی باندھے دیکھے ہی جاتا تھا, کچن سے نکالو تو لاؤنج میں پڑی الماری کے درازوں میں سر گھسایا ہوتا وہاں سے ہٹاؤ تو برھان کو نیچے لیٹائے اس کے منہ پر پنچ مار رہا ہوتا تھا, برھان کو بچاؤ تو فائقہ کے بال کھینچ دیتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ویسے تو وہ مسوائے اسفند اور یاور کے ملک ہاؤئس میں سب کا ناپسندیدہ فرد تھا مگر روبی کی نفرت اس کے لیے اس لیے بھی عجیب تھی کہ وہ اکثر رات کو پلنگ پر سے اٹھ کر اسفند ملک اور اس کے درمیان میں لیٹ جاتا تھا۔ اسے اس بات سے بے حد کوفت ہوتی تھی۔ یہ حرکت اپنے بچے کی تو کوئی بھی ماں باآسانی برداشت کر لیتی ہے مگر دران کی یہ حرکت روبی کے تن بدن کو جلا دیتی تھی۔

Kitab Nagri Special

☆☆☆☆☆☆☆

جیسے ہی پارک کے گیٹ سے اندر قدم رکھے اور جووت کی تلاش میں نگاہیں دوڑائیں تو آنکھیں سامنے کے منظر کو دیکھ کر پھٹ کے باہر آئیں۔ ہلکے نیلے رنگ کے لمبے فراک اور چوڑی دار پاجامے پر دوپٹہ گلے میں سکارف صورت ڈالے وہ پورا منہ کھولے ساکن کھڑی تھی۔

شام ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی مریم کے کہنے پر وہ جووت کو لینے نیچے آئی تھی مگر یہاں جووت کو دو بڑے لڑکوں کے ساتھ گتھم گتھا دیکھ کر اس کی سانس اٹک گئی۔ دونوں لڑکے بری طرح جووت کو مار رہے تھے وہ اُس سے عمر میں بڑے تھے اس لیے جووت کی ان کو مارنے کی ہر کوشش ناکام تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

" ارے ارے چھوڑو میرے بھائی کو کیوں مار رہے ہو" ہاتھ کھڑا کیے وہ دور سے ہی اونچی آواز میں چیخی اور تقریباً بھاگتی ہوئی آگے بڑھی

سامنے لڑائی تو بڑھتی ہی جا رہی تھی لڑکوں نے اسے نہ تو دیکھا تھا اور نہ ہی سنا تھا۔ جوی تیز تیز بھاگتی اپنے اور ان کے درمیان کا فاصلہ ختم کر رہی تھی اور نگاہیں بلکل سامنے جووت پر کچھ یوں ٹکی تھیں کہ دائیں بائیں کا کوئی ہوش

Kitab Nagri Special

نہیں تھا,ان دونوں میں سے ایک لڑکے نے جووت کا گریبان تھام کر اسے زور سے زمین پر پٹخا,جوی کی دلخراش چیخ ابھری۔

"چھوڑو اسے شرم نہیں آتی تم سے چھوٹا ہے وہ" وہ پھٹی آواز میں چیختی ہوئی بھاگ رہی تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ وہاں پہنچ کر ان لڑکوں پر جھپٹتی اچانک سے وہ ایک طرف سے نمودار ہوا,نیلی پرانی سی جینز اور گرے ٹی شرٹ میں ملبوس اور ایک سکینڈ کے بارہویں حصے میں پتا نہیں کیسے اتنی تیزی سے ان لڑکوں کو پنچ اور ٹانگیں ماریں کہ دونوں لڑکے جو جووت کو مار رہے تھے اب زمین پر اپنے چہرے اور پیٹ پکڑے لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔جوی اس کی پشت سے ہی اسے پہچان گئی تھی۔وہ وہی بہرہ لڑکا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زمین پر لیٹے لڑکوں نے اُٹھ کر مزاحمت کرنے کے بجائے پارک کے گیٹوں کی طرف دوڑ لگادی۔دونوں کی آنکھوں میں اس لڑکے کے لیے خوف تھا۔جووت اب کپڑے جھاڑتا اور گریبان درست کرتا بڑے زعم میں مسکرا رہا تھا اور پھر وہ پلٹا جس نے ایک پل میں دونوں لڑکوں کو زمین بوس کر دیا تھا۔

Kitab Nagri Special

اتنی جلدی اس نے ایسا کیسا پنچ مارا تھا کہ دونوں ہٹے کٹے لڑکے جو جووت کو دبوچ کر کھڑے تھے۔ایک ساتھ زمین پر گرے تھے۔وہ ابھی اس حیرت سے باہر نہیں آئی تھی کہ اگلا دھماکہ تو اسے دنگ کر گیا۔

"شکریہ دران بھائی"جووت مسکراتا ہوا اس لڑکے سے کہہ رہا تھا اور لب بھینچے اس سے ہاتھ ملا رہا تھا۔

"کیا یہ سن سکتا ہے"حیرت کا شدید ترین جھٹکا آنکھیں بنا جھپکے وہ سامنے جووت کے ساتھ کھڑے اس لڑکے کو دیکھ رہی تھی۔

وہ پلٹا اور شرٹ کے بازو درست کرتا جووت کے قریب ہوا,وہی چہرہ جو اس کے حلیے سے کسی طرح بھی میل نہیں کھاتا تھا۔ویسے ہی بھورے سیدھے بکھرے بال,اداس آنکھیں اور پھر وہ بولا۔

"کیا ہوا تھا۔۔؟ "

Kitab Nagri Special

اس کی آواز بلکل اس کی شخصیت سے میل کھاتی بھاری، رعب دار، بیزار، کھارے پانی جیسی کھردری۔ وہ جووت سے لڑکوں کے مارنے کی وجہ پوچھ رہا تھا اور وہ اس کی آواز کی بازگشت میں جکڑی ششدر کھڑی تھی۔

"بھائی ہمیں کھیلنے نہیں دیتے یہ لڑکے یہاں، کہتے ہیں وہ کونے میں جاؤ، زیادہ جگہ ہم لیں گے، مجھے آج غصہ آگیا میں جھگڑ پڑا ان کے ساتھ" جووت اسے اپنے جھگڑے کی وجہ بتا رہا تھا۔

"ہم۔م۔م۔ دوبارہ کچھ کہیں تو بتانا مجھے" اس نے جووت کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بڑے وثوق سے کہا

جووت نے مسکرا کر خوشی سے سر ہلایا اور وہ آگے بڑھا اور جوی سے بے نیاز اس کے قریب سے سر جھکائے گزر گیا جیسے وہ یہاں موجود ہی نہ ہو۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پل سمٹ کر سست روی سے چلنے جیسا احساس تھا۔ جوی ہلکا سا منہ کھولے اس کے چہرے اور پتھر جیسی گہری آنکھوں کو دیکھ رہی تھی مگر وہ گزر گیا۔ جووت نے قریب آکر اسے ہلایا تو جیسے وہ مجسم سے محرک ہوئی۔

Kitab Nagri Special

"یہ۔۔۔ یہ سن سکتا ہے کیا؟" اپنی ہی آواز کہیں بہت دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"ہاں تو سن بھی سکتا ہے بول بھی سکتا ہے, ویسے اس کو بولنا پسند نہیں زیادہ مارتا ہے بس۔۔۔ آپ کو کیا ہوا یہ انو بھائی کا دوست ہے, فائٹنگ دیکھی اس کی سکول میں بھی ایسے ہی پکڑ کر پٹخ دیتا تھا لڑکوں کو, یہ پنچ مارتا ہے منہ پر دانت توڑ دیتا ہے" جووت جوش سے ہاتھ کے اشارے بناتے ہوئے چہک چہک کر اُسے اس لڑکے کی خوبیاں بتا رہا تھا۔

وہ اب کھوئی کھوئی اس کی پشت کو تاک رہی تھی جو پارک کے گیٹ سے باہر نکل رہا تھا۔

"ان سے سکول میں سب ڈرتے تھے, ایک دفعہ پرنسپل کے بیٹے تک کی دھلائی کر دی تھی۔ او۔ ہو۔ ہو۔ ہو ۔۔۔ کیا مارا تھا۔ باپ رے سر ہی پھوڑ ڈالا تھا" جووت تو اس کا بہت بڑا مداح لگ رہا تھا۔

جوی پر حیرت کے پہاڑ ٹوٹ رہے تھے۔ وہ جسے بہت مظلوم, بہت کمزور اور دُکھی تصور کر رہی تھی وہ تو کچھ اور ہی نکلا تھا۔

Kitab Nagri Special

"ایسا ہے کیا وحشی سا؟" کھوئے سے لہجے میں سوال کیا۔

وہ اب یونہی لمبے لمبے ڈگ بھرتا بہت دور جا چکا تھا نگاہوں سے اوجھل ہو رہا تھا۔

"وحشی سا کیا مطلب!!!!!آپا فائٹر کہو فائٹر, پورے سکول میں سب بھائی بولتے تھے ان کو" جووت نے اس کے وحشی کہنے پر خفگی سے اس کی بہادری کی مزید وضاحت دی

"کیوں تو پھر غنڈا ہے کیا کوئی؟" جوی نے پھر سے بھنویں سکیڑ کر سوال کیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انداز وہی تھا سراسیمگی کی حالت میں جووت کے ہمقدم اس کا ہاتھ تھامے عمارت کے زینے چڑھ رہی تھی۔

"ارے نہیں تو غنڈا کیوں, چمپئین ہے" جووت نے ہاتھ جھلاتے ہوئے پھر سے جوش میں جواب دیا

Kitab Nagri Special

اور پھر بے ساختہ وہ جووت سے وہ سوال پوچھ بیٹھی تھی جو شائد دماغ نے پرکھ کر زبان تک نہیں پہنچایا تھا۔

"مسلم ہے کیا؟ "

سانس اٹکی ,پل تھما, کان سماعت کے لیے کھڑے ہوئے

"ہاں مسلمان ہے "

ناجانے کیوں پر جووت کے جواب پر دل بجھ گیا۔ایسے جیسے کوئی پھانس اٹک جائے سینے میں اور بوجھ سا محسوس ہو ,حالانکہ اسے پہلے سے اندازہ تھا کہ وہ مسلم ہی ہے مگر پھر بھی ناجانے کیوں اس پل دل نے بیتابی سے ایک خواہش کی تھی کہ کاش وہ مسلم نا ہو۔

جووت فلیٹ کا دروازہ کھول چکا تھا اور اندر بھی جا چکا تھا جبکہ وہ بجھے دل کے ساتھ قدم اٹھاتی اندر آئی۔

Kitab Nagri Special

مریم کچھ پوچھ رہی تھی اس سے وہ خالی الذہن وہاں سے گزر گئی, جو وت کی پھر سے کلاس ہو رہی تھی۔ مگر اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔ یونہی ایک ٹرانس کی کیفیت میں وہ واش روم میں گھس گئی۔

واش بیسن کا نل چلائے منہ پر چھپاک چھپاک پانی کے چھینٹے مارے مگر وہ پھر بھی پاس سے گزر رہا تھا۔ بار بار پاس سے گزر رہا تھا۔

اس نے رگڑ رگڑ کر اپنا چہرہ دھو ڈالا آنکھیں کھول کر اس میں پانی کے چھینٹے مارے مگر وہ پھر بھی پاس سے گزر رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"او۔۔۔ گاڈ۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے "وہ خوف سے سامنے لگے شیشے میں خود کو دیکھ رہی تھی۔

گہری رنگت, عام سے نقوش, چہرے پر انگنت مہاسے اور ان کے داغ, گھنگرالے بے رونق بال "ہاں تو اس کا یوں بے نیازی سے گزر جانا بنتا تھا "

Kitab Nagri Special

" مجھ میں ایسا ہے بھی کیا وہ کیوں پہچانتا کہ میں نے اس کو ایک دفعہ انو کے گھر نا ہونے کا بتایا تھا, ایک دفعہ سیڑھیوں پر ٹکرائے تھے" دوپٹے کے پلو سے چہرہ خشک کیا اور باہر آئی

جو وقت کو اب اماں سے مار پڑ رہی تھی۔ وہ بے دل سے وہاں سے گزرتی بالکنی کی طرف بڑھ گئی۔ عقب سے سنانا کی ہانک تھی جسے وہ ان سنا کر چکی تھی۔

"کہاں جا رہی ہو۔۔۔ تمھاری باری ہے آج چائے کی "

☆☆☆☆☆☆☆

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شھنگائی سٹی ہوٹل کی شاندار عمارت کا علیشان کمرہ, کمرہ کیا ہال کہیں تو بھی غلط نہیں۔ بیش قیمت فرنیچر شیشے کی طرح چمکتا فرش اور دیواریں کمرے کے حسن کو بڑھا رہی تھیں۔

Kitab Nagri Special

ہاروی پروڈکشن نے اپنے تمام عملے کو شھنگائی میں شوٹنگ کے دوران اسی ہوٹل میں رہائش دی تھی۔دران اور کارلہ کا کمرہ لیگژری رومز میں آتا تھا۔

اس وقت شام کے سات بج رہے تھے اور آج دن کی شوٹنگ کے بعد وہ کچھ دیر پہلے ہی واپس ہوٹل آئے تھے۔ انل کمرے میں موجود صوفے پر بیٹھا تھا,وہ رات کو سونے کے لیے بس الگ کمرے میں جاتا تھا۔اس کے بلکل برابر میں دران پچھلے دو گھنٹے سے بھنویں اکٹھی کئے لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتے ہوئے پتا نہیں کس کھوج میں محو تھا۔

شوٹنگ سے واپس آتے ہی وہ ڈھیلے سے ٹرائیوزر اور ہلکی پھلکی سی ٹی شرٹ کو زیب تن کر چکا تھا۔اب وہ لیپ ٹاپ کو گود میں رکھے بیٹھا تھوڑی دیر بعد آنکھوں کو سکوڑ کر لیپ ٹاپ پر کچھ پڑھ رہا تھا اور کبھی بالوں میں ہاتھ پھیر کر ماتھے پر آئے بال پیچھے کر رہا تھا۔

" واہ منگیوائے ہوٹل میں ڈنر وہیں ون نائٹ سٹے ہاروی پروڈکشن تو کمال ہے بھئی "انل نے ہاتھ ہوا میں اٹھائے اور لبوں کو ستائشی باہر نکالتے ہوئے توصیفی کلمات کہے۔

Kitab Nagri Special

ہاروی پروڈکشن اپنی گولڈن جوبلی پر ایک بہت بڑی پارٹی کا اہتمام کر رہی تھی چونکہ وہ ابھی اپنے میگا پروجیکٹ کی شوٹنگ پر تھے اس لیے انہوں نے یہ پارٹی بھی شھنگائی کے سب سے مہنگے ترین ہوٹل میں رکھی تھی اور نا صرف یہ تھا بلکہ اپنے پورے عملے کو وہاں ایک رات کی رہائیش بھی دینے جا رہے تھے۔

انل تو ہاروی پروڈکشن کے اتنے بڑے پیمانے پر کئے جانے والے اہتمام پر خوشگوار حیرت ظاہر کر رہا تھا لیکن اس کے بلکل برعکس دران ماتھے پر بل ڈالے لیپ ٹاپ پر پتا نہیں کیا کرنے میں مصروف تھا۔

انل جو مشروب سے لطف اندوز ہوتے ہوئے ہاروی پروڈکشن کی شان میں قیصدے پڑھ رہا تھا۔اچانک اسے دران کے انداز پر کھٹکا ہوا,ایک دم سے چہرے پر سنجیدگی عود آئی اور کھسک کر آگے ہوا گردن موڑے تشویش سے اسے گھورا جواب دونوں ہاتھوں کو آپس میں ملائے اپنے لبوں پر رکھے سکرین کو گھورتے ہوئے کسی گہری سوچ میں غرق تھا۔

"کیا سوچے جا رہا ہے؟ سب ٹھیک ہے نا کیا ہاروی کی سوچ۔۔۔" انل نے سوالیہ نگاہیں اس پر گاڑے اپنی بات کو ادھورا چھوڑا

Kitab Nagri Special

وہ ایسا بے چین تب ہی ہوتا تھا جب وہ کسی کی سوچ پڑھ لیتا تھا اور اب بھی شائد کچھ دیر پہلے جو وہ لوگ شوٹنگ کے بعد ہاروی سے ملے تھے اور دران ہاروی کو غور سے صرف دیکھے جا رہا تھا۔ وہ یہی وجہ تھی۔

"بہت برا پھنسانے کا سوچ رہے ہیں" دران کی آواز گونجی, متوازن بے فکر لہجہ

دران نے گہری سانس لی اور لیپ ٹاپ بند کیا ایک طرف رکھا اور سگریٹ کیس اٹھایا جبکہ انل کے ہر بار کی طرح چھکے چھوٹ گئے تھے۔

"مطلب۔۔۔ کیا سرچ کر رہے تھے تم تب سے, کیا سوچے بیٹھے ہیں وہ لوگ" انل نے الجھ کر سوال کیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دماغ سائیں سائیں کرنے لگا تھا اور ایک سو اسی کی رفتار سے دوڑتے ہوئے بہت سے لمحے ذہن کے پردوں پر تیزی سے اوراق کی طرح پلٹے کھانے لگے۔

Kitab Nagri Special

"یہ مجھے کیا پتہ کیا کرنے والے ہیں, پر کچھ بہت برا۔۔" دران نے لبوں میں سگریٹ پھنسائی کندھے اچکاتے ہوئے لاپرواہی سے کہا

"کس کے ساتھ برا؟" انل نے اب کی بار گھور کر اس کی طرف دیکھا

"میرے ساتھ اور کس کے ساتھ, امیج بلڈنگ گرانے کا سوچ رہے ہیں جہاں تک مجھے شک ہے" خفیف سی استہزائیہ مسکراہٹ سجائے اپنا شک ظاہر کیا۔

انل کی پیشانی پر شکن مزید بڑھ گئے اور چہرے پر اب غصہ تھا جبکہ وہ اب مکمل طور پر مطمئن سگریٹ کے کش لگا رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاروی پروڈکشن کی گولڈن جوبلی کی تاریخ پارٹی کی تاریخ سے بہت دور ہے پھر کیا وجہ ہے کہ وہ یہ پارٹی اتنی جلدی یہاں چائنہ میں میری ہی فلم کے دوران رکھ رہے ہیں, یہ سب کچھ میرے لیے کر رہے ہیں" وثوق سے کہا گیا

Kitab Nagri Special

"اوہ۔۔۔۔آئی سی میں بھی کہوں کہ واہ ہاروی تو بڑا لیگژری اہتمام کر رہا ہے اور درانگ کو سپیشل پروٹوکول, کیا بات ہے "انل نے پر سوچ لہجے میں کہتے ہوئے ٹھوڑی سہلائی

"ٹھیک ہے ہم نہیں جائیں گے "انل نے سر جھٹک کر فیصلہ سنایا اور ایک جھٹکے سے اپنی پشت کو صوفے سے جوڑا اور کان اگلی بات کی سماعت کے لیے کھڑے کئے

"جائیں گے "پر اطمینان آواز ابھری

انل نے لب بھینچے, جانتا تھا وہ یہی کرے گا ہر بار کی طرح, گھور کر دیکھا پر وہاں کوئی اثر نہیں تھا۔

"دران ہر دفعہ کی طرح بلکل نہیں, تم جانتے ہو یہ رسک ہے, ہمیں لیناہی نہیں بھئی, یہ پاکستان یا بیرولی ہلز نہیں ہے ہم چائنا میں بیٹھے ہیں "انل نے سخت اور دوٹوک لہجے میں منع کیا

Kitab Nagri Special

"یہ پاکستان یا بیروِلی ہلز نہیں ہے پر میں دران ہی ہوں" وہی طمانت بھرا پر سکون لہجہ

ٹانگوں کو کراس شکل دی اور سگریٹ کو ایش ٹرے کے کنارے سے ٹکرایا, آنکھوں میں وہی سکوت طاری تھا

"میں تمہیں جانے ہی نہیں دوں گا" انل نے ضد باندھی

"میں بھی جاؤں گا اور تم بھی اب بس چپ" انگشت انگلی لبوں پر ٹکا کر ڈھیٹ پن کا بھرپور مظاہرہ کیا۔

ڈھیٹ پن تو اس کی رگ و پے میں کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔

"یاررر دران۔۔۔ پتہ نہیں کیا گیم کرنے والے ہوں گے وہ لوگ" انل نے جھنجلائے انداز میں کہا

"یہی تو دیکھنا ہے کیا گیم کرنے والے ہیں وہ لوگ" بلا کی دلچسپی تھی

Kitab Nagri Special

وہ اب کھلاڑی ہو چکا تھا اس چیز کے ساتھ , سوچ پڑھنا اور پھر اسے پرکھنا کہ وہ کہاں تک سچا تھا۔اس کی آنکھوں کی پتلیاں اب سکڑ رہی تھیں ایک گہری نگاہ انل پر ڈالی جواب پریشان حال پیشانی کو سہلا رہا تھا۔

"اب تم یہ سوچنا بند کرو کہ تم کس طرح مجھے وہاں جانے سے روک سکو گے "

قہقہ تھا ایک جاندار قہقہ مگر کھوکھلا قہقہ , بے رونق , بوجھل قہقہ

انل نے چونک کر دیکھا آج کتنے عرصے بعد وہ قہقہ لگا رہا تھا۔انل اب بھنویں اچکائے خفگی سے گھور رہا تھا۔اس کے قہقے میں کتنے شکوے چھپے تھے یہ صرف وہ جانتا تھا۔دران کا اور اس کا ساتھ آج کا نہیں تھا پوری دنیا میں ایک واحد وہ تھا جو جانتا تھا وہ معمولی نہیں ہے وہ بہت خاص ہے بہت۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

نگاہ اٹھائے اس کی طرف دیکھا جواب ٹراؤزر کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے سامنے پوری دیوار میں نصب کھڑکی کی طرف جا رہا تھا۔ سامنے، ہنگپو میں روشن کشتیاں اس کے ظاہری اطمنیان جیسی چل رہی تھیں۔ لیکن اندر کیسا طوفان تھا وہ جانتا تھا یا اس کے پیچھے بیٹھا اس کی پرچھائی جیسا دوست۔

☆☆☆☆☆☆

سورج سرمئی اور نارنجی روشنی کی چادر میں لپٹا غروب ہو رہا تھا، سارے دن کی ان تھک، پلک جھپکے بنا ذمہ داری نبھانے کے بعد اب تھکا ماندہ سا آنکھیں موندتا سورج دنیا کو ملگجے اندھیرے میں غرق کر رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سورج کے غروب ہوتے ہی چین کے شہر شنگھائی اور اس کے مضافات میں بلند و بانگ عمارتیں روشنیوں میں نہا گئی تھیں مگر اسی شہر میں یہ ایک جگہ ایسی تھی جہاں نا سورج نکلنے کا پتا چلتا تھا اور نا غروب ہونے کا بس جب سفید بتیاں سرخ بتیوں میں تبدیل ہوتیں تو رات ہو جاتی اور جب پھر سے سفید میں تبدیل ہوتیں تو صبح ہو جاتی۔

زندہ انسانوں کی اس قبرستان میں آج اُس کا دوسرا دن تھا اور یہاں کا ہر پل ایک صدی پر محیط محسوس ہو رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

لڑکیوں کی آوازوں کی بھنبھناہٹ کے ساتھ کبھی دردناک چیخیں اور کوڑے مارنے کی آوازیں ابھرنے لگتی تھیں۔ جیسے ہی کسی کو مارنے کی آوازیں اُبھرتیں تو اس لڑکی کی دلخراش چیخیں اس بند قبروں کے درمیانی راہداری میں گونجنے لگتیں اور باقی سب زندہ لاشیں اپنے سر گھٹنوں میں دے کر کانوں میں انگلیاں گھسا لیتیں۔

تمنا نے اُسے بتایا کہ جب کوئی لڑکی ضد کرتی ہے اور کسی کلائینٹ کو خوش نہیں کرتی پھر اس کو یونہی کوڑوں سے مار پڑتی ہے۔ آج دوسرے دن اب یہ وہ وقت تھا جب خاموشی پھیلنا شروع ہو چکی تھی۔

آہ آج اُسی جگہ اسے پھر سے شام ہو گئی۔ روز رات کو نیند کی وادی میں جانے سے پہلے وہ یہ سوچتی تھی جب آنکھ کھلے گی وہ یہاں نہیں ہو گی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جوی پلنگ پر ٹانگیں لٹکائے ہاتھوں کو گود میں دھرے بیٹھی تھی وہ تقریباً صبح سے ہزار بار سلاخوں سے پلنگ اور پلنگ سے سلاخوں تک کا چکر لگا چکی تھی۔ کمرے کے ایک کونے میں بوسیدہ سی چادر پر تمنا فرش پر سجدہ کیے سر اور ناک کو فرش سے جوڑے ہوئے تھی۔

Kitab Nagri Special

جوی اسے کل سے جانچ رہی تھی کہ وہ دن میں پانچ دفعہ یوں ماتھے اور ناک کو فرش سے جوڑ کر سجدہ ریز ہوتی تھی۔ یہاں وقت کی جانچ کے لیے کسی قسم کی کوئی گھڑی موجود نہیں تھی۔اس لیے وہ اندازے کے مطابق وضو کرتی اور پھر اپنے پلنگ کے گدے کے نیچے سے چھوٹا سا صاف کپڑا نکال کر فرش پر بچھاتی اور نماز ادا کرنے لگتی اور آج بھی وہ چوتھی دفعہ یہی عمل دہرا رہی تھی۔

جوی نے گہری سانس خارج کی اور رخ موڑے باقی دونوں لڑکیوں کی طرف دیکھا وہ دونوں ایک ہی پلنگ پر لیٹی محو گفتگو تھیں۔ یہاں باتیں کرنے اور رونے کے علاوہ کچھ نہیں تھا کرنے کو۔ لڑکیوں کے پاس لباس کے علاوہ کوئی چیز نہیں تھی حتی کہ بالوں کو باندھنے کے لیے یا لگانے کی کسی قسم کی کوئی پن بھی نہیں تھی۔

کمروں میں پنکھے نہیں تھے۔ چھت چھوٹی تھی۔اوپری پلنگ پر لیٹنے والی اگر اپنی ٹانگیں اٹھائے تو چھت سے ٹکرا سکتی تھیں۔ کمرے میں کوئی نوکیلی چیز یا کسی قسم کا کوئی آلہ موجود نہیں تھا جس سے کوئی لڑکی خود کو کسی قسم کا نقصان پہنچاتی یا خودکشی کی کوشش کرتی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جوی آنکھیں اٹھائے کمرے کے چاروں اطراف کو بغور دیکھ رہی تھی یہ کسی عمارت کا تہہ خانہ تھا جہاں نہ کوئی کھڑکی تھی اور نا کوئی روشن دان۔ وہ دماغ میں اس قید سے نجات کا کوئی ذریعہ کھوج رہی تھی پر نگاہ اس کمرے کے ہر کونے سے سر پٹخ کر مایوس واپس آ رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

تمنااس کے ساتھ کل رات بہت دیر تک باتیں کرتی رہی تھی۔ جس میں اس نے اُسے اس جگہ اور لوگوں کے بارے میں اکٹھی کی ہوئی ساری معلومات سے آگاہ کیا تھا۔

رات کو جب وہ اوپر اپنے پلنگ پر اور جوی نچلے پلنگ پر لیٹی تھی تب بھی وہ ایک دوسرے سے باتیں کر رہی تھیں۔ تمنا کو یہاں اس قید میں دو سال ہو چکے تھے اور اس سارے عرصے میں وہ یہاں کے بارے میں بہت کچھ جان چکی تھی۔

رات کو خود بخود پورے ہال کی بتیاں سفید سے سرخ روشنی میں تبدیل ہو گئی تھیں اور بتیوں کے روشنی بدلتے ہی سب لڑکیاں اپنے بستر پر لیٹنے لگی تھیں۔ جیسے ہی روشنی سفید سے سرخ میں تبدیل ہوئی جوی کا خوف بڑھنے لگا۔ اسکی یہاں آج پہلی رات تھی اور کمرہ, اس کی چھت عجیب وحشت زدہ لگنے لگی تھی۔ بس تمنا کی ابھرتی آواز اس کی ڈھارس باندھے ہوئی تھی۔

" کیا تم نے کبھی۔۔۔ بھاگنے کی کوشش نہیں کی یہاں سے ؟ "

Kitab Nagri Special

باتوں کے دوران ہی اس نے تمنا سے سوال کیا تھا۔ سوال کرنے کے بعد وہ اب اپنے اوپر موجود اس کے پلنگ کے نچلے حصے کو گھور رہی تھی۔ خاموشی وقت کے کچھ پل نگل چکی تھی جب تمنا کی دلگیر آواز ابھری۔

"بھاگتے وہ ہیں جن کے پیچھے کوئی ہو, ہم یہاں سے بھاگ کر کہاں جائیں گے, ویسے تو کوئی راستہ نہیں لیکن اگر کوئی کوشش بھی کرتی ہے تو پکڑی جاتی ہے۔ اس کے بعد یا تو ماردی جاتی ہے یا پھر تشدد کے نا ختم ہونے والے دور سے گزارا جاتا ہے "

اوپری پلنگ پر سے چرچراہٹ کی آواز اُبھری اور پھر وہ نیچے اتر کر جوی کے برابر آ کر اس کے پلنگ پر لیٹ چکی تھی ۔اس کے یوں ساتھ آنے پر جوی کے بڑھتے خوف کو جیسے ایک تسکین ملی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ بلیک مارکیٹ ہے جہاں اس وقت تم ہو" تمنا اپنی آواز کو حد درجہ دھیما رکھے ہوئے تھی۔

پتلے سے تکیے پر وہ اب جوی کے ساتھ سر جوڑے ہوئے بول رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

"تم جہاں تھی اس سے پہلے, اگر تمھارا شوہر تم سے وہاں اپنے گھر میں ہی پروسٹی ٹیوشن کرواتا وہ سب لوکل تھا مگر یہاں وہ تمہیں بلیک سیکس پروسٹی ٹیوشن مارکیٹ میں سیل کر گیا ہے۔ "

تمنا کی اس بات پر ایک لمحہ کے لیے سانس رکا, ہلکی سی اُمید بھی ختم ہو چکی تھی۔ مطلب لی تاؤ اسے یہاں بیچ گیا ہے اور اب وہ کبھی نہیں آئے گا۔

"ہم ان کے سکس ور کر ہیں۔ جن سے ان کا بزنس چل رہا ہے۔ سِلیو پروسٹی ٹیوٹ سب سے نچلا درجہ ہے یہاں اس درجے میں یہ لڑکیوں کو سب سے زیادہ اذیت میں رکھتے ہیں اور ہمارے اندر ہماری انا سے لے کر نزاکت تک سب کچھ ختم کر دیتے ہیں, تشدد سے لے کر جسم فروشی تک ہر اذیت سے گزرنا پڑتا ہے, پھر اس کے بعد بہت سی جگھوں کا نا ختم ہونے والا سفر شروع ہو جاتا ہے۔ جس میں اگلا درجہ پورن گرافی سٹرپینگ ہے یہ زبردستی پورن فلمیں بناتے ہیں اور ڈارک ویب سائٹس چلاتے ہیں"

تمنا اسے اس دلدل کی تمام تہوں سے آگاہ کر رہی تھی۔ اور وہ دم سادھے لیٹی تھی کیونکہ اس کی تمام باتیں گلے میں ایک طوق کی طرح اپنی گرفت بڑھا رہی تھیں۔

Kitab Nagri Special

"اس کے بعد ایسکورٹ پروسٹی ٹیوشن ہے۔ یہ بھی ان کے ہاتھ میں ہوتی ہے اس میں یہ لڑکی کو کلائینٹ کے پاس بھیجتے ہیں کسی ہوٹل روم یا کسی فلیٹ میں "

جوی نے سرخ روشنی میں مزید آنکھیں کھولیں۔ کچھ رنگ برنگے سے عکس آنکھوں کے سامنے ناچ رہے تھے اور دماغ میں سائیں سائیں جیسے جھکڑ چلنے لگے تھے۔ اسے بڑھتہ خنکی اپنی ہڈیوں میں گھستی ہوئی محسوس ہو رہی تھی ۔

"اور جب لڑکیاں اپنی جوانی کی حدود سے نکلنے لگتی ہے اور ڈیمانڈ نگ نہیں رہتیں تب یہ لوگ انہیں سٹرٹیٹ پروسٹی ٹیوشن کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ اُنہیں صرف رہائش کی جگہ دیتے ہیں۔ جس کا کرایہ اور اوپر کے پیسے اُن لڑکیوں کو انہیں ادا کرنے ہوتے ہیں۔ اب سب ان پر ہوتا ہے وہ کیسے کمائیں گی, کیا کریں گی, تب وہ سٹریٹ پروسٹی ٹیوشن کرتی ہیں۔ تب جا کر تھوڑی آزادی ہوتی ہے مگر تب تک وہ اتنی تباہ ہو چکی ہوتی ہیں اور عمر کے اس حصے میں ہوتی ہیں کہ باقی معاشرہ انہیں عام انسانوں کی طرح قبول نہیں کرتا اور ان کے پاس سٹریٹ پروسٹی ٹیوشن کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہوتا "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

دلگیر لہجہ تھا جس میں وہ اپنا اور اس کا انجام بتا رہی تھی۔ جوی کو اپنے جسم کے کھڑے ہوتے رونگٹے کیڑوں کے رینگنے کی مانند احساس دلا رہے تھے۔ دل کے دھڑکنے کی رفتار آنے والے وحشت ناک لمحات کو سوچ کر ہی بڑھ چکی تھی۔

"یہاں اس بلیک مارکیٹ میں سب لڑکیاں بائیس سے نیچے کی ہیں اور وہ ابھی سب سے نچلے درجے میں ہیں مطلب ہم سلیو سکس ورکر ہیں۔ ان کو یہاں کلائینٹ کے پاس کم بھیجا جاتا ہے, صرف چند جو سلیو سے ایکسورٹ کے درجے پر جاتی ہیں ان کو کلائینٹ کے پاس بھیجتے ہیں۔ بائیس سے نیچے والی تمام لڑکیوں کو یہ لوگ اپنی ویب ویڈیوز اور سیل کے لیے اور اعضا کی ٹرانسپلانٹ کے لیے رکھتے ہیں کیونکہ ہمارے اعضا جوان ہونے کی وجہ سے زیادہ ڈیمناڈنگ ہوتے ہیں "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ تمنا کو کوئی وحشت ناک داستان سناتے ہوئے محسوس کر رہی تھی۔ شائد وہ اسے ذہنی طور پر آنے والی ساری اذیتوں کے لیے تیار کر رہی تھی تاکہ وہ یہاں سے بھاگنے کے بارے میں سوچنا چھوڑ کر اس زندگی کے ساتھ سمجھوتا کر لے

Kitab Nagri Special

"پھر یہاں سے ہر سال بہت سے ممالک میں قانونی اور غیر قانونی پروسٹی ٹیوشن کا کاروبار چلانے والے بہت سی لڑکیاں خرید کے اپنے ممالک میں لے جاتے ہیں۔وہاں تمام لڑکیوں کو بکریوں کی طرح پیش کیا جاتا ہے اور ان کی بولیاں لگائی جاتی ہیں "

وہ یہ تمام دل دہلا دینے والی حقیقتوں سے آگاہ کرنے کے بعد خود تو جا کر سو چکی تھی۔ لیکن وہ ساری رات اس پلنگ پر کروٹیں بدلتی رہی تھی۔اور اب صبح سے شام ہونے تک وہ تمنا کی رات کی گئی باتوں کو سوچ سوچ کر اپنا دماغ اور اعصاب شل کر چکی تھی۔اسے ہرگز یہاں نہیں رہنا تھا۔اس کا انجام اتنا بھیانک کیسے ہو سکتا تھا۔دماغ آج بھی دل کو رد کرتے ہوئے اپنے ساتھ ہو جانے والی اس انہونی کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں تھا۔

وہ اپنے خیالوں میں اُلجھی سامنے تمنا پر نگاہیں گاڑے ہوئے تھی۔ تمنا نے سلام پھیرا اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے ۔اس سارے دن میں وہ ان پانچ وقت میں تمنا کے چہرے پر ایک عجیب سا سکون دیکھتی تھی۔وہ جب وضو کے بعد واش روم سے واپس آتی اور اپنے سکارف کو اپنے سر کے گرد لپیٹتی تو اس کے نکھرے سے چہرے سے ٹپکتا پانی اور چہرے پر موجود طمانیت اسے اندر سے کوچکے لگانے لگتی۔وہ کتنی پر سکون ہو کر خدا کے روبرو جاتی ہے۔

Kitab Nagri Special

کیا اسے خدا سے کوئی شکوہ کوئی شکایت نہیں؟ جیسے اسے ہے بہت سی شکایت بہت سے دکھوں اور خامیوں کے شکوے وہ یہ شکوے پچھلے سات سالوں سے کر رہی تھی۔

تمنا دعا مانگنے کے بعد اب فرش پر بچھی چادر کو سمیٹ رہی تھی۔ وہ بنا پلک جھپکے اسے دیکھ رہی تھی۔ وہ اب اپنی انگلی کی پوروں کو چھو کر منہ میں بے آواز کچھ پڑھ رہی تھی۔

مضطرب اور حیرت زدہ سی نگاہیں اس نے تمنا پر اٹھائیں جو اُس کے پاس آکر اب اپنے سر پر سے سکارف کھول رہی تھی۔

"تمہیں خدا سے کوئی شکوہ نہیں ہے؟ اتنی اذیت سہنے کے بعد کیسے اس کی عبادت کر لیتی ہو تم؟ "

زکام زدہ بھاری سا لہجے میں وہ پلکیں اٹھائے تمنا سے اپنے ذہن میں ابھرنے والا بے ساختہ سوال پوچھ بیٹھی۔ ایک پل کے لیے تمنا کے ہاتھ تھمے تھے اور سکارف ہوا میں معلق رہ گیا۔

Kitab Nagri Special

وہ آہستگی سے پلنگ پر براجمان ہوئی اور اپنے دونوں ہاتھوں کا دباؤ ڈالتے ہوئے گردن جھکا دی اس نگاہیں اب اپنے ہاتھوں پر اور جوی کی اس پر تھیں۔

"اس دنیا میں ہر کوئی اپنی جگہ لیے ہوئے ہے ہم نہ ہوتے تو اس پلنگ پر یہاں کوئی اور تمنا ہوتی, وہ جانتا ہے کس کی برداشت کس جگہ کے حساب سے اس نے ہر کسی کو اس کی برداشت کے حساب سے اس دور اور اس جگہ پر رکھا ہے جہاں ہونا چاہیے" تمنا کا ٹھنڈا ابر ف لہجہ جوی کے تنے اعصاب پر جیسے پھوار کی طرح برس رہا تھا۔

"اس سے کس بات کا شکوہ کروں کہ ہم یہاں کیوں ہیں؟ ہماری جگہ کوئی اور تمنا کیوں نہیں, ہم اتنی سنگ دل نہیں کہ یہاں اپنی جگہ اپنی کسی اور لڑکی کے ہونے کا شکوہ کریں, اس نے یہاں رکھا ہے تو ہمارا رزق یہیں کا ہے" اس کے لہجے میں ایک ٹھہراؤ تھا ایک درد تھا لیکن ہاں شکوہ کہیں نہیں تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"خودکشی حرام ہے, موت کی دعا کفر ہے, مگر یہاں سے نجات صرف موت ہے اس لیے ہم دعا میں نجات مانگتے ہیں۔ بے شک ایمان ہے کہ ہر مشکل کے بعد آسانی ہے اور ہم اس آسانی کے انتظار میں ہیں "

اس نے جھکی گردن اٹھائی اور جوی کی طرف دیکھا۔

Kitab Nagri Special

"جسم ناپاک ہے, روح اور دل نہیں اور جسم کی کیا وقعت وہ تو یہیں مٹی میں گل سڑ جائے گا اس کے پاس تو روح جائے گی جسے جھنجوڑ کر, نوچ کر بھی یہ درندے ناپاک نہیں کر سکتے, ہم وضو کرتے ہیں تو اپنی آنکھوں سے یہ تصور کرتے ہیں کہ سب نجس اور ناپاکی ڈھل کر بہہ گئی ہے" وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔

بے ہنگم شور اٹھا تھا۔ سلاخوں کے آگے ڈبے پھینکے جا رہے تھے لڑکیاں بھاگ بھاگ کر دروازوں کی طرف جا رہی تھیں۔ تمنا بھی اپنی جگہ سے اٹھ چکی تھی۔ جوی نے دم بخود اس کی طرف دیکھا جو اب کھانا اٹھانے کے لیے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شھنگائی اے۔ پی مارکیٹ رات کے اندھیرے میں دن جیسا سماں لیے ہوئے تھی۔ تیز روشنیوں میں نہایا یہ بازار سفید فرش اور چمچاتی دوکانوں سے لیس تھا۔ یہاں مختلف سامان کی دوکانیں بازار کی گھومتی راہداریوں کے دائیں اور بائیں دونوں اطراف میں موجود تھیں۔ لوگ دوکانوں کے بیچ کی راہدریوں میں گزرتے باتوں میں محو تھے اور کچھ دوکانوں کے اندر خرید و فروخت کر رہے تھے۔

Kitab Nagri Special

ان انگنت لوگوں کے بیچ دران گرے رنگ کے گرم کورٹ کے نیچے سفید ڈریس شرٹ اور سیاہ پینٹ پہنے مختلف دوکانوں میں نگاہیں دوڑاتا ہوا آگے بڑھا رہا تھا۔ شرٹ کے سامنے کے دو بٹن کھلے تھے اور کورٹ کی آستین کے نیچے پاٹک فلیپی اس کے تیز تیز ڈگ بھرنے کی وجہ سے کلائی پر جھول رہی تھی۔ انل بھی سیاہ کورٹ پینٹ کے نیچے نیلی ڈریس شرٹ پہنے مضطرب سے چہرے کے ساتھ اس کے پیچھے خود کو لوگوں سے ٹکرانے سے بچاتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا۔

آج شوٹنگ کے پیک اپ کے بعد دران ہوٹل جانے کے بجائے اسے سیدھا یہاں لے آیا تھا۔ گاڑی میں بھی انل کے بار بار پوچھنے پر وہ خاموش رہا تھا اور اب بھی یہی حال تھا۔ بلکل خاموش گردن کو دائیں بائیں گھماتا، آبرؤ اچکائے وہ کسی مخصوص دوکان کی تلاش میں تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دران کونسی شاپ کی تلاش ہے؟" انل نے پھولی سانس کے ساتھ پوچھا

وہ بمشکل خود کو سامنے آتی لڑکیوں سے ہوتی ٹکر سے بچا سکا تھا کیونکہ اس کی پوری توجہ تیزی سے چلتے دران اور یہاں آنے کی وجہ جاننے پر مرکوز تھی۔

Kitab Nagri Special

لڑکیاں انل کی بدحواسی پر منہ پر ہاتھ رکھے ہنس رہی تھیں اور پیچھے مڑ مڑ کر دیکھ رہی تھیں۔جبکہ دران اب بھی بازار کی راہداری میں متلاشی نگاہیں گھمائے آگے بڑھ رہا تھا۔پانچ سے دس منٹ کی تلاش کے بعد وہ اپنے قدم ایک دوکان کے سامنے روک چکا تھا۔

انل کے ذہن میں کل شام کی ساری گفتگو تھی مگر اب دران ایسا کیا کرنے والا تھا یہ بات اسے تشویش میں مبتلا کر رہی تھی۔

دوکان الیکٹرونک اور کمپیوٹرائز آلات کی تھی۔دران نے ایک سکینڈ کے لیے قدم منجمند کیے اور پھر دوکان میں داخل ہوا انل نے کسی روبوٹ کی طرح اس کے پیچھے ہی قدم بڑھا دیے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ اب دوکان کے کاوئنٹر کے سامنے گردن اٹھائے کھڑا تھا جہاں کاؤنٹر کے پیچھے کھڑا لڑکا اب سوالیہ انداز میں دران کی طرف دیکھ رہا تھا۔دران نے کمر پر ہاتھ رکھے ایک اچٹتی نگاہ پوری دوکان پر ڈالی اور پھر کہنی کو کاؤنٹر پر ٹکاتے ہوئے آگے ہوا۔

"سپائے خفیہ مائیکرو ڈیجیٹل مائیک چاہیے" بھاری سپاٹ آواز گونجی

Kitab Nagri Special

دوکاندار نے ایک لمحے کے لیے اس کی بات سمجھنے کے انداز میں لبوں کو بھینچا اور پھر سر ہلا کر پیچھے مڑا جہاں پوری دیوار میں نصب الماری میں انگنت الیکٹرانک آلات کے ڈبے پڑے تھے۔

انل نے بھی سرسری دوکان پر نگاہ گھمائی اور پھر سراسیمگی سے دران کے قریب ہوا, وہ اب گھڑی پر وقت دیکھ رہا تھا۔

"دران کیا کرنے والے ہو؟" بے چینی سے اس کے کان کے قریب سرگوشی کی

جواب نادار, وہ بے تاثر چہرہ لیے دوکاندار کے ہاتھوں پر نگاہیں مرکوز کیے ہوئے تھا جو ڈبے نکال رہا تھا۔انل الجھ کر آگے ہوا۔اس کے برابر میں کاؤنٹر پر کہنی ٹکائی اور اس کی نگاہوں کے تعاقب میں نگاہیں سامنے جمائیں جہاں دوکاندار اب کچھ ڈبے پکڑے کاؤنٹر کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"دران ہمیں اس سب میں نہیں پڑنا اور نا ہی ہم مینگو لے جا رہے ہیں پرسوں ڈیٹس اٹ" انل کا لہجہ دوٹوک تھا۔

Kitab Nagri Special

دران نے لاپرواہی برتتے ہوئے دوکاندار کی طرف مکمل توجہ مرکوز کی, کہنی کاؤنٹر پر سے اٹھائی اور سیدھا ہوا, دوکاندار دران کو ڈبوں میں سے نکال کر مختلف مائیکرو مائیک دکھا رہا تھا۔

انل نے اس کے ہاتھ میں پکڑی چھوٹی سی چِپ (chip) نما مائیک پر سے نگاہیں ہٹائیں جسے وہ کبھی اپنے کوٹ سے چپکا کر اور کبھی اپنے ہاتھ پر چپکا کر دیکھ رہا تھا۔

"دران۔۔ ہو سکتا ہے تمہیں کل والا معاملہ غلط لگ رہا ہو, اب تم مجھے بتاؤ گے تم کیا کرنے والے ہو؟" انل نے دانت پیستے ہوئے پھر سے کل والی بات دہرا کر سوال کیا

"ہاروی کو ہگ (hug) " دران نے گردن موڑے پر سکون لہجے میں مختصر جواب دیا

"کیا!!!!!۔۔۔؟ "

انل کے چہرے کے تاثرات حیرت سے زیادہ دران کی دماغی حالت پر شبہ کرنے جیسے تھے جبکہ وہ اسی مطمئن انداز میں دوکاندار سے مائیک پیک کرنے کا کہہ رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

کل سے وہ دران کے دماغ سے یہ بات مٹانے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس دفعہ وہ سوچ کو بھانپنے میں غلط ہو سکتا ہے بھلا ہاروی کو اس پر ایسا کیا گرج ہو سکتا ہے کہ وہ اس کی امیج کو خراب کرنے کے لیے اتنا پیسہ لگا دے لیکن دران کی سوچ کی سوئی جب کسی بات پر اٹک جاتی تھی پھر وہ یونہی ہو جاتا تھا۔

انل زچ ہوا جبڑے بھینچے اور کندھے سے پکڑ کر دران کا رخ اپنی طرف موڑا

"ایک تو۔۔۔ میں یہ سوچتا ہوں گاڈ (God) نے تمہیں ہی ایسا دماغ کیوں دیا؟" لہجہ اس کی چپ پر الجھن کا غمازی تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مائیک پیک ہو چکا تھا۔ دران نے کارڈ رقم کی ادائیگی کے بعد جیب میں رکھا اور ہاتھ اٹھائے انل کی حالت سے بے نیازی برتتے ہوئے اس کو چلنے کا اشارہ کیا۔

Kitab Nagri Special

انل نے خفگی سے گھورا اور قدم اس کے ساتھ بڑھا دیے مگر یہ کیا؟ وہ واپس جانے کے بجائے مارکیٹ میں مزید آگے بڑھ رہا تھا۔

"اب ہم کہاں جا رہے ہیں؟ "

انل نے گہری سانس لیتے ہوئے عادت سے مجبور ہو کر پھر سوال کیا جبکہ جانتا تھا وہ اس وقت بولنے کے موڈ میں بلکل نہیں۔ چند منٹ یونہی راہداری میں گھوم کر وہ ایک بیکری کے سامنے رکا اور پھر اندر قدم بڑھا دیے۔ اب کی بار انل کچھ کہے بنا اس کے پیچھے تھا۔

" اب کچھ نہیں پوچھوں گا اس سے" سر کو خفگی اور جھنجھلاہٹ میں زور سے جھٹکا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ ایک چاکلیٹ کیک اور کچھ سینڈوچز پیک کروا رہا تھا پھر کچھ کینڈلز خریدیں جیسے ہی اس نے دوکاندار کو کینڈل کا کہا انل کی سوالیہ رگ پھر سے پھڑک گئی۔ ایک سکینڈ میں وہ اپنے اور اس کے درمیان کا فاصلہ ختم کرتا اس کے کندھے سے کندھا ملائے کھڑا تھا۔

Kitab Nagri Special

"یہ کیا ہے اب سب ؟" حیرت سے ہاتھ کینڈل کی طرف کرتے ہوئے سوال پوچھا

"تمھاری برتھڈے کا سامان" پر سکون لہجے میں جواب آیا

"ہیں!!!!!!!!!!!" انل کا منہ پورا کھل گیا اس کی برتھڈے کب تھی آج۔

"کیا آج ہے ؟" ایک لمحے کو اس کے پر اعتماد لہجے کی وجہ سے وہ خود گڑ بڑا گیا, ایک آبرو اٹھائے سوچا, "نہیں تو یہ جنوری ہے میری برتھڈے تو مارچ میں ہوتی ہے"

"دران یہ کیا چکر ہے ؟ "

پھر سوال پوچھا اب کی بار پیشانی پر شکن کا بے پناہ اضافہ تھا۔ وہ سامان کے بیگ ہاتھ میں پکڑ چکا تھا۔ پھر اس کی طرف دیکھا جواب تک ہلکا سا منہ کھولے کھڑا تھا

Kitab Nagri Special

"تمھاری برتھڈے آج ہے اور میں تمہیں سرپرائز پارٹی دے رہا ہوں ابھی ہوٹل پہنچتے ہی" متوازن لہجے میں جواب دیا اور قدم دوکان سے باہر بڑھا دیے

انل نے گھور کر اس کی چوڑی پشت کو دیکھا, گہری سانس باہر انڈیلی اور قدم اس کے پیچھے بڑھا دیے۔

☆☆☆☆☆☆

چولہے پر رکھی کیتلی میں پانی کے اندر پتی جوش کھا رہی تھی اور جوی نگاہیں اس پر جمائے کھڑی تھی۔ گہرے گلابی رنگ کے پرانے سے جوڑے میں دوپٹے کو سینے پر پھیلائے, شیلف پر دونوں ہتھلیاں ٹکائے۔ وہ خیالوں میں کھوئی سی کھڑی تھی۔

چولہے کے نیچے جلتی آنچ کا عکس دونوں آنکھوں کی پتلیوں میں چمک رہا تھا۔ اس دن میدان کے واقع کے بعد سے وہ عجیب کیفیت کا شکار تھی۔ وہ جسے ہمدردی سمجھ رہی تھی وہ احساس کچھ اور ہی شکل اختیار کرتا جا رہی تھی۔ وہ خود سے تنگ آرہی تھی۔ اس لڑکے کا خیال اٹھتے بیٹھتے ذہن پر سوار رہنے لگا تھا۔

Kitab Nagri Special

دران کا اس سے ٹکراؤ اب بھی ویسے ہی ہوتا تھا لیکن وہ اب اس کی طرف دیکھنے سے کترانے لگی تھی۔ قہوہ پک چکا تھا۔ آنچ کو ہلکا کر کے وہ مڑی۔ فریج میں سے دودھ نکلانے کے برآمدے میں آئی تو جان کی آواز پر فریج کو کھولتے ہاتھ لمحہ بھر کو تھم گئے۔

"لڑکی نے اسلام قبول کر کے مسلم لڑکے سے شادی کرلی ہے" غصیلی لہجے میں وہ مریم سے کسی کا ذکر کر رہے تھے۔

جوی کے کان ایک دم سے کھڑے ہوئے۔ فریج پر ہاتھ تھم گئے۔ جان رات کا کھانا کھا رہا تھا وہ آج بہت دیر سے گھر آیا تھا اور اب وہ اور مریم لاؤنج میں لگی کرسیوں پر براجمان تھے۔ کھانا سامنے لکڑی کی چھوٹی سی میز پر رکھا ہوا تھا۔

جان کھانے کے بعد چائے لازمی پیتا تھا، سنانا سو چکی تھی اور جوی اب جان کے لیے ہی چائے بنا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"کون۔۔۔؟" مریم کی تشویش ناک آواز ابھری

"اپنے عاشق بھائی کی بیٹی اور کون "

جان نے نوالہ توڑتے ہوئے ناک چڑھا کر غصیلے لہجے میں جواب دیا۔ جوی نے جلدی سے دودھ کی بوتل نکالی اور فریج بند کیا

"اوہ خدا۔۔۔ تو اب؟" مریم کا ہاتھ بے ساختہ دل پر گیا

"اب کیا سر پکڑ کر بیٹھا ہے عاشق بھائی, بیچارا کیا کر سکتا ہے غریب بندہ جب جوان بیٹیاں ہیں عزت کا خیال نا کریں۔ تو کیا کرے" جان کے لہجے میں نفرت جھلک رہی تھی۔

جوی کے دل کی دھڑکن بے وجہ تیز ہوئی وہ تیزی سے کچن میں داخل ہوئی کان اب بھی باہر ہی لگے تھے۔

Kitab Nagri Special

"سالن اور ڈالو" جان نے رعب سے پاس بیٹھی مریم کو حکم دیا

مریم جو خیالوں میں غرق تھی سٹپٹا کر سیدھی ہوئی اور پیالی میں سالن اور ڈالنے لگی۔جوی اب دودھ کیتلی میں ڈال رہی تھی۔

"جوی اور سنانا کہاں ہیں؟" جان نے سر جھکائے نوالہ توڑتے ہوئے عجیب شاکی سے لہجے میں سوال کیا

"سنانا سو گئی ہے, جوی چائے بنا رہی ہے آپ کے لیے" مریم نے فوراً مؤدبانہ جواب دیا

"ہم۔م۔م بچیوں پر دھیان رکھو" تھکا سا لہجہ تھا

"کیسی باتیں کرتے ہیں میری جوی اور سنانا ایسی نہیں ہیں" مریم نے فوراً اس بات پر خفگی ظاہر کی

"وہ ایسی نہیں ہیں لیکن وقت ایسا ہی ہے, جوی کے امتحانات کے بعد اسے بس گھر بیٹھالو "

Kitab Nagri Special

اب کی بار جان کا لہجہ زیادہ سخت تھا, مریم نے ایکدم بھنویں اکھٹی کیں۔

"کیسے باتیں کر رہے ہیں اس کو بہت شوق ہے پڑھنے کا" مریم گڑبڑا کر وضاحت دے گئی

"نہیں کوئی ضرورت نہیں, میری چائے کمرے میں لے آؤ" جان نے قطعیت سے کہا

ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھا اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جوی کے ہاتھ چائے کپ میں ڈالتے ہوئے کانپ رہے تھے۔

☆☆☆☆☆☆ باسل

✍ بقلم: ہما وقاص

قسط نمبر 8

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

رات کے ایک بجے بھی شھنگائی کے سٹی ہوٹل اوراس کے مضافات کی عمارتوں میں آنکھوں کو چندھیاں دینے والی زرد سفید اور مختلف رنگ کی روشنیاں جل کر اس آخری چاند کی تاریخ کے پھیلتے اندھیرے کو مات دے رہی تھیں۔

سٹی ہوٹل کی ساتویں منزل کا یہ حسین کمرہ بھی پوری طرح روشن تھا۔ کرسٹن ڈائیور کی بھینی سی خوشبو کمرے کے ہر کونے سے اٹھ کر ماحول کو مسحور کن کر رہی تھی۔

دو نفوس کی موجودگی کے باوجود کمرے کی خاموشی میں لیپ ٹاپ کے سپکیر سے اُبھرتی بازگشت کے علاوہ اور کوئی آواز نہیں تھی۔ کمرے میں موجود ہلکے مسٹرڈ رنگ کے لیدر کاؤچ پر دران اور کچھ دوری پر موجود صوفے پر انل اپنی سماعتوں کو مکمل طور پر لیپ ٹاپ سے اٹھنے والی بازگشت پر لگائے ہمہ تن گوش تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لیپ ٹاپ کاؤچ کے بلکل سامنے رکھی ہوئی چھوٹی گول میز پر پڑا تھا اور کاؤچ پر درانگ آگے جھکا دونوں بازؤں کی کہنیوں کو ٹانگوں پر ٹکائے اور دائیں ہاتھ کو ٹھوڑی کے نیچے رکھے پر سوچ انداز میں بھنویں سکیڑے لیپ ٹیپ سکرین پر نگاہیں جمائے ہوا تھا۔

Kitab Nagri Special

ہلکے گرے رنگ کی شرٹ کا گریبان ٹائی سے آزاد تھا اور سامنے کے دو بٹن کھلے تھے, شرٹ کی آستین کلائی سے اوپر تک مڑی ہوئی تھیں جہاں کلائی کی مضبوط رگیں اب لیپ ٹیپ سے اٹھنے والی بازگشت پر تن کر ابھر رہی تھیں۔ یہ اسکی ضبط کی نشانی تھی, اس کی رگیں تن جاتی تھیں اور جبڑے ایک دوسرے میں پیوست ہو کر چہرے کی سختی میں اضافہ کر دیتے تھے۔

انل کی جھوٹی سرپرائز برتھڈے پارٹی پر وہ ہاروی کے کان کے پیچھے گردن پر مائیکرو چِپ لگانے میں کامیاب ہو چکا تھا جس کے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا کہ وہ گیم پر گیم کھیلنے کا عادی تھا۔

وہ دران ملک تھا جس کو سامنے والے کو اُسی کے انداز میں جواب دینے کی عادت تھی۔ یہ نفرت یہ جلن یہ حسد وہ ان سب میں بڑا ہوا تھا۔ یہ وہ سب احساسات تھے جن میں پنپ کر وہ اس بلندی پر پہنچا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اب بھی ہاروی اور بروس کے ساتھ انڈسٹری کے بہت سے لوگ اس کی اس کامیابی پر کتنے کینہ توز ہیں یہ وہ باخوبی جانتا تھا۔ یہ تلخی یہ روکھا پن یہ خالی ویران قہقہے اور سمندر سی گہرائی لیے آنکھیں یہ سب سہہ کر یہاں پہنچی تھیں۔ اسی لیے وہ اُس دن ہاروی کے دعوت دینے پر ہی ٹھٹھک گیا تھا اور اب اس کو زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑا

Kitab Nagri Special

تھارات کے ایک بجے بروس ہاروی کے کمرے میں موجود تھا اور اب ان دونوں میں ہونے والی گفتگو وہ باآسانی سن رہا تھا۔

"یہ میڈیسن کام کرے گی کیا؟" ہاروی کا متعجب لہجے میں پوچھا گیا سوال لیپ ٹاپ کے سپیکر میں صاف سنائی دے رہا تھا۔

یقیناً بروس نے ہاروی کو کوئی میڈیسن دکھائی تھی جس کے بارے میں وہ اس استفسار کر رہا تھا۔

"ایسی ویسی۔۔۔اچھے اچھوں کی بینڈ بج جاتی ہے اس سے تو درانگ کیا چیز ہے" بروس نے ہلکا سا قہقہ لگا کر کمینگی سے جواب دیا۔

مطلب وہ دران کو پارٹی میں کوئی میڈیسن کھلانے والے تھے۔انل نے ایک دم سے ہڑ بڑا کر دران کی طرف دیکھا جو تاہنوز اسی طرح سر جھکائے سب سن رہا تھا ہاں بس اب ہاتھ کی مضبوط انگلیاں ٹھوڑی سہلا رہی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"کیسے دیں گے یہ دران کو؟" ہاروی اب بروس سے اگلا سوال پوچھ رہا تھا

"اس کے فیورٹ مشروب میں ملا کر سافٹ ڈرنک لیتے ہیں نہ جناب, دی درانگ۔۔۔ سائن آف پاور, ٹارن دا اینمیز, نیور ایور ڈرنک داوسکی, وائن اینڈ رم (درانگ, طاقت کا نشان, دشمنوں کو پھاڑ دینے والا, کبھی بھی وسکی, وائن یا رم نہیں پیتا)" بروس کا لہجہ مسخرگی لیے ہوا تھا۔

وہ اپنی ہی بات کے بعد خود ہی لطف اندوز ہوتا قہقہہ لگا رہا تھا۔

"ہوں" ہاروی نے ہنکارا ابھرا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دیکھتے ہیں کہ تمھاری یہ میڈیسن درانگ کی کیا حالت کرتی ہے؟" ہاروی نے پرسوچ لہجہ میں کہا

یہ سب سن کرانل کی ناک اب غصے میں پھول رہی تھی, جب کہ دران اسی حالت میں ٹکٹکی باندھے بیٹھا تھا۔ البتہ چہرے کا سپاٹ پن اب مزید بڑھ گیا تھا۔

Kitab Nagri Special

"یہ میڈیسن کھائی ہو اور پھر ساتھ میں لیسا جیسی تباہی ہو، پریشان نہیں ہو درانگ دی پاور کی درگت بننے جا رہی ہے" بروس چہک رہا تھا۔

"تباہی وہ بھی لیسا جیسی۔۔۔لیسا کا ہی کہا ہے ناشیون کو؟" ہاروی نے متجسس لہجے میں بات پر زور دیتے ہوئے پوچھا

"ہاں سب سیٹ ہو چکا ہے سب فائنل ہے، لیسا وقت پر مینگو لے پہنچ جائے گی" بروس اسے لڑکی کے بارے میں معلومات دے رہا تھا جس کو وہ شائد دران کو پھنسانے کے لیے اس رات بلوا رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"درانگ کے کمرے میں کیمرے نصب کروا دیے ہیں بیڈ کا ویو ہے" بروس اب ہاروی کو مزید معلومات دے رہا تھا۔

انل بار بار دران کے چہرے کے تاثرات پر جانچتی نگاہ اٹھا رہا تھا۔ جو اسی طرح پر سوچ بیٹھا تھا۔

Kitab Nagri Special

"یس اور اب تو سب انتظار میں ہیں سٹیفن, کیلوین سب پیسہ لگا چکے ہیں, ہمارے ساتھ کام کا پنگا اور نخرہ درانگ کو مہنگا پڑ جائے گا" ہاروی نے مزے سے بروس کے ٹھٹھے میں اس کا ساتھ دیا

"ایک دفعہ, بس ایک دفعہ اس ایٹی چیوڈ پاور مین کا یہ بھرم چکنا چور ہو جائے, پھر دیکھنا کس منہ سے یہ فلم سے مناظر تلف کروائے گا" بروس کی دانت پیسنے جیسی آواز تھی۔

دونوں کا مشترکہ بے باک قہقہ گونجا, دران نے بازو کو جھٹکا اور آبرو اچکائے کلائی پر بندھی گھڑی پر نگاہ ڈالی, سوئیاں رات کا سوا ایک بجا رہی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"چل رات بہت ہو رہی ہے میں چلتا ہوں گڈ نائٹ" بروس اب ہاروی سے اجازت طلب کر رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

دران سیدھا ہوا اور ہاتھ بڑھا کر لیپ ٹاپ کو بند کر دیا, دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں پھنسائے سر کی پشت کے پیچھے کیا اور کاؤچ کی پشت سے سر ٹکایا, کندھوں کے پھیلتے ہی کسرتی بازو اور واضح ہو رہے تھے, لبوں پر استہزائیہ مسکراہٹ آنکھوں کی چمک کے ساتھ ساتھ گہری ہو رہی تھی۔ جبکہ انل اس کے برعکس سر تھام چکا تھا

"اوہ۔۔۔ جیزیز!!!!!۔۔۔ یہ سب کرنے والے ہیں تمھارے ساتھ اور سب کے سب ملے ہوئے ہیں کمینے, اور ہم نہیں جائیں گے تو منہ کی کھانی پڑے گی ان سب کو" انل نے حیرت سے آنکھیں پھیلائیں اور پھر اپنا خیال ظاہر کیا

دران کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر موجود طمانت میں ذرا بھر بھی فرق نہیں آیا تھا۔ وہ اب کاؤچ کے ہتھے پر بازو پھیلائے دوسرے ہاتھ میں پکڑے اپنے موبائل کی سکرین کو اوپری رُخ گھمار ہا تھا۔ آنکھوں کی پتلیوں میں سکرین کی بدلتے عکس واضح ہو رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"انل میرا اوَلیم بِس پوک سوٹ ریڈی کروانا کل شام کے لیے" مگن سے لہجے میں حکم صادر کیا

انل نے چونک کر دیکھا, ہونق ہوتے چہرے پر حیرت واضح تھی۔

Kitab Nagri Special

"دران۔ن۔ن۔ن تم پاگل ہو گیا؟ "

وہ اسی طرح حیران سا مکمل طور پر اس کی طرف گھوم گیا جو تسلی آمیز لہجے میں اسے حکم صادر کر چکا تھا۔

"اور ہاں۔۔۔ سرچ کر لینا، تم کیسے کنٹرول کرو گے خود کو اس میڈیسن کے بعد کیونکہ بروس کہہ رہا ہے بینڈ بج جاتی ہے، تو بج جاتی ہو گی" سپاٹ لہجے میں اگلا حکم صادر کیا

نگاہیں ہنوز موبائل سکرین پر جمی تھیں، یکایک انل کی گردن گدی سے آگے ہوئی

"واٹ"!!!!!!

آنکھیں حیرت سے پھیلی بھنوں سے مزید جگہ گھیر رہی تھیں، مطلب وہ سب سوچ بھی چکا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"دران۔۔۔ یہ کیسا مزاق ہے, کیا تم یہ کہہ رہے ہو کہ وہ میڈیسن والا مشروب میں پیوں گا؟" انل نے سینے پر ہاتھ رکھے ایسے استفسار کیا جیسے اس کی کہی بات پر یقین نا ہو

"ہاں میرا وہ مشروب کا گلاس تم پیو گے چینج کرنے ہوں گے گلاس ہمیں ان سے چھپا کر, کیسے وہ میں بتاؤں گا تمہیں" ایک لمحہ کے لیے سر اوپر اٹھائے اس کی بات کی تصدیق کی

انل کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا جبکہ دوسری طرف نا تو اطمینان میں کوئی کمی تھی اور نا ارادوں میں کسی قسم کی کوئی لغزش تھی۔

"دران پتا نہیں کیسی میڈیسن ہو گی کیا اثر ہو گا میں۔۔۔ "

انل کے مضطرب سے لہجے میں اب دران کی بات پر غصہ بھی صاف ظاہر ہو رہا تھا۔

"تم ورجن ہو؟" خفیف قہقے کے ساتھ سوال کیا

Kitab Nagri Special

انل سٹپٹا گیا

"شٹ اپ "

فوراً دانت پیسے جبکہ وہ اب موبائل میز پر رکھنے کے بعد زیر لب مسکرا رہا تھا۔ موبائل کو رکھتے ہی سگریٹ کیس اٹھایا۔

"ظالم کہیں کا, اور اس کو میری ورجن ہونے پر شک ہے کیا؟" انل نے آبرو اچکائے خود سے سوال کیا

"دران میں وہ نہیں پیوں گا" خفگی سے گھورتے ہوئے مشروب پینے سے صاف انکار کیا

"ٹھیک ہے پھر مجھے پینا پڑے گا, تیار رہنا پھر میرا الیسا دی تباہی کے ساتھ۔۔۔" بڑے تحمل سے جواب دیا

Kitab Nagri Special

"نہیں تم بھی نہیں پیو گے۔۔۔ پتا نہیں کیا ہوتا ہو گا اس کو پینے کے بعد, میڈیسن کا نام نہیں لیا انھوں نے جو میں سرچ کرتا پھروں" انل کے لہجے اور چہرے پر پریشانی یکساں عیاں تھی

"بے قابو ہو جاتا مرد اور اس زیادہ کیا ہو گا" دران نے کندھے اچکا کر متوازن لہجے میں جواب دیا

لائٹر اب اس کے ہونٹوں میں دبی سگریٹ کو شعلہ دے رہا تھا۔ انل چڑ کر سر ہوا میں مارتے ہوئے اسے فقط گھور گیا

"دران اس کا آسان حل جب یہ ہے کہ ہم وہاں نہیں جائیں گے تو پھر۔۔۔ ہم مشکل میں کیوں گُھس رہے ہیں "

انل تیزی سے تین ڈگ بھرتا اب اس کے سر پر کھڑا تھا, جو مزے سے کاؤچ کی پشت سے سر ٹکائے اب دھواں ہوا میں چھوڑ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"ہاروی کے منہ پر مارتے ہیں فلم اور مجھے انتہا کا افسوس ہے کہ میں نے تمھاری منتیں کی تھیں کہ تم یہ فلم کروگے" انل نے تاسف بھرے لہجے میں کہتے ہوئے پیشانی سہلائی

"اور مجھے خوشی ہو رہی ہے" لبوں کو گولائی کی شکل میں کرتے ہوئے دھویں کے مرغولے کو ہوا میں چھوڑا

انل نے تاسف بھری سانس خارج کی, کوئی فائدہ نہیں تھا وہ ٹھان چکا تھا سب اور اب سامنے خلا میں نگاہیں مرکوز کیے پر عزم لہجے میں کہہ رہا تھا۔

"جب دشمن خفیہ چالیں چل رہا ہو تو اسے اس کی ہی ٹکر سے جواب دینا چاہیے, کھلے عام نہیں"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ سوچ چکا تھا اسے ان کی جلائی آگ میں کود کر ہی ان کو مات دینی ہے اور ویسے بھی وہ اپنی بہت سی باتوں کے ساتھ اس سوچ بھانپ لینے والی خاصیت کو سب سے پوشیدہ ہی رکھتا تھا۔

Kitab Nagri Special

یہ دنیا ایسی ہی ہے اس نے زندگی کے ہر قدم پر ٹانگیں کھینچنے والے دیکھے تھے۔ایک دوڑ ہے یہ زندگی جہاں ہر ہر جگہ میں آپکو ایسے لوگ ملیں گے جو حسد کی آگ میں جلیں گے آپ کو مات دینے کے لیے ہر حد سے گزرنے کو تیار ہوں گے۔اور دران ملک کے لیے یہ سب انوکھا نہیں تھا۔

☆☆☆☆☆☆

کراچی کے سمندر کی موجیں اس شہر کی بہت سی اذیتوں, ناانصافیوں اور انسانوں کے روپ میں چھپے بہت سے بھیڑیوں کے ظلم سے بے خبر ساحل سے ٹکرا کر واپس جارہی تھیں۔

یہ مدرسہ ریاض الجنت کا صحن تھا جہاں اس وقت بہت سے دس سے چودہ سالہ بچے عشاء کی نماز کی ادائیگی کے بعد اب ایک بڑے سے ہال نما کمرے میں داخل ہو رہے تھے۔ کمرے میں قطار در قطار چٹائیاں بچھی تھیں۔ایک طرف لگی الماری میں انگنت قرآن پاک اوپر نیچے رکھے ہوئے تھے۔یہاں اب رات کو ایک دفعہ سب قرآن پاک حفظ کرنے والے طلبہ کو سبق کی دہرائی کرنے کے بعد سونے جانا تھا۔

یہ وہ بچے تھے جو قرآن کو حفظ کرنے کے لیے مدرسے میں ہی رہائش رکھتے تھے۔یہاں بچوں کی طرح بہت سے استادوں کو بھی مدرسے میں رہائش دی گئی تھی۔

Kitab Nagri Special

تمام بچے قمیض شلوار میں ملبوس پائنچوں کو ٹخنوں سے اوپر کیے سروں پر کروشیے سے بنی سفید ٹوپی پہنے اب زمین پر بچھی چٹائیوں پر قطار در قطار بیٹھ رہے تھے۔

قرآن پاک کو ریل پر سجائے آگے پیچھے جھولتے بچے قاری کے آنے سے پہلے سبق کی زور شور سے تلاوت کی صورت میں دہرائی کر رہے تھے۔

انہی بچوں میں دس سالہ دران ملک بھی موجود تھا جو مٹیلے رنگ کے پتلے سے قمیض شلوار ملبوس یہاں بیٹھے تمام بچوں کی طرح آگے پیچھے جھول نہیں رہا تھا۔ بس آنکھیں بند کیے تلاوت میں مگن تھا۔ وہ اب پہلے کی نسبت دبلا ہو گیا تھا۔ چہرے پر اب بھی بے تحاشہ سنجیدگی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دستگیر بیگم نے پانچویں کلاس کے بعد اسے اسکول کی تعلیم دینے کے بجائے قرآن پاک کا حافظ بنانے کا فیصلہ کیا تھا ۔اس فیصلے پر سب ہی خوش ہوئے تھے کیونکہ اب سب کی زندگیاں حرام کرنے والا دران صرف ہفتے بعد ہی گھر میں نظر آتا تھا۔

Kitab Nagri Special

ہاں البتہ جب کبھی کوئی سودا سلف لانے اور کام کرنے میں برھان اور فائقہ سب بڑوں کو دوٹوک جواب دے دیتے تب انہیں دران شدت سے یاد آتا تھا کیونکہ دران کی حیثیت اس گھر میں ایک اضافی ناپسندیدہ فرد کی طرح تھی۔اس لیے ملک ہاؤس میں یاور اور اسفند کے علاوہ ہر شخص اسے اپنا زر خرید غلام ہی سمجھتا تھا۔ملک ہاؤس کی سربراہی دستگیر بیگم کے ہاتھ میں تھی اور وہ جو بھی فیصلہ کرتی تھیں اسفند اور یاور کی ان کے سامنے کچھ نہیں چلتی تھی۔

دران تو محض دس سال کی عمر میں بھی سارا دن گھر کے مختلف کاموں میں پسا جاتا تھا, نکڑ کی دوکان کے چاہے چار سو چکر لگانے ہوں وہ دران ہی لگاتا تھا, کسی کو پانی کا گلاس بھر کر دینا, دستگیر بیگم کی چھڑی پکڑا کر ان کو بستر سے اٹھانا, بیٹھے بیٹھے ہر بندے کو پانی کا گلاس پلانا, رات کو اپنے سکول کے جوتوں کے ساتھ برھان اور فائقہ کے جوتے پالش کرنا, ہر دفعہ گھنٹی پر دروازہ کھولنے جانا, یاور کے چھوٹے بیٹے راہب کو جھولا دینا, یاور کی بیٹی سبرینا کو گود میں اٹھائے پھرنا۔اس نے جب سے ہوش سنبھالا تھا اپنے ارد گرد کی دنیا ایسی ہی دیکھی تھی۔جس میں صبح سے گئے رات کو واپس آنے والے یاور اور اسفند ملک کے علاوہ کسی فرد کی آنکھ میں اس کے لیے انسیت نہیں تھی۔

جب جس وقت بھی جس کا بھی دل چاہتا وہ اسے اس کی غلطی پر تھپڑ اور گھونسا جڑ دیتا تھا۔جب وہ زیادہ چھوٹا تھا تو وہ برھان اور فائقہ کو مار کر اپنا غصہ نکال لیتا تھا مگر اب وہ ان کی جگہ چھت کی دیواروں پر گھونسے مارتا تھا۔

Kitab Nagri Special

وہ روتا نہیں تھا جب بھی کوئی اسے اذیت دیتا وہ خود کو اذیت دیتا تھا۔ وہ چھت پر جا کر دیواروں کو گھونسے اور ٹانگیں مارتا تھا اور متواتر اس وقت تک مارتا رہتا تھا۔ جب تک اسے تکلیف کا احساس نہیں ہونے لگتا تھا۔ اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ تکلیف کا احساس کم ہوتا جا رہا تھا, گال پر پڑنے والے تھپڑ کی تو اسے اب جلن تک نہیں ہوتی تھی۔

اسے شروع سے سرکاری اسکول میں پڑھایا گیا تھا مگر وہ وہاں بھی اپنی کارکردگی میں اپنا آپ ثابت کر چکا تھا۔ پانچویں جماعت تک وہ ہر جماعت میں اول آیا تھا مگر پانچویں جماعت کے فوراً بعد دستگیر بیگم نے حکم جاری کر دیا تھا کہ وہ اب قرآن حفظ کرے گا۔ انہیں دراں کے خون سے اب بھی یہودیت کی بو آتی رہتی تھی اور انہوں نے حکم صادر کیا تھا وہ قرآن حفظ کرے گا تو ہی وہ اس پر سے فرنگی ہونے کا لیبل ہٹائیں گی۔ اور ہر بار کی طرح وہ ایک ربورٹ کی مانند سر جھکائے اس مدرسے میں آ گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مدرسے کے ہال میں بچوں کے پڑھنے کا شور یکایک سے بڑھا تھا کیونکہ قاری اب ہال میں آ چکا تھا۔ سفید رنگ کے گول گھیرے والے قمیض شلوار میں ملبوس کندھے پر صافہ رکھے وہ کوئی تیس سالہ اس مدرسے کا پرانا قاری تھا۔ یہ رات کو سبق کی دہرائی کروانے والا قاری تھا۔ کیونکہ اس کی رہائش مدرسے کے ہاسٹل نما حجرے میں ہی تھی۔ اس جیسے بہت سے دور دراز گاؤں سے آئے قاری مسجد کے حجروں میں مقیم تھے جو بچوں کو قرآن حفظ کروانے کی تعلیم دیتے تھے۔

Kitab Nagri Special

یہاں اس مدرسے میں آئے اسے پندرہواں دن تھا اور وہ پہلے دن سے ہی رات والے قاری کی عجیب نگاہوں کو بھانپ گیا تھا۔ منفی سوچ اور اس کی محسوسات وہ بہت جلد جانچنے لگا تھا۔ قاری اسے بہت غور سے اور عجیب نگاہوں سے دیکھتا تھا اگرچہ وہ یہاں موجود تمام بچوں میں نمایاں تھا کیونکہ اس کی صورت میں یہ مغربی حسن کا ملاپ اسے ہر جگہ سب سے منفرد بنا دیتا تھا مگر قاری کے ذہن میں اس کو لے کر پنپتے گندے عزائم اس کے چھوٹے سے ذہن کو سمجھ تو نہیں آتے تھے لیکن اسے یہ پتا چل رہا تھا اسے ان سے خطرہ ہو سکتا ہے۔

آج یہ منفی لہریں بہت عجیب طرح سے اثر انداز ہو رہی تھیں اور بلکل وہی ہوا جس کے بارے میں اس کی چھٹی حس اسے پہلے سے آگاہ کر رہی تھی۔ بعض اوقات آپ کی زندگی کی تلخ تجربے آپ کی عمر سے زیادہ ہوتے ہیں اور وہ بھی انہی میں سے ایک تھا جس نے دس سال کی عمر میں ہی انسانوں کے ایسے روپ دیکھے تھے جو شائد بہت سے لوگ عمر کے وسط میں جا کر دیکھتے ہیں۔ یہی وجہ تھی عام بچوں کی نسبت اس کی چھٹی حس بہت تیز تھی

قاری نے مسوائے اس کے باقی سب لڑکوں کا سبق سنا تھا اور پاس بیٹھے لڑکے کو کچھ کہہ کر اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔ وہ لڑکا قاری کی بات سن کر سیدھا دران کے پاس آیا تھا۔

Kitab Nagri Special

"دران قاری صاحب تمہیں اپنے کمرے میں بلا رہے ہیں تمھارا سبق ادھر ہی سنیں گے قرآن پاک لے کر چلے جاؤ" پندرہ سالہ لڑکا اسے حکم صادر کرنے کے بعد اپنا قرآن پاک تھامے الماری کی طرف بڑھ گیا تھا۔

دران اپنی جگہ سے اٹھا اور قرآن کو وہیں قرآن کی ریل میں رکھتے ہوئے ہال میں موجود بڑی سی لکڑی کی الماری کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کو ایک خانہ دیا گیا تھا جسے باہر کی طرف تالا لگتا تھا۔ اس میں اس کی تمام چیزیں تھیں جن میں وہ بہت سی عجیب چیزیں بھی ساتھ لایا تھا جن کو وہ اپنے ساتھ رکھتا تھا۔

ایک چھوٹا سا مردانہ ریزر کا بلیڈ, چھوٹی قینچی, ایک چین اسے ایسی چیزیں جمع کرنے کی عادت تھی۔ اس نے ایک ٹرانس کی سی کیفیت میں الماری کے خانے کا تالا کھولا اور چھوٹے بلیڈ کو اپنی دو انگلیوں کے بیچ میں دبا لیا۔ واپس آیا اور قرآن پاک کو سینے سے لگا کر قاری کے ہجرے کی طرف چل دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس ہال میں سے نکل کر بڑا سا صحن تھا اور صحن سے پیچھے کھلنے والے دروازے میں مدرسے کا ہاسٹل تھا جہاں بہت سے کمرے تھے اور یہیں پر استادوں کے ہجرے تھے۔

Kitab Nagri Special

وہ اب قاری کے ہجرے کے دروازے کے سامنے کھڑا تھا جہاں دروازے کے آگے سفید رنگ کا ململ کا پردہ اندر چلتے پنکھے کی ہوا سے ہل رہا تھا۔

اس نے ہاتھ کی انگلیوں کو ہلکی سی جنبش دی اور بلیڈ انگلی کی پوروں میں جکڑا گیا۔ایک ہاتھ سے پردہ ہٹا کر وہ ہجرے میں داخل ہوا سامنے نظر قاری پر پڑی جو اس چھوٹے سے کمرے میں موجود ایک چارپائی پر لیٹا ہوا تھا اور دوسری چارپائی خالی تھی جہاں دوسرا قاری آج شائد چھٹی پر تھا۔

"کیسا ہے دران۔۔۔ آجا آجا ڈر مت" قاری نے پچکارتے ہوئے مٹھاس بھرے لہجے میں کہا اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔

دران نے سر جھکائے قدم آگے بڑھائے اور چارپائی کے پاس آکر قدم روک دیے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میری ٹانگیں دبا دے پہلے پھر تیرا سبق سنتا ہوں قرآن پاک وہاں میز پر رکھ کر آجا" قاری کی آنکھیں اب اس کے چہرے پر گھوم رہی تھیں۔

Kitab Nagri Special

دران خاموشی سے آگے بڑھا اور کچھ دور رکھی میز پر آہستگی سے قرآن پاک رکھ کر واپس مڑا۔اللہ کی کتاب پڑھانے والے کے دل میں شیطان ایسا گھیرا ڈال کر بیٹھا تھا کہ اسے اس مقدس کتاب کو اپنے سامنے میز پر رکھواتے ہوئے بھی ایک لمحے کے لیے خوف نہیں آیا تھا۔

"آجا کھڑا کیوں ہے آجا میرے پاس" قاری نے خباثت سے دانت نکالتے ہوئے کہا

دران نے ایک نگاہ قرآن پر ڈالی آنکھیں بند کیں اور پھر کھولیں اور قدم آگے بڑھا دیے۔ قاری کے چہرے پر موجود شیطانیت اور بدلتی نیت اس کے ننھے ذہن کو جھنجوڑ رہی تھی۔ جیسے ہی وہ قاری کی چارپائی کے قریب پہنچا قاری نے اس کا بازو تھام کر ایک جھٹکے سے اسے اپنے قریب کیا۔دران کی نگاہ اب بھی قرآن پاک پر تھی جس کا غلاف پنکھے کی ہوا سے ہل رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایسے بیٹھ جا میرے گود میں" قاری کے لہجے کی خباثت اور اس کے منہ سے اٹھتی نسوار کی بدبو اس کی ناک کے نتھنوں میں گھس کر اس کے اعصاب کو چوکنا کر چکی تھی۔وہ اسے اپنی گود میں جکڑ رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

وہ نہیں جانتا تھا قاری اس کے ساتھ کیا کرنا چاہتا ہے, ہاں لیکن دماغ بار بار اسے اشارے دے رہا تھا۔اور اس کا دماغ کبھی بھی اس سے جھوٹ نہیں بولتا تھا قاری کی حرکات اس کے ساتھ اچھی نہیں تھیں۔

"چھوڑو مجھے" سپاٹ مگر سخت لہجے میں رعب سے کہا۔

قاری جو حواس کھوئے شیطان کا روپ دھار چکا تھا۔اس کے یوں سخت لہجے میں کہنے پر اور جوش میں آگیا۔

"چپ کر نہیں تو کل سارا دن ایک ٹانگ پر کھڑا رکھوں گا سمجھا چپ جو کر رہا ہوں کرنے دے یہ کپڑا ڈال منہ کے اندر" قاری کا لہجہ شیطانیت کے نشے میں ڈوب گیا تھا۔

وہ اب پاس پڑے اپنے صافے کو زبردستی دران کے منہ کے اندر ٹھونس رہا تھا۔دران نے کہنی اس کے سینے میں مارتے ہوئے ہاتھ کو ایک جھٹکا دیا تھا اور انگوٹھے اور انگشت انگلی میں پھنسا بلیڈ رخ موڑتے ہی قاری کی گردن پر اس تیزی سے پھیرا کہ وہ بلبلا اٹھا۔جیسے ہی اس کے ہاتھوں کی گرفت کم ہوئی دران تیزی سے اس سے دور ہوا

"اوہ نامراد۔۔۔۔۔"تڑپ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔

Kitab Nagri Special

گردن پر جیسے ہی ہاتھ رکھا تو خون سے لتھ پتھ تھا خوف سے اس کی ٹانگیں کانپ گئیں دران نے آگے بڑھ کر قرآن کو اٹھایا سینے سے لگایا اور کمرے کے دروازے کی طرف دوڑ لگادی۔ کنڈی کو برق رفتاری سے کھولا اور مدرسے کے بیرونی گیٹ کی طرف دوڑ لگادی۔

"پکڑو اس خبیث کو میرا گلا کاٹ دیا اس نے" قاری کی وحشت ناک آواز کمرے میں اور مدرسے کے برانڈے میں گونج رہی تھی۔

اس کے بھاگتے قدم ساری آوازوں کو, چیخوں کو اور اپنے عقب میں بھاگتے قدموں کو پیچھے چھوڑ رہی تھیں۔ وہ بہت تیز بھاگ رہا تھا بہت تیز, قرآن کو ایک ہاتھ سے سینے سے لگائے اس کی سانسیں اتھل پتھل تھیں۔ وہ ایک سکینڈ کے لیے رکا نہیں تھا اور اتنی رفتار سے بھاگا تھا کہ کسی کے ہاتھ نہیں آیا تھا, مدرسے کی دروازے سے نکل کر سنسان گلی میں اور پھر سڑک پر دوڑتی بھاگتی ٹریفک میں وہ اندھا دھند بھاگ رہا تھا۔

سینہ دھک دھک کر رہا تھا اور اب عجیب سی گرمی کا احساس دلا رہا تھا۔ کوئی اس کو تھپک رہا تھا۔ قرآن گرم ہو رہا تھا۔

☆☆☆☆

Kitab Nagri Special

کھائی بہت گہری تھی جس میں بہت سے سانپ اور بچھو رینگ رہے تھے۔اس کی ٹانگیں کھائی میں لٹک رہی تھیں اور ہاتھوں نے کنارے کے پتھروں کو بمشکل تھام رکھا تھا۔

"بچاؤ۔۔۔کوئی ہے۔۔۔بچاؤ مجھے" وہ گھٹی سی آواز میں چیخ رہی تھی لیکن جتنا اونچا چیخنا چاہتی تھی ویسا چیخ نہیں پا رہی تھی آواز گھٹ رہی تھی گلا خشک تھا۔

بار بار وہ سر جھکا کر کھائی کی طرف دیکھ رہی تھی جہاں انگنت سانپ اپنے پھن پھلا کر اس کے گرنے کے انتظار میں تھے۔اچانک کسی ہاتھ کی گرفت اسے اپنے ہاتھ پر محسوس ہوئی۔اس نے چہرہ اوپر کیا کوئی سیاہ ہڈ پہنے ہوئے تھا اس کا چہرہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اور پھر اس ہڈ میں ملبوس انسان نے ایک جھٹکا لگا کر اسے اوپر کھینچ لیا۔جیسے ہی وہ اوپر پہنچی تو اپنے بچانے والے اس محسن کے ساتھ بے ساختہ لپٹ گئی۔جسم اور دل ایک ساتھ کانپ رہے تھے۔وہ ساکن کھڑا تھا۔اس کا جسم کسی پتھر کی طرح مضبوط تھا اور سینہ چوڑا تھا۔جوی نے اپنے اندر سکون اترتا محسوس کیا۔اچانک چیخیں ابھرنے لگیں نسوانی چیخیں۔۔۔

Kitab Nagri Special

چیخوں کی بھیانک آواز پر اس کی آنکھ کھلی۔ وہ بوسیدہ سے پلنگ پر بوسیدہ چادر پر لیٹی تھی۔ سٹپٹا کر اٹھ بیٹھی اور اٹھتے ہی دل سے ٹیس اٹھی کاش خواب حقیقت اور یہ حقیقت خواب ہوتا۔ وہ وہیں تھی بلیک مارکیٹ میں اور آج چوتھا دن تھا یہاں۔

آج پھر کسی لڑکی کو کوڑے پڑ رہے تھے اور شائد وہ کمرہ ان کے کمرے کے قریب تھا اس لیے لڑکی کی دردناک آوازیں اسے یہاں بھی سنائی دے رہی تھیں۔

ساری لڑکیاں چہرے گھٹنوں میں دے کر بیٹھی تھیں۔ بس ایک وہ تھی جو یوں ہونقوں کی طرح نیند سے اٹھ کر بیٹھی تھی۔ اچانک بہت سے قدموں کی چاپ ان کے کمرے کی طرف سنائی دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شیون تین لڑکوں کے ساتھ تھا ان کے کمرے کے سامنے گزرتے ہوئے اچانک اس پر نگاہ پڑنے پر تھم گیا, آنکھوں کو سکوڑ کر اسے دیکھا۔

" رک۔۔۔ لاک کھول اس کمرے کا" اپنے ساتھ کھڑے لڑکے کو اس نے ہاتھ کے اشارے سے حکم صادر کیا

Kitab Nagri Special

جوی کا جسم کانپ گیا۔اب احساس ہوا گھٹنوں میں چہرہ نہ دے کر اس نے کتنی بڑی غلطی کی۔ جیسے ہی دروازہ کھلا شیون خباثت سے اسے جانچتا ہوا اس کے قریب آیا۔

"یہ چاہیے مجھے آج رات میرے فلیٹ پر کچھ کلائینٹ آ رہے ہیں۔اس کو ایک دم چمکا کر پیش کرنا ہے ان کے سامنے "شیون نے قریب ہو کر ایک جھٹکے سے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں دبوچا تھا۔

وہ تڑپ کر اوپر ہوئی۔اس کے انگوٹھے گالوں کے دونوں اطراف میں پیوست ہونے کی جان لیوا تکلیف تھی۔اور پھر اس نے ایک جھٹکے سے چھوڑا اور باہر نکل گئے

وہ لوگ اب تیز تیز وہاں سے نکل گئے تھے جوی نے تڑپ کر تمنا کی طرف دیکھا۔

"یہ۔۔۔ کیا کہہ رہا تھا؟"آواز کانپ رہی تھی

"تمہیں آج رات لے جا رہے ہیں"تمنا نے آہستگی سے جواب دیا اور سر جھکا دیا

Kitab Nagri Special

باقی دونوں لڑکیاں بھی ترس کھاتی نگاہوں اسے دیکھ رہی تھیں جوی ایک دم سے غش کھانے جیسی کیفیت میں آ گئی تھی سانپ بچھو جسم پر رینگتے محسوس ہو رہے تھے۔

تمنا اس کی طرف بڑھی اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"پہلی دفعہ ہے؟۔" تمنا نے کان کے قریب ہو کر آہستگی سے پوچھا

جوی نے پھٹی آنکھوں سے سر اثبات میں ہلایا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اوہ اللہ۔۔۔" بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا اور پھر اس نے جوی کو خود سے بھینچ لیا۔

☆☆☆☆☆☆

Kitab Nagri Special

سورج پوری تمازت سے لائیز ایریا کی عمارتوں کے سر پر چمک رہا تھا, سردی کا موسم کراچی میں بس ہلکی سی جھلک دکھا کر رخت سفر باندھنے کی تیاری پکڑے ہوئے تھا۔یہی وجہ تھی اب سورج کی تپش جسم کو حدت بخشنے لگی تھی۔دوپہر کے اس وقت لوگ گھروں میں دبکے ہوئے تھے۔اکادکا شخص ہی عمارتوں کے گردونواح میں معمول کے کاموں میں مشغول نظر آرہے تھے۔

ان عمارتوں کے گھٹن زدہ فلیٹوں میں سے ایک فلیٹ کے بیرونی دروازے سے وہ باہر نکلی تھی۔نیلے رنگ کے کلیوں والے کھلے سے کُرتے کے نیچے تنگ پائنچوں کا کیپری اور ہم رنگ شیفون کے دوپٹے کو گلے میں سکارف صورت لپیٹے, گھنگرالے بالوں کی ڈھیلی سی پونی کیے وہ اب تھکی تھکی سے عمارت کی اوپری منزل کے زینوں کی طرف بڑھ رہی تھی۔جس فلیٹ میں سے وہ نکلی تھی یہ اس کی واحد دوست حنا کا گھر تھا جہاں وہ آج اس کے ساتھ مل کر آئی۔کام کے داخلہ فارم پُر کرنے گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مریم نے بڑی مشکل سے جان سے اس کی تعلیم جاری رکھنے کی اجازت لی تھی۔وہ اپنے شوق پر آئی۔کام میں داخلہ لینا چاہتی تھی کیونکہ وہ بہت جلد جان کی مالی مدد کے لیے کوئی ملازمت کرنا چاہتی تھی اور بی کام کرنے کے بعد امید تھی کہ کہیں نا کہیں کوئی ملازمت ضرور مل جائے گی۔ملازمت ملتے ہی وہ اپنے باپ کا ایک بیٹے کی طرح سہارا بن جائے گی۔

Kitab Nagri Special

جان کی طبیعت اب ناساز رہتی تھی اور کمپنی میں صفائی ستھرائی کا کام انتہائی مشقت طلب تھا۔ وہ ہر گزرتے دن کے ساتھ کمزور ہوتا جارہا تھا۔ جوی سے اپنے باپ کی یہ حالت دیکھی نہیں جاتی تھی لیکن وہ جان کی طرح کہیں بھی صفائی سھترائی جیسی ملازمت ہر گز نہیں کرنا چاہتی تھی۔ حنا بھی اس کے ساتھ ہی سرکاری کالج میں آئی۔ کام کا داخلہ فارم بھر چکی تھی۔

اب وہ جاتے ہی سونے کے ارادے سے آہستہ آہستہ زینے چڑھتی ہوئی اوپر جارہی تھی۔ دران کو یہاں نظر آئے ہفتوں بیت گئے تھے وہ ایک دم سے غائب ہوا تھا اور پھر کبھی نظر نہیں آیا۔

انو تو اکثر ابھی بھی نظر آجاتا تھا لیکن وہ کہیں بھی نظر نہیں آتا تھا۔ وہ جب بھی بالکنی میں جاتی تو خالی بینچ دیکھتے ہی دران کا خیال, اس کا چہرہ, اس کی آنکھیں چھپاک سے ذہن کے پردوں پر چمکنے لگتیں۔

اب بھی انو کے فلیٹ کے پاس سے گزرتے ہوئے نجانے کیوں وہ ذہن کے پردوں پر امڈ آیا تھا۔ انو کے فلیٹ پر تالہ تھا۔ ایک تو یہ لوگ مہینے کے پندرہ دن کہیں نا کہیں گئے رہتے تھے۔ جووت نے بتایا تھا ان کا ننھال حیدر آباد ہے اور وہ اکثر کسی نا کسی تقریب میں شرکت کے لیے وہاں گئے رہتے ہیں۔

Kitab Nagri Special

منہ بسورے وہ ایک نگاہ فلیٹ پر ڈالتی آگے بڑھی جب اچانک کسی کے تیز تیز سیڑھیاں چڑھنے کی آواز پر وہ ابھی رخ موڑ کر دیکھنے ہی والی تھی کہ کوئی نفس تیر کی سی تیزی سے اس کے پاس گزرتا اوپر چڑھا۔

وہ ایک پل میں اسے پہچان گئی تھی وہ دران ہی تھا۔ سیاہ پینٹ پر ہلکے بھورے رنگ کی شرٹ زیب تن کئے, بکھرے بالوں اور اسی طرح سپاٹ چہرے والا لیکن وہ آج معمول سے بھی زیادہ پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

اسے یوں آج دیکھ کر لمحہ بھر کو توجوی کے قدم اسی زینے پر منجمند ہوئے پھر پتا نہیں اس کے انداز کی عجلت اور پریشان چہرے میں ایسا کیا تھا کہ وہ اس کے تعاقب میں چوری چوری زینے چڑھنے لگی۔ شائد اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ انو کے فلیٹ کی منزل تو نیچے تھی پھر وہ کیوں اوپر جا رہا تھا۔

وہ لگاتار زینے چڑھتا ہی جا رہا تھا۔ جوی دبے قدموں اس کے پیچھے چل رہی تھی ایک انجانی سی کشش تھی جو کھینچ رہی تھی اور وہ بے سبب کھنچی چلی جا رہی تھی۔ وہ یونہی لمبی لمبی ٹانگوں سے سیڑھیاں پھلانگتا عمارت کی چھت پر پہنچ گیا تھا۔

Kitab Nagri Special

چھت پر لوہے کا بڑا سا زنگ آلودہ دروازہ تھا جو اکثر کھلا رہتا تھا اور اس وقت بھی کھلا تھا۔

جوی نے جیسے ہی چھت کے دروازے کی اوٹ سے چھت پر جھانکا قدموں تلے سے زمین کھسک جانے والا حساب تھا۔ وہ عمارت کی چھوٹی سی دیوار پر کودنے کی غرض سے کھڑا تھا۔ عمارت کے وسیع وعریض چھت پر کاٹھ کباڑ کے ڈھیر لگے تھے۔ سیمنٹ کی اینٹیں لوگوں کے گھروں کی ٹینکیاں اور مٹی سی اٹی اس چھت کی دیواریں بہت چھوٹی تھیں جن میں سے دائیں طرف کی دیوار پر وہ دونوں قدم اوپر رکھے کھڑا تھا۔

"کیا وہ خودکشی کرنے جا رہا ہے؟" ذہن میں یہ خیال لپکتے ہی وہ دھڑکتے دل اور دبے قدموں سے آگے بڑھ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جسم کے رونگٹے کھڑے تھے۔ شائد وہ اسے روک نہیں پائے گی اس کے قریب پہنچنے تک شائد وہ چھلانگ لگا دے گا ایک عجیب سا خوف تھا جس کے زیر اثر وہ آگے بڑھ رہی تھی۔ وہ بے خوف وخطر دیوار پر کھڑا تھا اور یوں کنارے پر کھڑا تھا کہ شائد اگر اس کے قدموں کی ہلکی سی چاپ بھی سنتا تو نیچے گر جاتا مگر وہ تو کسی ٹرانس کی حالت میں تھا شائد, کسی بت کی مانند کھڑا تھا۔

Kitab Nagri Special

جوی سانس روکے اب بلکل اس کے قریب پہنچ چکی تھی۔ہاتھ بڑھایا اور اس کی شرٹ کو پشت سے تھام لیا۔

"رُکو" خوفزدہ آواز میں کہا اور اس کی شرٹ کو پیچھے سے دبوچ کر کچھ اسطرح سے کھینچا کہ وہ لڑکھڑا گیا

جوی کے شرٹ کو دبوچ کر پوری قوت سے اپنی طرف کھینچنے کی وجہ سے وہ کچھ اس انداز میں بوکھلایا کہ ہڑابڑا کر جوی کے کندھوں کو تھامتے ہوئے بھی نا سنبھل سکا اور دونوں ایک ساتھ فرش پر گرے۔

اس کے لیے یہ سب غیر متوقع تھا اس لیے وہ جوی کی یہاں موجودگی اور خود کو اسطرح بچانے پر حیرت زدہ اس کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا جو اب یوں زمین پر گرنے پر کراہ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تکلیف کے آثار کی وجہ سے ناک اکٹھی تھی اور پیشانی پر لکیریں تھیں اور اوپر سے دران کا وزن۔دران کی حیرت ایک دم سے غصے میں تبدیل ہوئی اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اس کے اوپر سے اٹھا۔جوی اس کے اٹھتے ہی سر کو تھامے برق رفتاری سے اٹھی۔

Kitab Nagri Special

"سنو۔۔۔رکو۔۔۔کیا کرنے والے تھے تم, پاگل ہو کیا کودنے جا رہے تھے؟ "

جلدی سے اٹھ کر وہ تقریباً بھاگتی ہوئی اب بلکل اس کے سامنے کھڑی تھی۔ہاتھ اب بھی سر کی پشت کو سہلا رہا تھا جہاں گرنے کی وجہ سے درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔دران نے تیوری چڑھا کر ایک غضبناک نگاہ اس پر ڈالی ۔

یہ لڑکی دنیا میں موجود ان گنتی کے لوگوں میں سے تھے جن میں سے ہمیشہ اسے مثبت لہریں موصول ہوتی تھیں۔ وہ اس لڑکی سے کترانے لگا تھا۔اس کی سوچ میں خود کے لیے بلاوجہ کی ہمدردی اس کی سمجھ سے باہر تھی۔وہ اکثر اس سے ٹکرا جاتی تھی اور پھر اس دن میدان میں اسے پتا چلا کہ وہ جووت کی بہن ہے۔جووت کو وہ انو کے چھوٹے بھائی کی وجہ سے پہچانتا تھا لیکن آج وہ یوں اس کے پیچھے چھت پر چلی آئے گی یہ بات اس کی سوچ کے بلکل برعکس تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اب وہ اس بات میں بھی حیرت زدہ تھا کہ وہ لڑکی جان چکی ہے کہ وہ خود کو ختم کرنے کی غرض سے یہاں موجود ہے۔

جیسے ہی دران نے ربورٹ کی مانند پھر سے دیوار کا رُخ کیا جوی نے لپک کر اس کے بازو کو دونوں ہاتھوں سے دبوچا ۔دران نے دانت پیسے ایک خونخوار نگاہ اس پر ڈالی اور پھر زور سے اپنے بازو کو جھٹکا مگر وہ تو کسی چیونگم کی طرح چپک گئی تھی۔

"کیوں مرنا چاہتے ہو؟ میں نہیں کرنے دوں گی تمہیں یہ "جوی اس کے چھڑواتے بازو کے ساتھ جھول رہی تھی۔

دران کی رگیں غصے سے مزید ابھر رہی تھیں اور وہ تھی کہ اس کے غصے کی پرواہ کئے بنا اس کو روکنے کی کوشش میں پھولی سانسوں سمیت سوال پر سوال کر رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایسا کیا غم ہے, تم ایسے کیوں ہو؟"جوی اس کا بازو کندھے سے تھوڑا نیچے سے تھامے آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اسے آگے بڑھنے سے روک رہی تھی۔

دران نے ایک لمحے کے لیے گہری سانس لی اور گردن کو خم دے کر اسے گھورا آنکھوں میں عجیب طرح کی حیرت اور غصے کے آثار واضح تھے۔

"چھوڑو مجھے۔۔"بھاری مگر ٹھہرے لہجے میں غرایا۔

اس سارے عرصے میں وہ پہلی دفعہ یوں جوی سے مخاطب ہوا تھا۔ایک لمحہ تو اس کی آواز کے سحر میں وہ جکڑی گئی تھی پھر سر جھٹک کر اس کی طرف متوجہ ہوئی جو اسے کھا جانے والی نگاہوں سے گھور رہا تھا۔

"نہیں۔۔۔نہیں چھوڑوں گی تم کود جاؤ گے"ڈھیٹ پن سے کہا

دران نے اپنی زندگی میں اتنی مضبوط لڑکی کبھی نہیں دیکھی تھی۔وہ اتنا طاقتور تھا جس زور سے وہ بازو جھٹک رہا تھا اسے تو لڑھک کر ایک طرف گرنا چاہیے تھا مگر وہ چپڑی ہو کر چمٹی ہوئی تھی۔دران کی آنکھوں کی پتلیاں مزید سکڑیں اور جبڑے مخصوص انداز میں ایک دوسرے میں پیوست ہوئے۔گہری بیزار سانس لے کر گردن موڑے گویا ہوا

"ایکسکیوز می!!!!تم ہو کون؟,میں جو بھی کروں یہ میری زندگی ہے "

Kitab Nagri Special

جھنجلا کر بازو کو جھٹکا دیا, جس پر وہ تھوڑا سا لڑکھڑائی مگر بازو پر گرفت نہیں چھوڑی۔

"ہاں تمھاری زندگی ہے پر تم سے جڑے باقی لوگوں کا کیا, تمھارے پیرنٹس, تمھارے بہن بھائی ہاں۔ں۔ں۔ ؟"جوی نے ماتھے پر بل ڈالے بڑے حق سے ڈپٹا

"میں۔۔۔۔کہہ۔۔۔۔رہا ہوں مجھے چھوڑو" دران نے ایک ایک لفظ کو چباتے ہوئے غصیلے لہجے میں پھر سے وہی بات دہرائی۔

عجیب الجھن ہو رہی تھی, آخر کو وہ کیوں اس پر مہربان تھی اسے انو کے علاوہ خود پر مہربان ہر شخص سے الجھن ہوتی تھی۔

"دیکھو۔۔۔کسی لڑکی نے دھوکا دیا ہے کیا؟ ایسا کیا غم ہے کہ تم اس بھری جوانی میں خودکشی کرنے جا رہے ہو؟, ہزاروں لڑکیاں آئیں گی زندگی میں پاگل مت بنو" اپنی ہی قیاس آرئیاں لگا کر وہ اسے سمجھا رہی تھی۔

دران کا چہرہ اب غصے میں تپنے لگا تھا اور پھر اگلے ہی لمحے اس نے ایک جھٹکے میں دوسرے ہاتھ کی مدد سے جوی کو اپنے کندھے پر اٹھالیا۔

وہ جو اس کے بازو سے چمٹی اس کے ہر قدم پر اس کے ساتھ گھسٹ رہی تھی ایک دم یوں اس کے اٹھانے پر ہڑ بڑا کر رہ گئی

"آں۔ں۔ں۔ں۔۔۔یہ کیا کر رہے ہو؟"خوفناک چیخ برآمد ہوئی۔

"تم یہاں سے جا نہیں رہی اس لیے پھینک رہا ہوں تمہیں یہاں سے" بڑے آرام سے دانت پیستے ہوئے جواب دیا

"پاگل ہو گیا تم, چھوڑو مجھے۔۔۔"جوی ٹانگیں مارتے ہوئے خوف سے چلائی

Kitab Nagri Special

وہ دیوار کے کنارے پر پہنچ چکا تھا۔جوی کا دل اچھل کر حلق میں آیا کیا وہ سچ میں مجھے پھینکنے والا ہے۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔پلیز چھوڑو مجھے" حواس باختہ, بوکھلائے سے لہجے میں چلائی۔

نیکی گلے پڑتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔وہ تو سچ میں دماغ سے کھسکا ہوا لگ رہا تھا اور اب اسے پھینکنے والا تھا۔

"چھوڑو۔و۔و" جوی اب اس کے پیٹ پر ٹانگیں مارتے ہوئے التجا کر رہی تھی۔

دران نے ایک جھٹکے سے نیچے اتارا, وہ لڑکھڑا گئی, پھٹی پھٹی آنکھوں سے گہرے سانس لیتے ہوئے اسے گھورا جو شکل سے تو اتنا بد دماغ نہیں لگتا تھا۔

"جاؤ یہاں سے۔۔۔" وہ بھاری آواز میں باذؤ لمبا تانے اتنی زور سے چلایا کہ جوی جو پوری آنکھیں کھولے ساکن کھڑی تھی کانپ گئی

Kitab Nagri Special

اور پھر بنا پلٹے ایسی دوڑ لگائی کہ پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔دل خوف سے کانپ رہا تھا۔دھڑکتے دل کے ساتھ وہ دھڑ دھڑ پاؤں مارتی سیڑھیاں اترتی ہوئی اب نیچے آچکی تھی۔

"وہ تو پاگل نکلا ذہنی مریض ہے کوئی مگر وہ اپنی جان لے لے گا اب" دل پر ہاتھ رکھے سوچا اور بلا خوف وخطر پھر سے پلٹ کر اوپر چڑھ گئی۔

دروازے پر پہنچتے ہوئے قدم بمشکل تھمے دروازے کا پٹ تھامے پھٹی پھٹی انکھوں سے وہ سامنے کا منظر دیکھ رہی تھی۔وہ اپنے ہاتھ سے سمینٹ کی بنی اینٹیں توڑ رہا تھا۔ایک کے بعد دوسری پھر تیسری مگر وہ ایک ٹرانس میں یہ کرتا جا رہا تھا ایک جنون سا سوار اتھا شائذ سر پر جوی نے قدم پھر سے چھت کی طرف بڑھا دیے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دران ہمیشہ کی طرح سارا غصہ اور تکلیف کا بدلہ ان اینٹوں سے لے رہا تھا کہ اچانک احساس ہوا وہ اکیلا نہیں ہے۔ ہاتھ رُکے اور پھر سامنے دیکھا۔

وہ ڈھیٹ لڑکی پھر اس کے لیے دنیا جہان کی ہمدردی چہرے پر سجائے اس کے سامنے کھڑی تھی۔

Kitab Nagri Special

"کیا مسئلہ ہے اس لڑکی کے ساتھ" دران نے آبرو چڑھائے اس پر ایک خون آشام نگاہ ڈالی۔

"اوہ۔۔۔ گاڈ شکر ہے وہ کوڈا نہیں" جوی نے شکر ادا کرتے ہوئے بھرپور مسکراہٹ کا تبادلہ کیا

"یہ پاگل ہے کیا لڑکی ابھی میں نے اس کے ساتھ اتنا برا سلوک کیا یہ پھر ڈھیٹوں کی طرح یہاں ہے" اس لڑکی کی ڈھٹائی پر دران کا دماغ گھوم گیا

"تمھارے ساتھ مسئلہ کیا ہے؟"

کمر پر دونوں اطراف میں ہاتھ رکھے وہ اب غصیلے لہجے میں اس سے سوال کر رہا تھا جو مسکرا رہی تھی۔

"وہ تو تمھارے ساتھ ہے مجھے جاننا ہے کیا مسئلہ ہے تم ایسے کیوں ہو؟" مسکراتے ہوئے پوچھا

Kitab Nagri Special

ہاتھ پیچھے کمر پر باندھے وہ اب سب خوف ایک طرف رکھے اب ہلکا ہلکا جھول رہی تھی۔ وہ اس سے بات کر رہا تھا ایسا لمحہ بھی زندگی میں آنا تھا۔ دل رقص کیوں کرنے لگا تھا۔

"اس وقت میرا مسئلہ تم ہو, اسی وقت یہاں سے چلی جاؤ نہیں تو اسی اینٹ سے سر پھوڑ دوں گا تمھارا" دران نے جھک کر اینٹ اٹھاتے ہوئے دھمکی دی

"ہاں پھوڑ دو" جوی نے مسکراتے ہوئے کندھے اچکائے

بلا کا اعتماد تھا۔ دران کی آنکھیں اس کے ارادے کی نفی کر رہی تھیں وہ اور آنکھوں کا نہ پڑھ سکے یہ ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ نڈر سی وہ واپس جانے کے بجائے اب اس کی طرف قدم بڑھا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دران نے حیرت سے اس کی جرأت کو دیکھا اور پھر اینٹ کو زور سے اینٹوں کے ڈھیر پر پھینکتا چھت کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

Kitab Nagri Special

وہ بلاوجہ مسکرا رہی تھی ایک عجیب سا نا آشنا احساس تھا جس انسان کو ذہن نے بہت سوچا ہو اس سے یوں ملاقات ہو جانا اور اس کا اس سے بات کرنا سب کتنا حسین لگ رہا تھا۔گہری سانس لے کر وہ قدم دروازے کی طرف بڑھا چکی تھی مگر دل نجانے کیوں اس طرح کی ایک اور ملاقات کی خواہش کرنے لگا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

شام ڈھل کر اب اندھیرے میں تبدیل ہو چکی تھی لیکن شھنگائی کے اس خوبصورت ہوٹل میں تو جیسے دن کا سماں تھا۔انر منگولیہ کے لان کے فرش پر موجود سبز گھاس کسی قالین کی طرح معلوم ہوتی تھی اور لان کے وسط میں موجود سوئمنگ پول اس بیش قیمت ہوٹل کی خوبصورتی کو مزید چار چاند لگا رہا تھا۔یہ لان گولائی کی صورت میں تھا جس کے چاروں اطراف خوبصورت چمکتی عمارت گھومتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہاروی پروڈکشن کی اس شاندار سنہری جوبلی کی تقریب میں ہالی وڈ کے علاوہ بہت سے چینی فلم سٹار اور فلم بینی سی تعلق رکھنے والے بہت سے لوگ موجود تھے۔سٹیفن, کیلوین آج درانگ کی عزت کا جنازہ نکلتے ہوئے دیکھنے چین پہنچے تھے۔دیدہ زیب, بیش قیمت, جدید لباس اور میک اپ سے اٹے چمکتے چہرے آنکھوں کو خیرہ کر رہے تھے۔

Kitab Nagri Special

ایک طرف موسیقی کا انتظام تھا اور حسین گلوکارہ اپنی آواز میں چینی زبان کے کسی مشہور گیت کے جلتر نگ بجا رہی تھی جس کی آواز لان کے ہر کونے میں گونج رہی تھی۔ سوئمنگ پول سے آگے اوپن بار تھا جہاں بیش قمیت مشروبات اور شراب کی ہر مہنگی قسم موجود تھی۔

سب لوگ جو درانگ کے لیے یہ مکمل منصوبہ بنا چکے تھے اب منتظر نگاہیں بار بار بیرونی راہداری کی طرف اٹھا رہے تھے۔ لمبی ڈرائیو کی راہداری ایک فرلانگ پر مشتمل تھی جو سیدھی لان کی طرف آتی تھی اور پھر جیسے ہی دران کی آمد ہوئی بہت سے چہروں پر موجود آنکھیں چمکیں اور لبوں پر استہزائیہ مسکراہٹ اُمڈ آئی۔

ہلکے گرے رنگ کے ولیم بس پوک پینٹ کوٹ میں ملبوس, بالوں کو جل کی مدد سے پیچھے سیٹ کیے, نکھرے رنگ وروپ میں وہ آج باقی دنوں کی نسبت مختلف مگر تباہ کن شخصیت کا مالک لگ رہا تھا۔ پینٹ کی ایک جیب میں ہاتھ ڈالے چہرے پر بلا کی سختی اور سنجیدگی سجائے, متوازن ڈگ بھرتا انل کے ہمراہ لان کی طرف بڑھ رہا تھا۔

انل کا چہرہ اس کی نسبت تھوڑی اضطرابی کا غماز بنا ہوا تھا۔ وہ مکمل طور پر چاک وچوبند تھا۔ لان کے وسط میں کھڑے بروس اور ہاروی نے ایک ساتھ گہری سانس باہر انڈیلتے ہوئے سینہ چوڑا کیا۔

Kitab Nagri Special

"سو۔۔وہ آگیا جس کا تھا انتظار" بروس نے آہستگی سے ہاروی کے کندھے پر ہاتھ رکھے سرگوشی کی۔

"بہت احتیاط سے پتا نہیں کیوں لیکن مجھے عجیب سا خوف آتا ہے اس سے" ہاروی نے بلاجواز ٹائی کی ناٹ درست کرتے ہوئے اپنا ڈر ظاہر کیا

پروسٹی ٹیوشن فلم بنی اس کا سائیڈ بزنس تھا جو وہ غیر قانونی طور پر چلا رہا تھا۔ سمگل کی ہوئی لڑکیوں سے بنائی گئی ویڈیوز ویب کی ہائی ریٹنگ میں آتی تھیں اور بروس کا یوں بلیک مارکیٹ سے لڑکی منگوانا اور درانگ کے پاس بھیجنا یہ سب عام بات ہونے کے باوجود اسے خوف تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یہ خوف شائد درانگ کے مضبوط کردار کی وجہ سے تھا۔

بروس اس کے خوف پر دانت پیستا ہوا اچڑ کر آگے ہوا۔

Kitab Nagri Special

"تم اس کے چہرے کے رعب سے خائف ہو جو فقط ڈرامہ ہے اس کا, ڈرومت, کچھ کام یہ کرے گی اور باقی لیسا اور آج پھر تم دیکھو گے درانگ کی فل آف رومینس فلم" بروس نے ایک چھوٹے سے پیکٹ کو لبوں کے پاس لا کر چومتے ہوئے کمینگی سے کہا۔

"ہوں۔۔۔ میں بیتاب ہوں اس فلم کو دیکھنے کے لیے" ہاروی نے خود کو ریلکیس ظاہر کرنے کے لیے چہرے پر مسکراہٹ سجائی

"وہ تمھاری لیسا کہاں رہ گئی ہے پہنچی کہ نہیں؟" ہاروی نے ہاتھ میں پکڑے گلاس کو لبوں سے لگایا

"اوہ اچھا یاد دلایا تم نے ابھی فون کرتا ہوں شیون کو "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بروس نے فورا بھنویں اوپر اُٹھائیں اور پھر جیب سے موبائل نکال کر اس پر نگاہیں جما دیں۔

☆☆☆☆☆☆

Kitab Nagri Special

"سراوپراٹھاؤ"لڑکی نے اس کی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے جوی کا چہرہ ایک جھٹکے سے اُوپر اٹھایا۔

جیسے ہی چہرہ اوپر اُٹھا,جوی نے سامنے پوری دیوار میں نصب آئینے میں خود کو دیکھا۔لڑکی نے اس کا پورا نقشہ بدل کرر کھ دیا تھا۔اب ہیر سٹائل بنانے کے بعد وہ میک اپ کو آخری ٹچ دے رہی تھی۔

اتنے میک اپ میں وہ حسین تولگ رہی تھی لیکن اپنی عمر سے کہیں زیادہ بڑی دکھائی دے رہی تھی۔ نقلی لانبی پلکیں,جل سے کھینچ کر بالوں کا بنایا گیا جوڑااور گہرے میرون رنگ کی میکسی زیب تن کیئیے وہ اب خود کو دیکھنے کے بجائے کن اکھیوں سے سامنے پڑے سامان میں نیل فائلر پر نگاہ جما چکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یہ لمبائی کے رخ بنا ایک کمرہ تھا جہاں ایک طرف کی پوری دیوار میں شیشہ نصب تھااور سامنے بنی شیلف پر انگنت میک اپ کی چیزیں بکھری ہوئی تھیں۔اس کے ساتھ والی نشست پر ایک اور لڑکی کو تیار کیا جارہا تھا۔

یہ جگہ اس زندہ لاشوں کے قبرستان سے یکسر مختلف تھی۔وہاں لڑکیوں کو جانوروں کی طرح بوسیدہ کپڑوں اور دووقت کے کھانے پر رکھا ہوا تھا لیکن یہاں دنیا کا ہر قیمتی سامان موجود تھا۔اسے یہاں آنکھوں پر پٹی باندھ کر لایا گیا تھا۔اور یہاں آکر آنکھوں سے پٹی کھولی گئی تھی۔

Kitab Nagri Special

غسل، ویکسنگ، میک اپ سب یہاں موجود لڑکیاں زبردستی کر رہی تھیں۔ پہلے پہل اس کی مزاحمت پر انہوں نے کوڑے مارنے کی دھمکی دی۔ یہ بڑے ڈیل ڈول کی لڑکیاں مردوں سے کم ظالم نہیں تھیں۔ بات بات پر اتنی سختی سے چہرہ ہاتھوں میں دبوچ رہی تھیں کہ جوی ہاتھ بندھے ہونے کی وجہ سے تڑپنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کر پا رہی تھی۔ میک اپ سے پہلے کپڑے پہناتے ہوئے اس کے ہاتھ کھول دیے گئے تھے۔

اب تو وہ تب سے چپ چاپ کچھ تلاش کر رہی تھی۔ سامنے بکھری ہوئی چیزوں میں پڑا نیل فائلر بار بار اس کی اٹھتی نگاہوں کی زد میں تھا۔

جو لڑکی اسے تیار کر رہی تھی متواتر دوسری لڑکی کے ساتھ باتوں میں مگن تھی۔ وہ دونوں چینی زبان میں پتہ نہیں کیا باتیں کرتے ہوئے ان دونوں کو تیار کر رہی تھیں۔

اس کے ساتھ والی نشست پر موجود لڑکی اس کی طرح سہمی ہوئی نہیں تھی وہ پر اعتماد انداز میں تیار ہو رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

اس کو تیار کرنے والی لڑکی اب بار بار کچھ اٹھانے کی خاطر دوسری طرف جا رہی تھی۔اس کے ساتھ والی نشست پر موجود لڑکی اب مکمل طور پر تیار تھی۔وہ کھڑی ہو کر خود کو جانچ رہی تھی سنہری رنگ کے نیم برہنہ لباس میں وہ خوبصورت لڑکی ہوش ربا لگ رہی تھی۔

"مجھے واش روم جانا ہے" لڑکی نے خود پر اچٹتی نگاہ ڈالے خود کو تیار کرنے والی لڑکی سے کہا

اُس لڑکی نے سر ہلایا اور اس کے ہمراہ ایک طرف بڑھ گئی۔جوی نے پھر سے نیل فائلر پر نگاہ جمائی۔جیسے ہی اس کو تیار کرنے والی لڑکی کچھ اٹھانے کی خاطر ایک طرف ہوئی۔جوی نے لپک کر نیل فائلر اٹھایا اور جل لگے بالوں کے جوڑے کے اندر نیل فائلر کو کچھ اس طرح پھنسایا کہ وہ مکمل طور پر چھپ گیا۔بمشکل اپنی اٹکی سانس بحال کی۔چند سکینڈ کے وقفے کے بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا۔چائنز لڑکا ماتھے پر بل ڈالے کھڑا تھا۔وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اس تک آیا اور ایک جھٹکے سے جوی کا گلا دبوچ لیا اور پھر اس کے بالوں میں سے نیل فائلر نکالتا ہوا پیچھے ہوا۔

وہ یہ بات کیسے فراموش کر گئی تھی کہ تمنا نے اسے بتایا تھا وہ لڑکی پر پوری نگاہ رکھتے ہیں۔یہ لی تاؤ کا گھر نہیں تھا جہاں وہ کھانے والا فورک چھپا لیتی۔

Kitab Nagri Special

"ہوٹل سے بار بار فون آرہا ہے, شیون سر غصے میں ہیں" چائینز لڑکا اب اس کو تیار کرنے والی لڑکی سے مخاطب تھا۔

"تیار ہے بلکل, اے۔ے۔ے۔۔۔اٹھو جاؤ" لڑکی نے اس لڑکے کی بات کا جواب دینے کے بعد گھور کر جوئ کو حکم دیا

اس سے پہلے کہ وہ نشست سے اُٹھتی لڑکا آگے بڑھا اور اسے بازو سے پکڑ کر زبردستی کھڑا کیا۔ہاتھوں کو باندھ کر آنکھوں پر پٹی باندھی اور بازو تھامے کھینچتا ہوا باہر کی طرف چل دیا۔کچھ دیر میں وہ ایک گاڑی کی نشست پر بیٹھ چکی تھی۔

"کہاں جانا ہے؟" شاید ڈرائیونگ نشست پر موجود لڑکا دوسرے سے سوال کر رہا تھا۔

"مینگولے۔۔۔" دوسرے لڑکے کی آواز ابھری

Kitab Nagri Special

☆☆☆☆☆☆☆

صبح کے سات بجے ہی, ملک ہاؤس میں تو جیسے بھونچال آگیا تھا۔لاؤنج سے اُبھرتی اونچی آوازوں کا شور باہر لان میں بھی سنائی دے رہا تھا۔دران کا یوں مدرسے میں قاری پر حملہ کرنے کے بعد گھر میں بھاگ آنا کسی قیامت سے کم نہیں تھا۔

ملک ہاؤس کے سارے مکیں لاؤنج میں جمع تھے۔

دستگیر بیگم چشمے کی اوٹ سے خونخوار نگاہیں دران پر جمائے پلنگ پر بیٹھی تھیں۔پلنگ کے ایک کنارے پر یاور دران کو اپنے سامنے کھڑا کئے ہوئے تھا اور پاس پڑی کرسی پر اسفند ملک پریشان حال بیٹھے تھے۔عصمت, روبی, طلعت, سونی, برھان اور فائقہ لاؤنج میں ایک قطار صورت کھڑے تھے۔کسی کی آنکھوں میں حیرت تھی تو کسی کی آنکھوں میں خوف تھا مگر نفرت کی آمیزیش سب میں گھلی تھی۔

"دیکھا بھاگ آیا نا مدرسے سے میں کہے دیتی ہوں, یہ گندہ خون اور برداشت سے باہر ہے میرے" دستگیر بیگم نے ناک بسورے اونچی آواز میں حکم سنایا

چہرے پر انگنت نفرت اور حقارت موجود تھی۔ان کا خون کھول رہا تھا۔بس میں نہیں تھا کہ یاور کے ہاتھوں سے کھینچ کر دران کی درگت بنا دیں۔

"صرف بھاگ کر نہیں آیا اماں۔وہ جو حال کیا ہے نہ اس نے مولوی کا۔وہ کیس کر دے گا ہم پر, ہسپتال پڑا ہے بیچارا" روبی نے تنگ مزاجی سے ہاتھ ہوا میں نچاتے ہوئے معلومات دیں۔

دران گردن جھکائے ضبط کے عالم میں کھڑا تھا۔اسفند ملک نے ایک عصیلی نگاہ روبی ہر ڈالی جس کی اسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ارے بھئی ہم پر کا ہے اس ناس پٹے پر کریں کیس, جیل ہو جائے ہماری بلا سے اس شیطان مردود کو" دستگیر بیگم نے تسبیح والا ہاتھ اونچا کرتے ہوئے بددعا دی

Kitab Nagri Special

"اماں خدا کا واسطہ ہے آپ چپ کریں مجھے پوچھنے تو دیں اس سے کیوں کیا اس نے ایسا" یاور نے گردن گھمائے دستگیر بیگم سے التجا کی

چہرہ دران کی طرف گھمایا اور سر کو ہلکا سا جھکا کر دران کے چہرے کی طرف دیکھا۔

"ارے کیوں کیا ابھی بھی تجھے نہیں پتا چلا قرآن ہی نہیں پڑھنا چاہتا ہے یہ, یہودی کہیں کا, منحوس مارا" دستگیر بیگم نے ماتھے پر بل ڈالے سخت آواز میں کہا

اسفند جو تب سے سر جھکائے ہوا تھا ایک جھٹکے سے سر اٹھایا اور دستگیر بیگم کے آگے ہاتھ جوڑے, دستگیر بیگم نے منہ بسورہ اور سر پر اوڑھا دوپٹہ کھینچ کر نیچے کیا۔

"دران میری طرف دیکھو ہاں بولو کیوں کیا ایسا؟, کیا قاری مارتا تھا تمہیں؟" یاور نے دران کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں لے کر وہی سوال دہرایا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"ارے تو کیا ہوا اگر مارتا تھا قرآن یاد کرانے کو سب استاد مارتے ہیں تو کیا بچے ان کے گلے کاٹ دیتے ہیں, اب تو مجھے اس سے خوف آنے لگا ہے" دستگیر بیگم کہاں چپ رہنے والوں میں سے تھیں

یاور نے دستگیر بیگم سے لاپرواہی برتتے ہوئے دران کے چہرے کو پھر سے اوپر کیا

"دران میری طرف دیکھو بیٹا, تم نے یہ بہت غلط کیا تمہیں معلوم بھی ہے ہم لوگ کس مصیبت میں پھنس چکے ہیں, قاری ہسپتال پہنچ گیا ہے" یاور نے حد درجہ تحمل سے کہا

دران خاموش کھڑا بس یاور کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ یاور کے دماغ میں اس کے لیے فکر کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔ اور ایسا ہی کچھ حال پیچھے کرسی پر بیٹھے اسفند ملک کا تھا۔ ان دونوں کے علاوہ یہاں موجود ہر نفس کے دل و دماغ میں اس کے اس عمل پر غصہ اور نفرت تھی۔

"بولو دران کچھ" یاور نے اسے ہلاتے ہوئے پھر سے پوچھا

Kitab Nagri Special

وہ دران کو دونوں کندھوں سے تھامے اپنے بلکل سامنے کھڑا کیئے ہوا تھا۔

"منہ سے کچھ پھوٹے پھر نا عذاب کہیں کا, بس گھورتا ہے اور مارتا ہے" عصمت نے ناک چڑھا کر پوری گفتگو میں اپنا حصہ ڈالا

"مجھے قرآن نہیں پڑھنا" سپاٹ لہجے میں اس نے مختصر جواب دیا

"لو سن لو بس۔۔" روبی نے ہاتھ کھڑا کیا

"رک کمبخت مارے تیرے تو اچھے بھی پڑھیں گے" دستگیر بیگم نے اچک کر پاس پڑی چھڑی اٹھائی اس سے پہلے کے وہ دران کی پشت پر چھڑی کی ضرب لگاتیں یاور ایکدم سے دران کو لے کر دور ہوا

"اماں بس۔۔۔" یاور نے ہاتھ کھڑا کیئے اونچے آواز میں روکا

Kitab Nagri Special

دران کوایک جھٹکے سے اپنے پیچھے کیاجواسی طرح بت بنا گھور رہا تھا۔یاور دران کا ہاتھ تھامے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"اسی کا سر چڑھایا ہے اور کچھ نہیں" روبی نے ناک چڑھا کر سارا الزام یاور پر دھر دیا۔

سب کچھ دیر یونہی کھڑے رہے پھر آہستہ آہستہ اپنے اپنے کمروں میں گھس گئے۔

☆☆☆☆☆☆

موسیقی کے مدھر سے جلترنگ منگیولے کے اس رنگین ماحول کوافسوں زدہ بنارہے تھے۔ خفیف سی باتوں کی مختلف زبانوں میں بازگشت ارد گرد سے ابھر رہی تھی, کھنکتے قہقہے,اور مشروب اور شراب کے گلاسوں کے بجنے کی آوازیں اس کشادہ لان کے ہر کونے سے ابھر رہی تھی۔ مختلف صحافی اور کیمرہ مین ارد گرد کے بہت سے مناظر کو قید کررہے تھے۔

Kitab Nagri Special

دران کے یہاں پہنچتے ہی بروس چوکنا ہو چکا تھا۔ہاروی سب اس پر چھوڑ کر ایک طرف ہو چکا تھا۔ درانگ کی لائیو ویڈیو ایک ساتھ بہت جگہ چلانے کا ایک مضبوط منصوبہ تیار کر لیا گیا تھا۔ بروس کو اب دران کو مشروب پلانا تھا۔

بار کے کاؤنٹر پر کہنی ٹکائے وہ کن اکھیوں سے لان کے ایک کونے میں کھڑے دران اور انل کو جانچ رہا تھا جو باتوں میں مگن تھا۔ایک کمینی سی مسکراہٹ نے اس کے لبوں کا گھیراؤ کیا۔کاؤنٹر پر اس کی انگلیوں کے پور دھیرے دھیرے بج رہے تھے جن میں اس کھیل کی شروعات میں ہی فتح یابی جیسا رقص تھا۔

"سر سافٹ ڈرنک "

کاؤنٹر کے دوسری طرف موجود لڑکے نے مشروب کے دو گلاس کاؤنٹر پر رکھ کر آہستگی سے آگے سرکائے۔ گلاسوں میں موجود شربتی رنگ کا مشروب گلاس کے کناروں سے ٹکرا کر لہریں بنا گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

بروس نے ایک زہریلی مسکان لبوں پر سجائی۔ہاتھ اوپر اٹھایا اور مٹھی میں دبائی دو گولیاں انگلیوں کو آہستگی سے کھولتے ہوئے دائیں گلاس میں گرادیں۔گلاس کو بڑی نرماہٹ کے ساتھ اٹھایا اور دھیرے سے ہوا میں دائرہ بناتے ہوئے گھمایا۔

گولیوں کے گرتے ہی مشروب میں اُبال آیا اور پھر بلبلوں کی صورت بیٹھنے لگا۔گولیوں کو مشروب میں گھلنے میں چند سکینڈ لگے تھے اور اس کے بعد دونوں گلاسوں میں موجود مشروب ایک جیسا دکھائی دینے لگا تھا۔

"ہے۔ے۔ے۔کم" بروس نے ہاتھ کے اشارے سے خالی ٹرے تھامے کاؤنٹر پر کھڑے ویٹر کو بلایا۔

ویٹر مؤدب انداز میں ٹرے تھامے پاس آیا۔بروس نے دونوں گلاسوں کو بہت احتیاط سے اسی ترتیب کے ساتھ ٹرے پر سجایا۔سر کو ہلکا سا خم دے کر لڑکے کو اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کچھ دیر میں ہی وہ, ویٹر اور ٹرے میں سجے مشروب کے دو گلاس سمیت دران کے سامنے تھا۔نظر بھر کر اس کے خوبرو سراپے کو دیکھا۔بالوں کو سلیقے سے جل سے پیچھے کے رُخ سیٹ کیے وہ آج مختلف مگر سحر کن شخصیت کا مالک لگ رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

" ہے۔۔۔ے۔ے۔ درانگ" بروس نے خوشگوار لہجے میں ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے خیر مقدم کیا۔

دران نے ایک لمحے کو اس کے بڑھے ہاتھ اور خوشگوار انداز کو دیکھا اور پھر سنجیدگی سے جیب میں ڈالا ہاتھ نکالا اور اس کے ہاتھ کو تھام لیا۔ وہ تو بہت پرجوش دکھائی دے رہا تھا ہاتھ کو پکڑ کر زور سے ہلاتے ہوئے وہ چمکتی آنکھیں دران کی گہری آنکھوں میں گاڑے مسکرا رہا تھا۔

"بہت دیر سے آئے آنکھیں منتظر تھیں تمھاری" چہکتے ہوئے جھوٹی محبت جگائی

"میں وقت پر پہنچنے کا عادی ہوں آپ نے انتظار وقت سے پہلے شروع کر دیا ہو گا" ٹھہرے لہجہ میں جواب دیا

www.kitabnagri.com

لبوں پر وہی معنی خیز مسکراہٹ تھی جو دوسرے کی سوچ کو جانچ کر سچ ثابت ہونے پر مزین ہوتی تھی۔ بروس خجل ہوا پھر آدھے جسم کو ہلکا سا خم دیے پاس کھڑے ویٹر کی طرف مڑا۔ وہ جانتا تھا دران کے گلاس کو وہ ٹرے کے وسط

Kitab Nagri Special

میں اورانل کے گلاس کو کنارے پر رکھ کر لایا تھا اس نے اسی ترتیب کو ذہن نشین رکھتے ہوئے دران کے گلاس کو اٹھایا۔

"سافٹ ڈرنک۔۔۔ "

بروس نے مسکراتے ہوئے گلاس دران کی طرف بڑھایا۔ دران نے ایک لمحے کو گلاس پر نگاہ جمائی پھر پر اعتماد انداز میں گلاس تھام لیا۔

بروس اب انل کی طرف گلاس بڑھا رہا تھا انل نے ہاتھ میں پکڑے موبائل پر ہلکی سی جنبش کی اور موبائل جیب میں رکھا۔ جاندار مسکراہٹ سجائے بروس کے ہاتھ سے گلاس تھام لیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایک۔ دو۔۔۔

دو سکینڈ کے توقف کے بعد ہی وہاں موجود نفوس کے درمیان موبائل فون رنگ گونج اٹھی۔ دران نے لبوں کے قریب کیے ہوئے گلاس کو نیچے کیا۔ جیب میں ہاتھ ڈالا موبائل بج رہا تھا اور اوپر انل کا نمبر چمک رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

دائیں ہاتھ میں تھاما گلاس انل کی طرف بڑھایا۔ جیسے ہی گلاس انل کے ہاتھ میں منتقل ہوا اسی لمحے بروس کی نگاہیں اس کی تھمی سانسوں کے ساتھ گلاس پر جمی۔ دران موبائل کان سے لگا چکا تھا۔

انل کے دونوں ہاتھوں میں اب مشروب سے بھرے ایک جیسے گلاس موجود تھے دران کا گلاس وہ بائیں ہاتھ میں تھامے ہوئے تھا۔ وہ دران کے گھونٹ بھرنے سے پہلے تک یہاں سے جانے والا نہیں تھا یہ وہ باخوبی جانتا تھا۔

"ہیلو۔۔۔" مصروف سے انداز میں فون کان سے لگائے وہ چند قدم آگے بڑھا۔

بروس کن اکھیوں سے جانچتی نگاہ انل کے بائیں ہاتھ پر رکھے ابھی وہیں کھڑا تھا۔ انل نے گہری نگاہوں سے بروس کی طرف دیکھا۔ ذہن میں دران کی آواز گونج رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم مجھے کال کرو گے۔ میں تمہیں اپنا گلاس پکڑاؤں گا "

وہ اس کے کہنے کے مطابق گلاس تھام چکا تھا۔ ذہن میں اس کی اگلی ہدایت گونجی۔

Kitab Nagri Special

"وہ میرے گلاس پر نظر رکھے گا اس لیے جس وقت میں پلٹوں گا تمہیں پورا کور کروں گا اور تمھارے والا گلاس پکڑتے ہی ایک سکینڈ سے پہلے تم میرا گلاس دوسرے ہاتھ میں منتقل کرو گے "

دران کی دی ہوئی ہدایت وہ ذہن میں دہرا رہا تھا اور جیسا اس نے کہا تھا ویسا ہی ہوا. بروس وہاں سے جانے کے بجائے وہیں اس کے ہاتھوں پر نگاہ جمائے کھڑا تھا۔ دران فون کو واپس اپنی جیب میں رکھتے ہوئے پلٹا اور اس کی طرف بڑھا اب ایک سکینڈ میں انہیں اس سب پر عمل کرنا تھا۔

جیسے ہی دران نے اس کے بلکل سامنے آکر اس کے گلاس کو تھاما۔ انل نے اتنی ہی تیزی سے اس کے والے گلاس کو دائیں ہاتھ میں منتقل کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دران کے پلٹتے ہی بروس کی نگاہ انل کے ہاتھوں پر گئی تھی اور پھر اس کی اٹکی سانس بحال ہوئی۔ دران نے درست گلاس ہی واپس پکڑا تھا۔

Kitab Nagri Special

دران نے گلاس تھامتے ہی لبوں کو لگایا۔اس کے گھونٹ بھرتے ہی بروس کے چہرے پر فتح جیسے آثار تھے۔

بروس کا مقصد پورا ہو چکا تھا اس کا اب یہاں کھڑے رہنا بیکار تھا وہ چند ادھر اُدھر کی باتوں کے بعد دونوں کو پارٹی سے لطف اٹھانے کا کہتا ہوا وہاں سے جا چکا تھا۔

اس کے جاتے ہی انل دران کے قریب ہوا جو بڑے مزے سے مشروب کے گھونٹ بھر رہا تھا۔

"مجھے ان کی سمجھ آتی ہے۔وہ یہ سب کیوں کر رہے ہیں۔وہ تمہارا یہ بھرم ختم کرنا چاہتے ہیں جو تمہیں پوری انڈسٹری میں سب سے منفرد بناتا ہے۔لیکن تم اپنے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہو؟ یہ میری سمجھ سے باہر ہے" انل اس وقت بھی اس کے اس فیصلے کو لے کر نالاں تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دران نے اس کی بات پر نگاہ سامنے جمائی جہاں سوئمنگ پول کے پانی میں روشنیوں سے جگمگاتی عمارت کا عکس جھلملا رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"مجھے خود نہیں پتا۔میرا دل بھی کہہ رہا ہے۔میں یہ سب کیوں کر رہا ہوں؟لیکن اس وقت میں اپنے دماغ کے قابو میں ہوں جو کہہ رہا ہے۔مجھے یہ کرنا ہے "

دران نے ساکن نگاہ دھیرے سے لہریں بناتے عکس پر جما کر جواب دیا

انل نے گہری نگاہ اس پر ڈالی وہ متواتر مشروب کے گھونٹ بھرتا جا رہا تھا۔انل کو بھی مشروب پینا تھا۔وہ لوگ دران کو جانچ رہے ہوں گے اس لیے ان کی چھوٹی سی غلطی بھی ان کو مشکوک بنا سکتی تھی۔

"آہ۔۔۔تو میں سمجھ جاؤں پھر یہ معاملا اتنا سیدھا نہیں جتنا دکھائی دے رہا ہے "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انل نے ایک ہاتھ ہوا میں ہاتھ اٹھائے تاسف ظاہر کیا۔دوسری طرف گہری خاموشی تھی۔

"اب کمرے میں اس لڑکی کے آنے کے بعد کیا کرو گے تم؟"انل نے مشروب کا گھونٹ بھرا

Kitab Nagri Special

"جو انہوں نے سوچا ہے اس کا اُلٹ کروں گا مجھے پتا ہے میری یہ ویڈیو لائیو چلے گی" پرسوچ لہجے میں جواب دیا اور گلاس میں موجود مشروب ایک سانس میں ہی اپنے اندر انڈیل لیا۔

☆☆☆☆

گاڑی ہلکی سی چرچراہٹ کے بعد رکی تھی۔ وہ گاڑی کی پچھلی نشست پر بیٹھی اب پاگلوں کی طرح گردن ارد گرد گھما رہی تھی جبکہ سیاہ پٹی آنکھوں پر بندھی ہونے کے باعث گھپ اندھیرے کے سوا کچھ نہیں تھا۔ اس کی آنکھوں پر بندھی یہ پٹی مختلف مقامات پر اتاری گئی تھی لیکن اس وقت اس کے ساتھ ایک لڑکا کمر پر پسٹل رکھ کر بیٹھ جاتا تھا۔ پتا نہیں کتنے گھنٹوں کی مسافت کے بعد وہ اب کہیں پہنچے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

خوف سے دل لرز رہا تھا۔ پتا نہیں وہ اب کہاں ہو گی اور یہاں اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا ذہن خوف کے زیر اثر مفلوج ہو رہا تھا۔ گاڑی کا دروازہ کھلنے کی آواز ابھری اور پھر کسی نے اسے بازو سے کھینچتے ہوئے گاڑی سے اتارا۔

Kitab Nagri Special

گاڑی سے اترنے کے بعد اس کی آنکھوں سے پٹی کو پھر سے ہٹا دیا گیا۔ اچانک سے تیز روشنیوں نے آنکھوں کو چندھیا دیا۔ وہ بھاری نقلی پلکوں اور میک اپ سے اٹی آنکھوں کو زور سے میچ چکی تھی۔

گاڑی سے اترنے والے دونوں لڑکوں میں سے ایک لڑکا اب اس کے ہاتھ کھول رہا تھا جبکہ دوسرا اس کو پسٹل دکھاتے ہوئے خبردار کر رہا تھا۔

جوی نے ایک اچٹتی نگاہ اس شاندار عمارت پر گھمائی جس کی راہداری پر اب وہ دونوں لڑکوں کے ہمراہ ان کے درمیان میں چل رہی تھی۔ اونچی ہیل اور کٹ دار میکسی سے باہر نکلتی ایک ٹانگ کی وجہ سے اسے چلنے میں دشواری پیش آ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پسٹل دکھانے والے لڑکے نے بڑے انداز میں اس کی کمر کے گرد بازو حائل کر رکھا تھا۔ راہداری سے آگے آتے ہی جیسے اس اندھیری رات میں بھی بہار کا ساسماں تھا۔ مینگولہ کے وسیع لان کا منظر سحر پھونک رہا تھا۔ وہ کیا کوئی بھی دیکھتے ہی پہچان جاتا کہ یہ کوئی بہت بڑی تقریب تھی۔ وہ لڑکے اب اس کے ہمراہ چلتے ہوئے راہداری سے تھوڑا آگے آنے کے بعد رک چکے تھے۔ شائد وہ یہاں کسی کا انتظار کر رہے تھے۔

Kitab Nagri Special

چند سکینڈ کے وقفے کے بعد ایک مغربی شخص ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔ وہ جیسے جیسے فاصلہ کم کرتا جارہا تھا۔ اُس کی جوی پر ٹکی آنکھیں سکڑتی جارہی تھیں اور پیشانی پر پڑے شکن گہرے ہو رہے تھے۔

تیز تیز ڈگ بھرتا وہ شخص اب لال بھبھو کا چہرہ لیے ان تینوں کے سامنے تھا

"یہ کس کو اٹھا لائے ہو؟ کون ہے یہ؟" بروس غصے میں دانت پیستے ہوئے دونوں لڑکوں پر چڑھ دوڑا

"وہی لڑکی جو آپ نے منگوائی اور شیون باس نے جس کو یہاں لانے کا کہا" برجستہ جواب آیا

وہ آپس میں انگلش میں بات کر رہے تھے۔ جو وہ باآسانی سمجھ رہی تھی۔ وہ یقیناً کسی اور کی جگہ یہاں غلطی سے آ گئی تھی۔ اس لیے سامنے کھڑا آدمی اب دونوں لڑکوں پر بھڑک رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ وہ لڑکی نہیں ہے۔۔۔ احمقو۔۔۔ میں نے لیسا کا کہا تھا۔" بے ساختہ بروس کا ہاتھ اپنی پیشانی کو پیٹ گیا۔

Kitab Nagri Special

دونوں لڑکے اب ہونقوں کی طرح ایک دوسرے کی صورت دیکھ رہے تھے جبکہ بروس اب غصے میں جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنا موبائل نکال چکا تھا۔ تیزی سے موبائل کی سکرین پر انگلیاں نچانے کے بعد وہ موبائل کو کان سے لگائے غصے میں اب دوسری طرف موجود نفس کے فون اٹھانے کے منتظر تھا۔اس کو زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑا تھا۔

"یہ کس کو بھیج دیا ہے؟ لیسا کہاں ہے؟" دوسری طرف سے جس نے بھی فون اٹھایا تھا۔ بروس اس پر سخت لہجے میں برس پڑا۔

"مطلب۔۔۔؟ لیسا ہی بھجوائی ہے" شیون نے حیرت کا اظہار کیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ لیسا نہیں ہے۔ کس کو اٹھا کر بھیج دیا۔ سارا پلین چوپٹ کر دیا" بروس کا غصہ شدت اختیار کرتا جا رہا تھا۔

"اے۔۔ے۔۔ے نام کیا ہے تمھارا؟" بروس نے فون کو کان سے ہٹائے کرخت لہجے میں جوی سے پوچھا

Kitab Nagri Special

جوی جو کان کھڑے کیے اس کی باتیں سمجھ رہی تھی۔ایک لمحے کے لیے سٹپٹا کر تینوں کی طرف دیکھا۔

"ج۔۔۔۔جووی" گھٹی سی آواز میں اپنا نام بتایا

اس سے پہلے کہ وہ شیون کو کچھ سمجھاتا۔وہ خود ہی سمجھ گیا تھا کہ لیسا کی جگہ وہ نئی لڑکی مینگولے پہنچ گئی ہے۔

"اوہ!!!! لگتا ہے لڑکیاں اکسچینج ہو گئی ہیں" شیون کی پریشان کن آواز ابھری

"مجھے لیسا ہی چاہیے۔ے۔ے" بروس نے چبا چبا کر غصے میں کہا

www.kitabnagri.com

"دیکھو بروس یہ ممکن نہیں اب۔لیسا دو گھنٹے پہلے اس لڑکی کی جگہ دوسرے ہوٹل پہنچ چکی ہے اور کلائنٹ کی کال آ چکی ہے مجھے "

"تو میں کیا کروں اب۔ میرا کیا ہاں۔ں۔ں؟" بروس کی آواز مزید اونچی ہوئی

Kitab Nagri Special

"دیکھو میں سمجھتا ہوں غلطی ہوئی ہے۔ مگر اب کچھ نہیں ہو سکتا سوائے اس کے کہ تم اس لڑکی سے کام چلاؤ ایک دم فریش۔۔۔ "

"شٹ اپ!!!!!جسٹ شٹ اپ" بروس نے فون کو کان سے دور کیے۔ چیخ کر اس کی بات کو کاٹتے ہی فون بھی کاٹ دیا۔

ایک آبرو چڑھائے جانچتی نگاہ جوی پر ڈالی۔ شیون کی بات غلط نہیں تھی۔ میرون گاؤن میں ملبوس سامنے کھڑی یہ لڑکی لیسا کی طرح حسین و جمیل تو نہیں تھی مگر بلا کی پر کشش تھی۔ اس کے چہرے پر اس کی سیاہ بڑی آنکھیں اس کے عام سے نقوش پر بھاری تھیں۔ قد متوازن ہونے کے باوجود جسامت کا سڈول پن اسے منفرد بنا رہا تھا۔ بروس نے گہری سانس باہر انڈیلی۔ خونخوار نگاہوں سے لڑکوں کو گھورا۔

"اسے فلحال میرے کمرے میں لے کر چلو پھر بتاتا ہوں میں آگے "

Kitab Nagri Special

سامنے کھڑے لڑکے کو ہاتھ سے اشارہ کرتا ہوئے حکم صادر کیا اور آگے چل پڑا۔ دونوں لڑکے جوی کے ہمراہ اس کی تقلید کر رہے تھے۔ جوی بے بسی سے ارد گرد دیکھ رہی تھی۔

نجانے یہ کونسی جگہ تھی اور اب یہ بھڑیے اس کے ساتھ آگے کیا کرنے والے تھے۔ یہ خوف ہر اٹھنے والے قدم کے ساتھ بڑھتا جا رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

سورج پورے جوبن میں آسمان پر چمک رہا تھا۔ تیز شعائیں کراچی شہر کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے تھیں۔

ایلمنٹری بوائز سکول کی اس سرخ اور سفید عمارت میں اس وقت لڑکوں کا بے ہنگم شور گونج رہا تھا۔ یہ شائد سکول کی ریسس کا وقت تھا۔ انگنت ایک ہی قطار میں بنے کمروں والے اس سکول کا یہ چھٹی جماعت کا کمرہ تھا۔

لکڑی کے اوپری پھٹے والے لوہے کے ڈیسک افقی قطاروں میں لگے تھے۔ سفید روغن والی دیواروں پر کاغذ کے بنے چارٹ جگہ جگہ دیواروں پر چسپاں تھے۔ سامنے کی دیوار پر سیاہ بورڈ نصب تھا جس کے نیچے سفید رنگ کے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

چاک بکھرے ہوئے تھے۔اس وقت کمرہ جماعت میں ادھم مچا تھا۔کچھ لڑکے بھاگ دوڑ رہے تھے۔ایک دوسرے کو چاک مار رہے تھے اور کچھ ڈیسک کے اوپر بیٹھے ٹفن کھولے کھا رہے تھے۔

ان سب میں وہی تھا جو کتاب کھولے انہماک سے پڑھنے میں مگن تھا۔یاور ملک کی بدولت وہ پھر سے سکول میں آنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔اسے برھان اور فائقہ کی طرح کسی انگلش میڈیم نجی سکول میں نہیں ڈالا گیا تھا۔یہ کراچی کا سرکاری سکول تھا۔

دران نے آدھا سال گزرنے کے بعد داخلہ لیا تھا۔اسے سکول آتے مہینہ ہو چکا تھا لیکن وہ چپ چاپ بیٹھا اپنا پڑھتا رہتا تھا۔کچھ لڑکوں نے پہلے پہل اس کے ساتھ بات چیت کی کوشش کی مگر اس کے کم بولنے کے باعث پیچھے ہٹتے گئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لڑکوں کے اس شور میں اچانک سکوت جماعت کا دروازہ زور سے دیوار میں لگنے کی وجہ سے آیا۔توصیف تیوری چڑھائے آگے بڑھا۔وہ ان کی جماعت کا نا صرف مانیٹر تھا بلکہ سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کا اکلوتا سپوت بھی تھا۔جماعت کیا سکول کے تمام لڑکے اس سے ڈرتے تھے بس یوں سمجھیں کہ سکول میں اس کا سکہ چلتا تھا۔

Kitab Nagri Special

توصیف نے غصے سے درمیانی قطار میں موجود تیسرے ڈیسک پر بیٹھے انل یوسف کو ایک جھٹکے سے گریبان سے تھام لیا۔

"کھڑا ہو جا" رعب دار آواز میں وہ انل کو حکم صادر کر رہا تھا۔

انل نے گھور کر دیکھا مگر اٹھا نہیں۔ توصیف کے ساتھ کھڑے لڑکے ہاتھوں میں بلے اور ہاکی اٹھائے ہوئے تھے ۔وہ شائد سکول کے میدان میں کھیل رہے تھے اور اب انل کی شکایت ملنے پر یہاں آئے تھے۔ سکول میں موجود ہر پانی کے کولر کے ساتھ سٹیل کا ایک عدد گلاس زنجیر سے باندھا گیا تھا لیکن انل کو عیسائی ہونے کے باعث اس گلاس میں پانی پینے کی اجازت نہیں تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کھڑا ہو سنا نہیں" توصیف تیکھی آواز میں دھاڑا

پوری جماعت کے لڑکے اب سب مصروفیت چھوڑ کر ان کی طرف متوجہ تھے۔ دران نے کتاب پر سے سر اٹھایا اور ڈیسک پر بیٹھے معصوم صورت لڑکے کو دیکھا جو توصیف کے مقابلے میں ناتواں تھا لیکن وہ اس سے دب نہیں رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"کولر کے گلاس میں پھر سے پانی پیا تم نے؟" توصیف نے غصے میں ناک پھلاتے ہوئے پوچھا

"ہاں پیا۔ وہ سب کے لیے ہے۔ وہاں نہیں لکھا کہ صرف مسلمان لڑکے پی سکتے ہیں۔" انل نے برابر تیوری چڑھائی

"زیادہ زبان چلانے کے ضرورت نہیں سمجھا۔ کتنی دفعہ سمجھایا ہے تجھے لگتا بات تیری کھوپڑی میں گھستی نہیں ہے۔" توصیف نے اس کے گریبان پر اپنی گرفت مزید بڑھائی۔

انل کی گریبان چھڑوانے کی ساری کوششیں ناکام جا رہی تھیں۔ توصیف نے ایک جھٹکے سے اسے ڈیسک سے نیچے گرایا۔ اب وہ اس کے گریبان کو تھامے باقاعدہ اسے مار رہا تھا۔ پوری جماعت تماشہ دیکھ رہی تھی کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ انل کو چھڑواتے۔ توصیف اسے زمین پر لٹائے مسلسل اس کے چہرے پر مکے جڑ رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

دران ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھا۔ کنپٹی کی رگیں تن گئی تھیں اور آنکھیں غصے میں سکڑ گئی تھیں۔ تیز تیز ڈگ بھرتا وہ ایک سکینڈ میں توصیف کے سر پر کھڑا تھا۔ توصیف نے مکا جڑنے کے لیے بازو اٹھایا اور اب کی بار بازو نیچے نہیں آیا ہوا میں معلق رہ گیا۔ غصے سے گردن گھما کر دیکھا۔

دران پیشانی پر بل ڈالے کھڑا تھا۔ وہ دکھنے میں دبلا پتا تھا لیکن طاقت اتنی تھی کہ توصیف اپنی پوری قوت کے باوجود ہاتھ نہیں ہلا پا رہا تھا۔

"تو کون ہے ابے" توصیف نے غراتے ہوئے پوچھا

اس کا چہرہ اب قوت لگانے کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔ آس پاس کھڑے لڑکے توصیف کی حالت پر دبی دبی ہنسی ہنس رہے تھے۔

"اس کا گریبان چھوڑ" دران نے سنجیدگی سے مگر ٹھہرے لہجے میں حکم دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"چلو ایک اور ٹڈی کو زکام ہو گیا" توصیف نے استہزایہ مسکراہٹ سجائے تمسخر اڑایا

"تو بولتا بھی ہے رے۔۔۔ میں تو سمجھا گونگا ہے تو" توصیف کے تمسخرانہ انداز پر پوری جماعت میں قہقے گونج اٹھے۔

"چپ چاپ جا اور باقی لڑکوں کی طرح اپنی جگہ پر بیٹھ جا سمجھا۔ نہیں تو اس سے پہلے تیری کھوپڑی کھول دوں گا" توصیف نے بڑے رعب سے ناک چڑھاتے ہوئے کہا

دران نے ایک نگاہ اس کے چہرے پر ڈالی اور پھر دوسری انل کے گریبان پر اگلے ہی لمحے وہ پاس کھڑے لڑکے کے ہاتھ سے بلا چھین کر توصیف کے سر پر مار چکا تھا۔

☆☆☆☆☆

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

سورج ڈوبتے ہی سرمئی روشنی لائیزایریا کی تمام عمارتوں کو ہلکی ہلکی ہوا سے ٹھنڈک بخشنے لگی تھی۔چوتھی منزل کے اس فلیٹ میں خاموشی چھائی تھی۔مریم کسی پڑوسی کی طرف تھی۔جووت کھیلنے گیا تھا۔میری کتابوں میں سر دیے بیٹھی تھی۔ایسے میں وہ چھوٹے سے کمرے میں موجود بکھرے بال, پژمردہ صورت اور حلقے زدہ آنکھوں کے ساتھ پلنگ پر اپنے دوپٹے کی تلاش میں تکیے الٹ پلٹ رہی تھی۔

ہلکے زرد رنگ کے جوڑے میں اداس آنکھوں کے نیچے موجود گالوں پر زردی جھلک رہی تھی۔گھنگرالے سیاہ بال اوپر کو پھولے ہوا میں دھیرے دھیرے ہل رہے تھے۔اس دن چھت کی ملاقات کے بعد چار ماہ اور تین دن گزر گئے تھے دران اسے پھر کبھی یہاں نہیں نظر آیا تھا۔

وہ ملاقات اس کی پہلی ملاقات تھی لیکن وہ اس کے سحر میں ایسی جکڑی گئی تھی کہ چاہ کر بھی نکل نہیں سکی۔یوں محسوس ہوتا تھا وہ انسان نہیں جنات میں سے تھا اور وہ آسیب زدہ ہوگئی ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دماغ نے دل کی بہت کلاس لی۔ہر جتن کر ڈالے پر وہ ایسا بغاوت پر اترا کہ ہر چیز میں ہر چہرے میں اسی کا عکس تلاشنے لگا۔دل میں وسوسے گھر کرنے لگے کیا پتا وہ اب اس دنیا میں نہیں رہا ہو۔اس کی اس آسیب زدہ حالت کی اس کے دل کے بعد سنانا کو خبر تھی۔ہر پل کا ساتھ اور دوستی تھی اس کی بدلتی حالت کیسے چھپ سکتی تھی اور آج

Kitab Nagri Special

وہ تنگ آکر انو سے اس کے بارے میں پوچھنے کا فیصلہ کر چکی تھی۔سنانا کے پوچھنے پر وہ اسے بتا چکی تھی وہ کہاں اور کیوں جا رہی ہے۔

"پاگل مت بنو جوی رک جاؤ سمجھی "سنانا نے اس کے بازو کو پکڑ کر پوری قوت سے اپنی طرف گھمایا۔

وہ جو دوپٹہ اٹھا کر گلے میں ڈالنے والی تھی گھوم کر سنانا کے روبرو ہوئی۔

"اگر رکوں گی تو پاگل ہو جاؤں گی" سپاٹ لہجے میں وثوق سے کہا

"ایک منٹ یہ تو سوچو۔انو کیا سوچے گا تم اس لڑکے کے بارے میں کیوں پوچھ رہی ہو؟"سنانا نے رسان سے سمجھایا

"کہہ دوں گی۔یہ تو میں خود نہیں جانتی کہ میں اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہی ہوں" برجستہ جواب دیا

Kitab Nagri Special

آہستگی سے اپنا بازو اس کے ہاتھ سے چھڑوایا اور پلنگ پر سے دوپٹہ اٹھا کر گلے میں ڈال لیا۔

"جوی یہ تو جانتی ہو نہ کہ وہ مسلم ہے؟" سنانا نے سینے پر ہاتھ بندھے سوال کیا۔

وہ اب اپنا دوپٹہ درست کر رہی تھی۔ نگاہیں چرائیں۔ پلکیں پھڑ پھڑائیں

"ہاں تو میں نے کب کہا وہ عیسائی ہے؟ "

"نہیں کہا پر تم گناہ کر رہی ہو۔ ابا کو پتا چلے گا تو؟" سنانا تنک کر پھر سے روبرو ہوئی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مطلب۔۔۔کیا۔۔۔؟ کہنا کیا چاہ رہی ہو تم گناہ کیسا؟" جوی نے اب کی بار غصے سے نگاہیں اس کی نگاہوں میں گاڑیں۔

"مطلب یہ کہ تم اس سے محبت کرنے لگی ہو" سنانا نے ایک سانس میں کہا

Kitab Nagri Special

سنانا کی آنکھوں میں گاڑیں اس کی آنکھیں پھر سے زاویہ بدلنے لگیں۔

"نہیں" سخت لہجے میں فوراً اس کی بات کو رد کیا

"جھٹلاؤ مت مجھے۔ پاگل نہیں ہوں میں بہن ہوں تمھاری۔ ہر کسی کی تو نہیں لیکن تمھاری آنکھیں پڑھنا میں جانتی ہوں۔ تم پاگل ہو چکی ہو اس لڑکے کے لیے اور یہ پاگل پن اب شدت اختیار کرتا نظر آرہا ہے مجھے" سنانا دو ٹوک لہجے میں جواب دیا

"نہیں۔۔۔ تم۔۔ تم غلط ہو مجھے اس سے محبت نہیں ہے۔ اور محبت یوں نہیں ہوتی" گڑبڑا کر اس کی بات کی نفی کی

"تو پھر کیسے ہوتی ہے؟ تم سے دو سال چھوٹی ہوں پر بچی اب میں بھی نہیں ہوں۔ چار ماہ ہو گئے ہیں تم بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہی ہو۔ سرشام بالکنی کے چکر دوپہر کو حنا کے گھر کے بلاوجہ چکر، سنسان چھت پر جانا اور اب

۔۔۔اب کیا کرنے جارہی ہو؟انو سے اس کے بارے میں پوچھنے جارہی ہو؟"سنانا نے پیشانی پر بل ڈالے اسے آئینہ دکھایا جو شائد اس کے ساتھ ساتھ خود کو بھی دھوکا دے رہی تھی۔

دوسری طرف خاموشی تھی۔سنانا نے گہری سانس لی محبت سے اسے قریب کیا۔

"جوی یہ کھائی ہے تم گری نہیں ہو ابھی اس میں۔پلٹ آؤ اسے بھول جاؤ۔وہ اجنبی تھا۔ایک دن اتفاق سے ملاقات ہوئی تم دونوں کی اور بس"سنانا نے رسان سے سمجھاتے ہوئے اب اسے دونوں کندھوں سے تھام لیا تھا ۔

"میں اس سے محبت نہیں کرتی سنانا۔مجھے توانو سے بس یہ پوچھنا ہے کہ وہ زندہ ہے نہ؟وہ اس دن چھت سے چھلانگ لگانے والا تھا تو۔۔۔"جوی نے سر کو جھٹکتے ہوئے چڑ کر وضاحت دی

"اور اگر انو نے کہا کہ وہ مر۔۔۔۔۔ "

Kitab Nagri Special

ایک زوردار تھپڑ سنانا کے جملے کو مکمل نہیں کر سکا تھا۔جوی اسے تھپڑ مارنے کے بعد اب مجسم بنی کھڑی تھی جبکہ سنانا گال پر ہاتھ رکھے حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

کتنے ہی پل خاموشی نگل گئی اور پھر آواز گونجی پر اعتماد

"وہ مر نہیں سکتا "

دلگیر لہجہ تھا۔وہ جھٹکے سے پلٹی اور تیز تیز قدم بیرونی دروازے کی طرف بڑھا دیے۔

☆☆☆☆☆

"

مینگولے کے لان میں تقریب اپنے اختتام پر تھی۔رات کے تین بجے اب لوگ تھکنے اور شراب میں چور ہو کر لڑکھڑانے لگے تھے۔ادھ کھلی آنکھوں اور ڈگمگاتے قدم اب لان چھوڑ کر کمروں کا اور باہر کا رخ کر رہے تھے۔

Kitab Nagri Special

بتیاں اب بجھنے لگی تھیں۔لان آہستہ آہستہ خالی ہونے لگا تھا۔مدھم سی آواز میں بجتی موسیقی اب موسیقی کے آلے پر بج رہی تھی۔گلوکارہ جا چکی تھی۔ایسے میں مینگولے کی سنہری عمارت کے ایک کونے میں شیشے کی بنی لفٹ متوازن رفتار سے اوپر چڑھ رہی تھی۔لفٹ کے وسط میں جوی دو لڑکوں کے درمیان میں کھڑی تھی۔ میرون گاؤن کے اوپر کندھوں پر اب سیاہ مردانہ کوٹ کا اضافہ تھا۔

تین گھنٹے وہ ایک کمرے میں بے مقصد ایک صوفے پر بندھی بیٹھی رہی تھی اور اب جا کر اسے اس کمرے سے نکال کر کہیں اور لے جایا جا رہا تھا۔شائد اوپر کسی کمرے میں۔اس کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے جو اس پر دیے ہوئے سیاہ کوٹ کے نیچے چھپے تھے۔

یقیناً اس کی عزت کا جنازہ نکلنے کا وقت قریب تھا۔ایسا محسوس ہوا جیسے سانس اُکھڑنے لگی ہو۔وہ یک لخت چند قدم آگے بڑھی اور چلانے لگی

"ہیلپ۔۔۔۔۔ہیلپ می۔ی۔ی۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔لسن "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

گلے سے پھٹنے جیسی آواز برآمد ہوئی۔ جو فقط اس لفٹ کے شیشوں سے ٹکرا کر واپس آ رہی تھی۔ ہوٹل سے باہر نکلتے ہنستے مسکراتے چہرے اس کی بے بسی سے بے خبر, مست مگن اپنی شاندار گاڑیوں میں بیٹھ رہے تھے۔

دل کے دھڑکنے کی رفتار خوف کے باعث تیز طر ہو چکی تھی۔ وہ پھڑ پھڑانے لگے تھی۔ بلکل ویسے ہی جیسے کوئی پنچھی جال میں پھنسنے کے بعد پھڑ پھڑاتا ہے۔

دونوں لڑکے اسے قابو کر رہے تھے۔ایک نے جلدی سے اس کے منہ پر ٹیپ لگائی۔ دوسرا اس کے بال کھینچتے ہوئے اسے پسٹل دکھا رہا تھا۔ کتنے ظالم تھے یہ لوگ اور وہ جال میں پھنسے پنچھی کی طرح پھڑ پھڑا کر صرف اپنے پنکھ زخمی کر رہی تھی۔ نتیجہ کچھ نہیں تھا چاروں طرف جال ہی جال تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لفٹ کھل چکی تھی۔ وہ اسے گھسیٹتے ہوئے اب ہوٹل کی گیلری میں سے لے جا رہے تھے۔ جہاں بائیں اور دائیں کمروں کے دروازے بند تھے۔ جیسے اس کی قسمت کے دروازے بند تھے۔

"بعض اوقات آدمی ایک نہیں ہوتا۔ تین۔۔۔ چار یا اس سے بھی زیادہ۔۔۔" تمنا کے کہے ہوئے الفاظ اس کے ذہن میں گونج رہے تھے۔

ریڑھ کی ہڈی میں خوف کی لہر برق رفتاری سے سفر کر گئی۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے دونوں لڑکوں کو دیکھتے ہوئے کبھی ٹیپ سے بند کیے منہ سے بولنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی اور کبھی بندھے ہاتھوں کو کھولنے کے لیے کلائیوں کو گھما رہی تھی۔ ہر کوشش ناکام تھی۔ وہ دلدل میں دھنسنے جا رہی تھی۔ تمنا کہہ رہی تھی۔ وہ پہلی دفعہ میں اتنا برا حال کرتے ہیں کہ لڑکی جسمانی اور ذہنی دونوں طرح مفلوج ہو کر رہ جاتی ہے۔ جسم کا رواں رواں کھڑا ہو رہا تھا۔

جال میں پھنسے پنچھی کو پہلے پنجرے میں بند کیا جاتا ہے پھر اس کے پر کاٹ دیے جاتے ہیں۔ اس کے پر کٹنے جا رہے تھے۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آہ۔۔۔ میرے اپنوں کو میری خبر تک نہیں ہو گی کہ مجھ پر کیا بیت رہی ہے۔ شائد وہ لی تاؤ کو فون کرتے ہوں گے؟ اس کا پوچھتے ہوں گے؟۔ نہیں وہ نہیں کرتے ہوں گے۔ کبھی نہیں کرتے ہوں گے۔ میں ان کے لیے مر ہی تو چکی تھی۔ جو گناہ میں کر چکی تھی۔ اس پر انہوں نے پردہ ڈال دیا تھا لیکن نفرت دل سے نہیں نکالی تھی۔

آنکھوں کے سامنے کتنے ہی مناظر گھوم گئے۔

Kitab Nagri Special

جان اسے دوپٹہ درست کرنے کا کہہ رہا تھا۔

مریم اسے رات کو باہر جانے سے منع کر رہی تھی۔

آمنہ اسے وضو کرنے کا طریقہ سمجھا رہی تھی۔

وہ وضو کر رہی تھی۔

وہ صلیب کو چوم رہی تھی۔

وہ جائے نماز بچھا رہی تھی۔

وہ ھاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست کیے اس پر سر ٹکائے ہوئے تھی۔

وہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پھٹی پھٹی آنکھوں سے ارد گرد دیکھا۔ تمام کمروں کے دروازے بند تھے۔ جیسے اس کی قسمت کے دروازے اس پر بند تھے۔

"کاش کوئی دروازہ کھل جائے" دل تڑپ کر دعا کر گیا۔

Kitab Nagri Special

جیسے ہر دفعہ ہر لمحہ کیا کرتا تھا۔ کہاں یہ یاد رہا تھا۔ کہ وہ دعا نہ مانگنے کا تہیہ کر چکی ہے۔ آنکھوں کے سامنے گزرے لمحے یکے بعد دیگرے سرک رہے تھے۔

"دعائیں قبول نہیں ہوتی۔ کم از کم میری تو کوئی بھی نہیں ہوئی۔ کبھی بھی نہیں ہوئی۔ میں نے ایک دعا کو ان چھ سالوں میں ہر پل, ہر جگہ اور کلیساؤں میں گھنٹوں بیٹھ بیٹھ کر مانگا, مگر نہیں ہوئی۔ "

کتاب سے سر اٹھائے اس نے آمنہ کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔ وہ مسکرائی اپنی گود میں کھلی کتاب بند کر دی۔ سبز گھاس پر کھلی کتابوں کے صفحے پھڑ پھڑائے۔ وہ شائد کچھ کہنا چاہ رہی تھی مگر اجتناب برت رہی تھی۔

"ایک بات کہوں اگر برا نا مانو؟" وہ جھجک کر پوچھ رہی تھی۔

"تمہیں ایسی لگتی ہوں کیا؟ کہو "

مسکراتے ہوئے اجازت دی۔ نگاہیں اس پر مرکوز کیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"اللہ سے مانگو تو شریک مت ٹھہراؤ۔۔۔" آمنہ نے آہستگی سے ڈرتے ڈرتے کہا اور پھر گڑبڑا کر رد عمل جانچنے کے لیے اس کے چہرے پر نگاہ اٹھائی۔

جیسا سوچا تھا ویسا ہی تھا۔ جوی حیرت سے دیکھ رہی تھی۔ اس کی خاموشی آمنہ کو مزید بولنے پر اکسا گئی۔

"نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے" بڑے اعتماد سے کہا

"میں مسلمان نہیں ہوں آمنہ" حیرت میں ڈوبی آواز تھی۔

"تو ہو جاؤ" وہ پر سکون لہجے میں کہہ گئی۔ بنا کسی خوف کے

منظر کھونے لگا۔ دل کی گھٹن اب آنکھوں میں دھواں بھرنے لگی۔ آنکھ کی پتلیوں میں خوف تھا۔ اور پھر زبان منہ کے اندر ورد کرنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"اللہ تعالٰی ہی معبود برحق ہے۔ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے۔ جسے اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ اس کی ملکیت میں زمین و آسمان کی تمام چیزیں ہیں۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے؟ وہ جانتا ہے جو لوگوں کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے

مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے۔ اور وہ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا ہے۔ اور نہ اکتاتا ہے۔ وہ تو بہت بلند و بالا اور بڑی عظمت والا ہے "

اس کی زبان کتنی تیزی اور روانی سے یہ پڑھ رہی تھی اور اس کا دماغ ایک لفظ نہیں بھولا تھا۔

"یہ آیت الکرسی ہے۔ ہم ہر دعا میں اسے پڑھتے ہیں، ہر مشکل میں، ہر پریشانی میں یہ پڑھتے ہیں" آمنہ کی آواز ذہن کے پردوں پر گونج رہی تھی۔

دل ڈوب رہا تھا اور نہیں جانتی تھی اس لمحے وہ اللہ کی طرف کیوں پلٹی تھی۔ شائد وہ نہیں خوف سے بھرا دل پلٹا تھا۔ ایک بار پھر۔۔۔۔۔

Kitab Nagri Special

اسے ایک کمرے کے دروازے کے سامنے کھڑا کر دیا گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

سنانا کو یونہی گال پر ہاتھ رکھے حیرت زدہ چھوڑ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی فلیٹ کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھی۔ سنانا کی بات پر تو جیسے دھڑکنیں بند ہونے کو تھیں۔ مگر کیوں؟ یہ سب شائد اس کو بہت سوچنے کا نتیجہ تھا۔ اس کو کھوجنے کا نتیجہ تھا۔ یا سچ میں وہ اس سے محبت کرنے جیسا گناہ کر بیٹھی تھی۔

"نہیں یہ محبت نہیں ہے" دروازے کے ہینڈل کو مضبوطی سے تھاما۔ گھمایا دروازہ کھل چکا تھا۔

"اگر یہ محبت ہوئی تو؟" خود ساختہ سوال جوڑتے ہوئے دل دماغ سے کر رہا تھا۔

Kitab Nagri

فلیٹ کا دروازہ ہاتھ کو جھٹکا دے کر زور سے بند کیا۔

www.kitabnagri.com

"نہیں محبت نہیں صرف تجسس ہے مجھے" جھوٹی تسلی دی۔ پیچھے مڑ کر بند دروازے کی طرف دیکھا سنانا اس کے پیچھے نہیں آئی تھی۔ رخ موڑا آگے بڑھی۔

وہ تیز تنفس کے ساتھ سیڑھیاں نیچے اتر رہی تھی۔ اسے انو سے ملنا تھا اور اس کے اوپر آنے سے پہلے ملنا تھا۔ وہ دیکھ چکی تھی وہ پارک سے واپسی کے لیے نکل چکا ہے۔ کندھے پر دوپٹے کو درست کرتی وہ جتنا تیز ہو سکتا تھا نیچے اتر رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

اچانک پاؤں تھمے۔ انو سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر آ رہا تھا۔ سیاہ ٹراؤزر، خاکی ٹی شرٹ وہ سر جھکائے اوپر چڑھ رہا تھا اور اب اسے دیکھ کر تو مزید سر جھکا گیا تھا۔ وہ ان کی عمارت کے شریف لڑکوں میں شمار ہوتا تھا۔ جو کبھی بلاوجہ لڑکیوں کو نہیں دیکھتے تھے۔

انو کو اوپر آتا دیکھ کر وہ وہیں رک گئی۔ ہمت جمع کی۔ اس سے بات کرنے کی ہمت۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ لاپرواہی سے پاس سے گزر کر اوپر چڑھتا۔ وہ پلٹی۔

"رکیں انو مجھے آپ سے بات کرنی ہے "

ایک ہی سانس میں تیزی سے وہ پورا فقرہ کہہ چکی تھی۔ انل جس کے لیے یہ بلکل غیر متوقع تھا حیرت سے بمشکل ریلنگ کو تھامے اپنے قدم روک سکا۔

"مجھ سے ؟" حیرت سے ارد گرد دیکھتے ہوئے سوال کیا۔ مبادہ وہ کسی اور کی بات کر رہی ہو۔ لیکن اس نے اُسی کا نام پکارا تھا۔ اسے بلڈنگ میں سب اسے انو کے نام سے جانتے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جی آپ سے" جوی نے تھوک نگلا احتیاطاً سیڑھیوں کے اوپر اور نیچے کسی کی موجودگی کو جانچا۔

"آپ۔ پ۔ پ۔ پ جووت کی بہن ہیں نہ؟ فکر نہ کریں۔ وہ آ رہا ہے بس نیچے۔۔۔ "

باقاعدہ کبھی بات نہ ہونے کے باوجود وہ اتنا تو جانتا تھا وہ جووت کی بہن ہے۔ البتہ نام ذہن پر بہت زور دینے کے باوجود یاد نہیں آ رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"مجھے کچھ اور بات کرنی ہے۔۔مطلب کچھ پوچھنا ہے آپ سے" سانس اندر انڈیلتی وہ کچھ اعتماد سے اس کی بات کاٹ چکی تھی۔ہاتھ ریلنگ پر سے اٹھایا۔

انل جو یہ سمجھا تھا کہ وہ شائد اپنے بھائی کے متعلق پوچھ رہی ہے۔اس کی اگلی بات پر پھر سے متحیر ہوا۔

ایک۔دو۔تین سکینڈ

"کہیے۔۔۔مطلب پوچھیے۔۔"گڑبڑا کر پیشانی پر نا سمجھی کے شکن نمودار کرتا متوجہ ہوا۔

سامنے کھڑی لڑکی پر سرار لگ رہی تھی۔پریشان,الجھی ہوی,مجبور۔۔۔

"یہاں نہیں۔۔۔ "

جوی نے فورا ارد گرد دیکھتے ہوئے مضطر لہجے میں کہا

"جی۔ی۔ی۔!!!!!کیا مطلب؟"وہ گڑبڑا گیا۔ایسا کیا کہنا چاہتی تھی وہ

"غلط مت سمجھیں پلیز۔۔"فوراً ہاتھ اٹھائے صفائی دی

"کیا آپ اوپر چھت پر آسکتے ہیں ابھی"التجائی لہجے میں گزارش کی

انل نے پر تجسس دیکھا۔ذہن پوری رفتار سے ماضی کی ریل گھما رہا تھا۔نہیں کبھی نہیں اس سے پہلے تو ان کے درمیان ایسا کچھ نہیں ہوا۔کوئی بات نہیں ہوئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"دیکھیں آپ غلط مت سمجھیں مجھے بہت ضروری بات کرنی ہے پلیز" پپڑی زدہ لبوں کی جلد کو دانت سے کھینچتے ہوئے التجا کی

چند سکینڈ کی خاموشی رہی۔

"چلیے میں آرہا ہوں" انل نے سراسیمگی کی حالت میں ہاتھ کے اشارے سے اسے آگے بڑھنے کا کہا۔

اس کا ایسے کہنا ہی تھا۔جوی تیزی سے پلٹ کر زینے چڑھنے لگی جبکہ وہ حیرت زدہ بار بار اس کی پشت کو متعجب گھورتا متوازن رفتار میں اس کی تقلید کر رہا تھا۔اوپر پہنچا تو وہ چھت کے دروازے کے پاس کھڑی تھی۔ پژمردہ, پریشان حال, بیمار چہرہ۔

"کہیے؟ "

پر تجسس لہجے میں کہتے ہوئے وہ اب بلکل اس کے سامنے کھڑا تھا۔وہ شائد ہمت جمع کر رہی تھی یا لفظوں کو ترتیب دے رہی تھی۔ لیکن یہ خاموشی چند سکینڈ پر ہی محیط رہ سکی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دران کہاں ہے؟ "

آہستگی سے سر اوپر اٹھائے وہ اس سے بلکل غیر متوقع سوال کر رہی تھی۔آواز زکام زدہ تھی۔آنکھیں سوزش زدہ رتجگوں کی غمازی تھیں۔سامنے کھڑے انل کے لیے حیرت کا ایک اور دھچکا تھا۔

"جی" !!!!!!

Kitab Nagri Special

"آپ کا دوست دران اس کا پوچھ رہی ہوں۔یہی نام ہے نہ؟وہ پارک میں سامنے بنچ پر۔۔۔ "

جھجکتے ہوئے وہ اسے دران کے بارے میں وضاحت دینے لگی۔انل نے ہاتھ اٹھائے اس کی بات کو کاٹ دیا۔

"ہاں یہی نام ہے مگر آپ کیوں پوچھ رہی ہیں اس کا؟آپ کیسے جانتی ہیں دران کو؟ "

جواب دینے کے بجائے وہ پر تجسس لہجے میں الٹا اس سے سوال کر رہا تھا۔

"میں نہیں جانتی اسے "

چہرے کا رخ سامنے دیوار کی طرف کیا۔وہ وہاں کھڑا تھا کودنے کے لیے۔دل پر جیسے بوجھ بڑھنے لگا۔چھت پر چلتی ہوا سے گھنگرالے بال دھیرے دھیرے ہل رہے تھے۔انل حیرت زدہ اسے دیکھ رہا تھا۔

"تو آپ کیوں پوچھ رہی ہیں اس کے بارے میں؟ "

وہ گردن گھما کر اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

"دیکھیں یہ مت سوچیں کہ میں کیوں پوچھ رہی ہوں اس کے بارے میں۔مجھے بس یہ بتا دیں پلیز وہ کہاں ہے؟ اب آتا کیوں نہیں یہاں؟ "

بے چینی سے پوچھا۔اس کی دید کی پیاسی نشے میں چور لگ رہی تھی وہ۔انل کی بھنویں اکھٹی ہو چکی تھیں۔حیرت اور تجسس تھا کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا۔گہری سانس باہر انڈیلتا وہ ٹرائیوزر کی دونوں جیبوں میں ہاتھ ڈالے گویا ہوا۔ لہجہ پریشان تھا۔

Kitab Nagri Special

"نہیں پتا کہاں ہے "

جوی نے تڑپ کر بے یقینی سے دیکھا۔ناجانے کیوں پر اس کے جواب پر غصہ آگیا۔

"کیوں آپکا دوست ہے۔آپکو کیوں نہیں پتا؟جووت بتا رہا تھا سکول میں آپ کے ساتھ پڑھتا تھا۔اس کے گھر کا پتہ اس کا فون نمبر عجیب دوست ہیں آپ "

غصیلے لہجے میں وہ تیز تیز اس پر یوں برس پڑی جیسے وہ دران کو برسوں سے جانتی ہو۔انو کا جواب اس کی توقع کے بلکل بر عکس تھا۔وہ جو اس کے زندہ ہونے کی خبر سننے کے لیے جسم کے ہر خلیے کو چوکنا کر چکی تھی اس کی خبر نا ملنے پر مایوسی برداشت نا کر سکی۔

"وہ گھر سے بھاگ گیا ہے "

انل کی بات پر ایک دم سے اس کی چلتی زبان تھمی۔اب حیرت کا شدید جھٹکا اس کو لگا تھا۔انل بول رہا تھا اور وہ دم سادھے سن رہی تھی۔

"وہ پچھلے دو ماہ سے لاپتہ ہے۔ "

وہ لب بھینچے جیسے کچھ ضبط کر رہا تھا، بلاوجہ چھت پر نگاہ گھمائی یوں جیسے کوئی آنکھوں میں امڈ آنے والے پانی کو چھپا رہا ہو۔

"لاپتہ!!!!!ت۔۔۔تلاش نہیں کیا اس کو کسی نے؟۔۔اُس کے پرینٹس۔۔"فکر مندی سے کہا

Kitab Nagri Special

"پرینٹس نہیں ہیں اس کے۔اس کا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔وہ اپنے رشتہ داروں کے پاس رہتا تھا۔وہاں سے بھاگ گیا کہاں ؟کیوں ؟کسی کو نہیں پتہ ؟مجھے بھی نہیں۔"آواز بھاری ہوئی تھی

سر جھکائے وہ اب زمین پر ٹوٹی ہوئی سمینٹ کی اینٹوں کو دیکھ رہا تھا۔خاموشی میں صرف دور کہیں مغرب کی آذان سنائی دے رہی تھی۔اندھیرا چھانے کو تھا۔

"آپ کیوں پوچھ رہی ہیں اس کا؟ "

سر اوپر اٹھائے سوال کیا۔آنکھیں متجسس تھیں۔وہ مجسم کھڑی تھی۔حیرت زدہ, جیسے کسی کا کچھ کھو جائے

"ایکسیوزمی آپ سے پوچھ رہا ہوں ؟آپ کیوں پوچھ رہی ہیں دران کا؟ "

اس کے یوں گم صم کھڑے رہنے پر انل نے آواز کو ذرا اونچا رکھتے ہوئے سوال کو دہرایا۔وہ ہلکا سا سٹپٹائی ,

"ہاں۔۔ں۔ں۔"سر اٹھائے خالی آنکھوں سے انل کو دیکھا

"میں پوچھ رہا ہوں آپ کیوں پوچھ رہی ہیں دران کا اور کیسے جانتی ہیں اس کو؟ "

وہ تیسری بار سوال دہرا رہا تھا۔پیشانی پر بل اس کی تفتیش ناک حالت کے باعث بڑھ رہے تھے۔

"نہیں جانتی؟"مدھم آواز تھی جو بہت دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی

"تو پوچھ کیوں رہی ہیں اس کے بارے میں؟ "

"نہیں جانتی "

Kitab Nagri Special

ٹرانس کی حالت میں وہ کندھے گرائے قدم سیڑھیوں کی طرف بڑھا چکی تھی۔انل نے حیرت سے گردن کو آگے پیچھا کیا۔

"نہیں جانتی!!!!!"زیر لب اس کے جواب کو دہرایا۔پھر سے سیڑھیوں کی طرف دیکھا وہ جا چکی تھی۔

☆☆☆☆

گہرے سکوت میں ٹک۔۔۔۔ٹک۔۔۔۔کی آواز کا خلل متواتر گونج رہا تھا۔وقت سرک رہا تھا واپس نا پلٹنے کے لیے۔ہلکے پیچ رنگ کی پینٹ زدہ دیوار پر لٹکتی سفید رنگ کی گھڑیال نما گھڑی کی سوئیاں تین بج کر دس منٹ بجا رہی تھیں۔

دران کمرے کے وسط میں کھڑا تھا۔اوپری کوٹ اب تن پر موجود نہیں تھا۔وہ کچھ دوری پر موجود بیڈ کے کنارے پر پڑا تھا۔انل کو نیند کی گولیاں کھلانے کے بعد وہ اسے اس کے حال پر چھوڑتا ابھی چند منٹ پہلے اپنے کمرے میں پہنچا تھا۔جو ہاروی پروڈکشن نے اس کے لیے ایک خوبصورت جال کی طرح تیار کیا تھا۔

کورٹ اتار کر رکھنے کے بعد وہ شرٹ کی آستین کو اوپری رخ موڑتے ہوئے آبرو اچکائے مسلسل کمرے کا تنقیدی جائزہ لے رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

پورا کمرہ ہلکے پیچ اور سفید رنگ کے امتزاج لیے ہوا تھا۔ پیچ پردے, پیچ بیڈ کراؤن, سفید فرنیچر, پیچ قالین, پیچ پوشش کا صوفہ کمرے کی ایک دیوار پیچ رنگ کی اور باقی سب دیواروں پر سفید رنگ کا پینٹ تھا۔ بیڈ کے بلکل سامنے پوری دیوار میں فلیٹ پینل ٹی وی سکرین نصب تھی جس کے نیچے سفید میز تھا۔ کمرے کی ہر چیز نفیس تھی ۔ سجاوٹی گلدان میں سجے سفید اور پیچ رنگ کے پھولوں سے لے کر چھت پر لگے فانوس تک۔ کن اکھیوں سے ارد گرد دیکھتے ہوئے ٹی سکرین پر نگاہ پڑتے ہی اس کے ہاتھ لمحہ بھر کو تھمے۔

"کیمرہ پورے بیڈ کو کور کرے گا" ذہن میں بروس کی آواز گونجی

وہ بے اختیار سکرین کی طرف بڑھا۔ دروازے پر ہلکی سی دستک کی آواز پر قدم تھمے۔ آنکھیں پوری کھولے نگاہ سکرین سے ہٹا کر دروازے کی طرف جمائی۔ ناک کے نتھنے ہلکے سے پھولے اور رگیں تن گئیں۔

چند سکینڈ یونہی دروازے کی طرف دیکھتے رہنے کے بعد وہ دوسری دفعہ ہونے والی دستک پر قدم اس طرف بڑھا چکا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کون "

آنکھ کو آہستگی سے دروازے کے آؤٹ ویو ہول پر ٹکائے, ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں اور دوسرے ہاتھ کو ہینڈل پر جمائے شائستگی سے پوچھا۔

باہر کوئی انجان چینی شخص کھڑا تھا۔ سر پر اون کی سرخ ٹوپی, سیاہ لیدر جیکٹ, گلے میں چین, آنکھ کے قریب آبرؤ میں بالی۔

Kitab Nagri Special

"ہاروی پروڈکشن سروس سر" لڑکے نے پراعتماد لہجے میں مسکراتے ہوئے جواب دیا

دران نے لاک گھمایا اور دروازہ کھول دیا۔ سامنے کھڑا لڑکا مؤدبانہ ہاتھ سامنے باندھے ہوئے تھا۔ لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ تھی۔ منہ چیونگم چبانے کے باعث ہل رہا تھا۔ آنکھوں میں شیریری سی چمک تھی۔

"کیسی سروس؟" دران نے ناسمجھی ظاہر کی

"سر رات کو کیسی سروس ہو گی" لڑکے نے شرارت سے جینز کی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے پنجوں پر سارا وزن ڈالتے گردن تھوڑی آگے کی۔ آنکھوں میں کمینگی تھی۔

دران نے ایک آبرو اچکائے بمشکل سامنے کھڑے اس لڑکے کے اس حرکت پر اس کے ایک زوردار تھپڑ جڑنے سے خود کو روکا جواب تک چہرہ گدی سے تھوڑا آگے کیے کھڑا تھا۔

"سر بھیج دیں پھر آپکے کمرے میں؟" لڑکے نے بڑے وثوق سے پوچھا

دران نے لمحہ بھر کو اس کے چہرے کو غور سے دیکھا۔ وہ ہوٹل کا یا ہاروی پروڈکشن کا ملازم نہیں تھا۔ وہ کچھ اور ہی تھا۔

"ہوں" دران نے بے ساختہ ہلکا سا ہنکارا بھر کر حامی بھری

جبڑے سختی سے پیوست کیے تیزی سے پلٹا، ایک دم رکا

" اسے تو انکار کرنا تھا۔ عین وقت پر وہ ہوں کہہ کر کیوں آگے بڑھا۔ "

Kitab Nagri Special

کچھ قدم اس کے تعاقب میں کمرے میں داخل ہو چکے تھے۔ وہ یونہی پیٹھ موڑے کھڑکی کے پاس جا کر کھڑا ہو چکا تھا۔ برداشت جواب دے رہی تھی۔ مگر دماغ سہی وقت کا اشارہ نہیں دے رہا تھا۔ اپنے عقب میں قدموں کی چاپ سنائی دی اور پھر کان کے پاس سرگوشی ہوئی۔

"سر شی از ہئیر فاریو" خماری میں ڈوبا شرارتی لہجہ تھا۔

شراب کی ناگوار بو ناک کے نتھنوں میں گھسی تھی۔

دران نے ناگواری سے ناک بھینچا، ہاتھ اوپر اٹھایا اور انگلیوں کی ہلکی سی جنبش سے انہیں جانے کا اشارہ کیا۔ لڑکے نے پوری بتیسی نکالی، سر ہلایا، چیونگم چبائی، پیچھے ہوا، پلٹا۔ دوسرا لڑکا جوی کو تھامے کھڑا تھا جو تڑپ رہی تھی۔ جس لڑکے نے تھام رکھا تھا اس نے سختی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا ہوا تھا اس کے منہ پر سے ٹیپ وہ کچھ دیر پہلے اتار چکے تھے۔ جبکہ ہاتھ اب بھی پیچھے کمر پر بندھے تھے۔

لڑکے نے دوسرے لڑکے کو ہاتھ سے جانے کا اشارہ کیا۔ جوی کو تھامے ہوئے لڑکے نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا اور تیز تیز ڈگ بھرتے دونوں دروازے سے باہر نکل گئے۔

دروازہ بند ہونے کی آواز کے بعد جوی نے خوفزدہ نگاہوں سے سامنے کھڑے شخص کی طرف دیکھا جو پیٹھ موڑے دونوں ہاتھ پیچھے کی طرف باندھے کھڑکی کے شیشے کے پار دیکھ رہا تھا۔

وہ تقریباً بھاگتی ہوئی اس تک پہنچی اور اس کے قدموں میں گھٹنوں کے بل ڈھے گئی۔

"پلیز۔۔۔ پلیز۔۔ مجھ پر رحم کرو مجھے یہاں سے جانے دو" سر جھکائے وہ ٹوٹی پھوٹی انگلش زبان میں بلک اٹھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

جانتی تھی یہ بھی ان جیسا ہی کوئی ہوگا لیکن پھر بھی ہر کسی سی فریاد کرتے ہوئے یوں لگتا شائد کسی میں انسانیت جاگ جائے۔ شائد کہ کوئی ایسا ہو جسے رحم آجائے۔

دران ابھی اسی کشمکش میں تھا کہ لڑکی کمرے میں کیوں بلوا چکا ہے جبکہ اسے وہیں دروازے پر انکار کر کے بات کو ختم کرنا تھا۔ اچانک اس کے قدموں میں کسی کے گرنے جیسا احساس ہوا وہ چونکا اور سرعت سے پلٹا۔

لڑکی اس کے پیروں میں گھٹنوں کے بل سر نیچے اس کے پاؤں کے پاس زمین پر رکھے بلک رہی تھی۔ وہ اس غیر متوقع حالت پر گڑ بڑا گیا۔

"مجھے یہ لوگ زبردستی یہاں لائے ہیں۔ مجھے جانے دو پلیز میری مدد کرو, پلیز۔ز۔ز۔زہ۔ہ۔ہ" وہ روتے ہوئے بھاری آواز میں گردن کو جھکائے سر زمین پر ٹکائے دائیں بائیں گھمائے رو رہی تھی۔ گڑ گڑا رہی تھی, مدد طلب کر رہی تھی۔اس کی باتوں پر دران کے کان اور رونگٹے ایک ساتھ کھڑے ہوئے۔

چند سکینڈ تو اسے یہ سب سمجھنے میں لگے اور پھر اس بلکتی لڑکی کی بے بسی اور باتوں پر غور کرتا وہ ایک جھٹکے سے اس کے مقابل بیٹھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

بڑی سی ٹی وی سکرین پر میرون رنگ کے گاؤن میں ملبوس لڑکی دران کے پاؤں میں سر رکھے دائیں بائیں گھما رہی تھی۔ہاروی ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھا۔

"یہ۔۔۔یہ کیا کر رہی پاگل لڑکی کس کو بھیج دیا ہے تم نے؟"خوفزدہ لہجے میں سکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ساتھ صوفے پر بیٹھے بروس پر وہ برس پڑا۔

"ریلکیس زیادہ مزہ آنے والا ہے۔درانگ نے ایک مجبور لاچار لڑکی کی عزت۔۔۔۔"بروس نے بلند بانگ قہقہ لگایا

ہاروی اس کی بات پر تلملا کر پلٹا۔یہ مینگولہ ہوٹل کا شاندار کمرہ تھا۔جس میں اس وقت وہ دونوں میز پر رکھے لیپ ٹاپ کے ذریعے دران کے کمرے میں لگے کیمروں کے مناظر باآسانی دیکھ رہے تھے۔

یہ تین کیمرے تھے جو مختلف جگہوں پر نصب تھے۔ایک سامنے فلیٹ پینل سکرین پر,ایک صوفے کے پاس رکھی میز کے گلدان میں اور ایک بائیں طرف کی دیوار پر سجی پینٹنگ میں۔دران کیونکہ اس وقت کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑا تھا اس لیے پینٹنگ والے کیمرے سے وہ اور لڑکی باآسانی نظر آرہے تھے۔

بروس اب بھی لڑکی کے یوں بے بس ہو کر دران کے قدموں پر گرنے پر قہقہ لگا رہا تھا۔اس کے یوں قہقہ لگانے پر ہاروی کا چہرہ اور سرخ ہوا۔وہ اس معاملے کو ہرگز طول نہیں دینا چاہتا تھا۔اس نے ہالی وڈ فلم انڈسٹری میں اپنا

Kitab Nagri Special

ایک عزت والا نام اور مقام بنانے میں بہت جتن کیئے تھے۔ وہ بلیک ویب اور انٹر نیشنل گرلز سمگلنگ سے اپنا نام ہر حال میں خفیہ رکھنا چاہتا تھا۔

اس کی نظر میں بروس نے ایسکورٹ ورکر کے بجائے سلیو ورکر بھیج کر بہت بڑی غلطی کر دی تھی کیونکہ دران کوئی کلائنٹ ہر گز نہیں تھا۔ وہ شکار تھا۔

"کیا مزہ تم نے یہ لڑکی دران کے پاس بھیج دی وہ اس سے کیا کہہ رہی ہے پتہ نہیں؟" ہونق چہرے کے ساتھ پریشانی کے شکن لیے ہوئے وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کر رہا تھا۔

دوسری طرف بروس کے سکون میں رتی برابر فرق نہیں پڑا۔ گہری تمسخرانہ مسکراہٹ سجائے وہ سکرین پر نگاہیں گاڑے ہوئے تھا۔ اب دران اس لڑکی کے بلکل سامنے بیٹھا تھا اور وہ لڑکی روتے ہوئے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ رہی تھی۔

"کچھ نہیں ہو گا، پریشان نہ ہو، دیکھو وہ بھیک مانگ رہی ہے؟ میں یہ کھیل کوئی پہلی دفعہ نہیں کھیل رہا ماہر ہوں میں اس سب میں اچھے اچھوں کے چھکے چھڑوائے ہیں۔" بروس کا لہجہ اس کی اندرونی خوشی کا غمازی تھا

اس کے لیے واقعی یہ ایک دلچسپ کھیل تھا۔ بے بس سلیو ورکر اور شیطان کا روپ دھارے مرد وہ یہ کھیل بہت شوق سے کھیلتے تھے اور فلماتے تھے۔ اس کے مطابق دران بھی آج اسی شیطان کا روپ بنا ہوا ہے اسے اپنی دی گئی میڈیسن کے اثر پر بھروسہ تھا۔

Kitab Nagri Special

ہاروی جو کمر پر ہاتھ دھرے پریشان سادائیں بائیں دیکھ کر بروس پر آئے اپنے غصے کو کم کر رہا تھا سامنے سکرین کی طرف دیکھ کر پریشانی میں مزید اضافہ ہوا۔

"تم کیوں بھول رہے ہو وہ درانگ ہے ؟" دانت پیسے اور صوفے کے ہتھے پر ہاتھ ٹکاتے ہوئے بروس پر جھکا۔

"تم یہ کیوں بھول رہے ہو۔ وہ اس وقت نشے میں چور ہے۔ جذبات پر قابو رکھنا کتنا مشکل ہے اس کے لیے" بروس کے اطمینان میں کوئی فرق نہیں آیا کندھے اچکاتے ہوئے اسی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔

ہاروی پیچھے ہٹا۔ پھر سے پریشانی کے عالم میں کمر پر ہاتھ دھرے ایک نگاہ سکرین پر ڈالی اور اچک کر ہاتھ سکرین تک لے گیا

"تم یہ غلط کر رہے ہو؟ وہ دیکھو وہ لڑکی روتے ہوئے اسے کچھ بتا رہی ہے اور وہ سن رہا ہے۔ کیسے دیکھ رہا ہے اس کی طرف۔ آواز کرو جلدی اور فوراً اس لڑکی کو وہاں سے نکالو" ہاروی ہڑبڑا گیا, گردن کو اٹھائے سر اوپر کیے پیشانی سہلاتے ہوئے اسے حکم صادر کیا۔

بروس اسے کسی مصیبت میں ڈالنے والا تھا جو وہ ہرگز نہیں چاہتا تھا۔ بے چینی سے وہ کمرے کے چکر کاٹنے لگا۔

"لو دیکھ لو اپنے درانگ کو۔ ایسے ہی فکر میں گھُل رہے ہو۔ دیکھو دیکھو۔۔۔ درانگ کے کردار کی مضبوطی زیرو ۔۔۔زیرو۔۔۔۔ "

ہاروی کی پر سکون خفیف سے قہقہے سمیت آنے والی آواز پر وہ یک لخت رکا۔ نگاہ برق رفتاری سے سکرین پر گھومی۔ دران نے اس لڑکی کو بانہوں کے حصار میں بھینچا ہوا تھا اور وہ تڑپ رہی تھی۔ خود کو اس سے الگ کرنے کے لیے

Kitab Nagri Special

کوشاں تھی لیکن دران کو کوئی ہوش نہیں تھا۔اس کی گردن پر سر جھکائے ہوئے وہ اس کی کمر پر بازؤں کی گرفت مضبوط کر رہا تھا۔

"لائیو چلو جلدی۔۔۔"ہاروی نے دانت نکالے۔پریشانی ایک دم سے ختم ہوئی,ہاتھ کے اشارے سے بروس کو حکم دیا اور خود سکرین پر نگاہیں جمائے ہوئے ہی اس ساتھ بیٹھ گیا۔

"درانگ ریپ دا گرل۔لائیو پر کیپشن لکھتا ہوں"ہاروی کی انگلیا تیزی سے لیپ ٹاپ کے کی بورڈ پر کود رہی تھیں۔

☆☆☆☆☆

پیچ اور سفید رنگ کے امتزاج لیے اس دلکش کمرے کے چمکتے فرش پر وہ میرون رنگ کے جھلملاتے باریک ستاروں والے گاؤن میں ملبوس پیشانی فرش پر ٹکائے ہوئے تھی۔

وہ مسلسل رو رہی تھی۔ٹوٹی پھوٹی انگریزی زبان میں اس سے رحم کی بھیک مانگ رہی تھی مگر کیوں؟وہ الجھی نگاہوں سے اسے گھورتا ہوا اب ایک پنجے کو اٹھائے اور ایک ہتھیلی کو فرش پر رکھے اس لڑکی کے سامنے بیٹھا تھا۔

دائیاں گھٹنا بائیں گھٹنے سے تھوڑا اوپر اٹھائے۔مضطرب نگاہوں سے ایک آبرو اچکائے کمرے کا جائزہ لیا,یہ لوگ لیسا سے یہ اداکاری کس لیے کروا رہے ہیں؟اس کے مطابق سامنے موجود یہ لڑکی بروس اور ہاروی کا مہرہ تھی۔اسے لیسا سے کسی بے باک جسارت کی توقع تھی۔جس پر وہ اسے دھکا دے کر خود سے الگ کرتا لیکن یہ کیا!!!!!یہ منظر اس کی سوچ کے بلکل برعکس تھا؟

Kitab Nagri Special

روتی ہوئی لڑکی کو اپنا شباب یا حسن دکھانے کی کوئی فکر نہیں تھی۔ وہ توزار و قطار روئے جا رہی تھی۔ اس سے پہلے کہ اس کی الجھن مزید بڑھتی وہ بول اٹھا۔

"نہیں جانتا تم یہ اداکاری کیوں کر رہی ہو؟ ایسا کرنا بند کرو مس لیسا" دران نے روانی سے انگریزی زبان میں کہا ۔

وہ جانتی تھی۔ اس کی سب تگ و دو بیکار جائے گی لیکن پھر بھی اپنے تیئں وہ ہر جتن کر رہی تھی۔ جس میں پہلی کوشش عزت کے اس لٹیرے سے رحم کی بھیک مانگنا تھا۔ اس شخص کی آواز پر اس نے بند آنکھیں ہلکی سی کھولیں اور جھکا ہوا سر سست روی سے اوپر اٹھایا۔

وہ اس کے سامنے ایک پنجے اور گھٹنے کے بل بیٹھا تھا۔ جوی نے نگاہ اس کے سیاہ جوتوں سے اوپر اس کی شرٹ کے بٹن پر آ کر روک دی۔ اس کے وجود سے اٹھتی قیمتی کلون کی مہک ناک کے نتھنوں میں گھسی۔ رات کے اس پہر وہ ایک نامحرم کے کمرے میں اور اس طرح کے لباس میں ملبوس ہو کر کیسے اس سے رحم کی توقع کئے ہوئے تھی۔ پلکیں خوف کے باعث لرز گئیں۔ وہ بھی اسے سب کی طرح لیسا سمجھ رہا تھا۔ نگاہ اٹھا کر سامنے بیٹھے شیطان کے روپ میں اس انسان کو دیکھنے کی سکت نہیں تھی۔

"میں لیسا نہیں ہوں۔۔۔پ۔پ۔پلیز ز۔ز۔ہ۔ہ۔مجھے جانے دو, میں وہ نہیں ہوں"

آنکھیں زور سے میچ کر وہ اب دران کے سامنے ہاتھ جوڑ چکی تھی۔ وہی ٹوٹی پھوٹی انگریزی زبان۔ دران جو اسے کوئی مغربی لڑکی تصور کیے ہوئے تھا۔ اس کے سر اٹھانے پر ایک دم غیر متحرک ہوا۔

Kitab Nagri Special

"وہ آنکھیں بند کیے آنسوؤں سے تر چہرہ لیے ہوئے تھی۔

جو بات دران کو یوں ساکن کر گئی تھی وہ سامنے بیٹھی لڑکی کا مشرقی رنگ وروپ نہیں تھا بلکہ اس سے شناسائی کا احساس تھا۔ایسا کیوں لگ رہا تھا وہ اس لڑکی کو آج سے پہلے بھی کبھی دیکھ چکا ہے۔

اتنا کند ذہن وہ نہیں تھا یا شائد وہ لمحہ اس کے ذہن پر ایک مثبت چھاپ رکھتا تھا کہ چھپاک سے پہلا خیال ہی اسے لائینز ایریا کی عمارت والی لڑکی کا آیا۔اس واقع کو تقریباً سات سال گزر گئے تھے لیکن کچھ لمحے آپکی زندگی میں اتنے اہم ہوتے ہیں وہ برسوں بعد بھی مندمل نہیں ہوتے۔

لڑکی رو رہی تھی اور وہ بھنویں ماتھے پر اکٹھی کیے اس کا موازانہ اس چھت والی لڑکی سے کر رہا تھا۔

"نہیں وہ کیسے ہو سکتی ہے یہ۔وہ یہاں کہاں اور کیسے "دل نے دماغ کی بری طرح تردید کی۔

تردید کی ایک وجہ اس کا رنگ وروپ تھا۔سات سال پہلے چھت پر ملنے والی وہ دیوانی سی لڑکی تو گہرے رنگ و روپ اور مہاسوں سے بھرے چہرے والی لڑکی تھی جبکہ سامنے بیٹھی یہ لڑکی نقوش کی بہت مشابہت رکھنے کے باوجود اس سے بہت مختلف تھی۔اگرچہ رنگت اس کی بھی بہت صاف نہیں تھی لیکن چہرے کی جلد ملائم اور متوازن تھی۔وہ جو بھی تھی مسلسل دران سے فریاد کر رہی تھی اور اس کو یہ بتا رہی تھی کہ وہ ایسا نہیں ہے اس کی جگہ یہاں غلطی سی آگئی ہے۔اگر وہ یہ سب نا بھی بتاتی دران تب بھی اس کی سوچ کو پرکھتے ہوئے اس کی بات پر یقین کر چکا تھا کہ وہ سچی ہے۔بہت مجبور ہے اور اس وقت کسی مصیبت میں گرفتار ہے۔

Kitab Nagri Special

جوی اس کی سوچ سے بے خبر اسے خود کو نہ چھونے کی تلقین کر رہی تھی۔ وہ جو کچھ لمحے یونہی اسے ٹکٹکی باندھے دیکھتے ہوئے گزار چکا تھا۔اچانک کیمروں کا خیال آیا۔وہ یہ کیسے فراموش کر گیا تھا کہ وہ دونوں اس وقت کمرے میں لگے مختلف کیمروں کی زد میں ہیں۔اس خیال کا آنا تھا کہ اس نے بلکتی اور خود کو نا چھونے کا کہتی اس لڑکی کو سرعت سے بانہوں میں بھر لیا۔وہ بدنداں چیخ اٹھی۔

"چھوڑو۔۔۔ چھوڑو مجھے "

جوی کی تو جیسے روح فنا ہوئی۔وہ جو سامنے بیٹھے اس شخص سے خاموشی کی وجہ سے رحم کی موہوم سی امید جگا چکی تھی۔اُس کی اس حرکت پر آنکھیں پھٹنے کی حد تک باہر آئیں۔دران اسے خود سے لگائے خود ہی الجھ گیا۔اب اسے کیا کرنا تھا؟کیونکہ وہ اپنے ہی منصوبے کا الٹ کر چکا تھا۔کیوں کر چکا تھا یہ نہیں جانتا تھا۔

لڑکی تو اس کی گرفت میں پوری مزاحمت پر اتر آئی تھی۔وہ دران سے جڑی اس کی پشت پر لگاتار مکے اور تھپڑ جڑ رہی تھی۔اسے خود سے الگ کرنے کی کوشش میں اپنی پوری قوت لگا رہی تھی۔

"چپ۔۔۔چپ۔۔۔میری بات سنو" دران نے بمشکل اس کے مسلسل مزاحمت کرتے وجود کو قابو کیا اور اس کے کان کے قریب سرگوشی کی۔

ناجانے کیوں مگر اب کی بار وہ اس سے اردو زبان بول گیا تھا۔لڑکی کی مزاحمت ایک دم سے ختم ہوئی۔

Kitab Nagri Special

"میں گلے لگ کر صرف ناٹک کر رہا ہوں۔میں کچھ نہیں کروں گا تمھارے ساتھ۔انفیکٹ تمھاری جگہ کوئی بھی ہوتی اس کے ساتھ بھی۔اب میری بات غور سے سنو۔یہاں کیمرے لگے ہیں۔جن لوگوں نے تمہیں یہاں بھیجا ہے۔وہ ہمیں دیکھ رہے ہیں۔"دران نے آہستگی سے اس کے کان کے قریب سرگوشی کی۔

وہ جو رحم کے بعد اب مزاحمت پر اتر آئی تھی۔کان کے قریب ہونے والی اردو زبان میں سرگوشی پر جیسے ساکن ہوئی۔وہ جو کوئی بھی تھا اس کی آواز نے نا جانے کیوں کسی کی یاد کا کفن پھاڑ دیا تھا۔

"تم میری بات سمجھ رہی ہو نہ ؟اردو آتی ہے نہ ؟"دران نے نگاہیں جھکائے خود کو مدہوش ظاہر کرتے ہوئے سنجیدگی سے سوال کیا۔

اداکاری کرنا اس کے لیے مشکل نہیں تھا اگرچہ فلموں میں کبھی وہ یوں کسی اداکارہ کو بھی اتنی مضبوطی سے ساتھ نہیں لگاتا تھا۔

جوی نے اس کے اردو زبان کا پوچھنے پر آہستگی سے سر اثبات میں ہلایا۔وہ اس سے انگریزی سے اردو زبان پر احتیاطاً آیا تھا کیونکہ ذہن میں ویڈیو کے ساتھ آواز کی ریکارڈنگ کا بھی خیال آیا گو کہ اتنی سرگوشی میں کی گئی بات کبھی بھی اتنی دور لگے مائک ریکارڈ نہیں کر سکتے تھے لیکن پھر بھی وہ اس سے اردو میں بات کر گیا۔یہ خیال بعد میں آیا کہ کیا وہ اردو جانتی بھی ہے یا کوئی اور زبان بولتی ہے۔دران تو اسے چھت والی لڑکی کے یاد آنے کی وجہ سے خود ہی اسے پاکستانی تصور کر گیا تھا۔

"پاکستان سے ہو؟"برجستہ دماغ میں ابھرنے والا اگلا سوال کیا۔

Kitab Nagri Special

"ہوں۔۔۔۔"جوی نے کھوئے سے لہجے میں ہنکارا بھرا

دران کی آواز ایک عجیب سے سحر میں جکڑ رہی تھی۔وہ اس شخص کے دل میں رحم ڈالنے میں کامیاب ہو چکی تھی ۔بے شک اللہ نے اسے پلٹنے پر مایوس نہیں کیا تھا۔آمنہ نے سچ کہا تھا۔صرف انسان ہی اتنے سنگدل ہوتے ہیں جو پلٹنے پر منہ پر دروازے بند کر دیتے ہیں۔

"اوکے گڈ۔۔۔دیکھو میں تمہیں یہاں سے اٹھا کر واش روم لے جا رہا ہوں۔کیونکہ یہاں میں تم سے بات نہیں کر سکتا۔پریشان مت ہونا "

وہ آہستگی سے اسے سمجھا رہا تھا۔چند سکینڈ میں ہی وہ سوچ چکا تھا۔اسے کیا کرنا ہے۔وہ ایک دم سے اپنی جگہ سے اٹھا۔پیچھے ہوا۔جوی کی آنکھوں کی پتلیاں جو پہلے ہی اس کی آواز سن کر سکوت کی حالت میں پوری کھلی ہوئی تھیں ۔اس کے پیچھے ہونے پر نگاہ اس کے چہرے پر پڑی۔

گھڑی کی سوئیوں پر کسی نے ہاتھ رکھ دیا۔۔۔وقت سرکنا بند ہو چکا تھا یا صرف اسے ہی ایسا محسوس ہو رہا تھا۔ سمندر کی بے ہنگم لہروں جیسا شور ارد گرد سے کیوں اٹھنے لگا تھا۔سامنے کھڑے اس شخص کا چہرہ وہ لاکھوں چہروں میں پہچان سکتی تھی,اور یہ گہری غمناک آنکھیں۔جنہیں اس نے پہروں سوچا تھا وہ کیسے بھول سکتی تھی۔

دران اب فرش پر سے اٹھ کر کھڑا ہوا چکا تھا۔پھر تھوڑا سا جھکا اور اس کی حیرت سے کھلی نگاہوں سے بے خبر اس کا ہاتھ تھامے اسے اپنے مقابل کھڑا کیا۔وہ کسی پتھر کے صنم کے مانند اٹھ کھڑی ہوئی۔یہ لمس!!!!اس کے وجود کا رواں رواں اتنے برسوں کے بعد بھی آشنائی ظاہر کر رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

بے شک وہ ظاہری طور پر ویسا نہیں رہا تھا جیسا سات سال پہلے تھا۔ دبلا پتلا جسم اب ایک مضبوط جسم میں تبدیل ہو چکا تھا۔ اس کے چہرے کا وہ مغموم پن اب نہیں تھا البتہ آنکھیں آج بھی گہری, بہت سے رازوں کو چھپائے ہوئی تھیں اور لہجہ آج بھی رعب اور گہری سنجیدگی لیے ہوا تھا۔

"دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ہمارا ایمان ہے دعا تقدیر بدل دیتی ہے۔ قبولیت کا ایک وقت مقرر ہے اور وہ وقت وہی جانتا ہے جس کے کن کہنے سے کایا پلٹ جاتی ہے۔ وقت رک جاتا ہے۔ سمندر دو حصوں میں بٹ جاتا ہے۔ زمین پھٹ جاتی ہے۔ ظالم غرق ہو جاتا ہے اور حضرت عیسی کو زندہ اوپر اٹھا لیا جاتا ہے۔ ہم مسلمان معجزوں پر یقین رکھتے ہیں۔ "

آمنہ کی آواز کمرے کے ہر گوشے سے گونجتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ دران اسکا ہاتھ تھامے اسے اپنے قریب کر رہا تھا۔ اللہ نے اسے کرشمہ دکھایا تھا۔ اپنی طاقت کا بے شک کوئی مصیبت بڑی نہیں ہوتی۔ صرف وہ بڑا ہے۔ اس دلدل میں جہاں وہ اتنے دنوں سے دھنس رہی تھی۔ اللہ نے اس کا مددگار بھیج دیا تھا اور وہ بھی کون۔ وہ شخص جسے اسے نے روح کی گہرائیوں سے چاہا تھا۔ جسے راتوں کو جاگ کر, بالکنی پر سر شام کھڑے رہ کر, چھت پر ٹوٹی اینٹوں کو تکتے ہوئے سوچا تھا۔ جسے پہروں کھو جاتا تھا۔ جسے کلیساؤں میں صلیب کی نوک پر ماتھا ٹکائے مانگا تھا۔ جس کی کھوج میں لگی وہ اللہ سے جڑی تھی۔ جس کی ایک جھلک کے لیے جائے نماز پر سجدہ ریز رات کے درمیانی پہر میں مانگا کرتی تھی۔ اس کی دو دعاؤں کی قبولیت کی گھڑی ایک ہی تھی۔

Kitab Nagri Special

دران نے ایک جھٹکے سے اسے گود میں اٹھایا۔ وقت نے ریل کا سرا چھوڑا تو وہ گھوم کر ماضی کی اس گھڑی سے جا ٹکرائی۔ وہ گھڑی جو آج تک اس کے دل کے نہاں خانوں میں کسی قیمتی یاد کی طرح سجی تھی۔ وہ اسے اٹھائے چھت سے نیچے پھینکنے کے لیے جا رہا تھا۔

"دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ہر مصیبت میں ہر پریشانی میں ہم اللہ کو پکارتے ہیں لیکن اس کا شریک نہیں ٹھہراتے۔ بے شک اس ذات پاک کا کوئی ہمسر نہیں ہے اور شریک ٹھہرانا گناہ کبیرہ ہے "

آمنہ کی میٹھی آواز گونج رہی تھی۔ دران اسے گود میں اٹھائے کمرے میں موجود واش روم کی طرف بڑھ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

"یہ۔۔۔ یہ کہاں جا رہا ہے اسے اٹھا کر "ہاروی نے ہاتھ کا اشارہ سامنے سکرین کی طرف کیا اور گڑبڑا کر ساتھ بیٹھے بروس سے سوال کیا

دران نے جوی کو باہوں میں اٹھا رکھا تھا اور رخ کمرے سے ملحقہ ڈریسنگ روم کی طرف تھا۔ بروس جو بڑی طمانیت سے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے ہوئے آنکھوں میں فتح کی چمک لیے ہوئے تھا۔ اچھل کر آگے ہوا۔

"ڈیم اٹ۔۔۔ وہ اسے واش روم لے کر جا رہا ہے "بروس نے زور سے صوفے کے ہتھے پر گھونسا جڑا۔

ہاروی نے تیزی سے سر گھما کر اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ اس کے چہرے پر مایوسی رقم تھی۔

"وہاں کیمرہ نہیں ہے "ہاروی کے سوال کرنے سے پہلے ہی جواب دیا

ایک۔۔۔ دو۔۔۔ تین۔۔۔ چار۔۔۔ دس۔۔۔ پندرہ۔۔۔۔ منٹ۔۔۔۔

Kitab Nagri Special

آدھا گھنٹہ۔۔۔۔۔وہ خالی کمرے کی ویڈیو پر منتظر نگاہیں جمائے بے چین بیٹھے تھے۔

ایسے جیسے کوئی دانہ ڈالنے کے بعد شکار کا انتظار کرتا ہے۔ بروس کی ایک ٹانگ بے چینی سے ہل رہی تھی۔انتظار کی کوفت سے ہاروی کی پیشانی پر بل گہرے ہو رہے تھے۔واش روم کا بند دروازہ منہ چڑا رہا تھا۔

"یہ کر کیا رہا ہے اتنی دیر سے ؟نکلتے کیوں نہیں۔اور اس لڑکی کو دیکھا پہلے کیسے تڑپ رہی تھی اور پھر درانگ کو دیکھتے ہی کیسے فرفیتا ہوئی"ہاروی نے چڑ کر پہلو بدلہ

سٹیفن بار بار فون کر رہا تھا۔جتنی بے چینی ان کو تھی اس سے بڑھ کر اس کو تھی۔وہ ان کے کالے دھندے سے تو ناواقف تھا لیکن اس نے اس سارے منصوبے میں پیسہ لگایا تھا۔

"ریلکس۔۔"بروس نے پرسوچ نگاہیں لیپ ٹاپ پر جمائیں

"شٹ اپ کس چیز کا ریلکیس آدھے گھنٹے سے یہ خالی کمرہ دیکھ کر سب بھاگ گئے ہیں۔جتنے بھی دیکھ رہے تھے۔"ہاروی نے بدمزہ صورت بنائی

عصیلی نگاہ بروس پر جمائی جواب تیزی سے اپنی گود میں کھلے لیپ ٹاپ کے کی پیڈ پر انگلیاں چلا رہا تھا۔

"تم کیا کر رہے ہو اب؟ "

"اس کے پچھلے کلپ کو کاٹ کر اپ لوڈ کرنے والا ہوں"بروس نے بنا اس کی طرف دیکھے مگن سے انداز میں جواب دیا۔وہ دران کے جوی کو گود میں اٹھانے اور گلے لگانے والے مناظر کی ویڈیو کاٹ کر ایک کلپ تیار کر رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

ہاروی نے نگاہیں پھر سکرین کی طرف گھمائیں واش روم کا دروازہ ابھی تک بند تھا۔اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہوا۔ بے چینی سے اپنی جگہ سے اٹھا اور میز کی طرف بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆

سیاہ آسمان پر ستارے بنا چاند کے ٹمٹما رہے تھے۔اور آسمان سے نیچے زمین پر اس عالی شان بنگلے کی نہ صرف بتی جل رہی تھی بلکہ ایک ماں کا دل بھی جل اور کڑھ رہا تھا۔

کشادہ کمرے میں موجود لکڑی کے بیڈ پر پندرہ سالہ توصیف سر پر سفید پٹی باندھے آنکھیں موندے لیٹا تھا۔ ہلکے گرے رنگ کا کمبل سینے تک اوڑھ رکھا تھا۔اس کی رنگت زردی مائل تھی۔اور پیشانی تک آئی پٹی پر لال بڑا دھبہ تھا۔بیڈ کے بائیں طرف لگے صوفے پر سرکاری بوائیز سکول کے ہیڈ ماسٹر اور توصیف کے والد ابرار امجد اترا چہرہ لیے بیٹھے تھے۔کیونکہ صوفے کے بلکل سامنے اور کمرے کی وسط میں کھڑی ان کی بیوی ان پر چیخ رہی تھی۔

"آپ نے ابھی تک اس لڑکے کو سکول سے نکالا کیوں نہیں؟ میں آپ کی جگہ ہوتی دھکے مار کر اس لڑکے کو سکول سے نکالتی بلکہ بیڈ سرٹیفیکیٹ بھی دیتی"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جذباتی مت بنو نہیں نکال سکتا میں اس لڑکے کو سکول سے" ابرار امجد نے لہجہ دھیمار کھتے ہوئے کہا اور مضطرب انداز میں پیشانی سہلائی

"کیا مطلب نہیں نکال سکتے اپنے بیٹے کا حال دیکھیں۔کیسے بے سدھ پڑا ہے میرا بچہ۔اس ظالم,پاگل لڑکے کی وجہ سے" وہ روہانسی ہوئی۔

Kitab Nagri Special

پریشان سی نگاہ بیڈ پر لیٹے توصیف پر ڈالی جس کے سر میں بلا لگنے سے سر میں چار ٹانکے لگے تھے۔ خون بہت بہا تھا جس کی وجہ سے وہ نقاہت کا شکار ہو گیا تھا۔ اب بھی ادویات کے زیر اثر سو رہا تھا۔

"تم بھی اپنے بیٹے کی طرح ہی جذباتی ہو۔ سمجھنے کی کوشش کرو یہ معاملہ اتنا سیدھا نہیں رہا ہے جتنا تم سمجھی رہی ہو۔" ابرار نے پریشان لہجے میں وضاحت دی

"تمام اقلیتی سٹوڈنٹس تو ایک طرف آدھے سے زیادہ سکول توصیف کے خلاف احتجاج پر اتر آیا ہے۔ اُس لڑکے نے ایسی جرأت دے دی ہے سب کو کہ جو لڑکے کل تک اس کے ڈر سے کانپتے تھے۔ وہ بھی بڑھ چڑھ کر اس کی کئی گئی زیادتیوں پر بول رہے ہیں۔" ابرار امجد طیش میں آئی اپنی بیوی کو سکول کے تمام حالات سے آگاہ کر رہے تھے۔ جس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اپنے بیٹے کا ایسا حال کرنے والے بچے کا گلا دبا دے۔

"تم مجھ سے اسے سکول سے نکالنے کا کہہ رہی ہو۔ مجھ سے پوچھو جو دو دن سے سکول آنے والے بچوں کے والدین اور احتجاج سے نمٹ نمٹ کر تھک گیا ہوں۔ اس لڑکے کو سکول سے نکالنے کا مطلب ہے آدھے سے زیادہ بچوں کو سکول سے نکالنا۔ میرے خلاف بات اوپر تک جا سکتی"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ابرار احمد اسے سمجھاتے ہوئے ایک جھٹکے سے صوفے پر سے اٹھے۔ وہ اب بے یقینی سے ابرار کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"اس لیے کہہ رہا ہوں سکون کرو۔ اس لڑکے کو سکول سے نکالنا اس مسئلے کا حل نہیں ہے۔ اس کو اور طریقے سے بھی سبق سکھایا جا سکتا ہے۔ تم فلحال اس کو عقل دو اب وہ اکیلا نہیں ہے بہت سے کھڑے ہو گئے ہیں اس کے ساتھ۔ یہ سکول میں اپنی غنڈا گیری چھوڑ دے "

Kitab Nagri Special

ابرار نے ایک نگاہ پھر سے بیڈ پر ڈالی اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

دران ایک ہاتھ سے دروازے کے ہتھے کو تھام کر واش روم کے اندر داخل ہوا۔ آہستگی سے گود میں اٹھائی جوی کو نیچے اتارا اور دروازہ بند کر دیا۔ وہ اسی طرح ٹرانس کی حالت میں کسی مورت کی طرح اس کی بانہوں سے اتر کر اب ہلکے پیچ رنگ کی ٹائیلز والے فرش پر کھڑی تھی۔ واش روم عام واش روم کی نسبت بہت کشادہ تھا البتہ یہاں خنکی زیادہ تھی۔ گرم کمرے سے اچانک یہاں آنے پر ٹھنڈک اب وجود میں گھسنے لگی تھی۔

دران جیب سے موبائل نکالے کھڑا تھا۔ وہ شائد یہاں کسی کیمرے کی موجودگی کو جانچ رہا تھا۔ جوی یک ٹک بے یقینی سی اس کا یاپلٹ کو دیکھ رہی تھی۔ کل رات کا خواب ذہن میں گھوم گیا۔ اس کو کھائی میں گرنے سے بچانے والا کوئی اور نہیں دران تھا۔

"ہوں۔ں۔ں۔ یہاں کوئی کیمرہ نہیں ہے" آہستگی سے کہہ کر دران نے موبائل کو پھر سے پینٹ کی جیب میں رکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوا جو اسے دیکھنے کے بعد سے ہونق، مجسم جیسی کیفیت میں آ گئی تھی۔

ایک۔۔۔دو۔۔۔ تین۔۔۔ سکینڈ۔۔۔۔ تین سکینڈ ذہن نے لیے۔

"یہ وہی چھت والی لڑکی ہے اور مجھے پہچان چکی ہے۔" حیرت اس بات پر زیادہ تھی کہ وہ آج بھی ویسی ہی تھی۔ دران نے آنکھوں کی پتلیوں کو سکوڑا سر جھٹک کر گہری سانس خارج کی۔

Kitab Nagri Special

"اب روئے بنا مجھے ساری بات بتائیں کیا کہنا چاہ رہی تھیں باہر؟ کیسے پہنچی یہاں؟" پر تجسس لہجے میں پوچھا

"کیا اس نے مجھے پہچانا نہیں" دل کو اچانک مایوسی نے آن گھیرا۔ وہ اس سے اب ساری کہانی سننا چاہتا تھا۔ جوی نے گھبرائی سی نگاہ اس پر ڈالی۔

آنکھیں ہاں اس کی آنکھیں پڑھ رہی تھی وہ۔ زندگی میں واحد وہ تھا۔ جس کی آنکھیں اس کو ہمیشہ الجھا دیتی تھیں ۔

"پاکستان میں ایک چائینز گروہ ہے۔ جو پاکستان کی لڑکیوں کو شادی کا جھانسا دے کر یہاں لاتے ہیں۔ میں ان لڑکیوں میں سے ہی ایک ہوں۔ وہ لوگ غریب اور لاچار فیملی کو پیسوں کا لالچ دیتے ہیں۔" دھیمے مگر مغموم لہجے میں وہ من وعن اسے اپنے سفر کی کہانی سنا رہی تھی۔

"میری شادی بھی اسی گروہ کے ایک آدمی نے ایک چائینز سے کروائی۔ اس نے مجھے یہاں لا کر بیچ دیا" وہ سر جھکا چکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آنسو پھر سے گال پر بہنے لگے تھے۔ لیکن اب کی بار یہ خاموش آنسو تھے۔ ایسے آنسو جو کسی بہت اپنے کو دکھ سناتے ہوئے بہہ نکلیں۔ ہاں وہ اس کا اپنا ہی تو تھا۔ اس دیار غیر میں اس کا بہت اپنا۔

وہ ہمہ تن گوش تھا اور جوی سر جھکائے اسے ایک ایک لفظ سے آگاہ کر رہی تھی۔ وہ ساری معلومات بھی دے رہی تھی جو اسے تمنا نے دی تھی۔

Kitab Nagri Special

اس کمرے تک پہنچنے کا بتانے کے بعد وہ خاموش ہوئی مگر آنسو نہیں تھمے۔ بار بار ہتھیلی کی پشت سے آنسو گالوں سے صاف کرتی وہ اتنے دنوں کی بھیانک مسافت کی تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔ واش روم کی ٹھٹھرتی خنکی میں ہولناک خاموشی کچھ دیر قائم رہی۔ وہ اب سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔

"کچھ نہیں ہو گا تمہیں "

دران کے ٹھہرے سے لہجے نے خاموشی کا سکوت توڑا۔ جوی نے لب بھینچے بھیگی پلکیں اٹھائیں۔

"وہ لوگ بہت خطرناک ہیں۔ تمنا کہہ رہی تھی۔ ایک لڑکی جب اس مارکیٹ میں داخل ہو جاتی ہے اس کی آزادی موت کے سوا کچھ نہیں "

سر جھکائے وہ خوفزدہ لہجے میں ان لوگوں کی طاقت سے دران کو آگاہ کر رہی تھی۔ پھر گہری خاموشی سرکتے وقت کو نگل رہی تھی۔ دران کی پیشانی پر گہری سوچ کی لکیریں تھیں۔ وہ بار بار جوی کی طرف اور پھر دیواروں کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"میں شائد اس کے لیے ایک مصیبت بن گئی ہوں۔" دل میں ٹیس اٹھی۔ اتنا تو وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ اس کی خواہش پر ہر گز یہاں نہیں لائی گئی ہے لیکن یہ کیمرے یہ سب بہت عجیب تھا۔ اس کی شخصیت کی طرح پر سرار۔ جوی نے اسے یوں مسلسل چپ دیکھ کر نگاہ اٹھائی۔

"آپ بس میری اتنی مدد کر دیں کہ مجھے یہاں سے بھگا دیں۔ میں۔۔ "

"کہاں جائیں گی اس انجان ملک میں۔ کوئی ہے کیا یہاں آپکا اپنا؟" دران نے سرعت سے اس کی بات کاٹی۔

Kitab Nagri Special

"آپ بھلا میری وجہ سے خود کو مصیبت میں کیوں ڈالیں گے۔ بس اتنی مدد کر دیں۔ وہ لوگ میری نگرانی کر رہے ہوں گے۔ مجھے یہاں سے بھگا دیں یا پھر پولیس سٹیشن کسی طرح پہنچا دیں "

وہ مسلسل زکام زدہ آواز میں اسے مشورے دے رہی تھی۔

دران اسے جواب دینے کے بجائے جیب سے موبائل ایک بار پھر نکال چکا تھا۔ وہ نمبر ڈائل کرنے کے بعد فون کان سے لگا چکا تھا۔ جو کچھ اس نے بتایا تھا وہ واقعی معمولی نہیں تھا۔ ہاروی اور بروس پر اس کا شک نہیں جا رہا تھا۔ ان کی غلطی صرف اتنی تھی کہ انہوں نے اس کے لیے کال گرل بک کروانے کی کوشش کی تھی۔ دوسری طرف گھنٹی جا رہی تھی۔ اور چند سکینڈ کی توقف کے بعد ہی کسی نے فون اٹھایا۔

"ہیلو "

انل تو جیسے اس کے فون کے انتظار میں بیٹھا تھا۔ فون اٹھاتے ہی تیزی سے کہا۔

"ہاں سوئے نہیں؟" دران نے ارد گرد دیکھتے ہوئے پر سکون لہجے میں پوچھا۔

"سویا ہوا ہوں" دوسری طرف سے چبا چبا کر جواب آیا

"میری یہاں بینڈ بجی ہے۔۔۔ نیند کی ٹیبلیٹس تھیں یا بنٹیز۔ خیر مجھے چھوڑ بتا کیا ہوا پھر؟ آؤ کمرے میں" انل نے تجسس اور جوش میں پوچھا۔

اس کے مطابق اب تک تو دران نے ان کو جواب دے دیا ہو گا۔

Kitab Nagri Special

"نہیں تم اب نہیں آؤ گے۔ وہ سب بعد میں بتاؤں گا کیا ہوا۔ فلحال مجھے تمھاری رنگ (انگوٹھی) چاہیے "

"ہیں!!!!" دوسری طرف حیرانگی کی انتہا تھی۔

"ہاں وہ جو پہن کر رکھتے ہو تم، وہ چاہیے کچھ دیر کے لیے" پیشانی پر آہستگی سے انگلیاں پھیرتے ہوئے وضاحت دی۔

جانتا تھا وہ اپنی اس نگوٹھی کو لے تھوڑا ٹچی ہے۔ وہ وائٹ گولڈ کا مردانہ چھلا تھا۔ دران کی اس فرمائش پر حیران صرف فون کے دوسری طرف موجود انل ہی نہیں سامنے کھڑی جوی بھی تھی۔

"خیریت ہے مطلب۔۔۔؟ "

"میں ویٹ کر رہا ہوں دروازہ ناک مت کرنا مس بل دینا" اسی طمانت سے وہ اب اسے اگلی ہدایت جاری کر رہا تھا۔

اس سے پہلے کہ انل کوئی اور سوال کرتا۔ وہ فون بند کر چکا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ میری مدد کر رہے ہیں مجھے سمجھ نہیں آ رہا کیسے شکریہ ادا کروں۔" جوی نے مشکور لہجے میں آہستگی سے کہا۔

سرخ ہوتی سوزش زدہ آنکھوں میں سامنے کھڑے شخص کے لیے تشکر تھا۔ آواز بہت رونے کی وجہ روندھائی ہوئی تھی۔

Kitab Nagri Special

"مدد کرنے کی عادت نہیں مجھے اور احسان میں کسی کا رکھتا نہیں, آپ کی بھی مدد نہیں کرنے جا رہا ہوں بس احسان کا بدلہ اتار رہا ہوں۔" برجستہ بلا کی سنجیدگی لیے جواب آیا۔

جوی جو پھر سے نم آنکھوں کو صاف کر رہی تھی چونک کر دیکھا۔ وہ کس احسان کی بات کر رہا تھا۔

"تم اس دن اگر مجھے چھت پر کودنے سے نہ روکتی تو آج میں یہاں نہیں ہوتا "

بڑی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔ اور بڑی تیزی سے آپ سے تم کا سفر طے کیا۔ جوی کو حیرت کا ایک اور جھٹکا لگا۔" مطلب وہ اسے پہچان چکا تھا۔

"آپ بس مجھے پولیس سٹیشن تک پہنچا دیں" دلگیر لہجے میں التجا کی۔

دل میں ایک ٹیس اٹھی۔ اس دوسری ملاقات کے لیے کتنے برس دعا کی۔ کاش کے وقت یہیں رک جائے۔ باقی جتنی عمر ہے وہ سالوں کے بجائے سکینڈز میں بدل جائے۔

"مجھے کیا کرنا ہے۔ تمہیں کہاں چھوڑنا ہے۔ یہ فیصلے اب تم نہیں لو گی۔" وہ اپنی شرٹ کی موڑی ہوئی آستین درست کر رہا تھا۔

"پھر کیا کریں گے آپ؟" بے ساختہ پوچھا

"تمہیں پرپوز" مختصر

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"مجھے پر پو۔۔ز۔ز" خود ساختہ سرگوشی تھی۔ وہ دران کی بات پر الجھ کر اسے دیکھنے لگی تھی۔ بڑی بڑی سیاہ آنکھیں اس کے وجیہہ چہرے پر جمائے۔ وہ پل بھر کو مجسم ہوئی۔

حیرت ایک طرف دل کی دھڑکن کے تار آج کتنے عرصے بعد یوں بجنے لگے تھے۔ دل کی ایسی حالت فقط سامنے کھڑے شخص کے لیے ہی ہوتی تھی۔ آج برسوں بعد بھی دل اس کے لیے وہی جذبات رکھتا تھا۔

وہ آستین کے بل درست کر رہا تھا۔ نگاہ اٹھائی تو جوی کی ساکن نگاہوں سے پل بھر کا تصادم ہوا۔

ایک۔۔دو۔۔۔سکینڈ۔۔۔

"اداکاری کرنا جانتی ہو؟ "

دونوں بھنویں بڑے انداز میں اوپر اچکائے وہ اس سے سوال کر رہا تھا۔

"ادا۔۔کار۔۔ی؟؟ "

نا سمجھی میں بے ربط سے الفاظ منہ سے برآمد ہوئے۔ بھنویں سکڑ گئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہوں اداکاری وہی کرنی ہے ہمیں باہر "

وہ کیا کرنے والا تھا اور کیوں کرنے والا تھا نہیں جانتی تھی۔ لیکن اتنا جانتی تھی کہ اس کی گہری آنکھوں میں ایک عزم چمکنے لگا ہے۔ اور وہ عزم کچھ اور نہیں جوی کو بچانے کا ہے۔

Kitab Nagri Special

آمنہ ٹھیک کہتی تھی۔ کبھی کبھار اللہ فرشتوں کی صفت انسانوں میں اس لیے ڈال دیتا ہے کہ وہ کسی انسان کو بچانا چاہتا ہے۔ سامنے کھڑا دران آج اسے انسان کم فرشتہ زیادہ لگ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

کمرے میں قبرستان جیسی خاموشی تھی اور بڑی سی دیوار کے ساتھ منی سیمنا جیسی ٹی وی سکرین پر دوسرے کمرے کے واش روم کا بند دروازہ اب بھی ایک ہی منظر پیش کر رہا تھا۔

ہاروی نے گردن گھما کر ایک غصیلی نگاہ کچھ دوری پر بیٹھے بروس پر جمائی جو لیپ ٹاپ پر نگاہیں جمائے بیٹھا تھا۔ صبح کے چار بج کر دس منٹ ہو چکے تھے۔ دران واش روم سے باہر نکلنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ ہاروی کا نیند سے برا حال تھا۔ وہ بے چینی سے اور بمشکل آنکھیں کھول رہا تھا لیکن شراب نوشی کے بعد اتنی دیر جاگنا ناممکن ہو رہا تھا۔

"بہت دیر ہو گئی ہے۔ وہ تو شائد سو گئے ہیں واش روم میں۔ میری برداشت جواب دے رہی ہے۔ میرا اب نیند سے برا حال ہے۔" ہاروی کے دل برداشتہ لہجے پر بروس نے نگاہ اٹھائی۔

وہ صوفے پر سے اُٹھ چکا تھا۔ آنکھوں کے پپوٹے بھاری ہو کر آنکھوں کا پورا کھلنا ناممکن ہو رہا تھا۔ اس کے قدم بھی ڈگمگا رہے تھے۔

"کوئی بات نہیں اتنے بھی ناکام نہیں ہوئے ہم۔ یہ دیکھو میں نے کلپ ڈال دیا ہے اس کا اور اتنی تیزی سے شئیر ہو رہا ہے کہ مت پوچھو۔" بروس کی آنکھوں میں سکرین کی روشنی کے ساتھ فتح کی چمک بھی نمایاں تھی۔

"اس سے کیا ہو گا؟ ہن۔ہ۔ہ۔ہ" ہاروی نے منہ بسور کر سر کو ہوا میں مارا

Kitab Nagri Special

"مایوس مت ہو۔ادھر آؤ دیکھو" بروس نے چہکتے ہوئے اسے ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے پاس بلایا۔

ہاروی مایوسی سے بیزار صورت بنائے اس تک پہنچا۔ بروس نے چمکتی آنکھوں اور استہزائیہ مسکراہٹ سمیت لیپ ٹاپ سکرین کو اس کی طرف گھمایا۔ہاروی نے بمشکل کھلی نگاہیں سکرین پر جمائیں۔دران کی ویڈیو کلپ کے نیچے تیزی سے لوگوں کے کمنٹس آرہے تھے۔

"درانگ۔۔نو نو وہ نہیں کر سکتا ایسا۔درانگ اتنا چیپ نہیں ہو سکتا "

"سارے مرد ایک جیسے ہوتے ہیں۔یہ جھوٹ بولتا تھا سب۔ہی ناٹ آن لی ریپ دا گرل۔ہی ڈرنکڈ آل سو "

"اب کہاں گئی اس کی شرافت۔چیپ "

"میں تو پہلے ہی کہتا تھا۔جس بندے کے پاس اتنا پیسہ ہو اور وہ عیاش نہ ہو۔ہو ہی نہیں سکتا "

"آئی ہیٹ یو درانگ۔گ۔گ۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اب کہاں گیا اس کا مذہب؟اس کے مذہب میں تو زنا حرام ہے۔ "

جیسے جیسے ہاروی کی آنکھ کی پتلیوں میں لوگوں کے دران کے لیے نفرت آمیز کمنٹس گزر رہے تھے ویسے ویسے اس کے لبوں پر فتح بھری مسکراہٹ بکھر رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

"کام ہو گیا ہے۔ ہم جیت گئے ہیں۔اب دران ہوش میں آنے کے بعد اپنی جتنی بھی صفائی دیتا پھرے لوگ اس پر یقین نہیں کریں گے۔" بروس جوش میں اپنی جیت پر سرشاری ظاہر کر رہا تھا۔

"اوکے تو ابھی اس کا انتظار بیکار ہے۔میں سونے جا رہا ہوں۔تم دیکھو اس کو" ہاروی کی آنکھوں کے ساتھ آواز بھی بوجھل ہو رہی تھی۔

وہ اب مزید یہاں نہیں رک سکتا تھا۔لڑکھڑاتے سے قدم اٹھاتا وہ کندھے پر اپنا کوٹ لٹکائے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔یہ کمرہ بروس کا تھا۔اسے اپنے کمرے میں جانا تھا۔

"نہیں اب جتنی جلدی ہو ہمیں یہ ثبوت مٹانے ہیں کہ ریکارڈنگ ہم کر رہے تھے۔"

جتنی تیزی سے بروس نے اسے اگلے منصوبے سے آگاہ کیا اتنی تیزی سے وہ اب سارے ثبوت مٹانے میں لگا تھا۔ جبکہ ہاروی اس کے کمرے سے جا چکا تھا۔

☆☆☆☆☆

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

درانگ ولاس کے اس نیم تاریک کمرے کے دروازے پر ہونے والی عجلت بھری دستک کمرے کے سکوت میں خلل پیدا کر رہی تھی۔اس کشادہ کمرے میں بیڈ پر موجود نفوس متواتر ہونے والی اس دستک کے باعث کسلمندی سے ہلنے لگے۔

Kitab Nagri Special

اسفند ملک نے ہاتھ بڑھا کر اپنی طرف کے بیڈ سائیڈ ٹیبل پر موجود لیمپ کو جلایا۔کمرے میں لیمپ کی زرد روشنی پھیلتے ہی اسفند ملک کی نیند سے بوجھل ہوتی آنکھوں والا چہرہ واضح ہوا۔ نفیس سیاہ نائٹ گاؤن میں ملبوس وہ آنکھوں کو بمشکل کھول رہے تھے۔

" کیا ہوا ہے ؟اس وقت کون ہے ؟"روبی بھاری نیند کی خماری میں ڈوبی آواز سے سوال کرتی کہنی کے بل اوپر ہوئی۔

پیشانی پر انگنت بل نگواری اور تجسس کے تھے۔

اسفند ملک اپنی عینک کو بیڈ سائیڈ ٹیبل سے اٹھا کر لگا چکے تھے۔ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھایا۔ چشمے کی اوٹ سے موبائل پر وقت جانچا۔ صبح کے پانچ بج رہے تھے۔دروازے پر مسلسل دستک ہو رہی تھی۔ صبح کے پانچ بجے زندگی میں پہلی بار درانگ والاس میں کسی نے یوں ان کو جگانے کی جرأت کی تھی اس لیے دونوں نفوس کا یوں متعجب ہونا بنتا تھا۔

اسفند ملک بیڈ پر سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھے تو برہان کی آواز واضح ہونے لگی جو دروازے کے پار سے آ رہی تھی۔

"بابا دروازہ کھولیں جلدیں "

Kitab Nagri Special

"برھان کی آواز ہے "اسفند ملک نے گردن کو ہلکا سا خم دیا۔ پریشان لہجے میں بتایا اور ایک اضطرابی نگاہ روبی پر ڈالی۔ وہ بھی پریشانی سے نائٹ گاؤن سنبھالتی اب بیڈ سے نیچے اتر رہی تھی۔ اسفند ملک نے تیزی سے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔

برھان ہونق اور پرجوش دروازے کے بلکل سامنے کھڑا تھا۔ گہرے بھورے رنگ کے نائٹ گاؤن میں ملبوس وہ دروازہ کھلتے ہی عجلت میں اندر داخل ہوا۔

"خیریت برھان کیا ہوا ہے اتنی صبح۔۔۔ "اسفند ملک کی پریشانی ان کے لہجے اور چہرے سے واضح تھی۔

چشمے کے پیچھے آنکھوں کی پتلیاں تجسس اور فکر مندی سے سُکڑ رہی تھیں۔

"یہ پوچھیں کیا نہیں ہوا ہے "برھان پرجوش لہجے میں کہتا ہوا اب کمرے کے وسط میں روبی کے بلکل سامنے کھڑا تھا۔

روبی اور اسفند اس کی طرف حیرت اور استفہامی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے جبکہ وہ اپنے موبائل کو گاؤن جیب سے نکالے اضطرابی کیفیت میں اس پر انگلیاں چلا رہا تھا۔

"یہ دیکھیں ذرا "

دو سکینڈ کے توقف کے بعد اس نے موبائل کو اسفند ملک کی طرف بڑھایا۔ وہ اسی طرح حیرت زدہ آگے ہوئے اور اس کے ہاتھ سے موبائل پکڑا۔ روبی سرعت سے اپنی جگہ چھوڑے اسفند کی طرف بڑھی اور اب کندھے

Kitab Nagri Special

سے کندھا ملائے وہ دونوں پھٹی پھٹی آنکھوں سے موبائل کی سکرین پر چلتی دران کی ویڈیو دیکھ رہے تھے۔ جس میں وہ کسی ہوٹل کے بیڈروم میں میرون گاؤن میں ملبوس لڑکی کو بانہوں میں اٹھائے ہوئے تھا۔

ویڈیو چل رہی تھی۔اور دونوں نفوس کی آنکھ کی پتلیوں میں چلتے عکس کے ساتھ ساتھ ان کی آنکھوں میں موجود کچھ دیر پہلے کی نیند کا بوجھل پن اب یکسر معدوم تھا۔آنکھوں کا حجم حیرت سے بڑھ رہا تھا۔ویڈیو ختم ہوتے ہی روبی نے کھلے منہ کے ساتھ حیرت زدہ چہرہ اوپر اٹھایا۔

"یہ سب کیا ہے اسفی۔۔یہ دران۔۔۔یہ لڑکی کون ہے برھان؟"وہ حیرت سے پھٹی نگاہیں متواتر اسفند اور برھان کی طرف گھماتے ہوئے سوال کر رہی تھی۔

"کام ڈاؤن مما۔حقیقت یہ نہیں ہے ابھی۔رکیں بابا موبائل دیں ذرا "

برھان نے ہاتھ بڑھایا اور اسفند ملک سے موبائل مانگا جو حیرت زدہ بھنویں اکٹھی کیے بار بار سکرین پر موجود ویڈیو کو انگلی کی پور سے پیچھے کر کے دیکھ رہے تھے۔

برھان اب موبائل پر پھر سے انگلیاں چلا رہا تھا۔کچھ ہی دیر میں ایک اور ویڈیو چلاتے ہی اس نے موبائل پھر سے اسفند ملک کی طرف بڑھایا۔اسفند نے ناسمجھی کی شکن ماتھے پر گہرے کرتے ہوئے اس کے ہاتھ سے موبائل تھاما اور پھر سے پاس پاس کھڑے دونوں نفوس کی نگاہیں موبائل سکرین پر جم گئیں۔اب کی بار حیرت کا نا ختم ہونے والا دورانیہ تھا۔

Kitab Nagri Special

یہ کسی ہوٹل کے کمرے کا خوبصورت ٹیرس تھا۔ دران سفید شرٹ اور گرے پینٹ میں ملبوس ایک گھٹنا زمین پر ٹکائے اسی لڑکی کا ہاتھ تھامے اس کے سامنے بیٹھا تھا۔ لڑکی لجاتے اور مسکراتے ہوئے گلال ہو رہی تھی۔ یہ لڑکی وہی تھی۔ میرون گاؤن، دلکش سراپا، سانولی رنگت اور بڑی آنکھوں والی لڑکی۔ دران اس لڑکی کا ہاتھ تھامے کچھ بول رہا تھا۔ آواز واضح تھی۔

"یو آر دی ون۔ آئی وانٹڈ ٹو فائینڈ، ٹوٹل ڈیٹ آئی نیڈ یو آل مائی لائف، فرام دس ڈے آن ٹل دا ریسٹ آف مائی لائف، ول یو میری می؟ (آپ وہی ہیں جن کو میں ڈھونڈنا چاہتا تھا، یہ بتانا کہ مجھے اس دن سے لے کر اب تک ساری زندگی آپ کی ضرورت ہے، کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی)" دران کے الفاظ اس کی دل کی گہرائیوں میں موجود جذبات کی عکاسی کرتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔

لڑکی نے خوشی سے اپنے چہرے کو ہاتھ سے ڈھانپا یہ مشرقی لجاجت کا انداز اس پر جچ رہا تھا۔ وہ اب زور زور سے سر کو اثبات میں ہلا رہی تھی۔ مطلب وہ دران کا پرپوزل قبول کر چکی تھی۔ اس کے بال اونچے سے جوڑے میں مقید تھے۔ وہ بڑی پیشانی والی، درمیانے قد کی لڑکی تھی۔ عام سے نقوش، کوئی خاص، کوئی الگ بات کھوجنے سے بھی نہیں مل رہی تھی۔ دران نے اپنی پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور مسکراتے ہوئے ایک عدد انگوٹھی برآمد کی۔ انگوٹھی اس کی انگشت انگلی اور انگوٹھے کی پور کے درمیان میں چمک رہی تھی اور پھر اس نے محبت اور نرماہٹ سے وہ انگوٹھی لڑکی کی انگلی میں پہنانے کے فوراً بعد اس کے مقابل کھڑے ہوتے ہوئے اس کی پیشانی سے سر جوڑ لیا۔ دھیرے سے اس کی کمر کے گرد بازو حائل کرتے ہوئے اس کے کان کے قریب پتا نہیں کیا سرگوشی کی کہ وہ مسکرا کر اس کے سینے سے جا لگی۔

Kitab Nagri Special

ملگجے اندھیرے کو چیرتی ہوئی روشنی پھیل رہی تھی۔ سورج طلوع ہو رہا تھا اور خوبصورت ٹیرس میں ان دونوں کا سراپا بھی سورج کی ان ٹھنڈی کرنوں میں آہستہ آہستہ روشن ہو رہا تھا۔ ویڈیو ختم ہو چکی تھی۔ مگر ڈرائنگ والاس کے اس کمرے میں موجود دونوں نفوس کو جیسے سانپ سونگھ گیا۔

برھان نے گہری سانس لی اور ہاتھ بڑھا کر مجسم بنے اسفند ملک کے ہاتھ سے موبائل واپس پکڑا۔

"یہ کیا ہے سب۔۔۔؟" روبی کی حیرت میں ڈوبی آواز تھی۔ جس نے اسفند کے ساکن وجود کو متحرک کیا۔

"یہ لڑکی کون ہے؟" اسفند ملک کی آواز کہیں دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"کوئی ایکٹریس ہے کیا؟" روبی نے بھی برھان کی طرف دیکھتے ہوئے استفسار کیا

"ایکٹرس۔۔ شکل دیکھی ہے ایسی ایکٹریس ہوتی ہیں۔ پتا نہیں کون ہے؟" برھان نے ناک چڑھائی

کچھ دیر پہلے ہی اسے کسی دوست کا فون آیا۔ وہ نیند سے جاگا اور پھر سو نہیں سکا۔ دران کی یہ حرکت ہر کسی کے لیے حیران کن تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اسفی فون کریں دران کو کون ہے یہ؟ یہ کیا معاملہ ہے۔ چار دن میں کون سی ایسی لڑکی مل گئی چین میں۔ دنیا کی حسین سی حسین لڑکی, امیر سے امیر لڑکی اس کی راہوں میں پلکیں بچھائے ہوئے ہے۔ یہ کون ہے جواب تک چھپی رہی اور اسے دران نے یوں آج پوری دنیا کے سامنے پرپوز بھی کر دیا" روبی نے لب بھینچے, آنکھوں کو چندھی کیئے پاس کھڑے اسفند ملک سے کہا جبکہ وہ اس کے کہنے سے پہلے ہی فون کان سے لگائے ہوئے تھے۔ مگر دوسری طرف شائد دران فون نہیں اٹھا رہا تھا۔ کچھ دیر بعد ہی کندھے ڈھلکائے وہ فون بند کر چکے تھے۔

Kitab Nagri Special

"نہیں اٹھا رہا ہے وہ۔ اٹھائے گا بھی نہیں جانتا ہوں اسے۔ صبر کرو پتا چل ہی جائے گا کیا ہے یہ سب۔ انل کو ٹرائی کرتا رہوں گا وہی بتائے گا سب۔ کچھ تو چکر ہے دران اور کسی لڑکی کو یوں پر پوز کر دے۔ حیرت اس بات کی زیادہ ہے لڑکی انتہا کی معمولی ہے۔" اسفند ملک کے لہجے میں بے یقینی اور تجسس تھا۔

روبی پریشانی میں لب کاٹ رہی تھی۔ برھان نے موبائل پھر سے گاؤن کی جیب میں ڈالا

"آپ لوگوں کو کچھ پتا چلے تو مجھے بتا دیجیے گا۔ ویسے وہ پاگل ہے اس سے کچھ بھی بعید ہے" کندھے اچکائے وہ دونوں کو یونہی حیرت زدہ چھوڑ کر مڑے سے کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆

رات کے آخری پہر اور صبح کی شروعات کے اس ملاپ کے وقت چین کے شہر شھنگائی میں یخ بستہ ہوائیں سردی کی لہر کو دگنا کر رہی تھیں۔ مینگولہ ہوٹل کے اس واش روم میں ان دونوں کو کھڑے ہوئے اب ایک گھنٹے سے اوپر ہو چکا تھا۔ جوی کے پاؤں اور ٹانگیں بری طرح شل ہونے لگی تھیں۔ ہیل والے جوتے میں یوں اتنی دیر سے وہ کھڑی تھی۔ آہستگی سے کمر کو پیچھے بنی شیلف سے ٹکائے اس نے نگاہ دران پر اٹھائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ اپنے موبائل سکرین پر نگاہ جمائے کھڑا تھا۔ اس کے انگوٹھے کی پور متواتر سکرین کو اوپر نیچے اچھال رہی تھی۔ اس کے لبوں پر استہزئیہ مسکراہٹ آہستہ آہستہ گہری ہو رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

اس بات کے بعد سے لے کر اب تک ان کے درمیان خاموشی کا راج تھا۔ وہ اسے بتا چکا تھا کہ ان دونوں کو باہر نکل کر ایک جھوٹا ناٹک کرنا ہے۔ یہ ڈرے سہمے چہرے کے ساتھ تو کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ دران نے اسے وقت دیا تھا کہ وہ اپنے حواس بحال کر سکے اور خود موبائل سکرین پر نگاہیں جما کر کھڑا ہو گیا۔

بروس کی ڈالی ہی ویڈیو بیس منٹ کے اندر اندر ہر جگہ بری طرح وائرل ہو چکی تھی۔ وہ ایک سیلبریٹی ہونے کے ساتھ بہت سے لوگوں کی انسپی ریشن بھی تھا۔ ویڈیو ایسی تھی کہ اس کے پچھلے پانچ سالوں میں بنائے گئے امیج کی دھجیاں اُڑ رہی تھی۔ کمنٹس میں لوگ اسے گالیاں تک دے رہے تھے۔

وہ ایک ہوٹل کے کمرے میں ایک نامحرم لڑکی کے ساتھ یوں اس حالت میں تھا لوگوں کا نفرت کرنا بنتا تھا۔ ابھی تک لوگوں کو یہی لگ رہا تھا کہ وہ اس لڑکی کے ساتھ زنا کا مرتکب ہو چکا ہے جو اس کی شخصیت اور اس کے بنائے ہوئے امیج کے برخلاف تھا۔

وہ مات پر شہ مات دینے کا سوچ چکا تھا۔ لوگوں کے کمنٹس پر اس کے تن کر سخت ہوتے جبڑے اور کنپٹی کی رگیں کچھ لمحے کے لیے ہی واضح رہی تھیں۔ اس کے بعد تو اس کی آنکھوں کی بڑھتی چمک اور لبوں کی استہزائیہ مسکراہٹ گہری ہو رہی تھی۔ وہ دران گ صرف نام کا نہیں تھا۔ لوگ اسے صرف ایک فلمسٹار کی حیثیت سے دیکھتے اور پرکھتے تھے۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ اپنی زندگی میں ہی لوگوں کے گلے کاٹنے اور سر پھاڑ دینے جیسے کارنامے کر چکا ہے۔ وہ چاہتا تو اسی وقت جا کر ان کے گریبان تھام لیتا۔ جوی کو یہاں سے بھگا کر لے جاتا۔ پولیس سٹیشن چھوڑ دیتا اس کے بیان دلواتا۔ لیکن جانتا تھا یہ مافیا اتنا کمزور نہیں ہے۔ لڑکی ان کے تہہ خانوں تک پہنچ کر واپس آئی تھی۔ ایسی لڑکی کا وہ موت تک پیچھا کرتے ہیں۔

Kitab Nagri Special

دران نے موبائل بند کیا اور نگاہ اٹھائے سامنے کھڑی جوی کی طرف دیکھا۔ ڈری سہمی وہ سردی سے کپکپا رہی تھی۔

"سنیں باہر جانے کا وقت ہے اب چلیں "

تیزی سے ایک ہی سانس میں پوری بات کہنے کے بعد وہ اب رخ موڑے واش روم کا دروازہ کھول رہا تھا۔ جانتا تھا بروس اور ہاروی کی اس وقت تک بس ہو چکی ہو گی اور وہ سو چکے ہوں گے۔ اب اس کے وار کی باری تھی۔ ان کے نیند سے جگانے سے پہلے پہلے وہ ساری گیم بدلنے والا تھا۔

وہ کمرے سے باہر آ چکے تھے۔ دران نے پیچھے مڑ کر جوی کی طرف دیکھا جو آہستگی سے اس کی تقلید کر رہی تھی۔ بہت دیر کھڑے رہنے کے باعث شائد اس سے چلنے میں اب دشواری ہو رہی تھی۔

"ہمیں ٹیرس پر جانا ہے "

ایک ہاتھ سے اسے ٹیرس پر جانے کا اشارہ کرتا ہوا وہ خود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ بیرونی دروازے کے باہر گلدان میں کچھ دیر پہلے انل اپنی انگوٹھی رکھ گیا تھا۔ دران کو اب وہ انگوٹھی اٹھانی تھی۔

انگوٹھی اٹھانے کے بعد وہ سیدھا ٹیرس پر آیا جہاں جوی ہاتھوں کی انگلیاں چٹخاتی پریشان حال کھڑی تھی۔ دران نے ایک نگاہ اس پر ڈالی اور پھر ٹیرس کی ریلنگ پر موبائل کو سیٹ کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

کمرے کی بائیں طرف کی دیوار میں سلائیڈنگ دروازے کے ذریعے ملحقہ یہ ٹیرس کمرے سے کم خوبصورت نہیں تھا۔ ٹیرس کی ریلنگ کے ساتھ انگنت گملے مختلف رنگوں کے پھولوں سے ڈھکے تھے۔ دائیں طرف خوبصورت جھولا اور بائیں طرف دو کرسیوں کے سامنے میز لگا تھا۔

ٹیرس کے بلکل سامنے شھنگائی کی خوبصورت آسمان سے باتیں کرتی عمارتیں تھیں۔ جن میں چمکتی روشنیاں اب اس ملگجے اندھیرے میں قدرت کے حسین منظر کے ساتھ انسانوں کے بنائے گئے شہکار کا دلکش امتزاج لگ رہی تھیں۔

دران موبائل پر ویڈو ریکارڈنگ سیٹ کرنے سے پہلے اس کی طرف مڑا جو بے پناہ پریشانی چہرے پر سجائے کھڑی تھی۔

"دیکھیں یہ پریشانی چہرے پر سے ختم کریں۔ پلیز۔ز۔ز۔ اگر آپ اس سب ناٹک میں میرا ساتھ نہیں دیں گی تو میں کسی صورت آپ کو نہیں بچاسکوں گا۔ سو پلیز پیچھے آپ کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا اسے ایک بھیانک خواب سمجھ کر بھلادیں" رعب دار لہجے میں وہ اسے سمجھا رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پھر پورے پلین کے مطابق وہ ویڈیو چلانے کے بعد ایک گھٹنا زمین پر ٹکائے اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

جوی نے حیرت سے اس کو دیکھا وہ اس سرمئی اور ٹھنڈی سی ہلکی پھیلتی روشنی میں اس منظر کا سب سے حسین حصہ لگ رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

زندگی ایک حیران کن سفر ہے یہ تو وہ جانتی تھی مگر اس کی زندگی کا ہر آنے والا پل بے یقینی اور ناممکنات لیے ہوئے تھا۔ دل نے شائد یہ لمحہ چپکے چپکے کتنی بار چاہا ہو گا جو آج اس کے ساتھ پیش آرہا تھا لیکن یہ سب جھوٹ تھا حقیقت میں اس کے سامنے بیٹھا یہ حسین شخص کبھی اس کا نہیں ہو سکتا۔

دران نے گھور کر اس کی طرف دیکھا جو ہونقوں کی طرح اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ وہ ایک جھٹکے سے دانت پیستے ہوئے کھڑا ہوا۔

"فار گاڈ سیک۔ آپ نے کبھی کسی لڑکی کو دیکھا نہیں کیا۔ جب لڑکا اسے پرپوز کرتا ہے تو اس کی حالت کیسی ہوتی ہے؟" وہ بری طرح اس پر چیخ رہا تھا۔

جوی نے اس کے یوں دھاڑنے پر جھرجھری لی۔ دران غصے سے سرخ چہرہ لیے کھڑا تھا۔ اس کا غصہ بجا تھا۔ اس وقت ان کا ایک ایک سکینڈ قیمتی تھا۔

"اگر یوں ہونقوں کی طرح کھڑی ہوں گی تو کل میڈیا کے سامنے کیا خاک بیان دیں گی آپ۔" وہ جبڑے پیوست کیے اس پر برس رہا تھا۔

"س۔ س۔ سوری۔۔۔" گھبرائی آواز میں کہتی وہ بری طرح نادم ہوئی

"پوری طرح ایکٹنگ کریں جیسے میں کر رہا ہوں۔ کسی کو کوئی شک نہیں ہونا چاہیے" دران نے بمشکل غصے پر قابو پاتے ہوئے۔ ہاتھ کھڑا کیا جیسے اسے آخری دفعہ خبردار کر رہا ہو۔

Kitab Nagri Special

انداز ایسا تھا کہ اب کی بار ٹھیک ادکاری نا کی تو تھپڑ پڑے گا۔ جوی نے تیزی سے سر اثبات میں ہلایا۔ وہ پھر سے کالر درست کرتے ہوئے اس کے سامنے بیٹھ چکا تھا۔ اس کے ہاتھ تھامتے ہی جوی کی دھڑکنیں خود بخود بے ترتیب ہو چکی تھیں۔

"یو آر دی ون۔ آئی وانٹڈ ٹو فائینڈ, ٹوٹل دیٹ آئی نیڈ یو آل مائی لائف, فرام دس ڈے آن ٹل دا ریسٹ آف مائی لائف, ول یو میری می؟ (آپ وہی ہیں جن کو میں ڈھونڈنا چاہتا تھا، یہ بتانا کہ مجھے اس دن سے لے کر اب تک ساری زندگی آپ کی ضرورت ہے, کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی)" دران کا لہجہ اتنے دن سے تنے ہوئے اعصاب پر پھوار کا کام کر رہا تھا۔

وہ اس کی انگلی میں انگوٹھی پہنا رہا تھا۔ انگوٹھی اتنی کھلی تھی کہ اس کی انگلی میں گھوم گئی۔ دران نے اس کے ہاتھ کو نہ تھام رکھا ہوتا تو شائد نیچے گر جاتی۔ دران اب اٹھ کر اس کے مقابل کھڑا ہو چکا تھا۔ سر اس کے سر سے جوڑے آہستگی سے سرگوشی کی۔

Kitab Nagri

"گڈ اب اور پاس آؤ۔ آنکھیں بند کر لو"

www.kitabnagri.com

وہ اسے اپنی بانہوں میں بھرے سینے سے لگا چکا تھا۔ آنکھیں خود بخود بند ہو گئی تھیں اسے کسی قسم کے ناٹک کی ضرورت نہیں تھی۔

کاش یہ وقت یہیں تھم جائے۔ سورج کی کرنیں یہیں ان کے اوپر تھم جائیں۔ وہ اسے یوں ہی سینے سے لگائے رکھے۔ اس کی خوشبو یونہی سانسیں مہکائیں۔ ایک ملاقات میں اس کی جھلک دیکھنے کا طلبگار دل اب مزید خواہشیں کرنے لگا تھا۔

Kitab Nagri Special

انسان جس خواہش کواپنی واحد خواہش سمجھ کراس کے حصول کے لیے سر گرداں رہتاہے۔خواہش کے پورے ہونے پراسے پتاچلتاہے یہ اس کی واحد خواہش نہیں تھی یہ تواس کی انگنت خواہشات کی شروعات تھی۔ایک خواہش کی تکمیل اگلی خواہش کو جنم دیتی ہے۔

دران اس سے الگ ہونے کے بعداب موبائل کی طرف بڑھ گیا تھا۔

دران نے مطلوبہ ویڈیو کو کٹ کرنے کے بعد نگاہ اٹھائے اس کی طرف دیکھا تو وہ وہیں مجسم کھڑی تھی۔

"تم بیٹھ جاؤیہیں ابھی روم میں نہیں جاسکتے ہم "مصروف سے لہجے میں حکم صادر کرتا وہ پھر سے موبائل پر سر جھکا چکا تھا۔

اس حکم پر جوی کی تو جیسے جان میں جان آئی۔پاس پڑی کرسی پر بیٹھتے ہی ٹانگوں اور پاؤں کو سکون ملا۔چور نگاہ اس پر ڈالی

"کیاوہ نہیں تھکا؟"فکر مندی سے سوچا۔دران اب بھی ریلنگ سے کہنی ٹکائے ایک ہاتھ میں موبائل تھامے مصروف کھڑا تھا۔جل زدہ بال اب ٹھنڈی ہواسے اڑکرماتھے پر بکھر رہے تھے۔

سفید ناک کی اوپر جلد ٹھٹھرتی ہوا سے سرخ پورہی تھی۔وہ بار بار بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا۔بھنویں اکٹھی تھیں۔ چہرے پر ساری رات جاگنے کے ہلکے سے آثار تھے۔

"سات سالوں کے بعد میں جب اپنی پہلی محبت سے ملا تو احساس ہوا وہی میری آخری اور دائمی محبت ہے "

ویڈیو پر کیپشن دینے کے بعد وہ اسے اپ لوڈ کر چکا تھا۔

Kitab Nagri Special

☆☆☆☆☆

"دیکھا درانگ کبھی غلط نہیں ہو سکتا ہے۔ایسا ہوتا ہے مرد جو صرف ایک ہی لڑکی سے محبت کرتا ہے اور اتنے سالوں بعد ملنے پر اسے فوراً پرپوز کر دیا۔واؤ دل جیت لیا "

"ہاں یہ اصل زندگی میں بھی ہیرو نکلا "

"وی لو یو درانگ "

"درانگ نے دل توڑ دیا۔۔۔لڑکی تو پیاری ہوتی "

"یقین نہیں آتا یہ ایسی لڑکی سے محبت کرتا تھا "

"محبت اندھی ہوتی ہے درانگ آج یقین ہوا "

"لڑکی ذرا نہیں پیاری "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کلک کی متواتر آواز کے ساتھ ویڈیو کے نیچے کمنٹس بڑھ رہے تھے۔انل کا منہ اور آنکھیں پوری کھلی تھیں۔

کچھ دیر پہلے دران کی مسلسل آتی فون کال کی گھنٹی کے باعث وہ نیند سے جاگا تھا۔دران نے پیغام میں کوئی ویڈیو لنک بھیجے تھے۔جن کو دیکھ کر اس کا دماغ گھوم گیا۔

اس کے پیغام میں کچھ اور تفصیل بھی تھی جس میں وہ اس لڑکی کو بچانے کے بارے میں اسے کچھ بتا رہا تھا۔انل نے اس تفصیل پر پھٹی پھٹی آنکھوں سے سرسری نگاہ دوڑائی۔وہ ہر بار کی طرح معاملے کی تہہ میں گھستا چلا جا رہا

Kitab Nagri Special

تھا۔اب بھی اس معاملے کے دلدل میں ٹانگوں سے آگے دھڑ تک پیوست ہونے کے بعد وہ اسے سب بتا رہا تھا
۔

پیغام سکرین بند کیے وہ دران کو فون ملا چکا تھا۔فون کی گھنٹی کے ساتھ ساتھ اس کے دل میں خوف کا سایہ بھی ڈیرے ڈال رہا تھا۔اس طرح کے معاملوں میں دران اس کے ساتھ ہمیشہ سے یہی سب کرتا تھا۔اسے بنا بتائے سارے کام کرتا تھا۔وہ جانتا تھا انل اسے یہ سب کبھی نہیں کرنے دے گا۔غصے سے نہ صرف انل کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا بلکہ ایک انجانے سے خوف کے باعث وہ بار بار پیشانی پر آتے ٹھنڈے پسینے صاف کر رہا تھا۔دوسری دفعہ کی فون بل پر وہ فون اٹھا چکا تھا۔اس کے فون اٹھاتے ہی انل اس پر برس پڑا۔

"دران یہ کیا ہے سب جو میں دیکھ رہا ہوں "

وہ بیڈ پر بیٹھا تھا اب اس کے فون اٹھانے پر بے چینی سے اٹھ کر کھڑا ہوا۔

"یہی ہے سب جو میں نے دکھایا۔اس لڑکی کو مدد چاہیے "

دران نے کن اکھیوں سے کچھ دور بازؤں کو رگڑتی جوی کی طرف دیکھا۔وہ لوگ اب بھی ٹیرس پر ہی موجود تھے۔جوی اب کچھ دوری پر کرسی پر بیٹھی تھی جبکہ وہ جھولے میں بیٹھا تھا۔یہاں رات میں دن جیسی چہل پہل تھی اور دن میں رات جیسی خاموشی تھی۔سفیدی پھیل گئی تھی۔ہر چیز روشن تھی۔

دونوں پاؤں فرش پر جوڑے وہ جھولے کو اپنے وزن سے جھولنے سے روکے ہوئے تھا۔کین کے پائپ سے تیار کیا ہوا جھولا آدھے انڈے کی شکل کا تھا جس کے اوپری سرے کو موٹی زنجیروں کی مدد سے چھت میں پیوست کیا

Kitab Nagri Special

گیا تھا۔ فون کے دوسری طرف موجود انل اس پر مسلسل چیخ رہا تھا۔ ہر مشکل میں وہ اس کے ماں باپ کا کردار باخوبی نبھاتا تھا۔

"تم۔۔۔ پاگل ہو آج میں ساری دنیا کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کرتا ہوں۔ تم پاگل ہو۔ کیا ضرورت تھی یہ سب کرنے کی ایک انجان لڑکی کے لیے۔ کیا پتا وہ جھوٹ بول رہی ہو۔ ان جیسی ہزاروں ایسی ہوتی ہیں کیا سب کو بچا سکتے ہیں ہم؟ "

انل ایک ایک لفظ غصے میں چباتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ اپنے کمرے کے وسط میں کھڑا وہ غصے سے لال انگارا ہو رہا تھا۔

"نہیں سب کو نہیں اسے بچانا ہے "

بڑی تحمل مزاجی سے جواب آیا۔ جوی اس کی آواز سننے کے لیے کانوں کو کھڑا کیے پوری طرح چوکنی ہوئی تھی۔ دراں کی اس بات پر جیسے روح نے اس شخص کو سر پر بیٹھا لیا۔ دل میں تو وہ رہتا ہی تھا۔ اب اس کا مقام اس سے بھی اونچا تھا۔

"کیوں بھئی یہ کون ہے تمھاری, پھپھو کی۔۔۔ "

انل کا پارہ بری طرح چڑھ چکا تھا۔

"جوی ہے یہ "

انل کی بات کو کاٹتے ہوئے بڑے آرام سے جواب دیا۔ دوسری طرف یک لخت خاموشی چھائی۔

Kitab Nagri Special

ایک۔۔۔دو۔۔۔سکینڈ

"جوی!!!!!کون جو۔۔۔ی۔۔۔" تحیر زدہ لہجہ میں سوال کیا۔انل نے بھنویں اکھٹی کیں دران کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔ذہن نے گھوڑے دوڑائے۔ایک ہی تو جوی تھی پوری دنیا میں جسے وہ جانتا تھا۔کچھ دیر کی توقف کے بعد ہی وہ جوی کو یاد کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔

"جوی جان۔۔۔وہ جووت کی بہن؟ "

نیم مردہ سے لہجے میں سوال کیا حالانکہ یہ جواب تھا۔ چھت کی سیڑھیوں میں کھڑی لڑکی جو بے چینی سے دران کا پوچھا کرتی تھی۔ذہن کے پردوں پر ماضی کے چند لمحے تیزی سے سرکے

"ہاں وہی جس نے مجھے چھت سے گرنے سے بچایا تھا "

دران نے مزید تفصیل سے آگاہ کیا۔وہ اب جھولے پر سے اٹھ چکا تھا۔ جھولا اس کے عقب میں آہستہ آہستہ جھول رہا تھا۔

جوی نے حیرت سے دران کی طرف دیکھا ایسا کون تھا جسے وہ اس کا نام بتا کر شناخت کرنے پر چھوڑ رہا تھا۔

"جانتا ہوں اسے میں مگر۔۔۔وہ یہاں اور ایسے۔۔۔۔کیسے؟ "

انل نے پریشان سے لہجے میں استفسار کیا۔الجھن بڑھتی جا رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

"بہت لمبی کہانی ہے اسی سے سن لینا۔فلحال مجھے تمھاری مدد چاہیے" دران نے ریلنگ پر ہاتھ دھرے تھوڑا سا آگے جھکتے ہوئے کہا۔اچٹتی نگاہ لان کے سوئمنگ پول سے آگے ہوٹل کی بیرونی دیوار سے ٹکرا کر واپس پلٹی۔

"تمہیں یہ دیکھنا ہے کہ وہ لوگ جوی کا کتنا دھیان رکھے ہوئے ہیں ہوٹل کے باہر سیلور۔۔؟ "

دران نے بات کو روک کر جسم کو ہلکا سا خم دیتے ہوئے جوی کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔گاڑی کا رنگ سیلور ہی بتایا تھا جوی نے وہ اس بات کی تصدیق چاہ رہا تھا۔جوی جو اسے ٹکٹکی باندھے دیکھتے ہوئے اس کی باتوں پر کان کھڑے کیے ہوئے تھی فوراً اثبات میں سر ہلایا۔

"ہاں۔ں۔ں ہوٹل کے باہر سلور کلر کی گاڑی ہے۔اس میں دو لڑکے دیکھو وہ وہاں ہیں؟ کیا وہ نگرانی کر رہے ہیں؟ "

انگشت انگلی کو لبوں پر دھر کر حکم صادر کیا۔پھر فون کو کان اور کندھے کے بیچ پھنسا کر جیب سے سگریٹ کیس نکالا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہم اسے یہاں سے لے کر بھاگ رہے ہیں کیا؟"

انل نے اچھنبے سے سوال کیا۔پریشانی سے اپنے کمرے میں موجود میز کی طرف قدم بڑھائے ۔

"نہیں تو بھاگنا کیوں ہے "

وہی اطمینان بھرا لہجہ۔ایک سگریٹ انگلیوں کی پوروں میں دبا کیس سے باہر آ چکا تھا۔اور اب لبوں کے درمیان میں جکڑا ہوا تھا۔

Kitab Nagri Special

"تو اور کیا کر رہے ہیں پھر؟ وہ لوگ خطرناک ہیں۔ یہ ان کی لڑکی ہے "

انل پھر سے برہم ہوا۔ میز پر پڑے جگ سے پانی گلاس میں انڈیلا۔ گلا خشک ہونے لگا تھا۔ گلاس اٹھا کر لبوں سے لگایا۔

"کس نے کہا یہ ان کی لڑکی ہے؟ "

ڈھیٹ پن کی انتہا تھی۔ لائٹر سگریٹ کو شعلہ دے رہا تھا۔ اور پھر سگریٹ جلنے لگا۔ بھنوں کے ساتھ آنکھ کی پتلیاں بھی لمحہ بھر کو سکڑیں جن میں رتجگے کی وجہ سے ہلکی سی لالی نمایاں تھی۔

"مطلب؟ "

انل نے آبرو اچکائے۔ خالی گلاس واپس میز پر رکھا۔

"کیا وہ یہ سب پرُوو (prove) کرنے آئیں گے کہ یہ ان کی لڑکی ہے؟ کبھی نہیں وہ چھپ کر یہ جنگ لڑیں گے "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بڑے آرام سے جواب دیا۔ فون کو بائیں ہاتھ سے کان کو لگایا اور دائیں ہاتھ میں سگریٹ کو انگلیوں میں دبایا۔

"وہ ایسا ہی کریں گے لیکن وہ اسے چھوڑیں گے بھی نہیں۔ دران یہ بہت مشکل ہے۔ مجھے اس دن سے کھٹک رہا تھا کہ تم یوں کیوں سب کرتے جا رہے ہو۔ دیکھو ابھی بھی میں کہہ رہا ہوں اسے چپ چاپ پولیس کے حوالے کرتے ہیں۔ ڈیٹس اٹ "

Kitab Nagri Special

انل نے ہوا میں ہاتھ سے لکیر کھینچی۔ جیسے کوئی پتھر پر لکیر کھینچ دے۔ دوسری طرف دران کا کھوکھلا مگر طنزیہ سا قہقہ گونجا۔

"ہاں پولیس کے حوالے کرتے ہیں تاکہ وہ لوگ کسی نہ کسی طرح اسے وہاں سے اٹھالیں۔ یہ مدد تو نہ ہوئی "

دران اب اپنے ارداے سے بلکل پیچھے ہٹنے والا نہیں تھا۔ سگریٹ کا دھواں پل بھر کو اس کے چہرے کے آگے منڈلاتا تھا۔ پھر ہوا میں گھل کر چھٹ جاتا۔ انل نے گہری سانس خارج کی۔ جیسے کوئی ہتھیار پھینک دے۔

"تو تم کیا اسے اپنے ساتھ لے کر جاؤ گے؟ "

"نہیں پاکستان پہنچانا ہے اسے "

پرعزم لہجہ۔۔۔۔ بے خوف آنکھیں۔۔۔ مضبوط ارادے۔۔۔ جوی نے چونک کر نگاہ اس کے چہرے پر ٹکادی۔ وہ کیا تھا۔ تو آج سمجھ آنے لگی تھی۔ وہ اس کی زندگی میں نہ ہو کر بھی کیوں ہر پل تھا۔ اس کی ایک ملاقات کیوں اس کے ہر رشتے پر بھاری ہوگئی تھی۔ وہ اس کی زندگی میں ایک اہم حصہ تھا۔ اس کا لاشعور بہت پہلے اسے پہچان چکا تھا۔ یہی وجہ تھی وہ اور اس کا دل اسی طرف کھنچتا تھا۔ اس کی روح اس کے لیے تڑپتی تھی۔

سامنے اس ٹھٹھرتے ٹیرس کی ریلنگ سے ٹیک لگائے۔ سگریٹ کے دھوئیں کے مرغولے بناتا وہ شخص آج پھر سے اس کی رگ وپے میں سرائیت کرنے لگا تھا۔

Kitab Nagri Special

وہ سچ جسے اتنے عرصے سے وہ جھٹلاتی رہی تھی۔دل آج سر خم کئے اسے تسلیم کر رہا تھا۔وہ اس سے محبت کرتی تھی ۔بے پناہ محبت۔روح کی گہرائیوں سے کی جانے والی پاکیزہ محبت جس میں محبوب کی ایک جھلک کی طلب ہی کافی ہوتی ہے۔

معرفت کی آخری حد کو پرکھتی محبت۔۔مجازی سے حقیقی کے آگے جھکنے پر مجبور کرتی محبت۔۔۔عشق کے کناروں کو چھوتی محبت۔۔۔ تخیل سے حقیقت تک کا سفر کرتی محبت۔دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی۔نگاہیں اس کے ہر نقش کو احترام سے چھو کر واپس پلٹیں۔

وہ اسے لی تاؤ کے متعلق ساری معلومات دے چکی تھی۔گو کہ اُس وقت اس کی آنکھوں پر پٹی بندھی تھی۔مگر وہ لی تاؤ کے گاؤں کا نام جانتی تھی۔وہ اب فون کے دوسری طرف موجود نفس کو اسی گاؤں کے متعلق بتا رہا تھا۔

"فلحال ہمیں اس لڑکی کے ساتھ لاویا جانا ہے ابھی۔ایک آدمی سے اس کا پاسپورٹ لینا ہے۔تم بس یہ دیکھو باہر جا کر کہ وہ دونوں لڑکے کہاں ہیں اس وقت؟"

وہ اپنی آگے کی مکمل پلیننگ اُسے ایک ہی سانس میں بتا گیا۔انل نے لب بھینچے بولنے کے لیے کچھ نہیں رہا تھا۔دران کی طرف سے فون بند ہو گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

ملک ہاؤس میں آج چہل پہل معمول سے ہٹ کر تھی۔عصر کے بعد کا وقت تھا۔پورے گھر میں بہت سے لوگوں کی آوازوں کا بے ہنگم شور برپا تھا۔طلعت کی شادی کے بعد اب جا کر گھر میں رونق لگی تھی۔عصمت کی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

بیٹی فائقہ ابھی سولہ برس کی ہوئی تھی۔ لیکن رشتہ اچھا مل جانے کے باعث اس کی نسبت طے کر دی گئ تھی۔ بظاہر تو اس تقریب میں قریبی رشتہ دراوں کو ہی مدعو کیا گیا تھا۔ لیکن پھر بھی گھر بھر میں دھما چوکڑی جیسا سماں تھا ۔

فائقہ کے سسرال والے خاصے دولت مند تھے۔اس لیے تقریب بھی ان کے شان شایان رکھی گئی تھی۔ عصمت نے تو ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ کہیں تقریب باہر ہوٹل میں رکھ دی جائے لیکن اسفند اور یاور نے ملک ہاؤس کے لان کو ہی قابل قبول حالت تک سجا دیا تھا۔

چھوٹے سے لان کے وسط میں سٹیج بنایا گیا تھا۔اور اس کے سامنے مہمانوں کے لیے کرسیاں لگائی جا رہی تھیں۔ دران سٹیج کے آگے ، بکھرے بالوں اور ملگجے حلیے میں کرسیاں لگوا رہا تھا۔ سبز اور سیاہ رنگ کی چیک دار شرٹ کے نیچے گھسی سی نیلی جینز میں ملبوس وہ سولہ سالہ دران آج صبح سے گھر کے نا ختم ہونے والے مختلف کاموں میں جتا تھا۔

گھر میں کسی کو خیال تک نہ تھا کہ اس کے سالانہ امتحانات ہیں۔ ہوتا بھی کیسے گھر میں کسی کو ڈھنگ سے یہ تک نہیں پتہ تھا کہ اب وہ دسویں جماعت میں ہے تو اس کے امتحانات کا خاک پتہ ہونا تھا۔

لان کی گھاس کی کٹائی کل شام کو کر دی گئ تھی۔اب کرسیوں کی صاف صفائی کرنے کے بعد ان کو قطار در قطار لگایا جا رہا تھا۔

"دران بات سنو" سونیا نے پورچ سے آگے آتے ہوئے اسے ہانک لگائی۔ نیلے رنگ کے بھاری بھرکم جوڑے کو سنبھالتی وہ اب پورچ سے آگے لان کے پاس آ رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

دران سجاوٹ والوں سے اب سٹیج کے پیچھے پھولوں کی سجاوٹ کروانے میں مگن تھا جب عقب سے سونی کی آواز پر پلٹا۔ وہ اسے پکارا کر آگے آ رہی تھی۔ ہاتھ میں سیاہ رنگ کا کوئی شاپر پکڑ رکھا تھا۔ ویسے تو وہ گھر بھر کا ملازم ہی تھا لیکن سونیا تو اس پر اپنا الگ ہی رعب سمجھتی تھی۔

دران کو اپنی طرف آتا دیکھ کر وہ شاپر سے کچھ باہر نکال رہی تھی۔ دران بلکل اس کے سامنے آ کر کھڑا ہوا نگاہ بے ساختہ اس کے ہاتھوں پر گئی۔ سونی کے ہاتھ میں تہہ شدہ سیاہ ڈریس پینٹ اور سفید شرٹ تھی۔ شرٹ کو اچھی طرح استری کر کے پرانی سے نئی بنانے کی بھرپور کوشش کی گئی تھی۔

"یہ جوڑا رکھ لو آج شام پہننے کے لیے "

شاپر سمیت اس نے پینٹ شرٹ دران کی طرف بڑھائی۔ دران نے لب بھینچے نگاہ جیسے ہی جوڑے پر ڈالی وہ فوراً مصنوعی مسکان سجاتی تیزی سے گویا ہوئی۔

"احمد کا ہے اس نے بس کوئی ایک دفعہ ہی پہنا تھا۔ اتنا پرانا تو نہیں ہے" خجل لہجے میں وضاحت دی۔

احمد سونیا اور روبی کا بھتیجا تھا اور دران کا ہم عمر تھا۔ یاور نے بظاہر تو دران کو گود نہیں لیا تھا۔ لیکن اس کی جاب میں ترقی ہونے کے باعث دران کے کپڑوں جوتوں کا خرچ وہ اٹھاتا تھا۔ اب بھی فائقہ کی نسبت کی تقریب کے لیے اس نے سونیا کو راہب اور سبرینا کے ساتھ ساتھ دران کے نئے جوڑے کے پیسے بھی دیے تھے۔ لیکن وہ ہر دفعہ کی طرح تقریب پر بھی اپنے بھتیجے کا ہی اترا ہوا جوڑا دران کے لیے اٹھا لائی تھی۔

دران نے جوڑے اور شاپر کو تھاما۔ اور خاموشی سے سر جھکائے پلٹا۔

Kitab Nagri Special

"سنو۔۔ "

عقب سے سونیا نے پھر سے پکارا۔اس سے پہلے کے وہ پلٹتا سونیا خود ہی آنکھیں گھماتی اس کے بلکل سامنے آ گئی تھی۔

"یاور تم سے پوچھیں تو یہی بتانا تم ساتھ گئے تھے اور یہ اپنی پسند سے لیا ہے "

دران کے کندھے پر ہاتھ رکھے وہ اسے ہر بار کی طرح یاور سے جھوٹ بولنے کی تاکید کر رہی تھی۔دران نے نگاہ اٹھائی اور پھر سے اسی طرح خاموشی سے قدم آگے بڑھائے۔

"منہ سے کبھی کچھ پھوٹ دیا کرو بھئ "

سونیا نے اس کا کندھا جھنجوڑ کر اسے روکا تھا۔دران جو اس کے یوں جھنجوڑنے سے ہلکا سا مڑا تھا جواب دینے کے بجائے سر اور جھکا لیا۔پتہ نہیں کیوں مگر سونیا کی عزت کرنے کی دو وجوہات تھیں۔یاور اور سبرینا۔سبرینا کو وہ اپنی چھوٹی بہنوں کی طرح چاہتا تھا۔بچپن میں وہ زیادہ تر اسے سنبھالتا تھا اور پھر وہ تھی بھی اتنی پیاری کہ اس کی خاطر وہ سونیا کی ہر زیاتی برداشت کر جاتا تھا۔یاور جتنی چاہت اس پر لٹاتا تھا۔وہ جواب میں اتنا ہی سبرینا کا دھیان رکھتا تھا۔

"کیا کہو گے یاور سے بتاؤ مجھے "سونیا تیکھے لہجے میں پوچھ رہی تھی۔دران نے ضبط سے لب بھینچے اور پھر منہ کھولا ۔

"وہی جو آپ نے کہا "

Kitab Nagri Special

آہستگی سے جواب دیا اور فوراً لب اسی طرح ایک دوسرے میں پیوست کیے۔

"ارے بھئی میں نے کیا کہا منہ سے بول کر بتاؤ "

سونیا نے جھنجلا کر ڈپٹنے کے انداز میں کہا۔ دران نے بمشکل لب کھولے۔ جبکہ ہاتھوں کی گرفت شاپر پر بڑھ کر ضبط کی عکاسی کر رہی تھی۔

"آپ ساتھ لے گئیں تھیں۔ میں نے اپنی پسند سے لیا ہے یہ جوڑا" دران نے لفظ بالفظ اس کا کہا جملہ دہرا دیا۔

"ہوں شاباش۔۔ اچھا یہ اپنا جوڑا استری کر و تو ساتھ سبرینا اور راہب کے بھی جوڑے استری کر دینا۔ کمرے میں بیڈ پر پڑے ہیں "

مطلبی مسکان سجاتی وہ اسے ایک اور حکم صادر کر گئی لیکن وہ جانتا تھا سبرینا اسے کبھی کپڑے استری نہیں کرنے دے گی بلکہ اس کے بھی کر کے دے گی۔ اس لیے سر اثبات میں ہلا دیا۔ شاپر کو تھامے وہ سونیا کے جانے کے بعد پھر سے لان کی طرف بڑھا جب پیچھے سے ایک بار پھر سے آواز پڑی۔ مگر اب کی بار آواز سونیا کی نہیں شازیہ کی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"رکو دران ادھر آؤ" شازیہ ارد گرد دیکھتے ہوئے اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔

قریب آتے ہی رازدانہ انداز میں کندھا پکڑ کر پاس ہوئی۔ وہ اپنی پوری فیمیلی سمیت کل رات ہی پنجاب سے کراچی پہنچی تھی۔

"میں اور تمھارے پھپھا اس دفعہ پھر سے اسفی بھائی سے تمہیں ساتھ لے جانے کی بات کرنے والے ہیں "

Kitab Nagri Special

رازدانہ انداز میں وہ لگی لپٹی کے بجائے سیدھی اپنی بات پر آئی تھی۔دران نے ہر بار کی طرح اس کے چہرے کو غور سے دیکھا۔

"دیکھو تم اب بڑے ہو گئے ہو۔ سمجھدار ہو اپنا اچھا برا جانتے ہو۔یہ سب تمھارے اپنے, تمھارے سگے نہیں ہیں۔میں تمھاری سگی پھپھو ہوں۔نوین بھائی کی سگی بہن۔اصل میں تو تمہیں میرے پاس ہونا چاہیے میرے گھر "

نرمی سے دران کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ ہر سال کی کہی ہوئی باتیں دہرا رہی تھیں۔

دران کا ذہن اس کے سگے ہونے کی کبھی تصدیق نہیں کرتا تھا اور آج بھی شازیہ کو لے کر اس کے احساسات ایسے ہی تھے۔وہ اس کی سگی نہیں تھی۔وہ دران کے ذہن کے احساسات سے یکسر انجان اپنی ہی کہے جا رہی تھی۔

"بس جب ہم تمہیں یہاں سے لے جانے کی بات کریں تم سب کے سامنے اپنی جائیداد کی بات کر لینا۔یہ کہ میرا حصہ میری پھپھو کے نام کریں اور اب میں ان کے ساتھ ان کے گھر میں رہوں گا "

اصل بات کرتے ہوئے وہ اسے پچکار رہی تھیں۔نہیں کسی کو فکر تھی اس کے مستقبل کی۔نہیں فکر تھی اس کی ذہنی حالت کی۔فکر تھی تو بس نوین کی جائیداد کی جو اس کے نام ہونی تھی۔

"سمجھ گئے نہ کیا کہہ رہی ہوں میں "

وہ دران کی ٹھوڑی تھامے محبت سے پوچھ رہی تھی۔دران نے آہستگی سے سر کو اثبات میں ہلایا۔

Kitab Nagri Special

"ایسے نہیں بھئی بول کے بتاؤ کیا کہو گے اسفی بھائی سے" شازیہ نے سر کو نفی میں ہلاتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا۔ دوسری طرف خاموشی تھی

ایک۔۔۔دو۔۔۔ تین سکینڈ۔۔۔ جانتا تھا وہ ایسے جان چھوڑنے والی نہیں ہیں۔

"یہی کہوں گا کہ میری جائیداد شازیہ پھپھو کے نام کریں "

دران نے جان چھڑانے کے لیے ایک ربورٹ کی مانند ان کی کہی ہوئی بات دہرائی۔ سپاٹ چہرہ جبکہ جبڑے سختی سے باہر کو ابھر رہے تھے۔

"ہائے صدقے میں واری۔ میرے ویر کی آخری نشانی ہے تو۔ میں تجھے اچھے کالج میں پڑھاؤں گی۔ اب دیکھتی ہوں کہ کیسے اسفی بھائی تمہیں روکتے ہیں۔ "

اس بات پر تو وہ نہال ہوتی ہوئی اس کی پیشانی چوم گئی تھیں۔ دران کو ان سب کے اس ناٹک سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نوین کی جائیداد کی خاطر وہ بچپن سے ہی گھن چکر بنا ہوا تھا۔ اب تو اسے اس سب کے لالچ کی عادت ہو گئی تھی۔ شازیہ کی جھوٹی محبت سے لاپرواہی برتتے ہوئے اس نے نگاہ گھڑی پر اٹھائی۔ رات کو اسے انل کی طرف جانا تھا۔ صبح پیپر تھا اور اس نے ایک لفظ نہیں پڑھا تھا۔ اب انل کے ساتھ مل کر پڑھنا تھا۔ لیکن اس کا جانا تقریب کے بعد ہی ممکن ہو سکتا تھا۔ شازیہ آنکھوں میں فتح لیے جا چکی تھی اور وہ شاپر ایک طرف کرسی پر پھینک کر پھر سے کاموں میں جت گیا تھا۔

Kitab Nagri Special

انل کے ساتھ دوستی کو جتنے سال زیادہ ہو رہے تھے۔دوستی اتنی ہی گہری ہوتی جا رہی تھی۔اُس کی خاطر توصیف سے ٹکر لینے کے دن سے لے کر آج تک وہ سایے کی طرح دران کے ہمراہ تھا۔دوسرے لڑکوں کی طرح وہ اس کی عجیب عادتوں سے گھبرا کر دور نہیں ہوا تھا بلکہ اور قریب آ گیا تھا۔

انل ایک بہت ہی شریف, تحمل مزاج اور محبت کرنے والا لڑکا تھا۔دران کو کبھی کبھی محسوس ہوتا کہ جب سے وہ زندگی میں آیا ہے اسے بہت سے رشتوں کی کمی شدت سے محسوس ہونا کم ہو گئی ہے۔وہ ایک ہی وقت میں اس کے بہت سے رشتوں کے احساسات سے اسے آشنا کرتا تھا۔دوست, بھائی, ماں, باپ, محسن, غمگسار وہ اس کے لیے سب تھا۔ایسا صرف وہ انل کے لیے نہیں بلکہ انل بھی اس کے لیے یہی سب احساسات رکھتا تھا۔دران کی آنکھ کا ایک اشارہ ملتے ہی وہ سب کام چھوڑ دیتا تھا۔ہر وقت اس کے چہرے پر ہلکی سی ہنسی لانے کی کوشش میں رہتا تھا۔وہ چپ بیٹھا ہوتا تو گھنٹوں اس کے ساتھ چپ بیٹھا رہتا۔اس کے غصے کو رام کرنے سے لے کر اس کو سمجھانے اور پھر اس کے ہر جھگڑے میں اس کے شانہ بشانہ کھڑا ہوتا تھا۔دران غلط کرے یا سہی وہ کبھی اس کا ساتھ نہیں چھوڑتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆☆

شھنگائی میں دوپہر کا ایک بج رہا تھا۔ہوا عجیب خنکی اور بھاری پن لیے ہوئی تھی۔سورج بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا تھا۔شھنگائی کی عمارتوں اور ارد گرد جگہوں میں گھومتے لوگ آج باقی دنوں کی نسبت کم نظر آ رہے تھے۔

Kitab Nagri Special

اشھنگائی کی سرد سی یہ دوپہر شیون ,ہاروی اور بروس کے لیے بہت بھاری ثابت ہوئی تھی۔ان کے جاگتے ہی مصیبت کا پہاڑان کا منتظر تھا۔جوان کے سر پر آن گرا۔

فلم سٹار درانگ ناصرف اس لڑکی کے ساتھ ہوٹل سے غائب تھابلکہ پوری دنیا کے سامنے اسے پرپوز کر کے میڈیا میں بھی تہلکہ مچا گیا تھا۔میڈیا والے مینگولے کے باہر پاگلوں کی طرح جمع تھے اور وہ جناب صبح چھ بجے ہی ہوٹل چھوڑ چکے تھے۔

شیون اور اپنی مارکیٹ کی لڑکی کو یوں مفت کا مال سمجھ کر لے اڑنے والے کو معاف کر دے یہ ممکن نہیں تھا۔مینگولہ کے ایک کمرے میں اس وقت وہ سیاہ فر والے گرم کورٹ میں ملبوس ہاروی اور بروس کے سامنے برہم کھڑا تھا۔اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ معاملہ اتنی سنگینی اختیار کر جائے گا۔نہیں تو وہ کبھی بھی بروس کو جوی درانگ کے پاس بھیجنے کا مشورہ نہ دیتا۔

"مجھے ہر حال میں وہ لڑکی چاہیے تم دونوں یہ کان کھول کر سن لو۔ "

انگلی کو ہوا میں سختی سے معلق کیے وہ باری باری بروس اور ہاروی کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے انہیں خبردار کر رہا تھا۔بروس نے بمشکل جھکی گردن اٹھائی۔

"دیکھو غصہ مت کرو۔جتنی غلطی ہماری ہے اس سے کہیں زیادہ غطی تمھارے بندوں کی ہے۔یہ دونوں کیا سو رہے تھے وہ کیسے ہوٹل سے لڑکی بھگا کر لے گیا "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

بروس نے بڑی چالاکی سے ساری بازی اس پر الٹانے کی کوشش کی۔ اصل چھکے تو ہاروی اور بروس کے چھوٹے تھے۔ دران سے پنگا لے کر ان کو منہ کی کھانی پڑی۔ وہ نہ تو اس کا امیج گرانے میں کامیاب ہو سکے تھے اور نہ ہی اس کی سو کالڈ اکڑ ختم کر سکے تھے۔ الٹا وہ انہیں حیرت زدہ کے ساتھ ساتھ پریشان کر گیا تھا۔

وہ ایک تیر سے دو شکار کر گیا۔ اس لڑکی کو پرپوز کرنے کا ڈرامہ رچا کر اپنے امیج کو بچا گیا ساتھ مفت میں اس لڑکی کو بھی لے اڑا۔

پریشانی ان کو اپنا منصوبہ ناکام ہونے کی تھی اور حیرت یہ کہ درانگ آخر اس لڑکی کو کیوں لے گیا یہاں سے۔

"میں کچھ نہیں جانتا۔ وہ لڑکی چاہیے مجھے ہر حال میں" شیون کو تو بس اپنی لڑکی کی پڑی تھی۔

"تمھارے لیے صرف وہ لڑکی اہم ہے۔ میرا سارا کیریر داؤ پر لگا ہے۔ دران کو اگر ہم پر ذرا سا بھی شک ہو گیا تو میری دھجیاں اڑا دے گا اور وہ لڑکی بروس کو دیکھ چکی ہے۔ وہ جانتی ہے بروس نے بھیجا تھا اسے دران کے پاس۔ میڈیا والے ویسے ہی اس کے بیان لینے کے لیے اسے کھوجتے پھر رہے ہیں۔" ہاروی نے سر کو تھامے چڑ کر شیون کو ساری وضاحت دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شیون لمحہ بھر کے لیے چپ ہوا۔ کچھ دیر پر سوچ ان دونوں کے اترے چہروں کو دیکھنے کے بعد گہری سانس لی۔

"بروس سے تم اور پھر تم سے وہ میرے تک پہنچیں گے۔ اس لیے پتہ کرو وہ دونوں کہاں ہیں دونوں کا کام تمام کرنا ہے" شیون نے اٹل لہجے میں فیصلہ سنایا۔

ہاروی اچھل کر تیزی سے اس کے قریب آیا۔

Kitab Nagri Special

"اوہ۔۔۔نونو۔۔۔درانگ میری فلم کی شوٹنگ کے سلسلے میں یہاں آیا ہے۔اگر وہ مارا گیا تو میں انویسٹی گیٹ ہوں گا۔یہ مت بھولو لڑکی عام ہے لیکن درانگ عام نہیں اس کا قتل کر کے ہمیں پھنس جائیں گے۔ ہمیں انہیں تلاش کرنا ہے صرف۔اور اسے یہ بلکل نہیں پتا کہ اس کی یہ ویڈیو بنانے اور لیک کرنے میں ہمارا ہاتھ ہے" ہاروی نے بات مکمل کی اور باری باری دونوں کی طرف دیکھا۔

شیون نے کمینگی سے ناک سکیڑا۔ گردن کو زور سے دائیں بائیں جھٹکے دیے۔

"وہ لڑکی میں ہر حال میں لے کر رہوں گا۔ پھر چاہے اس کے لیے مجھے اس درانگ کی کھوپڑی بھی اڑانی پڑے "

سخت لہجے میں آنکھیں نکالتے ہوئے اس نے فیصلہ سنایا اور پھر تیزی سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا ان کو خوفزدہ چھوڑ کر وہاں سے چلا گیا۔

☆☆☆☆☆

ٹیکسی متوازن رفتار سے تارکول میں لپٹی شفاف سڑک پر چل رہی تھی۔وہ صبح چھ بجے سے ٹیکسی بدل بدل کر لاوا یا کے لیے نکلے ہوئے تھے۔

ہوٹل سے نکلتے وقت وہ تینوں ایک ساتھ نہیں بلکہ الگ الگ نکلے تھے۔ویسے بھی شیون کے دونوں آدمی صبح کے چھ بجے بے خبر سو رہے تھے۔ بروس نے انہیں لڑکی کی واپسی کا وقت صبح دس بجے کا دیا تھا۔

Kitab Nagri Special

ہوٹل سے سیدھے نکلنے کے بعد الگ الگ ٹیکسی لے کر وہ اکٹھے ایک مارکیٹ میں ہوئے تھے۔دران نے جوی کو اپنا گرم کورٹ دیا تھا جس میں مکمل طور میں وہ خود کو ڈھانپ کر باہر نکلی تھی۔مارکیٹ پہنچنے کے بعد پہلے ان لوگوں نے جوی کے کپڑے, جوتے اور حلیہ تبدیل کروایا تھا۔

وہ اب گہرے نیلے رنگ کے پیروں تک آتے گرم کورٹ کے اوپر سرخ رنگ کا سکارف اوڑھے ہوئے تھی۔ چہرہ اب ہر قسم کے میک اپ سے عاری شفاف اور معصوم لگ رہا تھا۔مارکیٹ سے وہ تینوں ایک ٹیکسی میں اکٹھے ہوئے تھے۔لیکن دران کے منصوبے کے مطابق وہ لوگ مختلف جگہوں پر رک رک کر ٹیکسی بدل رہے تھے۔

دونوں نے اپنے موبائل فون بند کر رکھے تھے۔دران اگلی نشست پر ڈرائیور کے ساتھ جبکہ انل پیچھے جوی کے ساتھ بیٹھا تھا۔انل مسلسل جوی سے مختلف سوال کر رہا تھا۔وہ اس کی الف سے لے کر یے تک داستان سن چکا تھا ۔دران خاموشی سے صرف ان کی گفتگو سن رہا تھا۔دران نے پورے سفر میں ایک دفعہ بھی اس کی طرف نہیں دیکھا تھا جبکہ وہ ہر ٹیکسی کے بدلنے کے وقت اسے نظر بھر کر دیکھ رہی تھی۔

"آپ لوگ لائنز ایریا سے کیوں چلے گئے تھے؟ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اب انل اس سے لائنز ایریا چھوڑ جانے کے متعلق پوچھ رہا تھا کیونکہ اس واقع کے چند مہینوں بعد ہی وہ لوگ فلیٹ چھوڑ گئے تھے۔جوی نے نگاہ گود میں رکھے ہاتھوں پر جمائی

"ابا پر بہت قرض تھا۔وہ بیمار ہوئے تو ان کی ملازمت بھی ختم ہوگئی۔ہمارے پاس اس فلیٹ کو بیچنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا۔اس لیے وہاں سے شفٹ ہوگئے۔ "

Kitab Nagri Special

بہت آہستگی سے وہ انل کے ہر سوال کا جواب دے رہی تھی۔ انل اس سے شادی کی مکمل تفصیل لے رہا تھا۔

"ہم۔م۔م۔ آپ نے جو بھی بتایا اس کے مطابق تو یہ ایک چائینز گروہ ہے۔ جو آپ کے علاوہ اور بھی بہت سی لڑکیوں کو یہاں لائے ہوں گے؟ "

اس کی بات مکمل ہونے پر انل نے پرسوچ لہجے میں پوچھا۔ جوی نے اثبات میں سر ہلایا۔

"جی بلکل میرے گروپ میں ہم دس لڑکیاں تھیں۔ ہماری شادی بھی اجتماعی ہوئی تھی۔ ان لوگوں نے کچھ دن ہمیں پاکستان میں ہی ایک بنگلے میں رکھا۔ ان کے گروہ میں چند پاکستانی بھی شامل ہیں۔ "

جوی نے اسی طرح آہستگی سے بولتے ہوئے آگاہی دی۔ انل چند لمحے پرسوچ نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے چپ رہا۔

"آپ بلکل فکر نہ کریں۔ آپ نہ صرف صیح سلامت پاکستان پہنچیں گی بلکہ اس گروہ کو بھی بے نقاب کریں گی۔ دل سے ہر طرح کا خوف ختم کر دیں "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انل نے شائستگی سے مسکراتے ہوئے پرعزم لہجے میں اس کا حوصلہ بڑھایا۔

دران نے معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ گردن گھما کر انل کی طرف دیکھا۔ انداز واہ بھئی واہ والا تھا۔ انل نے خجل ہو کر نگاہ چرائی تو وہ مسکراہٹ چھپاتا ہوا سیدھا ہوا۔

"کتنی دیر ہے ابھی؟ "

Kitab Nagri Special

انل اور چپ بیٹھے اب وہ دران سے سوال کر رہا تھا۔

"بس کچھ دور ہیں۔ "

دران نے مختصر جواب دیا۔ جوی کو سانس اٹکتا ہوا محسوس ہوا۔

جیسے جیسے گاڑی انہی راستوں پر سفر کر رہی تھی نا چاہتے ہوئے بھی جوی کی ریڑھ کی ہڈی میں خوف کی سنسناہٹ بڑھ رہی تھی۔ بے شک دران اور انل کے ساتھ نے اس کا حوصلہ بڑھا دیا تھا لیکن وہ جانتی تھی سب اتنا آسان نہیں ہے۔ شائد وہ اپنے ساتھ ان دونوں کی زندگیوں کو بھی داؤ پر لگا چکی ہے۔

آنکھوں کی پتلیوں میں موٹے موٹے آنسو تیرنے لگے۔ نشست کی پشت سے سر ٹکائے اس نے جلتی آنکھیں موند لیں۔ نیند نے کب اپنی آغوش میں لیا خبر نہ ہوئی۔

☆☆☆☆☆☆

کراچی مصروف, مگن, ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی دوڑ میں لگے لوگوں کا شہر آج بھی معمول کے مطابق بہت سی بھاگتی دوڑتی زندگیوں کا مرکز بنا ہوا تھا۔ بس ایک سمندر تھا جو صبح کے اس وقت پر سکون سا اپنی لہروں کو ساحل کی طرف اچھال اچھال کر کھیل رہا تھا۔

دن گیارہ بجے یہ ایک منظر یونیورسٹی آف کراچی کا تھا۔ جہاں لڑکے اور لڑکیاں کندھوں پر بستے لٹکائے سینوں سے فائل لگائے یونیورسٹی کے کمروں کے آگے بنی اس لمبی راہداری میں گردش کر رہے تھے۔ کوئی جا رہا تھا تو کوئی آ رہا تھا۔ باتوں میں مگن, قہقہے لگاتے بے فکر چہرے۔

وہ سر جھکائے اسی راہداری میں اوپری منزل کو چڑھتی سیڑھیوں میں خاموش سر جھکائے بیٹھی تھی۔ سادہ سا گلابی رنگ کا قمیض شلوار اور گلے میں جھولتا ہم رنگ دوپٹہ۔ بالوں کی ڈھیلی سی پونی۔ میک اپ سے آری بے داغ زردی مائل چہرہ بس آنکھوں کے نیچے گہرے حلقے تھے۔ آمنہ اس کے سامنے ایک سیڑھی نیچے بیٹھی تھی۔ چہرہ اوپر اٹھائے اس کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے۔

اس دن دعا کے بارے میں وہ اچانک اسے اللہ سے مانگنے کا کہہ گئی تھی اور پھر بنا سوچے سمجھے مسلمان ہونے کا کہہ دیا لیکن بعد میں احساس ہوا یہ اس نے اچھا نہیں کیا۔

یونیورسٹی میں اس کے گروپ میں موجود تین لڑکیوں میں سے آمنہ کے ساتھ اس کی زیادہ بات چیت تھی۔ آمنہ بہت ہی تحمل مزاج, ہنس مکھ اور ذہین لڑکی تھی۔ حنا کے بعد اس کی گہری دوستی آمنہ سے ہوئی تھی۔ یہاں اس کا ایم۔ کام کا پہلا سال تھا۔

آمنہ اس دن کے بعد سے محسوس کر رہی تھی کہ جوی چپ چپ رہنے لگی ہے اس سے بات بھی کم کرتی تھی۔ شائد اسے یوں اسے اللہ سے دعا مانگنے اور مسلمان ہونے کا نہیں کہنا چاہیے تھا۔ ان کے درمیان بہت اچھی دوستی تھی۔ وہ جوی جیسی مخلص اور بہادر لڑکی کو کھونا نہیں چاہتی تھی۔

"کیا ہوا بتاؤ تو؟ چپ کیوں ہوں اتنی؟ "

آمنہ نے پھر سے اس کے چہرے کو اوپر اٹھایا اور دوسری دفعہ وہی سوال دہرایا۔ جوی نے کچھ دیر خاموشی سے آمنہ کی طرف دیکھا۔ وہ حجاب کی صورت ہلکے نیلے رنگ کے اسکارف کو چہرے کے گرد لپیٹے ہوئے تھی۔ نیچے سیاہ گاؤن زیب تن کئے ہوئے۔

Kitab Nagri Special

اس کی شفاف روشن آنکھیں تھیں۔ایک عجیب ٹھنڈک اور سکون تھا اس کی آنکھوں میں۔وہ جب بھی آمنہ کی آنکھوں کو دیکھتی تو حیران رہ جاتی کوئی انسان اتنا پر سکون کیسے ہو سکتا ہے۔

اس کی زندگی تو انگنت پریشانیوں میں گھری تھی۔نا ختم ہونے والی پریشانیاں, ذمہ داریاں۔

چھ سال ہونے کو آئے تھے جان بستر پر تھا۔دل کی بیماری تھی کہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

جوی کے رشتے کے لیے جو لوگ بھی آتے سب کو سنانا پسند آجاتی تھی۔جوی کے بہت اسرار پر جان اور مریم نے سنانا کی شادی اس سے پہلے کر دی تھی۔سنانا چند ماہ بعد ہی گھر واپس آگئ۔اس کا شوہر شرابی اور جواری تھا جس کی خبر شادی کی بعد ہوئی وہ سنانا کو مارتا پیٹتا تھا۔وہ چند ماہ ہی اس کے ظلم ستم برداشت کر سکی۔شوہر نے چھوڑ دیا اور اس کے بعد اس نے ایک بچی کو جنم دیا۔بے روزگاری اور غربت نے کمر توڑ رکھی تھی اور گھر میں ایک اور فرد کا اضافہ ہو گیا تھا۔جان نے بہت کوشش کی کہ وہ بی کام کے بعد پڑھائی چھوڑ دے یونیورسٹی نہ جائے کہیں جاب کی تلاش کرے۔مگر اس دوڑتی بھاگتی دھکم پیل کی زندگی میں وہ صرف بی کام کی ڈگری کے ساتھ کہیں بھی اچھی ملازمت نہ حاصل کر سکی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ پڑھائی میں بہت اچھی تھی اسی کو ذریعہ بنا کر لوگوں کے گھروں میں جا کر بچوں کو پڑھانا شروع کر دیا۔اب وہ صبح یونیورسٹی اور باقی کا سارا دن مختلف گھروں میں ہوم ٹیوشن کے لیے جاتی تھی۔اسطرح وہ نہ صرف اپنی پڑھائی کو جاری رکھے ہوئے تھی بلکہ میری اور جووت کو بھی پڑھا رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

مریم اب ایک نجی ہسپتال میں صاف صفائی کا کام کرتی تھی لیکن اجرت بہت کم تھی۔اس طرح بمشکل وہ اپنا گزر بسر کر رہے تھے۔لائینز ایریا وہ جان کی بیماری اور ملازمت ختم ہونے کے بعد ہی چھوڑ آئے تھے۔وہ فلیٹ قرض کی بدولت بیچنا پڑا اب ایک خستہ حال چھوٹے سے گھر میں وہ لوگ کرایہ دار تھے۔

اس کی زندگی ایک مشین کی طرح تھی۔ صبح سے شام اور شام سے رات ہو جاتی اسے پتہ نہ چلتا۔رات کو جب آخری ہوم ٹیوشن کے بعد گھر لوٹتی تو تھک کر بستر پر گر جاتی۔وہ سب سے کٹ چکی تھی بس گھر کے اخراجات, بہن بھائیوں کی فیس اور باپ کی مہنگی ادویات اور علاج یہ سب اس کے گرد منڈلاتے رہتے۔یہی وجہ تھی اسے کبھی خبر تک نہ ہوئی جس کی ایک جھلک کی دعا وہ رات کو سوتے ہوئے کرتی ہے اور صبح اٹھ کر کرتی ہے۔وہ ہالی وڈ کا ایک سپر سٹار بن چکا ہے۔

اتنی مصیبتوں اور پریشانیوں میں گھری وہ دران کو کبھی نہیں بھول سکی۔ کبھی یاد آتا کہ وہ اس کے بارے میں کہا کرتی تھی کہ انیس سال کی عمر میں ہی انسان کو کیا پریشانی ہو سکتی ہے لیکن زندگی کے تھپڑوں نے اسے اچھی طرح سمجھا دیا کہ پریشانیاں, دکھ اور تکلفیں کبھی عمر دیکھ کر نہیں آتی ہیں۔

اس دنیا میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کے دکھ ان کی عمروں کی گنتی سے تجاوز کر جاتے ہیں۔وہ اپنے ہنسنے کھیلنے کی عمر میں ہی ذمہ داریوں کے بوجھ اٹھائے ہوئے ہوتے ہیں۔سنانا اتنی چھوٹی سی عمر میں ایک بچی کی ماں بن گئی تھی۔اس کی اپنی اتنی پریشانیاں تھی کہ دونوں بہنوں کو اب کبھی ایک ساتھ بیٹھ کر بات کرنے کا موقع شاذو نادر ہی ملتا تھا۔

Kitab Nagri Special

دران کو سوچنا اس کے ذہن کا واحد سکون تھا۔ فرصت کا ایک لمحہ بھی ملتا تو وہ ذہن اور دل میں اتر آتا تھا۔ وہ آج چھ سال بعد بھی خدا سے اس کی ایک جھلک کی دعا کرتی تھی۔ وہ اسے زندگی میں ایک دفعہ اور دیکھنا چاہتی تھی۔ زندہ سلامت۔ کیوں دیکھنا چاہتی تھی خود نہیں جانتی تھی۔

وہ اپنی مشکل پریشانیوں میں گھری اس دعا کی شدت میں کمی نہیں لا سکی اور اس دن آمنہ سے دعا نہ قبول ہونے کا شکوہ کر گئی۔ جس پر اس کی کہی بات نے اسے بے چین کر دیا۔ وہ الجھ کر رہ گئی۔

کتنے دن سے اس کا یوں گم صم رہنا آمنہ سے مخفی نہیں رہا۔ اب وہ اس سے اس کی خاموشی کی وجہ پوچھ رہی تھی۔ یونہی اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ بول پڑی۔

"وہ۔۔۔۔تم اس دن۔۔۔۔مجھ سے۔۔۔کچھ کہہ رہی تھی"

جھجکتے ہوئے وہ اسے اس دن کی بات یاد دلا گئی۔

"میں!!!! کیا کہہ رہی تھی؟"

آمنہ نے انجان بننے کی کوشش کی۔ نگاہیں لمحہ بھر کو چرائیں۔

"اللہ سے دعا کے متعلق"

جوی نے آہستگی سے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔

"کیا اللہ سے دعا کرنے کے لیے مجھے لازمی مسلمان ہونا ہو گا, کیا میں ویسے دعا نہیں کر سکتی اللہ سے؟"

Kitab Nagri Special

جوی نے اپنے ذہن میں پنپتا سوال بنا کسی تمہید باندھے پوچھ لیا۔ آمنہ خاموش تھی۔ گہری خاموشی۔ پھر اس نے مسکراتے ہوئے پورے وثوق سے جوی کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھا۔

"دیکھو اللہ واحد ہے۔ مطلب اس کا کوئی شریک نہیں۔ جب ہم اس کے سامنے سر بسجود ہوتے ہیں تو دل, روح اور دماغ سے اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ واحد ہے۔ "

وہ مٹھاس بھرے لہجے میں بات شروع کر چکی تھی۔ جوی ہمیشہ کی طرح اس کے بولنے پر خاموش ہو گئی۔ نا جانے کیوں اس کی باتیں بہت سادہ ہونے کے باوجود دل پر بہت اثر کرتی تھیں۔ وہ جب بولتی تھی تو اعصاب پر ٹھنڈی پھوار جیسا احساس ہوتا تھا۔

"تم اللہ سے مانگنے بیٹھو گی اور اگر دل, دماغ یا روح میں سے کسی ایک کو بھی اللہ کے لاشریک ہونے پر گماں ہوا تو مطلب تم نے شرک کیا۔ اور شرک اللہ کو پسند نہیں۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جوی نے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔ کہیں کوئی مفاد نہیں تھا۔ کہیں کوئی زبردستی نہیں۔ وہ بہت پیار سے اسے اللہ کی سچائی سے آگاہ کر رہی تھی۔

"اگر تم اللہ کے حضور دل سے مانگنا چاہتی ہو۔ تو دل, دماغ اور روح سے پاک ہو کر مانگو "

پر یقین لہجہ تھا۔ جوی کو اس کے منہ سے نکلی ایک ایک بات سچ لگ رہی تھی۔ دل اس کی باتوں پر ایمان لا رہا تھا۔ اگر وہ اس کی باتیں سن کر سکون محسوس کر رہی تھی تو ان پر عمل کرنے کے بعد کیا حال ہو گا۔

Kitab Nagri Special

"میں وضو کرلوں گی۔جو تم لوگ کرتے ہو۔مجھے وضو کا طریقہ بتادینا "

جوی نے آہستگی سے حل پیش کیا۔وہ مسکرادی۔سر کو نفی میں ہلایا

"وضو ہمارے جسم کی پاکیزگی ہے۔لیکن مسلمان صرف جسم سے پاک ہو کر اللہ کے سامنے نہیں کھڑا ہوتا۔ ہماری روح اور ہمارا دل بھی پاک ہوتا ہے۔ "

جوی کے چہرے پر مایوسی کے سایے لہرائے۔

"میری روح اور دل اللہ کے پاس جانے کے لیے کیسے پاک ہو گا؟ "

بے ساختہ سا سوال تھا۔نا جانے وہ کیوں کر گئی۔

"کلمہ پڑھنے سے "

آمنہ نے مختصر جواب دیا۔جوی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

" مطلب کلمہ پڑھنا۔اللہ کی واحدنیت کی گواہی دینا۔کلمہ پڑھنے سے اور اس کے لاشریک ہونے کی گواہی دینے سے دل,روح اور باطن پاک ہو جاتا ہے۔ "

وہ بول رہی تھی جبکہ جوی یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔

"دیکھو میں کوئی مذہبی عالم نہیں ہوں لیکن تمھارے ذہن کی الجھنوں کو دور کرنے کے لیے بہت سی اچھی کتابیں ہیں میرے پاس۔کیا تم پڑھو گی؟ "

Kitab Nagri Special

اس نے جوی کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

"لادوں کیا تمہیں؟ "

وہ ہاتھ پر دباؤ ڈالتے ہوئے سوال کر رہی تھی۔ جوی نے ساکن آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا۔ جسم کے رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے۔ تھکے اعصاب ایک دم سے چاک وچوبند ہوئے۔

"نہ۔۔۔نہیں۔۔۔ "

جوی ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی۔ وہ کب لابی سے لان اور لان سے یونیورسٹی کے گیٹ تک پہنچی پتہ نہ چلا۔ بیگ کے اندر رکھا موبائل بج رہا تھا۔ اس نے عجلت میں فون بیگ سے نکالا۔ آمنہ کا نمبر جگمگا رہا تھا۔ فون کی گھنٹی بج بج کر بند ہو گئی۔ اب سکرین پر اس کا پیغام تھا۔

"سوری "

☆☆☆☆☆☆

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لاویا شام کے چار بجے اس ڈربے نما کمرہ میں موجود پلنگ پر لی تاؤ کمبل کو اپنے گرد لپیٹے آنکھیں موندے ہوئے تھا
۔

ٹھک۔۔۔ ٹھک کی آواز ذہن میں ایسی گونجی کے اس نے تیوری چڑھائے بمشکل آنکھیں کھولیں۔ لکڑی کے دروازے پر مسلسل دستک ہو رہی تھی۔ حواس میں آنے کے بعد وہ منہ بسورتا ہوا بمشکل بستر سے نکلا۔ جو کوئی بھی تھا۔ دروازہ بجاتا ہی جا رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"آ رہا ہوں کیا توڑ دو گے اس کو" وہ چینی زبان میں بڑبڑاتا اب چھوٹے سے کمرے سے لاؤنج میں آیا۔ٹرایوزر اور ٹی شرٹ میں ملبوس وہ گرم بستر سے نکل کر عجلت میں یونہی باہر آ گیا۔

سلیپرز سمیت پاؤں گھسیٹتا دروازے تک پہنچا۔اور ایک جھٹکے سے بنا پوچھے دروازہ کھول دیا۔سامنے کھڑے دران کو دیکھ کر آنکھیں شناسائی کے لیے چندھی گئیں۔

ایک تو وہ ویسے نیند سے اٹھا تھا اوپر سے دران کا انجان چہرہ دماغ میں زور دینے سے بھی یاد نہیں آ رہا تھا۔

"کون ہو؟" ایک آبرؤاچکائے بیزاری سے سوال کیا۔

دران نے جواب دینے کے بجائے قدم دروازے کے اندر داخل کیے۔لی تاؤ کا ماتھا ٹھنکا اس سے پہلے کہ وہ تیزی سے دروازہ لگاتا۔ایک دھکا پڑا تھا اسے۔

دھکا اتنی زور کا تھا کہ لی تاؤ لڑکھڑا کر لکڑی کے بنے فرش پر پشت کے بل گرا۔

گرے رنگ کے گرم کورٹ کے نیچے سیاہ پینٹ زیب تن کئے اونچا لمبا مضبوط شخص اس کے بالکل سامنے کھڑا تھا ۔جیسے ہی دران اندر داخل ہوا اس کے پیچھے ہی انل نے قدم اندر رکھے۔لی تاؤ دونوں کو پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

"کون ہو تم لوگ؟ نکلو میرے گھر سے "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

حیرت سے ان کو خبر دار کرتا وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔دران نے آگے بڑھ کر اس کا گریبان تھاما اور اب کی بار ایک زور دار گھونسا تھا جو اس کے گال پر عین جبڑے کے اوپر پڑا تھا۔وہ پورے کا پورا گھوم گیا۔چہرہ ایسے جنبش میں آیا جیسے جبڑے ہل گئے ہوں۔

انل اب کچن کی شیلف کے قریب پڑی کرسی کو اٹھا کر قریب لا رہا تھا۔لی تاؤ نے سر کو تکلیف سے جھٹکا اور اپنی طرف سے پوری قوت سے لڑنے کی خاطر دران کی طرف لپکا لیکن اس کے قریب پہنچنے سے پہلے ہی لمبا بازو کئے پنچ نے اسے ہوا میں اچھال دیا۔وہ بے قابو ہو کر گرا۔گھبرا کر بمشکل اٹھا۔گردن موڑ کر خوف سے دران کی طرف دیکھا جو اپنے کوٹ جے شکن درست کر رہا تھا۔

"کون ہو یہاں کیا کر رہے ہو۔مجھے کیوں مار رہے ہو "

دران کے دو پنچ پڑنے پر ہی وہ ادھ موا ہو کر خوف زدہ ہوا۔اس سے پہلے کہ لڑکھڑاتا ہوا خوف کے باعث وہ اپنے بچاؤ کے لیے کمرے کی طرف بڑھتا انل نے پیچھے سے اس کے دونوں بازو قابو کرنے کے بعد اسے کرسی پر بیٹھا دیا ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"چھوڑو۔۔مجھے۔۔۔۔چھوڑو۔مسئلہ کیا ہے۔کون ہو تم لوگ؟"الجھ کر وہ نڈھال سا بار بار ایک ہی سوال دہرائے جا رہا تھا۔

وہ انل کے بازوؤں سے خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا۔دران قریب آیا اور پھر سے زوردار تھپڑ نا صرف اس کا گال رنگ گیا تھا بلکہ اس کی گردن کو دائیں طرف ایک بھرپور جھٹکا لگا۔

Kitab Nagri Special

اب کی بار اس نے جھکی گردن سے بمشکل اوپر دیکھا مگر سوال نہیں کیا جانتا تھا۔ ہر سوال کے جواب میں سامنے کھڑا شخص منہ کھولنے کے بجائے ہاتھ چلا رہا تھا۔

"جوی۔۔۔ "

دران نے ہاتھ ہوا میں اٹھایا اور انگلیوں کی ہلکی سی جنبش سے دروازے کی طرف اشارہ دیتے ہوئے پکارا۔ جوی جو کب سے اس کے بلانے کی منتظر تھی۔ آگے بڑھی۔ دروازے کے سامنے لکڑی کی زمین پر سایہ بنا۔

جوی کے اندر قدم رکھتے ہی۔ لی تاؤ کا منہ پورا کھل گیا۔ وہ حیرت زدہ۔۔۔ بے یقینی سے سامنے کھڑی جوی کو دیکھ رہا تھا۔

"تم۔۔۔ تم یہ۔۔ یہ۔۔ یہاں کیا کر رہی ہو؟ کیسے آئی۔۔۔ شی۔۔ شیون "

وہ جوی کو بے تاثر مگر سخت چہرے کے ساتھ اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر ہکلانے لگا۔ اس کا یوں ہکلانا بجا تھا۔ وہ زخمی شیرنی کی طرح اس پر جھپٹی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

زوردار طمانچے اس کے منہ پر دائیں بائیں مارنے کے بعد وہ ایک دم سے جیسے کسی جنونی کیفیت میں آگئی۔ ٹانگیں گھما گھما کر وہ لی تاؤ کے پیٹ میں مار رہی تھی۔ ارد گرد سے چیزیں اٹھا کر اس کے سر میں مار رہی تھی۔ وہ جو ابھی دران سے پڑنے والے مکوں کی تاب نہیں لا سکا تھا۔ جوی کے تابڑ توڑ حملے نے بے حال کر دیا۔

انل نے کھلے منہ سے ایک نگاہ جوی کی طرف ڈالی اور پھر سامنے کھڑے دران کی طرف دیکھا جو حیرت کے بجائے دلچسپی سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

لی تاؤدرد سے چیخ رہاتھا۔ وہ اسے پاگلوں کی طرح مار رہی تھی۔ ٹانگ مار کر وہ اسے کرسی سمیت زمین پر گراچکی تھی۔

انل تیزی سے دران کے قریب ہواجو زیر لب مسکرارہاتھا۔ ہاتھ کی انگشت انگلی کو فولڈ کئے لبوں پر رکھے وہ پہلی دفعہ کسی کو متاثر کن نگاہوں سے دیکھ رہاتھا۔

لی تاؤاب زمین پر گراہواتھاجبکہ جوی اپنے بھاری بوٹوں والے پاؤں اس کے پیٹ میں مار رہی تھی۔ لی تاؤکسی گیدڑ کی طرح چلارہاتھا۔

"دران روکو جوی کو کوئی سن لے گااس کی چیخ وپکار "

انل نے ارد گرد دیکھتے ہوئے دران سے کہا

"مارنے دونہ۔۔۔ وہ وہاں مار رہی ہے جہاں اس نے ماراتھا۔ سکون ملنے دو اسے "دران کی دلچسپی عروج پر تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لبوں پر مسکراہٹ گہری ہورہی تھی۔ اپنی زندگی میں پہلی دفعہ ایسی لڑکی دیکھی تھی اس نے۔ اس کے مطابق تو جوی کی جگہ اور کوئی لڑکی ہوتی تو اتناتشدد کرنے والے شخص کو دیکھ کر پھر سے کانپنے لگتی مگر وہ تو گن گن کر بدلے لے رہی تھی۔ ذہن میں اس کی چھت والا منظر گھوم گیا کمزور تو وہ کبھی نہیں تھی۔

"امپریسو(impressive) ۔۔۔"دران کے لب ستائشی انداز میں باہر نکلے۔ کل جو لڑکی اس کے سامنے بیٹھی گڑگڑارہی تھی آج والی لڑکی اس سے بہت مختلف تھی۔

Kitab Nagri Special

لی تاؤ کی ہر مزاحمت کو ناکام کرتی اب وہ اس کے بال مٹھیوں میں جکڑے ہوئے تھی اور گردن کو جھٹکے دے رہی تھی۔ وہ تھوڑا سا اٹھنے کی کوشش کرتا تو ٹانگ پکڑ کر کھینچ دیتی۔ کچن کی شیلف پر پڑی ہر چیز وہ اٹھا اٹھا کر اس کے سر پر مار چکی تھی۔ انل نے غصے سے دران کی طرف دیکھا جو مزے سے سگریٹ سلگا رہا تھا۔

"مر جائے گا وہ۔ کہو اسے بس کرے جو کام کرنے آئے ہیں وہ کریں اور چلتے بنیں یہاں سے" انل نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کیا۔

پھر دران سے ناامید ہوتا تیزی سے آگے بڑھا۔ جوی جواب کوئی ڈبہ اٹھا کر اس کے سر میں مارنے والی تھی۔ انل نے اس کے بازو کو ہوا میں ہی تھام لیا۔

"جوی۔۔۔جوی۔۔۔بس کرو۔۔۔بس۔۔۔اس کو پولیس کے حوالے کرنا ہے۔ تم اپنا پاسپورٹ اور میرج سرٹیفکٹ لو بس "

انل نے پچکارتے ہوئے اسے ٹھنڈا کیا تھا۔ وہ ایک دم سے جیسے ہوش میں آئی۔ پھر انل کی طرف دیکھا جو اس کے ہاتھ سے ڈبہ پکڑ کر واپس شیلف پر رکھ رہا تھا۔ دران سگریٹ کا کش لگاتا اب چند قدم آگے آ چکا تھا۔ پھر آہستگی سے نیچا بیٹھا۔

"پاسپورٹ کہاں ہے ؟ "

انگلش زبان میں پوچھا۔ وہ پیروں کے بل لی تاؤ کے سامنے بیٹھا تھا۔ جو خون میں لتھ پتھ سر کے ساتھ کراہتے ہوئے زمین پر سے اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ پھر خوف اور حیرت سے دران کی طرف دیکھا۔

Kitab Nagri Special

"وہ۔ہ۔ہ۔و۔۔ہ سامنے۔۔ے۔۔ے۔ "

کراہتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ سامنے رکھے اٹیچی نما بھورے لیدر کے ڈبے کی طرف کیا۔اٹیچی ایک لکڑی کی میز پر رکھا ہوا تھا۔جوی تقریباً بھاگتی ہوئی اس تک پہنچی۔اٹیچی کے اندر رکھیں چیزں کو کچھ دیر ہی الٹ پلٹ کرنے کے بعد وہ اپنا پاسپورٹ اس میں سے برآمد کر چکی تھی۔پھر کچھ کاغذات ہاتھ میں تھامے واپس پلٹی۔

کاغذات شائد اس کی شادی کی رجسٹریشن تھی۔جسے آتے ہی اس نے لی تاؤ کے سامنے کھڑے ہو کر پھاڑ دیا۔

"میں اس شادی کو نہ کل مانتی تھی اور نہ آج میری شادی تم سے ہوئی ہی نہیں تھی "

کاغذ کے ٹکڑے لی تاؤ پر اچھالتی وہ زور سے چیخ اٹھی۔

"جوی۔۔۔لیواٹ۔۔۔یہ ڈائیورس بھی دے گا ڈونٹ وری"انل نے اچک کر جوی کو تسلی دی جو شائد پھر سے اس کو مارنے لگتی۔نہ جانے کتنی اذیتیں اس نے ان تین دنوں میں سہی تھیں جن کا لاوا آج پھٹا۔تین دن وہ جس بے بسی میں اس کی قید میں تھی۔کمزور وہ تب بھی نہیں تھی دو دفعہ اس نے بھاگنے کی بھرپور کوشش کی تھی لیکن آج دران کا ساتھ ایک عجیب طاقت دے گیا تھا۔

"کیسی طلاق۔۔۔یہ کیا طلاق دے گا مجھے میری شادی اس سے ہوئی ہی نہیں۔اس نے چرچ میں بائبل کے سامنے جتنے بھی دعوی کیئے سب جھوٹے تھے تو یہ کونسی شادی تھی۔"جوی کی آواز پھٹ رہی تھی۔

آج وہ کمزور نہیں تھی۔یا کچھ عزم کر چکی تھی جس کی طاقت اس کی ہر ہر ادا سے جھلک رہی تھی۔چہرے کی رنگت گلے میں لپٹے اسکارف جیسی ہو رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

"دران اب کیا کرنا ہے اس کا؟ "

انل نے رخ موڑے دران سے سوال کیا۔ جواب ہاتھ سینے پر باندھے پر سوچ نگاہوں سے جوی کو بغور دیکھ رہا تھا۔ انل کے پکارنے پر اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"کچھ نہیں کرنا بس اس سے پاسپورٹ لینا تھا۔ اب نکلتے ہیں" دران نے سینے پر بندھے ہاتھ کھولتے ہوئے متوازن لہجے میں جواب دیا

"کیا مطلب ایسے کیسے بھئی اسے پولیس کے پاس لے کر جاتے ہیں جوی کے بیان دلواتے ہیں "

انل نے حیرت سے بھنویں اکھٹی کیئے اس کے قریب آکر کہا۔

"جوی چلیں نکلنا ہے ہمیں۔" دران نے انل کی بات کا جواب دینے کے بجائے جوی کی طرف دیکھ کر حکم صادر کیا۔

انل نے صرف دیکھنے پر اکتفا کیا کیونکہ اب اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا۔ نہیں جانتا تھا۔ سوچ وہ بھانپ لیتا تھا انل نہیں۔ انل نے کندھے اچکا کر اس کی تقلید کی۔

۔شام کے سایے گہرے ہو رہے تھے جب وہ لوگ وہاں سے باہر نکلے۔ لی تاؤ زمین پر رینگتا ہوا اب اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

☆☆☆☆

www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

ستاروں سے جھلملاتے آسمان کے نیچے یہ خوبصورت ریزورٹ تھا۔ یہ لاویا سے آگے راستے میں آنے والا ایک مشہور ریزروٹ تھا جہاں انہوں نے ایک لیگژری اپارٹمنٹ بک کیا تھا۔

چھوٹے سے لاؤنج سے ملحقہ ایک عدد بیڈروم, فرنشڈ کچن اور ایک عدد ٹیرس پر مشتمل یہ ریزورٹ بہت پر سکون تھا۔ اپارٹمنٹ کے لاؤنج میں موجود آتش دان میں آگ اپنے جوبن پر تھی۔ لکڑیاں سلگ رہی تھیں اور پورے کمرے کو حدت بخش رہی تھیں۔

دران آتش دان کے قریب سنگل صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ جبکہ انل آتش دان کے قریب کمر پر ہاتھ دھرے اکڑو کھڑا تھا۔

جوی کو جیسے ہفتوں بعد یوں بے فکری کی نیند آئی تھی وہ آتے ہی سو چکی تھی۔ ان کو یہاں آئے آدھا گھنٹہ ہوا تھا۔ دران کے مطابق وہ ابھی شھنگائی نہیں جا سکتے تھے کیونکہ لی تاؤ نے فوراً اس آدمی سے رابطہ کیا ہو گا جس کو اس نے جوی بیچی تھی۔

وہ اور اس کے لوگ ان کا شھنگائی کے داخلے پر انتظار کر رہے ہوں گے۔ اس لیے وہ لوگ واپس جانے کے بجائے لاویا سے آگے آ گئے تھے۔ جبکہ یہاں بھی انل کا اس سے اختلاف تھا کہ وہ یہاں رک کر زیادہ خطرہ مول رہے ہیں ۔انل اب بھی اسی بات پر پچھلے دس منٹ سے اس کے ساتھ بحث کر رہا تھا۔

"یہ کیا سب کچھ الٹ پلٹ کر رہے ہو؟ سیدھا سیدھا جوی کو پولیس سٹیشن لے جاتے۔ لی تاؤ کے بیان دلواتے اسے وہاں سے پاکستان لے جاتے۔ سمپل "

Kitab Nagri Special

انل نے غصے سے اسے سیدھے راستے بتائے۔ دران نے تھکی سی ادھ کھلی نگاہ آتش دان سے موڑی اور اس کی طرف دیکھا۔ کل رات سے وہ جاگ رہا تھا اور اب آنکھیں بمشکل کھل رہی تھیں۔ چہرے پر تھکاوٹ کے آثار تھے۔

" پاکستان سارا میڈیا اکٹھا ہوتا۔ پوری دنیا کو پتا چل جاتا کہ وہ کہاں سے کن حالات سے واپس لوٹی ہے۔ لوگ چار دن اس پر افسوس کریں گے پھر اس کے بعد کیا ہو گا جانتے ہو؟ ایسی لڑکی کا کیا حال ہوتا ہے معاشرے میں۔ "

تھکی سی اور نیند کے خمار سے بھاری ہوتی آواز میں وہ آج کتنے عرصے بعد یوں کسی کے لیے فکر مند ہوتا انل کو حیرت میں ڈال گیا۔

" میں نے سوچ لیا ہے یہ سب کھلے گا لیکن جوی کے ذریعے نہیں جوی کی اس دوست کے ذریعے جو اس سے پہلے یہاں پھنسی ہوئی ہے "

"کون کونسی دوست ؟" انل نے بھنویں اچکائیں

"حنا ہے اس کی دوست کا نام اس کی شادی بھی اسی گروہ کے تھرو ہوئی تھی۔ وہ اپنے شوہر کی قید میں ہے۔ وہ اس سے جسم فروشی کروا رہا ہے اپنے گھر میں قید کر رکھا ہے۔ حنا نے پاکستان میں ہی اسے انفارم کر دیا تھا۔ اس نے نکلنے کی کوشش کی مگر ناکام رہی۔ حنا کو وہاں سے نکالنا ہے۔ جوی کو اس سب سے پوشیدہ رکھنا ہے "

وہ اٹل لہجے میں اسے اپنی سوچ سے آگاہی دے رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"مگر جوی کیوں نہیں؟ "

انل نے ٹھہرے سے لہجے میں اور شاکی نگاہوں سے سوال کیا۔ دران نے چونک کر دیکھا۔ انل کی سوچ پر بے ساختہ قہقہہ امڈ آیا۔ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بمشکل ہنسی پر قابو پایا۔

"جوی پر میں کوئی مر نہیں مٹا۔ بس اس کو میں اپنے معاملے میں بھی گھسیٹ چکا ہوں تو اسے یونہی لٹکتا نہیں چھوڑ سکتا۔ مجھے ہاروی اور بروس کی چال کو بھی ساری انڈسٹری کے سامنے لانا ہے۔ "

دران نے کرسی کی پشت سے سر ٹکائے وضاحت دی۔

"جوی کو پھر کب پاکستان بھجیں گے۔۔؟ "

انل نے برجستہ اگلا سوال کیا

"جائے گی لیکن تب جب سب اس کے لیے سکیور ہو جائے گا ابھی نہیں۔ ابھی پاکستان بھی اس کے لیے خطرہ ہے۔" دران نے گہری سانس لی اور ایک جھٹکے سے صوفے پر سے اٹھا۔

"میں سونے جا رہا ہوں "

نیند سے بوجھل آواز میں کہا پھر رکا۔ ایک بیڈ روم والا اپارٹمنٹ۔ بیڈ روم میں جوی سو رہی تھی۔

چھوٹے سے لاؤنج میں ایک عدد بڑا صوفہ تھا۔ دران نے رخ موڑا۔

"اب سونا کیسے ہے؟ "

Kitab Nagri Special

"تم صوفے پر سو جاؤ۔ میں جاگ رہا ہوں آج رات تم دونوں تو کل بھی نہیں سوئے "

انل نے مسکراتے ہوئے حل پیش کیا اور آتش دان کے پاس موجود سنگل صوفے پر براجمان ہوا۔ دو سکینڈ کے توقف سے گردن موڑا کر دیکھا تو دران جوتوں سمیت صوفے پر بے خبر سو رہا تھا۔

گہری سانس لے کر اٹھا۔ کبھی نہیں سدھرے گا کم از کم جوتے تو اتار لے انسان۔ دران کے جوتے اتارنے کے بعد وہ واپس آتش دان کے پاس آ چکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

رات کے دو بجے جہاں سنسان گلیوں میں بس کتے بھونک رہے تھے وہاں ملک ہاؤس کے چھوٹے سے لان میں جیسے ایک بھونچال کا سماں تھا۔ فائقہ کی نسبت کی تقریب کے بعد مسوائے شازیہ اور طلعت کے کنبے کہ تمام مہمان اپنے اپنے گھروں کو رخصت ہو چکے تھے۔

اب تو لان میں سارے گھر والے قطار در قطار لگی کرسیوں کو آڑا تر چھا کئے بیٹھے تھے۔ شازیہ نے تقریب کے فوراً بعد ہی دران کو اپنے ساتھ لے جانے کی بات سب کے سامنے رکھ دی تھی۔

سب لوگ تقریب کے ہی جوڑوں میں ملبوس لان میں چائے کے انتظار میں بیٹھے تھے جب شازیہ نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا اور دران کو اپنے ساتھ لے جانے اور اپنے بھائی کے حصے کے بٹوارے کا علان کر دیا۔

Kitab Nagri Special

دستگیر بیگم ساڑھی لگائے بڑے ٹھاٹھ سے سٹیج پر تکیے کے سہارے بیٹھی تھیں۔ تیرہ سالہ سبرینا ان کی ٹانگیں دبا رہی تھی۔ باقی تمام نفوس سامنے کرسیوں پر براجمان تھے۔

ان سب میں وہ بھی بیٹھا تھا جس کو لے کر یہ ساری بحث ہو رہی تھی۔ سیاہ پینٹ اور سفید شرٹ میں ملبوس۔ بکھرے بال، بیزار صورت، کھچے اعصاب، شرٹ کی آستین موڑے اور جبڑے سختی سے بھینچے وہ بے دلی سی اس ساری بحث کا حصہ بنے بیٹھا تھا۔

کچھ دیر پہلے تقریب سے آنکھ بچا کر وہ چھت میں دیے گئے اپنے کمرے میں بیٹھا پڑھ رہا تھا جب اختر اور شازیہ کمرے میں آدھمکے اور اسے زبردستی یہاں سب کے بیچ لان میں لا کر بیٹھا دیا۔

"ٹھیک ہے اگر میری بات پر یقین نہیں تو پوچھ لیں نہ آپ لوگ دران سے وہ بھی میرے ساتھ جانا چاہتا ہے۔ "

شازیہ نے سر جھکائے بیٹھے دران کی طرف بڑے مان سے اشارہ کیا۔ اب سب کی نگاہیں اس کی طرف اٹھی ہوئی تھیں جو کسی کی طرف نگاہ تک اٹھانے کا روادار نہیں تھا۔ دستگیر بیگم نے ایک خونخوار نگاہ شازیہ پر ڈالی اور پھر تنک کر ساڑھی کے پلو سے بوڑھا جھری زدہ ہاتھ باہر نکالا۔

"اپنی ماں کی طرح چالاک مت بن شازیہ۔ بچپن میں اسے پالیں پوسیں ہم۔ پڑھائیں، لکھائیں اور اب جب جوان ہو گیا اور کمانے جوگا ہو گیا تو آ گئی تو حق جتانے۔ واہ بھئی واہ "

Kitab Nagri Special

دستگیر بیگم کے غصیلے لہجے میں طنز کا عنصر خوب شامل تھا جو شازیہ کا تن من جلا گیا۔اسفند نے گھٹی سی سانس خارج کی۔شازیہ نے برہم نگاہ اسفند پر ڈالی۔

"پوچھیں ان سے کھڑے ہیں سامنے میں نے کہا تھا میرا بھتیجا ہے دے دیں مجھے۔تب بھی یہ اسفی بھائی کا ہی فیصلہ تھا۔میں چپ ہو گئی لیکن اب نہیں ہر سال ایک ہی بحث کو ان تک محدود کر کے چلی جاتی ہوں میں لیکن اس دفعہ خالی ہاتھ نہیں جاؤں گی "

شازیہ کہاں پیچھے ہٹنے والوں میں سے تھی۔سب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کر رہی تھی۔اختر بس چور نگاہوں سے ہلکی سی لکیریں پیشانی پر ڈالے سب کے چہروں کو جانچ رہا تھا۔

"ارے بس کر آئی بڑی تب بھی اسفی بھائی کا ہی فیصلہ تھا۔سو جتن ہوتے ہیں چھوٹے بچے کہ جو ہم سب نے کئے ۔اپنے بچوں کے حق مار مار کر اسے پالا ہے۔ "

عصمت جو فائقہ کے گود میں رکھے سر کو دبا رہی تھی تیوری چڑھائے بحث میں اپنا حصہ ڈالا۔دران ان کے دلوں میں نہیں رہتا تھا مگر دران کے بنا اب ان کا جینا بھی سوہان روح تھا۔گھر کے اتنے کام وہ دران سے بنا اجرت کے لیتے تھے اگر کوئی ملازم ہوتا تو وہ بھی بڑی سی بڑی اجرت پر لات مار جاتا۔

اسفند اور یاور صرف اختر ہی نہیں طلعت کے شوہر عدنان کی وجہ سے بھی خاموش تھے۔شازیہ تو نہ آج گھر میں موجود داماد کو دیکھ رہی تھی اور نہ ہی اسفند کی گھوری اور غصے کو۔

Kitab Nagri Special

"اچھاچچی میں اس سب بحث میں پڑنا ہی نہیں چاہتی۔آپ دران سے پوچھ لیں وہ کیا چاہتا ہے۔ بات یہیں پر ختم ہو۔ وہ بڑا ہو گیا ہے۔ اپنا فیصلہ خود لے سکتا ہے اب" شازیہ نے عصمت کی بات پر منہ بسورے نگاہیں پھر سے دستگیر بیگم کی طرف گھمائیں۔

"دران کیا چاہے گا۔ ابھی سولہ کا ہوا ہے۔ ویسے بھی اس کی شادی ہم سبرینا سے کریں گے۔اوپر والا پورشن آباد کرے گا۔ یا اور پڑھا رہا ہے۔ لکھارہا ہے۔ اس کا حق زیادہ ہے اس پر داماد بھی تو بیٹے جیسا ہوتا ہے۔" دستگیر بیگم نے ہاتھ نچا کر فوراً اگلا فیصلہ سنا دیا۔ سبرینا کے ہاتھ دستگیر بیگم کی ٹانگوں پر ہی رک گئے۔

مسوائے روبی اور سونی کے سب کی آنکھوں کے حجم بڑھ چکے تھے۔ ہونقوں کی طرح سب دستگیر بیگم کی طرف دیکھ رہے تھے۔ سبرینا نہ سمجھی سے ارد گرد دیکھ رہی تھی۔ دران نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لیں مگر نظر نہیں اٹھائی۔ شائد وہ ان کے احسانوں کا قرض چکاتے چکاتے ایک کٹھ پتلی بن کر رہ گیا تھا۔ بچپن میں تو وہ اتنا نہیں جانتا تھا کہ آخر وہ سب اس کی کھینچا تانی میں کیوں لگے رہتے ہیں۔ لیکن اب پتہ چلا تھا نوین نے بارہ سال باہر رہ کر پاکستان میں اچھی خاصی جائیداد بنا رکھی تھی جو قانونی طور پر اس کے جوان ہونے کی منتظر تھی اور ملک ہاؤس میں بھی وہ نوین کی اکلوتی اولاد ہونے کی وجہ سے آدھا حصے دار تھا۔

"چچی!!!!!! ایسے کیسے آپ رشتہ طے کر رہی ہیں دران کا؟ "

شازیہ تو تلملا اٹھی۔ اس کے آگے کے منصوبے بھی چکنا چور ہوتے نظر رہے تھے۔ اس نے اور اختر نے تو سوچا تھا کہ وہ اپنی بیٹی رانیہ کی شادی دران سے کر دیں گے مگر یہاں تو اور ہی کہانی تھی۔

"کیوں کیا برائی ہے ہماری سبرینا میں؟ "

Kitab Nagri Special

روبی نے ناک پھلائے سوال کیا وہ چائے کی ٹرے تھامے کچھ دیر پہلے ہی لان میں داخل ہوئی تھی۔ دستگیر بیگم کے ذہن میں سبرینا اور دران کے رشتے کا خیال ڈالنے والی بھی تو وہی تھی۔

"میں برائی کی بات نہیں کر رہی ہوں۔ مانتی ہوں چچی اب اس گھر کی سربراہ ہیں لیکن کیا ایسے بچوں سے بنا پوچھے ان کے رشتے طے کر دیے جاتے ہیں۔ اتنے چھوٹے ہیں دونوں۔ "

شازیہ نے نفرت آمیز لہجے میں فیصلے کی تردید کی۔ وہ اپنے حصے کا بٹوارا اپنی شادی کے کچھ عرصے بعد اپنے والد کی زندگی میں ہی لے چکی تھی اب تو جتنا کچھ تھا وہ نوین کے بعد دران کو جاتا تھا۔

"ارے بی بی ہمارے بچوں کو ایسی پٹیاں مت پڑھا۔ دران کی تربیت ہم نے اپنے انداز میں کی ہے وہ جانتا ہے ملک ہاؤس کا پتا پتا میری مرضی پر ہلتا ہے اور شادی نہیں کر رہے ہیں اس کی ابھی ہم۔ رشتہ طے کیا ہے بس۔ مجھے پتہ ہے تجھے کس بات کی آگ لگ رہی ہے۔ "

دستگیر بیگم نے گردن اور آنکھیں ایک ساتھ گھمائیں اور پھر نخوت سے کچھ دور کھڑی شازیہ کی بیٹی رانیہ کی طرف دیکھتے ہوئے دوپٹہ درست کیا۔ شازیہ ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھی اور ایک جست میں وہ دران کے سر پر کھڑی تھی۔

"دران تم بولو کہاں رہنا ہے تمہیں؟ بتاؤ ان سب کو "

دران تاہنوز سر جھکائے ضبط کے آخری دہانے پر تھا۔ یاور نے دران کے جھکے سر کو بغور دیکھا اور چپ کا روزہ توڑے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ سفید قمیض شلوار میں ملبوس یاور ملک کی اٹھان آج بھی قائم تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"بس کریں آپ سب۔ کیا تماشہ بنا کر رکھ دیا ہے بچے کی زندگی کو۔ دران کی شادی چاہے سبرینا سے ہو یا نہ ہو وہ میرا بیٹا ہے اور رہے گا۔ سوری شازیہ باجی پہلے میں بھی یہی سوچا کرتا تھا۔ دران کو آپ کے پاس ہونا چاہیے لیکن اب نہیں۔ مجھے یہ جان کر نہایت افسوس ہوا کہ آپ کی محبت بھی نوین بھائی کی جائیداد تک ہی محدود ہے۔ "

یاور کے اعصاب تنے تھے۔ مگر وہ اپنے لہجے کو حد درجے دھیمار کھے ہوئے تھا۔ شازیہ اس سے بڑی تھی اور اس کا احترام اپنی جگہ تھا۔ یاور نے چند قدم آگے بڑھائے اور دران کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے جھکا۔

"دران بیٹا میری طرف دیکھو۔ کوئی پریشر نہیں اور کوئی زور زبردستی نہیں۔ یہ صرف تمھاری زندگی ہے اور مرضی بھی تمھاری ہی ہو گی۔ بولو شازیہ باجی کے ساتھ جانا ہے کیا تمہیں؟ "

یاور نے اپنائیت سے سوال کیا۔ چاروں طرف خاموشی چھا گئی۔ یاور ملک پہلی وہ شخصیت تھی جس نے اسے سینے سے لگایا تھا۔ وہ نہ صرف اسے اپنا چچا سمجھتا تھا بلکہ دران کی شخصیت میں موجود ٹھہراؤ اور احترام یاور کی ہی مرہون منت تھا۔

"اگر تم جانا چاہتے ہو تو کوئی تمہیں نہیں روکے گا۔ لیکن نوین بھائی کی جائیداد کسی اور کے نہیں صرف تمھارے نام ہو گی۔ "

یاور نے اس کے کندھے پر دباؤ بڑھایا تھا۔ دران نے نگاہ اٹھائی۔ سب کے ذہنوں کی بازگشت ایک ساتھ اس کا دماغ گھمارہی تھی۔ مخلص نہ یہ سب چہرے تھے اور نہ وہ جو آج اس کی سگی پھپھو بنے اپنے مفاد کی خاطر اپنے ساتھ لے جانا چاہتی تھی۔ سب کو اس کے مرحوم باپ کی دولت سے غرض تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"بولو دران ؟" شازیہ نے عجلت بھرے لہجے میں استفسار کیا۔

"مجھے یہیں رہنا ہے۔" بہت آہستگی سے جواب دیا۔ لہجہ ضبط کا غمازی تھا۔

سرعت سے اپنی جگہ سے اٹھا اور پھر وہ وہاں رکا نہیں تھا۔ تیز تیز قدم اٹھاتا وہاں سے نکل گیا۔ شازیہ کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا اور ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا۔ دران عین وقت پر بازی پلٹ گیا تھا۔

"لے بس۔ س۔ س۔ سن لیا۔ اس کے منہ سے۔ پڑ گئی کلیجے میں ٹھنڈک۔ اختر میاں برامت منائیو پر لالچ اچھی بات نہیں ہے"

دستگیر بیگم نے سینہ چوڑا کیئے اپنی جیت کا جشن منایا۔ دستگیر بیگم نے بھی سیدھی شازیہ کے بجائے اختر پر بات کی جو تب سے اپنی بیوی کے کندھے پر بندوق رکھے چلا رہا تھا۔ شازیہ سب کی طرف ایک غصیلی نگاہ ڈالتی تیزی سے پورچ کی طرف بڑھی۔ کچھ دیر میں ہی اختر اور اس کے بچے بھی لان سے کمروں کی طرف بڑھ گئے۔

"سبرینا، فائقہ، راہب، برھان تم لوگ بھی چلو کمروں میں"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یاور جو ابھی تک دران کی کرسی کے قریب کھڑا تھا۔ غصے سے باقی بچوں کو کمرے میں جانے کا اشارہ کیا۔ تھکی سی فائقہ، ہونق سی سبرینا، نیند سے بھاری ہوتی آنکھوں والا راہب اور تیوری چڑھائے برھان اپنی اپنی جگہ سے اٹھ کر باری باری لان سے جا چکے تھے۔ بچوں کے جاتے ہی یاور نے اپنا رخ پوری طرح دستگیر بیگم کی طرف موڑا جو چائے کے کپ کو ختم کیئے اب پاس بیٹھی روبی کو پکڑا رہی تھیں۔

"اماں یہ سبرینا اور دران کے رشتے والی بات کیا ہے یہ سب ؟" یاور کے لہجے میں رعب اور دبدبا تھا۔

Kitab Nagri Special

"توکیا باہر کی لے آئیں عیش کرنے کو۔کوئی اور آئی نہ دران کی دلہن بن کر تو دیکھ لینا کیسے آنکھیں پھیر لے گا۔ ارے بھئی سبرینا سے بیاہ دیں گے تو کیا برائی ہے نوین کے بعد سب اس کا ہے۔گھر میں رہ جائے سب "

دستگیر بیگم نے ہاتھ اٹھائے نخوت سے وضاحت دی۔

"نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے میری بیٹی کو ان لالچ کے جھمیلوں میں ڈالنے کی۔دران سے کوئی زبردستی نہیں کرے گا" یاور نے ہاتھ تانے تنبیہ کیا۔

"نہیں کوئی اس سے زبردستی نہیں کرے گا۔ہاں لیکن اگر وہ مان جائے تو کیا برائی ہے اس میں "

روبی نے کندھے اچکاتے ہوئے اپنی بات کہی اور تائیدی نگاہ اسفند پر ڈالی۔

"میں یاور کے ساتھ متفق ہوں۔دران کی شادی کا فیصلہ ہم نہیں لیں گے وہ خود لے گا۔" اسفند نے دوٹوک لہجے میں بات ختم کی اور خاموشی سے اپنی جگہ سے اٹھ کر قدم پورچ کی طرف بڑھا دیے۔

"اس کو کا ہے کی چپ لگی ہوئی ہے؟آج شازیہ کو بھی پلٹ کر کوئی جواب نہیں دیا۔" دستگیر بیگم نے ٹھوڑی پر ہاتھ دھرے روبی کی طرف دیکھتے ہوئے اسفند کی خاموشی کے بارمیں تجسس ظاہر کیا۔

روبی نے کندھے اچکائے اور الجھی سی اپنی جگہ سے اٹھی۔اسفند ملک کے پیچھے قدم پورچ کی طرف بڑھا دیے۔

سب لوگ آہستہ آہستہ لان کو سنسان چھوڑ کر جا چکے تھے۔گھپ اندھیرے میں ڈوبے لان میں کرسیاں اب خالی پڑی تھیں۔

☆☆☆☆☆

Kitab Nagri Special

سفید رنگ کی چادر میں لپٹے اس تکیے پر وہ سر رکھے ہوئے تھی۔ گھنی سیاہ پلکیں گالوں کی اوپری ہڈی پر دھیرے سے لرزیں۔ کسلمندی سے بائیں کروٹ سے سیدھی ہوئی تو کتنی ہی گھنگرالی لٹیں گال سے الگ ہوتی گردن پر جا گریں۔

دھیرے سے کسمسائی اور پھر ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولیں۔ خوف سے پھٹی آنکھیں۔ وحشت زدہ سی۔ کہاں تھی وہ؟؟؟ دل ڈوب کر ابھرا۔

ملگجا سا اندھیرا اور اوپر نفیس لکڑی کے کام والی چھت۔ نگاہ چھت کے نقش و نگار سے ٹکرا کر پلٹی وہ سینے تک گرم ملائم کمبل اوڑھے ہوئے تھی۔

اف شکر۔۔۔۔۔۔ دل کی دھڑکن تیز رفتاری سے متوازن ہوئی۔ ہاں وہ ریزروٹ کے بیڈروم میں تھی۔ جہاں شام کو وہ لاویا سے یہاں پہنچے تھے۔ خوف کی کپکپی جو کچھ دیر پہلے پورے وجود کو گھیرے ہوئی تھی پر سکون ہوئی۔ آہستگی سے ہلکا پھلکا ہوتا سر اس نے دائیں طرف موڑا۔

پوری دیوار میں نصب شیشے کی بند کھڑکی باہر کے منظر کو واضح کر رہی تھی۔ سفید پردے کھڑکی کے دائیں بائیں سمیٹ کر باندھے ہوئے تھے۔ سامنے ریزروٹ کے جلتے بڑے بڑے بلب کی روشنیوں میں واضح ہوتے منظر میں سمندر کی لہریں پتھروں سے ٹکراتے ہوئے اٹھکیلیاں کر رہی تھیں۔ پتھروں سے ٹکراتیں ان کو بھگوتیں اور پھر چنچل حسینہ کی طرح شرارت سے پیچھے ہٹ جاتیں۔ ایسی چنچل حسینہ جو محبوب کے کان میں مدبھری سرگوشی کرے اور پھر اس کی قربت سے پہلے پیچھے ہٹ جائے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

وہ مبہوت ہوئی۔اس حسین منظر کو دیکھ کر چند لمحے احساس نہیں ہوا کہ وہ ٹکٹکی باندھے بس باہر دیکھے جا رہی ہے ۔پھر اچانک دران اور انل کا خیال آتے ہی دونوں ہاتھوں کا سہارا لیے اٹھ بیٹھی۔بیڈ اتنا نرم تھا کہ پورا وجود اندر دھنستا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

گرم کوٹ جو سونے سے پہلے اس نے اپنے اوپر سے اتارا تھا کچھ دور کاؤچ پر پڑا تھا۔خود وہ ہلکے سبز رنگ کی ٹی شرٹ اور جینز میں ملبوس تھی۔ کمبل کو خود پر سے ہٹاتی بیڈ سے نیچے اتری۔ گرم اور نرم کمبل سے نکلتے ہی باہر کی خنکی نے جھنجوڑ دیا۔

درمیانے سائز کا کمرہ تھا جس میں ایک بیڈ ایک کاؤچ اور دیوار میں نصب سلائڈنگ ڈور الماری تھی۔وہ کوٹ پہن رہی تھی۔ کیونکہ بستر سے نکلنے کے بعد احساس ہوا سردی جسم کے اندر گھس رہی ہے۔ نیند پوری ہونے کے بعد اعصاب تو ہلکے پھلکے ہو چکے تھے مگر بھوک کی شدت بے انتہا بڑھ چکی تھی۔

کوٹ اور جوتے پہننے کے بعد اسکارف کو گلے کے گرد گھماتی وہ کمرے کے دروازے تک پہنچی۔ایک سکینڈ کے توقف کے بعد وہ دروازہ کھول چکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اندھیرے کمرے میں سے اچانک روشن لاؤنج میں آنے پر لمحہ بھر کو آنکھیں چندھیا گئیں۔ایک لمحے کے لیے آنکھوں کو میچ کر کھولنے کے بعد وہ اب سامنے کا منظر دیکھ رہی تھی۔ سنگل صوفے پر ایک طرف گردن ڈھلکائے انل سو رہا تھا اور صوفے پر دران کروٹ لیے کشن کو دونوں بازوؤں میں بھینچے گہری نیند میں تھا۔آتش دان میں جلتی آگ کی حدت کی وجہ سے لاؤنج کمرے کی نسبت کافی گرم تھا۔

Kitab Nagri Special

دران کے پاس سے گزرتی ہوئی وہ اس صوفے کے پاس آئی تھی جہاں انل بے آرامی میں سو رہا تھا۔ دائیں طرف گردن کو صوفے کے ہتھے پر رکھے کشن پر ٹکائے وہ اس پر سر رکھے سو رہا تھا۔

"سنیں "

آہستگی سے پکارتی ہوئی وہ تھوڑا سا جھکی۔ مدھر سی آواز نے آتش دان میں بھڑکتے شعلوں کا ساتھ دیا۔

"سنیں۔۔۔ "

ایک دفعہ اور اس نے آواز کا درجہ بڑھا کر پکارا۔

"ہوں۔۔۔ کیا ہوا؟ "

انل نے کسلمندی سے بوجھل آنکھیں کھولیں۔ پھر حواس میں آتے ہی جلدی سے چوکنا ہوا۔ ایک نظر سر پر کھڑی جوی پر ڈالی اور پھر دران پر۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کچھ نہیں ہوا۔ وہ آپ یوں صوفے پر سو رہے ہیں روم میں جا کر سو جائیں "

"نہیں میں ٹھیک ہوں یہاں۔ آپ جائیں آرام کریں "

انل نے کشن اٹھا کر گود میں رکھا اور شائستگی سے انکار کیا۔

"میں آرام کر چکی ہوں۔ آپ سو جائیں اب۔ یہاں تو آپ کمفرٹیبل نہیں "

وہ واقعی اب چہرے اور انداز سے کافی پرسکون لگ رہی تھی۔ انل نے آبرو اچکائے۔ گہری سانس خارج کی۔

"اچھا بہت شکریہ "مشکور لہجے میں کہا۔ نیند نے تو ویسے بھی بے حال کر رکھا تھا۔

کشن گود سے اٹھایا اور ایک نگاہ گھڑی پر ڈالی رات کے تین بج رہے تھے۔ انل اب بوجھل قدموں سے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

انل کے جانے کے بعد وہ یونہی کمرے کا جائزہ لیتی ہوئی آگے بڑھی۔ قدم اس کے صوفے تک آئے اور پھر آگے ڈگ نہ بھر سکے۔

گہری نیند میں سویا وہ کسی بچے کی مانند معصوم لگ رہا تھا۔ ماتھے پر بکھرے سیدھے بال, بڑھی ہوئی شیو کشن کو دونوں بازؤں کی مدد سے سینے سے لگائے ہوئے۔

نگاہیں اس کے نقش نقش کو عقیدت سے چھو رہی تھیں جو اس کے دل میں چھپی بے پناہ محبت سے بے خبر سو رہا تھا ۔

دل اس کو چاہ سکتا تھا صرف پانے کا تصور بھی کرنا خود کا مزاق اڑانے جیسا تھا۔ اس کے مقابلے میں وہ کچھ بھی تو نہ تھی۔ یونہی اپنی سوچوں میں مگن وہ اس پر نگاہیں ٹکائے کھڑی تھی جب وہ دھیرے سے کسمسایا اور بھنویں سکیڑے آنکھیں کھول دیں۔

اس کے یوں اچانک جاگ جانے پر وہ گڑ بڑا گئی کیونکہ وہ اسے یوں سر پر کھڑے اور مبہوت ہو کر تکتے دیکھ چکا تھا۔ دران کے چہرے پر حیرت کی ہلکی سی رمق ابھری اور معدوم ہوئی۔

"وہ۔۔۔ انل صوفے پر سو رہے تھے۔ تو میں نے ان کو روم میں بھیج دیا۔ میری۔۔ نیند پوری ہو گئی تھی۔ "

Kitab Nagri Special

وہ اسے یوں اپنی صفائیاں پیش کر رہی تھی جیسے چوری پکڑی گئی ہو۔ ویسے شائد پکڑی ہی گئی تھی۔ کیونکہ اس کی نگاہیں عجیب طرح جوی کو دیکھ رہی تھیں۔

"ہوں۔۔۔ آپ کب اُٹھیں؟ "

کشن کو ایک ہاتھ سے سینے پر سے ہٹاتا وہ اب اٹھ بیٹھا تھا۔ ایک ہاتھ سے پیشانی پر آئے بال درست کئے اور گھڑی پر نظر ڈالی۔

"تین بجے۔۔ ابھی ک۔۔ کچھ دیر پہلے" بلاوجہ گلے میں ڈالے سکارف کو درست کرتے ہوئے جواب دیا۔

مضطرب کیفیت میں کچھ نہ سمجھ آنے پر رخ موڑے کچھ قدم کے فاصلے پر موجود صوفے پر بیٹھ گئی۔ دران اب بلاجواز ارد گرد دیکھ رہا تھا۔

کیا ہے عجیب سی خاموشی تھی۔ جوی نے نگاہ پھر سے اس کی طرف اٹھائی وہ اب آتش دان کے شعلوں پر نگاہ جمائے بیٹھا تھا۔ سفید پاؤں میرون رنگ کے رگ پر دھرے تھے اور اس کے جو گرز قریب پڑے تھے۔ وہ اب اس کے پیروں پر نگاہ ٹکائے ہوئے تھی جب دران کی آواز ابھری۔

"آپکی دوست حنا یہی نام بتایا تھا؟ "

جوی نے چونک کر اوپر دیکھا وہ اسی کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔ صوفے کی پشت چھوڑے تھوڑا آگے جھکا ہوا۔

"ان کا کوئی ایڈریس وغیرہ معلوم ہے کیا؟ "

Kitab Nagri Special

"نہیں ایڈریس تو نہیں فون نمبر اس کے شوہر کا تھا۔ میرے موبائل میں پر۔۔۔ "

جوی نے رک کر مایوسی سے کندھے گرائے۔ موبائل تو چین آنے سے پہلے ہی اس سے چھین لیا گیا تھا۔ دران نے اس کی ادھوری بات سمجھتے ہوئے پر سوچ انداز میں سر ہلایا۔ جوی نے سر جھکایا پھر جھٹکے سے اٹھایا۔

"ہاں۔۔۔ پاکستان میں اس کے گھر والوں سے اس کے شوہر کا نمبر لے سکتے ہیں۔ وہ اپنی نگرانی میں حنا سے بات کرواتا ہے ان کی۔ مجھے وہ نمبر یاد ہے۔" پر جوش لہجہ تھا۔ آنکھیں کسی امید سے چمکیں۔

"گڈ۔۔۔ "

دران نے پر سوچ انداز میں سر ہلایا۔ صوفے کی پشت سے سر ٹکائے بازو کو اوپر کیا۔

"حنا بچ جائے گی نہ؟ "

سہمے سے لہجہ میں پوچھا۔ دران نے نگاہ اس کے چہرے پر گاڑی۔ فکر مندی چہرے پر صاف واضح تھی۔

"وقت سے پہلے کیا کہہ سکتے ہیں "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دوٹوک روکھے سے لہجے میں جواب آیا۔ جوی کو روکھا پن محسوس ہوا۔ ایسا کیوں تھا وہ؟ ایک پل میں بہت احساس کرنے والا اور ایک پل ایسے جیسے اس سے زیادہ کوئی اجنبی نہ ہو۔

"جی "

وہ سر جھکا گئی۔ بوجھ ہوں میں اس پر۔ دل پر بھاری پن بڑھنے لگا۔ آنکھیں نمکین پانی سے بھرنے لگیں۔

Kitab Nagri Special

"آپ حنا کے ساتھ پاکستان نہیں جا سکیں گی۔ "

دران کی آواز پر حیرت زدہ سر اوپر اٹھایا۔ نگاہیں اس کی گہری نگاہوں سے جا ٹکرائیں۔ آنسوؤں سے بھری بڑی بڑی آنکھوں کی پتلیاں۔ ایک پل کو لگا ابھی چھلک جائیں گی۔

"دیکھیں حنا اور آپ کی سچویشن میں بہت فرق ہے۔ آپ کو ابھی پاکستان میں بھی خطرہ ہو سکتا ہے۔ یہ لوگ بہت بہت مضبوط ہوتے ہیں اور آپ کو پاکستان میں اتنی سکیورٹی نہیں ملے گی "

"پھ۔۔ پھر میں کب جا سکوں گی؟" زکام زدہ لہجہ

"ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا "

دران نے کندھے آہستگی سے اچکائے۔ جوی کے چہرے پر خوف ایکدم سے بڑھ گیا۔ گلے میں بھی نمکین سے پانی کا احساس بڑھنے لگا۔

جوی کی آنکھوں کی پتلیوں میں چمکتا پانی اس سے مخفی نہیں تھا۔ وہ سوچ رہی تھی شائد وہ بوجھ ہے اس پر۔ وہ معصوم لگ رہی تھی اس وقت شام والی جوی سے مختلف جس سے وہ متاثر ہوا تھا۔ اب ترس آ رہا تھا۔ قابل رحم لوگوں سے نفرت تھی اسے مگر نا جانے کیوں اس وقت سامنے بیٹھی لڑکی سے انسیت محسوس ہوئی۔

" ڈونٹ وری۔ ابھی آپ میرے ساتھ جائیں گی" آہستگی سے کہا اس دفعہ لہجے میں بے رخی نہیں تھی۔

"کہاں؟ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

روندھائی آواز۔۔۔کانپتی سی۔۔۔جیسے بمشکل گلے سے بر آمد ہو۔

"امریکہ میرے گھر "

دران کے جواب پر حیرت سے زیادہ وہ الجھ کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔آہ۔ہ۔ہ۔۔آنکھ چھلک پڑی۔جلدی سے انگلی کی پور سے آنکھ کے کونے کو دبایا۔

مگر آنسو تھے کے تھمے نہیں گال ایک سکینڈ میں بھیگ گئے۔

"پریشان مت ہوں۔دراصل میں آپ کی اجازت کے بنا آپ کو اپنے مقصد کے لیے بھی استعمال کر چکا ہوں۔یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ آپ کو بچانے اور مجھے میرے مخالفین کو سبق سکھانے کے لیے میں نے صرف ایک تیر کا استعمال کر لیا۔ "

دران اب حد درجہ اپنائیت سے اسے وضاحت دے رہا تھا۔اس کا روتا چہرہ۔۔۔وہ کیوں اس پر ترس کھا رہا تھا۔

"اب آپکو میرے اور مجھے آپ کے ساتھ کی ضرورت ہے۔کیا آپ دیں گی؟۔ "

وہ ابھی اس کی پہلی بات کو مکمل طور پر سمجھ نہیں پائی تھی کہ اس کی مدد کے لیے کہنے پر اور پر تجسس ہوئی۔گالوں کے صاف کرتے ہاتھ وہیں تھم گئے۔

ایک۔۔۔دو۔۔۔۔تین۔۔۔سکینڈ۔۔

"میں سمجھی نہیں کہ۔۔کیسا ساتھ؟ "

الجھن سے پیشانی پر شکن ڈالے سوال کیا۔ ہاتھ اسکارف کے کونے پر گرفت مضبوط کر رہے تھے۔ پلکیں آنسوؤں سے تر تھیں۔ پتلیوں کی سفیدی میں ہلکی سی لالی۔

"وقت آنے پر بتاؤں گا فلحال تو یہ کہ جیسا میں کہوں گا ویسے کرنا ہوگا آپکو۔ "

جوی نے تاہنوز الجھی سی نظروں سے دیکھتے ہوئے سر اثبات میں ہلا دیا۔ اسکارف سمیت ہاتھ اٹھایا اور نم گالوں پر پھیر دیا۔ پھر نظریں جھکا کر اون کے سرے انگلی کی پور کے گرد لپیٹنے لگی۔ دران نے اس کی جھکی نگاہوں والے چہرے کو بغور دیکھا۔ بھوک کی شدت اسے اب نڈھال کر رہی تھی۔

"بھوک لگی ہوگی آپکو کچن میں آئی تھنک کچھ نہ کچھ ہوگا۔ "

دران کے اچانک اس کے ذہن کی بات کر دینے پر وہ چونکی مگر کچھ بول نہیں سکی خجالت سے بالوں کی لٹ کو سمیٹا اور اثبات میں سر ہلایا۔ سر پھر سے جھکا دیا۔ ہاتھ اب بھی دوسرے ہاتھ پر سرخ سکارف کے کنارے کو لپیٹ رہا تھا۔

ایک۔۔۔ دو۔۔۔ تین۔۔۔ سکینڈ

"آپ کو خود کرنا ہوگا۔ وہ سامنے ہے کچن "

اف ف۔ ف۔ کیا وہ اس سے توقع کر رہی تھی وہ اس کی مہمان ہے یہاں۔ اس کے جملے پر جوی نے خجالت سے سر اٹھایا۔ لب بھینچے وہ کچن کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔ نادم سی اپنی جگہ سے اٹھی۔ پھر رکی۔

"آپ کچھ کھائیں گے؟ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

جھجک تھی لہجے میں۔ وہ کچھ سوچ رہا تھا۔ پھر چہرہ اوپر اٹھایا۔

"جو آپ کھائیں گی وہی بنا لیجیے گا میرے لیے "

زبردستی کی پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔ جوی نے اثبات میں سر ہلایا اور قدم لاؤنج سے ملحقہ اوپن کچن کی طرف بڑھا دیے۔

وہ ٹھیک کہہ رہا تھا کچن کے اندر موجود فریج میں انڈے, بریڈ, دودھ, اور مختلف چیزوں کے ریڈی فوڈ ٹن موجود تھے۔ صبح تو ہونے والی تھی۔ ٹوسٹ اور آملیٹ کا سوچتے ہوئے اس نے بریڈ کی طرف ہاتھ بڑھا دیے۔

☆☆☆☆☆☆

ٹیکسی تنگ سی گلیوں میں ہوتی ہوئی اب ایک جگہ رک گئی تھی۔ پچھلی نشت کا دروازہ کھولے دران بھنویں اٹھائے ارد گرد بنے گھروں کو دیکھتا ہوا اترا۔

ٹیکسی سے نیچے اتر کر ایک نگاہ ہاتھ میں پکڑی کاغذ کی چٹ پر ڈالی اور پھر سامنے لگے بورڈ پر یہی وہ ایڈریس تھا جو حنا کے شوہر نے لکھوایا تھا۔ انل ٹیکسی کو کرایہ ادا کرنے کے بعد بالکل اس کے برابر ہیں آ کر کھڑا ہوا۔

دران نے ایک نگاہ انل پر ڈالی اور سر کی ہلکی سی جنبش کے ساتھ آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔ چند قدم اٹھانے کے بعد وہ سفید رنگ کے لکڑی کے بنے گیٹ کے سامنے کھڑے تھے۔ یہ سنگل ڈور گیٹ تھا۔ دران نے آہستگی سے گھنٹی پر ہاتھ رکھا۔

Kitab Nagri Special

ریزروٹ سے سیدھا وہ آگے نکل آئے تھے۔پاکستان میں حنا کے ماں باپ کے گھر سے باآسانی اس کے شوہر کا نمبر مل گیا تھا۔

وہ چونگکینگ کے ایک متوسط طبقے میں رہائش پزیر تھا۔چونگنگ کی فلائیٹ پکڑ کر وہ تینوں کچھ گھنٹوں کی مسافت کے بعد یہاں پہنچ گئے تھے۔یہاں کے نمبر سے دران نے حنا کے شوہر کو فون کیا اور خود کو کلائنٹ ظاہر کیا اور اب اس کے منہ مانگے دام پر وہ اس کی بیوی کے کلائنٹ بن کر اس کے گھر کے سامنے کھڑے تھے۔

چونگکینگ پہنچتے ہی انہوں نے ایک ہوٹل میں رہائش لی جہاں وہ اب جوی کو چھوڑ کر خود یہاں آئے تھے۔

تیسری گھنٹی پر ہی سفید دروازہ کھل گیا۔بدبو کے بھبھکے اڑاتا خبیث شخص غالباً حنا کا چینی شوہر ہی تھا۔

"ایڈوانس پے منٹ فرسٹ "

بڑے انداز میں اس نے پینٹ کی جیب سے پسٹل کی ہلکی سی جھلک دکھاتے ہوئے دران سے کہا۔دران نے انل کو اشارہ کیا۔انل نے فوراً کوٹ کی جیب سے پیکٹ نکال کر اس کی طرف بڑھایا۔پیکٹ کو ہاتھ میں لے کر اس نے اچھالا اور پھر دروازے سے پیچھے ہوتے ہوئے دونوں کو راستہ دیا۔

"آؤ "

چھوٹی سی گیلری تھی جس میں وہ اس شخص کے پیچھے چل رہے تھے۔اس کی پینٹ کی جیب میں سے پسٹل اب بھی نظر آرہا تھا۔

Kitab Nagri Special

گیلری کے آگے لاؤنج اور سامنے دو بند دروازے تھے۔ بدبودار سا لاؤنج ایک عدد صوفے میز اور سامنے بڑی سکرین ٹی وی پر مشتمل تھا۔

"کچھ پیوگے پہلے۔۔ لڑکی اور کمرہ تیار ہے "

شخص نے مسکراتے ہوئے ایک طرف میز پر دھری شراب کی بوتلوں کی طرف اشارہ کیا۔

"میں پیوں گا۔ یہ اندر جائے گا "

دران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ حیران ہوا۔

"اکٹھے نہیں جائے گا کیا۔؟ "

دران نے نفی میں سر ہلایا وہ خباثت سے قہقہ لگا گیا

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ جیسے تم لوگوں کا مرضی۔ پر وقت کے حساب سے چارج ہے اس سے زیادہ نہیں ہو گا "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انگلش زبان میں بولتے ہوئے اس نے انگلی کھڑے کئے تنبیہ کیا۔

"ہاں۔۔۔ فکر نہ کرو" دران نے ہاتھ کھڑا کیے تسلی دی اور پھر انل کو جانے کا اشارہ کیا۔

"وہ کمرہ ہے سر۔ انجوائے۔۔۔ "

Kitab Nagri Special

وہ انل کو آنکھ مارنے کے بعد کمرے کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔انل نے گہری سانس باہر انڈیلی ایک چور نگاہ دران کی نگاہوں سے ملائی اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"پگ میں خود لگاؤں گا "

دران نے شراب کی بوتلوں کی طرف بڑھتے شخص کو روکا وہ بتیسی نکالے کندھے اچکاتا ہوا پیچھے ہوا۔دران اب میز کی طرف جا رہا تھا۔

انل کمرے میں داخل ہوا تو سامنے بے بس سی لڑکی کو چند ثانیے میں پہچان گیا۔وہ ان کی ہی بلڈنگ کی لڑکی تھی۔ دل کے پھٹنے جیسا احساس ہوا۔وہ نگاہیں جھکائے ایک ربورٹ کی مانند بیٹھی تھی۔میک سے اٹا چہرہ۔شرمناک لباس۔انل نگاہیں چرا گیا۔

پھر بمشکل سر اوپر اٹھایا۔

"حنا "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انل کی آواز پر وہ بری طرح سٹپٹائی, سرعت سے سر اوپر اٹھایا۔وہ پھٹی آنکھوں سے انل کو دیکھتی ایک دم سے اٹھی۔ہچکی سی بندھی اس کی چیخ برآمد ہوئی۔

"ششش۔۔۔چپ چپ۔۔۔۔آپ کو یہاں سے لینے ہی آئے ہیں "

وہ سہم گئی اس کی کیفیت بے یقینی جیسی تھی کبھی ہنس رہی تھی تو کبھی رو رہی تھی۔انل لبوں پر ہاتھ رکھے خاموش رہنے کا اشارہ کر رہا تھا۔انل کی طرح شائد وہ بھی اسے پہچان گئی تھی۔

Kitab Nagri Special

"روئیں مت پلیز۔۔۔چپ۔۔۔آپ بلکل سیف ہیں اب"

انل نے حنا کو خاموش رہنے کا کہتے ہوئے کمرے کا جائزہ لیا۔بنا کسی کھڑکی اور روشن دان کے اس چھوٹے سے کمرے میں صرف ایک ہی مقصد کا ساز وسامان تھا۔انل کے چپ کروانے کے باوجود سامنے کھڑی بے جان حنا گھٹی گھٹی آواز میں روئے جارہی تھی۔

قید اور وہ بھی اذیت بھری اس میں کسی ذی روح کی کیا حالت ہوتی ہے۔سامنے بیٹھی وہ لڑکی ہی جانتی تھی۔پچھلے چھ ماہ سے وہ یہاں قید وبند میں تھی۔ماں باپ نے تو یہی سوچ کر رخصت کیا تھا کہ نہ صرف اس کا مستقبل سنور جائے گا بلکہ پیچھے ان کے گھر کو بھی سہارا ملے گا۔

شادی کے جھانسے میں یہاں لاکر شوہر اس سے چھ ماہ سے جسم فروشی جیسا گھناؤنہ کروبار کروا رہا تھا۔اس کے گھر والوں کا منہ ہر ماہ چند ہزار بھیج کر بند کر دیتا تھا۔وہ اپنی نگرانی میں حنا کی بات گھر والوں سے کرواتا تھا۔جس میں وہ یہ کہتی کہ وہ بہت خوش ہے اور یہاں ایک سٹور میں ملازمت کرتی ہے جس کی وجہ سے آپ لوگوں کو پیسے بھیج رہی ہے۔

سارا دن وہ اس چھوٹے سے فلیٹ نما گھر میں بند رہتی۔شوہر کا جب دل کرتا تشدد کرتا اور منہ مانگے داموں پر جسم فروشی کرواتا۔

Kitab Nagri Special

وہ اب مایوس ہونے لگی تھی۔خود کو حالات پر چھوڑ دیا تھا۔لیکن آج یوں کوئی اسے بچانے کے لیے آ جائے گا یہ ناقابل یقین تھا۔

"مجھے یہاں سے جانا ہے۔مجھے پاکستان جانا ہے اپنے گھر۔پلیز مجھے لے چلو یہاں سے "

کانپتے ہاتھوں سے راہ فرار کی جا پر کھڑی وہ اب بھی بے یقینی سے سامنے کھڑے انل سے منت سماجت کر رہی تھی۔

"جائیں گی ضرور جائیں گی۔بلیو می۔آپ رونا بند کریں۔آواز باہر جائے گی۔ "

انل نے تسلی آمیز لہجے میں سمجھایا۔تحفظ کی یقین دہانی کے لیے اپنا کوٹ اتار کر اس کے کندھوں پر ڈال دیا۔ نگاہوں کا زاویہ تبدیل کیا اور کمرے کے بند دروازے کو بغور دیکھا جس کے پار چھوٹے سے لاؤنج میں لگے صوفے پر حنا کا شوہر بیٹھا تھا اور دران ہاتھ میں دو گلاس تھامے اس کی طرف آ رہا تھا۔گلاسوں میں موجود محلول کی اوپری سطح پر سفید جھاگ کی دبیز تہہ تھی جو دران کے ڈگ بھرنے سے گلاس کے کناروں سے ٹکرا رہی تھی۔

بڑی مہارت سے دران نے گلاس کے اندر موجود اس محلول کے اندر بے ہوشی کی دوا ملائی تھی۔کن اکھیوں وہ سامنے بیٹھے شخص کو دیکھتا ہوا اب اس کے قریب آ چکا تھا۔وہ بڑے مزے سے ٹانگیں پسارے ٹی وی پر نگاہیں جمائے ہوئے تھا۔

"آپ کے لیے۔ "

Kitab Nagri Special

دران نے بھرپور مسکراہٹ چہرے پر مزین کئے اس کی طرف گلاس بڑھایا۔ وہ چونکا حیرت سے دران کی طرف دیکھا۔ بھرپور اداکاری۔

"اوہ۔۔ اپنا میں خود بنالیتا آپ نے تکلیف کی۔ پر اب کر دی ہے تو لائیں دیں "

پیلاہٹ سے بھرے دانت نکالے وہ اب دران کے ہاتھ سے گلاس تھام رہا تھا۔ دران نے گلاس اسے پکڑایا اور خود بائیں طرف لگے کاؤچ پر براجمان ہوا۔ وہ گلاس کو لبوں سے لگائے شراب چڑھا بھی چکا تھا جبکہ دران ہنوز گلاس کو ایک ہاتھ میں تھامے بیٹھا تھا۔ نگاہیں کلائی پر بندھی گھڑی کی سوئیوں کو آگے سرکتا ہوا دیکھ رہی تھیں۔ تین منٹ بس۔۔۔

"آپ کو دیکھ کر لگتا ہے۔ ایسے جیسے بہت دیکھا ہو کہیں" وہ محلول سے بھرے گلاس کو لبوں سے ہٹائے آنکھوں کو شناسائی انداز میں چندھی کیئے دران کی طرف دیکھ رہا تھا۔ دران نے آبرو اٹھایا۔

"ہاں ایک مشہور ہالی وڈ ایکٹر سے بہت شکل ملتی ہے میری "

دران نے بڑے وثوق سے جھوٹ بولا۔ وہ زور زور سے سر اثبات میں ہلانے لگا۔

"ہاں۔۔۔ یاد آگیا بلکل وہ راک فائیٹر کا ہیرو "

وہ صوفے کے بازو پر ہاتھ مارے اپنی ذہانت پر اتراتا ہوا قہقہ لگا گیا۔ دران نے معنی خیز مسکراہٹ سجائے بس سر اثبات میں ہلانے پر اکتفا کیا۔

"واقعی بہت شکل ملتی ہے تمھاری اس سے۔ مجھے بھی بہت سے لوگ کہتے ہیں میں جیکی جیسا لگتا ہوں "

Kitab Nagri Special

وہ گردن اٹھائے شیخی بگار رہا تھا۔

"اچھا یقین کریں لوگ سچ کہتے ہیں "

"ہے نہ تمہیں بھی لگا نہ ایسا "

وہ انگلی کو ہوا میں جھلاتے ہوئے تصدیق مانگ رہا تھا۔خباثت سے بتیسی نکالے ہوئے تھا۔دران اس کی انگلی کی دھیمی ہوتی رفتار کو جانچ رہا تھا۔اب کام سکینڈز پر تھا۔

"اندر۔ر۔ر۔۔۔وہ تم۔۔۔ت۔۔ تمھارا دوست ہے ؟۔ کس۔۔۔کام کے سلسلے میں آئے ہو ۔۔۔ت۔ت۔تم لوگ چائینہ ؟ "

دروازے کی طرف اشارہ کئے وہ دران سے اب انل کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔اُس کو ہچکی لگ رہی تھی۔ آنکھیں بند ہو رہی تھیں۔ جنہیں وہ زبردستی کھولنے کی ناکام کوشش میں منہ کے زاویے بگاڑ رہا تھا۔دران بڑے آرام سے اپنی جگہ سے اٹھا۔ محلول سے بھرا گلاس سامنے میز پر بڑی آہستگی سے رکھا۔

وہ اب حواس کھو رہا تھا۔ گردن ایک طرف لڑھک گئی اور آنکھیں بند ہو چکی تھیں۔دران قریب آیا پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے اس پر جھکا۔

"تمھیں انجام تک پہنچانے آئے ہیں۔ "

☆☆☆☆☆☆

Kitab Nagri Special

سیاہ آسمان پر انگنت ستاروں کے جھرمٹ میں آخری تاریخوں کا باریک ساچاند چمکتاہوادنیامیں موجود بہت سے سیاہ بخت لوگوں کے دکھوں سے بے خبر تھا۔ کراچی میں گھٹن زدہ تنگ گلیوں میں بنے تعفن زدہ یہ گھر جن کی ہر سیم زدہ بھبھری اینٹ اندر رہتے مکینوں کی گھٹی اور تلخ زندگیوں کی غمازی تھی۔ دو کمروں اور ایک چھوٹے سے سٹور نما کوٹھڑی پر مشتمل اس گھر میں رات کے گیارہ بجے جھنگیروں کی آواز ایک بھنبھناہٹ کی طرح گونج رہی تھی۔ دونوں کمروں کی بتی گل تھی جبکہ سٹور میں لگا بلب جل رہا تھا سٹور کو بھی کمرے کے طور پر ہی استعمال کیا جاتا تھا۔

دسمبر کی یخ بستہ سردی میں جہاں گھر کے تمام مکیں لحافوں میں دبکے سو رہے تھے وہاں سٹور میں ڈالے بستر ایک طرف بے خبر سوئی میری کی کروٹ کے مخالف سمت وہ سمٹی سی چور نگاہوں کے ساتھ گود میں رکھی کتاب پر نگاہیں دوڑا رہی تھی۔ سیاہ رنگ کے جوڑے پر میرون شال کو کندھوں کے گرد لپیٹے وہ کتاب پڑھنے میں محو تھی۔

آمنہ اب اسے اپنی گھر کی لائبریری سے اسلامی کتابیں لا کر دینے لگی تھی۔ روشن کتابیں۔۔۔ حق سچ کو بیان کرتی ہوئی کتابیں۔۔۔ سیدھا راستہ دکھاتی ہوئی کتابیں۔۔۔ پرت در پرت رازوں پر سے پردے اٹھاتی کتابیں۔ جنہیں وہ چھپا کر گھر لے آتی تھی۔ ساری ساری رات وہ ان کتابوں کو پڑھنے میں گزار دیتی تھی۔

اسلام کامل دین ہے صرف ذہن اس کو تسلیم نہیں کر رہا تھا بلکہ آہستہ آہستہ دل میں لگے قفل بھی کھلنے لگے تھے۔ وہ سوچنے لگی تھی۔ پھر کھوجنے لگی تھی۔ پھر ماننے لگی تھی بس اب ایمان لانے کی دیر تھی۔

Kitab Nagri Special

دروازہ کھلنے کی ہلکی سی چراچرہٹ پر برق رفتاری سے اس نے کتاب کو لحاف میں چھپایا۔ مضطرب سا چہرہ اوپر اٹھایا ۔

"جوی جاگ رہی ہو نہ ؟ "

سنانا سر اندر کیئے پوچھتے ہوئے آگے بڑھی۔ سیاہ شال کندھوں پر لپیٹے وہ اندر داخل ہو چکی تھی۔

"آ۔۔آجاؤ۔۔ت۔۔تم نہیں سوئی ابھی تک ؟ روشنی سو گئی کیا؟"

ہلکی سی گڑبڑاہٹ پر وہ بمشکل قابو پائے ہوئی تھی۔ عموماً اس وقت سب سو جاتے تھے مگر آج سنانا کی بیٹی روشنی بیمار تھی۔ کچھ دیر پہلے تک اس کے رونے کی آوازیں گھر بھر میں گونج رہی تھیں۔ اب شائد وہ سو چکی تھی۔

"ہاں سو گئی ہے۔ "

وہ دروازہ بند کرنے کے بعد اب اس کے بستر کے قریب آ رہی تھی۔ جوی کی دھڑکن تیز ہونے لگی۔ دھک دھک کی آواز کے ساتھ گال گرم ہونے لگے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم بھی سو جاتی نہ تھوڑی نیند پوری ہو جاتی۔ "

" کوشش تو کی مگر سر میں بے پناہ درد تھا۔ چائے پینے کو دل تھا مگر تمھارے ہاتھ کی "

ہلکی سی مسکان نے سنانا کے خشک لبوں کے کناروں کو پھیلا دیا۔ کتنے عرصے بعد تو وہ یوں مسکائی تھی۔ جوی نے نظر بھر کر اسے دیکھا۔ پیلاہٹ زدہ تھکا چہرہ, آنکھوں کے نیچے گہرے سیاہ حلقے اس کے حسین چہرے کو پژمردہ

Kitab Nagri Special

کئے ہوئے تھے۔دل میں ایک ٹیس اُٹھی ایک سال پہلے کیسا کھلتا چہرہ تھا اس کا چمکتی آنکھیں۔دمکتی سرخی جھلکاتی رنگت۔

"ابھی بنادیتی ہوں۔چلو ساتھ چلتے ہیں کچن میں اکٹھے بناتے ہیں "

لحاف کو بڑی احتیاط سے اٹھاتی وہ اپنی جگہ سے اُٹھی مبادہ سنانا کی نگاہ کتاب پر پڑ جائے۔

وہ اس سے پہلے ہی پلٹ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔جوی نے سر کو ہلکا سا خم دیا ایک جانچتی نگاہ واپس لحاف پر ڈالی اور اس کے پیچھے پیچھے کچن میں آگئی۔چھوٹا سا بوسیدہ کچن بھی مریم نے بڑے سلیقے سے صاف رکھا ہوا تھا۔

جوی اب برتنوں کی الماری میں سے کیتیلی نکال رہی تھی اور سنانا دودھ کی بوتل فریج سے نکال کر باہر لا رہی تھی ۔

"جوی۔۔۔ "

بوتل کو اس کی طرف بڑھاتے ہوئے دھیمے مگر پر سوچ لہجے میں پکارا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہوں۔۔ "

ایک کپ پانی کو کیتیلی پر چڑھاتے مگن انداز میں ہلکا سا ہنکارا ابھرا۔

"رہبر رشتہ بھیج رہا ہے پھر سے۔خالہ نے اماں کو بتایا ہے کہ وہ جلد آئیں گی "

Kitab Nagri Special

سنانا نگاہیں جھکائے ہوئے تھی۔ جوی نے چونک کر خوشی سے دیکھا۔ وہ ان کا خالہ زاد تھا جس کا رشتہ پہلے سنانا کا اچھی جگہ سے رشتہ آجانے پر جان نے ٹھکرا دیا تھا۔ رہبر سنانا کو پسند کرتا تھا۔ وہ اچھا سلجھا ہوا لڑکا تھا لیکن مالی حالات اچھے نہیں تھے جس کی وجہ سے جان راضی نہیں ہوا تھا۔

"یہ تو بہت خوشی کی بات ہے نہ "

جوی کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی جبکہ وہ اداسی سے سر جھکائے ہوئی تھی۔

"میں نے اماں سے صاف صاف کہہ دیا۔ پہلے جوی کی شادی ہو گی تو ہی میں کروں گی۔ تب تک روشنی بھی بڑی ہو جائے گی "

"میرے نصیب کے انتظار میں خود پر نصیب کے دروازے کیوں بند کر رہی ہو سنانا۔ رہبر اچھا لڑکا ہے جو تمہیں یوں ایک بچی کے ساتھ بھی قبول کر رہا ہے "

بہت آہستگی سے سنانا کے چہرے کو ٹھوڑی سے پکڑ کر اوپر کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نصیب وہ کیا ہوتا ہے جوی؟ "

اس کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ ایک ہوک تھی جو جوی کے دل میں ٹیس بن کر اٹھی اور پھر کم ہوتے ہوئے جیسے پورے وجود میں گھل گئ۔ پانی کیتیلی میں پک کر اب پتی کناروں سے چپکنے لگی۔

جوی نے فوراً پکتے پانی میں دوھ کی بوتل انڈیلی۔ سفید دودھ سیاہ ہوتے پانی میں گھل کر اپنا رنگ بدلنے لگا۔

Kitab Nagri Special

"پہلے میں اکثر یہ سوچتی تھی کہ کاش کوئی ایسا بازار ہو جس سے خوبصورت چہرہ خرید لاؤں خوبصورت چہروں کے ساتھ شائد نصیب فری میں مل جائے گا لیکن اب تمہیں دیکھتی ہوں تو سوچتی ہوں نہیں نصیب خوبصورت چہروں سے نہیں جڑے ہوتے۔ ابا کو دیکھ کر سمجھ آتی ہے۔ نصیب تو دولت سے جڑے ہوتے ہیں۔ "

کھویا سا لہجہ اور آنکھیں کھولتی چائے پر تھیں۔ چینی کے دو چمچ کیتیلی میں انڈیل کر وہ گم صم کھڑی سنانا کی طرف پلٹی۔

وہ مسکرائی تھی۔ پھیکی سی مسکراہٹ۔ سنانا نے تڑپ کر اس کے چہرے پر نگاہ گھمائی

"تم بدصورت نہیں ہوئی جوی۔ کیوں ایسا سوچتی ہو؟ تم بہت پیاری ہو۔ تمھاری آنکھیں اتنی خوبصورت ہیں سیاہ بڑی سی, گھنی لمبی پلکیں, تمھارے چہرے کا ہر نقش اتنا معصوم اور جاذب نظر ہے کہ "

سنانا جلدی جلدی ایک ہی سانس میں جوی کو اس کی خوبصورتی سے آشنا کر رہی تھی۔ وہ بے ساختہ ہنس دی نہ ختم ہونے والی ہنسی کندھے ہل رہے تھے۔ سیاہ کناروں والے لبوں کے نیچے سفید ترتیب سے تراشے دانت بھی دکھنے لگے۔

"ہنس کیوں رہی ہو؟ سچ کہہ رہی ہوں بالکل۔ اور تمھارے بال لوگ تو ایسے کرل ڈالنے کو پتا نہیں کتنے پیسے لگا دیتے ہیں "

سنانا نے خفگی سے گھورا۔ وہ ہنستے ہوئے چائے کپوں میں انڈیل رہی تھی اور سر کو آہستگی سے نفی میں ہلا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"میں نے کب کہا تم جھوٹ کہہ رہی ہو۔ تمہیں میں واقعی بہت خوبصورت لگتی ہوں گی کیونکہ میں تمہاری بہن ہوں اور تمہیں مجھ سے محبت ہے۔ کسی اور کی نظر سے دیکھو گی تو نہیں لگوں گی۔ "

چائے کا کپ اسے پکڑاتے ہوئے وہ اب بھی ہنس رہی تھی۔

"نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے۔ دیکھنا ایک دن کوئی شہزادہ آئے گا میری جوی کے لیے "

سنانا نے جوش سے کہا چائے کا کپ دونوں ہاتھوں میں تھامے اس کا موڈ ایکدم خوشگوار ہو گیا تھا۔ چائے کے کپ سے اڑتی بھاپ اس کے چہرے تک اٹھ رہی تھی۔

"پھر سے ڈائجیسٹ پڑھنے لگی ہو نہ؟ مت پڑھو حقیقت بہت تلخ ہوتی ہے اس سے "

جوی نے مصنوعی شکن ڈالے تنبیہ کیا۔

"نہیں تو کہانیاں ہمیں جینے کے طریقے بھی تو سکھاتی ہیں۔ ہر کہانی رومانوی اور خیالوں سے پرے تو نہیں ہوتی۔ بہت سی کہانیاں سبق آموز بھی ہوتی ہیں۔ کہاں کیا غلط ہے کیا صیح ہے یہ سب بھی تو سکھاتی ہیں۔ "

""اچھا اماں دادی پڑھ لیا کرو۔ چائے کیسی بنی ہے یہ بتا؟ "

کپ کے کنارے کو لبوں سے لگائے بھنویں اٹھاتے ہوئے سوال کیا۔

"ہائے بہت بہت کڑک, فلیٹ کی بالکنی یاد دلا دی"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

وہ مسکرا رہی تھی۔ آنکھیں بند کئے چائے کی لذت کو اندر اتارتے ہوئے وہ واقعی بیتے اچھے دنوں کی یاد میں کھوئی تھی۔

مگر جوی کو صرف بالکنی یاد نہیں آئی تھی۔ کوئی اور بھی تھا جو سامنے پارک میں سفید پتھر کے بینچ پر سر جھکائے بیٹھا تھا۔

☆☆☆☆☆

ہوٹل کے اس نفیس کمرے میں حنا کی مدھم سسکیوں کے ساتھ اس کی آنسوؤں میں روندھی بازگشت بھی گونج رہی تھی۔

یہ چونگکینگ کے ایک فائیو سٹار ہوٹل کا کمرہ تھا جس کے وسط میں حنا جوی کے گلے لگے ہوئے تھی۔ سیاہ گرم مکمل بند کوٹ میں ملبوس وہ شفاف آنسوؤں سے تر چہرہ لیے اس دن کی نسبت بہت بہتر حالت میں تھی۔ جوی گہرے نیلے رنگ کی جرسی کے نیچے پاؤں تک آتی گلابی سکرٹ زیب تن کئے۔ بالوں کی سلیقے سے چوٹی بنائے پرسکون چہرے کے ساتھ گلے لگے حنا کی کمر کو تسلی آمیز انداز میں سہلا رہی تھی۔

"مجھے معاف کر دینا جوی۔ میری وجہ سے اتنی تکلیف اٹھائی تم نے۔ شنگ جب بھی میری تمہارے گھر والوں سے بات کرواتا تھا تو وہ میرے سر پر کھڑا ہوتا تھا۔ جو وہ کہنے کے لیے کہتا تھا میں وہی کہتی تھی "

حنا کی شادی کے بعد اس کے والدین کے ذکر پر ہی جان اور مریم کو پتہ چلا تھا کہ کوئی ایسا چینی گروہ ہے جو عیسائی بچیوں سے وہاں کے لڑکوں کی شادی کرواتا ہے۔

Kitab Nagri Special

حنا کے والدین کے مطابق حنا وہاں بہت خوش تھی۔

بس وہیں سے جان اور مریم کو لی تاؤ کا رشتہ ملا تھا جو اس وقت ان کی اشد ضرورت تھا۔ تفتیش کے لیے ایک دو دفعہ حنا سے بات ہو جانے کے بعد انہوں نے مزید لی تاؤ کی کوئی چھان بین نہیں کروائی تھی۔

"مجھے تم سے کوئی شکوہ نہیں پگلی تم نے تو اپنی جان پر کھیل کر مجھے فون کیا تھا لیکن اُس وقت تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ "

جوی نے آہستگی سے کہا لمحہ بھر کو چہرے پر ایک سایہ سا لہرایا۔ پھر وہ مسکراتی ہوئی اس سے الگ ہوئی۔ اس کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا۔

"بھول جاؤ سب جو بھی ہوا۔ اب پاکستان جا رہی ہو تو نئے سرے سے اپنی زندگی شروع کرنا۔ "

حنا کے شوہر شنگ کے بے ہوش ہوتے ہی دران اور انل اس کو وہاں باندھ کر حنا کو بحفاظت وہاں سے نکال لائے تھے۔ ایسا کرنا بے حد ضروری تھا کیونکہ پولیس کو شنگ پورے ثبوتوں کے ساتھ پیش کرنا تھا۔

اس کے بعد حنا کو بحفاظت پولیس سٹیشن پہنچایا جہاں اس نے شنگ کے خلاف بیان دیا اور چائنہ پولیس کے فوری رد عمل پر بے ہوش شنگ کو اس کے گھر سے تمام ثبوتوں سمیت گرفتار کر لیا گیا۔

پھر دو دن کے اندر اندر صرف شنگ ہی گرفتار نہیں ہوا تھا دران اور انل نے حنا کی ویڈیو بنائی اور اس کو وائرل کرتے ہوئے پاکستانی حکام کو جگایا جن کی توجہ اس گھناؤنے جرائم کی طرف آج تک گئی ہی نہیں تھی۔ دو دن کے اندر اندر نہ صرف چائنہ میں شنگ سے لے کر لی تاؤ جیسے ایسے چال باز تمام لڑکوں کی گرفتاری عمل میں لائی گئی

Kitab Nagri Special

بلکہ پاکستان میں ان جرائم میں ملوث دھڑادھڑ گروہ اب گرفتار ہو رہے تھے۔بہت سی لڑکیاں حنا کے ساتھ بازیاب کروالی گئی تھیں جن کی آج رات پاکستان روانگی تھی۔

جوی کو اور خود کو دران ابھی بھی اس سارے معاملے میں مخفی رکھے ہوئے تھا۔وہ جانتا تھا ابھی اس ایکشن پر بلیک سکیس مافیا بھی کچھ دیر کے لیے روح پوش ہو گیا ہو گا۔اسے اسی دوران جوی کو لے کر چائنہ سے نکلنا تھا۔

اب کی بار دران نے سنوکر کے کھیل جیسا داؤ کھیلا تھا سٹر گیر کو ایسی ضرب دی تھی کہ چاروں طرف بہت سی گیند نہ صرف نشانے پر آئی تھیں بلکہ لڑھکتے ہوئے چاروں خانوں کو چت کر دیا تھا۔جوی نے پاکستان میں سنانا اور راہبر سے بات کر لی تھی جنہیں وہ اپنے معاملے میں خاموشی اختیار کرنے کی تلقین کر چکی تھی۔دران اسے اس سارے معاملے سے بڑے انداز میں الگ کر رہا تھا۔اس وقت حنا پاکستان واپسی کے لیے تیار تھی اور جوی سے الوداعی طور پر گلے مل رہی تھی۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر جوی اور حنا نے ایک ساتھ دروازے کی طرف نظر گھمائی۔دران کے پیچھے انل کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دران ہنوز اپنے لاپرواہ سے حلیے میں جبکہ انل سوٹڈ بوٹڈ تھا۔وہ تو کھلے سے ٹرائیوزر کی جیب میں ہاتھ ڈالے موبائل سکرین پر کچھ دیکھنے میں مگن تھا جبکہ انل اب لب بھینچے ان کی طرف بڑھ رہا تھا

"آپکی فلائیٹ کا وقت ہے۔پولیس نیچے انتظار کر رہی ہے۔ "

حنا نے آہستگی سے سر کو اثبات میں ہلایا اور پھر سے جوی کو اپنے ساتھ لگایا۔

Kitab Nagri Special

"اپنا خیال رکھنا جوی "

نم آنکھوں کے ساتھ محبت سے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

"تم بھی۔"

وہ پیچھے ہو کر آہستگی سے مسکرائی تھی۔ حنا ایک محبت بھری الوداعی نگاہ اس پر ڈالتی پلٹی اور انل کے پیچھے کمرے سے باہر نکل گئی۔

وہ اب تک کمرے کے وسط میں اپنے موبائل پر سر جھکائے کھڑا تھا۔ جوی کو پرپوز کرتی ویڈیو نے پورے ہالی وڈ میں ہلچل مچادی تھی۔ میڈیا والے اور فینز دران کے غائب ہونے پر بے چینی ظاہر کر رہے تھے۔ سب کو جاننا تھا کہ آخر وہ کونسی خوش قسمت لڑکی ہے جسے درانگ اپنی دلہن بنانے والا ہے۔ وہ اس سے کب ملا کیسے ملا کب محبت ہوئی اور اب کب شادی کرے گا۔

دران کی پرپوز کرنے والی ویڈیو نے ہاروی اور بروس کی ویڈیو کو پس پشت ڈال دیا تھا۔ لوگوں کو بس اب درانگ کے میڈیا پر بیان کا انتظار تھا۔ وہ یونہی ٹرائیوزر کی بائیں جیب میں ہاتھ ڈالے پیشانی پر افقی شکن ابھارے دائیں ہاتھ میں موجود موبائل سکرین پر نظریں جمائے ہوا تھا۔ جب جوی اپنے اور اس کے بیچ موجود چند قدم کا فاصلہ ختم کرتے ہوئے اس کے مقابل آ کھڑی ہوئی۔

جوی نے دونوں ہاتھوں کو ہتھیلیوں کو آپس میں ملایا اور الفاظ کو ذہن میں ترتیب دیا۔ تھوک نگلا اور نگاہ اس کے چہرے پر ڈالی۔ اس کے کلون کی مدھم سی مہک اتنی سی دوری پر دل کہ دنیا تھل پتھل کئے ہوئی تھی۔

Kitab Nagri Special

"الفاظ نہیں ہیں میرے پاس کیسے شکریہ ادا کروں آپکا "

بہت ہلکی سی بازگشت تھی جس نے کمرے کی خاموشی میں ارتعاش پیدا کیا۔

"مت کریں "

روکھا سا مختصر جواب۔وہ موبائل کو دیکھنے میں محو تھا۔ایکدم عجیب سی ندامت ہوئی۔وہ بدتمیز تو شروع سے تھا۔جوی آنکھیں جھپکے اس بدتمیز کو دیکھ رہی تھی۔

"میرا مطلب ہے شکریہ مت ادا کریں بس میرے لیے وہ کریں جو میں کہوں گا "

سپاٹ لہجے میں بنا تمہید باندھے اپنا مقصد بتایا۔پھر نگاہ اٹھائی۔

اُف۔۔۔گھائل کر دینے والی ہیزل آنکھیں۔جوی نے فوراً پلکیں گرا دیں۔

"کیا کرنا ہو گا مجھے ؟ "

یہ ادب صرف اس کے احسانوں کے مرہون منت نہیں تھا۔سامنے کھڑی لڑکی کے لیے وہ کچھ اور ہی اہمیت رکھتا تھا۔اسے جب بھی یہ محسوس ہوتا تو عجیب سی چڑ ہونے لگتی۔

"فلحال تو پورے اعتماد کے ساتھ میڈیا پر انٹرویو دینا ہے آپکو "

Kitab Nagri Special

گہری سانس لیتے ہوئے ذہن سے جوی کی سوچ کو جھٹکا۔ وہ اب پھر سے پلکیں اٹھائے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔ سیاہ آنکھوں کی پتلیوں میں بے پناہ احترام کے ساتھ ایک سمندر موجزن تھا۔ جو دران سے مخفی نہیں رہ سکتا تھا فوراً نگاہیں چرائیں چہرے پر سختی عود آئی۔

"کیسا انٹرویو دینا ہو گا مجھے ؟ "

وہ سوال کر رہی تھی۔ میٹھی سی آواز جس کی پھوار اس کے اعصابوں پر برسنے لگتی تھی۔ کیا تھی وہ اور کیوں تھی۔ لیکن اسے نہیں چاہیے تھی وہ زبردستی گھس رہی تھی اس کی زندگی میں۔۔۔ اس کی بہت ہی پرسنل زندگی میں ۔۔۔ جہاں آج تک وہ کسی کو مقام دینے کا تصور بھی نہیں کرتا تھا وہاں وہ ایک سانحے کے طور پر آ رہی تھی۔

"بتاؤں گا۔ "

تیزی سے وہ اس کے پاس سے گزرتا ہوا کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جوی اب بند دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی۔ وہ چلا گیا تھا لیکن اس کی خوشبو یہیں ہوا میں اب تلک گھلی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

دوپہر کے ایک بجے سورج پوری تمازت سے چمکتا ہوا کراچی کو نہ صرف روشن کئے ہوئے تھا بلکہ اپنی حدت سے ہر چیز گرم کئے ہوئے تھا۔ ملک ہاؤس میں جہاں چڑیا لان میں لگے درخت کے تنوں پر دبکی بیٹھی اپنی آنکھیں موندے دھیرے دھیرے سانس لی رہی تھیں وہیں گھر کے مکین اپنے کمروں کو ٹھنڈا کئے اس میں دبکے ہوئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

وقت پر لگا کر گزر چکا تھا۔ ملک ہاؤس کی دیواروں کا رنگ وروغن تین سال پرانا ہو چکا تھا جو فائقہ کہ نسبت پر چھم چھم کر رہا تھا۔

سورج کی آڑی ترچھی کرنیں ملک ہاؤس کے اس لاؤنج سے ملحقہ کچن کی جالی دار کھڑکی سے چھن چھن کر وہاں شیلف کے قریب کھڑی دوشیزہ کی پشت سے ٹکرا رہی تھیں۔ گاجری کھلتے ہوئے رنگ کے جوڑے میں دمکتی رنگت لیے سبرینا ہتھیلی کی پشت سے بار بار ماتھے پر آئے پسینے کے قطرے پونچھتے ہوئے کھانے کو بڑے سے ٹفن میں ڈال رہی تھی۔

رنگ وروپ تو سونیا اور روبی سے بھی بڑھ کر نکلا تھا اور اب سولہ کی ہوئی تو بلا کا غضب ڈھانے لگی۔ جہاں جوبن میں نکھار آیا وہاں جذبات کا سمندر بھی رُخ بدلنے لگا۔ وہ چند سال پہلے والی سبرینا کہاں رہی تھی جو دران کو راہب کی طرح فقط اپنا بڑا بھائی سمجھتی تھی۔

دستگیر بیگم سمیت بہت سے گھر والوں کی باتیں کانوں میں پڑتے پڑتے اس کو اس احساس نے جکڑ لیا کہ اس کی شادی دران سے ہو گی اور جس سے شادی ہو وہ بھائی تو نہیں ہوتا۔ دران سے اپنائیت تو شروع سے ہی تھی۔ اب وہ اپنائیت پسندیدگی اور محبت جیسے جذبے میں ڈھل گئی۔

ڈھلتی بھی کیوں نہ وہ دران ملک تھا۔ لمبا قد کاٹھ اور جمال میں تو کوئی پورے خاندان میں اس کا ثانی نہیں تھا۔ سنجیدہ مزاج, کم گو, مضبوط اور ذہین۔ وہ تو نا چاہتے ہوئے بھی کسی بھی لڑکی کے دل کو اسیر کر سکتا تھا تو وہ تو پھر سولہ سالہ جوانی کی سیڑھی پر پہلا قدم دھرتی لڑکی تھی۔

"چاچو کا کھانا تیار ہے تو دے دو "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

دران نے کچن کے دروازے پر ہاتھ دھرے عقب سے آواز لگائی۔ وہ چونکی اور پھر مسکرا کر پلٹی۔ سفید ٹی شرٹ نیلی جینز میں ملبوس وہ شائد ابھی ہسپتال سے گھر آیا تھا۔

"جی تیار ہے بس ٹفن میں رکھ رہی تھی "

تیزی سے ٹفن کے اوپری ڈھکن کو گھمایا۔ یاور ملک کے ہارٹ اٹیک نے گھر بھر کو ایک دفعہ تو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ اب بھی وہ ہسپتال میں داخل تھے جہاں ان کی مکمل دیکھ بھال کی ذمہ داری دران پر تھی۔

انیس سالہ دران گھر اور ہسپتال میں گھن چکر بن گیا تھا۔ یاور سے محبت اتنی تھی کہ اس سارے وقت میں اس کے ماتھے پر ایک شکن نہیں آتا تھا۔ اپنی پڑھائی کو پس پشت ڈالے وہ دن رات یاور کی خدمت میں گزارتا تھا۔ اب بھی وہ دوپہر کا کھانا لینے گھر آیا تھا۔ اسفند کی کرم نوازی تھی کہ کار آجکل اسے دے رکھی تھی ورنہ تو اس تپتی گرمی میں ہسپتال سے گھر کے چکر بہت کٹھن ہو جاتے۔

سبرینا ٹفن مکمل بند کرنے کے بعد پشت پر ہاتھ باندھے پیچھے ہوئی تو وہ کار کی چابی کو بائیں ہاتھ میں منتقل کرتا ہوا آگے بڑھا۔ چہرے پر تھکاوٹ تھی۔ بال بکھرے سے اور کپڑوں کا حال بھی ملگجا سا تھا۔

"مجھے بھی ہسپتال جانا ہے ؟ "

دران نے ٹفن کو کچن کی شیلف پر سے اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا جب سبرینا نے آہستگی سے ہسپتال جانے کی خواہش ظاہر کی۔ دران نے جھکی نگاہیں اوپر اٹھائیں۔

"چلو "

Kitab Nagri Special

سنجیدگی سے کہا اور فوراً پلٹا۔ سبرینا جلدی سے کمر کے گرد باندھے دوپٹے کو کھولتی اس کے پیچھے چل پڑی جانتی تھی وہ اس کا انتظار نہیں کرے گا اگر وہ تاخیر کرے گی تو وہ چلا جائے گا اسی لیے جس حلیے میں بھی تھی فوراً دوپٹہ کندھوں پر درست کرتی چل پڑی۔ گاڑی گیٹ سے باہر گلی میں ہی کھڑی تھی۔ وہ ٹفن پیچھلی نشت پر رکھ رہا تھا جب سبرینا تیزی سے فرنٹ ڈور کھول کر ڈرائیونگ سیٹ کے ساتھ والی سیٹ پر براجمان ہوئی۔

وہ اب ڈرائیونگ سیٹ سنبھال رہا تھا۔ دران پر اچٹتی سی نگاہ ڈالے وہ دھیمے سے مسکائی۔ دران کے چہرے پر بڑھتی سختی سے بے نیاز وہ بار بار اسے چور نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔ اس کے ساتھ یوں گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھنا اس کے دل کو گدگدا رہا تھا تو دران کی کیفیت کیسی ہو گی آخر کو وہ بھی تو جانتا ہے کہ مستقبل میں ہم کس رشتے میں بندھنے والے ہیں۔ شرما کر نگاہیں جھکا لیں۔ دل بار بار بات کرنے پر اکسانے لگا۔

وہ خاموشی اور سنجیدگی کا پیکر بنا انہاک سے ڈرئیونگ کر رہا تھا۔ سورج کی گرمی کے باعث ماتھے پر بار بار بل ڈالے شیشے سے باہر سڑک پر دوڑتی ٹریفک کو گھورتا وہ اس کی بڑھتی دھڑکنوں سے بے نیاز تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دران وہ۔۔۔ "

گود میں دھرے اپنے ہاتھوں پر نگاہیں جمائے جھجکتی سی آواز میں سبرینا نے بات شروع کی جب دران کے سپاٹ لہجے پر چونکی۔

"دران۔ ن۔ ن بھائی۔ ی۔ ی۔۔۔ "

Kitab Nagri Special

انتہا کا سخت لہجہ تھا۔ وہ جبڑے بھینچے سٹیرنگ پر گرفت کو بڑھاتے ہوئے بولا تھا۔ سبرینا کے بدلتے تیور اس سے مخفی نہیں تھے۔ برداشت تو بچپن سے کرنا سیکھ چکا تھا اور اب سبرینا کو بھی تین سال سے برداشت ہی کر رہا تھا۔

"دران بھائی بولتی تھی تم مجھے۔ یہ دران میں کب سے ہو گیا؟ "

پیشانی کی تیوری اور چہرے کی سختی سبرینا کا دل بیٹھ گیا۔ چہرے پر ایک دم سے سایہ لہرا گیا۔ نگاہیں اب اس کے بازوؤں پر موجود بالوں پر ٹکائیں۔

"جب سے دادی نے رشتہ طے کیا ہمارا۔ "

گھٹی سی آواز میں جواب دیا۔ دران نے غصے سے لال ہوتا چہرہ اس کی طرف موڑا۔

"سبی رشتہ ہمارا وہی ہے جو ہم دونوں نے بنایا تھا۔ میں تمہیں آج بھی اپنی چھوٹی بہنوں کی طرح سمجھتا ہوں۔ "

" سمجھتے ہو۔ ہوں تو نہیں" برجستہ جواب تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ آج دران سے دوٹوک بات کے بعد اس کے دل کا حال جان لینا چاہتی تھی۔ اتنے سالوں سے وہ اس کو دیکھ کر دل بہلانے والا کھیل اکیلے ہی کھیل رہی تھی۔ آج اس کے خیالات بھی تو پتہ چلیں۔

"سبی پلیز تم ایٹ لیسٹ میرے ساتھ ایسا مت کرنا "

Kitab Nagri Special

دران نے ناگواری سے ایک ہاتھ کھڑا کئے کہا سٹرینگ اب ایک ہاتھ کے قابو میں تھا۔ لہجہ بلا کی بیزاریت اور درشتی کا غمازی تھا۔

"دران میں کل بھی تم سے محبت کرتی تھی اور آج بھی کرتی ہوں اور کرتی رہوں گی "

"بکواس بند کرو اپنی۔ تمھاری کل کی محبت میں اور آج کہ محبت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ وہ محبت بہت احترام اور سچائی رکھتی تھی۔ اب تمھارے ذہن میں یہ محبت زبردستی کی ڈالی گئی ہے۔ "

وہ غصے سے دھاڑتا ہوا اب سٹیر نگ کو موڑ رہا تھا۔ گاڑی کے ٹائر موڑ کاٹتے ہوئے بری طرح چرچرا اٹھے۔ سبرینا کو اس سے اتنے غصے میں آجانے کی توقع ہرگز نہیں تھی۔

"چاہے جیسے بھی ڈالی گئی ہو مگر اب ہو گئی ہے بولو میں کیا کروں؟ تمہیں کیا میں اچھی نہیں لگتی؟ "

گردن کو گدی سے تھوڑا پیچھے کئے سوال پر سوال کیا۔ بلا کا اعتماد تھا اس کو اپنی خوبصورتی پر۔ دل کی دھڑکن دران کا جواب سننے کو تھم گئی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں۔۔۔ "

کٹھور پن کی انتہا کو چھوتا لہجہ تھا ایک سکینڈ کی توقف بھی نہیں تھی اس کے جواب میں کہ وہ یہ سوچتی اس نے کچھ سوچ کر جواب دیا ہے۔

"مجھے وہ سبرینا اچھی لگتی تھی جو مجھے بھائی کہتی تھی نہ کہ یہ سبرینا جواب میرے لیے اور ہی خیالات بننے لگی ہے۔ "

Kitab Nagri Special

دران اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کیئے ہوئے تھا۔ جبڑے اتنی سختی سے پیوست تھے کہ اس کی کنپٹی کی ابھرتی رگیں سبرینا کی نگاہوں سے اوجھل نہیں تھیں۔

"کل اگر ہماری شادی ہو جاتی ہے تو؟ "

"ہماری شادی نہیں ہو گی۔ نہ کل نہ پرسوں کبھی بھی نہیں"

گاڑی ایک جھٹکے سے ہسپتال کی پارکنگ میں رکی۔ سبرینا جو سیٹ پر تھوڑا سا آگے کھسک کر بیٹھی تھی جھٹکا کھا کر سیٹ کی پشت سے ٹکرائی۔

وہ اب گاڑی کی چابی نکال رہا تھا۔ وہ بات اپنی طرف سے ختم کر چکا تھا۔ اپنی طرف کے دروازے کے ہتھے پر ہاتھ رکھے ایک سکینڈ کو رکا۔

"اترو۔۔ اور آج کے بعد اس ٹاپک پر ہماری کوئی بات نہیں ہو گی۔ "

وہ باہر نکل چکا تھا۔ سبرینا نے اترے چہرے اور بیٹھتے دل سے ایک نگاہ اس پر ڈالی پھر نظریں جھکا کر دروازے کے ہتھے پر ہاتھ رکھ دیا۔

ٹفن کو پچھلی نشست سے نکال کر وہ قدم آگے بڑھا چکا تھا۔ ایک اور رشتہ اس سے چھین لیا گیا تھا۔ وہ اچھے سے جانتا تھا سبرینا کے ذہن میں اس سے محبت اور شادی کا سارا خناس بھرنے والیں کوئی اور نہیں سونیا اور روبی تھیں ۔اس کے چپ رہنے کو سب لوگ اس کی ہاں کیوں سمجھنے لگے تھے۔

Kitab Nagri Special

ٹفن کے ہینڈل پر ہاتھ کی رگیں ابھرنے لگیں۔ وہ اب سبرینا کے ساتھ لفٹ میں کھڑا تھا۔ جانتا تھا وہ آنسو پی رہی ہے لیکن پہلی دفعہ وہ اس کے آنسو صاف کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

آنکھوں پر نرم بالوں والا سنہری برش بڑی مہارت سے ہلکے ہلکے سٹروک لگا رہا تھا۔ جو ی آنکھیں موندے چہرے کو تھوڑا سا اوپر اٹھائے ہوئے تھی اور اس پر جھکی لڑکی بڑی مہارت سے اس کے سنگھار میں مصروف تھی۔ ہلکے نارنجی اور پیچ رنگ کے امتزاج کی میکسی کا گلا اور بازو نیٹ کے تھے جن پر انگنت چمکتے ہلکے شربتی رنگ کے نگینے جڑے تھے جو اپنی چمک سے آنکھوں کو خیرہ کر دینے کی حد تک دلکش لگ رہے تھے۔ کندھوں تک آتے گھنگرالے بال سیدھے ہونے پر کمر کو چھونے لگے تھے۔ بالوں کے سیدھا ہونے پر ان کی چمک میں بھی اضافہ ہو گیا تھا۔ لمبی گھنی پلکوں کو مسکارے نے اور اٹھان دے دی تھی۔

گندمی رنگت پیچ اور نارنجی رنگ کے ملاپ والی اس میکسی میں کھل رہی تھی اور میکسی کی رنگت ہی گالوں پر جھلک رہی تھی۔ ہوٹل کے اس دیدہ زیب کمرے میں وہ سنگھار میز کے سامنے اس کھوئی ہوئی شہزادی کی طرح براجمان تھی جسے جنگلوں سے تلاش کرنے کے بعد اب لا کر اس کا ہار سنگھار کیا جا رہا ہو۔

بھاری خم زدہ پلکیں اٹھائے اس نے آئینے میں اپنے عکس کو دیکھا۔ کسی نے سچ کہا تھا کوئی بدصورت اور کم شکل نہیں ہوتا بس غریب ہوتا ہے۔

چینی لڑکی اس پر جھکی مختلف سنگھار برش کو کب سے اس کے چہرے کے مختلف خدوخال پر دھیرے دھیرے چلا رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

وہ مڑی اور پھر پلٹ کر اپنے بیگ سے کچھ نکالنے کے بعد اب اس کے ہونٹوں پر باریک برش سے ہلکے پیچ اور نارنجی رنگ کے ملاپ کی لپ سٹک کے سٹروک لگا رہی تھی۔ چہرہ پر میکسی کے گلے پر لگے نگینوں کا عکس اور لبوں پر لگی چمکتی مالائم لپسٹک اس کے سنگھار کو دوبالا کر رہی تھی۔ دروازے پر ہلکی سی دستک کی آواز پر جوی کے ساتھ اس لڑکی کی نگاہ بھی کمرے کے دروازے کی طرف اٹھی۔

"آ سکتے ہیں "

لڑکی نے اونچی آواز میں باہر موجود نفس کو اندر آنے کی اجازت دی۔ دروازہ کھلا اور انل دروازے کے ہتھے پر ہاتھ رکھے آدھا اندر داخل ہوا۔ گہرے گرے رنگ کے کوٹ پینٹ میں وہ معمول کے مطابق چاک و چوبند تھا۔

"میم ریڈی نہیں ہوئیں کیا میڈیا والے ویٹ کر رہے ہیں؟ "

سوال کرتے ہوئے انل نے سرسری نگاہ جوی پر ڈالی اور دروازے کے ہتھے پر ہاتھ کی گرفت بے ساختہ ڈھیلی پڑ گئی۔

"بس چند منٹ اور درکار ہیں سر۔ جیولری پہنانی ہے میم کو"

لڑکی نے شائستگی سے سنگھار میز پر پڑے نفیس سے نیکلس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جواب دیا۔ انل اس کی طرف متوجہ کہاں تھا وہ تو ششدر سامنے بیٹھی جوی کو دیکھ رہا تھا۔

"سر بس چند منٹ مجھے فائنل ٹچ دینا ہے میم کو "

Kitab Nagri Special

لڑکی نے انل کے کھڑے رہنے پر تھوڑا سا آگے بڑھ کر پھر سے گزارش کی۔ وہ سٹپٹا کر نگاہوں کا زاویہ بدلے اب لڑکی کی طرف متوجہ ہوا۔

"سر بس چند منٹ "

"ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے کوئی مسئلہ نہیں۔ "

انل نے زبردستی مسکرا کر ٹائی کی ناٹ کو بلاوجہ درست کیا اور احتیاط سے کمرے کا دروازہ بند کرتا الٹے قدموں پیچھے ہوا۔ واپس مڑا اور بالکل سامنے والے دروازے کو کھولتا ہوا اندر داخل ہوا۔

نگاہ سامنے دران پر پڑی۔ سیاہ شرٹ اور سیاہ ہی پینٹ کوٹ میں ملبوس کوٹ کا سامنے کا ایک بٹن لگائے وہ سر جھکائے اب کف لنک لگا رہا تھا۔ بالوں کو اپنی طرف سے تو بڑے سلیقے سے ایک طرف کنگھی کیا تھا لیکن وہ پھر بھی ہلکے سے بکھر کر پیشانی پر آنے کی گستاخی کئے ہوئے تھے۔

"ہاں بولو جو ی ریڈی ہے "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کف لنک لگاتے ہوئے سر جھکائے مگن سے انداز میں انل سے پوچھا۔

"تم سے پوچھ رہا ہوں۔ ریڈی ہے کیا وہ "

انل کے جواب نہ دینے پر دران نے نہ صرف پھر سے سوال کیا بلکہ چہرہ اوپر اٹھائے اس کی طرف سوالیہ دیکھا۔

"شی از۔ ز۔ ز۔ زیونیق بیوٹی۔ ی۔ ی۔ ی "

Kitab Nagri Special

حیرت زدہ لہجہ تھا۔ دران بے ساختہ پورا منہ کھول کر ہنس دیا۔

"اچھا تو پھر تو اصل والا پرپوز کر دے نہ اس کو۔ میں نے توفیک پر پوز کیا ہے "

ہنسی کو مسکراہٹ میں بدلتے ہوئے شرارت سے کہا۔

"شٹ اپ یار میں اس بات پر نہیں کہہ رہا ہوں۔ وہ تین دن سے ایسے سادہ سے حلیے میں تھی۔ آج بہت اچھی لگ رہی ہے۔ میرا مطلب۔۔ بہت ڈفرنٹ "

انل نے خجالت سے سر ہوا میں مارتے ہوئے اپنی بے ساختہ کر دینے والی تعریف کی وضاحت دی۔

"پر میں سنجیدہ ہوں۔ وہ واقعی اچھی لڑکی ہے۔ نو ڈاؤٹ خوبصورت ہے۔ تمہیں سوچنا چاہیے۔ "

دران نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے جوتے اپنے قریب کئے۔ لہجہ واقعی حد درجہ سنجیدہ تھا اور کچھ دیر پہلے والی شریر مسکراہٹ اب غائب تھی۔

"ایسی نظر سے اچھی لگنے کی بات نہیں کی میں نے اور جس دن تم سوچنے لگو گے اپنی شادی کے بارے میں بھی سوچ لوں گا۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دران نے ہنستے ہوئے نگاہ اوپر اٹھائی سیاہ بند جوتے اب پاؤں میں تھے۔

"میرے پیچھے اپنی جوانی کیوں برباد کر رہے ہو؟ مجھے ابھی بہت سے سوالوں کے جواب تلاش کرنے ہیں۔ شادی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا" متوازن لہجے میں جواب دیا

Kitab Nagri Special

مدھم سی مسکراہٹ سجائے کھڑا ہوا۔ کوٹ کے شکن درست کرتے ہوئے چند قدم آگے بڑھا۔ جھکنے سے بال مزید بکھر گئے تھے۔

"جس دن تو شادی کرے گا اس سے اگلے دن ہی میں بھی علان کر دوں گا "

انل نے وثوق سے اپنا ارادہ بتایا۔ دران کا خفیف قہقہ پھر سے بلند ہوا۔ وہ اب کلائی پر گھڑی باندھ رہا تھا۔ ایک وہی تو تھا جس کی باتوں پر وہ ہنسنے پر مجبور ہو جاتا تھا۔

"تو میں تو کرنے جا رہا ہوں نہ "

ہنسی دباتے ہوئے ایک شریر نگاہ انل پر ڈالی

"یہ فیک شادی ہے جس دن اصل والی کرو گے میں بھی کر لوں گا "

انل نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

"مطلب تو نہیں سدھرے گا میرے سر پر ایسے ہی مسلط رہے گا۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پینٹ کی دونوں اطراف کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کہا۔ انل نے لب بھینچے اور سر اثبات میں ہلایا اور دران کے بڑھتے قدموں کے ساتھ دروازے کی طرف قدم بڑھائے۔ انل کے دروازہ کھولتے ہی وہ جو محو سا آگے بڑھ رہا تھا ٹھٹک کر رکا۔

Kitab Nagri Special

وہ سامنے کھڑی تھی۔ کسی بت تراش کا حسین شہکار بنی مجسم, حسیں پیکر یا پھر دلکشی کا منفرد سا سماں بھی کہہ سکتے ہیں۔

انل کی بات ذہن میں گونجی اور تصدیق کی مہر فوراً آگائی۔ واقعی وہ بہت منفرد اور دلکش لگ رہی تھی۔

انل نے شرارت سے مسکراہٹ دبا کر دران کی طرف دیکھا۔ دران نے ایک سکینڈ کے بارہویں حصے میں اپنی اس خالص مردانہ کیفیت سے خلاصی پاتے ہوئے جوی کی طرف اٹھی نگاہوں کو متوازن کیا۔

"مس جوی اس ہونق بنے چہرے کے ساتھ کام نہیں چلے گا۔ مسکرائیں پلیز۔ز۔ز "

دران کا سپاٹ لہجہ کچھ دیر پہلے اس کے سنگھار پر امڈ آنے والی حیرت سے بلکل برعکس تھا۔ جوی نے گڑ بڑا کر پلکیں جھپکائیں۔ چہرہ اوپر اٹھایا۔

سامنے کھڑے شخص کے سامنے آتے ہی اس کی رہی سہی ہمت بھی جواب دے دیتی تھی۔ وہ ایسی تو نہ تھی جیسی اس کے سامنے بن جاتی تھی۔ دن رات محنت کر کے پورے گھر کی ذمہ داری اٹھانے والی مضبوط اعصاب کی لڑکی اس چٹان جیسے شخص کے سامنے چھوئی موئی ہو جاتی تھی۔ لبوں کے قریب چہرے کے پٹھے زبردستی کھینچ کر وہ اس کے حکم پر آہستگی سے مسکرائی۔

ہلکے پیچ رنگ سے مزین ہونٹ مسکرائے تو وہ جو تیوری چڑھائے بڑے رعب سے اسے حکم صادر کئے کھڑا تھا ایک دم سے ماتھے کے شکن ڈھیلے پڑ گئے۔ آنکھوں کی چمک سے میل کھاتی کتنی ملائم اور میٹھی مسکان تھی جس نے اس کے چہرے کے نقش نقش کو ابھار دیا۔ کچھ لوگوں کی مسکراہٹ کتنی دلکش ہوتی ہے کہ ان کی مسکراہٹ

Kitab Nagri Special

اس کی طرح صرف لبوں کا گھیراؤ نہیں کرتی بلکہ چہرے کے ہر خدوخال سے جھلکتی تھی۔وہ جب مسکراتا تو صرف لب مسکراتے تھے آنکھیں ان کا ساتھ کبھی نہیں دیتی تھیں لیکن سامنے کھڑی لڑکی کی مسکراہٹ کتنی جاندار تھی ۔وہ مسکرائی تو یوں لگا اس کی آنکھیں بھی مسکرا اٹھیں اس کے وجود کا پور پور مسکرا اٹھا۔

"اب ٹھیک ہے "

وہ آہستگی سے کہتے ہوئے تصدیق چاہ رہی تھی۔دران نے خجل ہو کر نگاہوں کا زاویہ بدلہ۔

"ہوں۔۔۔ "

بے رخی سے ہنکارہ بھرا پھر تیزی سے انل کی طرف پلٹا۔

"چلو پھر تم آگے "

سر کو ہلکا سا خم دیا۔انل تیزی سے سر ہلاتا ہوا لفٹ کی طرف بڑھا۔ان لوگوں کو نیچے جانا تھا جہاں ہوٹل کے ہال میں انگنت صحافی ان کا انتظار کر رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆☆

لفٹ سے اتر کر ہال کے بڑے سے سیاہ رنگ دروازے کے سامنے وہ چند منٹ کے لیے کھڑے ہوئے تھے۔

دران انل کو کچھ ہدایت دے کر پلٹا اور ایکدم سے جوی اور اپنے بیچ کا فاصلہ ختم کرتے ہوئے پاس آکر اس کی کمر کے گرد اپنا بازو حائل کر دیا۔

Kitab Nagri Special

وہ جو یوں سب کے سامنے جانے پر اعتماد کھو رہی تھی۔ دران کی اس جسارت پر سب بھول کر سمٹ گئی۔ کمر اس کے مضبوط بازو کے حصار میں تھی۔ اس کے وجود سے اٹھتی مسحور کن خوشبو ریڑھ کی ہڈی میں میٹھی سی سنسناہٹ کا باعث بن رہی تھی۔

بے اختیار دران کی قربت سے بھاری ہوتی نگاہیں اس کے چہرے کی طرف اٹھائیں۔ وہ سیاہ سوٹ میں ملبوس دلکش نقوش اور گہری ڈوب جانے والی آنکھوں والا اس کو پاگل کئے خود بے نیازی سے سامنے دیکھ رہا تھا۔ انل نے ہاتھ بڑھا کر ہال کا دروازہ کھولا۔ ہال کا دروازہ کھلتے ہی وہ سیدھے سرخ قالین والے سٹیج پر تھے۔ یہ ایک اوڈٹوریم جیسا ہال تھا جہاں سٹیج کے سامنے لگی نشستوں پر انگنت صحافی بیٹھے تھے جو اب ہڑ بڑا کر نشتوں سے اٹھ کر اپنے کیمرے آن کر رہے تھے اور مائک سنبھال رہے تھے۔ دران یونہی متوازن قدم اٹھاتا اس کی کمر کے گرد بازو حائل کئے سٹیج پر آگے بڑھ رہا تھا۔ آدھے گھنٹے پہلے اس نے یوں میڈیا بیان کا کہا تھا پھر بھی انگنت صحافی اکٹھے ہو گئے تھے۔ یہ کانفرنس اس نے مکمل سکیورٹی کے اندر منعقد کروائی تھی۔

چھپاک چھپاک کی آواز سے کیمروں کی فلیش لائٹیں ان کی ہر جنبش کو قید کر رہی تھیں۔ آہستہ آہستہ دران کے ہمقدم ریشمی لچکدار پاؤں تک آتے گاؤن نما فراک کو سنبھالتی وہ اس کے ہمراہ سٹیج پر لگی نشستوں کے قریب آگئی تھی۔ مبارک باد کی آوازیں بے ہنگم سا شور جو ی ستائیشی نگاہوں سے سامنے دیکھ رہی تھی۔

وہ کیا تھا اسے کل رات پتا چلا تھا جب دران نے اسے سب سمجھایا تھا وہ یہ سب کس لیے کر رہا ہے۔ وہ کوئی عام انسان نہیں تھا بلکہ ہالی وڈ جیسی بڑی فلم انڈسٹری کا مایا ناز سپر سٹار تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

دران اب ہاتھ کے اشارے سے جوی کو سٹیج پر لگی نشست پر بیٹھنے کے لیے کہہ رہا تھا خود وہ برابر میں لگی نشست پر بیٹھ چکا تھا۔ تیسری نشست پر دران کے ساتھ انل بیٹھ گیا تھا۔ نشستوں کے سامنے لگے میز پر انگنت مائک لگے تھے۔

وہ اب کتنے ہی کیمروں کی زد میں تھے۔ جوی مدھم سی مسکراہٹ کو دران کی تاکید پر بمشکل چہرے پر برقرار رکھے ہوئے تھی جبکہ دل ہولے ہولے لرز رہا تھا۔

درانگ اب سامنے موجود صحافیوں میں سے کسی ایک کو سوال کرنے کا اشارہ کر رہا تھا۔ وہ سب اپنے اپنے سوال کے لیے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے۔

"درانگ سر یہ تو بوم بلاسٹ کر دیا آپ نے۔ مطلب اچانک سے مدحواں کو حیران کر دیا۔ فین حیرت زدہ ہیں اس سب کو لیے کر آپ کیا کہیں گے اس بارے میں؟ "

صحافی بتیسی نکالے انگریزی زبان میں سوال کر رہا تھا۔ دران نے سنجیدگی سے بھنویں اٹھائیں۔ ہاتھ اٹھائے آہستگی سے پیشانی سہلائی

"یہ بوم بلاسٹ میں یوں پبلکلی بالکل نہیں کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ میں اپنی ذاتی زندگی کو اس چکا چوند سے الگ رکھنے کا قائل ہوں لیکن کچھ حالات ایسے ہوئے کہ مجھے جوی کو یوں پرپوز کرنا پڑا اور ویڈیو پبلک کرنی پڑی۔ "

ٹھہرے سے لہجے میں چہرے پر بلا کی سنجیدگی سجائے جواب دیا۔ پھر اگلے صحافی کی طرف اشارہ کیا۔ صحافی نے فوراً ہاتھ نیچے کیا اور پرجوش انداز میں مائک میں بولا۔

Kitab Nagri Special

"سر مداح اور پوری انڈسٹری یہ جاننے کے لیے بے چین ہے کہ جوی میم سے آپ کب, کہاں اور کیسے ملے تھے ؟ پیار کب ہوا آپکو؟ آپ نے ویڈیو کے کیپشن میں لکھا کہ سات سال پہلے۔ کیا وہ سچ ہے ؟ "

دران جو اس کے بولنے پر دھیرے دھیرے سر ہلا رہا تھا سوال ختم ہونے پر ایک سکینڈ کا توقف لیا۔

"جیسے کہ میں پہلے سوال کے جواب میں کہہ چکا ہوں میں اپنے ذاتی معاملات کو اس سب سے الگ رکھنے کا قائل ہوں تو۔۔۔ جوی سے میں کب۔۔۔ کہاں اور کیسے ملا تھا یہ سب میری زنگی کے بہت قیمتی لمحات ہیں جن کو میں کسی سے بانٹنا نہیں چاہتا "

ہنوز رعب اور سنجیدگی سے دوٹوک جواب دیا اور تیوری چڑھائے کوٹ کے بٹن کو کھولا۔ ٹانگ پر ٹانگ چڑھائی اور اگلے صحافی کی طرف اشارہ کیا۔

"درانگ سر جوی پاکستانی ہیں تو یہاں کیسے ملیں آپکو کیا یہ اچانک ملاقات تھی یا پھر آپ نے مل کر کیا سب ؟ "

"بالکل اچانک تھی۔ دراصل جوی یہاں اپنی شادی کے بعد آئی تھی لیکن قسمت ہمیں ملانا چاہتی تھی۔ ان کی اپنے شوہر سے نا بننے پر ڈائیورس ہو چکی تھی اور اب پاکستان واپسی تھی۔ بس اچانک میں ملا اور پھر روک لیا "

بھرپور اعتماد سے وہ جھوٹی کہانی سنا رہا تھا مسکرا کر جوی کی طرف دیکھا جو اثبات میں سر ہلا کر شرما گئی۔ وہ حیران تھی صحافی تقریباً اسی طرز کے سوالات کر رہے تھے جن کی لسٹ وہ کل رات اسے دے رہا تھا۔

"سر آپ نے کچھ دیر پہلے کہا کہ جوی میم کو پبلکلی پرپوز کرنا آپ کی مجبوری بن گیا تھا۔ کیا ہم جان سکتے ہیں ایسی کیا مجبوری تھی؟ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

دران جولبوں پر تین انگلیاں دھر کر آنکھیں چندھی کئے بیٹھا تھا۔ آہستگی سے انگلیاں لبوں پر سے اٹھائیں۔

"میں نے سات سال بعد اس کے یوں اچانک ملنے پر یہ ریلائز کیا کہ اب چپ رہ کر اسے نہیں کھونا ہے۔ وہ اپنے شوہر سے علیحدگی اختیار کر چکی تھی اور میرے پاس اسے پرپوز کرنے کا اس سے اچھا موقع نہیں تھا۔ لیکن میں اسے یوں پرپوز نہیں کرتا اگر میرے چند شرارتی کولیگ اس کی اور میری ویڈیو خفیہ بنا کر لیک نہ کرتے۔ اس ویڈیو کو دیکھ کر میں نے سوچا کہ اب لوگوں کے سامنے سچائی رکھ دینی چاہیے کہ یہ لڑکی کوئی عام لڑکی نہیں ہے۔ "

دران نے مسکرا کر کہا اور ساتھ بیٹھی جوی کے ہاتھ کو پکڑتے ہوئے اس کی اور اپنی انگلیوں کو آپس میں پھنسایا۔ اب وہ جوی کی آنکھوں میں دیکھ کر بول رہا تھا۔

"دران اگر کسی لڑکی کو گلے لگا رہا ہے تو صرف اسے جسے وہ اپنی زندگی کا اہم حصہ بنانے جا رہا ہے۔ "

کمال کی اداکاری تھی۔ لمحہ بھر کو تو جوی کا دل دھڑکنا بھول گیا۔ وہ محبت سے اس کی آنکھوں میں نہ صرف جھانک رہا تھا بلکہ اس کے ہاتھ پر بھی گرفت کو مضبوط کر رہا تھا۔

"تو شادی کب کر رہے ہیں سر؟ "

دران نے گہری سانس لی لب بھینچے چہرہ دوسری طرف موڑا۔

"بہت جلد "

بڑے وثوق سے جواب دیا۔ کچھ تھا جو دران کے ہاتھ سے ہوتا ہوا اس کے دل میں سرائیت کر رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"سر میرا سوال میم سے ہے۔جوی میم آپ کو اتنے سالوں کے بعد یوں درانگ سر کا مل جانا کیسا لگا۔کچھ شئیر کریں گی ہمارے ساتھ "

صحافی کے سوال پر وہ ہلکا سا لرزی مگر دران کے ہاتھ پر بڑھتے دباؤ نے اعتماد دیا۔گلے سے نیچے سینے میں جیسے ایک پھانس سی اٹکی۔پھر وہ مسکرائی اور آہستگی سے لب کھولے۔

"بے یقنی۔۔۔میں ابھی تک اسی کیفیت میں ہوں۔بے یقینی ہے کہ ہم اتنے سالوں بعد یوں ملے۔ "

سریلی سی آواز نے جیسے جلترنگ بجائے تھے۔دران نے ہاتھ کو دبا کر احساس دلایا کہ ٹھیک بول گئی ہو۔

"جوی میم آپکے سابقہ شوہر۔۔۔ "

صحافی نے ہاتھ کھڑا کئے سوال کی شروعات کی

"پلیز نو مور پرسنل کویسچن "

دران کے سپاٹ لہجے نے اس کی بات کاٹ دی۔ٹانگ سے ٹانگ اتاری اور سامنے میز پر لگے مائک میں سے ایک مائک کو اتار کر ہاتھ میں لیا۔

"مجھے چائنہ حکام سے اپنے اور جوی کے لیے سکیورٹی چاہیے کیونکہ اس کا سابقہ شوہر خفیہ طور پر ہمیں مسلسل تھرٹ کر رہا ہے۔ "

دران نے بڑی سنجیدگی سے پیشانی پر بل ڈالے اگلی کہانی گھڑی۔

Kitab Nagri Special

"یہ پریس کانفرنس یہاں چائنہ میں رکھنے کا اصل مقصد بھی یہی تھا۔ جوی اس سے ہر طرح کا تعلق ختم کر چکی ہے اور ایسا وہ مجھ سے ملنے سے قبل کر چکی تھی لیکن پھر بھی اس کا شوہر اسے دھمکا رہا ہے۔ میری اپیل ہے کہ ہمیں چائنہ میں مکمل سکیورٹی دی جائے اور بحفاظت امریکہ پہنچایا جائے"

دران نے اپنی بات مکمل کی اور مائک کو میز پر رکھے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ صحافی ایک ساتھ بول اٹھے تھے۔

دران نے ہاتھ ہوا میں اٹھایا۔

"نو مور کوسچن پلیز"

جوی کا ہاتھ تھام کر اسے نشست سے اٹھایا اور صحافیوں کو بولتا ہوا چھوڑ کر سٹیج کے دروازے سے ہوتا ہوا ہال سے باہر نکل گیا۔ باہر نکلتے ہی اس نے جوی کے ہاتھ کو ایسے چھوڑا جیسے وہ فلم کے سین فلمانے کے بعد ادکارہ کو چھوڑتا تھا۔

وہ اب پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے انل سے اگلے لائحہ عمل کے بارے میں سنجیدگی سے گفتگو کر رہا تھا جبکہ جوی یونہی دم سادھے اسے دیکھ رہی تھی۔

وہ صرف ادکاری کر رہا ہے جوی۔ خود کو سنبھال۔ وہ کہاں ہے اور تو کہاں۔ دل بیٹھ رہا تھا۔ جوی نے گہری سانس لی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

انل نے اب اسے چلنے کا اشارہ کیا جب کہ وہ محترم جو کچھ دیر پہلے اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے ہوئے تھے اب بے نیازی سے سگریٹ کے کش لگا رہے تھے۔ جوی نے انل کے پیچھے قدم بڑھا دیے جو لفٹ کی طرف جا رہا تھا۔

انہیں اسی وقت ہوٹل کو چھوڑنا تھا جس کی مکمل تیاری وہ پہلے ہی کر چکے تھے بس جوی کو لباس تبدیل کرنا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

تیز بارش اور بادلوں کی گرج چمک کے ساتھ کراچی پل بھر میں جل تھل ہو گیا تھا۔ مغرب کے بعد کے پھیلتے اندھیرے میں رکشہ سست روی سے مین سڑک سے ہوتا ہوا تنگ گلیوں میں جا رہا تھا۔ رکشے کی ہیڈ لائٹس سے سامنے سڑک پر کھڑے پانی پر روشنی پڑ رہی تھی۔

رکشے کی دونوں طرف کی بند کھڑکیوں کے باوجود تیز بارش کے تھپیڑے دونوں اطراف سے رکشے میں بارش داخل کرنے کا موجب بن رہے تھے۔ جوی سمٹ کر رکشے کی سیٹ کے درمیان میں بیٹھی تھی۔ وہ اپنی آخری ٹیوشن پڑھانے کے بعد گھر واپس آ رہی تھی۔ رکشہ ہمیشہ کی طرح ان کی تنگ گلی کے سامنے آ کر رکا تھا۔ یہاں سے اسے پیدل اپنے گھر تک جانا تھا۔

گھر کے دروازے تک پہنچتے پہنچتے وہ مکمل بھیگ چکی تھی۔ بار بار چہرے پر سے پانی صاف کرتی بمشکل سامنے کے منظر کو دیکھ پا رہی تھی۔ تنگ سی گلی مکمل طور پر پانی سے بھر رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

بمشکل وہ گھر کے دروازے پر پہنچی۔ دروازہ بجانے کو ہاتھ اٹھایا بجلی چمکی تو روشنی کھلے دروازے سے صحن تک کو روشن کر گئی۔ دل عجیب طرز میں دھڑکا "بھلا صحن کا دروازہ کیوں کھلا ہے آج؟ "

تیز تیز قدموں سے گھر کے اندر داخل ہوئی گھپ اندھیرے میں ڈوبا گھر اور ٹوٹی پھوٹی اینٹوں والے فرش کے صحن سے آگے موجود کمرے میں جلتی موم بتی کی ملگجی سی روشنی ظاہر ہوئی۔ جیسے جیسے صحن سے آگے بنے چھوٹے سے برآمدے تک پہنچی کمرے سے ابھرتی رونے کی آوازوں نے رونگٹے کھڑے کر دیے۔

"اوہ خدا رحم "نا جانے کیوں ذہن میں پہلا خیال جان کا آیا تھا۔ خیال آتے ہی وہ تقریباً بھاگتی ہوئی کمرے کی طرف بڑھی۔ جان کی طبیعت کچھ دن سے بہت زیادہ ناساز رہنے لگی تھی۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی جیسے دل دہل گیا۔ سامنے کا منظر تھا ہی کچھ ایسا۔ جان چارپائی پر بے حال لیٹا چھت کی طرف ساکن نگاہیں اٹھائے ہوا تھا۔ مریم کرسی پر نڈھال بیٹھی آنسو بہا رہی تھی۔ سنانا ان کے کندھے کے پاس کھڑی ان سے کچھ کہہ رہی تھی۔ وہ سب کو نظر انداز کرتی برق رفتاری سے جان کی چارپائی تک پہنچی ایسا لگ رہا تھا دماغ میں طوفان کی جھکڑ چل رہے ہیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ابا "!!!!!!

جیسے ہی جان پر جھکی ان کے وجود کی جنبش سے جیسے جان میں جان آئی۔ وہ ٹھیک تھے لیکن افسردگی سے آنکھوں کی پتلیاں چھت پر جمائے ہوئے تھے۔ حیرت سے وہ کمرے میں موجود باقی نفوس کی طرف پلٹی۔

"کیا ہوا۔۔؟ "

Kitab Nagri Special

جوی نے نا سمجھی میں باری باری سب کے چہروں پر نگاہ دوڑاتے ہوئے سوال کیا۔ غالباً سوال اس وقت موجود تمام نفوس سے ہی تھا۔

"اماں کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہیں؟ "

چند قدم آگے بڑھتے ہوئے مریم کی طرف تشویش سے دیکھتے ہوئے استفار کیا۔ مریم تو جیسے اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔ اس کی سسکیاں اور بین پورے کمرے میں گونج رہا تھا۔

"سنانا کوئی بتائے گا مجھے پاگل ہوں جو اکیلے اکیلے بندے سے پوچھے جا رہی ہوں "

جوی نے جھنجلا کر روتی سنانا کو اپنی طرف موڑا۔ اس کی آنکھیں اور پلکیں بھیگی ہوئی تھیں۔

"جووت کو پولیس پکڑ کر لے گئی ہے" روندھا یا لہجہ تھا۔

"کیوں۔۔۔ کیسے؟ "

سنانا کے جواب پر اس کی آنکھیں پوری کھل گئی تھیں۔ پیشانی پر تجسس کی جگہ اب پریشانی کی لکیریں تھیں۔

"چوری کی ہے دوستوں کے ساتھ مل کر۔ "

سنانا کی آواز بمشکل حلق سے برآمد ہو رہی تھی۔ جوی اپنی جگہ ساکن رہ گئی۔ خبر ہی ایسی تھی۔ اچھا تو یہ وجہ تھی وہ آجکل رات گئے تک گھر سے باہر رہنے لگا تھا۔ وہ گھر کی ذمہ داریاں سنبھالنے میں اتنی مگن تھی کہ کبھی اس کی خبر گیری لی ہی نہیں۔ پتہ نہیں کب وہ بری صحبت کا شکار ہوا اور آج۔ خاموشی کچھ لمحے یونہی نگل گئی۔

Kitab Nagri Special

"اماں پریشان نہ ہوں میں کچھ کرتی ہوں "

آمنہ کا خیال آتے ہی جیسے امید کی کرن نظر آئی اس کا بھائی پولیس میں ایک اچھے عہدے پر فائز تھا۔

"کیا کرو گی معاملہ اتنا آسان نہیں ہے جو تم کچھ کر سکو گی؟ "

وہ گھوم کر اب موبائل کے سگنل پورے کر رہی تھی جب سنانا کی عقب سے آتی آواز پر اس کے نمبر ملاتے ہاتھ وہیں تھم گئے۔

"کہ۔۔کیا مطلب؟ "

وجود ایک دم گھوم گیا۔پیشانی پر تیوری چڑھائے سوال کیا۔سنانا نے لمحہ بھر کو نگاہیں چرائیں۔

"دوستوں کے ساتھ مل کر جس گھر میں چوری کی ہے ان کا بیٹا گولی لگنے سے مر گیا ہے "

سنانا نے گھٹی سی آواز میں جیسے دھما کیا تھا۔ہاتھ میں پکڑا موبائل ایک لمحے کو کانپ گیا۔

"کہ۔۔کیا۔۔۔کہہ رہی ہو؟ "

کانپتی آواز میں بے یقینی تھی اور خوف تھا۔

"ہاں صیح کہہ رہی ہوں ایسا ہی ہے "

سنانا کے جواب پر دل بیٹھ گیا۔بیٹھے دل اور کانپتے ہاتھوں سے وہ پھر بھی آمنہ کا نمبر ملا چکی تھی۔

☆☆☆☆

Kitab Nagri Special

"دیکھا یہ سب کیا سے کیا ہو گیا۔ "

ہاروی نے ہاتھ میں پکڑا ٹی وی ریموٹ پوری قوت سے دیوار میں مارا۔پاس بیٹھے بروس نے ریموٹ کے دھماکے کے سنگ آنکھیں زور سے بند کیں۔

ریموٹ دو ٹکڑے ہو کر اب زمین بوس تھا۔ٹی وی سکرین پر بار بار دران کی پریس کانفرنس کے کچھ مناظر دکھائے جا رہے تھے۔ٹی وی سکرین کے سامنے لگے صوفوں پر ہاروی اور بروس حیرت کدہ بیٹھے تھے۔شیشے کے میز پر سجے گلاسوں کے پیندوں میں اب بھی مے موجود تھی۔ہاروی کے غصے نے بروس کے چہرے پر خفت کے آثار بڑھا دیے۔ایک جھٹکے سے اس نے سامنے پڑے گلاس کو اٹھایا اور گلاس میں موجود مے زہر کی طرح حلق میں انڈیلی۔

"مجھے کیا پتا تھا یہ سب ہو گا "

ندامت بھرا لہجہ تھا وہ لب بھینچے ہوئے تھا نگاہیں سامنے ٹی وی سکرین پر ہی جمی تھیں۔

فلم کی شوٹنگ کے چین میں ہونے والے تمام مناظر تو مکمل ہو چکے تھے لیکن اب باقی شوٹنگ امریکہ میں تھی۔

"لیکن مجھے پتا تھا یہ سب ہو گا۔درانگ بہت ذہین اور چالاک ہے۔یہ تمہیں میں بار بار کہتا رہا ہوں۔تم نے میری ایک بات نہیں سنی اب بھگتنا سب کو پڑے گا۔ "

"مانتا ہوں مجھ سے بڑی غلطی ہوئی۔شیون کے معاملے الگ پھنسے ہیں لیکن اب سمجھ یہ نہیں آ رہا کہ یہ لڑکی کیا واقعی اسے جانتی تھی پہلے یا درانگ نے اب یہ ساری کہانی گھڑی ہے۔ "

Kitab Nagri Special

پروس نے ٹھوڑی سہلاتے ہوئے آنکھیں چندھی کیں۔

"جانتی تھی یا نہیں جانتی تھی پر یہ لڑکی تمہیں ضرور پہنچانتی ہے کہ تم نے اسے درانگ کے پاس بھیجا تھا "

ہاروی نے دانت پیسے۔

"بات کرو شیون سے وہ کسی صورت ان کو یہاں سے نکلنے نہ دے۔ کیا کر رہا ہے وہ؟ کہاں ہے اس کی پاور درانگ دندناتا پھر رہا ہے۔ "

"شیون کچھ نہیں کر سکتا پولیس بہت الرٹ ہے آجکل اور ہر جگہ چھاپے مار رہی ہے۔ وہ انڈر گراؤنڈ ہو گیا ہے "

ہاروی کا لہجہ تلخ تھا۔

"تو پھر اب کیا "

"اب یہ کہ وہ نکل جائے گا امریکہ کے لیے۔ دیکھا نہیں کیسے سکیورٹی مانگ لی ہے اس نے "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہاتھ کا اشارہ پھر سے سکرین کی طرف کیا جہاں دران مائک تھامے ہوئے کچھ بول رہا تھا۔

ہاروی ایک جھٹکے سے صوفے پر سے اٹھا اور کمر پر ہاتھ دھرے پریشان لہجے میں بتایا۔

"اب ہمیں درانگ کو یہ شو کروانا ہے کہ ہم اس سارے معاملے سے انجان ہیں۔ بالکل نارمل انداز میں اسے کال کرو اور کہو کہ فلم کی شوٹنگ کے لیے کب سے آرہا ہے "

Kitab Nagri Special

ہاروی نے گہری سانس لیتے ہوئے بروس کو اپنے اگلے لائحہ عمل کے بارے میں ہدایت دی۔ بروس نے کچھ بولنے کے لیے ہاتھ اٹھائے لب کھولے۔

"چپ۔۔۔اب کچھ بھی تمھارے مشورے پر نہیں ہو گا۔ سب میرے مشورے پر ہو گا۔ جو میں کہوں گا تم وہی کرو گے زیادہ ہوشیاری مت دیکھانا "

ہاروی کے گھورنے پر وہ لب بھینچے سر ہلا گیا۔ گہری سانس لی اور بوتل کو اٹھائے آب آتشیں پھر سے گلاس میں انڈیل دیا۔

☆☆☆☆☆☆

چڑھتی شام کی شربتی ٹھنڈی شعاعیں بریلوی ہلز کی خوبصورتی کو دو بالا کیے ہوئی تھیں۔ مضافات میں سبز گھاس میں لپٹے چھوٹے بڑے پہاڑ اور کانچ جیسے خوبصورت گھر وہ گاڑی کی کھڑکی کے شیشے سے پار متواتر باہر کے نظاروں کو دیکھ رہی تھی۔

سفید ڈھیلی سی شرٹ کے نیچے ہلکے مسٹرڈ رنگ کی پیروں کو چھوتی سکرٹ زیب کیے, بال جو ابھی تک سیدھے تھے کندھوں سے نیچے دائیں بائیں بازؤوں کو چوم رہے تھے۔ گندمی زرد ہوتے گالوں والا چہرہ ہر طرح کے میک اپ سے عاری تھا۔ سیاہ آنکھوں کی سفید پتلیاں شفاف تھیں اور پتلیوں کے مرکز میں گزرتے ہر منظر کا عکس ابھر رہا تھا۔ امریکہ کی ٹھنڈک گرم کار میں بھی اس کے ناک کو ہلکا سا گلال کئے ہوئے تھی۔ دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے کے اوپر دھرے وہ اس وقت گاڑی کی پچھلی نشت پر دران کے برابر میں بیٹھی تھی۔

Kitab Nagri Special

دران مہندی رنگ لیدر جیکٹ کے نیچے گول گلے والی گرے شرٹ پہنے ہلکے سے بکھرے بالوں سمیت سر جھکائے موبائل سکرین پر کچھ دیکھنے میں مصروف تھا۔ایک ہاتھ میں موبائل تھام رکھا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ دھیرے سے لبوں کے نیچے ٹھوڑی کو پر سوچ انداز میں سہلا رہا تھا۔

وہ لوگ چائنہ سے بحفاظت امریکہ پہنچ گئے تھے لیکن اب یہاں اس کو درانگ ولاس کی سکیورٹی جوی کے مطابق سیٹ کرنی تھی۔سیاہ رنگ کی لینڈ کروزر اب سست روی سے درانگ ولاس کے گیٹ کے اندر داخل ہو رہی تھی ۔انل اب ان کے ساتھ نہیں تھا۔وہ فلائٹ سے اترتا ہی اپنے فلیٹ کی طرف روانہ ہو چکا تھا۔

جوی کی آنکھیں پوری اوپر اٹھیں تھیں۔جن میں اب درانگ ولاس کا عکس چمک رہا تھا۔یہ گھر نہیں خوابوں کا محل تھا جو اس وقت اسے اپنی خوبصورتی کے سحر میں جکڑ رہا تھا۔گاڑی پورچ میں کھڑی ہو چکی تھی۔

گارڈز گاڑی کے دونوں اطراف کے دروازے کھول رہے تھے۔اس کی طرف کا دروازہ کھولے گارڈ اس کے نکلنے کا منتظر تھا جبکہ وہ متحوش بیٹھی تھی۔اس کے یوں منجمد ہو جانے میں حیرت۔۔۔جھجک۔۔۔بے یقینی سب شامل تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جوی باہر کیوں نہیں نکل رہی آپ؟ "

دران نے ہلکا سا جھک کر گاڑی میں جھانکا۔وہ بھنویں اوپر اٹھائے حیرت سے پوچھ رہا تھا۔جوی خفت سے سٹپٹائی پھر آہستگی سے گاڑی کے دروازہ کا سہارا لیتے ہوئے باہر نکلی۔

"ویلکم ہوم سر "

Kitab Nagri Special

کتنے ہی ملازمین ایک مخصوص وردی میں ملبوس ہاتھ باندھے ایک قطار میں کھڑے تھے اور دران کے پاس سے گزرتے ہوئے اسے ویلکم کر رہے تھے۔ وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی دران کے پیچھے چل رہی تھی۔ سر حد درجہ جھکائے عجیب سے احساس سے دوچار تھی۔

پورچ سے آگے مین دروازے میں داخل ہوتے ہی رہداری میں دائیں اور بائیں لگی پینٹنگز کو نگاہ اٹھائے دیکھتی وہ دران کے پیچھے اب لاؤنج میں داخل ہو چکی تھی۔

"ویلکم ہوم"

ملک اسفند کی آواز تھی۔ دران نے چونک کر موبائل پر سے نگاہ اٹھائی۔ لاؤنج میں اسفند ملک صوفے کے پاس کھڑے تھے جبکہ روبی آنکھوں کی پتلیوں کو سکوڑے دران کے پیچھے کھڑی جوی کو دیکھ رہی تھی۔

اسفند ملک آگے ہو کر بڑے پرجوش انداز میں دران سے بغل گیر ہوئے۔

"کیسے ہیں آپ؟"

ان کی گرم جوشی کے بلکل بر عکس پھیکا سا لہجہ تھا۔ بے تاثر چہرہ۔ اسفند ملک اسے کندھوں سے تھامے ہوئے پیچھے ہوئے۔

"میں ٹھیک ہوں تم سناؤ کیسے ہو؟"

کن اکھیوں سے جوی کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا۔ لہجہ اب بھی خوشگوار تھا۔ دران کی مسلسل توجہ موبائل کی طرف مبذول تھی۔

Kitab Nagri Special

"ویلکم ہوم سر "

روزین پیشہ ورانہ مسکراہٹ سجائے لاؤنج میں داخل ہوئی۔ دران نے روزین کے آتے ہی موبائل پر سے توجہ ختم کی۔ سر اوپر اٹھایا۔ موبائل کو جیب میں رکھتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ جوی کی طرف کیا۔

"میم کو ان کے کمرے میں لے جائیں۔ "

بڑے متوازن لہجے میں حکم صادر کیا۔ وہ بنا جوی کی طرف دیکھے تیز تیز قدم اپنے کمرے کی طرف بڑھا چکا تھا۔

"میم کم "

روزین نے محبت بھری مسکان کے ساتھ میٹھے لہجے میں اسے اپنے سنگ چلنے کا کہا جو دران کی پشت کو دیکھ رہی تھی ۔روزین کے پکارنے پر وہ ہلکا سا چونکی اور پھر اس کی تقلید میں قدم آگے بڑھائے۔

"رکو لڑکی "

روبی کی تیکھی آواز میں تلخی کا عنصر واضح محسوس کیا جا سکتا تھا۔جوی کے بڑھتے قدم تھمے ساتھ ہی روبی کی طرف نگاہ اٹھی۔ وہ صوفے کے دونوں بازؤں پر وزن ڈالتے ہوئے بڑے انداز میں اٹھی تھی۔

ہلکے گلابی رنگ کے ڈھیلے سے گھٹنے تک آتے کرتے کے نیچے وہ جینز پہنے ہوئی تھی۔ میک اپ سے اٹا مغرور چہرہ ہلکے سنہری رنگ زدہ بال دودھ جیسی چمکتی رنگت وہ جدید طرز کے ہر فیشن سے لیس خوبصورت عورت تھی۔

"کیا نام ہے تمھارا؟ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

تیکھی سی نگاہوں سے گھورتی وہ جوی کا مکمل جائزہ لینے میں مصروف تھی۔انداز میں حقارت جیسا احساس بھی تھا۔

"جوی "

آہستگی سے جواب دیا۔ملک اسفند ہنوز وہیں کھڑے تھے ہاں پوری توجہ اب جوی اور روبی کی طرف تھی۔

"یہ کیسانام ہوا عجیب سا خیر تم سے بہت میچ کرتا ہے۔پاکستان سے ہو؟ "

خرانٹ لہجہ اور چہرے کا کھچاؤ اس کی نفرت کا غماز تھا۔اس کی چبھتی نگاہیں جوی باخوبی محسوس کر رہی تھی۔

"کراچی "

گھٹی سی آواز میں مختصر جواب دیا۔روزین جو ہاتھ باندھے کھڑی تھی چور سی نگاہیں اٹھائے روبی کے انداز کو جانچ رہی تھی۔اردو سمجھنے سے تو قاصر تھی ہاں البتہ اتنا ضرور سمجھ میں آرہا تھا کہ وہ جوی کو پریشان کر رہی ہے۔

"ہوں۔۔۔ "

جوی کے جواب پر روبی کا پرسوچ ہنکارا ابھرا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میم سوری ٹو سے۔۔۔دران سر نے ان کو روم میں لے جانے کا کہا ہے اس کے بعد مجھے ڈنر سرو کروانا ہے۔کائنڈلی آپ لنچ پر بات چیت کر لیجیے گا "

روزین جوی کی ہچکچاہٹ اور روبی کی تلخی باخوبی سمجھ چکی تھی۔بڑے تحمل مزاج انداز میں اس نے روبی سے اس کی جان چھڑوائی۔روبی بدمزہ سی صورت کے ساتھ لب بھینچے سر ہلا کر رہ گئی۔

Kitab Nagri Special

"میم چلیے پلیز۔اوپر ہے آپکا کمرہ"

روزین نے مسکراتے ہوئے اسے چلنے کا کہا۔روبی کی چبھتی نگاہوں سے گڑبڑاتے ہوئے اس نے جلدی سے روزین کے پیچھے قدم بڑھادیے۔

لاؤنج کے وسط سے چڑھتے زینے کے پاس لگی لفٹ کے پاس جاکر روزین رکی اور پھر مسکراتے ہوئے مڑی۔

"میم چلیے "

شیشے کی دیوراوں والی لفٹ کا دروازہ کھل چکا تھا۔اس کے اندر داخل ہونے کے بعد روزین نے لفٹ میں قدم رکھے اور لفٹ نرم روی سے اوپر چڑھنے لگی۔ایک سکینڈ سے بھی کم وقت میں لفٹ رکی تھی اور دروازہ نرماہٹ سے دوبارہ کھل گیا۔

شیشے کی طرح چمچماتا سفید فرش اور لاؤنج سے آگے چھوٹی سی راہداری میں کمروں کے گہرے بھورے رنگ کے دروازے تھے۔روبی اب ایک دروازے کے آگے رک کر اس کے ہتھے پر ہاتھ رکھے اس کے وہاں تک پہنچنے کی منتظر تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جوی کے پہنچتے ہی اس نے مسکراتے ہوئے دروازے کو کھولا۔سفید اور ہلکے میرون رنگ کے امتزاج لیے کمرہ رنیویشن کرنے والے کے اعلی ذوق کی عکاسی کر رہا تھا۔

"میم سر کے کہنے کے مطابق کمرے میں آپکی ضرورت کی ہر چیز موجود ہے۔اگر پھر بھی آپ کو کسی بھی چیز کی ضرورت ہو آپ روم انٹر کام یوز کرسکتی ہیں یہ میرے آفس سے ملحقہ ہے۔ "

Kitab Nagri Special

روزین ہاتھ باندھے بڑے مؤدب لہجے میں اسے تمام معلومات دے رہی تھی۔ جوی نے آہستگی سے مسکراتے ہوئے سر کو اثبات میں جنبش دینے پر اکتفا کیا۔

"میم کچھ دیر میں ڈنر ریڈی ہو جائے گا آپ فریش ہو جائے "

روزین مڑتے ہوئے رک کر اسے پھر سے لنچ کے بارے میں آگاہ کرنے کے بعد اب بیرونی دروازے کی طرف قدم بڑھا چکی تھی۔ جوی نے تحیر زدہ آنکھوں کو کمرے کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک دوڑایا تھا۔

سفید چادر میرون کشن والا وسیع گداز بیڈ ایک دیوار میں نصب شیشے کی کھڑکی اور دوسری دیوار میں شائد سلائیڈنگ ڈور بالکنی کا تھا۔ بے اختیار قدم بالکنی کی طرف بڑھے تھے۔

شیشے کے بنے سلائیڈنگ دروازے پر ہاتھ رکھے نرماہٹ سے اس نے دروازے کو بائیں طرف سرکایا۔ یخ بستہ ہوا کے جھونکے نے ایسا خیر مقدم کیا کہ کندھوں سے آگے بال پیچھے کے رُخ اڑنے لگے۔

بالکنی دلکش کمرے کا حسین حصہ ثابت ہوئی تھی اور سامنے کا نظارہ دیکھ کر وہ ٹھٹک گئی۔

"ارے پگلی پل بھر کو یہ سوچ کہ یہ ہمارے چھوٹے سے فلیٹ کی گندی سی بالکنی نہیں ہے، یہ تو ایک بہت ہی بڑے بنگلے کا حسین ٹیرس ہے، ایک طرف جھولا لٹک رہا ہے اور ایک طرف میز پر مشروب سجے ہیں ماربل کا کانچ جیسا سفید فرش ہے اور سامنے یہ گندا سا میدان نہیں ایک سمندر ہے اور نیچے یہ میلی کچلی پان کی دوکانیں نہیں بلکہ سوئمنگ پول ہے "

Kitab Nagri Special

اپنے ہی کہے ہوئے الفاظ ذہن میں گونج رہے تھے اور وہ ساکن اس حسین منظر کو تاک رہی تھی جو اس کے خواب کی حقیقت تھا۔

اچانک نیچے موجود سوئمنگ پول سے آتی چھپاک کی آواز پر چونک کر نگاہ جھکائی۔ دران نیلے شفاف پانی میں تیراکی کر رہا تھا۔

"اف اتنی ٹھنڈ میں۔۔۔۔" حیرت سے منہ کھل گیا۔

سوئمنگ پول کے نیلے شفاف تالاب کے کونوں سے ٹھنڈی بھاپ اڑاتے پانی میں وہ بڑی مہارت سے تیراکی کرنے میں مصروف تھا۔

پول کے قریب وردی میں ملبوس ملازم ہاتھ میں سفید رنگ کا ٹاول گاؤن تھامے سر جھکائے کھڑا تھا۔ پول کے پاس سفید رنگ کے بنچ لگے تھے۔ وہ یونہی ٹکٹکی باندھے اسے شفاف پانی میں الٹا تیرتے ہوئے دیکھ رہی تھی جب وہ بازو پانی میں چپو کی طرح چلاتا اچانک سیدھا ہوا۔

دران کی نظر یک لخت ٹیرس کی ریلنگ تھامے کھڑی جوی پر پڑی ایک سکینڈ کے بارہویں حصے میں وہ سٹپٹا کر پیچھے ہوئی۔

Kitab Nagri Special

"اف۔۔۔اف۔۔۔اس نے دیکھ لیا کیا" دل تیزی سے ہچکولے کھانے لگا۔خفت کے مارے تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے میں آئی اور سلائیڈنگ دروازہ سرکا کر فوراً بند کیا۔کمرے کی حدت نے جسم کو راحت بخشی۔

"میں کیوں یہی محسوس کر رہی ہوں کہ میں اس کے احسان تلے دبی ہوں۔وہ بھی تو مجھے اپنے کسی مقصد کے لیے استعمال کر ہی رہا ہے۔" ذہن دل کی خفت کو کم کر رہا تھا۔

چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتی کمرے سے ملحقہ ڈریسنگ روم تک آئی جہاں واش روم کے دروازے کے سامنے پوری دیوار میں سفید چمکتے دروازے والی الماری نصب تھی۔آہستگی سے الماری کہ دروازہ سرکایا تو آنکھیں اور قدم ایک ساتھ تھم گئے۔یہ الماری نہیں الماری نما پورا کمرہ تھا۔کمرے میں ایک قطار میں لگے ہینگنگ سٹینڈ پر انگنت بیش قیمت جوڑے لٹک رہے تھے۔جوتے کے رینکس میں چند جوتے بڑے سلیقے سے رکھے گئے تھے۔لمحہ بھر کے لیے ایسا لگا وہ کسی دوکان میں کھڑی ہے۔اچانک ذہن میں وہ لمحہ کوندگیا جب دران نے چین میں شاپنگ کے دوران اس کے جوتے اور کپڑے کا سائز پوچھ کر کسی کو بتایا تھا۔

Kitab Nagri

یونہی سراسیمگی کی حالت میں قدم اٹھاتی کپڑوں کے ہینگنگ سٹینڈز کے قریب آئی قیمتی جدید طرز کی پینٹ شرٹس ,جیکٹس ,سکرٹس ,گرم کوٹ جن کے گریبان پر لگے ٹیگ تک نہیں اتارے گئے تھے۔وہ ہاتھوں کی مدد سے ان کو ایک طرف سرکاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

کپڑوں کے ہینگر کے سرکنے کی آواز کے ساتھ کسی فون رنگ ٹون جیسی آواز تھی جو کمرے سے ابھری تو وہ چونکی ۔ڈریسنگ روم سے باہر آئی تو بیڈ کے اطراف میں لگے میز پر پڑا انٹرکام بج رہا تھا۔

ہلکی سی جھجک کے ساتھ ریسیور اٹھا کر کان کو لگایا۔

Kitab Nagri Special

"ہیلو میم آپ ریڈی ہیں۔دران سر نے کہا ہے ڈنر آپکو آپکے کمرے میں پیش کر دیا جائے۔ "

روزین کی آواز فون بوتھ سے ابھری۔

"میں فریش ہونے کے بعد آپکو بتاتی ہوں۔ "

"ٹھیک ہے میں انتظار کر رہی ہوں "

انٹر کام کا ریسور رکھنے کے بعد تذبذب کی حالت میں وہ دوبارہ ڈریسنگ روم میں موجود تھی پھر لانگ گرے رنگ کی ٹی شرٹ اور سیاہ پینٹ کا انتخاب کرنے کے بعد واش روم کی طرف قدم بڑھا دیے۔

☆☆☆☆☆☆

تیز بارش بجلی کی گرج چمک پورے کراچی کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے تھی۔آنسو برساتے آسمان والی یہ گہری شام ملک ہاؤس پر غم کا پہاڑ توڑے ہوئے تھی۔لاؤنج سے اُٹھتی چیخ وپکار دل دہلا دینے والی تھی۔ایک ساتھ کتنے ہی دل تھے جو پھٹنے کی حد کو پہنچے آہ بکا کر رہے تھے۔بین کر رہے تھے۔تڑپ رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لاؤنج کے وسط میں یاور کفن میں لپٹا ان سب کی چیخ وپکار سے بے بہرہ۔۔۔پر سکون۔۔۔پر نور۔۔۔۔سفید۔۔۔چہرے کے ساتھ آنکھیں موندے لیٹا تھا۔

سونیا اور دکھ سے نڈھال ہوتی سبرینا پلنگ کی پائینتی تھامیں دھاڑیں مار رہیں تھیں۔دستگیر بیگم نڈھال تھیں ان کا سکتہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔وہ یک ٹک زرد۔۔۔ساکن۔۔۔جھری دار آنکھیں غیر مرئی نقطے پر جمائے بیٹھی تھیں۔طلعت اور عصمت کے اونچے اونچے بین دیواروں سے ٹکر کر دم توڑ رہے تھے۔

Kitab Nagri Special

ان سب میں وہ موجود نہیں تھا جو یاور کی آخری چلتی سانسوں کے وقت تک اس کے ساتھ تھا۔غم میں چور ملک ہاؤس میں کسی کو کیا خبر وہ تو دور لائینز ایریا کے سامنے موجود پارک میں بنچ پر سر جھکائے بے آواز آنسو بہا رہا ہے۔ وہ زندگی میں پہلی مرتبہ رو رہا تھا۔آنکھوں سے نکلتا نمکین سیال تیز بارش میں ایک پل کے لیے بھی چہرے پر نہیں ٹھہر رہا تھا۔

تیز بارش کے تھپیڑے متواتر اس پر برس رہے تھے مگر ذہن میں یاور ملک کی کہی ہوئی آخری باتوں کے جھکڑ چل رہے تھے۔وہ پچھلے ایک گھنٹے سے یہاں بیٹھا ذہن میں وہ آخری منظر ہزراوں بار دہرا چکا تھا۔

وہ اس لمحے کو تھام لینا چاہتا تھا۔اسے پلٹ دینا چاہتا تھا۔کتنا بے بس تھا وہ اس وقت کچھ۔۔۔کچھ بھی نہیں کر سکا اور اس کا ہر دل عزیز باپ جیسا چچا اس کے ہاتھوں میں جان دے گیا۔

سفید چادر میں لپٹے بستر مرگ پر لیٹے یاور ملک نے کانپتے ہاتھوں سے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔انگنت نالیوں میں جکڑا ناتواں چہرہ۔آنکھوں کے گرد گہرے حلقے۔وہ تو ایک مہینے میں برسوں کے بیمار لگ رہا تھا۔دل کے ایک جھٹکے نے نچوڑ کر رکھ دیا تھا۔انیس سالہ دران اس کے بیڈ کے قریب کھڑا محبت سے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

"دران۔ن۔ن۔۔ہ۔ہ۔۔۔مجھے۔۔۔لگ رہا ہے میں۔۔۔اب زیادہ دیر۔۔۔نہیں ہوں یہاں۔میرا ۔۔۔۔وقت بہت قریب ہے"

نقاہت سے کہتے ہوئے وہ نگاہیں دران کے چہرے پر ٹکائے ہوئے تھا۔آنکھوں کی پتلیوں میں چمک نہیں تھی۔

"چاچو ایسی باتیں مت کریں۔کچھ نہیں ہو گا آپکو۔"

Kitab Nagri Special

دران کی بات پر یاور کے پژمردہ چہرے پر پھیکی سی مسکراہٹ پھیلی۔ پیلاہٹ زدہ گال جواب ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گئے تھے مسکراہٹ کے سبب اوپر کو اٹھے۔

آہ۔۔۔ یہ مسکراہٹ۔۔۔ ایک مہینے پہلے تک یہ جاندار مسکراہٹ اس کے سرخ چہرے کے پٹھے کھینچتی تھی تو خوبصورت چمکتی آنکھیں اور چمکنے لگتی تھیں۔

"دران میں جاتے ہوئے۔۔۔۔ تمہیں۔۔۔ ایک سچ بتانا چاہتا ہوں۔ ایک ایسا سچ۔۔۔ جو تمہاری زندگی سے جڑا ہے۔ اگر میں نے تمہیں یا نہ بتایا تو بہت زیاتی کر جاؤں گا۔۔۔۔ تمھارے ساتھ۔۔۔ شازیہ باجی کے ساتھ ۔۔۔ "

وہ ایک پل کے لیے نگاہیں جھکا گیا۔ دران اس کے ہاتھ کی کپکپاہٹ اپنے ہاتھ پر باخوبی محسوس کر رہا تھا۔ بولنے کے باعث اس کی سانس اکھڑنے لگی تھیں۔

"چاچو بعد میں بتا دیجیے گا۔ ابھی مت بولیں ڈاکٹر نے منع کیا ہے زیادہ بولنے سے "

دران نے اس کے ہاتھ پر دباؤ ڈالتے ہوئے محبت سے منع کیا۔ جبکہ ذہن ان کی کسی انہونی سوچ پر ٹھٹک گیا تھا۔ وہ کوئی بہت ہی گہرا راز بتانے جا رہے تھے۔ ایسا راز جو اس کی کایا پلٹ کرنے والا تھا۔

"نہ۔۔ نہیں۔۔۔ میرے پاس وقت بہت کم ہے اور یہ بات بتانا بہت ضروری ہے۔ تم۔۔۔ دران تم نوین بھائی کے۔۔۔ بیٹے نہیں ہو۔ "

Kitab Nagri Special

وہ نظریں چرا کر کانپتے لہجے میں اس پر یہ حیران کن انکشاف کر گئے جس کے لیے وہ ذہن کو تیار کر ہی رہا تھا۔ دران نے حیرت سے بھنویں اکٹھی کیں۔ چہرے پر ایک سایہ لہرا گیا۔ ایسا انکشاف۔۔۔

"تمھاری۔۔۔ماں ایک امریکن یہودی عورت تھی۔ لیکن وہ نوین بھائی کی بیوی نہیں تھی۔ مطلب۔۔۔۔ تم۔م۔م نوین بھائی کے بیٹے نہیں ہو۔۔۔ تمھارا باپ کوئی اور ہے۔ "

یاور نے نگاہیں اٹھائیں جن میں شرمندگی کی گہری چھاپ تھی۔ سانس کے اکھڑنے میں اضافہ ہو چکا تھا مگر دران اب متحوش کھڑا تھا۔

"پھر میں کس کا بیٹا ہوں؟ "

حیرت میں ڈوبی دور کنویں سے آتی آواز۔ وہ ہنوز بھنویں سکیڑے حیرت زدہ کھڑا تھا۔

"پتا نہیں۔ں۔ں۔۔۔۔۔ لیکن۔ن۔ن۔ اتنا پتا ہے۔۔۔۔ کہ تم نوین بھائی کے بیٹے نہیں ہو۔ تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ یہاں صرف نوین بھائی کا۔۔۔۔۔۔۔ بیٹا بنا کر لایا گیا ہے۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یاور ملک نے نگاہوں کا زاویہ پھر سے بدلا۔ سانس کا اکھڑنا اب ہلکی سی کھانسی میں بدلنے لگا۔

"تم۔۔۔ تمھارا۔۔۔۔ اصل باپ۔۔۔۔۔۔ کون ہے۔۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔۔۔۔ صرف اسفی بھائی جانتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھے یہ حقیقت بہت دیر سے پتا چلی اور اس سے پہلے کہ۔۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ میں کچھ کرتا یا۔۔۔ ان کا گریبان پکڑتا۔ا۔ا۔۔۔ زندگی نے۔۔۔۔۔ میری معیاد کم کر دی۔۔۔ "

Kitab Nagri Special

کھانسی کے باعث یاور کی آواز اکھڑنے لگی تھی۔ ہلکی ہلکی کھانسی اب شدت اختیار کرنے لگی۔ پتلیوں میں پانی چمکنے لگا۔ دران تو ایسے کھڑا تھا مانو کاٹو تو لہو نہیں۔

"دیکھو۔۔۔اسفی بھائی۔ی۔ی۔۔۔نہ۔۔۔۔۔صرف میرے بڑے بھائی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بلکہ میرے۔۔۔۔۔۔۔۔باپ جیسے ہیں۔ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔نہ۔۔۔نہیں جانتا انہوں۔۔۔نے۔۔۔۔۔یہ گناہ کیوں کیا۔لی۔ لیکن۔۔۔ تمہیں سچ۔چ۔۔۔۔۔بتانا میرا فرض تھا۔ "

کھانسی اب بہت زیادہ تیز ہو چکی تھی۔ ہر لفظ کے بعد بے تحاشہ کھانستے ہوئے یاور نے بمشکل جملہ مکمل کیا۔

"۔چا۔۔۔چاچو میں۔۔۔میں ڈاکٹر کو بلا کر لاتا ہوں "

دران نے حواس باختہ ان سے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور دروازے کی طرف تقریباً بھاگا تھا۔

بارش کے تھپڑ اس کی پیٹھ پر اور گالوں پر لگاتار پڑ رہے تھے۔ یاور کی موت اس سے محبت کرنے والے ایک رشتے کے ساتھ دوسرے رشتے کو بھی نگل گئی۔ آج تک وہ یاور کے بعد اسفند ملک کو دل میں ایک مقام دیتا تھا۔ یاور نے جاتے جاتے اسفند ملک کے اس مقام کو بھی ختم کر دیا تھا۔

وہ ملک خاندان کا خون نہیں تھا۔ وہ نوین ملک کا بیٹا نہیں تھا۔ پھر وہ کون تھا۔ اسفند ملک اسے صرف دولت حاصل کرنے کے لیے لائے تھے۔ آخر کیوں ؟۔۔۔ یاور چاچو کو یہ بات کب اور کیسے پتا چلی ؟

وہ آج ایک انسان سے ایک مہرہ بن گیا تھا۔ جسے اس کی ماں نے شائد بیچ دیا تھا اور اسفند ملک جیسے سفاک انسان نے اسے خرید کر ایک مہرے کے طور پر استعمال کیا تھا۔ کل تک وہ ملک ہاؤس میں قدم رکھتے ہوئے یہ محسوس کرتا تھا

Kitab Nagri Special

کہ اس کا بھی کچھ حق ہے اس گھر پر لیکن آج پتا چلا اس کا کوئی حق نہیں ہے۔ وہ تو کٹھ پتلی تھا۔ جس کی ڈور اسفند ملک کے ہاتھوں میں تھی۔ وہ نچار ہا تھا اور وہ ناچ رہا تھا۔ دھڑام سے کوئی آسمان سے زمین پر آ گرا تھا۔

☆☆☆☆☆

جہازی سائز کمرے میں دیوار پر لگی گھڑی کی ٹک ٹک کمرے میں موجود گہرے سکوت کو توڑ رہی تھی۔ وہ صبح آٹھ بجے سے کمرے میں یوں بے مقصد بیٹھی تھی اور اب شام کے چار بج رہے تھے۔

ناشتہ اور دوپہر کا کھانا روزین اسے کمرے میں ہی دے گئی تھی۔ اس کے پوچھنے پر روزین نے بتایا تھا کہ سب سو رہے ہیں۔

ایسا محسوس ہو رہا تھا دران نے بھیانک پنجرے سے لا کر اس حسین پنجرے میں قید کر دیا ہے۔ ٹی وی دیکھنے کا شوق اسے تھا نہیں۔ بالکنی سے کمرے اور کمرے سے بالکنی اب تک وہ ہزاروں چکر لگا چکی تھی۔

بیڈ کے کنارے پر ٹانگیں لٹکائے وہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی تھی جب دروازے پر ہونے والی دستک نے گھنٹوں پر محیط خاموشی کو توڑا۔ نگاہ دروازے پر اٹھی ہی تھی کہ دروازہ کھل گیا۔

روبی نک سک سے تیار ڈریس کوٹ پینٹ میں ملبوس دروازے کے ہتھے کو تھامے کھڑی تھی۔

Kitab Nagri Special

جوی احترامً اپنی جگہ سے اُٹھی۔ سامنے کھڑی خوبصورت عورت کی آنکھوں میں خود کے لیے موجود بے پناہ نفرت اس سے مخفی نہیں تھی۔ وہ دران کی کیا لگتی تھی وہ نہیں جانتی تھی لیکن اس کا حلیہ بتا رہا تھا وہ اس گھر کا اہم فرد ہے۔ قیمیتی لباس چمکتے سنہری بال ریشم کے دھاگوں کی طرح کندھوں کو چھو رہے تھے۔ آنکھوں کے گرد اور گردن پر ہلکی سے جھریاں میک اپ سے بھی نہیں چھپ سکی تھیں۔ چبھتی نگاہوں سے اسے دیکھتی ہوئی وہ اب اس کے سامنے کھڑی تھی۔

"دران کو کب سے اور کیسے جانتی ہو؟ "

تیکھے سے لہجے میں جانچتی نگاہیں اس پر گاڑے وہ سوال کر رہی تھی۔ جوی اس کے لب و لہجے اور خود کو جانچتی نگاہوں سے گڑبڑا گئی۔ ایسا کچھ تو دران کے ساتھ اس نے کچھ بھی طے نہیں کیا تھا کہ کوئی اگر یہ سوال کرے گا تو اسے کیا جواب دینا ہے۔

"میرا مطلب ہے یہ پسندیدگی کا کیا چکر ہے۔ آج سے پہلے تو کبھی دران نے ہم سے ذکر تک نہیں کیا اس سب کے بارے میں۔ اتنی محبت اتنی چاہت۔ اتنے سالوں سے کہاں چھپی ہوئی تھی تم اور اس کی یہ محبت؟ "

جوی کے کچھ بھی جواب نہ دینے پر وہ نخوت سے اپنے سوال کو تفصیل سے دہرا رہی تھی۔

"ہم کراچی میں ملے تھے "

اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے متوازن لہجے میں مختصر جواب دیا۔ روبی استہزائیہ مسکراہٹ کو گہرا کر چکی تھی ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"یہ تو کامن سنس کی بات ہے۔ کراچی میں ہی ملے ہو گے دران بھی سات سال پہلے کراچی میں ہی تھا مگر میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ وہ یہ کیوں کہہ رہا ہے کہ وہ تم سے پیار کرتا تھا۔ "

خم دار آبرو بڑے معنی خیز انداز میں اچکا کر سوال کیا۔ جوی کو عجیب سی گھبراہٹ ہوئی۔ ذلت جیسا احساس

"میں سمجھی نہیں آپ کی بات؟ "

بات سمجھ آجانے پر بھی حیرت ظاہر کی دران نے اس امتحان سے گزرنے کے لیے اسے تیار کیوں نہیں کیا تھا۔ وہ اس وقت بری طرح تذبذب کا شکار تھی۔

"شیشے میں اپنا چہرہ دیکھو سمجھ جاؤ گی "

روبی کی ناک نخوت سے اوپر چڑھی تھی۔ لہجہ کاٹ دار تھا اور لبوں پر استہزائیہ مسکراہٹ نے جوی کو جھنجوڑ کر رکھ دیا۔

زمین میں گڑ جانے جیسا احساس ہوا۔ بے ساختہ اس کا ہاتھ اپنے بالوں کو درست کر گیا جو نہانے کے بعد پھر سے اپنی ایسی گھنگرالی حالت میں موجود تھے اور اب ڈھیلی سی پونی میں قید تھے جن سے کچھ لٹیں نکل کر گالوں سے گردن کو چھو رہی تھیں۔ کل والے لباس کے اوپر اس وقت وہ سیاہ سفید چیک دار شال کو کندھوں پر ڈالے ہوئے تھی۔

"میں حیران تو اس بات پر ہوں۔ دران کیسے اتنی معمولی شکل کی لڑکی سے محبت کا دعوی دار ہو سکتا ہے۔ "

روبی نے بڑے ناز سے اپنے ریشمی بالوں کو جھٹکا دیا۔

Kitab Nagri Special

"دران کی پسند کبھی معمولی نہیں ہو سکتی؟ "

عقب سے دران کے سپاٹ مگر گرج دار لہجے میں کہے گئے جملے پر وہ دونوں ایک ساتھ چونکیں۔ گہرے نیلے رنگ کی گول گلے والی جرسی کے نیچے نیلی جینز پہنے وہ کمرے کے کھلے دروازے سے اندر داخل ہو رہا تھا۔ نکھرا چہرہ وہ پینٹ کی دونوں جیبوں میں ہاتھ ڈالے آگے بڑھ رہا تھا۔ جوی کا اترا چہرہ اور روبی کی موجودگی پل بھر میں دران کو سب سمجھا گئی۔

"بہت افسوس ہوا مجھے یہ جان کر کہ سبرینا جیسے چاند کو تم نے اس گرہن کے لیے ٹھکرا یا دیا تھا "

روبی کے لہجے میں برسوں کا زہر امڈ آیا تھا۔ وہ جوی پر سے توجہ ہٹا کر اب تیوری چڑھائے دران سے مخاطب تھی۔

"ٹھکرایا انہیں جاتا ہے جنہیں اپنایا جائے۔ "

ٹھہرا مگر چبھتا لہجے میں روبی کی طرف بنا دیکھے جواب دیا۔ اسی طرح چلتا ہوا جوی کے مقابل آکر کھڑا ہوا۔

"سویٹ ہارٹ۔۔۔ کیسا لگا اپنا گھر؟ "

چہرے کا رخ جوی کی طرف موڑا۔ روبی کو بری طرح نظر انداز کرتے ہوئے مسکراہٹ سجائے میٹھے لہجے میں پوچھا۔ محبت میں ڈوبا شیریں لہجہ جہاں جوی کی گھبراہٹ پر مرہم بنا وہاں روبی تلملا اُٹھی۔

"اچھ۔۔ اچھا ہے۔ "

Kitab Nagri Special

بمشکل لہجے کی گڑبڑاہٹ پر قابو پا کر دھیمے سے لہجے میں جواب دیا۔ روبی کے ناک کے نتھنے پھول رہے تھے۔ دران اب مکمل طور پر جوی کی طرف رخ موڑ چکا تھا۔ اپنے اور اس کے بیچ کے فاصلے کو کم کیا۔

"جھوٹ تم نے ابھی دیکھا ہی کہاں ہے گھر۔ چلو گھر دکھاؤں تمہیں اور بتاؤ تمہیں کہاں کہاں چینج چاہیے۔"

جوی کے چہرے پر آتی لٹ کو دائیں ہاتھ سے اس کے کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔ کان کی لو پر دران کی انگلیوں کا لمس سنسناہٹ بن کر رگ وپے میں اترنے لگا۔ روبی کا چہرہ آتش ہوا یہاں مزید ٹھہرنا خود کو جھلسانے کے مترادف تھا۔

وہ ابھی باہر جانے کے لیے نکلا تھا جب روزین نے بتایا کہ میم روبی جوی کے کمرے میں گئی ہیں۔ غصے سے جبڑے بھینچے وہ فوراً اوپر آیا تھا اور یہاں کا منظر بالکل ویسا ہی تھا جو اس نے سوچا تھا۔

"ہن۔۔ن۔ن۔ پچھتاؤ گے ایک دن بہت پچھتاؤ گے۔ خیر ایسی بے مائع لڑکیوں کا جادو زیادہ دیر نہیں رہتا۔"

روبی نے تمسخرانہ جملہ ادا کیا۔ کندھے اچکائے۔ پلٹی اور تیز تیز قدم بیرونی دروازے کی طرف بڑھا دیے۔ دران نے ضبط سے پھیکی مسکراہٹ سجائے پہلے جوی کی طرف دیکھا پھر لب بھینچے غصے سے کمرے کے کھلے دروازے کی طرف دیکھا۔ ایک تیر سے دو شکار ہو رہے تھے۔ روبی کا یوں جوی کو لے کر کڑھنا اسے اندرونی سکون دے رہا تھا۔

ایک۔۔۔دو۔۔۔ منٹ خاموش رہنے کے بعد ضبط کرتے چہرے کے ساتھ وہ جوی کی طرف متوجہ ہوا جو مجرموں کی طرح اترا چہرہ لیے کھڑی تھی۔

Kitab Nagri Special

"سوری یہاں کے افراد کے بارے میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکا۔ "

دائیں آبرو پر انگلیاں چلاتے ہوئے ہلکی سی شرمندگی ظاہر کی۔ ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے اور دوسرے سے بھنویں سہلاتا ہوا وہ شائد تعارف کے لیے الفاظ تلاش کر رہا تھا۔

" یہاں میرے علاوہ تین لوگ اور موجود ہیں۔ کل لاؤنج میں جو ملے تھے وہ ہیں اسفند ملک۔ یہ۔۔۔ جو ابھی گئی ہیں یہاں سے "

ہلکا سا خم لیتے ہوئے جیب سے ہاتھ نکال کر دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ روبی کی آنکھ کی پتلیاں فوراً اس کے اشارے کی طرف اٹھیں۔

"یہ روبی ملک ہے۔ ملک اسفند کی وائف۔ "

جوی آہستگی سے یوں سر ہلا رہی تھی جیسے وہ کوئی سبق پڑھا رہا ہو۔ وہ صرف نام بتا رہا تھا رشتہ نہیں۔ جوی الجھی۔

"ان دونوں کا ایک بیٹا ہے۔ برھان ملک"

"آپ کے کیا لگتے ہیں یہ لوگ؟ "

بے ساختہ سوال تھا۔ وہ ان سب کے نام نہیں دراں سے ان کا رشتہ جاننے میں زیادہ دلچسپی رکھتی تھی۔

"آپ میری کیا لگتی ہیں؟ "

Kitab Nagri Special

سپاٹ اور روکھے لہجے میں الٹا اور عجیب سوال تھا۔ بھنویں اکھٹی کیئے وہ جوی کی آنکھوں میں گہری آنکھیں گاڑے کھڑا تھا۔

ابھی کچھ دیر پہلے والی مٹھاس, لبوں کی مسکراہٹ سب غائب تھی۔ کتنا اجنبی لگ رہا تھا وہ اور اس کے سوال نے آسمان سے زمین پر لا پٹخا۔ جوی کا چہرہ پل بھر میں دھواں ہوا۔

"مہ۔۔۔میں۔۔کچھ نہیں لگتی "

خفت سے گھٹی آواز حلق سے برآمد ہوئی۔ جبکہ وہ اسی طرح سپاٹ چہرہ اور پیشانی پر بل لیے دروازے کی طرف قدم بڑھا چکا تھا۔

"کیا اتنا غلط سوال پوچھ لیا میں نے ؟" وہ الجھ گئی۔ کون تھی یہ عورت اور جس کو ٹھکرانے کا وہ ذکر کر رہی تھی وہ کون ہے۔

"نہیں میں کون ہوتی ہوں یہ سب جاننے والی۔ میں تو اس سے ایسے رشتے پوچھ رہی تھی جیسے میں سچ میں اس کی بیوی بننے جا رہی ہوں۔ اسی لیے اس نے مجھے میری اوقات دکھائی"

بیڈ پر ڈھنے کے سے انداز میں بیٹھتی وہ ذہن میں انگنت ابھرتے سوالوں کو سوچ رہی تھی۔ کمرے میں اب پھر وہ, اور گھڑی کی ٹک ٹک تھی۔

☆☆☆☆☆

Kitab Nagri Special

رات کے اندھیرے کو چیرتی امریکہ کی چمکتی دمکتی عمارتیں اس یخ بستہ رات میں جدید دنیا کا حسین نظارہ پیش کر رہی تھیں۔انہی عمارتوں میں سے ایک عمارت کی بارہویں منزل پر موجود اس حسین اپارٹمنٹ کے لاؤنج میں سفید شرٹ اور سیاہ پینٹ میں ملبوس ہلکے زرد رنگ بالوں والا ہاروی شیشے کی بنی دیوار کے پار امریکہ کی آسمان سے باتیں کرتی عمارتوں پر نگاہ جمائے خوفزدہ کھڑا تھا۔ایک ہاتھ سے فون کو کان سے لگائے اور دوسرا سفید ہاتھ دیوار پر رکھے۔

"اب وہ لڑکی تم مجھے واپس لا کر دو گے۔"

ہاروی کے کان کو لگے فون پر شیون کی گرجدار آواز ابھری۔امریکہ واپس آئے آج دوسرے دن کا اختتام تھا۔وہ جو یہ سمجھ رہا تھا کہ شیون اس لڑکی کو بھول جائے گا اور وہ لوگ بھی چپ سادھ لیں گے تو وہ غلط تھا۔سراسر غلط۔۔۔

"تم اس لڑکی کی قیمیت بتاؤ کتنی ہے۔تم سے پہلے بھی لڑکیاں خریدتا ہوں۔سمجھو وہ میں نے خرید لی۔بھول جاؤ اور چھوڑ دو اس بات کو۔"

"نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔بھولوں گا۔نہیں چھوڑوں گا۔شیون کے چنگل سے آج تک کوئی لڑکی یوں بچ کر نہیں نکلی۔وہ مجھے چاہیے۔چاہیے وہ مجھے۔"

وہ پاگلوں کی طرح چیخا۔غصے سے آواز کانپ رہی تھی۔اس کے بڑھتے غصے سے ہاروی کے چہرے پر خوف کے آثار بڑھ رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"دیکھو شیون یہ پاگل پن ہے۔درانگ کوئی معمولی آدمی نہیں ہے۔مجھے خبر ملی ہے اس نے سکیورٹی بڑھالی ہے ۔کل جب وہ اس لڑکی سے شادی کرے گا وہ بھی عام نہیں رہے گی۔میں اسے یوں وہاں سے نہیں نکلوا سکتا پھنس جاؤں گا میں۔ سمجھو اس بات کو "

ہاروی نے بے چینی سے رخ بدلہ۔چہرے پر بچارگی تھی اور لہجہ التجائی۔

"میں کچھ نہیں جانتا۔وہ لڑکی میری ضد بن گئی ہے۔مجھے اسے سزا دینی ہے۔دردناک سزا۔اس کے جسم سے خون تک نچوڑلوں گا میں۔ "

وہ دانت پیسے غرا رہا تھا۔ہاروی نے زرد پڑتے چہرے کی پیشانی سہلائی۔زبان تالوے سے جالگی۔شیون اس پر گرج رہا تھا۔

"تم اگر میری مدد نہیں کرو گے میں تمہیں ویسے بھی پھنسادوں گا۔تمہارا سارا کچا چٹھا کھول کر رکھ دوں گا میں ۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہاروی کا چہرہ زرد سے سفید پڑا۔لٹھے کی مانند سفید۔آنکھ کی پتلیوں میں خوف ابھرا۔پھیلا اور پھر یک لخت معدوم ہوا۔

"دیکھو اس کے لیے پھر یہ مار دھاڑ نہیں بلکہ کچھ سازش کرنی پڑے گی۔درانگ کی طرح چالاکی سے ہی لڑکی واپس لانی پڑے گی۔ "

Kitab Nagri Special

ہاروی کا گہری سوچ میں ڈوبا لہجہ تھا۔ درانگ کومات اسی کے انداز میں دینی تھی۔ شیون کو لڑکی واپس دیے بنا اب کوئی چارہ نہیں تھا۔

"سازش کرو۔ دنگا کرو۔ کچھ بھی کرو۔ مجھے وہ لڑکی چاہیے بس۔ زندہ سلامت۔ "

شیون فون بند کر چکا تھا جبکہ ہاروی ابھی تک فون کان سے لگائے گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ رخ پھر سے شیشے کی بنی دیوار کی طرف موڑا۔ آنکھ کی پتلی میں اب روشنیاں چمک رہی تھیں۔

☆☆☆☆☆☆

کراچی یونیورسٹی آف کامرس کی وسیع عمارت میں لان, راہداریاں, جماعت کے کمرے اور لائبریری میں انگنت طلباء کتابوں میں سر دیے بیٹھے تھے۔

وہیں گھاس پر بیٹھی جوی کی گود میں کھلی کتاب پر گرتے آنسو ورق میں جذب ہو رہے تھے۔ سفید سوٹ میں ملبوس سبز گھاس پر بیٹھی وہ غمناک مگر معصوم اور مقدس لگ رہی تھی۔

آمنہ نے محبت سے جوی کے آنسوؤں سے تر چہرے کو دیکھا۔ جووٹ کا کیس بہت الجھ گیا تھا۔ وہ جوی کی ہر طرح کی مدد کر رہی تھی لیکن جن کے بیٹے کی جان گئی تھی وہ شہر کا مالدار خاندان تھا جو کسی صورت اپنے بیٹے کے قاتلوں کو نہیں بخش رہا تھا۔

"جوی چپ کرو بس کرو۔ میں تو تمہیں بہت مضبوط لڑکی سمجھتی تھی لیکن تم ٹوٹ رہی ہو۔ دیکھو اللہ پر چھوڑ دو سب۔ سنبھالو خود کو۔ "

Kitab Nagri Special

آمنہ نے آہستگی سے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ان کے امتحانات سر پر تھے اور جوی اس پریشانی میں پڑھ بھی نہیں پا رہی تھی۔اس کا پورا گھر جووت کی پریشانی میں بکھر گیا تھا۔جان کی حالت پہلے سے بھی بدتر ہو گئی تھی ۔

"میں نہیں ہوں مضبوط میں صرف لڑکی ہوں آمنہ۔میں تھک گئی ہوں۔ان پریشانیوں سے۔ان ذمہ داریوں سے۔ناختم ہونے والے دکھوں سے۔مجھے سکون چاہیے۔ذہنی سکون۔۔ قلبی سکون۔۔۔ "

دائیں بائیں سر ہوا میں مارتے ہوئے وہ آمنہ کے سامنے ٹوٹ گئی تھی۔اب وہ بے آواز نہیں رو رہی تھی۔گھر والوں کو حوصلہ دیتے دیتے وہ خود اپنا حوصلہ ختم کر چکی تھی۔ٹیوشن, کورٹ, گھر, یونیورسٹی۔۔۔وہ لٹو کی طرح گھوم گئی تھی۔

"یہ تمھاری آزمائش ہے۔ "

آمنہ کی بات پر وہ روتے ہوئے تھم گئی۔آنکھ کی پتلی سے ٹوٹا آنسو اب کتاب پر نہیں گرا تھا کیونکہ چہرہ جھکا نہیں ہوا تھا اب وہ چہرہ اٹھائے سامنے آمنہ کی طرف دیکھ رہی تھی۔آنسو گال پر بہتے ہوئے گردن کی طرف سفر کر رہا تھا۔۔

"اللہ ہر انسان کو دیکھتے ہوئے اس پر آزمائش ڈالتا ہے۔وہ سکت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ "

"تمہیں کیسے پتا یہ میری آزمائش ہے۔یہ سزا بھی تو ہو سکتی ہے۔ "

"جوی سزا میں کوئی انسان اللہ کے قریب نہیں آتا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

آمنہ مسکرائی اور اپنے ہاتھ کا دباؤ اس کے ہاتھ پر بڑھایا۔

"آزمائش میں مبتلا انسان اللہ کے قریب آتا ہے۔ سکون کی تلاش میں وہ صراط مستقیم چنتا ہے۔ جیسے تم۔۔۔ "

جوی یک ٹک بس اس کو دیکھے جا رہی تھی۔اس کی باتوں سے پتہ نہیں کیوں دل کی تکلیف کم ہونے لگی تھی۔ایسے جیسے کوئی مرہم رکھ رہا ہو۔

"تو یہ سزا نہیں ہے جوی۔ یہ آزمائش ہے۔اللہ اپنے بندوں کو آزماتا ہے۔ کبھی کچھ چھین کر آزماتا ہے تو کبھی کچھ دے کر آزماتا۔ "

ٹھہرا پر سکون لہجہ تھا۔

"کب ختم ہو گی میری آزمائش؟ "

پھیکا سا لہجہ۔ تھکن سے چور آنکھیں۔ بکھرا بے پرواہ سا حلیہ۔وہ آمنہ کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

Kitab Nagri

"جب تم دل سے بے خوف ہو کر کلمہ پڑھو گی۔ذہن جن باتوں پر ایمان لے آیا ہے اب وقت آگیا ہے کہ دل کو بھی اس ایمان سے روشن کر لو۔ "

www.kitabnagri.com

آمنہ نے بات مکمل کرنے کے بعد لب بھینچے۔اس کی آنکھیں شفاف تھیں۔روشن اس کے دل کی طرح۔اس کے کامل دین کی طرح منور۔۔۔سب روشن ہو رہا تھا۔دل میں سکون اترنے لگا۔ذہن میں چلتے ہتھوڑے بند ہو گئے۔ جلتی آنکھوں میں ٹھنڈک اتری۔جوی نے آنکھیں بند کیں۔ مجھے اسلام قبول کرنا ہے۔ مسلمان ہونا ہے۔ ہاں۔۔۔

Kitab Nagri Special

چارپائی پر لاغر لیٹا جان چھت کو گھور رہا تھا۔ کرسی پر بیٹھی مریم بوڑھی ہو گئی تھی وہ رو رہی تھی۔ سنا نا لاغر سی بچی کو گود میں اٹھائے ہوئی تھی۔ میری معصوم چہرہ لیے کھڑی تھی۔ جو وت سلاخوں کو تھامے کھڑا تھا۔

چھانکے سے کچھ ٹوٹا۔ پٹ سے اس نے آنکھیں کھولیں۔

"آمنہ میرے گھر والے۔۔۔۔۔۔۔۔"

خوف ابھرا۔۔۔ پھانس اٹکی۔۔۔ دل کی تکلیف پھر سے بڑھنے لگی۔۔۔ کچھ دیر پہلے والا سکون ختم ہوا۔ آنکھیں جلنے لگیں۔ دماغ میں پھر سے کچھ ٹھک ٹھک کی صورت بجنے لگا۔

"دیکھو جوی میں نے کبھی تم پر زور زبردستی نہیں کی ہے۔ صرف سچا اور سیدھا راستہ دکھایا جو میرا فرض تھا۔ اب یہ تمہیں خود چننا ہے۔ تم قرآن کا ترجمہ تفسیر پڑھ رہی ہو۔ ہر بات اچھے سے جانتی ہو سمجھتی ہو۔ "

آمنہ ایک ہی سانس میں اتنا سب بول کر ایکدم رکی۔

ایک۔۔۔ دو۔۔۔ تین۔۔۔ سیکنڈ

"میرا ساتھ یہیں تک تھا۔ اب تم چنو تمہیں کیا چاہیے۔ گھر والے یا اللہ "

دو ٹوک لہجے میں کہہ کر وہ کندھے پر بیگ ڈالتی ہوئی اپنی جگہ سے اٹھی۔ پیٹھ موڑے قدم آگے بڑھا دیے۔ جوی اسے دور جاتا دیکھ رہی تھی۔ ذہن میں اس کے الفاظ گونج رہے تھے۔

"اب تم چنو تمہیں کیا چاہیے۔ گھر والے یا اللہ "

Kitab Nagri Special

"اب تم چنو تمہیں کیا چاہیے۔گھر والے یا اللہ "

☆☆☆☆☆☆

درانگ ولاس کے لاؤنج میں رکھے صوفوں پر سیاہ سوٹ بوٹ ڈانل مضطرب چہرے کے ساتھ سر جھکائے بیٹھا تھا ۔سامنے صوفے پر خم دار بھنویں اٹھائے روبی کے برابر میں شکن آلودہ پیشانی لیے بیٹھے اسفند ملک کے کسی سوال کا اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

وہ دران کے انتظار میں لاؤنج میں بیٹھا تھا جب اسفند ملک ,روبی اور برھان نے لاؤنج میں داخل ہوئے۔آج وہ تین دن بعد درانگ ولاس آیا تھا۔ پچھلے تین دن وہ درانگ ولاس اور دران کے لیے سکیورٹی اور دیگر انتظامات میں مصروف رہا تھا۔آج دران کے پیغام پر وہ یہاں آیا تھا کیونکہ دران کے مطابق اسے بھی سکیورٹی کی اتنی ہی ضرورت تھی جتنی جوی اور دران کو اب سے یہیں رہنا تھا۔

"آپ سب بلاوجہ پریشان ہو رہے ہیں۔میں تو سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی اس خبر کو سچ مانتا ہوں کہ دران نے پہلی وائرل ویڈیو سے صرف اپنا امیج سیف کرنے کو وہ سب گھڑا تھا۔اسے نہ تو اس لڑکی سے پیار ہے اور نہ اس سے کبھی شادی کرے گا۔کچھ دن یہاں رکھے گا عیش کرے گا پھر چھوڑ دے گا۔ "

استہزائیہ لہجے میں کہتے ہوئے برھان نے کندھے اچکائے۔ بروس اور ہاروی نے سوشل میڈیا پر ایک نامعلوم فرد کے ذریعے یہ افواہ اڑادی تھی کہ دران نے اس لڑکی کو پرپوز کرنے کا صرف ڈرامہ کیا ہے۔

Kitab Nagri Special

"برھان ٹھیک کہہ رہا ہے ایسا ہی ہے۔آج تین دن ہو گئے ہیں۔نہ کوئی ہوں نہ ہاں۔اس لڑکی کو یہاں لا کر تو جیسے وہ بھول ہی گیا ہے۔ "

روبی نے فوراً برھان کی بات کی تائید کی۔اسفند ملک نے سانس باہر انڈیلی۔وہ جو اس دن سے اس عجیب وغریب محبت کو لے کر تجسس اور فکر میں مبتلا تھے اب کچھ تسلی ہوئی۔

"اگر ایسا کچھ ہے تو کوئی بات نہیں بچہ ہے۔ سمجھ جائے گا۔کیوں انل ایسا ہی ہے نہ؟ "

اسفند ملک کے چہرے پر چھائی۔پریشانی پل بھر میں ہوا ہوئی۔انل نے سر اوپر اٹھایا۔اب وہ کیا جواب دیتا۔ تذبذب حالت میں پہلو بدلا۔

"نہیں ایسا بالکل نہیں۔آپ لوگوں کے لیے بری خبر یہ ہے کہ نیکسٹ ویک میں اس لڑکی سے شادی کر رہا ہوں۔ "

دران کی آواز پر سب کی گردنیں ایک ساتھ مڑیں۔سیاہ اور سفید چیک دار پینٹ کوٹ میں ملبوس نک سک سے تیار ہوا وہ کب لاؤنج میں داخل ہوا ان لوگوں کو خبر ہی نہ ہوئی۔برھان کی بات اس کے دماغ میں ہتھوڑے کی طرح برسی۔ضبط سے مٹھیاں بھینچے آگے بڑھا۔

"انل چلیں۔ "

ہونق بنے بیٹھے انل کے پاس آکر اسے ہاتھ سے جانے کے لیے اشارہ کیا۔انل نے سٹپٹا کر ٹائی درست کی۔کھڑا ہوا اور اس کے پیچھے قدم بڑھا دیے۔اس کی تو جیسے جان میں جان آئی۔

Kitab Nagri Special

اسفند ملک ہمیشہ سے دران کے بجائے ساری معلومات اس سے نکلوانے کی کوشش کرتے تھے۔ پیچھے لاؤنج میں رہ جانے والے باقی تینوں نفوس اب بس خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

"اندر جو کہا وہ سچ ہے مطلب۔۔ "

انل نے قدم سے قدم ملاتے ہوئے پوچھا کیونکہ دران کے واقعی شادی کرنے کے بارے میں ابھی تک وہ بھی تذبذب کا شکار تھا۔

"یہ جو ہو رہا ہے۔ یہ سب ہو گا۔ جانتا تھا میں۔ اسی لیے اس لڑکی کو یہاں لایا ہوں اور اگر یہاں لایا ہوں تو کوئی مقصد تو ہو گا۔ مقصد سے پیچھے ہٹنا سیکھا نہیں میں نے "

اعتماد سے کہا۔ سیاہ چشمہ آنکھوں پر ٹکایا۔ ملازم سر جھکائے گاڑی کا دروازہ کھول رہا تھا۔ سکیورٹی گارڈ فوراً گاڑی کی اگلی نشست پر ڈرائیور کے ساتھ بیٹھا جبکہ انل دران کے ساتھ پچھلی نشست پر بیٹھا۔ گاڑی آہستگی سے کھلتے گیٹ کی طرف بڑھنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

☆☆☆☆

سورج کی سنہری مگر ٹھنڈی کرنیں سمندر کے نیلے شفاف پانی کو چھو رہی تھیں۔ امریکہ کے جنوب میں واقع یہ دلکش سمندر اس وقت معمول کی چہل پہل لئے ہوئے تھا۔ جہاں بہت سے لوگ ساحل پر سورج کی حدت سے لطف اندوز ہو رہے تھے وہاں ایک طرف گہرے سمندر میں ساحل کی طرف آتی سفید پاور موٹر بوٹ پوری رفتار

Kitab Nagri Special

سے پانی کو چیرتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔ سمندر کا پانی موٹر بوٹ کے پہیوں سنگ گھومتا ہوا اچھل اچھل کر اوپر بیٹھے نفس کو بھگو رہا تھا۔

دران سرخ رنگ کی بنا آستین کی جیکٹ کے نیچے جینز زیب تن کئے اپنی تمام طرر عنائیوں سمیت بوٹ پر براجمان تھا۔ مضبوط کسرتی بازوؤں کی رگیں بوٹ کے ہینڈل کو مضبوطی سے تھامنے کے باعث تنی اور ابھری ہوئی تھیں۔ آنکھوں پر لگا سیاہ چشمہ اور بھیگے ماتھے پر گرتے سنہری بال, چہرہ سختی کے آثار لیے ہوئے تھا۔ وہ اپنے پیچھے موجود دو بوٹ کو پوری رفتار کے ساتھ بوٹ بھاگتے ہوئے پیچھے چھوڑ رہا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ ان دونوں بوٹ پر موجود نفوس کی طرف سے ہونے والی لگاتار گولیوں کی بوچھاڑ سے خود کو بچا رہا تھا۔ وہ بڑی رائفیل کے ساتھ دران پر مسلسل گولیاں چلا رہے تھے جن سے بچنے کے لیے وہ بوٹ کے ہینڈل کو کبھی دائیں اور کبھی بائیں گھما رہا تھا۔ یہ سارا منظر ساحل سمندر پر لگے ہاروی پروڈکشن کے جدید کیمروں میں قید ہو رہا تھا۔ ہاروی پروڈکشن ٹیم اس منظر کو فلما رہی تھی۔

"کٹ۔ شارٹ بریک۔ ویلڈن درانگ۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بروس نے ہوا میں بازو اٹھایا اور پھر انگوٹھے کے نشان سے ریکارڈنگ کو روک دیا۔ امریکہ میں فلم کی بقیہ شوٹنگ تیسرے دن سے ہی شروع ہو چکی تھی۔ آج ایک چھ دن بعد فلمایا جانے والا یہ پہلا منظر تھا جس کا دورانیہ بیس منٹ تین سکینڈ رہنے کے بعد بروس نے ٹیک لے لیا تھا۔ دران کی بوٹ اب ساحل کے قریب پہنچ چکی تھی۔ جیسے ہی وہ پاور بوٹ ساحل پر روک کر نیچے اترا۔ ہاتھ میں ٹاول, پانی اور اس کا موبائل فون تھامے لڑکا تقریباً بھاگتا ہوا دران تک پہنچا۔

Kitab Nagri Special

"سر انل سر بہت بار فون کر چکے ہیں۔ کہہ رہے ہیں کوئی ضروری بات ہے "

پھولی سانس کے ساتھ لڑکا اسے انل کے بار بار فون آنے کی اطلاع دے رہا تھا۔ دران اب اپنی کیبن کار کی طرف بڑھ رہا تھا۔ انل کو وہ آج جوی کی ضروری چیزوں کی شاپنگ کا کام سونپ کر آیا تھا۔ جوی کو ابھی وہ درانگ ولاس سے ایک پل کے لیے باہر نکلنے نہیں دے سکتا تھا۔ وہ اس کے لیے سکیورٹی کا بھی تگڑا انتظام کروا چکا تھا۔ یہی وجہ تھی اس نے کل رات جوی کو اس کے تمام ضروری سامان کی ایک لسٹ تیار کرنے کے لیے کہا تھا۔

دران کے متوجہ ہوتے ہی لڑکے نے فون دران کی طرف بڑھایا۔ دران کے ہاتھ میں آتے ہی موبائل فون کی گھنٹی پھر سے بج اٹھی۔ موبائل سکرین پر انل کا نمبر جگمگا رہا تھا۔ اپنی کیبن کار کے قریب لگی کرسی پر بیٹھتے ہی اس نے فون کو کان سے لگایا۔ سیاہ چشمہ اب سر پر ٹکا تھا۔

"ہیلو ہوں بولو کیا ضروری بات ہے۔ "

فون اٹھاتے ہی سرعت سے پوچھا۔ لڑکا پانی کی بوتل کھول کر دینے کے بعد اب ٹاول سے دران کے بال خشک کرنے لگا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ضروی نہیں عجیب بات ہے " !

انل کی الجھی سی آواز ابھری۔ دران اب چہرہ اوپر اٹھائے پانی کی بوتل منہ کو لگائے ہوئے تھا۔

"مطلب کیا عجیب ہے؟ "

کچھ گھونٹ حلق میں انڈیلنے کے بعد پانی کی بوتل کو لبوں سے ہٹائے متوازن لہجے میں پوچھا۔

Kitab Nagri Special

"جوی نے اپنی ضرورت کی چیزوں کے لیے جو لسٹ دی تھی اس میں ایک عجیب بات ہے "

"بتاؤ گے تو ہی پتا چلے گا کیا عجیب بات ہے۔ "

دران نے ہاتھ کے اشارے سے لڑکے کو جانے کا کہا جواب اس کے کندھے اور بازو خشک کر رہا تھا۔لڑکا اس کے روکنے پر کندھے پر ٹاول ڈالے ایک طرف ہو گیا۔انل کے حیرت زدہ لہجے نے اسے بھی تشویش میں مبتلا کر دیا تھا ۔آخر کو ایسی بھی کیا عجیب بات تھی۔

"جوی نے اپنے ضروری سامان کی لسٹ میں قرآن پاک اور جائے نماز منگوایا ہے "

انل کی بات پر دران کے منہ کی طرف پانی کی بوتل لے جاتے ہوا ہاتھ تھم گیا۔پیشانی پر حیرانگی کے شکن ابھرے لیکن اگلے ہی پل معدوم ہوئے۔

"غور سے دیکھ قرآن نہیں بائبل ہو گی۔ "

"دران میں پڑھا لکھا ہوں۔صاف صاف لکھا ہے ٹرانسلیٹ اور تفسیر قرآن پاک اور ایک عدد جائے نماز۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انل اب کی بار اور الجھ کر اپنے ہر لفظ پر زور دے رہا تھا۔دران کی بھنوئیں کشادہ پیشانی پر پھر سے سمٹ گئیں۔

"وہ تو کریسیچین۔۔۔ "

"ایگزیکٹلی یہی تو میں کہہ رہا ہوں وہ تو کریسچین ہے پھر یہ قرآن پاک اور جائے نماز! ہے نہ کچھ عجیب؟ "

انل نے برجستہ اس کی بات کی تائید کی اور تشویش کو ہوا دی۔

Kitab Nagri Special

"عجیب تو ہے۔ وہ بھلا قرآن پاک اور جائے نماز کیوں منگوائے گی؟ "

دران نے پانی کی خالی بوتل پر سوچ انداز میں ایک طرف رکھی میز پر کھڑی کی۔ چشمے کو بالوں سے اتار کر پانی کی بوتل کے ساتھ رکھا۔

"میں یہ سوچ رہا تھا کہ شائد اس کو لے کر تمھارا جوڑ رہے۔ وہ کہیں تمھارے لیے۔۔۔ "

انل اپنی بات مکمل کیئے بنا خاموش ہو گیا۔ دران کی پیشانی پر حیرت زدہ شکن اب غصے کے شکن میں تبدیل ہو رہے تھے۔

درانگ ولا س میں تو اس دن کے بعد جوی سے اس کی کوئی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ لسٹ کا پیغام بھی اس نے کل رات روزین کے ہاتھ بھجوایا تھا لیکن ہاں وہ جوی کے ذہن میں پلتے عجیب خیالات کو باخوبی محسوس کرتا تھا۔ اس نے ان تمام خیالات کا ذکر انل سے بھی کیا تھا۔ جوی اس سے نا صرف بری طرح متاثر ہو چکی تھی بلکہ وہ اپنے دل و دماغ میں اسے اپنی زندگی کے سب سے اہم شخص مان بیٹھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سر اگلے ٹیک کے لیے آ جائیں "

پاس سے آتی آواز پر وہ خیالوں سے باہر نکل کر چونکا۔ لڑکا ہاتھ باندھے کھڑا اسے اگلے ٹیک کے لیے بلا رہا تھا۔

"سر سے بولو باقی کل مجھے گھر جانا ہے۔ "

چشمہ آنکھوں پر ٹکانے کے بعد ایک جھٹکے سے کرسی پر سے اٹھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا اب کار کی طرف جا رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

Kitab Nagri Special

"بے شک اللہ جسے چاہے ہدایت دیتا ہے۔ میں بہت بہت خوش ہوں آج۔ تم جوی سے جویریہ بن گئی ہو۔ "

آمنہ اس کے گلے لگی جذب سے بول رہی تھی۔اس کی آواز خوشی سے کانپ رہی تھی۔ سفید سوٹ میں سر پر دوپٹہ اوڑھے وہ جوی سے جویرہ بنی اس وقت آمنہ کے گھر کے مہمان خانے میں موجود تھی۔

کلمہ پڑھتے ہی جیسے دل روشن ہوا تھااور روح میں سکون اتر گیا تھا۔اس دن آمنہ کے سوال پوچھنے کے بعد سے آج بیس دن تک وہ کانٹوں پر لوٹ رہی تھی۔ آخر کار اس کا شعور اس کی عقل اور دل اللہ کے سچے دین کے اُگے گھٹنے ٹیک گئے۔ وہ تھک چکی تھی۔ کوئی سمیٹ لے یہ چاہتی تھی اور اللہ سے بڑی کوئی ذات نہیں تھی۔

بہت کوشش کے باوجود وہ چرچ میں اور بائبل میں وہ سکون حاصل نہیں کر سکی تھی جو اسے قرآن کا ترجمہ پڑھ کر ملتا تھا۔ بے شک اس نے یہ قدم دران کے لیے اٹھایا تھا لیکن آج اس کے ساتھ اللہ سے اور اس دین سے محبت بھی جڑ گئی تھی۔ آمنہ کے ابا نے اس کے مذہب تبدیل کرنے کی ساری کاروائی مکمل کی تھی۔

"تم خوش ہو نہ جویریہ؟ "

آمنہ نے ایک دم اس سے الگ ہو کر سوال کیا۔ اس نے آہستگی سے سر ہلا دیا۔ بے آواز آنسو گال بھگو رہے تھے۔

"ڈرنا مت ثابت قدم رہنا ہمیشہ "

آمنہ نے ٹھوڑی سے اس کا چہرہ پکڑ کر اوپر اٹھایا۔

"شیطان بہت بہکائے گا۔ روڑے اٹکائے گا۔ مشکلات آئیں گی لیکن یقین جانو یہ اس کے آخری وار ہوں گے۔
"

Kitab Nagri Special

آمنہ بہت محبت سے اسے دین پر قائم رہنے اور بہادر رہنے کی تلقین کر رہی تھی۔ بے شک وہ ایک باسل تھی۔ جو ہر رشتے ہر چیز کو پس پشت ڈالے ہدایت کے رستے پر چل نکلی تھی۔ گہری سانس لیے اس نے مسکرا کر سر ہلا دیا۔

☆☆☆☆☆☆

ضبط کرتا ہوں تو گھٹتا ہے قفس میں مرا دم

آہ کرتا ہوں تو صیاد خفا ہوتا ہے

گھڑی کی ٹک ٹک، کانچ سا خوبصورت پنجرہ، کشادہ گداز نرم بیڈ، بیڈ پر لیٹی وہ پوری آنکھیں کھول کر چھت کو گھور رہی تھی۔ آہ چھت کو نہیں اس حسین پنجرے کے اوپری نوکیلے سرے کو گھور رہی تھی۔ ہلکے گلابی رنگ کی گرم پوری گردن کو ڈھانپتی جرسی کے نیچے سفید جینز میں ملبوس، کھلے گھنگرالے بالوں کی ایک طرف مانگ نکالے وہ ٹیرس میں کھلتی کھلی کھڑکی سے آتی سرد ہوا سے بے نیاز خیالوں میں گم تھی۔

پچھلے چھ دن سے وہ اس قید میں تھی۔ رنگے برنگے کھانے، بیش قیمت لباس ہر سہولت موجود تھی۔ مگر تنہائی اور یہ خاموشی قید نہیں تھی تو اور کیا تھی۔ حسین قید کہا جائے تو غلط نہیں لیکن قید تو قید ہے۔ یہاں وہ خود کو اس ماحول کا حصہ تسلیم نہیں کر پا رہی تھی۔ روبی کا رویہ، دران کی پل پل بدلتی شخصیت، اس کمرے کا ہی ہو کر رہ جانا۔ ٹیرس سے بیڈ اور بیڈ سے ٹیرس وہ تین دن میں عجیب اضطرابی کیفیت کا شکار ہو چکی تھی۔ اس ہفتے دران نے شادی کا کہہ دیا تھا کس دن یہ ابھی تک اسے نہیں معلوم تھا۔

Kitab Nagri Special

اس نرم قیمیتی بیڈ اور ہر سہولت میں بھی دل نے سکون نا پا کر اس بات پر یقین کر لیا کہ سکون فقط اللہ کے ذکر میں ہے۔تب بھی جب آپ کے پاس کچھ نہ ہو اور تب بھی جب سب ہو۔اسے اللہ کی طرف واپس لوٹے تو بہت دن ہو چلے تھے لیکن درست طریقے سے اس کے روبرو اس کے سجدے میں گر کر توبہ کرنا ضروری تھا۔یہی وجہ تھی اس نے کل دران کے پیغام پر شکر ادا کیا۔اسے قرآن اور جائے نماز چاہیے تھا۔مطلب اسے سکون چاہیے تھا ۔

اسے لگا کہ دران مسلمان ہے تو گھر میں قرآن پاک ہو گا مگر روزین سے پتہ چلا کہ گھر میں قرآن پاک کیا جائے نماز بھی نہیں ہے۔ضرورت کی ہر چیز پہلے سے موجود تھی اس لیے اس نے لسٹ میں قرآن اور جائے نماز لکھ دیا تھا۔

یونہی چت لیٹے وہ چھت پر نگاہ جمائے ہوئی تھی۔جب ہلکی سی دستک کے فوراً بعد دروازہ کھلا اور سرخ چہرے کے ساتھ دران دندناتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔ گرے ہڈی اور نیچے تنگ جینز پہنے وہ اسے غصے سے گھورتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔جتنی دیر میں وہ حیرت زدہ اٹھ کر بیٹھی دران بیڈ کے پاس اس کے سر پر پہنچ چکا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ کیا فضول حرکت ہے؟ "

سپاٹ مگر غصے سے بھرا لہجہ تھا۔جویریہ نے حیرت سے چہرہ اوپر کیئے اس کو دیکھا۔چہرہ بالکل لہجے سے میل کھا رہا تھا۔

"کہ۔۔کیا فضول حرکت؟ "

Kitab Nagri Special

سراسیمگی میں آہستگی سے پوچھتی ہوئی وہ کھڑی ہوئی تو اس کے وجود کے سامنے چھوئی موئی سا احساس ہوا۔ حیرت اب بھی سیاہ آنکھوں میں جھلک رہی تھی۔

"تم نے کل لسٹ میں کیا منگوایا ہے ؟ "

دانت پیستے ہوئے سوال کیا۔ جویرہ ہونقوں کی طرح اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ سات سال پہلے چھت کی ملاقات کے بعد وہ آج اس پر اسی انداز میں برہم ہو رہا تھا۔ ایک دم سے لگا اتنے دن میں ان کے درمیان کچھ نہیں تھا۔

"میری ضرورت کی چیزیں اور کیا۔ "

معصومیت سے حیران آنکھوں کو اس پر گاڑے جواب دیا۔ دران کی پیشانی پر پڑے بل اور گہرے ہوئے۔

"دیکھو یہ سب جو میں کر رہا ہوں اور جو کرنے جا رہا ہوں۔ یہ صرف اور صرف ناٹک ہے کیونکہ اپنا امیج بچانے کے لیے میں پوری دنیا کے سامنے تمہیں پرپوز کر چکا ہوں۔ اس کے لیے اب مجھے اس رشتے کو پوری دنیا کے سامنے ختم کرنے کے لیے کچھ وقت درکار ہے۔ دیٹس اٹ۔"

ہاتھ کو ہوا میں سیدھا تانے وہ اس پر رعب سے گرجا۔ جویرہ نے ناسمجھی سے بھنویں اکٹھی کیں۔ وہ کہنا کیا چاہ رہا تھا ۔ کس بات پر اتنا برہم تھا۔

"تم مجھے لے کر کیا سوچتی ہو۔ کیا چاہتی ہو مجھے اس سب میں اور تم میں قطعاً کوئی دلچسپی نہیں۔ اس لیے مجھے اور اس شادی کو لے کر اتنا سنجیدہ ہونے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ "

Kitab Nagri Special

حقارت بھرا لہجہ ہی نہیں تھا اس کی آنکھوں میں بھی عجیب حقارت جیسے آثار تھے۔جویریہ کو زمین میں گڑ جانے جیسے احساس نے آگھیرا۔وہ جویرہ کے اتنے بڑے قدم سے گھبرا گیا تھا۔ایک ہی پل میں اسے سبرینا, رانیہ, رینا سب یاد آگئی تھیں۔

"میں نے کیا کیا ہے ؟"

گھٹی سی آواز میں اپنا قصور پوچھا۔وہ واقعی الجھ گئی تھی آخر دران کو کس بات کا غصہ تھا جس پر وہ یوں جلی کٹی سنا رہا تھا۔

"تم میرے لیے مذہب تبدیل کرنے جا رہی ہو۔یہ بیوقوفی نہیں تو اور کیا ہے ؟چند دن کے رشتے کو لے کر تم اتنا آگے کیوں بڑھ رہی ہو ؟شادی میں کر رہا ہوں۔میں نے کب کہا تم سے کہ تم میرے لیے اور اس فیک شادی کے لیے مسلمان ہو جاؤ؟ "

دران کے لہجے میں درشتی اور برہمی اس کی آنکھیں نم کر گئی۔وہ جو یہاں کھڑا اسے ایک عام سی لالچی لڑکی سمجھ رہا تھا جو شائد اس کی دولت کو دیکھ کر ایک ناٹک کو سچ بنانے کے خواب دیکھنے لگی تھی۔ایک پل میں دران نے خود کو اس مقام سے گرایا تھا جو عزت کے نام پر وہ اسے دے چکی تھی۔دل پھٹنے جیسا احساس تھا۔کانوں سے دھواں نکلنے لگا۔گال تپنے لگے۔

"آپ سے کس نے کہا میں آپ کے لیے مذہب تبدیل کرنے جا رہی ہوں ؟ "

آنسوؤں پر بندھ باندھتی روندھائی بھاری آواز تھی۔

Kitab Nagri Special

"لسٹ میں وہ قرآن پاک اور جائے نماز۔۔۔کیا ہے وہ سب پھر؟ "

دران نے تاہنوز ماتھے پر شکن ڈالے پوچھا۔جویریہ نے بمشکل آنکھوں کے کناروں سے ٹپک جانے والے آنسوؤں کو اندر انڈیلا۔گلے میں کانٹوں کی چبھن جیسا احساس ہوا۔چہرے پر پل بھر میں سختی عود آئی۔

"وہ سب میری ضرورت کی چیزیں ہیں جن کا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ "

سپاٹ چہرے کے ساتھ اب کی باراس نے لہجے میں سختی شامل کی۔وہ آخر خود کو سمجھتا کیا ہے اور مجھے کیا سمجھنے لگا ہے۔اس سے بے پناہ محبت کرنے کے باوجود آج تک اس نے کبھی اس کو لے کر کوئی خواب نہیں دیکھا تھا۔ کیونکہ وہ جانتی تھی وہ ہر لحاظ سے اس کی دسترس اور اس کی اوقات سے کہیں اونچا ہے۔

دران نے کچھ بولنے کے لب کھولے۔اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور حقیر جملہ اس کی شان میں کہتا وہ سخت لہجے میں اس کی بات کاٹ چکی تھی۔

"میں مسلمان ہوں۔میں آج سے چھ ماہ پہلے ہی اسلام قبول کر چکی تھی۔"

دران جو کچھ بولنے ہی والا تھا اس کی بات پر وہیں رک گیا۔وہ ضبط سے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ کھڑی تھی۔ آنکھوں میں لالی کے ساتھ نمی اتر رہی تھی۔ذلت کے احساس سے وجود کپکپا رہا تھا جس پر وہ بمشکل قابو پا رہی تھی ۔

"بس بھٹک گئی تھی یا یوں سمجھے شیطان نے کمزور کر دیا تھا اور اب مجھے اس بھٹک جانے کی اللہ سے معافی مانگنی ہے۔پھر سے پاک ہونا۔کلمہ پڑھنا ہے۔ "

Kitab Nagri Special

پورے اعتماد سے حیرت زدہ کھڑے دران کی طرف دیکھا۔ آج تک کسی لڑکی نے اس کی آنکھوں میں یوں دیکھ کر بات نہیں کی تھی۔ پراعتماد سے پر اعتماد لڑکی۔ حسین سے حسین لڑکی اس کے آگے ڈگمگا جاتی تھی۔

"آپ غلطی فہمی کا شکار نہ ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ میں یہاں بس چند دن کی مہمان ہوں۔ میں بھی آپ کے احسانوں کے بدلہ اتارنے کی غرض سے یہ سب کر رہی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے دل میں اور کچھ نہیں۔ امید کرتی ہوں آئندہ آپ میری پرسنل لائف میں انٹر فئیر نہیں کریں گے۔ "

اس کے لہجے میں اب بلا کی سختی اور درشتی تھی جبکہ ضبط اور غصے کے باعث جسم اب بھی ہولے ہولے کانپ رہا تھا ۔ جس سے آپ پوری دنیا سے زیادہ محبت کریں اس کی آنکھوں میں خود کے لیے حقارت سوہانے روح ہوتی ہے۔

"میں کرسچین ہوں یا مسلمان آپ کو اس بات سے کیا لینا دینا۔ آپ کو مجھ سے مدد چاہیے میں تیار ہوں۔ مجھے اور میرے مذہب کو لے کر آئندہ آپ میری انسلٹ ہر گز نہیں کریں گے اور نہ میں یہ برداشت کروں گی۔ "

جویریہ نے ناک پھلائے دران کی آنکھوں میں جھانکتے دوٹوک کہا۔ ایک دو سکینڈ کی خاموشی دونوں کے بیچ حائل رہی۔ پھر دران نے پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے۔ چہرے کا رُخ اور آنکھوں کا زاویہ موڑا۔

"سوری "

آہستگی سے کہا۔ سرعت سے پلٹا دو قدم آگے بڑھا۔ رکا اور پھر سے جویریہ کی طرف پلٹا۔ ماتھے پر تیوری پھر سے چڑھی تھی۔ وہ اس کی اتنی باتیں سن کیسے گیا تھا اور معافی کیوں مانگ لی تھی۔ کس بات کا مان تھا اس لڑکی کو خود پر

۔

Kitab Nagri Special

"بائی دے وے۔ مس جوی اب بھی آپ کو یہاں صرف میں نے خود کے لیے نہیں آپ کے لیے بھی رکھا ہے ۔شیون ابھی بھولا نہیں ہے آپکو۔ پاگلوں کی طرح تلاش کر رہا ہے۔ "

نخوت سے ناک چڑھائے جواب دیا۔ بڑا احسان جتانے والا انداز تھا۔دران ملک کسی کو پلٹ کر جواب نہ دینے والا آج ایک لڑکی کی باتوں پر ہتک کیوں محسوس کر گیا تھا کہ اس کی برابری میں آکر اسے جواب دے رہا تھا۔

"مجھے آپ سے ملوانے والا میرا اللہ ہے۔اس نے آپکو ذریعہ بنایا ہے آپ میرے خدامت بنیں تو اچھا ہے۔ بے شک میرا رواں رواں آپ کا احسان مند ہے مگر میں نے آپکو مجبور نہیں کیا کہ آپ میری حفاظت کریں۔ میرا اللہ ایک دروازہ بند ہونے پر سو دروازے کھول دیتا ہے۔مجھے یقین ہے اگر آپ مجھے چھوڑ بھی دیتے ہیں تو کل وہ میرے بچاؤ کا کوئی اور ذریعہ بنا دے گا۔"

وثوق سے آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ایک ایک لفظ چبا کر ادا کرتی وہ دران کو ورطہ حیرت میں مبتلا کر رہی تھی۔

دران ملک جس نے بچپن سے لے کر آج تک لڑکیوں کو اپنی ایک اٹھتی نگاہ پر آہیں بھرتے دیکھا اور اب تو وہ ایک سٹار تھا سپر سٹار۔ خوبرو، بہادر، مالدار۔ کیا سبرینا۔ کیا رانیہ۔ کیا رینا اور کچھ دیر پہلے تک تو سامنے کھڑی اس لڑکی کے بارے میں بھی اس کا یہی خیال تھا کہ وہ اس پر مرتی ہے۔نا جانے کیوں عجیب سی وحشت نے آن گھیرا وہ تلملا کر مڑا۔ بہت جلد اس سے جان چھڑانی ہے۔احسان فراموش کہیں کی۔

"سنیں "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

عقب سے بڑے رعب سے پکارا۔ دران کے قدم نا چاہتے ہوئے بھی تھم گئے لیکن وہ پلٹا نہیں۔ دران کے نہ مڑنے پر وہ سینے پر ہاتھ باندھے اس کے سامنے آئی۔

"ایک بات اور۔ میرا اسلامی نام جویریہ ہے۔ چاہتی ہوں آج کے بعد اب آپ مجھے میرے اسلامی نام سے پکاریں۔ "

بلا کا اعتماد تھا لہجے میں۔ دران سے رکنا محال ہوا۔ بنا کوئی جواب دیے وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکلا۔ وہ جو تن کر کھڑی تھی کندھے ایک دم ڈھلک گئے۔ آنسوؤں پر باندھا بندھ ختم ہوا۔ پہلے آنکھوں کی پتلیوں میں نمکین پانی کی دبیز تہہ چمکی اور پھر لڑی ٹوٹ کے گال بھگو گئی۔ آنکھوں کو آہستہ سے بند کیا تو جیسے گرم نمکین پانی کا سیلاب تھا کوئی جو بہہ نکلا۔

"جویریہ مائی فٹ۔ کل تک میرے احسان کے نیچے دبی جا رہی تھی۔ آج میرے گھر میں ہی کھڑے ہو کر مجھے سنا دیا "

لفٹ کے سامنے کھڑا۔ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ دانت پیستے ہوئے سوچ رہا تھا۔ لفٹ کا دروازہ نرمی سے کھلا ناک پھلائے وہ لفٹ میں داخل ہوا۔

"دران ملک اس نے کچھ غلط بھی نہیں کہا۔ تم نے بنا پوچھے اسے اتنی سنا دیں۔ سوچیں بھانپ لینے کا اتنا بھرم ہو گیا تھا۔ یہ کیسے سوچ لیا کہ وہ لڑکی بھی باقی لڑکیوں کی طرح مر مٹی ہے تم پر "خود سے ہی نگاہیں چرائے اس نے جلدی سے پینٹ کی جیب میں سے موبائل نکالا اور خود کو مصروف کرنے کی ناکام کوشش کی۔

Kitab Nagri Special

☆☆☆☆☆

ملک ہاؤس میں اتوار کے دن کی یہ صبح معمول کی چہل پہل سے ہٹ کر سنسان تھی۔ لاؤنج سے ٹی وی پر چلتے خبرنامے کی مدھم سی آتی آواز کے علاوہ اور کوئی آواز نہیں تھی۔ دیوار پر لگی گھڑی صبح کے نو بجا رہی تھی۔ یاور کو گزرے آج پورے چار ماہ بیت چکے تھے۔

گھر کا ہر فرد اس کلفت سے آہستہ آہستہ خود کو نکالنے میں کامیاب ہو کر اب اپنے معمولات پر واپس آ چکا تھا۔ اتوار کا دن باقی دنوں کی نسبت ذرا الگ تھا۔ اس وقت فقط اسفند ملک لاؤنج میں لگے صوفے پر بیٹھے سامنے میز پر کاروبار کے کاغذات کا انبار لگائے، اس پر گردن جھکائے بیٹھے تھے۔ ہلکی آواز میں سامنے چلتا ٹی وی ان کی عدم توجہی کا شکار تھا۔ یاور کے بیمار ہوتے ہی اس کی ملازمت بھی ختم ہو گئی تھی۔ ملک ہاؤس پھر سے تنگ دستی کا شکار ہونے لگا تھا۔ سارا بوجھ اسفند ملک کے کندھوں پر آن گرا تھا۔ برہان کو وہ یاور کی زندگی میں باہر پڑھنے بھیج چکے تھے۔ اس کے خرچے الگ تھے۔ نوین ملک کی تمام دولت دران کو ٹرانسفر ہونے میں اب کچھ ماہ ہی باقی تھے لیکن تب تک گھر کا سارا خرچہ سنبھالنا ان کے کندھوں پر تھا۔ قریب سے قدموں کی چاپ سنائی دینے پر ملک اسفند نے جھکا سر اوپر اٹھایا۔

سیاہ ٹراؤزر شرٹ پہنے دران لاؤنج کے دروازے پر کھڑا ٹکٹکی باندھے ان کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔ وہ شائد جاگنگ سے واپس لوٹا تھا۔

Kitab Nagri Special

وہ جانتا تھا ملک اسفند سے ملاقات کا اس سے اچھا وقت کوئی نہیں تھا کیونکہ اس وقت سب لوگ سو رہے تھے اور گھر میں اس کے علاوہ صرف وہی تھے جو اتنی صبح اٹھ جاتے تھے۔

"دران آؤ آؤ۔ وہاں کیوں کھڑے ہو۔ "

اسفند ملک کاغذات پر پیپر ویٹ رکھتے پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ دران نے سپاٹ چہرے کے ساتھ قدم آگے بڑھائے۔ صوفے کے قریب آکر وہ پھر سے اسی طرح چپ چاپ رک گیا۔ ذہن چار ماہ سے کشمکش کا شکار تھا۔ بہت کوشش کے باوجود وہ یاور کی باتوں کو ذہن سے نہیں نکال سکا تھا۔

ہر شام گھنٹوں وہ انل کے فلیٹ کی عمارت کے آگے بنے پارک میں بیٹھا یاور کی باتوں کو سوچتا رہتا تھا۔ صبح سے گھر سے نکلتا اور رات گئے واپس آکر اپنے کمرے میں بند ہو جاتا۔

وہ بہت بدل گیا تھا۔ وہ دران جو جی جی کرتا سب کے کام کرتا تھا اب اول تو سارا دن گھر میں نظر نہ آتا اگر آ بھی جاتا تو ان سنی کرتا پاس سے گزر جاتا۔ گھر والے اس کے اندر پکتے لاوے سے بے خبر یہ سب یاور سے محبت کا نتیجہ سوچ کر خاموش ہو گئے تھے۔ اس خاموشی کا روزہ رکھے اسے چار ماہ گزر چکے تھے اور آج وہ انل کے ساتھ جانے کے بجائے گھر واپس آگیا تھا۔

"بیٹھ جاؤ۔ میں بھی تمھارے پاس آنے والا تھا۔ تمہیں اب یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے لینا چاہیے۔"

اسفند ملک نے سامنے صوفے کی طرف اشارے کرتے ہوئے ایک ہی سانس میں بات مکمل کی۔ دران خاموشی سے صوفے پر بیٹھ چکا تھا۔ یاور کی بیماری کی وجہ سے وہ اپنا پڑھائی کا ایک سال چھوڑ چکا تھا۔

Kitab Nagri Special

"اتنے اچھے نمبر تھے۔کسی بھی اچھی یونیورسٹی میں ایڈمیشن مل جائے گا بلکہ تم ایسا کیوں نہیں کرتے پروفیسر اختر سے مل لو۔میں ان سے بات کرتا ہوں تمھارے متعلق "

اسفند ملک نے اختر کے یاد آجانے پر جوش سے کہا۔پروفیسر اختر اسفند ملک کے قریبی دوست تھے اور کراچی یونیورسٹی میں سنئیر پروفیسر کے عہدے پر فائز تھے۔دران نے سر کو ہلکا سا جھکایا۔بال جو ماتھے پر گرے تھے اب ہوا میں جھول گئے تھے۔

"کیا ہوا چپ کیوں ہو؟کوئی پریشانی ہے کیا؟کیا حلیہ بنا رکھا ہے۔بال اتنے لمبے ہو رہے ہیں۔بال کٹواو۔شیو بناو۔کوئی انسانوں والے حلیے میں آؤ بھئی۔ "

اسفند ملک اب فکرمندی سے اس کا جائزہ لیتے ہوئے حلیہ سنوارنے کی تلقین کر رہے تھے جبکہ وہ اسی طرح مجسم بنا بیٹھا تھا۔

"ایسے حلیے میں مت جانا اختر کے پاس۔ڈھنگ کے کپڑے پہن کر اور حلیہ درست کر کے جانا"اسفند ملک مسلسل اسے سمجھاتے ہوئے ایکدم سے اس کی گہری اور طویل خاموشی کو بھانپتے ہوئے رکے۔

"دران کیا اماں نے کہا کچھ؟یا پھر کسی اور نے؟بتاؤ میں خبر۔۔ "

"میں کس کا بیٹا ہوں؟"

Kitab Nagri Special

دران نے ایکدم سر اوپر اٹھائے سپاٹ لہجے میں سوال کیا۔اسفند ملک کے آواز تھمی اور آنکھیں حیرت سے ساکن ہوئیں۔وہ مردہ سی آنکھیں پوری اسفند ملک پر گاڑے ہوئے تھا۔چند سکینڈ کی بے یقینی میں گزری خاموشی کو اسفند ملک کے جواب نے ختم کیا۔

"مہ۔۔مطلب کس کے کیا نوین بھائی کے بیٹے۔۔۔"

"میں ان کا بیٹا نہیں ہوں۔"

دران سپاٹ لہجے میں پھر سے ان کی بات کاٹ چکا تھا۔اسفند ملک کا دماغ اس وقت منجمند ہو چکا تھا۔انہیں حیرت کا شدید ترین جھٹکا لگا تھا۔وہ بغور ران کو دیکھ رہا تھا۔وہ الجھ گئے تھے۔دماغ تیزی سے لمحات دہرا رہا تھا کہ کہاں ان سے کوئی ایسی غلطی ہوئی کہ دران آج یہ پوچھ رہا ہے۔

"تو پھر کس کے بیٹے ہو؟"

گہری سانس لے کر الٹا سوال کر دیا۔دران کے لبوں پر استہزائیہ مسکراہٹ ابھری۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ مجھے نہیں آپ کو پتا ہے۔"

چہرے کو ہلکا سا خم دیتے ہوئے پورے وثوق سے کہا۔

"مجھے تو یہ پتا ہے کہ تم نوین بھائی کے بیٹے ہو۔"

اسفند ملک نے کندھے اچکائے لہجہ بمشکل متوازن رکھنے کی کوشش کی وہ نگاہیں مکمل طور پر نہیں ملا رہے تھے۔

Kitab Nagri Special

"یہ کیسے پتا ہے آپ کو؟ "

برجستہ کہا۔اسفند ملک پھر سے چپ ہوئے۔ناک کے نتھنے پھولے چہرہ اب سرخ ہو رہا تھا ایسے جیسے کوئی بہت ضبط کر رہا ہو۔

"دیکھو دران تم بچے ہو۔اپنی پڑھائی پر توجہ دو اور۔۔ "

"میں بچہ نہیں ہوں۔ "

ہنوز وہی لہجہ۔۔۔ ٹھہرا لہجہ۔۔۔بیزار لہجہ۔۔۔

"ٹھیک ہے بچے نہیں ہو لیکن گڑے مردے کیوں اُکھاڑ رہے ہو۔یہ کیا سُوجھی ہے آج تمہیں؟ "

تیوری چڑھائے پوچھا۔

"مجھے یاور چاچو سب بتا گئے ہیں۔ "

دھماکہ کیا تھا۔اسفند ملک کا سارا اعتماد پل بھر میں ختم ہوا۔

"کیا۔۔کیا بتا گیا ہے یاور تمہیں؟ "

اب کی بار اسفند کے چہرے پر غصے کے آثار تھے۔ضبط بس جیسے ختم ہونے کو تھا۔

"آج تک میں خود کو جن کا بیٹا سمجھتا رہا ہوں میں ان کا بیٹا نہیں ہوں۔ "

"اچھا۔۔اور یاور کو یہ سب کیسے پتا تھا؟ "

Kitab Nagri Special

اسفند ملک نے اعتماد کو پھر سے چہرے پر سجاتے ہوئے طنزیہ لہجہ اپناتے ہوئے پوچھا۔دران نے صرف دیکھنے پر اکتفا کیا۔

"دیکھو دران۔میں نوین بھائی کی ڈیڈ باڈی کے ساتھ ہی امریکہ سے واپس آگیا تھا۔امریکہ میں انہوں نے ایک یہودی عورت سے شادی کی ہوئی تھی یہ سب جانتے تھے۔ "

اسفند ملک کا لہجہ سنجیدہ تھا۔دران ان کے الفاظ اور چہرے کے اتار چڑھاؤ کو دیکھنے کے بجائے کچھ اور ہی کھوج رہا تھا۔

"وہ ماں بننے والی تھی یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔ایک سال بعد تمھاری ماں پاکستان آئی اور تمہیں میرے حوالے کر کے واپس چلی گئی۔وہ آگے بڑھنا چاہتی تھی اور تم اس کی اگلی زندگی میں رکاوٹ بن رہے تھے۔ "

"یاور چاچو نے پھر ایسا کیوں کہا مجھے " !

دران کی سوئی اب بھی وہیں اٹکی تھی۔اسفند ملک کی بات کو پھر سے کاٹتے ہوئے وہ یاور کی کہی بات پر اٹل تھا۔

"یاور کو یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی۔اسے یہ سب کیسے پتا تھا؟اس نے یہ غلط اندازے کیوں لگائے تھا؟مجھے اس سب کے بارے میں نہیں پتا۔اور میں یہ چاہتا ہوں تم بھی اس بات کو بھول جاؤ۔ "

اسفند ملک نے تیوری چڑھائے ناگواری سے دوٹوک کہا اور اپنی طرف سے بات ختم کرتے ہوئے سر پھر سے میز پر کھلے کاغذوں پر جھکا دیا۔

"مجھے میری ماں کا پتہ مل سکتا ہے؟ "

Kitab Nagri Special

دران کے اگلے مطالبے نے اسفند ملک کی پیشانی پر موجود شکن کو مزید گہرا کیا۔جھکا چہرہ ایک جھٹکے سے اوپر اٹھایا۔ لب بھینچے گھور کر دران کی طرف دیکھا۔انیس سالہ دران آج تن کر اس کے سامنے بیٹھا پچھلے دنوں کے دران سے یکسر مختلف لگ رہا تھا۔

"جب وہ تمہیں مجھے سونپ کر گئی تھی۔وہ تم سے اور ہم سے ہر تعلق توڑ گئی تھی۔میں کیا وہ خود جان بوجھ کر ہمیں اپنا کوئی اتا پتہ نہیں دے کر گئی۔ "

"مجھے انہیں تلاش کرنا ہے۔ "

دران کا لہجہ اٹل تھا۔اسفند ملک کے اعصاب تن گئے۔

"دران تلاش ان کو کیا جاتا ہے جن سے کسی تعلق کی امید ہو۔اگر تمہاری ماں کو ذرا سا بھی احساس ہوتا۔کیا وہ اتنے سال تم سے ملے بنا رہتی؟اب تم اسے تلاش کر بھی لیتے ہو تو کیا۔"اسفند ملک اب غصے سے ہوا میں ہاتھ جھلاتے اس کو سمجھا رہے تھے۔وہ اب چہرے کے بجائے اسفند ملک کے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا۔

وہ جھوٹ بول رہے تھے۔سراسر جھوٹ۔بات صرف نوین ملک کے اس کے باپ نہ ہونے تک مخفی نہیں تھی اس سے بھی گہری تھی۔

"تم نوین بھائی کے ہی بیٹے ہو ہمارا خون ہو۔یہ ہی حقیقت ہے اور بس۔ماضی کو کریدنے والوں کے ہاتھ کچھ نہیں آتا۔تمہارے لیے نوین بھائی اتنا کچھ چھوڑ کر گئے ہیں جو تمہیں سنبھالنا ہے۔ "

"آپ سب شازیہ پھپھو کے نام کر دیں۔ "

Kitab Nagri Special

سپاٹ لہجے میں ان کے ہاتھوں پر ہی نگاہیں گاڑے فیصلہ سنایا۔

"دران ہوش میں تو ہو؟ "

اب کی بار اسفند ملک کی آنکھیں پوری کھل گئی تھیں۔ لہجہ اور چہرہ دونوں متعجب تھے۔

"جی پورے ہوش میں ہوں۔ مجھے کچھ نہیں چاہیے۔ آپ ساری جائیداد شازیہ پھپھو کے نام کر دیں۔ "

دوٹوک اپنی بات پر ڈٹ کر جواب دیا۔

"دیکھو دران میں نہیں جانتا کہ یاور تمہیں کیا کہہ گیا ہے کیا نہیں لیکن یہ سچ ہے تم نوین بھائی کا خون ہو اور میں یہ سب جانتے بوجھتے تمھارا حق کسی اور کے حوالے کیوں کر دوں بھلا؟ "

ضبط کی آخری حدود کو چھوتی اسفند ملک کی آواز اب اونچی ہو رہی تھی۔

"کیا ہوا ہے اسفی؟ کس پر چلا رہے ہو؟ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لاؤنج کے ساتھ ملحقہ چھوٹے کمرے سے آتی دستگیر بیگم کی عمر رسیدہ کانپتی آواز پر اسفند ملک نے کندھے ڈھلکائے سانس باہر انڈیلی۔ پھر دونوں آبروُ چڑھائے بغور دران کی طرف دیکھا۔

"تم بڑے ہو گئے ہو لیکن اتنے نہیں کہ تم جو بھی بکواس کرو گے میں سنتا جاؤں گا۔ صبح یونیورسٹی میں ایڈمیشن کرواؤ اپنا۔ میں اختر صاحب سے بات کرتا ہوں ابھی ان سے مل لینا۔ "

Kitab Nagri Special

اسفند ملک نے غصے سے گھورتے ہوئے بات ختم کی اور پھر میز پر پڑا موبائل اٹھائے کمرے کی طرف قدم بڑھا دیے جہاں سے دستگیر بیگم اب بھی ان کو پکار رہی تھیں۔

"اسفی مجھے بستر سے اٹھاؤ۔"

"دران ہے کیا باہر اس کو کہو مجھے اٹھائے آکر۔"

"کیا یاد رہی سگا تھا بس اس کا جو ہم سے ہر تعلق توڑے بیٹھا ہے۔"

"سارا دن گھر سے غائب رہتا ہے۔گھر کے کام بھی نہیں کرتا اب۔"

دران کے لاؤنج سے باہر جاتے قدموں کے ساتھ ساتھ دستگیر بیگم کی آواز آہستہ آہستہ آنا بند ہوئی۔اسفند ملک اس سے بہت کچھ چھپا رہے تھے اور وہ اسے ایسے کچھ بھی نہیں بتائیں گے یہ وہ باخوبی جان چکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

Kitab Nagri

"پتہ چلا کچھ آج صبح درانگ نے خاموشی سے شادی کرلی۔"

www.kitabnagri.com

ہاروی کے کان کو لگے فون میں سے بروس کی تردد بھری آواز ابھری۔۔وہ بنچ پر سفید ٹاول گاؤن میں ملبوس ٹانگیں پسارے بیٹھا, سگریٹ کے کش لگ رہا تھا۔گیلے بالوں سے صاف ظاہر تھا وہ کچھ دیر پہلے تیراکی سے فارغ ہوا ہے۔

"ہاں چلا۔"

Kitab Nagri Special

مختصر جواب دیا اور نخوت سے سوئمنگ پول کے بینچ کے پاس پڑے ایش ٹرے میں سگریٹ کی راکھ کو جھاڑا۔

"تمہیں حیرت نہیں ہوئی کیا؟"

بروس نے حیرانگی سے اس کے عام سے لہجے میں جواب دینے پر استفسار کیا۔ کچھ دیر پہلے ہی خبروں کے ذریعے اسے پتا چلا کہ درانگ نے سادگی سے جویریہ عرف جوی نامی اس لڑکی سے پیپر میرج کر لی ہے۔

"نہیں "

گہری سانس لی۔ پاس پڑے گلاس کو اٹھایا اور سگریٹ کے ایک کش کے بعد گلاس کے پیندے میں موجود محلول کو اپنے حلق میں انڈیلا۔ دوسری طرف بروس خاموش تھا۔

"وہ پہلے کب اپنی ذاتی زندگی کو لے کر ایسے کوئی اہتمام یا پھر تقریب کرتا ہے۔ نہ کبھی اپنی سالگرہ منائی نہ کوئی اور خوشی تو شادی بھی ایسے ہی کر لی۔ اس میں حیرانگی کیا۔ "

ہاروی کا لہجہ اکھڑا سا تھا۔ دران کے قصے کے بعد وہ بروس سے اسی لب و لہجے میں گفتگو کرنے لگا تھا۔

"پھر بھی درانگ والاس میں پارٹی تو کرتا رہتا ہے نہ؟ یاد نہیں راجر کی کامیابی کے بعد کتنی بڑی پارٹی دی تھی اس نے؟ "

"ہاں لیکن وہ فلم کی کامیابی تھی۔ "

برجستہ جواب دیا۔ خالی گلاس کو میز پر رکھا۔

Kitab Nagri Special

"مجھے یہ لگتا تھا وہ اس بات کو بہت زیادہ ہائی لائیٹ کرے گا لیکن وہ تو لڑکی کو یوں چھپائے بیٹھا ہے۔ حیران ہوں کیا سچ میں لڑکی سے پیار کرتا ہے؟ "

بروس کے سوال پر ہاروی نے غصے سے بھنویں سکیڑیں۔

"نہیں معلوم اور اس سچ کو جاننے میں کوئی دلچسپی بھی نہیں رکھتا۔ تم بھی یہ اوٹ پٹانگ قیاس آرائیاں لگانے کے بجائے بس یہ سوچو اب کیسے اس لڑکی کو درانگ کی اس حفاظتی خول میں سے باہر نکالنا ہے اور شیون تک پہنچانا ہے۔ اس پر الزام لگانے والا حربہ بھی ناکام ہو چکا ہے۔"

ہاروی کی کے لہجے میں درشتی اور پریشانی دونوں شامل تھیں۔ دانت پیسے اس نے فون بند کیا اور غصے سے سگریٹ کو ایش ٹرے میں رگڑ دیا۔ وہ اس ساری پریشانی اور مصیبت کی جڑ بروس کو مانتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

گہری نیلے رنگ کی پیروں تک آتی فراک پر سرخ سکارف کو گلے میں لپیٹے, بالوں کی ڈھیلی سی چوٹی بنائے۔ وہ آہستگی سے درانگ ولاس کے لاؤنج میں روزین کے پیچھے چلتی ہوئی دران کے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی۔

اُس نے روزین کو تمام پینٹ شرٹس اٹھا کر واپس دے دیے تھے اور اپنے لیے تمام لمبی فراک اور سکارف منگوائے تھے۔ اور آج یہ لباس پہنے وہ خود کو پینٹ شرٹ کی نسبت زیادہ بہتر محسوس کر رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

لاؤنج میں بیٹھے اسفند ملک اور روبی کی نگاہیں اس پر جمی تھیں۔ وہ باخوبی اپنی پشت پر لاؤنج میں بیٹھے نفوس کی چبھتی نگاہیں محسوس کر سکتی تھی۔ وہ لوگ دران کے کیا لگتے تھے روزین سے وہ پوچھ چکی تھی۔ لیکن حیرت اس بات پر ہوئی دران آج ان کو ساتھ کورٹ بھی نہیں لے کر گیا تھا۔

مکمل سکیورٹی میں وہ, انل اور دران کورٹ گئے تھے وہاں شادی کرنے کے بعد واپس آکر دوپہر تین بجے سے وہ اپنے کمرے میں قید تھی۔

رات کے نو بجے روزین نے کمرے میں آکر اسے دران کے پیغام کی اطلاع دی کہ وہ آج سے دران کے کمرے میں رہے گی۔ روزین لاؤنج سے آگے چھوٹی سی راہداری میں موجود پہلے ہی دروازے کے سامنے رک گئی تھی۔ ایک ہاتھ سے اس کا بیگ تھامے وہ اس کے پہنچنے کی منتظر تھی۔ جیسے ہی وہ قریب پہنچی روزین نے دروازے پر ہلکی سی دستک دی۔

"آجاؤ "

کمرے سے آتی بارعب آواز پر معنی خیز مسکراہٹ سجائے روزین نے ایک نگاہ اس پر اٹھائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میم چلیے "

روزین کی مسکراہٹ سے ایک لمحے کو اس نے متذبذب کیفیت میں سامنے دروازے کو دیکھا۔ پھر ہتھے کو دھیرے سے گھماتی اندر داخل ہوئی۔ داخل ہوتے ہی جہاں نگاہ دلکش کمرے کے منظر سے پتھرائی وہاں سانسیں

Kitab Nagri Special

کمرے میں موجود دران کے کلون کی مہک سے پل بھر میں معطر ہوئیں۔واقعی پورا کمرہ اس کی شخصیت کے منفرد ہونے کا ثبوت تھا۔

روزین اب کمرے سے ملحقہ ڈریسنگ روم میں ایک دیوار پر نصب الماری میں اس کے سامان کو رکھ رہی تھی۔ دران اب بھی پشت موڑے کھڑا تھا۔ایک ہاتھ میں موبائل پکڑا تھا دوسرا جیب میں تھا۔

سامنے پشت موڑے کھڑا سفید ڈریس شرٹ اور گہری گرے رنگ کی پینٹ میں ملبوس وہ شخص اب اس کا سب کچھ ہو کر بھی اس کا کچھ بھی نہیں تھا۔

"سر میم کی الماری سیٹ ہو گئی ہے۔ "

روزین ہاتھ باندھے اسے ڈریسنگ میں جویریہ کے سامنے رکھ دینے سے آگاہ کر رہی تھی۔

"ہم۔م۔م ٹھیک ہے۔ "

مگن سے انداز می جواب دیا۔روزین نے سر ہلایا مڑی اور مسکرا کر ایک نگاہ جویریہ کی طرف دیکھا پھر ہاتھ باندھے یونہی کمرے سے باہر نکل گئی۔دروازہ بند ہونے کی آواز پر وہ آہستگی سے مڑا۔وہ دونوں ہاتھ سیدھے لٹکائے اس کے بولنے کی منتظر تھی۔

"آپ یہیں رہیں گی آج سے۔کچھ بھی غلط مت سمجھیے گا۔میں کسی کو بھی شک میں ڈالنا نہیں چاہتا اس لیے یہ مجبوری ہے۔ "

Kitab Nagri Special

متوازن لہجے میں اس کو یہاں بلانے کی وضاحت دی۔ تھوڑا سا جھکا۔ موبائل کو صوفے کے سامنے لگے میز پر رکھا
۔

"بے فکر رہیے سمجھ سکتی ہوں۔ "

پر وقار لہجہ تھا۔ بالکل اس دن والا۔ کوئی جھجک کوئی گھبراہٹ نہیں تھی۔ دران نے بھنویں اچکائیں۔ کیا وہ واقعی اس کی سوچ کو غلط پرکھتا رہا وہ سہمی سی گھبرائی سی نہیں تھی۔

"مجھے اس رشتے کا اختتام کے لیے وقت درکار ہے۔ سو اس وقت میں۔ میں نہیں چاہتا کہ یہاں گھر میں موجود اور اس سے باہر موجود لوگوں کو ہمارے رشتے پر شک گزرے۔ "

بھنویں سکیڑے بڑے روکھے سے لہجے میں مزید وضاحت دی۔ پتا نہیں کیوں سامنے کھڑی لڑکی کا اعتماد عجیب طرح کے احساسات سے دوچار کر رہا تھا۔ وہ بہت مضبوط تھی بہت مختلف کیونکہ وہ اس کی سوچ کو پرکھ نہیں پا رہا تھا۔ ایسی بے چینی اسے کبھی کسی اور کے لیے آج سے پہلے محسوس نہیں ہوئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہوں۔ "

جویریہ نے اس کی وضاحت پر ہلکا سا ہنکارا ابھرا۔ پتہ نہیں وہ کیوں اتنی وضاحتیں دے رہا تھا جبکہ وہ شادی سے پہلے سب طے کر چکے ہیں کہ انہیں یہ سب ناٹک کرنا ہے۔

"آپ آرام کر لیں میں ویسے بھی رات بھر نہیں سوتا۔ آپ جب صبح اٹھیں گی تو پھر میں نیند پوری کر لوں گا۔
"

Kitab Nagri Special

بیڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے نرم لہجے میں حکم صادر کیا اور پھر قدم صوفے کی طرف بڑھائے۔ میز سے ٹی وی کا ریموٹ اٹھانے کے لیے جھکا۔

"مجھے نہیں لگتا آپکو رات بھر اس بے آرامی کی ضرورت ہے۔ میں اس صوفے پر بھی آرام سے سو سکتی ہوں۔ آپ اپنے بیڈ پر آ سکتے ہیں۔ "

جویریہ کی آواز پر دران نے جھکا سر اوپر اٹھایا۔ آبرؤ اوپر چڑھے تھے۔ وہ اسی طرح اعتماد سے کھڑی تھی۔ کچھ سکینڈ اسے دیکھنے کے بعد اب وہ صوفے کو دیکھ رہا تھا۔

"فکر نہ کریں میں اس سے بھی کم جگہ پر سو سکتی ہوں۔ "

جویریہ نے اس کے پر سوچ انداز کو دیکھتے ہوئے وضاحت دی۔ بیڈ پر سے ایک تکیہ اٹھایا اور آہستگی سے اس کے پاس سے گزرتے ہوئے صوفے کے کشن کو ایک طرف کیا اور وہاں تکیہ رکھ کر درست کیا۔

جیسے ہی وہ مڑی دران جو اس کی طرف دیکھ رہا تھا فوراً نگاہوں کا زاویہ بدل کر ماتھے کو بلا جواز سہلایا۔

جب ساتھ رہنا ہی ہے تو پھر اس سے گھبرا کر خود کو کمزور ظاہر کرنے کا کیا فائدہ۔ بے شک وہ اس دن کی ذلت کے بعد نماز میں بہت روئی تھی لیکن اس سنگدل پر اب وہ اپنے دل کی کوئی بھی کیفیت ظاہر کر کے خود کو حقیر ثابت نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اسے نماز پڑھ کر سونا تھا دران سے بے نیازی برتتی ہوئی واش روم کی طرف بڑھی۔

Kitab Nagri Special

واش روم کا دروازہ بند ہونے پر دران نے گہری سانس خارج کی اور ٹی وی کو ریموٹ سے چلانے کے بعد بیڈ پر آ گیا ۔بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے جوتوں سمیت ٹانگیں نیچے لٹکائے وہ بظاہر چینل بدل رہا تھا۔لیکن ذہن اپنے کمرے میں کسی کی موجودگی کے لیے تیار کر رہا تھا۔کچھ توقف کے بعد وہ واش روم سے باہر نکلی۔

چہرے پر پانی کے قطرے تھے اور سر پر نماز صورت سکارف باندھے اب ڈریسنگ کی الماری کھولے کھڑی تھی جہاں کچھ دیر پہلے روزین اس کا سامان رکھ کر گئی تھی۔دران نا چاہتے ہوئے بھی اسے دیکھ رہا تھا اور شک درست ثابت ہوا وہ نماز پڑھنے لگی تھی۔جائے نماز تھامے جیسے ہی وہ ڈریسنگ سے باہر کمرے کی طرف آئی۔دران ایکدم سے بیڈ کے کراؤن سے الگ ہو کر سیدھا ہوا۔

"یہ کیا کرنے لگی ہیں آپ؟ "

تیکھے لہجے میں ناک پھلائے سوال کیا۔جویریہ کے بڑھتے قدم وہیں تھم گئے۔حیرت سے اس کے چہرے کے بدلتے تیور کو دیکھا۔کنپٹی کی رگیں ابھری ہوئی تھیں جیسے کچھ ضبط کر رہا ہو۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نماز۔۔۔نماز پڑھنے لگی۔۔ "

"نہیں میرے کمرے میں آپ یہ سب نہیں کر سکتی ہیں۔ "

سخت لہجے میں بات کرتا ہوا وہ ایکدم سے اپنی جگہ سے اٹھا۔

"کیوں اتنا بڑا تو ہے کمرہ۔۔"

جویرہ نے کمرے کی طرف نگاہ دوڑاتے ہوئے بات شروع کی۔

Kitab Nagri Special

"پلیز۔۔۔ کہیں اور جائیں اور نماز پڑھنے کے بعد واپس آجائیے گا لیکن میرے کمرے میں مجھے یہ سب نہیں چاہیے۔ "

انتہائی ناگوار لہجہ تھا۔ پینٹ کی ایک جیب میں ہاتھ ڈالے وہ اب باقاعدہ جائے نماز کی طرف اشارہ کئے ہوئے تھا ۔

"کہیں اور کہاں جاؤں؟ "

"یہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔ میرے کمرے میں رہنے کے چند اصول ہیں اور پہلا اصول یہ ہے کہ یہاں جیسے میں کہوں گا ویسے رہنا ہو گا۔ "

دوسری جیب میں بھی ہاتھ ڈالے گردن کو ہلکا سا خم دیتے ہوئے وہ کچھ دیر پہلے والی نرمی کو فراموش کئے ہوئے تھا ۔پہلے اصول میں ہی بات ختم کر دی۔

جویریہ نے آہستگی سے گردن گھما کر کمرے کا جائزہ لیا نگاہ گھومتی ہوئی سوئمنگ پول کی طرف کھلتے سلائیڈنگ دروازے پر جا ٹکی۔ شیشے کے بنے دروازے اور دیوار کے پار سارا نظارہ واضح تھا۔ پول سے پہلے کمرے کے باہر چوڑا اور لمبا برآمدہ تھا۔

"میں وہاں تو پڑھ سکتی ہوں نہ۔؟ "

انگلی کا اشارہ شیشے کے پار موجود برآمدے کی طرف کرتے ہوئے پوچھا۔ دران نے بھینچے لب کھولے ہی تھے کہ وہ فوراً پھر سے بول اٹھی۔

Kitab Nagri Special

"دیکھیں وہ تو آپ کے کمرے کی جگہ نہیں ہے۔ تو مجھے نہیں لگتا آپکو وہاں بھی کوئی مسئلہ ہونا چاہیے "

وہ ایک ہی سانس میں تڑاخ سے اپنے سوال کا خود ہی جواب دیتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

دروازے کو سرکاتے ہوئے کھولا۔ باہر آتے ہی جیسے شدید سردی کے باعث دانت بجنے لگے۔ تیزی سے برآمدے کے سفید فرش پر جائے نماز بچھایا اور نماز شروع کر دی۔

وہ بیڈ پر پھر سے اسی حالت میں آکر بیٹھ چکا تھا لیکن نگاہ بار بار باہر شیشے سے پار اس کے وجود پر ٹک رہی تھی۔ جو بڑے انہماک سے نماز پڑھنے میں مصروف تھی۔ یوں پہلی دفعہ کسی کے ساتھ کمرہ بانٹنے میں عجیب سی الجھن پہلے ہو رہی تھی اوپر سے محترمہ پوری اکڑ دکھا رہی تھیں۔ اس کے سلام پھیرنے پر فوراً نگاہوں کا زاویہ ٹی وی کی طرف موڑا۔

نماز پڑھنے کے بعد وہ کمرے میں داخل ہوئی تو کانپ رہی تھی۔ جائے نماز رکھنے کے بعد آکر صوفے پر جانے کے بجائے اس کے سر پر آکھڑی ہوئی۔

"ایک کمفرٹر چاہیے مجھے۔ "

دران نے ٹی وی پر سے نگاہیں موڑے اس کی طرف دیکھا ناک, گال سرخ ہو رہے تھے۔ ایک نگاہ اپنے بیڈ پر پڑے کمفرٹر پر ڈالی۔

"یہ لے لیں۔ "

اشارہ کمفرٹر کی طرف کیا۔

Kitab Nagri Special

"یہ بہت بڑا ہے۔میں صوفے پر اسے کیسے سنبھالوں گی۔ "

وہ ایک جھٹکے سے پیشانی پر بل ڈالے اٹھا۔

"آدھا گھنٹہ بھی نہیں ہوا آپ کو کمرے میں آئے اور مسائل ہیں کے ختم نہیں ہو رہے۔میں جب کہہ رہا ہوں آپ بیڈ پر سو جائیں مجھے کوئی مسئلہ نہیں تو بات کیوں نہیں سمجھ آتی آپکو۔ "

دانت پیستے ہوئے وہ اس پر رعب سے ایسے غرایا کہ لمحہ بھر کو تو جوی سٹپٹا گئی۔

"جائیں اور لیٹں وہاں جا کر۔ "

نخوت سے ناک چڑھائے حکم صادر کیا۔وہ اس کے یوں سختی سے بات کرنے پر لرز گئی لیکن فوراً خود کو سنبھالا

"مسٹر دران ملک ناٹک کا مطلب یہ نہیں کہ میں آپکی غلام ہوں۔یہ بات آپ مجھے آرام سے بھی سمجھا سکتے ہیں۔ "

دران جو ناک پھلائے اس کی طرف دیکھ رہا تھا اس کے جواب پر ضبط اور جواب دے گیا۔

"اتنی دیر سے میں آرام سے ہی سب کچھ سمجھا رہا ہوں اور میں اتنی دیر ہی آرام سے بول سکتا ہوں۔ "

لب بھینچے جواب دیا۔کیا ہے یہ مصیبت گلے ڈال لی۔

"دیکھو دوسرا اصول یہ ہے کہ ہم کمرے میں آپس میں کوئی بات نہیں کریں گے۔مجھے ایسا محسوس کرنا ہے کہ یہاں اب بھی کوئی نہیں۔اس لیے فار گاڈ سیک جاؤ اور سو جاؤ "

Kitab Nagri Special

دران کے تنے اعصاب اب جواب دے رہے تھے۔مزید بحث کرنے کے بجائے وہ سر جھکائے بیڈ کی دوسری طرف جاکر کمفرٹر سر تک اوڑھے لیٹ گئی۔

آہستہ آہستہ تکیہ نمکین پانی سے بھیگنے لگا۔دران نے غصے سے اس کی طرف دیکھا۔سگریٹ کیس میز پر سے اٹھایا اور دروازہ کھولے کمرے سے باہر برآمدے میں آگیا۔

برداشت بہت سال پہلے وہ ختم کر چکا تھا۔اب پانچ سالوں میں اتنا کچھ بدل چکا تھا۔اس کے منہ سے نکلتا دھواں ٹھنڈی ہوا میں گھل رہا تھا۔تنے اعصاب سگریٹ کے کش لگانے سے پر سکون ہونے لگے۔

☆☆☆☆☆

دیوار پر لگی گھڑی کی سوئیاں بارہ بجا رہی تھیں۔درانگ ولاس کی اوپری منزل کے اس کشادہ کمرے میں اسفند ملک پر سوچ آنکھوں کی پتلیوں کو ٹی وی کی چلتی سکرین پر جمائے صوفے پر براجمان تھے اور روبی سنگھار میز کے سامنے لگے سٹول پر بیٹھی سونے سے پہلے اپنے میک اپ سے دھلے چہرے پر مختلف کریموں کے مساج کر رہی تھی۔پیشانی پر انگنت گہری سوچ کی لکیریں تھیں۔

دران نے آج چپ چاپ شادی کر کے ان کی اپنی زندگی میں حثیت واضح کر دی تھی۔دوپہر سے روبی کانٹوں پر لوٹ رہی تھی۔اسفند ملک نے گہری سانس خارج کیے ریموٹ سے ٹی وی بند کیا اور کچھ پل آئینے میں نظر آتے روبی کے پریشان حال عکس کو دیکھا۔وہ اترے چہرے کے ساتھ آنکھیں جھکائے ہاتھوں پر کریم کا مساج کر رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

"اتنا اپ سیٹ ہونے کی ضرورت نہیں دیکھا نہیں معصوم سی لڑکی ہے۔میرا خیال ہے ہمیں ایکسیپٹ کر لینا چاہیے۔لیو اٹ۔ریلیکس ہو جاؤ "

اسفند ملک خود کو پر سکون کرنے کے بعد اب اسے بھی سمجھا رہے تھے جس کی نیند اڑی ہوئی تھی۔

"اسفی معصوم دکھ رہی ہے۔ہے نہیں۔مجھے تو بہت شاطر لگتی ہے۔ "

ہاتھوں کو ملتے ہوئے آئینے میں نگاہ اٹھائے اسفند کی عکس کو دیکھ کر جواب دیا۔

"تم بلاوجہ خود کا خون جلائے جا رہی ہو۔اچھی طرح جانتی ہو دران پر ہمارا کوئی بس نہیں اب۔اس کا یہ احسان کم ہے کہ ہمیں یہ اعلی شان لائف سٹائل دے رکھا ہے۔یہاں دنیا کی ہر چیز ہے ہمارے پاس۔ "

اسفند ملک نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے پر سکون لہجے میں وہی بات دہرائی جو روبی کی ہر پریشانی کا واحد حل ہوتی تھی اس کے پاس۔روبی ایکدم سے سٹول پر گھوم کر اسفند ملک کی طرف مڑی۔

"اسی بات کی تو پریشانی ہے۔اس لڑکی کی وجہ سے یہ سب چھن جائے گا ہم سے۔آپ مانیں نہ مانیں اسفی مجھے تو کوئی اور چکر لگتا ہے۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بھنویں نچاتے ہوئے وہ اب گہری سوچ میں گم اسفند ملک کو اپنے دل و دماغ میں اٹھتے وسوسوں سے آگاہ کر رہی تھی۔

"کیسا چکر؟ "

Kitab Nagri Special

اسفند ملک نے بھنویں اکٹھی کیں۔

"آپ خود سوچیں وہ دران جو سبرینا, رانیہ اور رینا جیسی حسین لڑکیوں کو ٹھکرا سکتا ہے اسے اس عام سی لڑکی میں کیا نظر آیا؟ ضرور اس لڑکی نے کچھ کروایا ہے دران پر "

"اوہ بس کرو روبی کیا یہ عجیب باتیں سوچ رہی ہو۔ مجھے تو کسی اینگل سے وہ معمولی نہیں لگی اس دن پریس کانفرنس میں دیکھا نہیں اس کو۔ رنگت ہی تھوڑی دبتی ہے بس اچھی خاصی لڑکی ہے۔ "

اسفند ملک نے کندھے اچکائے اس کی بات کو رد کیا۔ اسفند ملک کے منہ سے یوں جویریہ کی تعریف سن کر روبی کے لبوں کے ساتھ آنکھوں کی پتلیاں تک سکڑ گئیں۔

"آپ کو تو میرے علاوہ دنیا کی ہر عورت حسین لگتی ہے۔ "

تپاک سے کہتی اپنی جگہ سے اٹھی چہرہ خفگی کے باعث پھول گیا۔ اسفند ملک کے چہرے پر شریر سے مسکراہٹ امڈ آئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اور تمہیں اپنے علاوہ ہر عورت بری لگتی ہے۔ محبت ہونے کے لیے کیا صرف شکل اچھی ہونا ضروری ہے؟ کہاں لکھا ہے یہ۔ محبت تو دلوں کا میل ہے اور مجھے لگتا ہے اس لڑکی میں کچھ تو ایسا خاص ہے جو دران جیسا لڑکا اس پر یوں فدا ہو گیا ہے۔ "

"مجھے ہر عورت تو بری نہیں لگتی لیکن فلحال یہ لڑکی بہت بری لگ رہی ہے کیونکہ مجھے تو ایسا لگ رہا ہے دران کے ساتھ ساتھ آپ بھی فدا ہو گئے ہیں اس پر۔ "

Kitab Nagri Special

روبی کا چہرہ غصے سے سرخ ہوا۔اسفند ملک کا قہقہ فضا میں گونجا۔

"خوفِ خدا کرو کچھ یار میری بیٹیوں جیسی ہے وہ اور چھوڑو بھی اگر تمھارے اندازے ٹھیک ہوئے تو زیادہ عرصہ ساتھ نہیں رہیں گے دونوں۔یہ شوبز کے ستارے ایسے ہی ہوتے ہیں۔ان کی شادی زیادہ عرصہ نہیں چلتی ۔"

"میں چلنے بھی نہیں دوں گی۔ "

روبی نے پلٹ کر بڑے وثوق سے اپنا ارادہ بتایا اور ناک پھلائے قدم باتھ روم کے دروازے کی طرف بڑھا دیے ۔اسفند ملک نے مسکراتے ہوئے سر جھٹکا۔

☆☆☆☆☆☆

نیند سے بوجھل آنکھیں آہستگی سی کھلیں۔آنکھوں میں درد کی ٹیس اور بھاری پن محسوس ہوا شائد رات سونے سے پہلے بہت دیر رونے کی وجہ سے تھا۔کمفرٹر اب بھی چہرے پر تھا۔روتے روتے اتنی گہری نیند میں وہ کب گئی پتا ہی نہ چلا۔دھیرے سے چہرے سے کمفرٹر کو ہٹایا۔

دیوار میں نصب جہازی سائز ٹی وی سکرین کی روشنی کے باعث اندھیرے میں ڈوبا کمرہ مختلف رنگ بدل رہا تھا البتہ ٹی وی کی آواز بند تھی۔وہ کب باہر سے کمرے میں آیا خبر نہیں ہوئی۔بڑی احتیاط سے وہ بیڈ پر سے اٹھی۔ اٹھتے ہی نگاہ صوفے پر اُٹھی۔

Kitab Nagri Special

دران کشن کو بانہوں میں بھینچ کر سینے سے لگائے صوفے کی لمبائی رخ نیم دراز سو رہا تھا۔ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل سے آلارم گھڑی اُٹھائی۔ صبح کے ساڑھے چار بج رہے تھے۔

بیڈ سے اتر کر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی صوفے تک آئی۔

ٹی وی کی روشنی دران کے چہرے کے رنگ کو بھی بدل رہی تھی۔ گھنی پلکیں موندے وہ معصومیت کی انتہا کو چھو رہا تھا۔سفید شرٹ کی آستین تھوڑی سی کلائیوں تک مڑی ہوئی تھیں۔شرٹ میں جگہ جگہ شکن پڑ گئے تھے۔ پاؤں میں جرابیں موجود تھیں۔

بدلتی رُت جیسا وہ شخص اس وقت اس کی آنکھوں میں موجزن محبت کے سمندر سے یکسر بے خبر گہری نیند میں تھا ۔کچھ حاصل نہیں وہ سراب تھا فقط ایک حسین خواب اور ایک دن اسے اس خواب سے بیدار ہونا ہے۔

دران سے ملاقات اس کا خواب تھا۔وہ پورا ہونے کے بعد دل نے اس کو پا لینے کا خواب دیکھا اور اللہ نے جھٹ سے وہ بھی پورا کیا لیکن ساتھ یہ بھی سمجھا دیا ہر خواب حقیقت بن جائے تو ضروری نہیں وہ خواب ہی کا طرح حسین ہو۔کچھ خواب حقیقت کا روپ دھار کر بھی منزل نہیں ہوا کرتے۔یونہی دران کے وجیہہ چہرے پر نگاہیں جمائے وہ استہزئیہ اپنے دل کی حالت پر مسکرا دی۔

تھوڑا سا جھکی اور بے اختیار اس کا کندھا ہلا دیا پہلی دفعہ کندھا ہلانے سے ہی اس نے ہلکا سا کسمسا کر موندی پلکیں اٹھائیں۔کسلمندی سے خود پر جھکی جویریہ کو دیکھا۔

"وہ بیڈ پر چلے جاتے آپ اب۔میری نیند پوری ہو گئی ہے۔ "

Kitab Nagri Special

اپنی بے اختیار حرکت پر ایک لمحے کو تو وہ سٹپٹا گئی پھر فوراً اسے جگانے کی وجہ بتائی۔ دران جو ذہن پر زور ڈال رہا تھا کہ وہ اس وقت اس کے کمرے میں کیا کر رہی ہے ایکدم سے سب یاد آ گیا۔ وہ تو پہلے بھی اکثر ٹی وی دیکھتے ہوئے سو جاتا تھا فرق صرف اتنا تھا تب بیڈ پر اور نائٹ گاؤن میں ملبوس ہوتا تھا۔ آج اس کی وجہ سے پینٹ شرٹ میں ہی سونا پڑا اور اب خود پر جھکی لڑکی پر بے پناہ غصہ آیا۔

"مجھے نیند سے اٹھانے کی کیا ضرورت تھی۔ "

چڑچڑے لہجے میں الٹا سوال داغا۔ وہ خفت سے لبوں کو بھینچ کر سیدھی ہوئی۔ دران اب ماتھے پر بل ڈالے گھور رہا تھا۔

"اصول نمبر تین میری فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جاؤ سو جاؤ جا کر۔ "

"مجھے اب نہیں سونا میں تو اٹھ گئی ہوں نماز پڑھوں گی۔ اسی لیے جگا دیا۔ "

فوراً وضاحت دی۔

"میں نے آپ کو کہا تھا کہ اپنی شفٹ پوری کرنے کے بعد مجھے آکر بتائے گا؟ "

ہنوز تیوری چڑھائے طنزیہ سوال کیا۔ جویرہ کا چہرہ خفت کے باعث زرد پڑا۔ کتنا بدتمیز تھا وہ۔

"تیسرا اصول اب بتایا ہے آپ نے۔ آئندہ خیال رکھوں گی اس بات کا۔ "

Kitab Nagri Special

سپاٹ لہجے میں سرعت سے جواب دیتی وہ وہاں رکی نہیں تھی تیز تیز قدم واش روم کی طرف بڑھا دیے۔ دران نے جھنجلا کر کشن ایک طرف مارا اور سر کے بالوں کو دونوں ہاتھوں میں جکڑا۔

"کیوں اتنا رو ڈھو رہا ہوں میں اس سے۔ لیکن وہ بھی تو بیوی بن رہی ہے۔" ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھا۔ ٹی وی بند کیا اور بیڈ کی طرف قدم بڑھا دیے۔

☆☆☆☆☆☆

لکڑی کے بوسیدہ بند دروازے پر دھڑا دھڑ ہاتھ مارتے ہوئے وہ پوری قوت سے چلا رہی تھی۔

"امی دروازہ کھولیں۔۔ "

آنسوؤں سے تر چہرہ پھٹے خون اور مٹی میں اٹے کپڑے۔ وہ لگاتار سٹور کا دروازہ بجا رہی تھی۔ ماتھے سے خون بہہ کر گردن تک آ چکا تھا۔ ایک آنکھ سوزش کے باعث تقریباً سرخ ہو رہی تھی۔ آسمانی رنگ کے جوڑے پر جا بجا رگڑوں کے اور خون کے دھبے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سنانا۔۔۔ جووت کھولو دروازہ۔ میری تم کھولو دروازہ۔ ایک دفعہ میری بات تو سن لو تم لوگ۔ "

دروازے کو پیٹتے ہوئے وہ مسلسل چیخ رہی تھی۔ مجال ہے کوئی سن رہا ہو۔

سب ٹھیک ہو گیا تھا ان دو ماہ میں۔ جان کی صحت اچھی ہو گئی تھی وہ سٹور میں صفائی کرنے کے لیے بھی جانے لگا تھا۔ جووت کو آمنہ کے ماموں نے اپنے اثر ورسوخ سے لڑکے کے گھر والوں کو پیسے دینے کے بعد کیس معاف کروا دیا تھا۔ سنانا کی راہبر کے ساتھ منگنی ہو گئی تھی۔

Kitab Nagri Special

اور دو ماہ پر سکون گزرنے کے بعد جووت کو ہی کہیں سے یہ خبر ملی کہ وہ اسلام قبول کر چکی ہے۔ گھر آتے ہی اس نے واویلا مچادیا اور جس وقت وہ ٹیوشن سے فارغ ہو کر گھر پہنچی گھر میں ایک قیامت کا سماں برپا تھا۔

اس کی اسلامی کتابیں جائے نماز سب سٹور سے برآمد کر لیا گیا تھا۔ وہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی جووت اس پر جھپٹ پڑا جان اور جووت نے اسے مار مار کر ادھ موا کر کے اب سٹور میں بند کر دیا تھا۔ گھر میں کسی کی موت ہو جانے جیسا سماں تھا۔ کتنی دیر دروازہ پیٹنے کے بعد تھک ہار کر وہ دروازے سے ٹیک لگاتی وہیں بیٹھ گئی۔

گھٹنوں میں چہرہ دیے ابھی یونہی بیٹھے چند منٹ ہی گزرے تھے جب باہر سے چیخ و پکار کی آوازیں آنے لگیں۔ وہ دہل کر اپنی جگہ سے اُٹھی۔

"امی۔۔۔ کیا ہو رہا ہے باہر۔سنانا کھولو دروازہ۔ "

گھبراہٹ کے باعث دل خوفزدہ ہو کر زور زور سے دھڑکنے لگا باہر سے سب کے رونے کی اور چیخنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جوی، ابا، کوئی تو سنو کھولو دروازہ۔ "

دروازے کی کنڈی اچانک سے کھلی اور دروازہ کھلتے ہی اس کے گال پر زناٹے دار تھپڑ پڑا۔ سرخ آنسوؤں سے تر چہرہ لیے مریم اس کے سامنے کھڑی تھی۔

"آگ لگا رہا تیرا باپ خود کو منحوس جشن منا بچالے جائے نماز۔ "

Kitab Nagri Special

مریم نے گلا پھاڑ کر کہا اور تیزی سے پلٹی وہ ایک لمحے کے لیے بات سمجھنے کو ساکن ہوئی اور پھر پاگلوں کی طرح مریم کے پیچھے بھاگی۔

"جوی ابا نے پٹرول چھڑک لیا ہے آگ لگانے جا رہے ہیں خود کو رکوان کو۔" سنانا کی چیختی ہوئی آواز اس کے کانوں میں پڑی اور ٹانگیں کانپ گئیں۔ سرپٹ بھاگتی وہ کمرے میں پہنچی جان ہاتھ میں ماچس لیے کھڑا تھا۔ میری ٹانگوں سے چمٹی ہوئی تھی۔ کمرے کا فرش گیلا تھا پٹرول کی تیز خوشبو پورے گھر میں پھیلی ہوئی تھی۔ جو وت شائد گھر میں نہیں تھا۔

"ابا کیا کرنے جا رہے ہیں یہ "

پھٹی آواز میں چیختی ہوئی ایک ہی جست میں وہ جان تک پہنچی۔ جواب ماچس کی ڈبی کو کھول چکا تھا۔

"مریم اسے میرے قریب نہ آنے دینا۔ "

جان نے اونچی آواز میں گرج کر کہا اور ہاتھ سیدھا تا نے اسے اپنے قریب آنے سے روکا۔

"ابا۔ا۔ا۔امت کریں ایسا پلیز ابا۔ا۔اہ۔ہ "

آگے بڑھ کر وہ جان کے بازو سے لٹک گئی۔ کمرے کر فرش پر پٹرول کے چھینٹوں کے ساتھ ماچس سے نکلی ساری تیلیاں بکھر گئیں۔

"مجھے مرنے دو یا خود مر جاؤ۔ ہمیں کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا تم نے۔ "

Kitab Nagri Special

جان نے ایک دم اس سے اپنا بازو چھڑوانے کے لیے ایک جھٹکا دیا۔ جان اب باقی بچی تیلیوں میں سے تیلی نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"ابا مجھے دے دیں ماچس۔ ابا "

وہ جھٹکا کھا کر پیچھے ہوئی لیکن پھر اگلے ہی پل پھر سے جان کے بازو سے جھول گئی۔

"پیچھے ہٹ جاؤ میں تمھارا اگلا دبا دوں گا۔ "

جان نے ایک دم اپنا بازو چھڑوا کر اس کے گلے کو دبوچ لیا۔ جوی نے اپنی بانہیں ڈھیلی چھوڑ دیں۔ جان کے ہاتھوں کی گرفت اس کی گردن کے گرد بڑھ رہی تھی۔ چند سکینڈ میں ہی سانس بند ہونے جیسا احساس ہونے لگا ۔اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ جان وحشت زدہ سرخ چہرے کے ساتھ پوری قوت لگائے ہوئے تھا۔ جوی کوئی مزاحمت نہیں کر رہی تھی۔ باہر کو ابلتی آنکھوں سے نکلتا پانی اب گال بھگو رہا تھا۔

"جان۔۔ جان کیا کر رہے ہیں مر جائے گی وہ۔ چھوڑو اسے "

بلکتی چیختی مریم جان کے کندھے جھنجوڑ رہی تھی۔ میری کے مسلسل رونے کی آوازیں گونج رہی تھیں۔

"ابا مر جائے گی چھوڑیں۔۔۔ ابا چھوڑ دیں۔"سنانا بلک رہی تھی اس کی آنکھوں کے سامنے سب دھندلانے لگے۔

"اے اللہ میری موت کے وقت مجھے کلمہ پڑھنا نصیب ہو"اپنی مانگی دعا ذہن میں گونجی اور دل کلمہ پڑھنے لگا۔

Kitab Nagri Special

اچانک جان کے ہاتھوں کی گرفت ڈھیلی ہوئی اور وہ ایک طرف لڑھک گیا۔جان کے ہاتھوں کی گرفت ختم ہوتے ہی ایک گہری سانس کے ساتھ اسے شدید کھانسی کا دورہ پڑا۔وہ کھانس رہی تھی جبکہ باقی سب اب جان پر جھکے تھے۔

"ابا۔۔ابا اٹھیں۔۔۔ "

"جان جان آنکھیں کھولیں۔۔۔ "

کانوں میں پڑتی آوازیں مدھم سے اب واضح ہونے لگیں۔وہ جو کھانستے بیٹھ گئی تھی ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھی۔جان آنکھیں بند کئے زمین پر چت لیٹا تھا۔

"میں میں ٹیکسی لے کر آتی ہوں۔ "

پھٹی آواز میں کہتی وہ پاگلوں کی طرح صحن کی طرف بھاگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆☆

کمرے کا دروازہ آہستگی سے بند کرنے کے بعد وہ باہر نکلی۔ہلکے زرد رنگ کے فراک پر سفید بڑے بڑے پھول بنے تھے۔فراک لمبی میکسی کی طرح تھی۔آستین پورے اور چوڑی دار تھے۔گلے میں سفید سکارف کو گھمائے, بالوں کی ڈھیلی سی پونی کیے وہ اب بند دروازے کے آگے کھڑی سامنے راہداری کی طرف دیکھ رہی تھی۔

دوپہر کا ایک بج رہا تھا۔دران تو گدھے گھوڑے بیچ کر ایسا سویا کہ اٹھنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔آج تو روزین بھی ناشتے کا یا لنچ کا پوچھنے نہیں آئی تھی۔تھک ہار کر وہ اب کمرے سے باہر آ گئی تھی۔چمچاتی سفید فرش والی راہداری

Kitab Nagri Special

سے آگے لاؤنج کی طرف قدم بڑھائے وہ ارد گرد لگی پینٹنگز اور سجاوٹی چیزوں کو دیکھ رہی تھی۔ سفید رنگ کے بند جوتوں میں مقید پاؤں بنا آواز کے فرش پر آگے بڑھ رہے تھے۔

کمرے سے باہر نکلنے کا مقصد صرف روزین کو تلاش کرنا تھا۔ ابھی وہ راہداری سے گزر کر لفٹ کے پاس لاؤنج کی سیڑھیوں تک پہنچی تھی جب عقب سے ایک مردانہ آواز نے قدم روک دیے۔

"پہلے میں سمجھتا تھا لوگ بکواس کرتے ہیں کہ دران ملک سنکی ہے۔ سر پھرا ہے۔ "

جوی چونک کر پلٹی۔ برھان لفٹ کے دروازے کے آگے کھڑا تھا۔ سفید پینٹ گرے ٹی شرٹ اور جل زدہ بالوں کو بڑے سلیقے سے پیچھے کیے وہ زہریلی مسکراہٹ لبوں پر سجائے کھڑا تھا۔ ہاتھ میں موبائل تھامے وہ کہیں جانے کے لیے تیار تھا۔

"لیکن اب یقین ہو گیا ہے وہ سنکی ہی نہیں ایک نمبر کا بیوقوف بھی ہے۔ "

مسکراہٹ گہری ہوئی۔ وہ چند قدم چلتا ہوا جویریہ کے بالکل سامنے آ گیا تھا۔ چبھتی نگاہیں اس کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔ اس کی نگاہیں عجیب طرح گھٹن کا شکار کر رہی تھیں۔ وہ سر سے پاؤں تک اسے حقارت سے جانچ رہا تھا۔ برھان سے یہ اس کا باقاعدہ پہلی دفعہ آمنا سامنا تھا۔

"ہیلو۔۔۔ میں برھان ملک۔ رشتے میں چھوٹا دیور لگتا ہوں تمھارا۔ "

Kitab Nagri Special

تاہنوزاستہزئیہ مسکراہٹ کے ساتھ ہاتھ آگے بڑھایا۔جویریہ نے ایک نظر مصافحے کے لیے بڑھائے ہوئے اس کی ہاتھ پر ڈالی اور پھر بلاجواز سکارف کو گلے پر درست کرتی ایک طرف ہوئی۔اس سے پہلے کے وہ قدم آگے بڑھاتی برھان اچک کر پھر سے اس کے سامنے آیا۔

"واؤ۔و۔و۔رب نے بنادی جوڑی۔شکل نہیں تو اکڑ تو دران جیسی ہی ہے۔دیکھتے ہیں یہ ایک جیسی اکڑ والی جوڑی کا ٹائم پریڈ کتنا ہے۔ "

ایک اور طنز کا تیر تھا۔وہ اب نگاہیں اور سر مزید جھکا چکی تھی۔وہ بلاوجہ اس کی کسی بات کا جواب نہیں دینا چاہتی تھی۔

"وَل اب ملاقات تو ہوتی ہی رہے گی۔نائس ٹو میٹ یو بھا۔۔۔بھی۔۔ "

تھوڑا سا گردن کو خم دیتا وہ اس کے جھکے چہرے کو دیکھ کر ایک دم سے پلٹا اور پھر سیٹی بجاتا لاؤنج کی طرف بڑھ گیا ۔اس کے جاتے ہی ہوائیاں اڑے چہرے کے ساتھ وہ واپسی کے لیے قدم بڑھا رہی تھی۔جب ایکدم لفٹ کھلی اور اسفند ملک اور روبی لفٹ میں سے باہر نکلے۔

"اسلام علیکم "

بے اختیار نے اس نے دونوں کو سلام جھاڑا۔لہجہ ابھی بھی برھان کی بے تکی باتوں کی وجہ سے اندرونی گھبراہٹ کا غمازی تھا۔روبی نے تو ناک بھینچے چہرے کا رخ موڑ لیا البتہ اسفند ملک نے بڑی خوشگوار مسکراہٹ کے ساتھ سلام کا جواب دیا۔

Kitab Nagri Special

"وعلیکم سلام۔ "

وہ بھی جواباً مسکرائی اور اس سے پہلے کے پلٹتی اسفند ملک کی آواز پر پھر سے رک گئی۔

"دران دیر سے اٹھتا ہے۔ ہمارے ساتھ ناشتہ کرو۔ "

اسفند ملک کا لہجہ اب بھی محبت بھرا تھا۔ حیرت ہے وہ لوگ دوپہر کے ایک بجے ناشتہ کرنے لگے تھے۔

"دران جلدی بھی اٹھے تو کونسا ہمارے ساتھ بیٹھتا ہے۔ "

اسفند ملک کی بات پر روبی نے کٹیلے لہجے میں طنز برسایا۔

"دران کو چھوڑو بیٹا۔ آؤ تم چلو ہمارے ساتھ۔ ناشتہ لگ چکا ہے۔" اسفند ملک نے فوراً روبی کی بات کو گھیراؤ کیا۔ اور ڈائنگ ہال کی طرف اشارہ کیا۔

ان کا لہجہ اور انداز ایسا تھا کہ جوی مسکراتے ہوئے آگے بڑھی۔ کھانے کے کمرے میں ڈائنگ میز پر ناشتے کے تمام لوازمات سج چکے تھے۔ روزین وہیں ہاتھ باندھے کھڑی تھی۔ جوی کو دیکھ کر مسکرائی۔ ٹوسٹ، مختلف تازہ جوس، جیم، مالیٹ، انڈے، آملیٹ، اتنا ڈھیر سارا ناشتہ صرف دو بندوں کے لیے سجایا گیا تھا۔ میز پر ایک اچٹتی نگاہ ڈالتی وہ کرسی پر براجمان ہوئی۔

"دران نے ہمارا تعارف تو کروا دیا ہو گا؟ "

کرسیوں پر بیٹھتے ہوئے اسفند ملک کے جواب پر وہ ایک لمحے کے لیے متذبذب ہوئی۔ دران کا تعارف یاد آیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جی "

آہستگی سے جواب دیا۔ روزین اب سب کے سامنے پلیٹ سجا رہی تھی۔

"ضرور کچھ برا ہی بتایا ہوگا ہمارے بارے میں۔ "

روبی کا طنز بھرے لہجے میں کہا گیا جملہ گونجا۔ جویریہ نے چونک کر دیکھا۔ وہ ناک پھلائے بیٹھی تھی۔

"نہیں ایسا تو کچھ بھی نہیں کہا انہوں نے۔ "

مدھم سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔

"روبی بتا رہی تھی آپ کراچی سے ہو۔ کراچی کے کس علاقے سے ہو؟ "

اسفند ملک کے سوال پر ٹوسٹ کو اٹھاتے ہاتھ ایک پل کو تھمے۔ روبی بڑے نازک اندام انداز میں جوس پیتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔ پینٹ شرٹ میں جدید فیشن سے لیس وہ عورت گھر میں بھی ایسے تیار تھی جیسے وہ کسی تقریب میں جا رہی ہو۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ڈیفنس "

جویریہ نے زبردستی مسکراہٹ سجائے دران کا سکھایا ہوا جھوٹ بولا۔ گلا صاف کیا۔ ٹوسٹ کی چھوٹی سی بائیٹ لی۔

"اوہ گڈ اور آپ کے پیرنٹس؟ "

Kitab Nagri Special

اسفند ملک نے سر ہلاتے ہوئے اگلا سوال پوچھا۔روبی نے اسفند کے گلاس میں جوس انڈیلتے ہوئے تیکھی نگاہیں اس پر جمائیں جیسے اس کا جھوٹ پکڑ رہی ہو۔وہ ٹوسٹ کو آہستگی سے چبا رہی تھی۔دو سکینڈ کا توقف لیا۔پیرنٹس کے سوال پر ایک دم سے دل میں ٹیس اٹھی۔گلے میں اٹکتی پھانس کو نگلا۔

"میرے اسلام قبول کرنے کے بعد انہوں نے تعلق ختم کر دیا تھا مجھ سے۔ "

اس سوال کا جواب جھوٹ نہیں تھا۔روبی نے کچھ بولنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ انل کی آواز آنے پر منہ پھر سے بند کیا۔

"ہیلو گڈ آفٹر نون اوری ون "

وہ ٹی شرٹ اور ٹرائیوزر میں ملبوس آج یکسر مختلف لگ رہا تھا۔اسفند ملک سے ہاتھ ملانے کے بعد جویریہ کے ساتھ مسکراہٹ کا تبادلہ کیا۔اس سے پہلے اب تک جویریہ نے اسے ہمیشہ پینٹ کوٹ اور ٹائی میں ہی دکھا تھا۔وہ کرسی کو پیچھلے دھکیلتے ہوئے بیٹھ رہا تھا۔انل کے آجانے پر اس نے سکھ کا سانس لیا اسفند ملک اب انل سے باتوں میں مشغول ہو چکے تھے۔وہ سر جھکائے آہستگی سے ٹوسٹ چبانے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

☆☆☆☆

دوپہر تین بجے بیروِلی ہلز میں آج سورج بہت دن بعد پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا۔گہرے نیلے رنگ کی بوگاٹی ایٹلانٹک تار کول میں لپٹی شفاف سڑک پر منگولیا بیکری کو پیچھے چھوڑتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی۔دران ڈرائیونگ سیٹ سنبھالے ہوئے تھا جبکہ انل اس کے ساتھ والی سیٹ پر براجمان تھا۔آنکھوں پر سیاہ چشمہ

Kitab Nagri Special

لگائے سیاہ لیدر جیکٹ کے نیچے سفید ٹی شرٹ پہنے وہ چہرے پر بلا کی سختی سجائے ہوئے تھا۔انل کچھ دیر خاموشی سے اس کو گھورنے کے بعد اب اپنا رخ اس کی طرف موڑ چکا تھا۔

"کب تک چلے گا یہ سب؟ "

انل کی آواز پر اس نے چونک کر ایک نگاہ اس پر ڈالی اور پھر سامنے شیشے پر جما دی۔انل بار بار بیک مرر سے بیکری کو دیکھ رہا تھا جہاں سے کچھ دیر میں ہی لڑکی نے باہر آنے والی تھی۔

"کیا؟ "

انتہا کو چھوتا انجان پن تھا۔ہر مہینے کی طرح آج بھی گارڈ کو پیسے دینے کے بعد وہ فوراً وہاں سے نکلے تھے۔دران وہ پیسے بیکری میں ملازمت کرتی جیسیکا نامی اس تئیس سالہ لڑکی کو بھجواتا تھا۔اور یہ عمل پچھلے دو سال سے جاری تھا ۔

"یہاں آتے ہو اسے دیکھتے ہو۔پیسے بھجواتے ہو اور چلے جاتے ہو۔"

انل نے گاڑی کے بیک مرر میں بیکری کے باہر نکلی لڑکی کو دیکھا جو ہاتھ میں لفافہ تھامے سڑک پر بے چینی سے دائیں بائیں نگاہیں دوڑا رہی تھی۔

"بات کرو اس سے بتاؤ اسکو سب۔ "

لڑکی اس دفعہ پھر مایوسی سے سر جھکائے بیکری میں واپس جا رہی تھی۔انل کی بات پر دران کے چہرے پر اب سنجیدگی بڑھ گئی تھی۔سٹیرنگ پر ہاتھوں کی گرفت مضبوط ہوئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"نہیں ابھی نہیں۔ "

سٹیرنگ موڑا۔ٹائر چرچرائے۔انل نے بمشکل خود کو سنبھالا۔

"ابھی کچھ اور سچ جاننے باقی ہیں۔پھر ایک دفعہ ہی سب سامنے لاؤں گا تاکہ کوئی پیچھے نہ ہٹ سکے ثبوت مٹا نہ سکے۔ "

پراعتماد لہجہ تھا۔انل نے دانت پیسے۔تیوری چڑھائی۔

"جب اتنے سالوں سے وہ راز کو دفن کئے ہوئے ہیں تو تم کیوں ان کی ہی زبانی سب سننا چاہتے ہو۔توڑ دو اپنی خاموشی۔ "

گاڑی کی رفتار اس کی بات پر اور بڑھ گئی۔انل نے تاسف سے سر کو دائیں بائیں جنبش دی۔

"بس تسکین چاہتا ہوں۔ "

سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔انل نے خفگی سے ایک نگاہ ڈالی اور پھر اپنے موبائل کی سکرین پر نگاہ جمائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میکس ٹی وی والے انٹرویو کے لیے بہت تنگ کر رہے ہیں۔کیا کہوں؟ "

مگن سے انداز میں سر جھکائے پوچھا۔وہ اس کی اپائنٹمنٹ لسٹ چیک کر رہا تھا۔

"منع کر دو۔میں کسی کو کوئی انٹرویو نہیں دینا چاہتا۔اس فلم کے بعد دیکھوں گا۔ "

Kitab Nagri Special

سپاٹ لہجے میں اس کی طرف بنا دیکھے جواب دیا۔انل نے لب بھینچے اور سر ہلا دیا۔پھر کھڑکی کے باہر نظر جما دی۔

☆☆☆☆☆

ایک گھنٹہ, بیس منٹ اور تین سکینڈ وہ وقت نوٹ کر رہی تھی۔بت بنی وہ پاگلوں کی طرح اس وقت سے بیڈ پر بیٹھی تھی۔سفید فراک پر سرخ گرم شال کندھوں پر ڈالے اور کمفرٹر کو گھٹنوں تک اوڑھے۔چہرے پر بارہ بج رہے تھے۔

دران ڈھیلے سے سیاہ سفید لائنگ ٹریوزر کے اوپر سیاہ ہڈ پہنے صوفے پر بیٹھا تھا۔ٹی وی پر کوئی ڈاکومنٹری چل رہی تھی۔جسے محترم بڑے انہماک سے دیکھنے میں مصروف تھے۔بیچ میں کبھی موبائل پر بھی نگاہ ڈالتا لیکن پھر سے نگاہیں سامنے ٹی وی پر جم جاتیں۔ایک گھنٹے میں یہ اس کی دوسری سگریٹ تھی جسے وہ سلگا رہا تھا۔

انتہائی بوریت زدہ ڈاکومنٹری فلم تھی جس کو سمجھنے میں وہ پچھلا ایک گھنٹہ ضائع کر چکی تھی اور اب سر اور آنکھوں میں شدید تکلیف تھی۔ٹی وی دیکھنے کا اسے شوق نہیں تھا لیکن سامنے چلتی سینما سکرین قبول تھی اگر کچھ ڈھنگ کا لگا ہو تو۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دیکھو دوسرا اصول یہ ہے کہ ہم کمرے میں آپس میں کوئی بات نہیں کریں گے۔مجھے ایسا محسوس کرنا ہے کہ یہاں اب بھی کوئی نہیں" دران کی بازگشت ذہن میں گونجی۔

نچلے لب کو آہستگی سے دانت میں دبائے اس کی طرف دیکھا۔وہ راکھ ایش ٹرے میں جھاڑ رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

اگلے ہی لمحے وہ کمفرٹر ٹانگوں سے ہٹاتی اپنی جگہ سے اٹھی۔ وہ دوسرے ہی دن اس کا دوسرا اصول توڑنے جارہی تھی۔ فراک اور شال کو درست کیا۔ سلیپر کی طرف دیکھا لیکن ننگے پاؤں ہی آہستگی سے چلتی وہ اب صوفے کے قریب اس کے سامنے کھڑی تھی۔ ہاتھ پیچھے باندھ رکھے تھے اور نگاہیں اس پر جمی تھیں۔ پونی پیچھے شال میں چھپ گئی تھی جب کے کچھ سپرنگ کی طرح گھومتی لیٹیں چہرے کے دونوں اطراف میں ٹھوڑی تک آرہی تھیں۔

ٹی وی پر نگاہیں جمائے وہ کب سے خود کو یہ سمجھا رہا تھا کہ وہاں بیڈ پر کوئی نہیں بیٹھا۔ لیکن عجیب کشمکش تھی وہ چاہ کر بھی اس سے لاپرواہی نہیں برت پا رہا تھا۔ وہ کمرے میں موجود کوئی چیز نہیں تھی ایک جیتی جاگتی انسان تھی۔ ایسی انسان جو پچھلے ایک گھنٹے سے بار بار اسے گھور رہی تھی۔

دران نے چہرے کے بجائے صرف آنکھیں گھما کر اس کی طرف دیکھا۔ وہ فوراً چہرے کے سارے پٹھے کھینچے مسکرا دی۔

دران اب چہرہ اس کی طرف اُٹھائے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ جیسے ہی دران پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوا جویریہ نے فوراً پیچھے بندھے ہاتھ کھولے۔

"وہ میں بہت بوریت محسوس کرتی ہوں۔ مجھے ٹی وی دیکھنے کا شوق نہیں اگر مجھے کچھ کتابیں مل جائیں تو ۔۔۔؟"

بنا کسی جھجک کے وہ ایک تسلسل میں اپنی بات مکمل کیے اب جواب کی منتظر تھی۔ ٹی وی سے اسے کبھی لگاؤ تھا ہی نہیں کتابیں وہ بہت شوق سے پڑھتی تھی اور اب بھی یہی خیال ذہن میں آنے پر وہ دران کے سر پر کھڑی تھی۔

Kitab Nagri Special

چند سکینڈ کی خاموشی دونوں کی بیچ حائل ہوئی جس میں دران کی پیشانی پر نمودار شکن اس بات کی وضاحت تھے کہ اُسے جویریہ کی یہ مداخلت ناگوار گزری ہے۔

"جو چاہیے انل سے کہہ سکتی ہیں آپ وہ لادے گا۔ "

برجستہ سپاٹ لہجے میں جواب آیا اور نگاہیں پھر سے ٹی وی سکرین پر جمادیں۔ لبوں کو آپس میں ملائے وہ بھنویں اٹھائے اب بھی اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ دران نے الجھ کر چہرے کا رُخ دوبارہ اس کی طرف موڑا۔ انداز ایسا تھا جیسے کہہ رہا ہو اب کیا مصیبت ہے۔

"ٹھیک۔ "

آہستگی سے اثبات میں سر کو جنبش دی۔ اور واپسی کے لیے مڑی پھر اچانک رُکی۔

"اور مجھے۔۔۔ "

انگشت ہوا میں اٹھائے یاد آجانے والی بات کی شروعات ہی کی تھی کہ دران نے بات کاٹ دی۔

www.kitabnagri.com

"انل سے کہیں گی جو بھی چاہیے آپکو۔ "

قطعیت سے کہا۔ بڑا ہی روکھا لہجہ تھا۔ وہ جو بات کرنے جارہی تھی پھیکے سے چہرے کے ساتھ ہوا میں معلق ہاتھ نیچے کیا۔

"اوکے "

Kitab Nagri Special

لبوں کو آپس میں ملائے مؤدب لہجے میں سر تسلیم خم کیا اور پھر قدم دوبارہ بیڈ کی طرف بڑھا دیے۔بستر پر اسی جگہ آکر مجسم بن کر بیٹھ گئی جبکہ وہ اب بھی اُسی فضول سے ڈاکیومنٹری کو بڑے انہماک سے دیکھنے میں ایسے محو تھا جیسے یہ ساری ریسرچ خاص اُسی کے لیے کی گئی ہو۔

کچھ دیر یونہی کبھی اسے اور کبھی ٹی وی سکرین کو دیکھتے دیکھتے وہ کبھی نیند کی وادیوں میں کھوئی علم نہ ہوا۔

☆☆☆☆

ہاروی کی پرسوچ نگاہیں مزید سکڑ گئی تھیں۔آنکھ کی پتلیوں میں پریشانی کی جھلک پپوٹوں کے باہر کی جھریوں میں اضافہ کر رہی تھی۔لبوں پر ایک ہاتھ کی انگلیاں دھرے وہ ہلکی سی جھری دار چہرے پر گہری سوچ کے تاثرات لیے بیٹھا تھا۔

جدید طرز کے سامان سے لیس اس کمرے میں مخملی نیلے رنگ کے کاؤچ پر وہ اس وقت بروس کے سامنے بیٹھا تھا ۔جو گلاسوں میں شَرَب انڈیلتے ہوئے اس پر بار بار نگاہ اٹھا رہا تھا۔کمرے کی کھڑکیوں سے پرے کیئے ہوئے پردوں سے اندھیری رات میں چمکتی بجلی اور بارش کی بوندیں کھڑکی کے شیشے سے ٹکرا رہی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسے بروس نے کسی خاص خبر سے آگاہ کرنے کے لیے اپنے گھر میں بلایا تھا۔ایسی خبر جوان کی مدد کر سکتی تھی۔

"وہ اس لڑکی کو گھر سے نکالے گا نہیں اور ہم کبھی اس تک پہنچ نہیں پائیں گے۔شیون نام کی تلوار الگ میرے سر پر لٹکتی رہے گی اور کاروبار وہ بھی چوپٹ ہو گا۔ "

"تو ہم بھی لڑکی تک پہنچنے کے لیے پہلے گھر تک پہنچنے کا سوچتے ہیں۔ "

Kitab Nagri Special

بروس نے مشروب سے بھرا گلاس ہاروی کی طرف بڑھایا۔لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ تھی۔

"گھر تک وہ کیسے؟ "

ہاروی نے پر تجسس گردن کو خم دیا۔گلاس اس کے ہاتھ سے تھامتے ہوئے نگاہیں گلاس کے بجائے اس کے چہرے پر جمی تھیں۔

"درانگ ولاس میں موجود باقی افراد کے ذریعے۔ "

بروس نے مسکراہٹ گہری کی اور میز پر سے اپنا گلاس اٹھایا۔

"ایسا کون ہو سکتا ہے جس پر یہ اعتبار کیا جا سکے کہ وہ ہماری مدد کرے گا۔ "

ہاروی اب بھی نگاہیں چندھی کیے اسے شبہ سے دیکھ رہا تھا۔وہ چالاکی سے ایک رخ کو لب چڑھائے مسکرایا۔ آنکھوں میں کمینی چمک ابھری۔

"برھان ملک۔ "

اپنا گلاس دھیرے سے اس کے گلاس کے سنگ ٹکرایا۔کانچ کے آپس میں بجنے کی مدھر آواز نے کمرے کی خاموشی کو توڑا۔

"درانگ کا بھائی؟مگر وہ۔ "

"بہت نفرت کرتا ہے درانگ سے "

Kitab Nagri Special

بروس نے لبوں سے گلاس کو ہٹائے گھونٹ کو حلق میں انڈیلتے ہوئے وضاحت دی۔

"مجھے تو نہیں لگتا اس کو ٹی وی میں جتنے بھی رول ملتے ہیں وہ درانگ کی بدولت ہی تو ملتے ہیں پھر یہ بات ہضم نہیں ہوتی مجھے ہم کسی نئی مصیبت میں پھنس سکتے ہیں۔ "

ہاروی نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے سر کو نفی میں جنبش دی۔

"اسی بات سے تو نفرت ہے اُسے۔ وہ اپنے اوپر سے درانگ کے لیبل کو ہٹانا چاہتا ہے۔ اپنی خود کی پہچان بنانا چاہتا ہے۔ "

بروس کی مسکراہٹ ہنوز لبوں پر موجود تھی اور آنکھوں میں ارادے کی چمک۔

"اور اس کو وہ پہچان ہم دیں گے۔ "

وثوق سے کہا اور داد طلب نگاہوں سے ہاروی کی طرف دیکھا جو ہنوز فکر مند لگ رہا تھا۔

بروس نے آنکھوں کو بند کیے سر کو دائیں بائیں ایسے ہلایا جیسے اسے کہہ رہا ہو اس دفعہ بھروسہ رکھو مجھ پر۔

☆☆☆☆☆☆

دران نے کمرے کے دروازے کے ہتھے کو گھمایا، کندھے پر ایک ہاتھ سے گہرے بھورے رنگ کے کوٹ کو پیچھے کے رخ لٹکائے، دوسرے ہاتھ میں پکڑے موبائل پر نگاہ جمائے ہوئے تھا۔ انگوٹھا سکرین پر رکا ہوا تھا۔

Kitab Nagri Special

موسم کی خرابی کی وجہ سے انہیں شوٹنگ سے جلدی پیک اپ کرنا پڑا۔اس لیے وہ باقی دنوں کی نسبت آج دوپہر کو ہی درانگ ولاس واپس آچکا تھا۔

ہلکے گندمی رنگ کی گرم جرسی جو گردن کے اوپری حصے کو بھی ڈھانپ رہی تھی اس کے نیچے کوٹ کے ہم رنگ پینٹ پہنے, مخصوص انداز میں ہلکے سے بکھرے بالوں سمیت بے نیازی سے کمرے میں داخل ہوا۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی کانوں میں پڑتی آواز پر چونک کر موبائل پر جھکا سر اوپر اٹھایا۔پورے کمرے میں خوبصورت آواز میں سورۃ الرحمن کی تلاوت گونج رہی تھی۔سامنے کے منظر کو دیکھ کر جہاں پاؤں منجمند ہوئے وہاں اس کے مضبوط بازؤں پر موجود بھورے بال مساموں کے ابھار سمیت کھڑے ہونے لگے۔

صوفے پر آنکھیں موندے بیٹھی وہ نہ صرف تلاوت سن رہی تھی بلکہ خود بھی ساتھ ساتھ تلاوت کر رہی تھی۔ سرخ رنگ کے لمبے سے میکسی نما فراک پرست رنگی سکارف کو سر پر اوڑھے, بنا کسی سنگھار کے شفاف چہرے پر گھنی سیاہ پلکیں موندے, کانوں کے پاس سے گردن تک جھولتی گھنگرالی لٹوں سے بے خبر وہ گود میں موبائل دھرے ٹانگیں صوفے پر سمیٹے بیٹھی تھی۔

دران کی کنپٹی کی رگیں تن گئی تھیں۔وہ کمرے کے افسوں زدہ ماحول کا پاکیزہ حصہ بنی اس کے رونگٹے کھڑے کر رہی تھی۔

چاروں طرف سے تلاوت کی مختلف آوازیں گونجنے لگی تھیں۔بہت سے سر زور زور سے ہوا میں ہلتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔

Kitab Nagri Special

"میں نہ کہتی تھی یہودی عورت کا گندہ خون ہے یہ۔قرآن حفظ کرنے ڈالا کمبخت وہ چھوڑ آیا۔اب بھی کہیں کوئی دین کی بات ہو لے شیطان کے طرح بھاگتا ہے وہاں سے۔مجھے تو کبھی لگتا ہے وہ عورت اپنا کوئی گناہ نوین کا نام لے کر ہمارے سر منڈ گئی ہے۔ "

کانوں میں گونجتے جملے چہرے کی رنگت کو سرخ کر رہے تھے۔ناک پھلائے وہ بپھر کر آگے بڑھا۔

دران کے کمرے میں آئے آج اسے پانچ دن ہو گئے تھے۔انل نے نہ صرف اس کی منتخب کردہ کتابیں لا کر دی تھیں بلکہ ایک عدد موبائل فون بھی دیا تھا جو بقول اس کے دران کے کہنے پر لا کر دیا تھا اور اب وہ اسی فون پر تلاوت سن رہی تھی۔قرآن پاک کے ترجمہ و تفسیر اردو میں پڑھنے کے بعد وہ اب عربی زبان میں بھی قرآن پڑھنا چاہتی تھی اور اس کی مشق کے لیے اس قید سے بہتر اور کیا ہو سکتا تھا۔دران تو شوٹنگ کے لیے نکلتا تو رات گئے واپس آتا تھا وہ سارا دن کمرے میں رہتی تھی۔قرآن کی تلاوت کے عمل نے اسے پر سکون کر دیا تھا۔پچھلے تین دن سے وہ سورۃ الرحمن یاد کر رہی تھی اور اس وقت وہ اتنی محو تھی کہ کس لمحے دروازہ کھلا اور کب دران تیوری چڑھائے اس کے قریب آکر کھڑا ہوا خبر نہ ہوئی وہ تو جب بند آنکھوں سے ہی دران میں سے اٹھنے والی مخصوص خوشبو ناک کے نتھنوں میں گھسی اس نے پٹ سے آنکھیں کھولیں۔دشمن جان اس کے سر پر کھڑا تھا۔

"اوہ مجھے پتہ نہیں چلا آپ کب آئے۔ "

جز بز ہو کر فوراً تلاوت کو بند کیا۔صوفے پر رکھے پاؤں نیچے اتارے۔

"آئندہ سے اس سب کے لیے ایر فون استعمال کیا کریں۔ "

Kitab Nagri Special

وہ پیروں میں سلیپر پہن رہی تھی جب دران کا چبھتے سے لہجے میں کہا گیا جملا سنا دیا۔اس نے چہرہ اوپر اٹھایا تو وہ ایسے لال بھبھوکا کھڑا تھا جیسے اس نے بنا ایر فون تلاوت سننے کا بہت بڑا گناہ سرانجام دے دیا ہو۔

"کیوں کیا آپ کے کمرے کی دیواروں کو بھی قرآن پاک کی تلاوت ناپسند ہے ؟ "

برجستہ جواب تھا جو بنا سوچ سمجھے وہ اچانک دے گئی۔پتا نہیں کیوں مگر اس کا اس چھوٹی سی بات پر بلاوجہ اتنا غصہ دکھانا اسے بری طرح کھل گیا۔اس کے تو فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا کہ وہ آج جلدی آجائے گا ورنہ تو وہ اس کے آنے تک اپنی مشق مکمل کر لیتی تھی۔

"اس وقت کمرے میں میرے علاوہ اور کوئی نہیں تھا اور مجھے نہیں لگتا ایسے میں بھی مجھے ایر فون لگانے کی ضرورت ہے۔"

تڑاخ سے اگلا جملا کہا وہ جو اس کے جواب پر ضبط کیے آگے بڑھنے والا تھا۔ایک دم سے رکا۔وہ اب صوفے پر سے اٹھ چکی تھی۔بڑے رعب سے دران کی طرف دیکھ رہی تھی۔فراک کا سرخ رنگ گالوں پر عکس ڈال رہا تھا یا شائد وہ غصے سے لال ہو رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا یہ کمرہ آپ کا ہے ؟ "

دران نے تیوری چڑھائے غصے سے پوچھا۔اس کا اعتماد اسے اندر سے جھنجوڑ کر رکھ دیتا تھا۔

"نہیں نہ۔تو چاہے میں اس کمرے میں موجود ہوں یا نہ ہوں۔میرے کمرے میں کیسے رہنا ہے یہ میں ڈیسائیڈ کروں گا آپ نہیں۔سمجھیں۔ "

Kitab Nagri Special

چہرے کو اس کے چہرے کے قریب کرتے ہوئے وہ غصے میں چیخا۔جویریہ نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا وہ کیسا مسلمان تھا جسے قرآن کی تلاوت تک سے الجھن تھی۔۔دل اس کے چیخنے پر ایک پل کے لیے لرزا لیکن اگلے ہی لمحے گہری سانس لیتی وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال چکی تھی۔

"نہیں۔۔۔۔نہیں سمجھی۔مگر آپ کو کچھ اچھے طریقے سے سمجھا دینا چاہتی ہوں۔ "

اف۔۔اف۔۔۔بلا کا اعتماد دران پر تڑی لگاتی, دھونس جماتی وہ دنیا کی پہلی لڑکی تھی۔وہ اسے سمجھانے جا رہی تھی جو سب کی سمجھ کو سمجھ جاتا تھا۔

"میں یہاں آپ کی مدد کے لیے ٹھہری ہوئی ہوں جس میں ایک فیصد بھی میری خود کی مرضی شامل نہیں ہے۔ "

اُسی کے لہجے میں بولتی وہ دران کو حیرت میں ڈال رہی تھی۔سرخ پڑتے گال, بڑی کھلی غصے میں بھری سیاہ پتلیوں والی آنکھیں, اُٹھتی ناک, سانولی رنگت, شفاف چہرہ, گھنگرالی لٹیں۔وہ اس لمحے اس پر چیختی اسے بری کیوں نہیں لگ رہی تھی۔

"میں نے آپ کو اس دن بھی کہا تھا۔مجھے آپ سے صرف اتنی سی مدد چاہیے کہ آپ مجھے اس ہوٹل سے باہر نکال دیں۔حاتم طائی بننے کا بھوت آپ کے سر پر سوار ہوا تھا۔ "

بڑے رعب سے وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے چیخ رہی تھی۔اس کی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی اتنی اکڑ پر اب تک اس سے تھپڑ کھا چکی ہوتی۔مگر اس کے لیے دل تھپڑ مارنے کا تصور بھی نہیں کر رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"اوہ! ایک منٹ میں یہ کیسے بھول گئی کہ آپ حاتم طائی نہیں بنے تھے بلکہ میری اس مدد کے پیچھے آپ کا اپنا بھی مفاد چھپا تھا۔ دیکھ چکی ہوں میں وہ وائرل ویڈیو اور لوگوں کے کمنٹس۔ "

چہرے کی لٹوں کو ایک ہاتھ سے پیچھے کرتی وہ اب لب بھینچے زور زور سے سر کو ہلا رہی تھی۔ سینے پر ہاتھ باندھے اپنی طرف سے وہ دران کو خوب سنا رہی تھی جبکہ وہ اپنے ہی اندر بڑھتی الجھن سے الجھا کھڑا تھا۔

"رہی بات یہ کہ مجھے یہاں اس کمرے میں کیسے رہنا ہے تو سن لیں آج سے جتنا آپ کا اس کمرے پر حق ہے اتنا میرا بھی ہے۔ میں جتنے دن بھی اس کمرے میں رہوں گی چاہے جھوٹی بیوی کی حیثیت سے رہوں۔ میرا جیسے دل چاہے گا میں یہاں رہوں گی جیسے دل کرے گا وہ کروں گی۔ اگر یہ سب برداشت نہیں تو مجھے نکال سکتے ہیں آپ۔ "

کندھے اچکائے بڑے اعتماد سے اپنی بات مکمل کی۔ دران تاہنوز خاموش کھڑا تھا۔ اس کی بڑی بڑی آنکھوں میں موجود بے خوفی کو دیکھتا ہوا۔ وہ شائد اب جواب کی منتظر تھی اسی لیے چپ ہو گئی تھی۔

دران نے ایک بھرپور نگاہ اس پر ڈالی اور پھر سرعت سے اس کے پاس سے گزرتا ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ کوٹ کو ہینگ سٹینڈ پر لٹکائے وہ عجیب بے چینی سے پیشانی سہلا رہا تھا۔

"میں حاتم طائی کب بنا تھا میں چاہتا تو اُسی لمحے تھپڑ مار کر کمرے سے نکال باہر کرتا۔ کوئی مدد نہ کرتا اس کی۔" زور سے واش روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

میں اس کی ساری بکواس سن کر چلا کیوں آیا مجھے جواب دینا چاہیے تھا اسے۔ نل کھولا اور چھپاک چھپاک پانی کے چھینٹے چہرے پر اچھالے۔ پانی کی بوندیں جا بجا چہرے پر چمکنے لگیں۔ چہرہ اوپر اٹھایا۔

سامنے لگے بڑے سے آئینے میں اس کا خوبرو چہرہ جلوہ گر تھا۔ وہ اتنا حسین تو تھا کہ کوئی بھی لڑکی اس کی آنکھوں میں جھانکتی لمحہ بھر کو تو گڑبڑا جاتی اور اب تو خیر سے اس کی شخصیت کے ساتھ جڑی اس کی شہرت چار چاند لگا دیتی تھی۔ لڑکیاں اس کی آنکھ کی ایک جنبش پر ہی آہیں بھرنے لگتی تھیں۔

اس کے پاس صنف نازک کے نخرے دیکھنے کی فرصت ہی کہاں تھی وہ تو خود نخریا تھا کہ اس کی اکڑ اور کرشمہ پردازی کے پوری دنیا میں چرچے تھے۔ یہ وہ پہلی لڑکی تھی جو دران ملک کی اکڑ پر اکڑ سے وار کرتی اسے حیران کرتی تھی۔ وہ اس کی سوچ کو پرکھنے لگتا تو وہ اس سے پہلے ہی اس کی آنکھوں کو جانچ رہی ہوتی۔ وہ الجھ جاتا بولتی بند ہونے لگتی۔ سامنے کھڑے بڑی سی بڑی شخصیت کے ذہن سے کھیل کھیلنے والا ایک معمولی سی لڑکی کے سامنے چپ سادھ لیتا تھا۔ اس کی بات مکمل سن لیتا تھا۔ یہ الجھن اب پانچ دنوں میں عجیب پریشانی بنتی جا رہی تھی۔ وقت آگیا تھا کہ اس سے چھٹکارے کے بارے میں کچھ سوچنا شروع کیا جائے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ٹاول سے چہرہ رگڑتا وہ اپنی حالت اور الجھن کو بہت حد تک تھپک کر جب واپس کمرے میں آیا تو محترمہ آج اس کی جگہ یعنی صوفے پر براجمان تھی اور بڑے انہماک سے کتاب پڑھی جا رہی تھی۔ کندھوں پر سیاہ شال کا اضافہ ہو چکا تھا۔ دران نے اسے غصے سے گھورا مگر اس پر تو جیسے کوئی اثر نہیں تھا۔

"رہی بات یہ کہ مجھے یہاں اس کمرے میں کیسے رہنا ہے تو سن لیں آج سے جتنا آپ کا اس کمرے پر حق ہے اتنا میرا بھی ہے۔ میں جتنے دن بھی اس کمرے میں رہوں گی چاہے جھوٹی بیوی کی حیثیت سے رہوں۔ میرا جیسے دل

Kitab Nagri Special

چاہے گا میں یہاں رہوں گی جیسے دل کرے گا وہ کروں گی۔اگر یہ سب برداشت نہیں تو مجھے نکال سکتے ہیں آپ ۔ "

کچھ دیر پہلے کہے گئے اس کے الفاظ کی بازگشت ذہن میں گونجی۔ میز پر رکھا ریموٹ اٹھا کر وہ بیڈ پر آگیا۔

چینل آگے پیچھے بدلتے بدلتے ایک جھٹکے سے وہ ریموٹ کو بیڈ پر پٹخ کر اٹھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا اس کے سر پر آ کھڑا ہوا۔

"میں شھنگائی میں حاتم طائی اپنے مفاد کے لیے نہیں بنا تھا۔ میں اگر چاہتا تو اُسی لمحے تمہیں بازو سے پکڑتا اور کمرے سے باہر پٹخ دیتا۔ "

جویریہ نے کتاب پر جھکا سر اوپر اٹھایا۔ تو جناب آدھے گھنٹے بعد جواب دینے آ ہی گئے۔

"ٹھیک ہے میں مانتی ہوں آپ نے میری مدد کی بلکہ مجھے زندگی دی لیکن اب کس بات کی سزا دے رہے ہیں آپ مجھے ؟ "

بھنوں کو اکٹھا کئے وہ اس سے سوال کر رہی تھی۔

سزا وہ کیا سزا دے رہا تھا اس کو۔ بھیانک کھائی سے بچا کر یہاں لایا تھا۔ ہر آسائش دے رہا تھا اس کی حفاظت کی خاطر اپنا کیریر کیا اپنی جان تک داؤ پر لگا کر کھڑا تھا۔

"یہ سزا لگتی ہے آپکو ؟ "

Kitab Nagri Special

تیوری چڑھائے حیرت سے پوچھا۔

"آپکارویہ سزالگتاہے مجھے۔ "

پرسکون لہجے میں جواب دیا۔

"میرارویہ سب کے ساتھ ایساہی ہے۔ "

"میں سب نہیں ہوں۔سب آپ کے اتناقریب آپکے کمرے میں نہیں رہتے۔ماناکہ مجبوری ہے ہم دونوں کی لیکن آپ کارویہ مجھے گھٹن میں مبتلا کرتاہے۔جیسے ہی آپ کمرے میں آتے ہیں مجھے ایسالگتاہے جیسے میرے گلے میں طوق ڈال دیاگیاہو کہ بولنامت,میری آنکھوں پرپتھررکھ دیے ہوں کہ دیکھنامت,نماز نہیں پڑھ سکتی۔ قرآن نہیں سن سکتی,صوفے پرنہیں بیٹھ سکتی۔ "

تابڑتوڑایک ہی سانس میں بولتی وہ اس کے سارے گناہ گنواگئی۔گہری سانس لے کررکی۔دران کی آنکھوں میں دیکھا۔ساری اکڑاور غرور کووہ ایک جھٹکے میں زمین بوس کئے کھڑی تھی۔اسے دران کی موجودگی سی الجھن ہوتی تھی۔لڑکیاں اس کی کسی چھوئی ہوئی چیز کوچھونے کے لیے ترستی تھیں اور یہ وہ واحدلڑکی تھی جس کے لیے وہ گھٹن تھا۔

"بس اب اورنہیں۔جیسے میں ساری رات اس پوری دیوار میں نصب اس سیمناسکرین کی جلتی بجھتی روشنی کو برداشت کرتی ہوں آپ بھی سب برداشت کریں۔ "

Kitab Nagri Special

ایک نگاہ ٹی وی سکرین پر ڈال کر غصے میں کہتی وہ آگے بڑھی بیڈ پر سے ریموٹ اٹھایا, ٹی وی بند کیا اور اس کی طرف مڑی۔

"مجھے کمرے میں نماز پڑھنی ہے۔ اس کے بعد ٹی وی چلے گا"

بڑے رعب سے کہا ریموٹ دران کے ہاتھ پر رکھا اور خود بڑے اعتماد سے آگے بڑھ کر جائے نماز کو کمرے کے سفید فرش پر بچھا کر کھڑی ہو گئی۔

وہ حیرت میں ڈوبا اس کو دیکھ رہا تھا۔ وہ اس کی ہر بات نہ صرف سن رہا تھا بلکہ مان بھی رہا تھا۔ وہ اس کے کمرے میں اس کے سارے اصول توڑے بڑے رعب سے سجدے میں تھی۔ وہ اس کو حیران کرتی اس کے دل کے دروازے پر رکھے پتھر میں دڑاڑ بن رہی تھی۔

☆☆☆☆☆

سورج کی کرنیں کھڑکی کی سلاخوں سے چھن کر کمرے میں بنے پلنگ پر سلاخوں کا عکس بنا رہی تھیں۔ اس چھوٹے سے کمرے میں ایک پلنگ کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ متوازن رفتار میں چلتے پنکھے کی آواز مسلسل اس کے اعصاب کے تناؤ کو بڑھا رہی تھی۔ پلنگ پر چادر سلیقے سے بچھی تھی اور وہ پلنگ کی پائینتی کے ساتھ سر ٹکائے نیچے سیاہ سیمنٹ کے بنے ٹوٹے پھوٹے فرش پر بیٹھی تھی۔

زرد اور سبز رنگ کے پرنٹڈ جوڑے کا ملگجا پن, زرد چہرہ, آنکھوں کے نیچے پڑتے گہرے حلقے, پپڑی زدہ خشک ہونٹ, ڈھیلی پونی سے جا بجا نکلے بکھرے بال وہ صدیوں کی بیمار لگ رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

جان کو اس دن پھر سے دل کی تکلیف ہوئی تھی۔اسے آج پندرہ دن بعد ہسپتال سے گھر لایا گیا تھا۔اسے بھی اس کمرے میں بند پندرہ دن ہو چکے تھے۔جووت نے اور گھر والوں نے اسے کمرے میں قید کر رکھا تھا۔

ان کو لگتا تھا وہ گھر سے بھاگ جائے گی آمنہ کے ڈر سے ان لوگوں نے دو دن میں گھر بھی تبدیل کر لیا تھا۔اس کا موبائل چھین لیا گیا تھا۔سب کو لگتا تھا وہ کسی لڑکے سے شادی کرنے کی خاطر مسلمان ہوئی ہے اور بہت جلد بھاگ جائے گی۔پندرہ دن وہ اپنوں میں ہی اس قید میں تھی۔کوئی سیدھے منہ اس سے بات نہیں کرتا تھا۔مریم کی اس نے ان پندرہ دنوں میں صورت تک نہیں دیکھی تھی۔سنانا یا میرِی کھڑکی کی سلاخوں سے کھانا اور پانی رکھ جاتی تھیں۔وہ سب کو سمجھا سمجھا کر تھک چکی تھی کہ وہ کہیں نہیں جائے گی لیکن کوئی اس کی بات سننے کو تیار نہیں تھا۔کھڑکی کے باہر کسی کی قدموں کی چاپ سنائی دینے پر وہ ہمیشہ کی طرح بھاگ کر کھڑکی کی قریب آئی۔باہر سنانا تھی۔

"سنانا سنو۔ابا کیسے ہیں؟دروازہ کھولو۔ "

سنانا اس کی آواز پر ساکن ہوئی۔وہ شائد کچن میں جا رہی تھی۔وہ رخ موڑے اس کی طرف پیٹھ کیے کھڑی تھی۔

"دیکھو مجھے ملنا ہے ان سے۔میں۔۔میں تم لوگوں کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی۔میرا یقین کرو میرا کوئی نہیں ہے تم لوگوں کے سوا اور میں نے مسلمان ہونے کے بعد ایک دن کے لیے بھی تم لوگوں کو چھوڑنے کے بارے میں نہیں سوچا۔ "

کھڑکی کی سلاخوں میں انگلیاں پھنسائے وہ روندھائی آواز میں اپنی صفائیاں دے رہی تھی۔سنانا ایک جھٹکے سے پلٹی چہرہ سپاٹ تھا۔آنکھوں میں بے پناہ نفرت تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"جھوٹ مت بولو جوی۔ باقی سب کو تو تم بیوقوف بنا سکتی ہو لیکن مجھے نہیں۔ میں جانتی ہوں تم نے اسلام اس بیچ والے لڑکے کے لیے قبول کیا ہے۔ "

سنانا کے تلخ لہجے میں بھی نفرت کے سوا کچھ نہیں تھا۔

"سنانا ہاں تم سچ کہہ رہی ہو۔ مگر میں اس کے ساتھ شادی نہیں کر رہی ہوں۔ مجھے تو معلوم بھی نہیں وہ کون تھا اور اب کہاں ہے۔ میں تو ساری زندگی ابا اماں اور تم لوگوں کے ساتھ رہوں گی کسی کو نہیں پتا چلے گا کہ میں مسلمان ہوں۔ "

کانٹے چبھتے خشک گلے میں تھوک نگلتے ہو تیزی سے اسے اپنی وضاحت دے رہی تھی۔

"بس کرو جوی۔ جیسے کہ اب نہیں پتا چلا جوت کو اور تم کیا ہمارے ساتھ رہو گی؟ کیا شادی نہیں کرو گی؟ "

سنانا نے نخوت سے سوال کیے۔

"نہیں میں شادی نہیں کروں گی۔ میں ایسے ہی رہوں گی۔" پرسکون لہجے میں جواب دیا۔ محبت سے اس کے چہرے کی طرف دیکھا۔ ہاں یہ سچ تھا وہ آج بھی ان سب سے اتنی ہی محبت کرتی تھی۔

"لیکن ابا تمہیں ایسے نہیں رہنے دیں گے "

"مطلب؟ "

سنانا کی بات پر چونک کر سر اٹھایا۔ سنانا نے پل بھر کو نگاہیں چرائیں۔

Kitab Nagri Special

"وہ ابا تمھاری شادی کر رہے ہیں۔ بات طے ہو چکی ہے۔ "

لہجے کی سختی اب کی بار حد درجہ کم تھی۔ سنانا کی بات پر جیسے اس کی سانس اٹکی۔

"نہیں ابا ایسے کیسے۔ کھولو دروازہ سنانا میں ان کو سمجھاتی ہوں۔"

تڑپ کر کہا۔

"کیا سمجھاؤ گی تم۔ کوئی نہیں سمجھے گا۔ تم نے ہم سب کا مان توڑ دیا جوی۔ تم ہمارا مان تھی۔ "

سنانا کی آنکھوں میں چمکتے آنسو اس کے دل پر گر رہے تھے۔

"سنانا دیکھو۔ جیسا تم لوگ سمجھ رہے ہو ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ میں اب بھی تم لوگوں کا ہی مان ہوں۔ ابا نے کہاں رشتہ کیا ہے میرا؟ "

تذبذب میں تیز تیز بولتے ہوئے سوال کیا۔

"جہاں حنا کی شادی ہوئی ہے۔ اس لڑکے کا دوست ہے۔ چائینہ سے آیا ہے۔ حنا کے ابا نے ہی ان لوگوں سے ملوایا ہے۔ "

سنانا نے گال پر بہتے آنسو انگلی کی پوروں پر چنتے ہوئے بتایا۔ سلاخوں پر موجود اس کے ہاتھوں کی گرفت ایک دم سے بڑھی۔

"سنانا مجھے شادی نہیں کرنی ہے ابا سے بات کرنی ہے۔ وہ کرسچین ہو گا میری شادی نہیں ہو سکتی اس سے۔ "

Kitab Nagri Special

تڑپ کر دہائی دی مگر سنانا بات مکمل ہونے سے پہلے ہی تیز تیز قدم کمرے کی طرف بڑھا چکی تھی۔

"سنانا۔۔۔سنانا۔۔۔ "

خالی برآمدے میں گونجتی آوازیں سب کو سنائی دے رہی تھیں لیکن وہ جانتی تھی کوئی نہیں آئے گا۔ کھڑکی کے پٹ سے سر ٹکائے چھت کی طرف دیکھا۔ اللہ یہ سب کیوں؟ میں تو سکون کے لیے تیرے سچے دین میں داخل ہوئی تھی لیکن یہ مشکلات کیوں بڑھ گئی ہیں۔

آنکھوں سے بہتے بے آواز آنسو گال سے گردن کی طرف سفر کر رہے تھے۔

☆☆☆☆☆

ملک ہاؤس کے لاؤنج میں آج یہ بیٹھک خاص مقصد کے لیے رکھی گئی تھی جس میں گھر کے سب بڑے شامل تھے اور موضوع ہمیشہ کی طرح دران ملک ہی تھا۔ جائیداد دران کے نام لگ چکی تھی لیکن اس کے بدلتے تیور سب کو پریشان کیئے ہوئے تھے۔

وہ گھر نہیں آتا تھا۔ گھر آتا تو سیدھے منہ کسی سے بات کرنا تو دور وہ کسی کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا تھا۔ خاموشی سے سر جھکائے اوپر اپنے کمرے میں چلا جاتا۔ اس دن اسفند ملک کے چپ کروانے پر وہ چپ ہو تو گیا تھا مگر وہ اب اسفند ملک کے ذریعے اپنی ماں تک پہنچنے کا اور طریقہ استعمال کرنا چاہتا تھا۔

"کہے دیتی ہوں تم سب سے۔ ایسے دران کبھی نہیں مانے گا اپنی سبرینا کے لیے۔ زبردستی ہی کرنا ہو گا سب۔
"

Kitab Nagri Special

دستگیر بیگم نے ہاتھ ہوا میں اٹھائے جیسے اعلان کیا تھا۔ وہ لاؤنج میں لگے پلنگ پر براجمان تھیں اور باقی سب صوفوں اور کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ دران کا بدلتا رویہ سب کو جہاں تکلیف دے رہا تھا وہاں یہ ڈر بھی لاحق ہو گیا تھا کہ دران سبرینا سے شادی بھی نہیں کرے گا۔

"اماں وہ ابھی بمشکل ایکس کا ہوا ہے۔ بڑی مشکل سے میں نے اس کو شازیہ کو جائیداد نہ دینے پر راضی کیا ہے۔ آپ اب ایک نیا پریشر اس کے سر تھوپ دیں۔ "

اسفند نے تیوری چڑھائے دستگیر بیگم کی طرف دیکھا۔ روبی صوفے کی پشت چھوڑے تیر کی طرح آگے ہوئی۔

"کیوں نہ تھوپیں۔ دیکھا نہیں شازیہ کتنی چالاکی سے رانیہ کو یہاں کراچی میں دران کی یونیورسٹی میں داخل کروا چکی ہے۔ فائقہ بتا رہی تھی اچھا ملنا جلنا ہے دونوں کا۔ آئے دن کنٹین میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ "

روبی آنکھیں گھماتے ہوئے اپنے اگلے ڈر سے آگاہ کر رہی تھی۔ عصمت نے نخوت سے ناک چڑھائی۔

"بس پھر بھابھی دران تو ہاتھ سے جاتا سمجھو۔ کیونکہ رانیہ اپنی ماں کی دوسری کاپی ہے۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سونیا نے جھکا سر اوپر اٹھایا۔ یاور کے بعد وہ اپنی عمر سے بھی زیادہ عمر رسیدہ لگنے لگی تھی۔

"وہ لے اڑے گی اسے اور میری یتیم بچی یونہی مالا جپتی رہ جائے گی دران کی۔ "

سونیا کے پھیکے سے لہجے میں کہے گئے جملے پر روبی نے رنج سے اپنی بہن کی طرف دیکھا۔

"اماں بی سارا قصور آپکا ہے آپ نے میری بیٹی کے کچے ذہن میں دران کے لیے ایسے خیالات ڈال دیے۔ "

Kitab Nagri Special

سونیا نے بھری ہوئی آنکھوں سے دستگیر بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے شکوہ کیا۔

"میری بیٹی نے دران کے لیے پتا نہیں کیا کیا خواب سجا لیے ہیں اور وہ وہاں رانیہ کے ساتھ محبت کی پینگیں بڑھا رہا ہے۔ "

سونیا کا دلگیر لہجہ اور سبرینا کی فکر سب کے چہروں پر اثر چھوڑ گئی۔

"فکر نہ کر بہو اس رانیہ کا بندوبست بھی کرتی ہوں میں۔ دران شادی تو سبرینا سے ہی کرے گا تم سب دیکھنا ذرا۔ "

دستگیر بیگم نے آنکھوں کو چندھی کیے وثوق سے کہا۔ اسفند ملک نے غصے سے سب کو گھورا اور ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھ کر لاؤنج سے باہر کی طرف قدم بڑھا دیے۔ سب اسے جاتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

☆☆☆☆☆

بیورلی ہلز کی ڈوبتی شربتی شام میں درانگ ولاس کا لان کھچا کچھ مہمانوں سے بھرا تھا۔ موسیقی کے جلترنگ اور ہر طرح کے لوازمات لان کی سجاوٹ کو دوبالا کر رہے تھے۔

درانگ نے اپنی شادی کی ریسپیشن رکھی تھی۔ جویریہ اور اس کے رشتے کو ختم کرنے کے لیے پہلے اپنے رشتے کو سب کے سامنے لانا اور اپنے مقصد کو پورا کرنا ضروری تھا جس کے لیے اس نے آج شادی کے ہفتے بعد یہ تقریب رکھی تھی۔

www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

لان کی گہما گہمی سے کچھ دور دران کے کمرے میں وہ گہرے نیلے رنگ کی ملائم سی میکسی میں ہر طرح کے سنگھار سے لیس ڈریسنگ میز کے سامنے کھڑی تھی۔ بال جل لگا کر پیچھے باندھے گئے تھے۔ کانوں میں چمکتے ہیرے کے چھوٹے سے بُندے اور نگینے والا نیکلس گردن میں چمک کر اس کے حسن کو دوبالا کر رہا تھا۔ روزین ہاتھ باندھے اس کے بالکل پیچھے کھڑی پر شوق نگاہوں سے دیکھتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔ اس کا سنگھار کرنے والی لڑکی اپنا سامان سمیٹ رہی تھی۔

"روزین مجھے سکارف لینا ہے۔ "

خود پر جانچتی نگاہ ڈالے وہ اب روزین کی طرف دیکھ رہی تھی۔ میکسی بہت حسین تھی لیکن اسے سکارف کے بنا خالی پن محسوس ہو رہا تھا۔

"میم آپ حیران کن حد تک حسین لگ رہی ہیں۔ سکارف لینے کی کیا ضرورت ہے ویسے بھی دران سر نے اس ڈریس کے ساتھ کوئی سکارف نہیں تیار کروایا۔ وہ ناراض ہوں گے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

روزین کے جواب پر وہ مسکرا کر پلٹی۔ گہری نیلی مکیسی میں ہلکی گندمی رنگت کے چہرے پر سلیقے سے کیے میک اپ اور چمکتی سیاہ آنکھوں کے ساتھ مسکراتی ہوئی وہ منفرد اور پر کشش لگ رہی تھی۔

"روزین تمھارے باس کا نام ہٹلر ہونا چاہیے تھا خیر پریشان نہ ہو کچھ نہیں کہیں گے۔ "

Kitab Nagri Special

مسکراہٹ کو مزید گہرا کیا۔ روزین پوری بتیسی نکالے ہنس دی۔ جویریہ انگلش اٹک کر بولتی تھی لیکن روزین با آسانی اس کی بات سمجھ جاتی تھی۔

"وہ بہت اچھے ہیں بس غصے کے تیز ہیں۔ "

ہاتھ باندھے روزین نے شرارت سے ناک بھینچ کر دران کی تعریف کی۔ وہ مسکراہٹ کو مزید گہرا کئے آگے بڑھی۔ میکسی بہت خوبصورت تھی لیکن کندھوں پر سکارف یا دوپٹہ نہ ہونا خالی پن محسوس کروا رہا تھا۔ ڈریسنگ روم میں موجود الماری کھولے اس نے ایک بھرپور نگاہ ایک قطار میں لٹکتے ملبوسات پر ڈالی۔

"اچھا پھر یہ شال فروالی۔ میرے خیال سے یہ تو بہتر رہے گی۔ اسے کندھوں پر ڈال لیتی ہوں۔ اگر ہٹلر تم پر ناراض ہو تو کہہ دینا کہ مجھے سردی لگ رہی تھی۔ "

سرخ رنگ کی گرم شال تھی۔ جو اس نے الماری سے باہر نکالی اور روزین کی طرف پلٹی۔ جانتی تھی اس کی تیاری کی ذمہ داری دران نے روزین کے سر پر ڈالی ہے اور کسی بھی بات پر پوچھ گچھ بھی اسی سے ہی کی جائے گی۔

"جی یہ اچھی لگے گی۔ "

پیچھے سے شال کو کندھوں پر گھما کر وہ بازؤں پر درست کرتے ہوئے روزین کی بات پر مسکرائی۔ گہری نیلی میکسی پر یہ جدید طرز کی سرخ شال جہاں اس کے کندھوں کو ڈھانپ رہی تھی وہاں اس کے سنگھار کا حصہ ہی لگ رہی تھی۔

"اب؟ "

www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

شال کو دونوں اطراف میں بازؤں میں ڈالے سوالیہ نگاہوں سے روزین کی طرف دیکھا۔

"بہت اچھی لگ رہی ہیں۔ "

روزین نے ستائشی چمکتی نگاہوں کو اوپر سے نیچے اس کے سراپے پر ڈالتے ہوئے جواب دیا تو جویریہ نے گہری سانس باہر انڈیلی۔

"چلیں پھر چلتے ہیں لان میں۔ "

سر کو آہستگی سے دائیں بائیں جنبش دیتے ہوئے کہا۔ روزین نے گہری مسکراہٹ کے ساتھ اثبات میں سر ہلایا اور اس سے چند قدم آگے ہو کر کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

لان میں سب لوگ اب اُسی کا انتظار کر رہے تھے۔ جن میں وہ خود بھی سیاہ کوٹ پینٹ میں ملبوس اس پوری تقریب کا دل بن کر دھڑک رہا تھا۔ جویریہ کے لان کی راہداری میں قدم رکھتے ہی سب کی نگاہیں ایک ساتھ اس پر اُٹھی اور پھر ٹھہری تھیں۔ کیمروں کے رخ اس کی طرف مڑ گئے تھے۔ لان ایک دم اندھیرے میں ڈوب گیا تھا اور سپاٹ لائٹ میں صرف وہی چمک رہی تھی۔

پر اعتماد چھوٹے چھوٹے ڈگ بھرتی وہ شال کو بڑے سلیقے سے دونوں اطراف سے بانہوں کے سہارے جکڑے ہوئے تھی۔ دران کی ہدایت کے مطابق دھیمی سی مسکراہٹ کو چہرے پر مزین کیے آگے بڑھ رہی تھی۔

دران جو پل بھر کو اسے اپنے پسندیدہ رنگ میں دلکشی کا سماں بنے دیکھ کر غیر متحرک ہوا کسی کیمرے کی روشنی نے حواس میں آنے پر مجبور کیا۔

Kitab Nagri Special

چند قدم آگے بڑھا اور ہاتھ اس کی طرف بڑھا دیا۔ ہر طرف سے تالیوں کی آوازیں جویریہ کے خیر مقدم میں گونجی تھیں۔

دران اس کا ہاتھ تھامے لوگوں کے بیچ آ رہا تھا اور وہ ہمہ وقت اپنے اعتماد اور بے ترتیب ہوتی دھڑکنوں کو بحال رکھنے میں کوشاں تھی۔ بہت سے چہرے تھے۔ چمکتے دمکتے, روشن جدید لباسوں میں ملبوس وجود, کھنکتے قہقوں کے جلترنگ, مہنگے پرفیوم کی معطر, کیمروں کی روشنیاں, تعریفوں بھرے جملے, ایک لمحے کو اسے اپنے آپ بجھا سا اور کمتر لگا۔

دل کے ڈوبنے جیسا احساس تھا لیکن کیوں؟

دران اس کا ہاتھ تھامے کھڑا تھا۔ لوگوں کے آگے بڑھ کر خوش آمدید کہنے کا جواب دے رہا تھا۔ لوگوں کی نگاہوں میں حسرت تھی, رشک تھا, جلن تھی, حسد تھا, بہت سی آنکھیں تھیں جن کو وہ نگاہیں گھماتے ہوئے جانچ رہی تھی۔

مدھم سی مسکراہٹ کچھ گہری ہوئی۔ گہری سانس کے ساتھ دل کی بے خوفی کو ختم کیا۔ یہ سب لوگ اس بات سے انجان تھے کہ کچھ بھی اس کا نہیں ہے۔ نہ ساتھ کھڑا یہ خوبرو, دولت مند, مشہور فلمسٹار اور نہ یہ محل جیسا درانگ ولاس۔ اسے لوگوں کی آنکھوں میں جھلکتی حسرتوں, نفرتوں پر ہنسی آ رہی تھی۔

دران اس کا ہاتھ چھوڑے ایک طرف بڑھ گیا تھا جبکہ وہ اپنے سامنے کھڑی موم کی گڑیا جیسی انگیریز لڑکی کی چٹر پٹر انگیریزی زبان سن رہی تھی۔ وہ اسے اپنی اور دران کی کسی فلم کا قصہ سنا رہی تھی۔ وہ اس کے قصے کو سن رہی تھی جب عقب سے آتی آواز کانوں میں پڑی۔

Kitab Nagri Special

"ویسے ہیرا اصل جوہری کے ہاتھ میں آئے تو ہی اس کی اصل قیمت اور چمک کا اندازہ ہوتا ہے۔ "

عقب سے آتی مردانہ آواز میں کہے گئے جملے پر وہ پلٹنے پر مجبور ہوئی۔ برہان ہاتھ میں مشروب کا گلاس تھامے کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"ہائے۔ کیسی ہیں بھابھی۔ "

جلدی سے گلاس کو بائیں ہاتھ میں منتقل کرتے ہوئے وہ سلام کے لیے ہاتھ آگے بڑھائے ہوا تھا۔ جویریہ نے بلا جواز کندھوں پر شال درست کرتے ہوئے نگاہیں چرائیں۔ برہان کے ساتھ اس دن کی ملاقات یاد آئی۔ کچھ دوری پر روبی اور اسفند ملک بھی نک سک سے تیار ہوئے موجود تھے۔ وہ لوگ شائد اب تقریب میں شامل ہوئے تھے۔

"دیکھیں بھابھی غلط مت سمجھیے گا۔ وہ اس دن پہلی ملاقات تھی اور میں اول فول بک گیا۔ "

برہان کا شرمندہ سا لہجہ اور پیشانی سہلانا وہ اس دن کی نسبت یکسر مختلف لگ رہا تھا۔ جویریہ نے نگاہ اس کی طرف اٹھائی۔ وہ دوستانہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے ہوئے تھا۔

"میں اپنی اس دن والی باتوں کے لیے معافی مانگتا ہوں۔ " بڑا مؤدبانہ لہجہ تھا۔

"اٹس اوکے۔ "

آہستگی سے کہا اور زبردستی مسکراہٹ کو گہرا کیا۔

Kitab Nagri Special

"ہاؤسویٹ۔آپ حسین ہونے کے ساتھ ساتھ بہت سویٹ بھی ہیں مطلب آپ کتنا سریلا بولتی ہیں۔ "

برھان نے آنکھیں پوری کھولے تعریف میں زمین آسمان ایک کیا۔ہاں اس کی آواز بہت خوبصورت تھی لیکن برھان کا یوں تعریف کرنا۔۔۔وہ تذبذب حالت میں چہرے کے بدلتے رنگ کو چھپانے لگی۔

"تھنکس۔ "

آہستگی سے کچھ نہ سمجھ آنے پر شکریہ ادا کیا جس پر برھان کا خفیف سے قہقہ گونجا۔ برھان کا نہ صرف رویہ بدلہ ہوا تھا بلکہ اس کے ہر انداز میں بھی وہ آج اپنے لیے احترام محسوس کر رہی تھی۔وہ اس کے لیے قائم کی ہوئی اس دن کی رائے کو بدلنے پر مجبور ہو گئ تھی۔ برھان اب اسے اپنے بارے میں بتا رہا تھا۔اپنے ٹی وی ایکٹر ہونے اور اپنے کیریر کے بارے میں۔وہ برھان کی باتوں پر مسکراتی ہوئی کچھ دور کھڑے دران کی گھورتی نگاہوں سے بالکل انجان تھی۔

وہ جو کچھ لوگوں سے ملنے کے بعد پلٹا تھا سامنے برھان کو جویریہ کے پاس یوں قہقہ لگاتے دیکھ کر ناک کے نتھنے ہلکے سے پھول گئے۔آنکھیں ایک سکینڈ کے بارہویں حصے میں چندھی ہوئیں۔غیر ارادی طور پر وہ اگلے ہی لمحے وہاں موجود تھا۔

"جویریہ فوٹو شوٹ ہے آؤ۔ "

پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے رعب سے کہا۔وہ دونوں ایک ساتھ چونکے۔دران سپاٹ چہرہ لیے پاس کھڑا تھا۔ پینٹ کی دونوں جیبوں میں ہاتھ ڈالے پیشانی پر افقی رخ شکن ڈالے۔

Kitab Nagri Special

"اکانگریچولیشن برو۔۔۔۔یوآرلکی مین۔شی از بیوٹی۔۔۔ "

بڑے جوشیلے انداز میں برھان بانہیں پھیلائے اس کی طرف بڑھا جب ایک دم سے دران کا پینٹ کی جیب میں سے نکلا ہاتھ ان دونوں کے بیچ حائل ہوا۔دران کے بھینچے جبڑے اس کے غصے پر ضبط کی نشانی تھے۔ برھان نے فوراً خود کو اس صورت حال کے مطابق درست کیا اور مسکرا کر لبوں کو گول کرتا ہوا پیچھے ہوا۔دران نے ایکدم سے جویریہ کی کمر کے گرد بازو حائل کیا اور اس کے ہمراہ پلٹا۔بڑی بے ساختہ حرکت تھی جس پر وہ اس کے مضبوط بازو میں لڑکھڑا کر سنبھلی۔

"بھابھی ایک فیمیلی فوٹو کے بعد ایک فوٹو دیور بھابھی کی بھی ہونی چاہیے۔کیا خیال ہے؟ "

برھان کی چہکتی سی آواز عقب سے سنائی دی۔دران نے اس کی کمر پر رکھے ہاتھ کے ذریعے ایک جھٹکے سے اپنے اور قریب کیا۔

"اس سے دور رہنا سمجھی۔ "

کان کے قریب دانت چباتی سرگوشی تھی۔اسے شائد غصہ تھا یا پھر جویریہ کو ایسا محسوس ہوا رہا تھا۔کمر کے گرد اس کی گرفت عجیب طرح سے سختی لیے ہوئے تھی۔

"جی "

دھیمی سی آواز حلق سے برآمد ہوئی۔فوٹو گرافر کو تو دران نے خود اپنی طرف بلایا تھا۔مطلب کوئی فوٹو شوٹ نہیں تھا۔وہ جان بوجھ کر برھان سے الگ کر کے لایا تھا اسے۔یہ بات اس کی سمجھ سے بالاتر تھی یہ گھر اس کا تھا۔یہاں

Kitab Nagri Special

ایک پتا بھی اس کی مرضی کے بنا نہیں ہلتا تھا۔ پھر وہ گھر کے باقی مکین کو گھر میں رکھ کر برداشت کیوں کر رہا تھا۔ ایسی کیا مجبوری تھی۔

فوٹو گرافر ایک نہیں تھا بے تحاشہ تھے۔ چھپاک چھپاک کی آوازیں ارد گرد سے گونجنے لگی تھیں اور بہت سے کیمروں کی روشنیاں اس کے اور دران کے مختلف مناظر قید کر رہی تھیں۔ چند تصاویر کے بعد ہی دران نے ہاتھ کھڑا کیا اور ایک طرف چل دیا۔

میزوں پر رنگا رنگ کھانے سج چکے تھے۔ بیش قیمت پتھر کے برتنوں میں رکھے کھانوں کی تمام ڈیشز دنیا کے مختلف ممالک کے مشہور کھانوں پر مشتمل تھیں۔ دران اسے روزین اور کچھ لڑکیوں کے پاس چھوڑ کر خود ایک طرف چل دیا۔ وہ اور انل میزبانی بھی سرانجام دے رہے تھے۔

"بروس نہیں آیا۔ تمھارا اندازہ درست ثابت ہوا۔ "

انل کی پاس سے آتی آواز پر دران نے ایک طرف ٹکی نگاہ ہٹائی۔ ایک نظر انل پر ڈالی اور پھر نگاہوں کا زاویہ کچھ دیر پہلے کے ہی نقطے پر جما دیا۔ لان میں بجتی مدھر سی موسیقی کے ساتھ لوگ کھانے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

"کیا دیکھ رہے ہو؟ "

انل نے ڈرنک کے گلاس کو لبوں پر سے ہٹائے بھنویں اکٹھی کیں۔

"ہاروی کی بے چینی۔ "

Kitab Nagri Special

بنا نگاہ ہٹائے جواب دیا۔ کھوجتی سی نگاہیں تھیں۔ انل نے نگاہوں کا تعاقب کیا سامنے واقعی ہاروی بظاہر تو اپنے ساتھ کھڑے شخص کے ساتھ باتوں میں مگن تھا لیکن کن انکھیوں سے بار بار جویریہ کا جائزہ لے رہا تھا۔

"مطلب؟ "

"شیون بھولا نہیں اس کو۔ مطلب اس کی جان نہیں چھوڑے گا۔ "

دران نے جویریہ کی طرف دیکھا۔ وہ ہاتھ میں پلیٹ تھامے کسی عورت کے ساتھ باتوں میں محو تھی۔ کھانا آہستگی سے چباتے ہوئے بار بار ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلا رہی تھی۔

"ہمارا مقصد پورا ہوتے ہی۔ اسے پاکستان بھجوا دینا ہے۔ "

دران یک ٹک جویریہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"لیکن وہاں بھی تو اس کو خطرہ ہو سکتا ہے نہ؟ "

"یہ ہمارا مسئلہ تو نہیں ہو گا۔ "

لبوں کو سختی سے آپس میں ملائے انل کی طرف دیکھا۔ لہجہ حد درجہ بے اعتنائی لیے ہوئے تھا۔ ہاتھ میں پکڑے گلاس کو لبوں سے لگا یا۔

"ہاں۔۔ صیح کہہ رہے ہو۔ "

انل نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے تائید کی۔ پھر بے ساختہ ہنس دیا۔

Kitab Nagri Special

"ہنس کیوں رہے ہو؟ "

دران نے ایک آبرو اچکائے۔انل مسکراہٹ دباتا ہوا سامنے دیکھ رہا تھا۔مشروب کا بھرا گھونٹ جلدی سے حلق میں انڈیلا۔

"دیکھ رہا ہوں تم نے اس ڈرپوک سی لڑکی کو بھی پوری ایکٹریس بنا دیا ہے۔"

پوری بتیسی نکالے آنکھ کے کونے کو ہلکا سا دبایا۔جویریہ پراعتماد انداز میں مختلف لوگوں کے ساتھ بات کرتی انل کو حیران کر رہی تھی۔

"وہ ڈرپوک نہیں ہے۔بہت مضبوط لڑکی ہے۔ "

"آہم۔م۔م۔م۔۔ "

دران کے برجستہ جواب پر بے ساختہ وہ گلا کھنکار گیا۔دران کا اس کو بار بار دیکھنا تو پہلے سے ہی شک میں مبتلا کر رہا تھا اوپر سے یوں وہ کسی کی تعریف کر دے بات حلق میں ہی پھنس کر رہ گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اور ایک نمبر کی سر پھری اکڑ والی اور بدتمیز بھی ہے۔"انل کے شوخ ہونے سے پہلے ہی وہ سپاٹ لہجے میں اپنی اگلی بات کر گیا۔انل جو کچھ کہنے جا رہا تھا رکا۔پھر آنکھیں شرارت سے چمکیں۔

"مطلب تمہارے جیسی ہے۔ "

شرارت سے کہتے ہوئے دران کی گھوری سے بے نیازی برتی اور اس کے ہاتھ سے خالی گلاس تھاما۔

Kitab Nagri Special

"میں ڈرنک لے کر آتا ہوں۔ "

مسکراہٹ کو بمشکل دبائے وہ ایک طرف چل دیا جبکہ دران نے پھر سے ایک بھرپور نگاہ اس پر ڈالی جو مخروطی انگلیوں والے ہاتھ کو چہرے پر رکھے کسی بات پر بے ساختہ ہنس رہی تھی۔

میرے جیسی نہیں ہے وہ۔اس کی مسکراہٹ بہت خوبصورت تھی۔اس کے مسکرانے پر اسے اپنے اندر کچھ عجیب سا سکون اترتا ہوا محسوس ہوتا تھا۔وہ جو یوں اسے محو ہو کر دیکھ رہا تھا اچانک جویریہ کے دیکھنے پر فوراً نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔

☆☆☆☆☆

کی بورڈ پر سفید مخملی سی انگلیاں تیزی سے چل رہی تھیں۔ سنہری بالوں والی لڑکی کمپیوٹر کے میز کے آگے بیٹھی تھی۔یہ چھوٹا سا کمرہ تھا جہاں ایک قطار میں بہت سے کمپیوٹرز رکھے ہوئے تھے جن پر مختلف ریکارڈنگ چل رہی تھیں۔یہ ریکارڈنگز کسی بیکری کی مختلف جگہوں کی تھیں۔

ایک دم سے لڑکی کے سامنے موجود کمپیوٹر سکرین پر ریکارڈنگ چلنے لگی۔یہ بیکری کے باہر کے دروازے کی ریکارڈنگ تھی۔سیاہ ہڈی پہنے ایک لڑکا بیکری میں داخل ہو رہا تھا جس نے اپنا چہرہ مکمل طور پر ڈھانپ رکھا تھا۔وہ بار بار سکرین پر اسی ویڈیو کو آگے پیچھے کر کے دیکھ رہی تھی۔

"کیا ہوا جیسیکا؟"

Kitab Nagri Special

عقب سے ابھرتی آواز پر وہ چونک کر پلٹی اور پھر گہری سانس خارج کی۔ گارڈ سوٹ میں ملبوس پول اس کے پیچھے کھڑا حیرت سے دیکھ رہا تھا۔

"کچھ نہیں سر؟ "

مایوسی سے گہری سانس خارج کی, کی بورڈ پر انگلیاں چلائیں اور سکرین بند کر دی۔

"تم آج پھر ریکارڈنگ چیک کر رہی ہو۔ بتاؤ کیا پریشانی ہے؟ شائید میں کوئی مدد کر دوں تمھاری۔ "

"نہیں سر فلحال تو نہیں لیکن بتاؤں گی"

مسکرا کر کہا, کرسی کے بازوؤں پر وزن ڈالے اٹھی اور پھر اپنی ٹوپی کو سر پر جماتی کمرے سے باہر نکل گئی۔ دو سال سے لگاتار اسے کسی شخص کی طرف سے مالی مدد مل رہی تھی لیکن حیرت کی بات تھی وہ خود کو مخفی رکھے ہوئے تھا ۔ وہ ہر مہینے کسی مخصوص دن یا وقت پر نہیں آتا تھا اور ہمیشہ کسی کسٹمر کے ذریعے ایک پیکٹ اس تک پہنچتا تھا جس میں بھاری رقم ہوتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆

ڈرائنگ ولاس صبح کے سات بجے مکمل خاموشی میں ڈوبا تھا۔ جویریہ نے کمرے سے باہر راہداری کو عبور کیا لیکن اوپر جاتے زینوں کے پاس آ کر رک گئی۔ مسٹرڈ فراک پر رات والی سرخ شال اچھی طرح کندھوں کے گرد لپیٹے تھکے سے چہرے کے ساتھ وہ گردن ادھر اُدھر گھما کر دیکھ رہی تھی جب عقب سے آواز سنائی دی۔

"کچھ چاہیے آپکو۔ "

Kitab Nagri Special

وہ سرعت سے پلٹی۔انل جاگنگ سوٹ میں ملبوس پیچھے کھڑا تھا۔کمر کے دونوں اطراف پر ہاتھ رکھے حیرت سے پوچھ رہا تھا۔

"مجھے وہ کچن میں جانا ہے۔"

ارد گرد متلاشی نگاہیں دوڑاتے ہوئے جواب دیا۔رات دیر تک چلنے والی تقریب کی وجہ سے وہ اپنی نیند پوری نہیں کر پائی تھی اوراب سر میں شدید درد نے چائے کی طلب کو اتنا بڑھا دیا کہ وہ بنا سوچے سمجھے کمرے سے باہر آ گئی ۔

"کچھ چاہیے تھا تو روزین کو انٹر کام کر دیتیں۔ "

"نہیں وہ تو شائد نو بجے اٹھتی ہے۔اچھی بات نہیں اپنے چھوٹے سے کام کے لیے اسے جگاؤں۔ "

مبہم سی مسکراہٹ سجائے فوراً سے انل کے مشورے کو رد کیا۔

"گڈ۔ چلیں دائیں طرف ہے کچن میں لے چلتا ہوں۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انل نے ہاتھ کے اشارے سے آگے بڑھنے کے لیے کہا۔وہ سر اثبات میں ہلائے فوراً اس کی تقلید میں آگے بڑھی ۔لاؤنج سے ڈائنگ ہال گزرتے ہوئے وہ کچن کے دروازے کے سامنے رکا۔

"کچن۔ "

Kitab Nagri Special

ہاتھ کا اشارہ کچن کے دروازے کی طرف کیا جبکہ وہ تو پہلے ہی آنکھیں پوری کھولے کچن کے آگے مجسم کھڑی تھی ۔کچن تھا یا کیا! جدید طرز پر تیار ہر طرح کی سہولت سے لیس سفید ٹائلز والا شیشے کی طرح چمکتا خوبصورت کچن تھا ۔

"تھنکیو "

تشکر آمیز نگاہوں سے انل کی طرف دیکھ کر خوشی سے کہا۔وہ اثبات میں سر ہلا کر پلٹا۔

"اوہ رکیں چائے پییں گے آپ؟ "

جویریہ کی پکار پر وہ رکا اور پھر سے پلٹا اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا وہ معصومیت سے التجا کر گئی۔

"پلیز پی لیں۔دراصل مجھے لان میں جا کر پینی ہے۔آپ ساتھ ہوں گے تو جھجک نہیں ہو گی۔ "

تیزی سے التجا کی وضاحت دی تو انل بے ساختہ ہنس دیا۔وہ کتنے دن سے لان میں جانے کی خواہش مند تھی جس کی جھجک رات تقریب کی وجہ سے قدرے کم ہوئی لیکن اب بھی اکیلے جانا عجیب لگ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بنالیں میں منہ ہاتھ دھو کر آتا ہوں۔ "

انل نے مسکراتے ہوئے حامی بھری تو وہ خوشی سے پوری بتیسی نکالے ہنس دی۔

"تھنکیو۔ابھی بناتی ہوں آپ جلد سے آجائیں۔ "

پرجوش انداز میں وہ ڈی فریزر اور فریج کی لگی قطار کی طرف بڑھ گئی جبکہ انل کچن سے باہر جا رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

☆☆☆☆

"پھر دران نے بتایا کہ آپ اُسے کیسے ملی تھیں اور اس دن جذبات میں آکر کیے جانے والے اس کے فیصلے سے اسے کیسے روکا تھا۔ "

انل نے مسکراتے ہوئے بات مکمل کی۔لان میں سوئمنگ پول کے پاس لگی سفید کرسیوں پر وہ آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ قالین کی طرح بچھی سبز گھاس پر شبنم چمک رہی تھی۔ سوئمنگ پول کا نیلا پانی یخ چلتی ہوا کے ساتھ اپنی تہہ پر لہریں بنا رہا تھا۔

"بہت مشکل سے بچایا تھا میں نے انہیں۔ مت پوچھیں کیا ہوا تھا۔ مجھے اٹھا کر بلڈنگ سے نیچے پھینکنے والے تھے۔ "

جویریہ کی بات پر جہاں انل کی حیرت سے آنکھیں پوری کھلیں وہیں بے ساختہ قہقہ امڈ آیا۔

"کیا؟" بمشکل ہنسی کو بریک لگاتے ہوئے سوال کیا۔

"ہاں سچ کہہ رہی ہوں۔ میں نیچے نہیں جا رہی تھی ان کا بازو نہیں چھوڑ رہی تھی تو وہ مجھے اٹھا کر نیچے پھینکنے جا رہے تھے۔"

اب کی بار تو انل کی ہنسی کا نہ رکنے والا دورانیہ تھا۔ جویریہ نے مسکراہٹ کو گہرا کیے غور سے دیکھا۔ وہ دل سے قہقہ لگا رہا تھا حتی کے اس کے کندھے بھی ہل رہے تھے۔ وہ آج پہلی دفعہ انل کو ہنستے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

"آپ ہنستے بھی ہیں؟ "

Kitab Nagri Special

بھنویں اچکائے عجیب سا سوال پوچھا۔انل نے ہنسی کو قابو کیے حیرت سے دیکھا۔وہ سنجیدہ بیٹھی تھی۔

"مطلب؟ہاں ہنستا ہوں۔ "

"اچھا مجھے لگا دران کے اتنا قریب رہنے والا انسان کیسے ہنس سکتا ہے؟ "

کندھے اچکائے سپاٹ لہجے میں کہا اور پھر ٹانگ پر رکھی ٹانگ کو ہلکا سا جھلاتے ہوئے چائے کا گھونٹ بھرا۔

"وہ بھی ہنستا ہے۔انفیکٹ اس کی ہنسی بہت خوبصورت ہے۔ "

انل نے حیرت سے اس کی بات کی تردید کی۔وہ پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ نفی میں سر ہلا گئی۔

"مجھے تو لگتا ہے دو کام زندگی میں انہوں نے کبھی نہیں کیے۔ "

سر جھکائے آہستگی سے کہا اور پھر چہرہ اوپر اٹھائے انل کی حیرت سے کھلی آنکھوں میں دیکھا۔

"ہنسنا اور رونا۔انہیں صرف غصہ کرنا آتا ہے۔"

"نہیں تو دران ہنستا ہے۔ "

انل نے وثوق سے نفی کی۔

"اور روتا؟ "

لبوں کو آپس ملائے برجستہ سوال پوچھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"مطلب کیا رویا ہے کبھی وہ؟ "

فوراً اپنے سوال کی وضاحت دی جبکہ انل ابھی بھی نا سمجھی اور حیرت سے دیکھ رہا تھا۔

"مجھے ایسا لگتا ہے وہ اگر کبھی ہنسے بھی ہوں گے تو دل سے نہیں ہنسے ہوں گے۔ان کو رونا چاہیے۔ "

سر کو ہلاتے ہوئے مشورہ دیا۔انل کی پیشانی پر یک لخت شکن ابھرے اور چہرے پر سنجیدگی طاری ہوئی۔

"وہ بہت مضبوط انسان ہے۔مضبوط انسان کبھی نہیں روتے اور میں کبھی نہیں چاہوں گا کہ میں کبھی اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھوں۔ "

"میں دیکھنا چاہتی ہوں۔ "

پراعتماد لہجہ۔انل کی بھنویں مزید اکٹھی ہوئیں۔

"جس انسان نے آپکی زندگی میں آنسو چن لیے ہوں آپ اسے روتا دیکھنا چاہتی ہیں۔سٹرینج۔۔۔ "

انل نے لب باہر نکالے حیرت کا اظہار کیا۔

"آپکو کیوں لگتا ہے آنسو کوئی بری چیز ہیں؟ "

انل نے جواب دینے کے بجائے چائے کا گھونٹ بھرا اور جواب طلب نگاہوں سے اسی کی طرف دیکھا۔

"آنسو اللہ نے بنائے ہیں اور ہمارے جسم کے نظام میں ان کا بہت اہم کردار ہے۔آنسو دل کے زخموں کو ناسور نہیں بننے دیتے۔ "

Kitab Nagri Special

کپ کو دونوں ہاتھوں کی گرفت میں دھیرے سے گھماتے ہوئے وہ بڑے اعتماد سے اور ٹھہرے سے لہجے میں کہہ رہی تھی۔

"جو لوگ اپنے دکھ، درد اور تکلیف میں آنسو بہا دیتے ہیں۔اللہ ان کے دلوں کو نرم کر دیتا ہے۔ان کے اندر کا سارا غبار، تکلیف آنسوؤں کی شکل میں بہہ جاتی ہے اور دل شفاف ہو جاتا ہے۔ "

مسکرا کر انل کی طرف دیکھا جس کی پیشانی پر پڑے بل آہستہ آہستہ کم ہو رہے تھے۔

"زرخیز گیلی مٹی جیسا نرم جس میں غم کے بعد آنے والی نئی خوشیوں کے بیج میں سے باآسانی کونپلیں پھوٹ پڑتی ہیں۔ "

سامنے لان کے ایک طرف موجود سرسبز گھاس میں لپٹی پہاڑی کی طرف دیکھ کر کھوئے سے لہجے میں کہا۔کپ میز پر رکھا اور اپنی جگہ سے اٹھی۔

"اور جو لوگ اپنے غم میں آنکھیں نم نہیں کرتے ان کے دل بنجر ہو جاتے ہیں۔ایسے بنجر دلوں میں آنے والی خوشیاں سر پٹخ پٹخ واپس لوٹ جاتی ہیں۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

رخ پھیر کر وسیع لان کے ایک طرف لگے پھولوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔انل اب بھی خاموش بیٹھا تھا۔ہاتھوں میں کپ تھامے۔

Kitab Nagri Special

"اور اگر کبھی بھولے سے ان کے دل میں کوئی کونپل کھلنے بھی لگے تو وہ نوچ دیتے ہیں۔آپکے دوست کا دل بھی بنجر ہو چکا ہے۔آپ اُسے لاکھ ہنساتے ہوں گے لیکن بنجر دلوں کے ساتھ صرف لب ہنسا کرتے ہیں آنکھیں نہیں ۔"

دوٹوک لہجے میں کہتی ہوئی وہ پلٹی انل اس کی بات پر مجسم اسے دیکھ رہا تھا۔شال کو کندھوں کے گرد مزید لپیٹتی وہ قدم اب اندرونی ہال کی طرف بڑھائے ہوئی تھی جبکہ انل اسی طرح بیٹھا تھا۔مجسم کپ تھامے۔

☆☆☆☆☆

ملک ہاؤس سبز اور سرخ چمکتے برقی قمقموں سے سجارات کے اس اندھیرے میں گلی کے سب گھروں میں نمایاں تھا ۔گیٹ کھلا تھا اور لان میں سرخ پھولوں اور سفید کلیوں سے سجا جھولا سامنے رکھا گیا تھا۔جھولے کے سامنے قطاروں میں کرسیاں سجی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایک طرف اونچی آواز میں بڑے بڑے سپیکروں پر مہندی کے گانے بج رہے تھے تو دوسری طرف پورے ملک ہاؤس میں گہما گہمی جیسا سماں تھا۔فائقہ کی مہندی کی تقریب تھی جس میں قریبی رشتہ دار تقریب سے ایک دن پہلے ہی ملک ہاوئس پہنچ چکے تھے۔مہندی سے کچھ دیر پہلے ہی سادگی سے نکاح کی رسم بھی ادا ہونی تھی کیونکہ لڑکے والوں کی ضد پر مہندی کی تقریب کے لیے وہ ان سب کو اپنے ساتھ اپنے تیار کئے ہوئے شادی ہال میں لے جانا چاہتے تھے۔

Kitab Nagri Special

پورے گھر کی چہل پہل سے یکسر مختلف دوسری منزل کا یہ چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک عدد سنگل پلنگ اور ایک طرف دیوار کے ساتھ لکڑی کی کرسی میز لگا تھا۔میز پر کتابوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔دران غصے کی حالت میں پلنگ پر بیٹھا تھا جہاں سامنے اس کے نوٹس بکھرے ہوئے تھے۔

وہ پچھلے ایک سال سے خاندان تو کیا گھر کی بھی کسی تقریب میں شرکت نہیں کرتا تھا۔آج فائقہ کی مہندی تھی اور وہ عام سی سیاہ ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس اپنے نوٹس بنانے میں مگن تھا۔

یہاں دوسری منزل پر نیچے کی نسبت پر سکون ماحول تھا اور وہ اسی غرض سے اپنے کمرے میں دبک کر بیٹھا تھا۔ سب لوگ تقریب شروع ہونے سے پہلے تیاریوں میں لگے تھے اور سبرینا اس کے لیے کپڑے لے کر اوپر آگئی تھی۔وہ خود بھی اس وقت عام سے گھر کے کپڑوں میں ملبوس تھی۔

ہمیشہ کی طرح اسے خود سے پہلے دران کی فکر کھائے جا رہی تھی اسی لیے اس کے کپڑے دینے اوپر آگئی جن کو کچھ دیر پہلے اس نے بڑے پریم سے استری کئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جب سے سبرینا سے رشتے کی بات چلی تھی اب سونیا دران کے لیے ہر تقریب اور تہوار پر نیا جوڑا بناتی تھی۔فائقہ کی مہندی اور شادی کے لیے بھی اس سے بنا پوچھے سبرینا کے پسند پر اس کے لیے کپڑے تیار کروائے گئے تھے۔ لیکن دران کو نہ کل ان سب چونچلوں سے فرق پڑتا تھا اور نہ آج۔

"تمہیں پتا ہے میں نیچے نہیں آؤں گا تم بلاوجہ کی ضد کر رہی ہو۔"

Kitab Nagri Special

لہجے میں حد درجہ بیزاری لیے دران نے غصے میں اسے جواب دیا جو پچھلے دس منٹ سے اسے تیار ہو کر نیچے آنے کا کہہ رہی تھی۔

"میرے لیے بھی نہیں آؤ گے۔ "

سبرینا نے بھولی سی صورت پر خفگی سجائی۔ہاتھ میں پکڑا کرتا شلوار اس کے پلنگ کی پائینتی پر رکھا۔

"سبی میرے لیے خوار ہونے اور میری ضرورتوں کی خاطر گھلنے کے بجائے تم اپنا دھیان رکھا کرو۔اپنی پڑھائی کی طرف توجہ دو۔مجھے یہ سب نہیں چاہیے۔ "

سپاٹ لہجے میں اسے سرزنش کرتا وہ ہمیشہ کی طرح بیزار لگ رہا تھا۔اس روکھے جواب پر سبرینا کا اترا چہرہ دیکھنے کے بجائے نگاہیں نیچے نوٹس پر جھکا دیں۔وہ خود کو مصروف ظاہر کر رہا تھا کہ وہ مایوس ہو کر نیچے چلی جائے۔

"آپ کو مجھ سے پیار نہیں ہے کیا؟"

اس کی روندھائی بھاری آواز پر دران نے گہری سانس لے کر چہرہ اوپر اٹھایا۔ سبرینا آنکھوں میں آنسوؤں کی موٹی تہہ جمائے کھڑی تھی۔ دران کو اس پر غصہ آ کر بھی نہیں آتا تھا۔وہ اسے چھوٹا سمجھتا تھا کیونکہ اس کو لگتا تھا وہ وقتی طور پر بڑوں کی باتوں کی وجہ سے اس سب میں گھل رہی ہے اور اب بھی یاور کی اس لاڈلی کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر وہ اپنے لہجے کی سختی کو کم کرنے پر مجبور ہوا۔

"مجھے تم سے پیار ہے۔بہت ہے لیکن ویسا نہیں جیسا تم چاہتی ہو۔ تمہیں پتا ہے تم میرے لیے کیا حیثیت رکھتی ہو۔ "

Kitab Nagri Special

ہاتھ میں پکڑے قلم کو ہوا میں ہلاتے ہوئے وضاحت دی اور یہ اتنی وضاحت صرف سبرینا کی آنکھوں میں چمکتے آنسوؤں کی وجہ سے تھی۔ وہ آج بھی اسے اپنی چھوٹی بہن کی طرح ہی سمجھتا تھا۔

"چاچو کے بعد اس گھر میں اگر میں کسی کو اپنا سمجھتا ہوں تو وہ تم ہو سبی۔ چاچو تمہیں پڑھانا لکھانا چاہتے تھے۔ لیکن تم میرے بارے میں اور اس فضول سی محبت کے بارے میں سوچتی رہتی ہو۔"

پیشانی پر فکر مندی کے شکن ڈالے وہ آج بھی اسے بڑے بھائی کی طرح سمجھا رہا تھا۔

"آخر کیوں نہ سوچوں؟ "

سبرینا نے چڑ کر سوال پوچھا۔ دران نے زور سے قلم نوٹس پر مارا۔ وہ آنسو گال پر سے رگڑ کر صاف کر رہی تھی۔

"آخر سوچو ہی کیوں۔ "

وہ ایک جھٹکے سے پلنگ پر سے اٹھا اب چہرے کے تمام اعصاب تنے ہوئے تھے۔ سبرینا بھی جیسے کسی جنونی کیفیت میں تھی۔

"دیکھو سبرینا میں ایک سراب ہوں میرے پیچھے مت بھاگو تھک جاؤ گی۔ "

"میں نہیں تھکوں گی مجھے اس سراب میں کھونا ہے۔ "

وہ برجستہ جواب دے کر آگے بڑھی۔

"تم ابھی چھوٹی ہو، جذباتی ہو۔ یہ پاگل پن ہے اور کچھ نہیں۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

وہ دران کی بات ان سنی کرتی ہوئی۔ اپنے دوپٹے کو کندھوں پر سے اتار رہی تھی۔

"مجھے اس پاگل پن سے پیار ہے۔ "

"کیا کر رہی ہو یہ ؟ "

دران اس کے دوپٹہ اتار کر آگے بڑھنے پر بھنویں اکٹھی کیے ٹھٹھکا۔ وہ دوپٹہ پلنگ پر پھینک کر دران کے قریب اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔ وہ کسی ٹرانس کی سی حالت میں تھی جس پر آج دران کے گھورنے کا بھی کوئی اثر نہیں تھا۔ اس سے پہلے کے دران کچھ سمجھتا وہ اچک کر دران کے گلے کے گرد بازو حائل کئے اس کے سینے سے جا لگی۔

"سبی ہٹو پیچھے پاگل ہو گئی ہو کیا؟ پیچھے ہٹو۔ "

دران نے جھنجلا کر گردن کے گرد اس کے بازوؤں کو دور کرنا چاہا۔ وہ اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو پھنسائے ایڑیوں کے بل اگلی جسارت کے لیے دران کے چہرے کو اپنے چہرے کے قریب کر رہی تھی۔

"پاگل تو بہت پہلے ہو گئی تھی اب تو اس پاگل پن کی وجہ کو حاصل کرنا ہے مجھے۔ "

وہ سرگوشی میں کہتی ہوئی دران کی مزاحمت کو ناکام کرنے کی کوشش میں لگی تھی۔ سر پر جیسے کوئی جنون سوار تھا۔ دران جو جھنجھلا کر اس کی باہوں کی گرفت کو توڑ سکا تھا سبرینا کے گریبان پکڑ کر جھٹکا دینے پر دونوں ایک ساتھ پلنگ پر گرے۔

وہ اپنی کمر کے گرد بنتی سبرینا کی بانہوں کی گرفت سے کھلتا ہوا اٹھنے ہی والا تھا جب دروازے پر چند قدموں کے رکنے کی آواز پر سر اوپر اٹھایا۔

طلعت اور اس کا شوہر عدنان کمرے کے دروازے میں کھڑے تھے۔ عدنان کے بازو پر لٹکتے استری شدہ کپڑوں سے صاف ظاہر تھا کہ وہ تقریب کی تیاری کے لیے اوپر آیا تھا۔ عدنان کا نہ صرف خاندان مذہبی تھا بلکہ وہ خود داڑھی کے ساتھ ساتھ تمام طر مذہبی تقاضوں کو پورا کرتا تھا اور اب اس کی آنکھوں کے سامنے یہ منظر جس میں بنا دوپٹے کے سیدھی لیٹی سبرینا پر جھکا دران ایک ناقابل برداشت منظر تھا۔

جہاں عدنان کا چہرہ شرمندگی اور غصے سے سرخ تھا وہاں طلعت نے پورا منہ کھول رکھا تھا۔

☆☆☆☆☆

"بے شرمی کی حد ہوتی ہے بڑی بی یہاں گھر کے بڑے بچے بچیوں کی یہ حرکتیں ہیں تو میری چھوٹی بچیوں کے ذہن پر کیا اثر پڑتا ہو گا۔ "

عدنان کی گرج دار آوز کمرے میں گونج رہی تھی۔ گھر کے تمام افراد کے ساتھ ساتھ تقریب میں شرکت کے لیے آئے ہوئے قریبی مہمانوں کو چند منٹ لگے تھے کمرے میں اکھٹے ہونے پر کیونکہ عدنان نے ایسا واویلا مچایا کہ گھر بھر دہل گیا۔ وہ طلعت اور اپنی دونوں بیٹیوں کو اسی وقت اس گھر سے لے کر جا رہا تھا۔ دران اور سبرینا کو اس حالت میں دیکھ کر اسے اپنی بیٹیوں کے ذہنوں کی فکر لاحق ہو گئی تھی۔

Kitab Nagri Special

مہمانوں اور گھر والوں کی موجودگی میں کھچا کھچ بھرے اس کمرے میں سبرینا سر جھکائے سونیا کے پاس کھڑی تھی اور دران غصے سے سرخ ہوتا چہرہ لیے ضبط کے آخری دہانوں پر تھا کیونکہ عدنان اس کی کسی بات پر یقین کرنا تو دور کی بات اسے بولنے ہی نہیں دے رہا تھا۔ وہ جب بھی بات شروع کرتا کچھ صفائی پیش کرنے لگتا عدنان حقارت سے گرج کر اسے چپ کروا دیتا۔

اس افراتفری میں دران ایسا بھونچکا گیا کہ سمجھ سے سب باہر ہو رہا تھا۔ اسے خود سے زیادہ سبرینا کی فکر تھی۔ کمرے میں سب کے سب لوگ جمع تھے وہ جانتا تھا وہ سبرینا سے شادی نہیں کرے گا لیکن یہ بات اس کے مستقبل کے لیے مسئلہ بن جائے گی۔

"ارے میاں ذرا تھم تو لو کاہے کو غصے میں آگ بگولہ ہو رہے ہو۔ نسبت طے ہے دونوں کی ایسا بھی کیا بے شرمی والا ہو گیا۔ "

دستگیر بیگم نے عدنان کو تسلی دینے کے لیے ہاتھ تانے کہا جس پر وہ اور تلملا کر ان کی طرف بڑھا۔

"بی اماں۔ نسبت طے ہے صرف اور یہ کوئی رشتہ تھوڑی ہے۔ اور یہ لڑکا۔۔۔۔۔ "

دانت پیستے ہوئے گھور کر دران کی طرف دیکھا۔

"پھپھا آپ غلط سمجھ رہے ہیں سب۔ "

دران نے پھر سے وضاحت کے لیے ان کی بات کاٹ کر قدم آگے بڑھائے۔ سرخ چہرہ، کنپٹی کی تنی رگیں اور بھینچے جبڑے وہ بمشکل تحمل مزاجی سے صفائی دینے کے لیے کوشاں تھا۔

Kitab Nagri Special

"ارے بس کرو تم بے حیا لڑکے۔ وہ تمھارے کمرے میں تنہائی میں ایسی حالت میں تھی اور اس سے پہلے پتا نہیں کیا کیا کرتے ہو گے تم دونوں۔ آج تو پھر شائد کھلے دروازے کا لحاظ ہو۔ "

عدنان نے پھر کے دران کو چپ کروایا اتنے برے القابات اتنے گرے ہوئے الفاظ دران کا سر پھٹنے لگا تھا۔

"بھائی آپ بات کو عجیب رنگ دے رہے ہیں۔ بچے ایسے نہیں ہیں۔ "

اسفند ملک نے پریشان سے لہجے میں صفائی دیتے ہوئے سب کی طرف دیکھا۔

"ارے بس کرو تم بھی اسفی۔ لڑکی کا باپ نہیں تو کیا اسے کوئی دید لحاظ نہیں ارے میں تو کہتا ہوں ان دونوں کو اتنی آگ لگی ہے تو آپ شادی کیوں نہیں کرواتے ان دونوں کی۔ "

"تو میاں کروائیں گے ہی۔ بالکل کروائیں گے۔ "

دستگیر بیگم نے تحمل مزاجی سے جواب دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہے جس دن آپ ان دونوں کی شادی کروادیں گے میں بھی اپنی بیوی اور بچیوں کو یہاں آنے کی اجازت دے دوں گا۔ چلو طلعت سامان باندھو۔ "

عدنان نے غصے سے کمر پر ہاتھ رکھے پلنگ پر بیٹھی ٹسوے بہاتی طلعت سے کہا جو دستگیر بیگم کی بغل میں بیٹھی تب سے رو رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

"ارے میاں کیوں اتنی سی بات کو ہوا بنا رہے ہو۔ طلعت کی اکلوتی بھانجی کی شادی ہے ایسے کیسے چل دے بھلا ۔ "

دستگیر بیگم نے کھینچ کر پاس بیٹھی طلعت کو اپنے ساتھ لگایا جو اونچا اونچا رونے لگی۔

"جو بھی ہے بڑی بی لیکن اسطرح کے ماحول میں پھر آپ اپنی بیٹی کو ہی رکھیے میں اپنی بیٹیوں کو لے جا رہا ہوں۔ "

عدنان نے پاس کھڑی بچیوں کے بازؤں تھامے اور قدم آگے بڑھائے دونوں لڑکیاں جو تقریب کے لیے بالکل تیار تھیں باپ کے غصے کو دیکھ کر وہ بھی ماں کے برابر بین کرنے لگیں۔ کمرے میں عجیب سا سماں پیدا ہو گیا تھا۔ جیسے کوئی خوشی کا گھر نہیں کسی غمی والا گھر ہو۔

"ارے رکو میاں۔ "

دستگیر بیگم نے چیختے ہوئے عدنان کو روکا اور پھر فوراً اسفند ملک کی طرف رخ پھیرا۔

"اسفی فائقہ کے نکاح کے لیے نکاح خواں آیا ہوا ہے نہ تو بلاؤ اس کو۔ ہم آج ہی نکاح کریں گے دران اور سبرینا کا بات ختم۔ "

دستگیر بیگم کے فیصلے پر دران جو غصے میں بپھرا کھڑا تھا ایک دم سے آنکھیں پوری کھول کر ان کی طرف دیکھا۔ دماغ جو کب سے غصے میں تپ کر کچھ بھی سمجھ بوجھ سے قاصر تھا فوراً لاشعور میں گھنٹیاں سی بجنے لگیں۔ ایک دم سے بہت سے چہروں پر سے نقاب سر کنے لگے۔

Kitab Nagri Special

☆☆☆☆☆

بروِیلی ہلز میں رات کے گیارہ بجے آسمان گھن گور بادلوں سے ڈھکا برسنے کو بے تاب تھا۔ درانگ والاس بروِیلی ہلز کے خوبصورت علاقے میں شیشے کی طرح جگمگا رہا تھا۔ گارڈز گرم کپڑوں میں ملبوس سکیورٹی کیبنز میں چوکنے بیٹھے تھے۔

دران کی کار کچھ دیر پہلے ہی پورچ میں داخل ہوئی تھی۔ اب پچھلی نشستوں سے وہ انل کے ہمراہ اتر رہا تھا جبکہ سامنے ڈرائیور کے ساتھ موجود گارڈ اب کار کے دروازے کھول رہا تھا۔

لاؤنج میں داخل ہوتے ہی دران اور انل نے اپنے گرم لمبے کوٹ اتار کر ملازم کو تھمائے۔ پورا درانگ والاس انڈر ہیٹرز کی وجہ سے باہر کی ٹھٹھرتی سردی کو کم کیے ہوئے تھا۔ آج کی مشکل سٹنڈ سے بھرپور شوٹنگ اور پھر لاس اینجلس کا ظالم موسم وہ تھکن سے چور تھا۔

چیک دار سرخ اور سیاہ ڈبیوں والی ڈریس شرٹ کے نیچے سیاہ جینز پہنے, بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا وہ سیدھا اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"سر ڈنر کہاں کریں گے روم یا ڈائنگ؟ "

روزین نے ہاتھ باندھے مؤدبانہ پوچھا جسے وہ تھکے سے انداز میں بنا کچھ بولے ہاتھ کے اشارے سے انکار کرتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ روزین اب انل سے کھانے کا پوچھ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

تھکاوٹ سے چور آنکھوں کو بند کرتے اور کھولتے ہوئے جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا۔ نگاہ روز کے معمول کے مطابق سامنے بیڈ پر گئی۔

بیڈ خالی تھا !

جویریہ کی کتاب بیڈ کے سائیڈ میز پر بند پڑی تھی اور اوپر موبائل فون رکھا ہوا تھا۔ وہ چاہے رات ایک بجے بھی گھر واپس آتا تھا وہ جاگ رہی ہوتی تھی۔ کبھی کتاب پڑھ رہی ہوتی تو کبھی موبائل پر مصروف ہوتی اور پھر اس کے کپڑے تبدیل کر کے آنے تک سو چکی ہوتی یا ہنوز کتاب پڑھ رہی ہوتی۔

لیکن آج ان دس دنوں میں یہ پہلی دفعہ تھا وہ بیڈ پر موجود نہیں تھی۔ بھنویں اچکائے آگے بڑھا۔

"شائید واش روم میں ہو۔" گھڑی اتارتے ہوئے ڈریسنگ روم میں آیا واش روم کا کھلا دروازہ دیکھ کر رکا گھڑی کھولتے ہاتھ بھی تھم گئے۔

"کہاں ہے آج وہ بھی رات کے اس وقت۔"

تیزی سے ڈریسنگ روم سے باہر آ کر سوئمنگ پول کی طرف کھلتی سلائڈنگ دیوار کی طرف دیکھا۔ وہاں گھپ اندھیرا تھا۔ تقریب کے بعد وہ دو دن تک اس سے بہت زیادہ بے نیازی برتتا رہا تھا کیونکہ اس دن جویریہ کو خود کو دیکھتے پا کر عجیب سی بے چینی ہونے لگی تھی۔ لیکن چاہے جتنی بھی بے اعتنائی برتتا تھا اُس کا آج کمرے میں نہ ہونا عجیب طرح کی کمی کے احساس سے دوچار کر رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"اس وقت کہاں ہو سکتی ہے۔" دل ایک دم خوف سے دھڑکا وہ تیزی سے کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا جب دروازہ کھلنے کی آواز کے ساتھ ہی وہ کمرے میں داخل ہوئی۔ ہاتھ میں ٹرے تھام رکھی تھی جس میں دو سیاہ مگ برابر میں رکھے ہوئے تھے۔

سفید پیروں کو چھوتی فراک جس پر کچھ کچھ فاصلے پر سبز ٹہنیوں والے سرخ پھول پرنٹ تھے کو زیب تن کئے, ہلکے سبز رنگ کی گرم جرسی شال بڑے سلیقے سے کندھوں پر اوڑھے وہ پر اعتماد انداز میں آگے بڑھ رہی تھی۔ دران جو اسے کمرے میں نہ پا کر مضطرب سا اس کو تلاش کرنے جا رہا تھا اب اس کے سامنے آجانے پر فوراً چہرے کے تاثرات تبدیل کئے۔ کچھ دوری پر رکھے نیلے گول کاؤچ پر بیٹھ کر جوتے اتارنے کے لیے سر جھکا دیا۔

جویریہ نے آہستگی سے ٹرے تھامے قدم آگے بڑھائے۔ جس وقت دران کی کار پورچ میں داخل ہوئی وہ اس وقت کچن میں موجود تھی۔ سردی کی شدت کی وجہ سے چائے پینے کی طلب پر وہ روزین کے ساتھ کچن میں گئی تھی۔ جس وقت دران نے روزین کو کھانے کے لیے منع کیا وہ اسے کچن سے دیکھ رہی تھی اور پھر اس کے تھکے سے انداز کے پیش نظر کیٹل میں ایک کپ اور دودھ انڈیل دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپکی چائے۔"

دران کے جھکے سر کے قریب وہ ٹرے تھامے کھڑی تھی۔ دران نے حیرت سے چہرہ اوپر اٹھایا۔ وہ مسکرا رہی تھی ۔وہی قاتل مسکراہٹ جس پر نظر ٹھہر جائے۔ بالوں کی ڈھیلی سی پونی آج ایک طرف کندھے سے سامنے کر رکھی تھی جبکہ اکا دکا لٹیں مخصوص انداز میں گالوں پر جھول رہی تھیں۔ دران کے خاموشی سے صرف گھورنے پر اس نے فوراً تھوک نگلا۔

Kitab Nagri Special

"اپنے لیے بنا رہی تھی۔ سوچا آپ بھی تھکے ہوئے آئے ہیں تو آپ کے لیے بھی بنا دی۔ "

بہت ہی اپنائیت بھرا لہجہ تھا۔ دران کی دو دن سے چھائی سرد مہری عجیب کوفت میں مبتلا کر رہی تھی۔ دن میں چاہے وہ روزین, اسفند اور برہان کے ساتھ باتیں کر لیتی تھی لیکن نا جانے کیوں دل چاہتا وہ چاہے بات نہ بھی کرے لیکن کم از کم اس کی آواز تو سنائی دے۔

"آپ نے کیوں بنائی ہے چائے؟ "

بھنویں اچکائے روکھے سے لہجے میں سوال کیا۔

اف۔۔اف۔۔اتنی بے رخی کہیں ہٹلر ٹون میں نہ آ جائے کہ مجھ سے بنا پوچھے چائے بنانے والی تم ہوتی کون ہو۔ جویریہ نے دھیرے سے کانپتے دل پر قابو پایا۔

"دراصل روزین کو یہ پاکستانی سٹائل میں چائے نہیں بنانی آتی۔ وہ ٹی بیگیز والی بے سُری سی چائے مجھے پسند نہیں۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اعتماد کو بحال کرتے ہوئے بڑے ترنگ میں جواب دیا۔ دوستانہ مسکراہٹ کو گہرا کیا۔

"میں چائے نہیں پیتا۔ "

بے رخی سے کہا اور نگاہوں کا زاویہ بدلے کاؤچ پر سے اٹھا۔ وہ جو سر پر کھڑی تھی فوراً پیچھے ہوئی۔

"بدتمیز اب بنا لائی ہوں تو پی لو چاہے مروت سہی۔ "اندر کی کیفیت کو فوراً چھپایا مسکراہٹ کو پھر سے سجایا۔

Kitab Nagri Special

"ہاں پتا ہے آپ کافی پیتے ہیں لیکن آج پی کر دیکھیں یہ ویسی نہیں ہے جیسی آپ سمجھ رہے ہیں۔ "

واہ کیا غرور تھا اپنی بنی ہوئی چائے پر۔ دران کے ڈریسنگ کی طرف بڑھتے قدم نا چاہتے ہوئے بھی رکے۔ وہ ٹرے سے کپ اٹھائے دران کی طرف بڑھا رہی تھی۔

شرٹ کی ایک آستئین موڑے وہ مگ تھامنے پر مجبور ہو گیا۔ جیسے ہی دران نے کپ تھاما جویریہ کی گہری ہوتی مسکراہٹ کے ساتھ آنکھوں کی چمک بھی بڑھ گئی۔ جلدی سے ٹرے ایک طرف رکھی اور اپنے مگ کو بھی دونوں ہاتھوں میں لے کر صوفے پر بیٹھ گئی۔ دران کو ویسے ہی کھڑا دیکھ کر گھونٹ بھرنے کا اشارہ کیا۔

"نخرے کیوں اتنے کر رہا ہے۔ چائے ہے کوئی زہر تھوڑی دے دیا ہے۔ "

کن اکھیوں سے گھونٹ بھرتے ہوئے اس کی طرف دیکھا جو اب مگ کو ہونٹوں کے قریب لے جا رہا تھا۔ شرٹ کی ایک آستین مڑی ہوئی تھی جب کے دوسری سیدھی تھی۔

تھکاوٹ سے چور جسم کو اس وقت چائے کیا اگر گرم پانی بھی مل جاتا تو وہ پی لیتا۔ گھونٹ بھرتے ہی زبان کے خلیے انوکھی سی لذت سے آشنا ہوئے۔ چائے اس کی سوچ سے بھی زیادہ مزیدار تھی۔ مناسب چینی اور لذت بھی ہٹ کر۔ اس کا غرور درست تھا۔

"کیسی ہے؟ "

وہ جو چائے کی لذت میں کھو سا گیا تھا جویریہ کے پوچھنے پر اس کی طرف نگاہ اٹھائی۔ چہرے کو سپاٹ کیا۔

"اچھی۔ "

Kitab Nagri Special

مختصر جواب تھا۔ مگ کو تھامے بے اختیار کاؤچ پر بیٹھا گیا کیونکہ زبان کے خلیے لذت میں اتنے چاک و چوبند ہوئے کہ اگلے گھونٹ کے لیے اتاولے ہونے لگے۔

"صرف اچھی۔ "

جویریہ نے بے ساختہ پوچھا۔ وہ خود اپنے اچانک یوں کہہ دینے پر گڑبڑا گئی جبکہ دران اب دوسرا گھونٹ بھرنے کے بعد اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"بہت اچھی ہے۔ "

آگے "بہت" اور پیچھے "ہے" لگا کر وہ تعریف میں قدرے اضافہ کر چکا تھا جو شائد اس کے لیے بہت مشکل مراحلہ تھا۔

دران جیسے شخص سے تعریف میں "اچھی" کا لفظ سن لینا ہی غنیمت تھا اب تو خیر سے جناب نے 'اچھی' کے آگے 'بہت' لگا دیا تھا شائد اگر اب وہ اس 'بہت اچھی' پر بھی مطمئن نہ ہوتی تو وہ کہتا۔ "بہت بہت اچھی۔" اس لیے خاموشی سے مسکرا کر سر ہلا دیا۔

سنانا کی چہکتی آواز ذہن میں گونجی۔

"جوی تمہارے ہاتھ کی پکی چائے دنیا کی سب سے بیسٹ چائے ہے۔ پتا نہیں کیا جادو ہے تمھارے ہاتھ میں جو چائے کا ٹیسٹ اتنا بہترین ہو جاتا ہے۔ "

Kitab Nagri Special

سنانا کی تعریف یاد آجانے پر وہ کھوئی سی مسکرادی جبکہ ہٹلر صاحب صرف اچھی سے بہت اچھی چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ جویریہ نے مسکراہٹ دبائی۔ وہ چائے کا کپ رکھ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

"نہ کوئی تھنکیو نہ شکریہ "

جویریہ نے حیرت سے اس کی پشت کو گھورا۔

"بدتمیز ہونے کے ساتھ ساتھ بدتہذیب ہے بہت "

آہستگی سے بڑبڑاتی ہوئی صوفے پر سے اٹھی اور بیڈ کی طرف قدم بڑھادیے۔ بیڈ کے ایک طرف لگے میز پر سے کتاب اٹھائی اور اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔ بس آج کی تبدیلی یہاں تک ہی تھی اب دران ٹراوزر شرٹ پہنے باہر آئے گا اور پھر بت بن کر صوفے پر بیٹھ جائے گا پھر اس کے چہرے کے رنگ ٹی وی سکرین کی روشنی کے بدلنے کے ساتھ بدلنے لگیں گے۔ اس نے سر کو تاسف سے دائیں بائیں ہلا کر لیمپ جلایا اور کتاب کھول لی۔

☆☆☆☆☆

بوسیدہ سے کمرے کی میلی دیواروں سے سسکیوں کی آوازیں ٹکرا کر پلٹ رہی تھیں۔ وہ جان کے پلنگ کے پاس سر جھائے آنسو بہار ہی تھی۔ ملگجے کپڑے, متروم آنکھیں, بکھرے بال, پژمردہ زردی مائل چہرہ وہ صدیوں کی مسافت طے کر لینے کے بعد بھی منزل پر نہ پہنچ پانے جیسے مسافر کی طرح لگ رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

شادی سے ایک دن پہلے آج پورے پچیس دن بعد اسے کمرے سے باہر لا کر جان کے سامنے بٹھایا گیا تھا۔وہ شادی نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن جان تو اس کی طرف دیکھنا تک نہیں گوارا کر رہا تھا تو اس کی بات کیا سمجھتا وہ پچھلے بیس منٹ سے دہائی دے رہی تھی رو رہی تھی۔

"ٹھیک ہے مت کرو شادی۔ایک کام کرو پھر۔ "

مریم کٹیلے لہجے میں کہتی ہوئی۔کرسی پر سے اٹھی۔آگے بڑھی۔الماری کے پٹ کھول کر اس سے کچھ نکالا اور پلٹی
۔

"اسے ان دونوں گلاسوں میں گھول کر ہمیں دے دو۔ "

وہ ایک کاغذ اس کی طرف بڑھا رہی تھی جوی نے حیرت سے مریم کی طرف دیکھا۔مریم کا چہرہ غصے سے لال ہو رہا تھا۔لکڑی کے میز پر ایک جگ اور دو گلاس رکھے ہوئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دیکھ کیا رہی ہو یہ زہر ہے۔ "

مریم نے سپاٹ لہجے میں کہا۔وہ کانپ گئی۔باری باری مریم اور جان کی طرف دیکھا۔

"زہر دو ہم دونوں کو اور جو جی میں آئے کرو۔ "

مریم نے دانت پیس کر کہا۔

"اماں کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ۔ "

Kitab Nagri Special

تڑپ کر روہانسی آواز میں کہا اور پھر جلدی سے جان کے پلنگ پر اس کی کمر کے پاس بیٹھی۔

"ابا آپ تو میری بات کو سمجھ گئے ہیں نہ؟ دیکھیں میں ساری عمر کماؤں گی آپ لوگوں کے پاس رہ کر جاب کروں گی۔ مجھے آپ لوگوں سے دور نہیں جانا۔ مجھے شادی ہی نہیں کرنی۔ "

زکازدہ لہجے میں وہ سر کو دائیں بائیں ہلاتی جان سے منت کر رہی تھی لیکن وہ چہرے کا رخ موڑے لیٹا تھا ایسے جیسے اسے دیکھنا اچھوت ہو۔

"تم اپنا فیصلہ سنا چکی اور ہمارا فیصلہ یہ ہے یا تو تم چپ چاپ شادی کر کے اس گھر سے رخصت ہو جاؤ یا پھر ہم دونوں یہ زہر کھاتے ہیں اور مر جاتے ہیں۔ فیصلہ تمھارے ہاتھ میں ہے۔ "

مریم نے سخت لہجے میں کہا اور پھر کمرے سے باہر نکل گئی خاموش کمرے میں اب بس اس کے رونے کی آواز گونج رہی تھی۔ وہ بے بس تھی اوپر بیٹھا مسلمانوں اور عیسایوں کا خدا خاموش تھا۔

وہ رو رو کر دہائیاں دیتی تھی۔ دعائیں مانگتی رہی لیکن اللہ نے نہیں سنی وہ جیزیز کو بھی پکارتی رہی مگر کسی نے نہ سنی ۔ماں باپ کو واسطے دیے لیکن ان کو اپنی عزت بچانی تھی۔

اللہ کہاں ہے۔ کیوں نہیں سنتا۔ ایک دم سے اس نے رونا بند کر دیا۔ سپاٹ چہرے کے ساتھ آنسو صاف کیے۔ مجھے اب دعا نہیں مانگنی کبھی نہیں مانگنی۔ میں نہ مسلمان ہوں نہ میں عیسائی ہوں۔ ہاں آج کے بعد میں کبھی دعا کے لیے نہ ہاتھ اٹھاؤں گی اور نہ مٹھیاں دبا کر ماتھے پر رکھوں گی۔ میں دعا نہیں مانگوں گی۔

"ابا مجھے منظور ہے۔ میں شادی کے لیے تیار ہوں "

Kitab Nagri Special

کسی گہری کھائی سے آتی آواز تھی۔

☆☆☆☆☆

سرمئی ٹھنڈی شام اور دران کے کمرے کے باہر کا یہ نظارہ کسی طلسمائی جگہ کا منظر پیش کر رہا تھا۔نیلے شفاف پانی سے بھرا تیراکی کا تالاب اور سفید چمکتی ٹائلز والا برآمدہ کسی پرستان کے محل کا حصہ لگ رہا تھا۔

وہ گداز سے فوم میں لپٹی ہلکے گلابی رنگ کی پوشش والی کرسی پر بیٹھی تھی۔زرد رنگ کے گرم پیروں تک آتے کوٹ پر ہلکے فیرزوی رنگ کا سکارف نماز صورت باندھے,شفاف چہرہ جس پر وضو کے بعد کی نرماہٹ اب بھی قائم تھی۔وہ اس خوبصورت شام اور اس طلسماتی منظر کا حصہ لگ رہی تھی۔

آنکھیں موندے بار بار تجوید کے ساتھ ایک لفظ کو ادا کرنے کی کوشش کرتی وہ جھنجلائی ہوئی تھی۔ہاتھ میں پکڑے موبائل میں چلتی ریکارڈنگ میں قاری اسے لفظ ادا کرنے کا طریقہ بتا رہا تھا اور پھر لفظ ادا کر رہا تھا۔

"حلق کے اندر سے آواز نکالتے ہوئے ادا کریں۔"

قاری طریقہ بتانے کے بعد تلفظ ادا کرتا تھا۔اس کے بعد وہ تلفظ دہراتی لیکن اس طرح نہیں ادا ہو رہا تھا جیسے قاری سمجھا رہا تھا۔وہ بار بار اسی لفظ کی ریکارڈنگ کو پیچھے کر رہی تھی اور پھر لفظ کو ادا کر رہی تھی۔

دران آج شوٹنگ سے دوپہر کو ہی واپس آ گیا تھا اور آ کر سو گیا تھا۔اب اٹھا تو شام ہو چکی تھی۔اس کی تلاش میں نگاہیں دوڑائیں تو وہ شیشے سے پار باہر بیٹھی نظر آئی۔

Kitab Nagri Special

بکھرے بال, نیند سے بوجھل سوزش زدہ آنکھوں کے ساتھ وہ یک ٹک اسے دیکھتا کب دروازے تک آیا خبر نہیں ہوئی۔ ڈھیلی سی گول گلے والی سفید ٹی شرٹ اور سیاہ ٹراؤزر میں ملبوس وہ شدید سردی میں ساکن کھڑا تھا۔

وہ بار بار ایک تلفظ کی ادائیگی غلط کر رہی تھی جو اس سے درست نہیں ہو پا رہی تھی۔ جھنجلائی سی وہ بار بار لفظ ادا کرتی اسے کسی سحر میں جکڑ رہی تھی۔ نا چاہتے ہوئے بھی وہ ایک دم سے آگے بڑھا۔

اچانک پاس سے قدموں کی چاپ پر جویریہ نے چونک کر آنکھیں کھولیں۔ دران اس کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ رہا تھا۔ وہ کب اٹھا کب یہاں آیا خبر نہیں ہوئی۔ وہ حیرت سے اس کے یوں پاس بیٹھنے کو دیکھ رہی تھی۔

"ادھر دیکھو میری طرف ایسے ادا کرنا ہے لفظ۔ "

دران نے اس کے ہاتھ سے موبائل تھاما بند کیا اور پھر تلفظ کی ادائیگی کی۔ وہ تلفظ ادا کرنے کے بعد اگلی تین آیات کو تجوید کے ساتھ تلاوت کر رہا تھا۔

آنکھیں بند تھیں اور اس کی خوبصورت آواز اس ٹھنڈے برآمدے میں گونج رہی تھی۔ اسکے سامنے بیٹھی وہ حیرت کے سمندر میں غوطہ زن تھی۔

بکھرے بال, آدھی آستین کی ٹی شرٹ پہنے وہ ٹھٹھرتی سردی میں اس کے سامنے بیٹھا پوری طرح محو تلاوت کر رہا تھا۔ آنکھیں موندی ہوئی تھیں۔ گھنی پلکیں خوبصورت چہرے پر بند تھیں۔ حرف حرف اتار چڑھاؤ کے ساتھ

Kitab Nagri Special

اس کے منہ سے نکل کر فضا میں گھل رہا تھا۔اسے پتا تھا کس حرف کو کب جوف دہن ,حلق ,زبان اور ناک سے ادا کرنا ہے۔

جویریہ کو اپنے جسم کے تمام رونگٹے کھڑے ہوتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔یہ ایک سحر تھا۔۔۔ طلسم تھا۔۔ اس کی آواز کانوں سے گزر کے اس کے دل پر اثر کر رہی تھی۔وقت کے رکنے جیسا احساس تھا۔ریڑھی کی ہڈی میں سنسناہٹ تھی۔ایسا احساس تھا جیسے کوئی اعصاب پر ٹھنڈی پھوار برسا رہا ہو۔

یہ وہی دران ملک تھا جس نے اسے کمرے میں قرآن کی تلاوت سننے پر اتنی باتیں سنائیں تھیں اور آج وہ خود اتنی خوبصورت تلاوت کرتا ہوا اسے حیرت کے سمندر میں دھکیلے ہوئے تھا۔

وہ اسی طرح سکتے کے عالم میں بیٹھی تھی جب تیسری آیات کی تلاوت کے بعد دران نے ایک دم سے خاموشی اختیار کی اور آنکھیں پوری کھول دیں۔وہ جیسے کسی سحر سے باہر آیا تھا۔چہرے پر سے سکون یک لخت سختی میں تبدیل ہوا۔

وہ جھٹکے سے اپنی جگہ سے اُٹھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا۔آوٹ ڈور کیا کمرے سے بھی باہر نکل گیا۔جبکہ وہ منجمند وہیں بیٹھی تھی۔

حیرت سے کھلی آنکھوں میں ہلکی سی لغزش ہوئی۔اور پھر وجود میں جیسے ایک راحت سرایت کرنے لگی۔اتنی شدید ٹھنڈ میں بھی اس کا جسم گرم تھا۔لب مسکرادیے۔ مسکراہٹ اور گہری ہوئی۔ایکدم سے لب کھلے اور مسکراہٹ دلفریب ہنسی میں بدل گئی۔ ترتیب سے جڑے دانت لبوں کی اوٹ سے جھلکنے لگے۔گال گلال ہوئے۔

Kitab Nagri Special

آنکھوں میں چمک تھی۔ پتلیوں میں کچھ لمحے پہلے بیٹھے دران کا عکس تھا اور محبت کی ایک نئے انداز میں چمک تھی۔

ضبط جتنا بھی ہو۔ جتنے بھی پہرے لگا لو۔ دل میں دبی محبت کہاں ختم ہوتی ہے۔ جتنا بھی خود کو روک لو۔ تھام لو۔ سنبھال لو۔ کوئی ایک لمحہ۔ کوئی ایک پل یا محبوب کی کوئی ایک ادا سارے ضبط پر پانی پھیر دیتی ہے۔ اس کے دل میں بھی جو دران کے لیے محبت کا ایک سمندر موجود تھا جسے ضبط کے جادو سے اس نے ایک کوزے میں بند کر رکھا تھا۔ آج اس کوزے کو پاش پاش کیے پورے وجود میں ٹھاٹھیں مارنے لگا تھا۔

☆☆☆☆☆

دران کی بند آنکھیں بمشکل کھلیں۔ اس کا سر بھاری ہو رہا تھا۔ سر کے نیچے کسی نرم تکیے اور گردن تک اوڑھے گرم کمبل کا بھی احساس ہو رہا تھا۔

نیم وا پلکیں چند سکینڈ کے توقف کے بعد اب پوری اوپر اٹھ چکی تھیں۔ آنکھوں کے پورا کُھلتے ہی سر میں ایک شدید درد کی لہر اٹھی جس کی تکلیف کو برداشت کرنے کے لیے اس کی پیشانی پر ہلکے سے شکن ابھرے۔ شکن پڑتے ہی احساس ہوا اس کے سر پر پٹی بندھی ہے۔ فوراً ہاتھ لگا کر تصدیق کی۔

وہ کسی کمرے میں موجود تھا اور یہ شائد پلنگ تھا جس پر وہ اس وقت لیٹا تھا۔ حواس بحال ہونے کے ساتھ ساتھ اسے پچھلے گزرے پل یاد آنے لگے۔

Kitab Nagri Special

ملک ہاؤس کے اُس کمرے میں موجود بہت سے ذہنوں کی شاطر چال اگلے ہی لمحے کھل کر اس کے سامنے آگئی تھی ۔دستگیر بیگم کے نکاح کے حکم دینے کے بعد

وہ سبرینا کو سمجھانے اور یہ بتانے کی غرض سے اس کے کمرے میں جا رہا تھا کہ وہ سب کے سامنے آکر سب کو سچ بتائے کہ ان دونوں کے بیچ کچھ نہیں ہوا تھا اور عدنان پھپھانے جو کچھ دیکھا اس کی حقیقت کچھ اور ہے۔ وہ سب کو سچ بتادینا چاہتا تھا کیونکہ وہ کسی صورت سبرینا سے شادی نہیں کر سکتا تھا۔

وہ جیسے ہی سبرینا کے کمرے کے پاس پہنچا کمرے میں سے ابھرتی سرگوشی نما آوازوں نے اس سے ایک اور رشتہ چھین لیا۔

سونیا، روبی اور سبرینا کمرے میں موجود قہقہوں سمیت سرگوشیاں کر رہی تھیں۔ سونیا اور روبی سبرینا کو اچھی اداکاری کرنے پر داد دے رہی تھیں۔ انہوں نے یہ سب ایک مکمل منصوبے کے تحت سرانجام دیا تھا جس میں معصوم صرف ایک وہ اور دوسرے عدنان پھپھا تھے۔

سب جانتے تھے وہ بہت حساس ہیں ان سارے معاملوں میں اور وہ اس حرکت کو معمولی نہیں لیں گے اسی لیے سبرینا کے اوپر جانے کے کچھ دیر بعد ہی طلعت منصوبے کے عین مطابق جان بوجھ کر عدنان کو اوپر لے آئی تھیں کہ آپ دران کے کمرے والا واش روم نہانے کے لیے استعمال کریں۔

ان سب نے نہ صرف عدنان کے احساسات کو مہرہ بنایا تھا بلکہ دران کے جذبات کے ساتھ بھی کھیلنے کی خوب کوشش کی تھی۔ سب یہ بات باخوبی جانتے تھے کہ دران سبرینا کے معاملے نرمی رکھتا ہے اور یوں خاندان بھر میں وہ سبرینا پر الزام دیکھ کر چپ چاپ نکاح کر لے گا۔

Kitab Nagri Special

کمرے سے گونجتے قہقہے اسے سب سمجھا گئے۔ سبرینا خوشی سے سرشار نکاح کے لیے سنگھار کر رہی تھی۔ وہ الٹے قدموں وہاں سے نکلا تھا۔ ہر رشتے سے اعتبار اٹھ گیا تھا۔ سبرینا کی محبت اور چاہت چاہے اسے بچگانہ لگتی تھی لیکن وہ اس کے مخلص ہونے پر کبھی شک نہیں کرتا تھا۔ یاور کے بعد اس گھر میں صرف وہ تھی جو اسے اپنائیت کا احساس دلاتی تھی۔ سبرینا کی طرف سے اتنا بڑا دھوکا اسے اندر سے ہلا کر رکھ گیا۔

سب سب جھوٹ تھا مکاری، فراڈ، حوس وہ غم وغصے کی حالت میں سیدھا لائینز ایریا پہنچا تھا۔ زندگی بے معنی لگنے لگی تھی۔ کل تک یہ لگتا تھا کوئی ایسا رشتہ ہے جو اس کے ساتھ دل سے مخلص ہے لیکن سبرینا نے سب کے ساتھ مل کر یہ گھٹیا چال چلی اور اس کے اندر رشتوں کو لے کر جو کچھ احساس باقی تھا درہم برہم ہو گیا۔

انل کراچی میں نہیں تھا وہ شاید حیدر آباد اپنے ماموں کی طرف گیا ہوا تھا۔ کچھ سمجھ نہ آنے پر وہ عمارت کی چھت پر آ گیا تھا اور اس دن دل کو چھلنی کرتے ان جذبات کی رو میں بہہ کر وہ اکیس سالہ دران چھت سے کود جاتا اگر وہ لڑکی بروقت وہاں پہنچ کر اسے نہ بچاتی۔ وہاں سے نکل کر جب تک وہ ملک ہاؤس واپس پہنچا وہاں شادی کے سلسلے میں لائے گئے ملازموں کے علاوہ کوئی موجود نہیں تھا سب فائقہ کی مہندی کے لیے شادی ہال جا چکے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نا جانے نکاح کے وقت اُسے گھر میں نہ پا کر کیا قیامت برپا ہوئی ہو گی لیکن اسے اب ان سب باتوں سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔

وہ سیدھا اپنے کمرے میں گیا اور چند کپڑے بیگ میں بھر کر گھر سے باہر نکل گیا۔ شاید اس وقت میں انل ہوتا تو اسے سنبھال لیتا لیکن اب ہر رشتے سے ہر ناطے سے اعتبار ختم ہو گیا تھا۔

Kitab Nagri Special

کراچی سے وہ آخری سٹیشن تک کی ٹکٹ لے کر بیٹھا اور پندرہ گھنٹے کی طویل مسافت کے بعد لاہور سٹیشن پر اترا۔ بنا سوچے سمجھے گھر سے نکل آیا تھا یہاں کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ بھوک, سفر اور ذہنی دباؤ کی وجہ سے سر چکرانے لگا تھا۔ سٹیشن کے بنچ پر بیٹھے بیٹھے کب رات سے صبح اور پھر صبح سے شام ہوئی پتا نہ چلا بھوک کی شدت اتنی بڑھی کہ وہ بے اختیار بنچ پر سے اٹھا۔

سٹیشن سے باہر ہجوم کے بیچ میں سے گزرتا ہوا جب وہ سڑک پر پہنچا تو اس سے پہلے کہ کوئی ٹیکسی یا رکشہ لیتا آنکھوں کے آگے چھا جانے والے اندھیرے کے باعث لڑکھڑایا اور سڑک پر تیزی سے آتی کسی گاڑی سے بری طرح ٹکرا گیا اتنے گھنٹے بھوکے رہنے اور منجمند ہو کر ایک جگہ بیٹھے رہنے کے باعث اس کا مضبوط جسم بھی لاغر ہو چکا تھا۔ آخری منظر جو اس کی آنکھوں نے دیکھا اس میں کچھ لوگ اس پر جھکے ہوئے تھے۔

اب جب آنکھ کھلی تو سب یاد آجانے پر وہ حیرت سے ارد گرد دیکھ رہا تھا۔ یہ کسی گھر کا درمیانے سائز کا کمرہ تھا جس میں ہر چیز بڑے سلیقے سے سجی تھی۔ پلنگ سے کچھ دوری پر دیوار کے ساتھ لگی تین کرسیوں کے آگے میز رکھا ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایک طرف کتابوں کا بڑا سا ریک تھا جس میں ان گنت کتابیں بڑے سلیقے سے رکھی ہوئی تھیں۔ لکڑی کی دو پٹ والی الماری ایک طرف دیوار سے لگی تھی۔ بند کھڑکی پر سفید پردے لٹک رہے تھے اور لکڑی کا گہرے میرون رنگ کا دو پٹ والا دروازہ بند تھا۔ وہ نگاہیں گھما کر کمرے کا جائزہ لینے میں مصروف تھا جب دروازہ کھول کر ایک عمر رسیدہ شخص کمرے میں داخل ہوئے۔

Kitab Nagri Special

بڑے میاں سر پر نماز کی ٹوپی رکھے، سینے تک آتی سفید داڑھی اور منور چوڑی پیشانی پر بنا محراب سجائے دران کی طرف دیکھ کر بشاشت سے مسکرائے۔ ہاتھ میں سٹیل کا بڑا گلاس تھام رکھا تھا۔ سفید قمیض شلوار اور ٹخنے سے اوپر کی ہوئی شلوار بڑی طمانیت سے سانس لیتے ہوئے آگے بڑھے۔

"کیسے ہو بیٹا؟ "

اپنائیت بھرا پر سکون لہجہ تھا۔ انہوں نے ہاتھ میں پکڑا گلاس میز پر رکھا۔ دران حیرت سے دیکھتے ہوئے فوراً بستر سے اٹھنے کے لیے اوپر ہوا۔ سر میں شدید لہر اٹھی۔ اٹھنے پر احساس ہوا چوٹ صرف سر میں نہیں ٹانگ پر بھی لگی ہے۔

"خود مت اٹھو بیٹا چوٹ گہری ہے۔ "

بڑے میاں نے فوراً آگے ہو کر کندھا تھام لیا۔ پھر تکیے کے سہارے سے دران کی بیٹھنے میں مدد کی اسے بیٹھانے کے بعد وہ مڑے اور میز پر سے گلاس اٹھانے کے بعد پلٹے۔

"لو دودھ پیو گرم ہے۔ "

گلاس دران کی طرف بڑھایا۔ بڑا ہی جاذب نظر چہرہ تھا۔ دران نے سپاٹ چہرے کے ساتھ ان کے سراپے کا جائزہ لیا۔

"پی لو بھوکے ہو کب سے۔ "

Kitab Nagri Special

دران کے ہاتھ نہ آگے کرنے پر گلاس کو مزید آگے کیا۔ دران نے ایک نگاہ اٹھائے ان کے چہرے پر ڈالی اور پھر ایک نگاہ گلاس پر۔

"لو پیو شاباش "

وہ بضد تھے۔ دران نے ہاتھ بڑھا کر گلاس تھام لیا۔ دودھ نیم گرم تھا۔ بھوک کی شدت سے واقی برا حال تھا۔ آہستگی سے گلاس منہ سے لگایا۔ دودھ میں مناسب میٹھا تھا اور اس وقت جس حالت میں وہ موجود تھا یہ دودھ دنیا کا سب سے بہترین مشروب لگ رہا تھا۔

بڑے میاں کمرے سے باہر چلے گئے تھے اور جیسے ہی اس کا دودھ کا گلاس ختم ہوا وہ پھر سے کمرے میں داخل ہوئے۔ اب کی بار ان کے ہاتھ میں کچھ پلاسٹک کی ٹوکریاں اور ہاتھ میں مٹروں سے بھرا شاپر تھا۔ ٹوکریاں میز پر رکھ کر وہ دران کی طرف پلٹے اور اس کے ہاتھ سے گلاس تھاما۔

"بہت ناراض ہو زندگی سے ؟"

مسکراتے ہوئے سوال کیا۔ دودھ کا گلاس میز پر رکھا اور اسی مسکراہٹ کے ساتھ دران کی طرف دیکھا۔

"نہیں۔ "

مختصر جواب تھا لیکن ان کے سوال پر حیرت ہوئی۔

"تو پھر گھر والوں سے ناراض ہو؟ "

Kitab Nagri Special

"نہیں ایسی بات نہیں۔ "

درن نے سپاٹ لہجے میں بیزاری سے جواب دیا۔ وہ اب سامنے لگی پہلی کرسی پر بیٹھ چکے تھے ٹوکریاں میز پر سجا کر مٹروں سے بھرا شاپر کھولا۔

"پھر کیسی بات ہے؟ کچھ تو ہے برخوردار۔ صبح سے سٹیشن پر سر جھکائے بیٹھے بیٹھے رات کر دی۔ کیا کوئی منزل نہیں ہے؟ "

دران نے چونک کر ان کی طرف دیکھا۔ بڑے میاں کے چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی۔ وہ کیسے یہ سب جانتے تھے۔

"نہیں۔ "

حیرت میں ڈوبی آواز ابھری۔

"منزل تو ہوگی۔ بس تم راستہ بھٹک گئے ہو۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ مٹر نکال کر ٹوکری میں رکھ رہے تھے۔ دران خاموش حیرت سے ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"کوئی بات نہیں بھٹک جاتے ہیں اکثر ہم لوگ۔ انسان ہیں ہو جاتا ہے ایسا بھی۔ پر اسی راستوں میں گھن چکر مت بنے رہنا منزل کی شناخت ضروری ہے بیٹا۔ "

سر کو ہلاتے ہوئے وہ بڑے جذب سے سمجھا رہے تھے۔

Kitab Nagri Special

"آپ کون ہیں؟ کیسے پتا کہ میں سٹیشن پر۔۔ "

"پریشان نہ ہو سٹیشن کی مسجد کا امام ہوں اور ساتھ وہاں اسلامی کتب کا بک سٹال لگاتا ہوں۔ تمہیں دیکھ رہا تھا صبح سے سر جھکائے بیٹھے تھے۔ رات کو جب میں دوکان بند کر کے گھر کے لیے روانہ ہونے لگا تم آگے آگے تھے اور دیکھتے ہی دیکھتے بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ پہلے ہسپتال لے گیا پھر پٹیاں کروا کر گھر لے آیا۔ نیم بے ہوشی میں تھے تم اس لیے کچھ یاد نہیں تمہیں۔ "

وہ مٹر چھیلتے ہوئے ٹھہرے سے متوازن لہجے میں اسے آگاہ کر رہے تھے۔ دران نے ناگواری سے خود پر اوڑھے گہرے بھورے رنگ کے کمبل کو دیکھا۔

"اچھا چلو چھوڑو یہ ساری باتیں۔ ذرا اپنے ابا کا نمبر دو۔ بہت پریشان ہو گا بیچارا۔ "

ہاتھوں کو پاس پڑے کپڑے سے پونچھتے ہوئے وہ اب میز پر پڑا اپنا موبائل فون اٹھا رہے تھے۔ دران نے کوئی جواب نہیں دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اچھا چلو اماں کا نمبر دے دو وہ تو بھوکی ہو گی بیچاری پریشان ہو رہی ہو گی۔ "

دران کے جواب نہ دینے پر وہ اپنی ہی قیاس آرائی لگا کر اگلا سوال کر رہے تھے۔ اب کی بار تو دران کی پیشانی پر انگنت بل پڑے۔

"نہیں ہیں دونوں اس دنیا میں۔ "

لب بھینچے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

Kitab Nagri Special

"بڑے بھائی یا بہن۔۔۔ "

وہ بلا کے ڈھیٹ انسان واقع ہوئے تھے۔دران نے کوفت سے دیکھا۔

"میرا کوئی نہیں ہے اس دنیا میں۔ "

اب کی بار ناگواری سے جواب دیتا وہ پلنگ سے اٹھنے کی خاطر کمبل کو اپنے اوپر سے ہٹاتا ہوا سیدھا ہوا۔ لیکن ٹانگ پر شاید زخم زیادہ گہرا تھا۔ایک آہ نکلی منہ سے۔

"اٹھو مت۔اٹھو مت۔نہیں اٹھا جائے گا بچے زخم گہرا ہے۔ "

وہ مٹر کا چھلکا میز پر پھینکتے تیزی سے اٹھ کر اس تک آئے لیکن دران ان سنی کرتا ٹانگیں پلنگ سے نیچے اتار چکا تھا۔

"مجھے جانا ہے۔اس زخم کی پرواہ نہیں۔مجھے درد نہیں ہوتا۔ "

لب بھینچے پیشانی پر گہرے ہوتے شکن کم کئے۔

"ٹھیک کہہ رہے ہو۔چلو اس زخم کا نہ سہی جو اندر زخم لگے ہیں ان کے بھرنے تک رُک جاؤ۔ "

کندھے پر دباؤ ڈالے بڑے میاں اس کے سر پر کھڑے تھے۔

"پتا ہے مجھے نہ کوئی گھر ہے تمھارا اور نہ کوئی منزل۔میں بھی اکیلا ہوں۔کوئی دقت نہیں جب تک چاہو رک سکتے ہو یہاں۔ "

"آپ کو نہیں ہو گی لیکن مجھے ہے دقت۔ "

Kitab Nagri Special

ناگواری سے کہااوراپنے جوگرز کی تلاش میں نگاہ دوڑائی۔

"معلوم ہے تمھاری دقت۔ "

وہ خفیف ساقہقہ لگائے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرنے لگے۔دران نے چونک کران کی طرف دیکھا۔

"جوان پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں۔دنیا میں موجود ہر انسان کو ایک ہی ترازو میں نہیں تولہ کرتے۔ "

بڑی محبت سے انہوں نے اپنا بوڑھا ہاتھ آگے کرتے ہوئے کہا۔دران اب ان کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"بیٹھ جاؤ باہر بہت سردی ہے۔یہ کراچی نہیں لاہور ہے۔ "

بڑی اپنائیت سے کہادران نے پھر سے آنکھیں سکیڑیں۔وہ کیسے جانتے تھے وہ کراچی سے ہی آیا ہے۔

"آپ کو کیسے پتا۔۔۔ "

"تمھارے بیگ میں رکھے کپڑوں سے اندازہ لگایا کوئی گرم کپڑا نہیں تمھارے پاس حالانکہ پنجاب میں بہت ٹھنڈ ہے اور ناراض ہو کر گھر سے نکلے کیونکہ اگر ماں نے بھیجا ہوتا تو گرم کپڑے بیگ میں ضرور ہوتے۔ "

وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے کمرے میں کھڑی الماری کی طرف جارہے تھے۔الماری کھولی اور واپس پلٹے تو ہاتھ پر ایک گرم ہلکے بھورے رنگ کی مردانہ شال تھی۔

"چلو یہ شال اوڑھ لو۔ "

شال لاکر دران کے پاس کھولتے ہوئے کہا۔

Kitab Nagri Special

"لے لو بالکل نئی ہے۔اس عید پر میری بیٹی نے تحفہ بھیجا تھا۔ "

دران کے ہاتھ آگے نہ بڑھانے پر مسکرا کر کہا۔دران نے آہستگی سے شال تھامی اور کندھوں پر ڈال لی۔ بڑے میاں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے پلنگ پر بیٹھنے کے لیے کہااور خود میز کی طرف بڑھ گئے۔ان کی شخصیت میں کچھ تو ایسا تھاوہ ان کی ضد کے آگے گھٹنے ٹیک چکا تھا۔

"دو بیٹیاں ہیں میری۔ماشااللہ دونوں اپنے اپنے گھر کی ہیں اور زوجہ پچھلے سال ناراض ہو کر اکیلا چھوڑ گئیں۔ تب سے بس ہم دو رہتے ہیں یہاں۔ "

وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے بتا رہے تھے۔دران چادر اوڑھے پلنگ پر بیٹھ چکا تھا۔دو مطلب وہ اکیلے نہیں تھے ساتھ کوئی اور بھی تھا لیکن وہ کون اگر بیوی بھی نہیں ہے تو۔دران نے دروازے کی طرف دیکھا جہاں پردے کے پیچھے سے سنسان برآمدہ نظر آرہا تھا۔

"مت تلاش کرو۔دوسرا اس آنکھ سے دکھائی نہیں دیتا۔وہ ہر جگہ ہے۔"

ان کی بات پر دران نے چونک کر چہرے کا رخ ان کی طرف موڑا۔وہ مسکرائے۔

"ہم دو مطلب میں اور میرا اللہ۔جو ہر انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔جب کسی کا کوئی نہیں ہوتا تب وہ ہوتا ہے اور اس کا ہونا ہی حقیقت ہے باقی تو سب فانی ہے۔سب چھوڑ دیتے ہیں۔ "

بڑی گہری بات تھی ان کے چہرے کی چمک اور ذہن کی پاکیزگی دران کو جکڑ رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

"میرے بارے میں جو سوچ رہے ہو وہ درست ہے تسلی رکھو۔ آرام کرو ابھی کچھ دیر میں کھانا بن جائے گا۔ مٹر گوشت بہت مزے کے بناتا ہوں میں۔ "

مٹروں والی ٹوکری کو اٹھائے وہ کھڑے ہوئے اور پھر کمرے سے باہر نکل گئے۔ دران نے حیرت سے چند سکینڈ خالی کمرے کی اس کرسی کو گھورا جہاں کچھ دیر پہلے وہ بڑے میاں بیٹھے تھے پھر آہستگی سے آنکھیں موندلیں اور سر تکیے سے ٹکالیا شاید کمرے کے پاس ہی کچن تھا اس لیے برتن بجنے کی آوازیں صاف سنائی دے رہی تھیں۔

اچانک تلاوت کی خوبصورت آواز ابھری دران نے پٹ سے آنکھیں کھولیں۔ بڑے میاں کچن میں کھانا بناتے ہوئے سورۃ الملک کی تلاوت کر رہے تھے۔

دران نے آج سے پہلے اتنی خوبصورت تلاوت اپنی پوری زندگی میں کبھی نہیں سنی تھی۔ اس کے جسم کا رواں رواں کان بن گیا تھے۔ ریڑھی کی ہڈی میں ایک نرم میٹھی سی سنسناہٹ ابھرنے لگی۔ کانوں میں پڑتی تلاوت کی آواز سیدھی دل پر اثر کر رہی تھی۔ اچانک ایسا محسوس ہونے لگا جیسے تنے اعصابوں کو کوئی نرماہٹ سے دبا رہا ہو۔ اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں۔ اب باقی سب آوازیں مدھم ہو گئی تھیں بس تلاوت گونج رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆

بیورلی ہلزرات کے گیارہ بجے بادلوں سے ڈھکے آسمان کے نیچے گھپ اندھیرے میں ڈوبا تھا۔ درانگ ولاس کے اس نیلے اور سفید رنگ کے ملاپ والے حسین کمرے میں مکمل خاموشی چھائی تھی۔ دران شام کا کمرے سے نکلا اب کچھ دیر پہلے ہی واپس آیا تھا۔

Kitab Nagri Special

جویریہ سے نگاہیں چرائے, سخت تاثرات والے سنجیدہ چہرے کے ساتھ اس کے پاس سے گزرتا ہوا سلائڈنگ ڈور کھول کر برآمدے میں نکلا آیا۔ برآمدے میں دائیں بائیں چکر کے ساتھ سگریٹ کے کش لگاتا شاید وہ جویریہ کے سو جانے کا انتظار کر رہا تھا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد کمرے میں واپس آیا۔

اس سارے لمحوں میں وہ بیڈ پر بیٹھی محبت سے اس کی ہر حرکت کو دیکھ رہی تھی۔اوپری زرد کوٹ اتار دیا تھا اب نیچے سرخ فراک زیب تن تھی۔ جس کے چوڑی دار آستین کلائیوں سے نیچے آدھے ہاتھوں تک کو ڈھانپ رہے تھے اور فراک کا گھیرا ٹخنوں کو چھو رہا تھا۔ فیروزی سکارف اسی طرح نماز صورت چہرے کا طواف کر رہا تھا ۔

دران کمرے میں واپس آکر صوفے پر بیٹھ چکا تھا۔ جویریہ کی خود پر ٹکی شوخ نگاہیں بے چین کر رہی تھیں۔ شام کو نہ جانے کیسا سحر تھا جو طاری ہوا اور وہ جویریہ کے سامنے بیٹھ کر وہ کر گیا جس سے چار سالوں سے وہ جنگ کر رہا تھا ۔

وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اس کے بالکل پاس آکھڑی ہوئی۔ دران نے انجان بن کر ٹی وی پر نگاہیں جما دیں۔ وہ بڑے اعتماد سے دران کے سامنے صوفے پر براجمان ہوئی تو وہ سٹپٹا گیا۔ وہ بہت قریب بیٹھی تھی۔ پوری کھلی آنکھوں میں بے پناہ محبت تھی جو وہ دران کے چہرے پر جمائے مسکرا رہی تھی۔

اوہ خدا یہ مسکراہٹ۔۔۔

"مجھے قرآن پڑھا دیں۔ "

Kitab Nagri Special

مدھر سی آواز کا جلترنگ خاموش کمرے میں گونجا۔دران نے لب سختی سے بھینچے۔ریموٹ پر ہاتھ کی گرفت اتنی بڑھی کہ وہ بیچارا چرچرا اٹھا۔خاموشی کا دورانیہ۔

ایک۔۔۔دو۔۔۔تین سکینڈ۔

"میں نہیں پڑھا سکتا۔"

سپاٹ لہجہ وہ نگاہیں پھر بے رخی سے سکرین پر جما چکا تھا۔شام والی نرماہٹ چہرے پر بالکل موجود نہیں تھی۔

"کیوں اتنی خوبصورت تلاوت ایسا پیارا ادائیگی تلفظ۔اگر کسی کو سکھادیں گے تو ثواب۔۔۔"

"اپنی جگہ پر جائیں پلیز۔"

دران کی کرخت آواز گونجی وہ ہاتھ سے بیڈ کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔جبڑے باہر کو ابھر رہے تھے۔

"نہیں مجھے آپ سے ہی قرآن پڑھنا ہے اور تجوید سیکھنی ہے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اف۔۔۔یہ اعتماد۔۔۔

بڑا لاڈ بھرا لہجہ تھا۔شاید دران کی شام والی عنایت نے اس کی حوصلہ افزائی کر دی تھی۔کتنی بڑی غلطی کر بیٹھا تھا وہ۔دران نے دانت پیسے۔

"مجھے قرآن نہیں آتا۔"

"تجوید اور تلاوت تو آتی ہے۔"

Kitab Nagri Special

پیار سے دیکھتے ہوئے فوراً بات اچک لی۔

"فارگاڈسیک کیا فضول کی بحث لے کر بیٹھ گئی ہیں۔ یہ موبائل میں پوری دنیا جہان کے قاری حضرات کی تلاوت موجود ہے۔ "

جھنجلا کر وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور اس کے موبائل کی طرف اشارہ کیا جو صوفے کے کونے میں پڑا تھا۔

"آپ بس روز رات کو آدھا گھنٹہ دے دیں مجھے پلیز "

بڑے پیار سے منت کی۔ دران نے گھور کر اس کی طرف دیکھا پھر غصے سے کمر پر ہاتھ رکھے شیشے کی دیوار کے پار دیکھا۔ اعصاب ضبط کی آخری حدود کو چھونے لگے تھے۔

"دیکھیں پلیز منع مت کریں۔ میں نے آج تک کسی کی بھی تلاوت سن کر ایسا محسوس نہیں کیا جیسے آپ کی آپ پلیز مجھے سکھا دیں۔ "

"نہیں میں نہیں سکھا سکتا۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چند قدم مزید فاصلہ بڑھاتے ہوئے وہ اب تقریباً شیشے کی دیوار کے پاس کھڑا تھا۔ باہر جلتے بلب کی روشنی میں وہ دونوں کرسیاں خالی تھیں جہاں شام کو وہ آمنے سامنے بیٹھے تھے۔

"سکھا سکتے ہیں۔ انفیکٹ آپ سے بہتر کوئی نہیں سکھا سکتا۔ میں بہت محنت کروں گی اچھا چلیں بس روز کے بیس منٹ دے دیا کریں۔ میں بالکل تنگ نہیں کروں گی پرامس۔ "

Kitab Nagri Special

وہ توآج پتانہیں کس خوش فہمی میں مبتلا تھی۔دران کی منت کرتے ہوئے بے ساختہ اس کے بازو کو تھام لیا۔وہ کرنٹ کھا کرایک جھٹکے سے اس کا بازو چھڑائے دور ہوا۔ تین لمبے ڈگ بھرتا صوفے تک پہنچا جھپٹ کر اسکے موبائل کواٹھایااور سرعت سے اس تک پہنچا۔

"یہ پکڑو موبائل اور باہر جا کر سیکھواس سے جو سیکھنا ہےاور آئیندہ کسی معاملے میں میرا دماغ مت کھانا۔ "

جھٹکے سے اس کا بازو تھام کر موبائل اس کے ہاتھ پر رکھااور غصے سے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ سلائڈنگ ڈور کھینچ کر کھولا۔اسے باہر دھکا دیا۔وہ بری طرح لڑکھڑا کر فرش پر سنبھلی۔پاؤں ننگے تھے۔

ایک دھماکے سے دروازہ بند کیالاک گھمایااور غصے سے تنے اعصاب لیے کمرے سے باہر نکل گیا۔وہ ہونقوں کی طرح شیشے کے پار کھڑی اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔ پیچھے سوئمنگ پول کے پانی میں بلب کی روشنی کا عکس جگمگا رہا تھا ۔ٹھنڈا فرش ننگے پیروں سے جسم میں سرائیت کرنے لگا۔

☆☆☆☆☆

انل لاؤنج میں بیٹھاٹی وی دیکھ رہا تھاجب پاس سے کسی کے گزرنے کااحساس ہوا۔نگاہ اٹھا کر دیکھا تو دران غصے میں بھرا پورچ کے دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"دران کہاں جارہے ہو۔"

انل کی آواز دینے پر وہ رکا۔غصے سے ہاتھ میں پکڑی کار کی چابی کو مروڑا۔

"کہیں نہیں۔ "

Kitab Nagri Special

تیزی سے کہہ کر قدم پورچ سے پہلے آنے والی راہداری کی طرف بڑھا دیے۔

"ارے بھئی اتنی رات ہو رہی ہے۔ رکو میں بھی ساتھ چلتا ہوں۔ "

انل چھلانگ لگا کر اپنی جگہ سے اٹھا۔ دران کے چہرے کی سختی کھٹک گئی تھی۔ دران کی طرح وہ بھی نائٹ ٹرایوز شرٹ میں ملبوس تھا۔ موسم اچھا تھا اس لیے آج لاؤنج کی بڑی سکرین پر وہ اپنی پسند کی فلم دیکھنے کا پروگرام بنا کر ابھی بیٹھا ہی تھا۔

جب تک وہ دران کے پیچھے بھاگتا ہوا پورچ میں پہنچا دران بوگاٹی کا ڈرائیونگ ڈور کھولے کھڑا تھا۔ تیر کی طرح بھاگتا ہوا وہ دران سے پہلے گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر براجمان ہوا۔ دران جھنجلا کر جھکا۔

"اترو گاڑی سے مجھے اکیلے جانا ہے۔ "

دران نے ڈرائیونگ سیٹ کی طرف کے دروازے پر ہاتھ رکھ کر اندر جھانکا۔ انل موبائل سکرین پر نگاہیں جمائے ان سنی کیے ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سنا نہیں اترو۔ "

"نہیں اتر سکتا۔ چلو جہاں جانا ہے۔ "

انل نے لاپرواہی اور ڈھٹائی سے کہا۔ دران نے ایک خونخوار نگاہ اس کے ڈھیٹ سراپے پر ڈالی اور غصے سے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔ بوگاٹی ٹائرز چرچراتی آواز کے ساتھ گیٹ سے باہر نکل کر بیورلی ہلز کی شفاف سڑک پر دوڑنے لگے۔

Kitab Nagri Special

"اب بتاؤ ہوا کیا ہے۔ جویریہ سے کوئی بات ہوئی ہے کیا؟ "

انل نے گہری سانس لیتے ہوئے پہلو بدل کر رخ اس کی طرف کیا جو غصے میں گاڑی کی رفتار بڑھا رہا تھا۔ کمرے سے وہ جس طرح منہ پھلا کر نکلا تھا پہلا اندازہ تو یہی لگایا جا سکتا تھا۔

"اسے یہی بات تو سمجھ نہیں آتی میں اس سے بات کرنے میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں بلاوجہ میں سر کھاتی ہے۔ "

سڑک پر نگاہیں جمائے گئیر بدلہ۔

"دران یار بہت اچھی مہذب لڑکی ہے۔ "

دران کے حقارت بھرے لہجے پر وہ جویریہ کا ساتھ دیے بنا نہیں رہ سکا۔

"ہوگی مہذب میں کیا کروں۔ "

سٹرینگ غصے سے گھومتی سڑک کے سنگ موڑا۔ بارش برسنے لگی تھی۔ گاڑی کے فرنٹ شیشے پر وائپر چلنے لگے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہوا کیا ہے؟ یہ تو پتا چلے۔ "

انل نے ہاتھ ہوا میں اٹھاتے ہوئے استفسار کیا۔

"غلطی ہوگئی ہے مجھ سے ایک۔ "

دران کی غصے سے بھری آواز گونجی۔ باہر بجلی زور سے کڑکی تھی۔ بارش کی رفتار اور تیز ہو چکی تھی۔

Kitab Nagri Special

☆☆☆☆☆

"جھٹلا کیسے سکتا ہے اس بات کو۔ تو ہے حافظ قرآن تو ہے۔ اگر اس کو بند کمرے میں پڑھا دے گا تو اس میں کیا برا ہے بھئی۔"

انل نے کافی کے مگ کو اپنی طرف کھسکاتے ہوئے کہا۔ کافی شاپ میں بجتی موسیقی کی آواز گونج رہی تھی۔ وہ انل کو تلاوت والی ساری بات بتا چکا تھا جس پر انل جویریہ کا ہی ساتھ دے رہا تھا۔

"مجھ جیسا گناہ گار جو پچھلے چار سال سے قرآن کو ہاتھ لگانا تو دور کی بات خود کو مسلمان نہیں کہتا اس کو پڑھانے بیٹھ جائے واہ۔"

دران نے کافی کے مگ کو منہ سے لگائے نخوت سے ناک چڑھائی۔ کافی شاپ کے شیشوں کے باہر طوفانی بارش زور شور سے برس رہی تھی۔ باہر چلتے لوگوں کی چھتریاں تک اڑ رہی تھیں۔ شیشوں سے بارش کے تھپیڑے آکر ٹکرا رہے تھے۔

"خدا سے غافل ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ خدا تمہیں بھول گیا ہے۔"

انل نے سنجیدگی سے سر جھکائے کہا پھر چہرہ اوپر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں جھانکا۔

"زیادہ تو نہیں جانتا لیکن اتنا جانتا ہوں کہ قرآن حافظ کے دل میں قرآن محفوظ ہوتا ہے۔ چاہے جتنے سال بھی قرآن کو ہاتھ نہیں لگائے لیکن دل تو دھڑکتا ہے نہ روز۔"

وہ دران کو دیکھ کر بڑے پریم سے سمجھا رہا تھا جب دران ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھا۔

Kitab Nagri Special

"جیسیکا۔ "

انل نے فوراً دران کی نگاہوں کا تعاقب کیا۔کافی شاپ کے ایک طرف شراب کے بار کے قریب جیسیکا کرسی پر براجمان تھی۔گلابی رنگ کی شرٹ کے نیچے جینز پہنے گہرے میک اپ سے مزین چہرہ لیے۔

"ہاں وہی ہے لیکن اتنی رات کو یہاں کیا کر رہی ہے؟ "

انل نے حیرت سے بھنویں اکھٹی کیں رات کے دو بج رہے تھے۔انہیں باہر آئے تین گھنٹے ہو چکے تھے۔

"لڑکے کے ساتھ ہے۔ "

جیسیکا کی میز کی طرف بڑھتے لڑکے کو دیکھ کر دران کی پھیکی سی آواز ابھری۔لڑکا وائن سے بھرے دو گلاس تھامے مسکراتا ہوا اب جیسیکا کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ رہا تھا۔

دران نے ایک دم مضطرب حالت میں پیشانی سہلائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا ہوا؟ "

"وہ لڑکا۔ "

"کیا ہوا اس لڑکے کو؟"

انل کے سوال پوچھنے پر وہ غصے سے دو قدم آگے بڑھا۔انل نے کندھے سے پکڑ کر روکا۔

"ایک ایک منٹ دران کیا کرنے جا رہے ہو۔ "

Kitab Nagri Special

"وہ اسے نقصان پہنچانا چاہتا ہے مجھے جیسیکا کو بچانا ہے۔ "

دران نے بوکھلائے سے لہجے میں کہا۔

"رکو جیسیکا ہمیں نہیں جانتی وہ کبھی یقین نہیں کرے گی کہ ہم سچ کہہ رہے ہیں اس لڑکے کے بارے میں۔ کیسے بچاؤ گے اسے۔"

انل نے زبردستی اس کا کندھا تھام کر اس کے قدم روکے تھے۔دران کے موبائل کی گھنٹی پر دونوں کی توجہ موبائل کی طرف مبذول ہوئی۔دران نے موبائل نکالا سکرین پر روزین کا نمبر جگمگا رہا تھا۔

"ہیلو۔ "

"سر کہاں ہیں آپ؟وہ میم۔۔م۔م۔ہ۔ہ۔ "

روزین کی بوکھلائی سی آواز ابھری۔وہ بے حد گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی۔

"کیا ہوا ہے جلدی بولو۔"

دران نے بھنویں سکیڑ کر غصے سے کہا جبکہ نگاہیں سامنے جیسیکا پر جمی تھیں۔جو سامنے بیٹھے لڑکے کو شرما کر دیکھ رہی تھی۔

"سر جویریہ میم پتا نہیں کیسے کمرے کے آؤٹ ڈور میں لاک رہ گئی تھیں۔میں تو اب آپ سے کافی کا پوچھنے کمرے میں آئی تو دیکھا ان کی حالت بہت خراب ہے مکمل بھیگی ہوئی ہیں جسم نیلا ہو رہا ہے نہ ہوش آ رہا ہے۔"

Kitab Nagri Special

ایک دھماکا ہوا تھا۔ بے ساختہ اس کا ہاتھ ماتھے پر گیا۔ وہ غصے میں آؤٹ ڈور کے لاک کو دو دفعہ گھما آیا تھا۔

"سر جلدی پہنچیں میم کو ہوش نہیں آ رہا۔ "

روزین کی گھبرائی آواز اس کے کانوں میں پڑی تو غیر محرک وجود میں حرکت ہوئی وہ کیسے اتنی بڑی غلطی کر سکتا تھا ۔لیکن غصے میں وہ انجانے میں آؤٹ ڈور کو لاک کر آیا تھا۔

"روزین تم جویریہ کو لے کر ہسپتال پہنچو میں ڈرائیور کو کال کر رہا ہوں۔ گارڈز ساتھ ہوں گے تمھارے۔ میں بس کچھ ہی دیر میں پہنچتا ہوں۔ "

پریشان لہجے میں وہ روزین کو ہدایت دے رہا تھا جب انل کی بے چین آواز کندھے کے پاس سنائی دی۔

"کیا ہوا اتنے پریشان کیوں ہو؟ "

انل جو تب سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ اور پریشانی کو دیکھ رہا تھا مضطرب لہجے میں استفسار کیا۔ دران حواس باختہ اُس کی طرف پلٹا۔

"انل جیسیکا اس لڑکے کے ساتھ ہر گز نہیں جانی چاہیے۔ میں ہاسپٹل جا رہا ہوں؟ تم یہاں سنبھالو کچھ گڑ بڑ کرنے والا ہے یہ لڑکا۔ "

ایک نگاہ پھر کچھ دوری پر موجود میز پر ڈالی۔ جیسیکا اس لڑکے کے ہمراہ ہنس رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"ہوا کیا ہے دران اور میں کیسے اسے بچاؤں گا۔ مطلب۔۔ "

"مجھے کچھ نہیں پتا جو کرنا ہے کرو مگر جیسیکا کسی حالت میں اس لڑکے کے ساتھ نہ جانے پائے۔ان پر نظر رکھو۔ "

دران نے جھنجلا کر دانت پیستے ہوئے کہا۔ میز پر سے گاڑی کی چابی اٹھا کر انل کے حوالے کی۔

"تم کیسے جاؤ گے۔"انل نے چابی پر ایک نظر ڈال کر حیرت سے سوال کیا۔

"میں ٹیکسی سے جا رہا ہوں۔ "

عجلت میں جواب دے کر وہ تیز تیز قدم کافی شاپ کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھا چکا تھا۔ بارش کی رفتار قدرے کم ہو چکی تھی۔ لیکن اب بھی تیز ہوا اور بجلی کی کڑک باقی تھی۔ ہوٹل سے باہر نکلتے ہی وجود میں گھستی سردی سے پہلا خیال اس کو جویریہ کا ہی آیا۔

جبڑے سختی سے پیوست کیے اپنی ہی ہتھیلی پر زور سے مکا جڑا۔ وہ سرخ فراک میں چہرے پر بے پناہ معصومیت سجائے اس کی نگاہوں کے سامنے گھوم گئی۔ ٹیکسی دران کے سامنے رک چکی تھی۔ وہ برق رفتاری سے اس میں سوار ہوا۔

☆☆☆☆☆

انل نے بغور سامنے میز پر بیٹھی جیسیکا کو دیکھا۔ لڑکا ہنستے ہوئے اس سے کوئی بات کر رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"لڑکا کچھ کرنے والا ہے۔" دران کی بازگشت ذہن کے پردوں میں گونجی۔ وہ اب جیسیکا کے بجائے لڑکے کی حرکات پر غور کرنے لگا تھا۔ میز کے نیچے وہ پینٹ کی جیب میں سے کچھ نکال رہا تھا۔ انل کا ماتھا ٹھنکا۔

وہ یہ سب جیسیکا سے مخفی ہو کر کر رہا تھا۔ جیسیکا سے باتوں کے دران ہی اس نے اچانک ایک طرف اشارہ کیا اور جیسے ہی جیسیکا نہ چہرے کا رخ موڑا اس نے اپنے سامنے رکھے دونوں مشروب کے گلاسوں میں سے ایک گلاس میں کوئی میڈیسن پھینکی۔ اس نے یہ عمل بہت تیزی سے کیا اور اگلے ہی لمحے دونوں گلاس ہاتھوں میں اٹھا کر ہلانے لگا۔ انل سرعت سے اپنی جگہ سے اٹھا۔ اس کے پہنچنے تک وہ لڑکا گلاس جیسیکا کے آگے رکھ چکا تھا۔

اس سے پہلے کہ جیسیکا کا ہاتھ گلاس تک پہنچتا انل ان کی میز پر پہنچ کر ایک کرسی کو پاس کرتے ہوئے تیزی سے بیٹھ گیا۔ دونوں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"ایکسکیوز می کیا ہم آپ کو جانتے ہیں؟ "

لڑکے نے ناگواری سے بھنویں چڑھائے سوال کیا۔ انل ٹانگ پر ٹانگ چڑھا رہا تھا۔

"نہیں "

مسکرا کر جواب دیا اور پھر جیسیکا کی طرف دیکھا۔ وہ حیرت سے اپنی چھوٹی چھوٹی بھوری آنکھوں میں حیرت لیے بیٹھی تھی۔

"تو آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں؟ "

لڑکے نے غصیلے لہجے میں سوال کیا۔

Kitab Nagri Special

"یہ کرنے کے لیے۔ "

انل نے بڑے آرام سے تھوڑا سا جسم آگے کرتے ہوئے جیسیکا کے سامنے رکھے گلاس کو اٹھا کر لڑکے کے سامنے رکھ دیا اور لڑکے کے گلاس کو اٹھا کر جیسیکا کے سامنے رکھ دیا۔

"یہ کیا حرکت ہے کون ہو تم؟ "

لڑکا اچھل کر اپنی جگہ پر سے اٹھ کھڑا ہوا۔ جیسکا اب اور حیرت میں مبتلا ہو چکی تھی۔

"کچھ بھی نہیں ایک جیسے گلاس ہیں تم اس گلاس سے پیو نہ۔ "

انل نے بڑے آرام سے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اب کی بار جیسیکا جھنجلا کر پہلوانل کی طرف موڑ چکی تھی
۔

"اے مسٹر کیا مسئلہ ہے تمھارے ساتھ؟ "

"مسئلہ میرے ساتھ نہیں اس گلاس کے اندر بھرے مشروب کے ساتھ ہے۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بڑے پر سکون انداز میں لڑکے کے سامنے رکھے گلاس کی طرف اشارہ کیا۔ لڑکے کے چہرے کی رنگت ایک پل میں تبدیل ہوئی جبکہ جیسیکا اب حیرت سے انل کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"اس مشروب میں اس لڑکے نہ تم سے چھپا کر کچھ ملایا ہے۔ "

"بکواس مت کرو۔ کیا مسئلہ ہے تمھارے ساتھ جسی جھوٹ بول رہا ہے یہ۔ "

Kitab Nagri Special

لڑکے نے گڑبڑا کر جیسیکا کی طرف دیکھا۔

"اچھا ٹھیک ہے میں جھوٹ بول رہا ہوں تو یہ گلاس تم پیو گے اور یہ والا یہ لڑکی پیے گی۔ "

انل نے گھما کر ٹانگ پر سے ٹانگ اتاری اور بڑے بھرم سے کہا۔لڑکے نے فوراً نفی میں سر ہلایا۔

"میں کیوں پیوں گا یہ۔ جسی یہ پاگل ہے کوئی اٹھو ہم چلتے ہیں۔ "

وہ تیزی سے کرسی کو پیچھے دھکیل کر آگے ہوا۔

"ایک منٹ۔۔۔۔ "

انل نے ہاتھ کھڑا کیے روکا۔جیسیکا ناسمجھی سے دونوں کی طرف دیکھ رہی تھی۔لڑکا لبوں کو غصے سے بھینچ رہا تھا۔

"سنو جیسیکا اس لڑکے نے تمھارے مشروب میں کچھ ملایا ہے میں نے خود دیکھا ہے۔ "

جیسیکا نے غصے سے بھنویں اکٹھی کیں۔

"نک ایسا نہیں کر سکتا ہے تم ہوتے کون ہو یہاں آکر ہمارے گلاس تبدیل کرنے والے۔ "

"میں ایک اچھا شہری ہوں۔ تمھارا خیر خواہ ہوں۔میری بات پر یقین نہیں تو بولو اپنے اس نک کو کہ یہ مشروب پی لے۔ "

"نک گلاس اٹھاؤ اور پی لو۔ "

جیسیکا نے وثوق سے کہا۔نک کے چہرے پر ہوائیاں اڑ گئیں۔

Kitab Nagri Special

"جسی چھوڑو اسے اٹھو یہاں سے۔ "

وہ گھبراہٹ میں تیزی سے جیسیکا کی طرف بڑھا۔

"نک تم وہ مشروب پیو گے۔ "

اب کی بار جیسیکا نے سختی سے کہا۔

"کیا پاگل پن ہے۔ تم اس بیوقوف کی بات پر یقین کر رہی ہو۔ کچھ نہیں ہے اس مشروب میں۔ "

"تو پھر پی لو نہ نک اس کے منہ پر جواب دو اس کو۔ "

جیسیکا نے نخوت سے ناک چڑھا کر انل کی طرف دیکھا انل جوابی مسکرا گیا۔

" کبھی نہیں پیے گا نک۔ "

انل نے خفیف سا قہقہ لگایا۔

"نک عزت کا معاملا بن گیا ہے۔ اٹھاؤ اور پیو یہ گلاس۔"

جیسیکا ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھی۔

"تم پاگل ہو گئی ہو اس لڑکے کی بات پر یقین کر کے تم مجھ پر شک کر رہی ہو۔ میں جا رہا ہوں تمہیں چھوڑ کر رہو اس گلاس کے ساتھ اور اس پاگل کے ساتھ۔ "

Kitab Nagri Special

وہ دانت چباتا اپنی بات کہہ کر تیزی سے کیفے کے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھا۔انل نے مسکرا کر حیران بیٹھی جیسیکا کی طرف دیکھا۔

"ہم پتا چلا سکتے ہیں اس نے کیا ملایا ہے اس میں۔ "

انل نے احتیاط سے اس گلاس کو اٹھایا۔

"جسٹ شٹ اپ تم کون ہو۔ میرا دوست مجھ سے ناراض ہو کر چلا گیا "

جیسیکا نے زور سے میز پر ہاتھ مارے۔

"اچھا ہے۔ کل تمہیں برباد کر دیتا اس سے اچھا ہے ناراض ہو گیا۔ "

"تم کیسے اس بات کو اتنے یقین سے کہہ سکتے ہو۔ "

"کیونکہ میں نے اسے دیکھا ہے۔ "

انل نے برجستہ جواب دیا۔

"میں ثابت کر سکتا ہوں۔اس مشروب کو ابھی لیب ٹیسٹ کے لیے بھیج دیتے ہیں۔ "

انل پورے یقین سے کہا۔اب کی بار جیسیکا سوچ میں پڑ گئی۔

☆☆☆☆☆

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

ہاسپٹل کی شفاف راہداری میں لگے سفید بینچ پر وہ سر جھکائے بیٹھا تھا۔سیاہ ہڈ نے چہرے کو ڈھانپ رکھا تھا۔کچھ دوری پر گارڈز کھڑے تھے اور دران کے بالکل سامنے بینچ پر روزین بیٹھی تھی۔وہ گلے میں پہنے صلیب کے نشان کو مضبوطی سے تھامے آنکھیں بند کیے دعا گو تھی۔

بارش اگر اتنی طوفانی نہ ہوتی تو شاید معاملہ اتنا سنگین نہ ہوتا مگر بارش کے جھکڑ آؤٹ ڈور کے برآمدے کیا کمرے کی کھڑکیوں تک ٹکرا رہے تھے۔جویریہ کے وجود پر کوئی گرم کپڑا نہ ہونے اور پاؤں ننگے ہونے کے باعث وہ سردی اور اس طوفانی یخ ہوا کو زیادہ دیر تک برداشت نہیں کر سکی اور بے ہوش ہوگئی۔بے ہوش ہونے کے وجہ سے بارش کا پانی اس کے پھیپھڑوں تک پہنچ چکا تھا۔

انہیں ہسپتال میں آئے پانچ گھنٹے ہونے کو تھے۔وہ یونہی شل ہوتے اعصابوں کے ساتھ سر جھکائے بیٹھا تھا۔ ذہن ایک ہی جگہ منجمند ہو چکا تھا جب وہ آؤٹ ڈور کا لاک گھما رہا تھا۔مٹھیاں زور سے بھینچے وہ خود کو جویریہ کی اس حالت کا ذمہ دار سمجھ رہا تھا۔ہر بار کی طرح اس کی لاکھ کوشش کے باوجود وہ لمحہ پلٹ کر واپس نہیں آسکتا تھا۔ آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے تیر کی طرح سر اٹھایا تھا اور اگلے ہی لمحے وہ ڈاکٹر کے بالکل سامنے کھڑا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"فریڈ کیسی ہے وہ؟ "

بے چین لہجہ تھا۔وہ ڈاکٹر فریڈ کے چہرے کو بغور دیکھ رہا تھا جہاں پریشانی کے سوا اور کچھ رقم نہیں تھا۔

"ڈرانگ۔۔۔اتنی دیر اتنی ٹھنڈ میں وہ کیسے بھیگتی رہی؟اتنی بے پرواہی یہ سب کیسے ممکن ہوا؟ "

Kitab Nagri Special

فریڈ نے بے یقینی سے دران کی آنکھوں میں دیکھا وہ اس کا پرسنل ڈاکٹر تھا اور اس لحاظ سے اس کی پوچھ گچھ کا طریقہ کار بھی مختلف تھا۔

"فریڈ سب غلطی سے ہوا۔ میں گھر نہیں تھا۔ پلیز مجھے بتاؤ کیسی ہے وہ؟ سب ٹھیک ہے نہ؟ "

"درانگ۔۔۔۔۔ میں تم سے جھوٹ نہیں بولوں گا۔ حالت سنگین ہی ہے۔ سردی ایک طرف بارش میں مسلسل تین گھنٹے بھیگنے کی وجہ سے اس کے ذہن کی جھلی متورم ہو کر بہت بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ اگر اسے اگلے چوبیس گھنٹوں میں ہوش نہیں آیا تو برین ڈیتھ کنفرم ہے۔ "

فریڈ نے نگاہیں چرائیں۔

"فریڈ نہیں تم۔۔۔ تم کچھ بھی کرو۔ مطلب۔۔ "

دران نے ہڑبڑاہٹ میں کہا۔ پھر تیزی سے آگے ہوا۔

"کہیں اور لے چلیں اسے۔۔اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے کچھ بھی نہیں۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"درانگ تم جانتے ہو یہ بہت بہترین ہسپتال ہے جہاں ہر سہولت موجود ہے۔ اس کے پھیپھڑوں کو صاف کر دیا گیا ہے لیکن وہ بے ہوش ہے۔ اگر ہوش نہیں آیا تو۔ "

فریڈ نے لب بھینچے افسوس سے گردن کو دائیں بائیں جنبش دی۔ سامنے کھڑے شخص کی پتھر ہوتی آنکھوں کو ایک نظر دیکھا اور آگے قدم بڑھا دیے۔

Kitab Nagri Special

دران ڈھنے کے انداز میں صوفے پر بیٹھتا چلا گیا۔

☆☆☆☆☆

نوٹ: کچھ حادثے ایسی ہوتے ہیں جو آپکو بہت ڈسٹرب کر دیتے ہیں۔ میرے ساتھ ایسا ہی ہوا۔ میں لکھ نہیں پا رہی۔ شاید اس چھوٹی سی قسط پر آپکی حوصلہ افزائی ساتھ دے میں کل اس کا دوسرا حصہ لمبا اور مکمل لکھ سکوں مجھے معاف کر دیں اگر آپ کو انتظار کی تکلیف اٹھانا پڑی۔ آپ جانتے ہیں لکھنے کا تعلق دل سے ہے اور میرا دل اچاٹ ہے اس دن کے سانحے کے بعد سے۔

صبح رات کی بارش کے باعث ٹھنڈ معمول سے زیادہ تھی۔ سورج آسمان پر چمک تو رہا تھا لیکن اس کی کرنیں زمین تک اپنی تپش منتقل کرنے سے عاری تھیں۔

شفاف تارکول میں لپٹی ناگن سی بل کھاتی سڑکیں اب بھی رات کی بارش کی وجہ سے گیلی تھیں۔

یہ بیورلی ہلز سے باہر نکل کر نزدیکی کیلیفورنیا کا متوسط طبقے کا رہائشی علاقہ تھا۔ اس علاقے میں موجود لوگ زیادہ تر بیورلی ہلز کی مختلف جگہوں میں ملازمت کرتے تھے چونکہ وہ بیورلی ہلز کی رہائش افورڈ نہیں کر سکتے تھے اس لیے ان کی رہائش یہاں بنے چھوٹے چھوٹے ہٹ نما گھروں میں تھی۔

سیاہ ڈیٹسن کے ٹائر اپنی رفتار کو کم کرتے ہوئے بڑی سستی روی سے ایک چھوٹے سے گھر کے آگے رکے تھے۔ گھر کا سبز لکڑی کا ایک پٹ والا دروازہ انگنت مختلف رنگوں کے پھولوں کی بیلوں سے ڈھکا تھا۔ گھر کے بالکل

Kitab Nagri Special

سامنے رکنے کے بعد انل نے گاڑی کا شیشہ سست روی سے نیچے کیا اور آنکھوں کو سکوڑ کر دروازے کی طرف دیکھا ۔

نیلی اور سفید دھاری دار آدھی آستین والی ٹی شرٹ کے ساتھ نیلی جینز زیب تن کیے, آنکھوں پر سیاہ گلاسز چڑھائے وہ آج اپنے پیشہ وارانہ انداز سے کافی حد تک مختلف لگ رہا تھا۔ گاڑی سے نیچے اتر کر دروازے کے سامنے وہ چند سکینڈ کے لیے پر سوچ نگاہوں کو دروازے پر گاڑے رکا اور پھر دیوار پر لگی گھنٹی پر ہاتھ رکھ دیا۔

پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اسے ابھی تین منٹ انتظار کرنا پڑا تھا کہ دروازہ کھل گیا تھا۔

جیسیکا کی آنکھیں حیرت سے پوری کھل گئیں۔ ہلکے گلابی رنگ کی ڈھیلی سی شرٹ کے نیچے سیاہ ٹراؤزر پہنے وہ نکھری نکھری اس حسین صبح کا حصہ لگ رہی تھی۔ بھوری آنکھیں حیرت سے سامنے کھڑے انل کو دیکھ کر پھیل گئی تھیں۔

"آپ "!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حیرانگی سے وہ کبھی انل اور کبھی اس کی گاڑی کو دیکھ رہی تھی۔

"جی میں۔ "

انل نے مسکرا کر سر ہلایا۔ کل رات وائن کو لیب ٹیسٹ میں دینے کے بعد وہ جیسیکا کو اس کے گھر تک چھوڑ گیا تھا ۔ وہ رات تین بجے اپنے گھر پہنچی تھی اور اب صبح نو بجے انل پھر سے جیسیکا کے سامنے کھڑا تھا۔

"آپ پیچھے کیوں پڑ گئے ہیں میرے ؟ رات گھر کیا ڈراپ کر دیا صبح ہوتے ہی منہ اٹھائے چلے آئے۔ "

Kitab Nagri Special

جیسیکا نخوت سے پیشانی پر بل ڈالے اس پر چڑھ دوڑی۔

"ارے ارے تھم تو لیں میڈیم۔آپ غلط سمجھ رہی ہیں میں آپ پر لائن مارنے ہرگز نہیں آیا ہوں۔ "

انل کے جواب پر وہ جو تلملائی کھڑی تھی غصے سے منہ واہوا۔انل نے گڑبڑا کا بات سنبھالی۔

"میرا مطلب ہے۔آپ بھول گئی ہیں کہ رات ہم جو وائن ٹیسٹ لیب میں دے کر آئے تھے دس بجے اس کی رپورٹ ملنی ہے تو میرے خیال سے آپ کو ساتھ چلنا تھا۔ "

"ہاں یاد آ گیا رکو میں تیار ہو کر آتی ہوں۔ "

انل کے تفصیل سے جواب دینے پر اس کی پیشانی کے بل کم ہوئے۔جیسیکا کے تیار ہونے کی بات پر انل نے اس کے سراپے کو اوپر سے نیچے جانچتی نگاہوں سے دیکھا۔

"مزید تیار ہونا ہے ؟ "

"مطلب ؟ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ چونک کر بھنویں اٹھائے پلٹی۔انل بے ساختہ نکل جانے والے جملے پر سٹپٹا کر سیدھا ہوا۔

"میرے کہنے کا مطلب تھا ہم لیب ٹیسٹ رپورٹ لینے ہی تو جا رہے ہیں۔آپ ٹھیک ہی تو ہیں۔ "

کندھے اچکائے اور سیاہ چشمہ اتار کر ایک دفعہ پھر سے اسے بغور دیکھا۔گلابی شرٹ کا رنگ اس کی چمکتی گالوں پر اپنا عکس ڈالے ہوئے تھا۔

Kitab Nagri Special

"ایکسکیوزمی اپنے کام سے کام رکھیں اور اگر آج اس وائن کی رپورٹ کلئیر نکلی تو یاد رکھنا میں چھوڑوں گی نہیں تمہیں۔ "

چھوٹی سی آنکھیں مزید چندھی کیے وہ اسے خبردار کر رہی تھی۔انل کے ماتھے پر ایک دم سے بل پڑے میڈیم کو ابھی تک یقین نہیں تھا۔

"اور اگر میری بات سچ ہوئی تو میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔ "

ترکی بہ ترکی جواب دیا۔جیسیکا اس کے اس جواب پر بھونچکا گئی۔ناجان ناپہچان۔۔۔۔

"ہوش میں تو ہیں آپ "!

"بالکل ہوش میں ہوں۔ "

بڑے رعب سے کہا لیکن اگلے ہی لمحے جیسیکا کے تیور دیکھ کر فوراً شرٹ کے کالر درست کرتے ہوئے بات کو سنبھالا۔

" میرا مطلب تھا کہ وہ پھر آپ کی طرف میری ٹریٹ بنتی ہے نہ۔ "

"کس خوشی میں۔ "

جیسیکا نے سینے پر ہاتھ باندھے استہزائیہ پوچھا۔

"آپ کی جان بچائی اس درندے سے اس خوشی میں۔ "

Kitab Nagri Special

بڑی دیدہ دلیری سے جواب دیا۔جیسیکا نے طنزیہ لبوں کو اوپر چڑھائے اس کی طرف دیکھا اور زور سے کوئی جواب دیے بنا اس کے منہ پر دورازہ بند کیا۔

"بدتمیز ہے یہ بھی۔کم از کم انسان اندر ہی بیٹھا لیتا ہے۔ "

چشمہ پھر سے آنکھوں پر چڑھائے سیٹی بجاتے ہوئے ارد گرد دیکھا اور پھر کار میں آکر بیٹھ گیا۔دس منٹ بعد وہ گھٹنوں تک آتی سرخ فراک پہنے اونچی پونی ٹیل کے ساتھ باہر آئی۔ہلکا سا میک اپ اور کندھے سے لٹکتا بھورا لیدر بیگ۔انل اس کے گاڑی تک پہنچنے کے لیے لمحے میں ٹکٹکی باندھے اسے دیکھ رہا تھا۔وہ خوبصورت تھی بیکری کی وردی میں سر پر ٹوپی لیے وہ بہت مختلف لگتی تھی لیکن رات اور اب پہلی بار وہ اس کو اس حلیے میں دیکھ کر اس کی خوبصورتی کی دل میں داد دیے بنا نہ رہ سکا۔

جیسے ہی وہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی انل ہوش میں واپس آیا وہ چیونگم چباتے ہوئے اسے چلنے کا اشارہ کر رہی تھی۔انل نے ہلکا سا مسکرا کر گاڑی سٹارٹ کر دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

☆☆☆☆

یینسن ہسپتال کے اس گرم کمرے میں خاموشی کا راج تھا۔جدید طبی آلات سے لیس کمرے میں جویریہ سفید چادر میں لپٹے بیڈ پر لیٹی تھی۔اسے ہوش میں آئے آج دوسرا دن تھا لیکن اب بھی نقاہت کے باعث نیم بے ہوشی میں تھی۔

Kitab Nagri Special

ہسپتال کے ہلکے سبز رنگ کے گاؤن میں ملبوس وہ ان تین دنوں میں ہی سوکھ کر کانٹا ہو گئی تھی۔ناک پر اب بھی آکسیجن ماسک موجود تھا اور آنکھوں کے سوزش زدہ پپوٹوں پر موجود وینز نیلے رنگ کی ہو کر واضح تھیں۔

اس کے بیڈ کے قریب موجود کرسی پر بیٹھا وہ یک ٹک اس کے پژمردہ, زردی مائل چہرے پر نگاہ جمائے ہوئے تھا

۔

وہ دران ملک زندگی میں پہلی دفعہ خوفزدہ ہوا تھا۔بہت خوفزدہ۔وہ چوبیس گھنٹے جس میں جویریہ زندگی اور موت کے درمیان جھول رہی تھی وہ آنکھ جھپکنا بھول گیا تھا۔ایک خلش اور احساس جرم کو چھوڑ کر کچھ اور احساس بھی تھا جس نے دران ملک کے مضبوط وجود کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔

ایسا احساس تھا جیسے شام کے اندھیرے وجود میں پھیل رہے ہوں۔ایسی شام جس کی کبھی سحر نہیں ہو گی۔اس کے وجود کا رواں رواں اللہ سے جویریہ کی زندگی مانگ رہا تھا اور پھر اللہ نے اس کی دعا سن لی جویریہ کو ہوش آ گیا تھا

۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس کو ہوش آنا تھا کہ اس کے دل کی دنیا یکسر بدل گئی۔زندگی میں پہلی دفعہ وہ کسی لڑکی کے لیے وہ احساسات محسوس کر رہا تھا جو آج سے پہلے اس نے کبھی کسی کے لیے نہیں کیے تھے۔بیڈ پر نحیف حالت میں لیٹی وہ عام سی شکل وصورت والی لڑکی اس کے دل کے قفل توڑ چکی تھی۔دل کے آگے دھرا پتھر پاش پاش ہو چکا تھا۔

سیاہ ہڈ میں بکھرے سے بال اور تھکے سے چہرے کے ساتھ وہ کرسی کے بازو پر کہنی ٹکائے ہاتھ کو لبوں پر دھرے, نگاہوں کو متواتر اس کے چہرے پر جمائے ہوئے تھا جب اچانک جویریہ کی پلکوں میں ہونے والی جنبش پر وہ سرعت سے سیدھا ہوا۔

Kitab Nagri Special

وہ آنکھیں کھولنے کی کوشش کررہی تھی۔دران اب کرسی سے اٹھ کر بیڈ کے قریب اس کے سرپر آکھڑا ہوا۔وہ چند سکینڈ پلکیں پھڑپھڑانے کے بعد اب آنکھیں کھول رہی تھی۔دران بے ساختہ اُمڈ آنے والی خوشی کے باعث مسکرایا۔

جویریہ نے آہستگی سے پلکیں نیم وا کئیں دھندلا سا منظر صاف ہونے لگا۔اس پر جھکے دران کا چہرہ واضح ہوگیا تھا۔ بے تاثر سیاہ بے رونق آنکھیں دران کے لبوں پر موجود مسکراہٹ دیکھ رہی تھیں۔

"کیسی ہو؟ "

آہستگی سے گھمبیر لہجے میں پوچھا گیا سوال اس کے حال کے بارے میں تھا۔جویریہ کے چہرے پر ایکدم سے رنگ لہرایا۔دران کے کمرے کے باہر آؤٹ ڈور کا وہ روح پرور منظر ذہن کے پردوں کے ساتھ سر پٹخنے لگا۔

دران کے کمرے سے نکل جانے کے بعد وہ کچھ دیر تو یونہی کھڑی اسے دیکھتی رہی تھی۔پھر سردی کے بڑھتے احساس پر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی تھی۔ننگے پاؤں اور کوئی بھی گرم چیز تن پر نہ ہونے کی باعث دانت بجنے لگے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جیسے ہی دروازے کے پاس پہنچ کر دروازہ کھولنے کی کوشش کی اس کے چہرے کی رنگت سفید پڑ گئی۔دروازہ لاک تھا۔دران کو کیا اتنا غصہ آگیا تھا اس پر کہ اسے باہر دھکا دے کر دروازہ لاک کردیا۔بے یقینی سے کتنی دیر وہ دروازے کے ہتھے کو جھٹکے دیتی رہی تھی۔شیشے کے پار خالی کمرہ منہ چڑا رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

پھر اچانک خیال آنے پر اس نے ہاتھ میں پکڑے فون کو کھولا۔ موبائل فون میں صرف انل کا نمبر تھا۔ دران نے کہا تھا۔ جو بھی ضرورت ہو کچھ بھی چاہیے ہو تم انل سے کہو گی۔ انل نے اسے اپنا نجی نمبر دیا تھا۔ وہ اپنے ساتھ ہمیشہ دو فون رکھتا تھا ایک فون دران گ کے پی اے کی حیثیت سے جہاں وہ دران کی تمام ڈیلز, میٹنگز اور ریکارڈ کو مینج کرتا تھا اور دوسرا نمبر بہت خاص لوگوں کے پاس تھا جس میں اس کے گھر والے اور دران شامل تھا اور اب جویریہ کو بھی اس نے وہی نمبر دیا تھا۔

بڑی امید سے اس نے انل کا نمبر ملایا تھا جس پر صرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی وہ فون نہیں اٹھا رہا تھا ۔

وہ سردی میں کانپتی بجتے دانتوں کے ساتھ بار بار انل کے نمبر پر فون کر رہی تھی لیکن وہاں گھنٹی بجنے کی آواز کے علاوہ اور کوئی پیش رفت نہیں تھی۔

اچانک بادل زور سے گرجا اور طوفانی جھکڑ جیسی ہوا نے اسے ہلا کر رکھ دیا وہ بے اختیار دیوار کو تھام کر سیدھی ہوئی تھی۔ اس کے بعد تو جیسے قدرت اس پر ایک کے بعد دوسری مصیبت وارد کر رہی تھی۔

تیز طوفانی بارش نے پل بھر میں اسے بھگو کر رکھ دیا۔ جسم کے اندر موجود خون جیسے جمنے لگا تھا۔ وہ بارش میں نچڑتی بار بار فون ملا رہی تھی۔ برآمدہ سامنے سے بالکل کھلا تھا جس کی لمبائی زیادہ اور چوڑائی بہت کم تھی یہی وجہ تھی بارش کے جھکڑے برآمدے میں باآسانی پہنچ رہی تھی۔ تیز بارش کے ساتھ طوفانی ہوا پتھروں کی طرح بارش کے قطروں کو اس کے وجود پر پھینک رہی تھی۔ وہ فون کو پھینک کر بے اختیار دونوں بازوؤں کے ذریعے

Kitab Nagri Special

چہرے کو ڈھانپتی شیشے کے دروازے کے ساتھ چپک جر بیٹھ گئی۔اچانک خیال آیا دران گھر میں ہی ہو گا۔اس خیال کا آنا تھا کہ وہ چیخ اٹھی۔

"دران۔۔۔۔۔دران۔۔۔۔۔دران دروازہ کھولیں۔ "

وہ بار بار اسے پکار رہی تھی۔ بجلی کی کڑک اور بارش کے شور میں اونچی سی اونچی چیخ بھی ایسے گھل رہی تھی کہ بمشکل اس کے کانوں کو سنائی دے رہی تھی۔وقت گزر رہا تھا اور ساتھ ساتھ اس کے حواس بھی جواب دے رہے تھے نہ تو بارش تھم رہی تھی اور نہ دران کمرے میں آرہا تھا۔وہ کہاں چلا گیا تھا کوئی انسان اتنا پتھر دل کیسے ہو سکتا ہے۔کیا اسے نہیں پتا کہ وہ مجھے یہاں بند کر چکا ہے اور بارش ہو رہی ہے۔

کپکپاتے ہونٹ اب نیلے ہونے لگے تھے۔کانپ کانپ کر جسم کا ہر خلیہ درد کرنے لگے تھے۔

آہستہ آہستہ آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا۔اب سانس لینے میں دشواری ہونے لگی وہ کھانس رہی تھی۔ پورا جسم ڈھیلا ہونے لگا تھا اور پھر ایک دم وہ زمین پر ڈھے گئی تھی۔دروازے کے بالکل سامنے مکمل بھیگی وہ چت لیٹی تھی جب تین گھنٹے بعد روزین کی کمرے میں آتے ہی نگاہ شیشے کے پار بجلی کی چمک کی وجہ سے اس کے وجود پر پڑی۔دران اکثر تیز بارش میں کافی ضرور پیتا تھا۔

روزین کچھ دیر تو انتظار کرتی رہی لیکن پھر نیند کے غلبے کے باعث خود ہی کمرے میں آگئی۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کے سونے کے بعد دران کی کال آئے اور وہ اٹھا نہ سکے وہ جب کمرے میں پہنچی دروازہ مکمل نہ بند ہونے کی وجہ سے کچھ دیر دستک کے بعد اندر جھانکا اور پھر اس ہولناک منظر پر نگاہ پڑتے ہی وہ تیزی سے آؤٹ ڈور کی طرف بھاگی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

اسے اب وہ رات اپنی زندگی کی بھیانک راتوں میں سب سے بھیانک رات لگنے لگی تھی۔ یہ انسان کا المیہ ہے کہ ہر نئی آنے والی تکلیف اُسے اپنی پچھلی تکلیفوں سے بڑی لگنے لگتی ہے۔ اس رات پل پل اکھڑتی سانسوں کے ساتھ وہ دران کی اس سنگدلی پر اپنی محبت کو آہستہ آہستہ ادھیڑ رہی تھی۔ اب جب ہوش کی دنیا میں واپس آئی تو سب سے پہلے اسی کو سامنے دیکھ کر پورے وجود میں درد کی لہر اٹھی۔ وہ اس پر جھکا بڑی اپنائیت سے حال دریافت کر رہا تھا ۔ جویریہ نے جواب دینے کے بجائے سختی سے گردن کو موڑ کر چہرے کا رخ دوسری طرف موڑ لیا۔

جویریہ کی بے رخی اور یہ نفرت بجا تھی۔ اس نے انجانے میں ہی سہی لیکن اسے بہت بری سزا دی تھی اور وہ بھی کس بات پر کہ وہ قرآن پڑھنا چاہتی تھی۔

دران نے آہستگی سے اس پر جھکا اپنا وجود سیدھا کیا۔ وہ اب بھی چہرے کا رخ موڑے ہوئے تھی۔ دروازہ کھلنے کی آواز تھی دران نے نگاہ دروازے کی طرف موڑی۔

فریڈ ہشاش بشاش ڈاکٹری کے سفید کوٹ کو زیب تن کیے کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔ جویریہ نے بھی چہرہ سیدھا کر لیا تھا۔ فریڈ اب مسکراتا ہوا جویریہ کے سر پر کھڑا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہیلو مسز درانگ۔ کیسا محسوس کر رہی ہیں اب؟ "

فریڈ نے گہری دوستانہ مسکراہٹ سجائے استفسار کیا۔ جویریہ نے ساکن پتلیوں کو گھمایا اور پھر چند سکینڈ کے توقف کے بعد سر کو اثبات میں جنبش دی۔

Kitab Nagri Special

"اچھا بہت اچھا۔آپ ایک بہت ہی بہادر خاتون ہیں۔اگر آپ کی جگہ کوئی اور ہوتی تو شائد زندگی کی بازی ہار جاتی۔ "

فریڈ مسکراہٹ سجائے انگریزی زبان میں اس کی تعریف کر رہا تھا۔جویریہ نے تھکے انداز میں آنکھیں موندلیں۔ نقاہت کے باعث وہ ابھی کچھ بھی بولنے کی ہمت نہیں جتا پارہی تھی۔

"درانگ ان کو اگر دو دن اور ہاسپٹل میں رہنے دیتے تو زیادہ بہتر تھا۔وہ ابھی مکمل صحت یاب نہیں ہوئی ہیں "

فریڈاب سنجیدگی سے دران کے ساتھ مخاطب تھا جو مضطرب سا بار بار جویریہ کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اب فریڈ کے بلانے پر چونک کر اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"نہیں میں اسے یہ ساری سہلوتیں گھر میں مہیا کر سکتا ہوں۔یہاں سکیورٹی کا مسئلہ ہے مجھے اور پھر میں ہر وقت یہاں نہیں ہو سکوں گا۔ "

سینے پر ہاتھ باندھے سنجیدگی سے جواب دیا۔فریڈ نے گہری سانس لے کر سر اثبات میں ہلایا۔

"اچھا! چلو جیسے تمہیں بہتر لگے۔یہ چند معلومات فارم ہیں ان کو پر کرو میں ڈسچارج لیٹر لے کر آتا ہوں۔"

فریڈ نے ہاتھ میں پکڑی فائل دران کی طرف بڑھائی اور خود باہر نکل گیا۔دران نے ایک نگاہ پھر سے جویریہ پر ڈالی وہ شاید دوبارہ سے سو چکی تھی۔

فائل کو تھامے وہ واپس اسی کرسی پر بیٹھ گیا۔

☆☆☆☆☆

Kitab Nagri Special

کراچی رات کے دو بجے ڈیفنس میں موجود یہ کوٹھی تاریکی میں ڈوبی تھی۔ وہ اسی کوٹھی کے اس بڑے ہال نما کمرے میں پلنگ پر سو رہی تھی۔

وہ ہار گئی تھی۔ مریم اور جان کی محبت اور ان کی زندگی کے آگے گھٹنے ٹیک دیے تھے۔ لی تاؤ نامی شخص سے اس کی شادی اجتماعی شادی میں ہوئی تھی۔ یہ ایک گروہ تھا جس میں چین کے بہت سے لڑکوں نے کرسچین لڑکیوں سے شادی کی تھی۔ شادی کے بعد وہ ان سب لڑکیوں یہاں ڈیفنس میں ایک بنگلے میں لے آئے تھا۔ اس بنگلے میں یہاں کے مالک نے جو اس گروہ کی سربراہی کر رہا تھا تمام شادی شدہ جوڑوں کو دو ہال نما کمروں میں تقسیم کر دیا تھا۔ ایک کمرے میں تمام لڑکے رہتے تھے اور دوسرے میں ساری لڑکیاں۔

وہ لی تاؤ جے ساتھ ابھی تک گوگل ٹرانسلیٹر پر بات کرتی تھی جبکہ ان کی یہاں چینی زبان سکھانے کی ایک کلاس بھی ہو رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آج اسے یہاں ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔ سب ٹھیک تھا اور حسب منشا تھا۔ لی تاؤ اس سے بہت کم بات کرتا تھا اور وہ خود بھی یہی چاہتی تھی کہ وہ اس سے بات نہ کرے۔ کچھ شادی شدہ جوڑے آپس میں بہت گھل مل گئے تھے لیکن اس کی اور لی تاؤ کی ہنوز وہی دوری قائم تھی۔

وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی سوئی تھی جب فون کی گھنٹی کے باعث آنکھ کھلی۔ فون پر نمبر دیکھے بنا اس نے کال اٹھائی اور فون کان کو لگایا۔

Kitab Nagri Special

"ہیلو۔۔۔ہیلو جوی میری بات سنو۔ "

حنا کی بوکھلائی سی آواز ابھری۔

نیند سے بوجھل ذہن حنا کی آواز کو پہچاننے کے بعد اب اس کی گھبراہٹ زدہ ابھرتی آواز پر کچھ حواسوں میں آرہا تھا۔فون کو کان سے ہٹا کر سامنے کیا, آنکھوں کو چندھی کیے سکرین پر نگاہ ڈالی, مدھم سی روشن چمکتی سکرین کے دائیں کونے میں رات کے دو بجے کا وقت دکھائی دیا۔۔۔

"اس۔۔۔۔۔وقت۔۔۔"خود ساختہ سرگوشی تھی۔

حنا فون کے دوسری طرف مسلسل اس سے کچھ کہہ رہی تھی۔اس نے بھنویں اکٹھی کیے پیشانی پر بل ڈالے حنا کی بات پر غور کرتے ہوئے, خود پر اوڑھا کمبل ایک طرف کیا۔لیہ بائیں کروٹ بے خبر سو رہی تھی۔وہ اس کے گروہ کی ہی لڑکی تھی جس سے اس کی اچھی بات چیت ہوگئی تھی۔

"حنا اس وقت۔۔۔؟خیریت ہے؟اتنا گھبرائی ہوئی کیوں ہو؟"نیند سے بوجھل لہجے میں اس سے تابڑ توڑ سوال پوچھ ڈالے تھے۔

Kitab Nagri Special

"جوی۔۔۔جوی۔چپ۔۔۔۔س۔۔۔سوال مت کرو میرے پاس وقت نہ۔۔۔نہیں خاموشی۔۔۔۔سے سنو۔۔۔۔میری بات ,وہ اٹھ جائے گا اور فون چھین لے گا" فون کے دوسری طرف سے آواز ابھری

حنا کا نا صرف لہجہ گھبراہٹ لیے ہوئے تھا بلکہ اس کی پھولی سانس وہ باخوبی محسوس کر سکتی تھی۔

فون سے بمشکل وہ اس کی گھبرائی اور گھٹی آواز سن پا رہی تھی۔اپنے حواس بحال کرنے کی کوشش کرتے ہوئے وہ اب بیڈ سے نیچے اتر چکی تھی۔

ٹھنڈے فرش پر ننگے پاؤں رکھتے ہی جسم میں ٹھٹھرتی سی لہر دوڑ گئی۔چور سی نگاہ چاروں طرف دوڑائی ہر لڑکی بے خبر سو رہی تھی۔۔۔

"حنا کو کیا ہوا تھا رات کے اس وقت اس نے فون کیوں کیا تھا اور آج ہی تو بات ہوئی تھی اس سے" ذہن نا صرف حواسوں میں آ رہا تھا بلکہ آج دوپہر کو اس سے ہوئی بات بھی دہرا رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"جوی۔۔۔تم بھاگ جاؤ یہاں سے۔۔۔خہ۔۔۔خود کو بچالو پلیز یہاں مت آنا۔۔۔۔شام کو جو کچھ میں نے کہا تھاسب۔۔۔سب جھوٹ تھا, وہ میرے سر پر کھڑا تھا۔۔۔"حنا کی گھٹی سی گھبرائی آواز فون میں سے ابھر رہی تھی۔

"وہ یہ سب کیا کہہ رہی تھی۔۔دوپہر کو جب بات ہوئی تھی وہ بہت خوش تھی"جوی کی پیشانی پر نا سمجھی کے شکن نمودار ہوئے۔

"ح۔۔حنا کچھ سمجھ نہیں آرہا مجھے کھل کر بتاؤ پلیز"اسی نا سمجھی میں اس سوال کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"شش۔ش۔ش۔۔۔۔آہستہ بات کو کرو جوی۔۔۔یہاں کچھ بھی ویسا نہیں جیسا تمہیں لگتا ہے, جیسا مجھے لگتا تھاا۔ا۔۔۔۔میں یہاں ایک کمرے میں قید رہتی ہوں, وہ ہر شام کچھ مردوں کو لے کر آتا ہے اور مجھے جسم فروشی پر مجبور کرتا ہے۔۔۔۔ت۔۔۔تم بھاگ جاؤ یہاں سے کم شکل لڑکیوں کے جسم کے حصے کاٹ کے بیچ دیتے ہیں یہ لوگ"حنا نے پھولی ہوئی سانس میں بات مکمل کی تھی۔

Kitab Nagri Special

حنا کی بات پر اس کی پوری آنکھیں کھل گئی تھیں, جہاں ذہن پوری رفتار سے دوڑنے لگا تھا وہاں ہاتھ کانپ گئے تھے, یہ وہ کس قسم کی بات کر رہی تھی اور کیوں کر رہی تھی۔

"حنا مہ۔۔میری کچھ سمجھ میں نہیں۔۔۔آ رہا۔۔۔۔میری تو کل روانگی ہے۔۔۔ "

لڑکھڑاتی آواز اور لرزتے ہاتھوں سے موبائل کو سنبھالتے ہوئے وضاحت دی لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔ہیلو۔۔۔حنا۔۔۔ہیلو۔۔۔"اضطرابی کفیت میں بار بار ہیلو کہتی اب وہ لب کچل رہی تھی۔

فون کو کان سے ہٹا کر سکرین کو دیکھا۔دوسری طرف سے کال منقطع ہو چکی تھی۔وہ ساکن سی بھنویں سکیڑے حنا کی باتوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

Kitab Nagri Special

بیورلی ہلز میں ایک اور حسین شام اپنے اختتام کو تھی۔جیسیکا بیکری کی سرخ اور سفید ڈبیوں والی وردی میں ملبوس سفید نیپکن اور ٹوپی پہنے بڑی احتیاط سے کیک کو اٹھا رہی تھی۔

"شکریہ کہنے کی عادت نہیں کیا آپکو "

انل کی آواز پر وہ رخ موڑ کر کاؤنٹر کی طرف مڑی۔انل بشاشت سے مسکراتا کاؤنٹر پر کہنی ٹکائے ہوئے تھا۔اس دن وائن کی رپورٹ میں بے ہوشی کی دوا کے ملے ہونے کی تصدیق ہو گئی تھی۔

اس دن تو وہ اس خبر پر اتنی ششدر ہوئی تھی کہ انل کو لیب میں ہی چھوڑے وہاں سے آگئی تھی آج دوسرے دن ہی جناب بیکری میں موجود تھے۔

"میں یہاں کام کرتی ہوں اس کا کیسے پتا چلا تمہیں؟ "

انل کی بات کا جواب دینے کے بجائے وہ بھنویں اکٹھی کیے خود سوال کر بیٹھی تھی۔انل ایک لمحے کے لیے سٹپٹا گیا ۔کیونکہ اس پر خاص نظر رکھنے کا دران نے اسے کہا تھا کیونکہ دران چاہتا تھا وہ لڑکا دوبارہ سے جیسیکا سے نہ ملے۔ جیسیکا کے سوال پر بمشکل اس نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں نے کب کہا کہ مجھے پتا تھا آپ یہاں کام کرتی ہیں۔میں تو یہاں سے گزر رہا تھا۔آپکو دیکھا اور سوچا اپنا شکریہ تو وصول کر لوں۔ "

"شکریہ۔ "

جیسیکا نے سنجیدگی سے کہا اور کیک کو ڈبے میں رکھ کر پیک کرنے لگی۔

Kitab Nagri Special

"یہ شکریہ تو نہیں احسان لگا مجھے۔ "

انل نے ڈھیٹ پن سے کہا۔وہ مصروف نگاہیں جھکائے ہوئی تھی۔گھور کر انل کی طرف دیکھا۔

"میرے خیال میں شکریہ یہی ہوتا ہے۔ "

چڑ کر جواب دیا۔

"بہت غلط انداز چلیں خیر شکریہ کہنا نہیں آتا تو ایک کپ کافی پلا کر آپ میرے احسان کا بدلہ اتار سکتی ہیں۔ "

بڑا بے تکلفی والا انداز تھا۔

"کیا تم سنجیدہ ہو؟ "

جیسیکا نے حیرت سے اس کے مسکراتے چہرے کے طرف دیکھا۔وہ کاونٹر پر کہنی ٹکائے پر سکون کھڑا تھا۔

"بہت زیادہ۔"

لبوں کو آپس میں ملائے معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔سیاہ کوٹ پینٹ, گلے میں جھولتی گرے ٹائی وہ شاید اپنی جاب سے واپسی پر سیدھا ادھر آگیا تھا۔جیسیکا نے پر سوچ نگاہوں سے اس کے سراپے کو جانچا۔

"ٹھیک ہے سامنے کیفیے میں تشریف رکھو میں کافی بھجوا دیتی ہوں۔ "

سنجیدگی سے کہتے ہوئے۔پیک شدہ کیک کو کاؤنٹر پر ایک طرف رکھا۔

Kitab Nagri Special

"اوں ہوں۔ تم بالکل غلط سمجھی ہو۔ میں صرف کافی پینے ہی نہیں بلکہ تمھارے ساتھ بیٹھ کر کافی پینے آیا ہوں۔
"

انل نے مسکراہٹ کو مزید گہرا کیا۔۔ وہ کاؤنٹر پر رکھی کہنی کے بل اس کی طرف پلٹی۔ گلابی چہرہ ہلکا سا سرخ ہوا۔

"جی۔۔۔ "

حیرت سے بھنویں اٹھائیں۔ انل فوراً سیدھا ہوا۔

"دیکھیں نہ شکریہ ادا تمہیں کرنا ہے تو کافی پیتے ہوئے ساتھ بھی تمھارا ہونا چاہیے نہ کہ خالی کرسی کا۔ "

کندھے اچکائے اپنی فرمائش کی وضاحت دی۔ جیسیکا نے کچھ دیر گھور کر اس کے پر اعتماد چہرے کی طرف دیکھا۔ پھر ضبط سے گہری سانس باہر انڈیلی۔

"ٹھیک ہے۔ تم ایسے میری جان نہیں چھوڑنے والے۔ تو چلنا ہی پڑے گا۔ کیفے ٹریا چلو۔ "

"ایک آخری شرط کافی کہیں اور سے پیتے ہیں۔ یہاں اس بیکری کی مجھے پسند نہیں۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جیسیکا نے حیرت سے اسے ناک چڑھاتے ہوئے دیکھا۔ پھر غصے سے منہ میں کچھ بڑبڑاتی, ناک پھلائے چینجنگ روم کی طرف بڑھ گی اور وہ بمشکل اپنے قہقے پر قابو پا سکا۔

دران نے یہ کس کام پر لگا دیا تھا اسے۔ لڑکیوں کے ساتھ یوں فلرٹ کرنا اس کے بس کا کام نہیں تھا لیکن دران کے ساتھ رہتے ہوئے اتنی اداکاری تو وہ سیکھ ہی چکا تھا۔ ایک نگاہ گھڑی پر ڈالی اور پھر لب بھینچے پینٹ کی جیبوں میں

Kitab Nagri Special

ہاتھ ڈالے چینجنگ روم کے بند دروازے کی طرف دیکھا۔چند منٹ بعد ہی وہ لانگ نیلے کوٹ میں ملبوس باہر نکلی۔غصے سے گھورتی ہوئی وہ اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔

☆☆☆☆☆

ہاروی پیشانی پر شکن سجائے صوفے کی پشت کو چھوڑ کر ایک جھٹکے سے آگے ہوا۔وہ اپنے سامنے لگے سیاہ صوفے پر موجود برھان سے مخاطب تھا۔جو سر جھکائے میرون لیدر جیکٹ کے نیچے سیاہ جینز زیب تن کیے ہوئے تھا۔شکل وصورت اور قد کاٹھ میں میں وہ اسفند ملک کی پرچھائی تھا۔ادکاری میں تو بس وہ دران کی شہرت کی دکھادیکھی اچھی شکل کے بل بوتے پر گھس آیا تھا جبکہ ٹیلنٹ کے نام پر اس کے پاس کچھ نہیں تھا۔

"تمہیں اتنا بڑا پروجیکٹ ہاتھ میں کر کے دیا۔بھاری بھر کم ایڈوانس دلوایا اور تم ہمارا اتنا سا کام بھی نہیں کر سکے ؟"

ہاروی کے لہجے میں تلخی اور طنز دونوں شامل تھے۔برھان نے جھکا سر اوپر اٹھایا اور باری باری ہاروی اور بروس کی طرف دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انہوں نے برھان کو سٹفین کے میگا پروجیکٹ فلم میں لیڈ رول دلوا کر با آسانی خرید لیا تھا لیکن برھان تھا کہ ابھی تک جویریہ کو ان تک پہنچانے کے بارے میں کوئی پیش رفت نہیں کر سکا تھا۔

"آپ لوگوں کو کیا لگتا ہے کہ یہ اتنا آسان ہے؟میں درانگ ولاس کی ہر خبر تو دے رہا ہوں۔وہ ہاسپٹل میں تھی ۔بہت اچھا موقع تھا۔جو کرنا تھا کر لیتے۔"

Kitab Nagri Special

کندھا اچکاتا وہ پھر سے صوفے کی پشت سے ٹیک لگا گیا۔ وہ اس وقت بروس کے گھر میں ان دونوں کے ساتھ خفیہ ملاقات کے لیے آیا تھا۔

"تم لوگوں نے خود سُستی دکھائی۔ اچھا خاصہ ہاسپٹل کی انتظامیہ کو ہم خرید سکتے تھے۔ اسے وہیں سے اٹھوا لیتے تھے۔ "

برھان نے جیکٹ کے کالر کو زور سے جھٹک دیا۔ بروس نے اس کی بات پر زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔

"ہم نے کوئی سُستی نہیں دکھائی تھی۔ اُسی دن شیون سے کہہ کر کچھ غنڈے بلوا بھی لیے تھے لیکن درانگ دوسرے دن ہی اس لڑکی کو ڈسچارج کروا کے گھر لے گیا۔ ہمیں تھا کہ وہ اتنی زیادہ بیمار ہے تو کم از کم ایک دو ہفتے ہسپتال میں رہے گی۔ "

"وہ تو جو ہونا تھا ہو گیا۔ ہاسپٹل والا پلین ناکام رہا۔ اب آگے کی سوچو کیا کرنا ہے؟ چاہے کام تسلی سے ہو لیکن بنا شک لڑکی کو قابو کرنا ہے۔ "

ہاروی نے ہاتھ کو ہوا میں لہراتے ہوئے دونوں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ آنکھوں کو چندھی کیے بات مکمل کی۔

"دیکھو میں تم دونوں کو صاف صاف بتا دوں کہ میں اکیلا کچھ نہیں کر سکتا۔ دران کی سکیورٹی بہت سخت ہے۔ مجھے بھی مکمل جانچ کے انتظامات سے گزر کر گھر میں داخل ہونے دیا جاتا ہے۔"

برھان ان کو اپنی پریشانی سے آگاہ کر رہا تھا۔ لالچ میں آ کر ان کا ساتھ دینے کی حامی تو بھر چکا تھا لیکن یہ سب اتنا آسان نہیں تھا جتنا وہ سمجھ رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"دران کے کمرے کے باہر کیمرے نصب ہیں۔پہلے پھر بھی وہ لڑکی باہر آجاتی تھی اور میں اس سے دوستی بھی بڑھا رہا تھا لیکن اب تو وہ بیمار ہے باہر آنے کا بھی کوئی چانس نہیں۔روزین اور نرس کے علاوہ کوئی کمرے میں نہیں جا سکتا ہے۔ "

برھان کی بات پر بروس نے پر سوچ انداز میں ٹھوڑی سہلائی پھر ایک دم سے صوفے کی پشت چھوڑے رازدانہ آگے ہوا۔

"اگر ہم ایسا کریں کہ کسی اور کو بھی تمھاری مدد کے لیے گھر میں داخل کر دیں؟ "

"ایسا کون ہو سکتا ہے۔دران کی اجازت کے بنا کوئی بھی گھر میں اپنا ذاتی ملازم تک نہیں رکھ سکتا۔ "

"وہ ملازم نہیں ہو گا۔ "

"تو پھر کون؟ "

برھان نے حیرت سے سوال کیا۔بروس معنی خیز میں مسکرایا۔

"تمھاری بیوی۔ "

"کیا " !

برھان اچھل کر سیدھا ہوا۔ہاروی کی حیرت بھی اس سے کم نہیں تھی۔بس ں روس تھا جو پر سکون تھا۔

"ہاں تمہاری شادی کروا دیتے ہیں۔"

Kitab Nagri Special

پر سکون لہجے میں اس حیرت پر جواب دیا اور اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہاروی کی طرف دیکھا جواب بھی شاید اس بات پر غور کر رہا تھا۔

"ویٹ۔۔۔ویٹ۔۔۔ "

برھان نے دونوں کو یوں متفق ہوتے دیکھ کر بازو اوپر اٹھائے۔

"میں ایسے اچانک کیسے کسی لڑکی کے ساتھ شادی کر لوں گا؟ دران کو شک ہو سکتا ہے۔ "

"تو درانگ نے بھی تو اچانک شادی کی ہے۔ "

بروس نے فوراً جواب دیا۔

"اس نے اپنی شادی کی بہت بڑی کہانی ڈالی ہے۔ "

برھان نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے دونوں کی طرف دیکھا جو اسے استعمال کرتے ہوئے کسی بھی حد تک جا رہے تھے۔

"اس نے کہانی ڈالی ہے تو ہم کہانی بنا دیتے ہیں۔ "

ہاروی نے پہلی بار گفتگو میں نہ صرف حصہ ڈالا بلکہ اس کی بات سے صاف ظاہر ہو گیا کہ وہ بھی بروس کے اس پلین پر متفق ہے۔ برھان نے بیچارگی سے دونوں کی طرف دیکھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"لڑکی ہم تمہیں دیں گے بس تمہیں اس سے جھوٹی شادی کرنی ہے اور جب ہماری وہ لڑکی ایک دفعہ گھر میں داخل ہوگئی تو پھر تم سب کام اس پر چھوڑ دینا۔ "

بروس نے پرجوش لہجے میں کہا۔اب ہاروی اور بروس کے چہرے چمک رہے تھے جبکہ وہ پریشانی سے ماتھے کو انگلیوں سے سہلا رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

رات کے نو بجے درانگ ولاس کی روشنیاں جل کر اسے خوبصورتی بخش رہی تھیں۔سفید وردی میں ملبوس نرس ہاتھوں میں چھوٹی سی ٹرے تھامے اس ہلکے نیلے اور سفید رنگ کے ملاپ لیے خوبصورت کمرے میں بیڈ کے کنارے پر کھڑی تھی۔بیڈ پر تکیوں کے سہارے کراؤن سے پشت ٹکائے وہ بیزاری سے اپنے سر پر کھڑی نرس کو دیکھ رہی تھی۔سفید ڈھیلی سی شرٹ, بیماری سے جو نچتا لاغر

وجود اور ملول سا چہرہ لیے وہ مسلسل سر نفی میں ہلا رہی تھی۔

ہسپتال سے درانگ ولاس میں آئے آج تیسرا دن تھا۔اس کی تمام طرد یکھ بھال کے لیے ہر وقت کمرے میں نرس موجود رہتی تھی۔ڈاکٹر روز معائنے کے لیے آتا تھا۔اب بھی نرس اسے رات کی دوا دینے کے لیے کھڑی تھی۔

"میم پلیز ایسے مت کریں۔یہ میڈیسن آپ کے لیے بہت ضروری ہے۔ "

سفید وردی میں ملبوس کھڑی وہ التجائی مگر شائستہ لہجے میں جویریہ سے دوا لینے کا اصرار کر رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

"مجھے نہیں لینی میں ٹھیک ہوں۔ "

آہستگی سے مگر بیزاری سے منع کیا۔ دوا اتنی زیادہ سخت تھی کہ وہ دن رات نیم غنودگی کی حالت میں رہتی تھی۔ جسم تو ویسے ہی نقاہت زدہ تھا ساتھ منہ کا ذائقہ بری طرح خراب ہو چکا تھا۔

"آپ ٹھیک نہیں ہیں میم آپ کو یہ میڈیسن لازمی لینی ہے۔ "

نرس بڑے مؤدب لب و لہجے میں گزارش کر رہی تھی۔ جویریہ نے بچوں کی طرح ناک چڑھائی۔ آج جا کر تو اسے کچھ ہوش آیا تھا۔ سر ہلکا پھلکا محسوس ہو رہا تھا اور اب پھر سے دوا کھا کر وہ غنودگی میں بالکل نہیں جانا چاہتی تھی۔

دران نائٹ ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس صوفے پر بیٹھا بظاہر تو ٹی وی سکرین پر نگاہیں جمائے ہوئے تھا لیکن اس کے کان اس وقت سے نرس کی آواز پر لگے تھے جو مسلسل جویریہ کی منت سماجت میں لگی تھی۔ جویریہ کے بار بار انکار پر وہ ایکدم سے ٹی وی کو بند کرتا اپنی جگہ سے اٹھا اور بیڈ کے پاس نرس کے بالکل برابر میں آ کر کھڑا ہوا۔

"سر دیکھیں میم آج بہت ضد کر رہی ہیں۔ میڈیسن نہیں لے رہی ہیں۔ "

نرس نے دران کو پاس دیکھ کر فوراً رخ اس کی طرف موڑ کر شکائتی لہجے میں جویریہ کی ضد کے بارے میں بتایا۔ دران کے پاس آتے ہی وہ جو بیزاری سے نرس کی طرف دیکھ رہی تھی فوراً بے رخی اور ناگواری سے چہرے کا رخ دوسری طرف موڑ لیا۔

"مجھے دیں میڈیسن۔"

Kitab Nagri Special

دران نے ہاتھ آگے بڑھایا۔ان تین دنوں میں وہ پہلی بار اس کی اور نرس کی گفتگو میں مداخلت کر رہا تھا۔نرس نے مسکراتے ہوئے میڈیسن والی ٹرے دران کو تھمائی۔

"آپ جائیں۔میں دیتا ہوں میڈیسن ان کو۔ "

"اوکے سر۔ "

نرس نے سر جھکا کر اثبات میں ہلایا اور ہاتھ باندھے باہر نکل گئی۔دران نے گہری سانس لے کر بے رخی سے چہرہ موڑے بیٹھی جویریہ کی طرف دیکھا۔سفید شرٹ میں ملبوس, بکھرے بالوں کو ڈھیلی چوٹی بنائے وہ چہرے پر بلا کی سختی سجائے ہوئی تھی۔

تین دن سے وہ بس چوری چوری اسے دیکھنے پر ہی اکتفا کئے ہوئے تھا۔وہ دوا کے زیر اثر زیادہ طر غنودگی میں ہی رہتی تھی۔وہ بیڈ کے پاس آتا بہت دیر کھڑا اس کے چہرے کو دیکھتا رہتا اور پھر صوفے پر چلا جاتا۔

پتا نہیں کیوں لیکن جویریہ کو دیکھنا اس کے دل کو پر سکون کرنے لگا تھا۔اس کے چہرے پر موجود معصومیت اور سچائی دران کے اندر ہلچل مچانے لگی تھی۔وہ بہت بہت مضبوط ہونے کے باوجود اس انوکھی سی مضبوط لڑکی کے آگے جھکتا چلا جا رہا تھا۔

"میڈیسن لو۔ "

بہت دھیما لہجہ تھا۔وہ بیڈ کے کنارے پر ہی اس کے سامنے بیٹھ رہا تھا۔جویریہ نے پیشانی پر بل ڈالتے ہوئے اپنے پاؤں سمیٹے۔اب اسے اس پل پل بدلتے انسان کی اس ہمدردی سے اسے کوئی سروکار نہیں تھا۔وہ مختلف نہیں

Kitab Nagri Special

بہت عجیب تھا۔ جویریہ کو لگنے لگا تھا وہ اسے سمجھ گئی ہے کہ اس کا اکیلا پن اس کی سختی کی وجہ ہے لیکن نہیں وہ پتھر تھا جس میں انسانیت نام کا کوئی احساس نہیں تھا۔ وہ مطلبی اور سنگدل ہے۔

"میرا دل نہیں چاہ رہا۔ "

چہرے کے رخ کو ہنوز ایک طرف رکھتے ہوئے بے رخی سے جواب دیا۔

"یہ دوا تمھارے دل نہیں دماغ کے لیے ہے۔ "

"کچھ نہیں ہو گا میرے دماغ کو۔ ایک وقت نہیں لوں گی تو کیا فرق پڑ جائے گا۔ "

سپاٹ مگر تلخ لہجہ تھا۔ دران نے اس کی گردن پر جھولتی گھنگرالی لٹ پر نگاہ جمائی۔ پھر سر نیچے ٹرے پر جھکایا۔

"ایک وقت کی دوا نہ لینے سے صحت ایک ہفتہ پیچھے چلی جائے گی۔ "

سر جھکائے بے انتہا اپنائیت بھرے لہجے میں جواب دیا جس میں ندامت بھی شامل تھی۔ وہ بہت شرمندہ تھا اس سے لیکن زندگی میں کبھی کسی سے معافی ہی نہیں مانگی تو سب سمجھ سے باہر تھا کہ کیا کرے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

" آپ کو میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ "

"فکر نہیں کر رہا ہوں۔ زمہ داری ہے یہ میری۔ "

جھکا سر اوپر اٹھائے اس کی طرف دیکھا۔ جویریہ کی یہ بے رخی یہ ناگواری دل میں عجیب طرح کی چبھن پیدا کر رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا وہ ناراض ہے تو کائنات کی ہر چیز، ہر انسان ناراض ہے۔ اسے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"ذمہ داری نہیں ایک ایسی نیکی جو آپ کے گلے پڑ گئی ہے۔ایک ایسا بوجھ جسے آپ اتار کر پھینکنا تو چاہتے ہیں لیکن اپنی ہی کی ہوئی جھوٹی باتوں کے پاس نے روک رکھا ہے آپکو۔ "

ایک جھٹکے سے چہرہ سیدھا کیے وہ دران کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دانت پیس پیس کر طنز کر رہی تھی۔اچانک اتنا اونچا بولنے پر سر میں شدید درد کی لہر اٹھی۔

"آہ۔ہ۔ہ "

بے اختیار وہ دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام گئی۔دران جو اس کے یوں بولنے پر یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔اس کے یوں سر تھامنے پر پریشانی سے آگے ہوا۔

"زیادہ بولو مت یہ میڈیسن لو۔ "

جلدی سے ٹرے آگے کی۔جویرہ نے ناگواری سے اس کے ٹرے سمیت بڑھے ہاتھ کو اپنے ہاتھ سے دور کیا۔ دران نے لب بھینچے اس کی طرف دیکھا۔جو سپاٹ چہرے کے ساتھ اب بھی اس کی آنکھوں میں جھانک رہی تھی۔

"دیکھو اگر خود سے میڈیسن نہیں لو گی تو زبردستی کروں گا۔ "

دران کی بات پر وہ پیشانی کے بل گہرے کیے چہرے کے رخ کو دوسری طرف موڑ گئی۔

"ٹھیک ہے تو تم ایسے نہیں ماننے والی۔ "

Kitab Nagri Special

دران نے ایک دم ٹرے کو بیڈ کے اطراف میں لگے میز پر رکھا اور کھڑا ہوا۔وہ جو اس کی بات پر بے نیازی دکھائے رخ موڑ کر بیٹھی تھی سراسیمگی سے گردن گھمائی۔

دران نے جھک کر تکیے کے پاس پڑے اس کے سکارف کو اٹھایا۔سرخ سکارف کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر لمبائی رخ سیدھا کیا اور پھر اس پر جھکا۔

"یہ۔۔۔یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔ "

وہ حیرت سے اسے خود پر جھکتا دیکھ کر پیچھے ہوئی۔دران اس کی بات کا جواب دیے بنا اب اس کے دونوں بازو پیچھے کمر کی طرف موڑ رہا تھا۔وہ جھنجلا کر بازوؤں کو اس کے ہاتھوں کی گرفت سے چھڑوانے لگی۔

"چھوڑیں مجھے۔کیا کر رہے ہیں۔ "

بازؤں کو جھٹکے دیتے ہوئے غصے اور رعب سے کہا جبکہ وہ کسی ربورٹ کی مانند اپنے مضبوط ہاتھوں کی گرفت میں اس کی کلائیاں تھامے اب ان کو سکارف سے باندھ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ کیا بد تمیزی ہے میں غلام نہیں آپکی۔ "

بازو اتنی سختی سے بندھ گئے تھے کہ اب ہل نہیں رہے تھے۔

"چپ بالکل چپ۔ "

پھر سے اس کے سامنے بیٹھ کر لبوں پر انگلی رکھے غصے سے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

Kitab Nagri Special

"کھولیں مجھے فوراً۔ آپ یہ سب کرنے کا حق نہیں رکھتے ہیں۔ "

"میڈیسن کھائے بنا نہیں کھلے گا۔ "

پر سکون لہجے میں کہا اور ادویات کی ٹرے کو پھر سے اٹھایا۔ جویریہ نے غصے سے تلملاتے چہرے کے ساتھ گھور کر دیکھا۔

"مجھے نہیں کھانی میڈیسن میں ٹھیک ہو جاؤں گی ایسے ہی۔ آپ کو بلاوجہ طرم خان بننے کی ضرورت نہیں۔ "

"دیکھو شرافت سے منہ کھولو ورنہ میں اس میں بھی زبردستی کر سکتا ہوں۔ "

دران نے اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے میڈیسن ہاتھ میں پکڑ کر اس کی طرف بڑھائی۔ جویریہ کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو تیر گئے۔ عنایت بھی جفاکاری میں کر رہا تھا۔ کتنا پتھر دل تھا۔

ناگواری سے ایک نظر اس کے بڑھے ہاتھ کو دیکھا اور پھر بے بسی سے منہ کھول دیا۔ دران نے میڈیسن اس کے منہ میں رکھی اور پھر پانی کے گلاس کو میز پر سے اٹھا کر اس کے منہ سے لگایا۔ وہ ناگواری سے آنکھیں بند کیے دوا کو حلق سے نیچے اتار رہی تھی۔ اسی طرح باری دونوں میڈیسن کھلانے کے بعد گلاس کو میز پر رکھ کر سیدھا ہوا۔

"گڈ۔۔ "

پچکارنے جیسا انداز تھا جیسے وہ کوئی بچی تھی جسے زبردستی دوا کھلانے میں وہ کامیاب ہوا تھا۔

"اب کھولیں مجھے۔ "

Kitab Nagri Special

جویریہ نے دانت پیستے ہوئے اپنے بندھے بازؤں کو جھٹکا دیا۔ وہ جو اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو دیکھ رہا تھا کھڑے ہونے کے بجائے بیڈ پر کھسک کر آگے ہوا۔ اس کے دونوں اطراف سے اپنے بازو گھما کر ہاتھوں کو سکارف سے بندھی گانٹھ پر رکھ دیا۔

یہ بے ساختہ حرکت دران کو ہی بھاری پڑی۔ قربت نے وجود میں بجلی دوڑا دی۔ دل کی رفتار ایک سو اسی کی رفتار سے دوڑنے لگی۔ سکارف کی گانٹھ کھولتے اس کے ہاتھ لمحہ بھر کے لیے دل کی کیفیت پر تھم گئے۔ اس کے ساتھ یہ سب زندگی میں پہلی بار ہو رہا تھا۔ یہ نہیں تھا کہ وہ اس کے قریب پہلی بار آیا تھا لیکن آج کچھ الگ تھا۔

بمشکل اس کی کلائیوں پر بندھے سکارف کو کھول کر وہ ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا اور پھر بنا پیچھے دیکھے۔ تیز تیز ڈگ بھرتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

غمزہ نہیں ہوتا کہ اشارا نہیں ہوتا

آنکھ ان سے جو ملتی ہے تو کیا کیا نہیں ہوتا

جلوہ نہ ہو معنی کا تو صورت کا اثر کیا

بلبل گل تصویر کا شیدا نہیں ہوتا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

اللہ بچائے مرض عشق سے دل کو

سنتے ہیں کہ یہ عارضہ اچھا نہیں ہوتا

تشبیہ ترے چہرے کو کیا دوں گل تر سے

ہوتا ہے شگفتہ مگر اتنا نہیں ہوتا

میں نزع میں ہوں آئیں تو احسان ہے ان کا

لیکن یہ سمجھ لیں کہ تماشا نہیں ہوتا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام

وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

Kitab Nagri Special

جویریہ نے آہستگی سے سر کو بیڈ کراؤن سے جوڑا۔ گال نم تھے لیکن دل میں درد تھا۔ یہ درد کے ہی لائق تھا۔ پتھر سے محبت کر بیٹھنے والے دل ایسے ہی درد کے لائق ہوا کرتے ہیں۔ بے دردی سے گال کے دونوں اطراف کو صاف کیا۔ دوا اپنا اثر دکھانے لگی تھی۔ سر پھر سے بھاری ہو رہا تھا۔ کمفرٹر خود پر اوڑھتی وہ لیٹی تو وجود سے اٹھتی دراں کی خوشبو تھپکی دینے لگی۔

کمرے سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ سیدھا لان میں پہنچا تھا۔ دل اب بھی اس کے نرم حصار کو محسوس کرتے ہوئے دھڑک رہا تھا۔ لان کے وسط میں آکر سوئمنگ پول کے پاس سر کو آسمان کی طرف اٹھائے گہری سانس لی۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو بالوں میں پھنسایا۔

"کیا ہو رہا ہے مجھے۔ "

لان میں جلتی روشنیاں سوئمنگ پول میں اس کا عکس بنا رہی تھیں۔ وہ اپنے عکس کو حیرت سے دیکھ رہا تھا۔ پھر ایکدم بازو نیچے کیے اور تیزی سے ٹراؤزر کے جیب پر ہاتھ مارا ایسا لگ رہا تھا اگر ابھی سگریٹ نہیں پی تو دماغ میں ہوتی سائیں سائیں اور زور زور بجتی دھڑکن کی آواز جان لے لے گی۔ سگریٹ جیب میں نہیں تھی۔ وہ تو کمرے میں تھی۔

بے چینی سے ہاتھ کے اشارے سے کچھ دور کھڑے گارڈ کو اپنی طرف بلایا۔ گارڈ تقریباً بھاگتا ہوا پاس آیا۔

"سگریٹ ہے؟ "

"سر "!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

پھولی سانس کے ساتھ وہ حیرت سے دران کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"ہاں سگریٹ ہے تو دو۔ "

اس کی حیرت پر جھنجلا کر کہا۔

"سر ہے تو مگر وہ یہ آپ پی لیں گے کیا؟ "

گاڈ نے حیرت سے اپنی جیب سے سگریٹ نکال کر دران کی طرف بڑھائی۔ دران نے بنا کوئی جواب دیے اس کے ہاتھ سے سگریٹ لیا۔

"لائٹر؟ "

بھنویں اچکائے حیران کھڑے گاڈ کی طرف دیکھا۔ گاڈ نے سرعت سے لائٹر جیب سے نکالا اور جلا کر دران کی سگریٹ کی طرف بڑھایا جو وہ لبوں میں دبا چکا تھا۔ سگریٹ جلتے ہی ہاتھ کے اشارے سے گارڈ کو جانے کے لیے کہا۔ اتنے عرصے بعد سگریٹ کا ٹیسٹ بدلنا عجیب تھا لیکن اس سے زیادہ مشکل کمرے میں جانا لگ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فضا میں گھلتا دھواں اور دل میں بڑھتی الجھن اسے بے کل کر رہی تھی۔ جواب ایک ہی تھا۔ کمرے میں موجود وہ لڑکی عام سے خاص ہو چکی تھی۔

☆☆☆☆☆

رات کے دس بجے۔ گاڑی سے باہر دونوں اطراف پر موجود سرسبز کھیت تیزی سے پیچھے چھوٹ رہے تھے اور گاڑی سیاہ شفاف سڑک پر متوازن رفتار میں چل رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

"مجھے شک ہے تم پر۔ "

جیسکانے گردن موڑ کر کارڈرائیو کرتے انل کی طرف دیکھا۔کافی پینے کے بعد وہ اسے آج پھر گھر تک چھوڑنے جارہا تھا

"کیسا شک؟ "

انل نے سامنے شیشے سے نگاہ ہٹائے ایک نظر جیسیکا پر ڈالی۔وہ بھنویں سکیڑے بیٹھی تھی۔کچھ دور پہلے تک وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبی تھی اب اچانک پہلو بدل کر اس کی طرف مڑی تھی۔

"تم مجھے پہلے سے جانتے ہو۔مطلب اس دن کافی شاپ پر ہماری پہلی اور اچانک ملاقات نہیں تھی۔ "

" ہیں اس کو کیسے پتا چلا؟"انل نے بمشکل اپنی سٹپٹاتی کیفیت کو سنبھالا۔ مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔"دماغ بھی کیا دران جیسا ہے اس کا؟ "

"ہیں ایسا لگا تمہیں۔مجھے بھی ایسا لگتا ہے کہ میں جنم جنم سے تمہیں جانتا ہوں۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"او۔۔۔جسٹ شٹ اپ۔ "

جیسیکا نہ نخوت سے ناک چڑھائی۔انل کا قہقہ گاڑی میں گونج گیا۔

"تم نے اس دن کافی شاپ میں میرا نام لیا تھا۔حالانکہ تم مجھے نہیں جانتے تھے پھر تمہیں میرے نام کا پہلے سے کیسے پتا تھا۔ "

Kitab Nagri Special

اوہ اچھا تو مس شرلی صاحبہ تب سے یہ سوچ رہی تھیں۔ واہ واہ کیا یاداشت ہے ان کی۔

"میں نے نام لیا تھا تمھارا۔ کب کیسے ؟"

مصنوعی حیرت کا اظہار کیا۔ جبکہ ذہن زور زور سے جھانپڑ رسید کر رہا تھا اپنی ازلی بیوقوفی پر۔

"تم نے کہا۔ جیسیکا اس لڑکے نے تمھاری ڈرنک میں کچھ ملایا ہے۔"

وہ پر تجسس لہجے میں اس کے چہرے کے بدلتے رنگ کو جانچ رہی تھی۔ اسے انل کی حرکات اس دن سے ہی مشکوک لگ رہی تھیں اور پھر اس دن اس کا پورا نام لینا۔ اس وقت تو نک کے رویے کو لے کر الجھی ہوئی تھی اس لیے اس بات کو بھول گئی تھی لیکن آج پھر یاد آجانے پر ماتھا ٹھنکا۔

"ہاں تو اس سے پہلے تمھارا وہ نک تمھارا نام لے چکا تھا۔ تو میں نے بھی لے دیا اس میں ایسا کیا؟ "

لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے کندھے اچکائے۔ اسے جھوٹ بولنے سے سخت نفرت تھی لیکن دراں کی محبت اس سے ہر الٹا کام کرواتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نک۔۔۔" !

جیسیکا نہ حیرت سے بھنویں اچکائیں انداز ایسا تھا جیسے اس کا جھوٹ پکڑ چکی ہو۔

"ہاں نک نے تمھارا نام لیا میں نے بھی فوراً از بر کر لیا۔ خوبصورت لڑکیوں کے نام جلدی یاد ہو جاتے ہیں مجھے ۔"

Kitab Nagri Special

"نک مجھے جسی کہتا ہے۔ "

ناک چڑھا کر معلومات میں اضافہ کیا۔

"ہاں لیکن اس دن گھبراہٹ میں اس نے جیسیکا کا کہا تھا۔ "

برجستہ جواب دیا۔ تھوک نگلا۔

"اچھا مجھے تو یاد نہیں۔ "

"مجھے یاد ہے۔ دراصل میں بہت ذہین ہوں۔ "

بتیسی نکالے اپنی تعریف کی۔ جیسیکا نے منہ بسور کر رخ سیدھا کیا۔

"چلیں کوئی خوبی تو ہے آپ میں۔ "

"بہت خوبیاں ہیں۔ ملتی رہیں گی تو دھیرے دھیرے سب پتا چلیں گی۔"

معنی خیز انداز میں آنکھ کا کونا دبا کر کہا۔ اسکی اس حرکت پر جیسیکا تو جیسے بھڑک اٹھی۔

"گاڑی روکو۔ "

سختی سے کہا۔

"کیا ہوا؟"

Kitab Nagri Special

سٹپٹاکراس کے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھا۔

"میں نے کہا گاڑی روکو۔ "

"ارے بھئی ہوا کیا ہے؟ "

ڈرتے ہوئے حیرت سے پوچھا وہ تو خونخوار چڑیلوں کی طرح گھور رہی تھی۔

"لڑکے سب کے سب ایک جیسے ہوتے ہیں۔ نک سے بچا کر اب اپنے جال میں پھنسا رہے ہو؟ "

"دیکھو غلط سمجھ رہی ہو تم۔ مجھے اس گھٹیا نک سے مت ملاؤ۔ "

"سب سمجھتی ہوں میں گاڑی روکو فوراً "

جیسیکا نے سختی سے ڈیش بورڈ پر ہاتھ مارا۔

"نہیں یہاں بہت سنسان ہے میں گھر پر ہی اتاروں گا۔ "

جیسیکا کے اچانک غصے کو دیکھ کر ایک لمحے کے لیے وہ گڑبڑا گیا پھر فوراً سنبھل کر انکار کیا۔ وہ دانت پیستے ہوئے سیدھی ہوئی اور سینے پر ہاتھ باندھے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔

"دران تیرے چکر میں عزت کا فالودہ بن رہا ہے۔" دانت پیستے ہوئے سوچا۔ اور سر جھٹک کر گاڑی کی رفتار بڑھا دی۔

☆☆☆☆

Kitab Nagri Special

روز کے معمول کے مطابق کانوں میں پڑتی تلاوت کی آواز پر اس نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں۔وہی پلنگ وہی درودیوار جسے وہ مسلسل پچھلے پانچ دنوں سے ہر صبح آنکھ کھلنے پر دیکھتا تھا۔اسے لاہور میں اور اس گھر میں آج پانچواں دن تھا۔

سر کی چوٹ جلدی ٹھیک ہوگئی تھی لیکن ٹانگ کی چوٹ میں تکلیف زیادہ تھی۔بڑے میاں جن کا نام احمد بیگ تھا وہ نہایت پر خلوص, شائستہ مزاج اور نیک انسان تھے۔جن کی شفقت نے پانچ دن کے اندر ہی دران کی سوچ بدل کر رکھ دی تھی۔وہ جو بچپن سے مولوی طبقے سے متنفر تھا احمد صاحب کی شخصیت نے اس کی نفرت کو محبت میں بدل دیا تھا۔

ہر جگہ ہر شعبے اے تعلق رکھنے والے لوگ اچھے اور برے ہوتے ہیں لیکن بعض اوقات وہ شعبہ اتنا حساس ہوتا ہے کہ اس میں موجود برے لوگ چند ذہنوں پر غلط چھاپ چھوڑ دیتا ہے۔ایسا ہی کچھ اس کے ساتھ ہوا تھا۔

بڑے میاں روز صبح چھ بجے سے سات بجے تک برآمدے میں بیٹھ کر تلاوت کرتے تھے۔اور اس کی آنکھ پہلی آیات پر ہی کھل جاتی تھی۔ہر بار کی طرح جسم کے رونگٹے کھڑے ہونے لگتے اور دل کو ایک انجانہ سا سکون ملنے لگتا۔

وہ آہستگی سے پلنگ پر اٹھ بیٹھا۔کمبل ہٹا کر زخمی ٹانگ باہر نکالی زخم بہت حد تک سوکھ چکا تھا۔پلنگ کے نیچے پڑی چپل کو پاؤں میں پھنسا کر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا کمرے کے دروازے تک آیا۔

احمد صاحب جو محو تلاوت تھے کسی کے پاس آکر کھڑے ہونے کے احساس سے آیات کے اختتام پر موندیں پلکیں کھولیں۔دران دروازے کے پٹ پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا۔

Kitab Nagri Special

"ارے واہ واہ ماشااللہ۔ادھر آؤ۔"

دران کو یوں آج باہر دیکھ کر وہ پر جوش ہوئے۔بشاشت سے مسکراتے سامنے لگی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

"درد کیسی ہے؟"

"جی کافی بہتر۔"

دران نے سنجیدگی سے جواب دیا اور کرسی پر براجمان ہوا۔وہ خوشی سے چمکتی آنکھوں کے ساتھ اسے دیکھ رہے تھے۔

"بہت خوب,بہت خوب چلو چائے بناتا ہوں تمھارے لیے۔"

کرسی کے بازؤں پر وزن دیے اپنی جگہ سے اٹھے۔دران نے سرعت سے بازو تانے روکا۔

"نہ نہیں۔"

احمد صاحب نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا وہ کچھ کہنا چاہ رہا تھا لیکن کچھ جھجک تھی شاید۔وہ خاموش رہے کیونکہ دران کے منہ سے خود سننا چاہتے تھے۔

"میرا مطلب ہے آپ پہلے تلاوت مکمل کریں۔"

دران نے آہستگی سے کہا۔وہ مسکرائے اور چمکتی آنکھوں کے ساتھ کرسی پر پھر سے بیٹھ گئے۔

"مجھے سننی ہے تلاوت۔آپ کی آواز بہت خوبصورت ہے۔"

Kitab Nagri Special

دران نے بات مکمل کی اور جھکا سر اٹھا کر ان کی آنکھوں میں دیکھا۔ پر نور سا چہرہ اور دل کو طمانیت بخشتی مسکراہٹ وہ بہت پر وقار شخصیت کے مالک تھے۔

"ارے نہیں بیٹا میری آواز کا کوئی کمال نہیں ہے۔ اللہ کا کلام خوبصورت ہے۔ اسے کوئی بھی دل سے ادا کرے ایسا ہی لگے گا کہ اس کی آواز خوبصورت ہے۔ "

"نہیں۔ میں نے آج سے پہلے اتنی سحر انگیز تلاوت نہیں سنی۔ "

دران نے نگاہیں ان کی آنکھوں میں گاڑتے ہوئے وثوق سے تعریف کی۔ وہ خاموشی سے دران کو گہری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ کچھ لمحے کی خاموشی کے بعد ان کی آواز گونجی۔

"سیکھنا چاہتے ہو؟ "

بہت گہری مسکراہٹ تھی۔ دران اپنی جگہ پر ساکن ہو چکا تھا۔ وہ سوال پوچھ رہے تھے اور اس کے ذہن میں کتنی ہی آوازوں کی بازگشت ذہن میں گونجنے لگی۔ وہ منتظر نگاہیں جمائے بیٹھے تھے۔ دران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

☆☆☆☆

دن کو الوداع کہتی ایک اور شام بیورلی ہلز میں سایے پھیلا رہی تھی۔ پہاڑوں کی اوٹ میں چھپ کر غروب ہونے سے پہلے نارنجی سورج اپنی ترچھی کرنوں سے آس پاس کے آسمان کو رنگ رہا تھا۔ ڈرانگ ولا س کے اس کمرے کی یہ دیوار جو شیشے کی بنی تھی سفید برآمدے اور نیلے پانی والے سوئمنگ پول سے آگے اس سارے منظر کو واضح کرتی ہوئی کسی سنہری کا منظر پیش کر رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

کمرے کے وسط میں لگے بیڈ پر وہ گھٹنوں سے ذرا اوپر تک ہلکے نیلے رنگ کے کمفرٹر کو اوڑھے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ہوئے تھی۔ گود میں دھری کتاب پر نظریں جھکی تھیں۔ دونوں اطراف کے گال کی ابھری ہڈیاں اور چہرے کی پیلاہٹ بیماری کے بعد کی کمزوری کی عکاس تھی۔ آنکھیں کھولتی تو یوں لگتا چہرے پر اب یہ بڑی بڑی آنکھیں ہیں صرف۔

یہ سیاہ گاؤن نما فراک تھا جس پر سرخ پھول بنے تھے جس کے اوپر وہ سرخ شال کو بڑے سلیقے سے کندھوں پر ڈال کر لپیٹے ہوئے تھی۔ طبیعت کو سنبھلے دو دن ہو چکے تھے۔ ایک ہفتے اور تین دن کے بعد اس کے بہت اصرار پر نرس کو رخصت کر دیا گیا تھا جبکہ ڈاکٹر ابھی بھی معائنے کے لیے آتا تھا۔

دوا کی مقدار اب کم ہو گئی تھی جس کے باعث سر کا بھاری پن بھی کم ہو گیا تھا۔ طبیعت بہتر ہوتے ہی وہ نماز اور قرآن کی پابندی کرنے لگی تھی جس سے دل پر موجود بھاری پن بھی بہت حد تک کم ہو گیا۔ اللہ نے اسے نئی زندگی دی تھی اور وہ اللہ کی اس بخشی ہوئی نعمت کا شکر ادا کرنے میں دیر نہیں کرنا چاہتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اب بھی عصر کی نماز کے بعد سے اب تک وہ بڑے انہماک سے کتاب پڑھنے میں مصروف تھی۔ اچانک بیرونی دروازہ کھلنے کی آواز پر سر اوپر اٹھایا۔ دران کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔ ایک سرسری نگاہ ڈال کر پھر سے سر کتاب پر جھکا دیا۔ پچھلے ایک ہفتے سے دونوں کے درمیان اسی خاموشی کا راج تھا۔

گہری میرون لیدر جیکٹ کی نیچے سفید ٹی شرٹ اور نیلی جینز پہنے وہ آج معمول کے برخلاف تازہ دم لگ رہا تھا۔ اس کی وجہ شاید آج شوٹنگ سے جلدی پیک اپ کر جانا تھا۔ دوپہر کو پیک اپ کے بعد وہ انل کے ساتھ شاپنگ کے لیے نکل گیا تھا۔

Kitab Nagri Special

ہاتھ میں پکڑے پیکٹ کو دوسرے ہاتھ میں منتقل کرتے ہوئے وہ ڈریسنگ روم کے بجائے بیڈ کی طرف بڑھ رہا تھا ۔چند سکینڈ کے بعد ہی وہ جویریہ کے سر پر کھڑا تھا جو معمول کے مطابق اس کے وجود سے بے اعتنائی برتے کتاب میں محو تھی۔

دران نے کچھ دور رکھی کرسی کو پاس کیا اور بیٹھ گیا۔ وہ اب خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ دران کی خود پر پڑتی مسلسل نگاہ کی وجہ سے وہ زیادہ دیر کے لیے لاپرواہی نہیں برت سکی۔ الجھ کر سپاٹ چہرہ اٹھا کر اس کی طرف دیکھا ۔انداز ایسا تھا جیسے پوچھ رہی ہو۔ جی کہیے کیا کہنا ہے۔ وہ تو جیسے اس کے متوجہ ہونے کے انتظار میں تھا۔

"کیسی طبیعت ہے ؟ "

متوازن لہجے اور بے تکلفی سے پوچھا۔ میرون جیکٹ میں کھلتا چہرہ اور بھورے بالوں کی ایک طرفہ مانگ نکالے سورج کی کرنیوں کے مخالف بیٹھا وہ اس حسین شام کا حصہ لگ رہا تھا۔

"اچھی ہوں۔ "

سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔ وہی بے رخی, وہی روکھا پن۔

"یہ موبائل لایا تھا میں۔ "

پیکٹ جویریہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ بڑا اپنائیت بھرا لہجہ تھا۔

"مجھے ضرورت نہیں اس کی۔ "

Kitab Nagri Special

"تمہیں نہ ہو لیکن میرے لیے ضروری ہے کہ یہ تمھارے پاس ہو۔ میں نے اس میں اپنے اور انل کے دونوں نمبر سیو کیے ہیں۔ "

واہ کیا احسان کیا تھا جناب نے۔ جویریہ نے بنا کچھ کہے پیکٹ تھام کر میز پر رکھ دیا اور بے رخی سے پھر کتاب پر نگاہیں جما دیں۔ دران ابھی بھی وہیں براجمان تھا۔

گو کہ دران کا بدلہ رویہ اس سے مخفی نہیں تھا لیکن اسے اس کی ترس کھاتی نگاہوں سے بے چینی ہو رہی تھی۔

مانا وہ اس کے رحم و کرم پر تھی لیکن وہ کمزور نہیں تھی۔ اگر وہ موت کے منہ سے واپس آسکتی تھی تو اتنی مضبوط بھی تھی کہ سامنے بیٹھے اس شخص سے دیوانہ وار محبت کو اپنے اندر ہی دفن کر سکتی تھی۔

وہ جانتی تھی دران ملک نے ہمیشہ اپنے ارد گرد اس جیسی اور اس سے بھی کہیں زیادہ حسین لڑکیوں کو منڈلاتے آہیں بھرتے اور سب قربان کرتے دیکھا ہے مگر اس کو محبت دران کی صورت اور دولت سے تو نہیں تھی۔ اس کی محبت اس کے گرد منڈلانے والی لڑکیوں جیسی نہیں تھی۔

وہ تو محبت میں معرفت کے اس مقام پر تھی جس کو شاید دنیا والے عشق کا نام دیتے تھے۔ عشق میں عاشق کو محبوب سے واپسی محبت یا چاہت مطلوب نہیں ہوتی۔

وہ تو تب بھی دران سے محبت کرتی تھی جب اسے یہ تک نہیں معلوم تھا کہ وہ اس دنیا میں ہے بھی یا نہیں تو اب اس کے نکاح میں ہو کر وہ کیسے اس پتھر کے صنم کو دل سے نکال سکتی تھی لیکن اسے اب زندگی میں کسی محبت کے آگے کمزور نہیں پڑنا تھا۔

Kitab Nagri Special

ماں باپ کی محبت میں ایک دفعہ کمزور ہو کر اس نے اللہ کو بھلایا تھا لیکن اب دران کی محبت میں کمزور پڑ کر وہ اپنی خداری اور مان کو نہیں گنوانا چاہتی تھی۔

وہ مان جو ہر مسلمان کو خود پر ہونا چاہیے کہ دنیا کی ہر محبت فانی ہے۔

ہر چیز ہر وجود فانی ہے جو دائم ہے وہ اللہ ہے اور محبت دائم سے کرو تو پچھتانا نہیں پڑتا۔اسے بھی بے شک دران سے بہت محبت تھی لیکن اللہ کی محبت کے آگے وہ اس جیسی ہزاروں محبتوں کو چھپا سکتی تھی۔وہ سوچوں کے بھنور میں اُلجھی اس کی نگاہوں کو خود پر مرکوز محسوس کر رہی تھی۔

دران کرسی پر بیٹھا مضطرب حالت میں پیشانی سہلا رہا تھا۔اسے اپنے دل سے اس بے ایمانی اور دغا کی ہر گز توقع نہیں تھی کہ وہ چند دن میں ہی کسی لڑکی کی محبت میں گرفتار ہو جائے گا۔

وہ اسے اچھی لگنے لگی تھی۔ نہیں بلکہ بے تحاشہ اچھی لگنے لگی تھی۔ کل تک جو دل چاہتا تھا وہ خاموش رہے آج وہی دل چاہتا تھا وہ اس سے باتیں کرے۔اس کی مدھر آواز سننے کو کان ترس گئے تھے اور وہ تھی کہ ایک ہفتے سے اس سے بات کرنا تو دور اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کر رہی تھی۔

دران ملک نے آج سے پہلے اپنے آپ کو اور اپنے دماغ کو اتنا بے بس نہیں پایا تھا۔وہ اس لڑکی کی سوچ تک کبھی نہیں پہنچ پاتا تھا اور اب تو شدت سے دل چاہتا کہ وہ جان سکے کہ جویریہ اس کے بارے میں کیا سوچتی ہے۔

وہ زندگی میں پہلی بار ذہنی اور دلی طور پر کسی انسان کی محبت میں اس بری طرح گرفتار ہوا تھا لیکن ازلی انا اور خود کی ناقابل برداشت عادتیں آڑے آ رہی تھیں۔

Kitab Nagri Special

وہ بہت الجھا ہوا انسان تھا۔اپنی شناخت اپنی کھوج میں بھٹکا ہوا جسے خود کے غصے پر قابو نہیں رہتا تھا۔اس سے جڑا ہر رشتہ ہمیشہ اس سے دور ہو جاتا تھا۔

وہ جس نے آج تک کسی سے معافی نہیں مانگی تھی وہ اس سے اپنے کیے کی معافی مانگنا چاہتا تھا لیکن الفاظ تھے کے زبان تک آکر ساتھ چھوڑ رہے تھے۔

"جویریہ۔۔۔ "

اپنی سوچوں سے جھگڑتے بے ساختہ وہ اس کا نام پکار گیا۔جویریہ نے کتاب پر جھکا سر اوپر اٹھایا۔وہ شاید کچھ کہنا چاہ رہا تھا۔

"وہ۔۔۔اس دن میں نے کچھ بھی جان بوجھ کر نہیں کیا تھا۔لاک عادتاً دو دفعہ گھما دیا اور میرا ارادہ اتنی دیر باہر رہنے کا نہیں تھا۔ "

یہ دوران ملک ہی تھا۔شائستہ نادم لہجہ وہ اب دونوں ہاتھوں کو آپس میں ملائے کہنیوں کو گھٹنوں پر ٹکائے اپنی صفائی دے رہا تھا۔

"آپ کو صفائی دینے کی ضرورت نہیں۔ غلطی میری ہی تھی۔آپ نے پہلے دن سے ہی کہہ دیا تھا میں بلا ضرورت آپ سے بات نہ کروں لیکن میں باز نہیں آئی تو اس کی سزا تھی اب آئندہ سے خیال۔۔۔ "

"نہیں میری غلطی تھی۔میں بہت غصہ کر گیا تھا۔دراصل مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔سوری۔ "

جویریہ کی بات فوراً کاٹ کر وہ تیزی سے اپنی بات مکمل کر گیا۔ایک گہری نگاہ اس کے چہرے پر ڈالی۔

Kitab Nagri Special

پر سکون چہرہ, وہ چہرہ جواب اسے دنیا کا سب سے حسین چہرہ لگنے لگا تھا۔ وہ گھر میں ہوتا یا شوٹنگ میں ہر پل وہ اسکی نظروں کے آگے گھومتا رہتا تھا۔

"اٹس اوکے۔ "

وہ سپاٹ لہجے میں مختصر جواب دینے کے بعد بے نیازی سے نگاہیں کتاب پر جھکا چکی تھی۔ اس کا یوں فوراً معاف کر دینا دران کو بری طرح بے چین کر گیا۔ کم از کم وہ اسے اس بات پر کھری کھری سنا سکتی تھی لیکن اس نے تو دو لفظوں میں ہی بات ختم کر دی۔

"تھنکیو۔ "

دران نے لب بھینچے آہستگی سے کہا اور پھر اٹھ کر ڈریسنگ روم کی طرف قدم بڑھا دیے جبکہ وہ اب اس کی پشت کو گھور رہی تھی۔

☆☆☆☆☆

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

صبح کے گیارہ بجے ناشتے کے فوراً بعد درانگ ولاس کے سٹنگ روم میں اس وقت تین نفوس موجود تھے۔ روبی, اسفند ملک اور برھان۔

برھان ان دونوں کو ناشتے کے بعد یہاں سٹنگ روم میں کوئی خاص بات کرنے کے لیے لایا تھا اور پھر اس نے جو خاص بات کی وہ باقی دونوں نفوس کے سروں پر بمب کی صورت پھٹی۔

Kitab Nagri Special

روبی ایک دم صوفے پر سے اٹھی۔ وہ ایک سال سے چھپ کر کسی مارلین نامی ماڈل کو ڈیٹ کر رہا تھا اور اب اس سے شادی کرنے کی نہ صرف خواہش ظاہر کر رہا تھا بلکہ بتا رہا تھا کہ وہ شادی کرنے جا رہا ہے۔

"تمھارا دماغ ٹھیک ہے کیا؟ پتا بھی ہے کہ کہہ کیا رہے ہو؟ "

"اب ایسی بھی کیا انوکھی بات کر دی میں نے؟"

برھان نے کندھے اچکائے۔ روبی تلملا کر اس تک پہنچی اور غصے سے گھورتی ہوئی اس کے سامنے کھڑی ہوئی۔

"انوکھی!" بھنویں استہزائیہ اکٹھی کیں۔

"تمہیں شرم نہیں آئی یہ بات کرتے ہوئے جبکہ تم جانتے ہو سبرینا تمہارے ساتھ منسوب ہے۔ بلکہ ہم تو تم دونوں کی شادی کے لیے اس کے ایگزیم ختم ہونے کا انتظار کر رہے ہیں اور تم ہمیں یہاں کھڑے ہو کر اپنی عاشقی کے قصے سنا رہے ہو۔ "

"مما۔۔۔ مما۔۔۔ کول ڈاون میں نے کب کہا کہ میں سبرینا سے شادی نہیں کروں گا میں اس سے بھی شادی کروں گا۔ لیکن یہ شادی میرے کیریر کے لیے بہت ضروری ہے۔ مارلین کی وجہ سے مجھے ایک بہت بڑی فلم مل رہی ہے۔ "

بڑے اعتماد سے وہ ایک کے بعد دوسرا جھوٹ بول رہا تھا۔ سبرینا اس کی بچپن کی محبت تھی جسے وہ کسی صورت نہیں چھوڑ سکتا تھا لیکن وہ ابھی اس شادی کی اصلی حقیقت سے کسی کو آگاہ نہیں کر سکتا تھا۔

"دوسری شادی۔ برھان سبرینا تمھاری پسند تھی۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

" تھی نہیں اب بھی ہے لیکن میرا تعلق شوبز سے ہے مجھے اپنے کیریر کو بھی دیکھنا ہے۔مارلین ایک بہت مشہور ماڈل ہے اور آنے والے دنوں میں ایک کامیاب فلم سٹار ہو گی۔ میں اگر اس کے ساتھ خبروں میں اِن ہو گیا تو سمجھو راتوں رات شہرت میرے قدموں میں ہو گی۔ "

وہ پر جوش لہجے میں ہاروی اور بروس کی تیار کردہ کہانی دہرا رہا تھا۔

"بکواس بند کرو اپنی۔ تم سمجھتے کیا ہو خود کو۔اور کونسی فلم ؟ "

اسفند ملک جو اس وقت سے ضبط کے عالم میں کھڑے تھے غصے سے روبی کے برابر آ کھڑے ہوئے۔

"تم آجکل ہو کن ایکٹیویٹز میں۔ مجھ سے بنا پوچھے اپنا پی اے بدل لیا۔ سیریز کی شوٹنگ پر وہ نہیں جا رہے اور اب یہ ماڈل ؟ کل تک تو ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ ہو کیا گیا ہے تمہیں ؟ "

"میں اب ٹی وی ایکٹر بن کر نہیں رہنا چاہتا بابا۔ میں نے ایک فلم سائن کی ہے اور آپ دران کو تو کچھ نہیں کہتے۔ اس نے بھی تو یوں اچانک شادی کی اپنی مرضی سے۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

گردن اکڑا کر نخوت سے منہ پھیرتے ہوئے کہا۔اب کی بار اسفند ملک کی پیشانی پر حیرت کے شکن نمودار ہوئے ۔روبی کا تو منہ کھل گیا تھا۔

"دران ہمارا بیٹا نہیں ہے سمجھے۔اس پر ہم کوئی حق نہیں جتا سکتے لیکن تم ہماری اولاد ہو اور یہ فلم ؟ "

فلم کی بات پر اسفند ملک کی حیرت اب بھی قائم تھی۔

Kitab Nagri Special

"ہاں فلم اور خبر دار اگر آپ دونوں میں سے کسی نے یہ بات دران کو پتا چلنے دی وہ تو ویسے ہی مجھے آگے بڑھتا نہں دیکھ سکتا۔ "

ان دونوں کی حیرت پر کوٹ کو ایک جھٹکا دیتا ہوئے کہا۔ روبی نے دانت پیسے اور ناک غصے سے بھینچی۔

"فلم کرو جو بھی کرو۔ لیکن شادی تمھاری صرف سبرینا سے ہی ہو گی۔ "

"میں شادی مارلین سے ہی کروں گا آپ کو جو کرنا ہے کریں۔ "

وہ ترکی بہ ترکی گردن اکڑا کر جواب دیتا باہر نکل گیا۔ روبی نے فوراً سر کو ایک ہاتھ سے تھام لیا۔

"اف یہ لڑکا اب میں سونیا کو کیا منہ دکھاؤں گی۔ "

"کچھ نہیں ہو گا۔ بے فکر رہو۔ بیورلی ہلز میں ایک فلیٹ تک لینے کی حیثیت نہیں اس کی اور دران اسے سبرینا کو دھوکا دینے پر درانگ ولا س میں رہنے نہیں دے گا۔ "

اسفند ملک نے آنکھوں کو چندھی کیے بڑے وثوق سے کہا۔

"بے فکر رہو میں کرتا ہوں دران سے بات۔ "

روبی کے پریشان چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے تسلی دی۔

☆☆☆☆☆

"فون چھین اس منحوس سے۔ ""

Kitab Nagri Special

ایک زور کا دھکا پڑا تھا اور وہ لڑکھڑاتی ہوئی فرش پر جا گری۔ ناک سے اور منہ سے خون بہہ رہا تھا۔

حنا کا فون سننے کے بعد وہ کچھ دیر تو گومگو کیفیت میں کھڑی کی کھڑی رہ گئی تھی۔ حنا اسے یہاں سے بھاگنے کے لیے کہہ رہی تھی۔ یہ کوئی شادی نہیں تھی یہ سودا تھا۔ اس کے ماں باپ کو بھاری رقم دینا۔ اسے اپنے ساتھ باہر لے جانا یہ سب عنایت نہیں تھی۔ یہ بہت بڑی چال تھی جس کے پیچھے ایک گروہ کام کر رہا تھا۔ ایک ایک کر کے اسے ساری بات سمجھ آنے لگی تھی۔

اسے یہاں نہیں رہنا تھا اور بچنے کی راہ فرار یہیں اپنے ملک میں ہی تھی۔ وہ فوراً کپڑوں کی الماری کی طرف لپکی تھی۔

کچھ ہی دیر میں کانپتے وجود کے ساتھ وہ اپنی چیزیں سمیٹ کر بنگلے کے بیرونی گیٹ تک پہنچنے میں کامیاب ہوئی لیکن بدقسمتی ایسی کہ دروازہ کھولنے کے بعد جیسے ہی وہ گیٹ پھلانگی گارڈ کی آنکھ اسی لمحے کھل گئی۔

وہ اندھادھند سڑک پر بھاگنے لگی۔ ابھی ڈیفنس کی سڑکوں پر بھاگتے چند منٹ ہی گزرے تھے جب جیپ پر سوار ان وحشیوں نے اسے ڈھونڈ بھی نکالا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ تین آدمی تھے ایک اس بنگلے اور گروہ کا مالک ایک گارڈ اور تیسرا لی تاو۔ ان لوگوں نے خوب مارنے کے بعد اسے واپس بنگلے کے تہہ خانے میں لا پٹخا تھا۔

"اب جب تک چین نہیں جاتے اسے باقی لڑکیوں سے الگ رکھنا ہے۔ "

Kitab Nagri Special

گروہ کے مالک نے غراتے ہوئے اپنے ساتھ کھڑے آدمی کو حکم صادر کیا۔ایک طرف پریشان حال لی تاؤ خونخوار نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا۔

"فکر نہ کریں صاب جی اس کی ٹانگیں نہ توڑ دیں گے اب اگر بھاگنے کی کوشش بھی کی اس نے۔ "

"ہاں احتیاط کے ساتھ۔اب اس کی فلائیٹ بھی چینج کرنی پڑے گی۔ نہیں تو یہ کتیا باقی سب لڑکیوں کو بھی اگل دے گی۔ "

"سر وہ تو کوئی مسئلہ نہیں ہو جائے گی۔ پر اس کے گھر والے۔وہ فلائٹ میں اس سے ملنے کے لیے آئے تو۔ "

"ان کو میں سنبھال لوں گا۔ کہہ دیں گے اریجنٹ نکلنا پڑا چلو اب یہ سڑے یہیں پر کل سارا دن اسے کھانا نہیں دینا۔ "

وہ خباثت سے مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے کہہ رہا تھا۔پاس کھڑے آدمی نے سر اثبات میں ہلایا اور پھر وہ تینوں زینے کی طرف چل دیے۔

"سمجھ میں یہ نہیں آرہا اس کو شک کیسے ہوا ہم پر۔ سالی منحوس کچھ بتا بھی نہیں رہی۔ "

وہ تینوں اب تہہ خانے کی سیڑھیاں چڑھتے محو گفتگو تھے۔اور وہ فرش پر لیٹی پیٹ کو تھامے کراہ رہی تھی۔ یہ زندگی میں پہلی ایسی مار تھی جو اس نے کھائی تھی۔

تہہ خانے کا دروازہ بند ہوتے ہی گھپ اندھیرا چھا گیا تھا اور اس وقت وہ اس بات سے انجان تھی یہ اندھیرا اسے کہاں سے کہاں لے جائے گا۔

Kitab Nagri Special

☆☆☆☆☆

گہری نیلی بوگاٹی ایٹلانٹک متوازن رفتار میں بیورلی ہلز کی سڑکوں پر دوڑ رہی تھی۔ہمیشہ کی طرح وہ اپنی لاڈلی کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالے ہوئے تھا۔

گرے کوٹ پنٹ میں ملبوس سٹیر نگ پر ہاتھ جمائے وہ بظاہر انل کی باتیں سن رہا تھا لیکن دماغ میں کچھ اور ہی چل رہا تھا۔جویریہ اس سے بات نہیں کر رہی تھی۔وہ چاہتا تھا وہ پہلے کی طرح اس سے باتیں کرے مسکرائے لیکن وہ یکسر بدل گئی تھی۔

"بے فکر رہو۔جیسیکا بہت سمجھدار ہے۔نک تو کیا اب وہ اور کسی لڑکے پر بھی اعتبار نہیں کرے گی۔وہ اچھی لڑکی ہے نک اس کا کولیگ تھا اور اس دن ان کی وہ فرسٹ ڈیٹ تھی۔"

انل سیاہ سوٹ میں ملبوس ہاتھ ہوا میں ہلاتے ہوئے اسے اپنی اور جیسیکا کی ملاقاتوں اور نک کی معلومات کے متعلق بتا رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ویسے بہت تیز دماغ ہے اس کا بھی۔شک کر رہی تھی مجھ پر کہ تم جانتے ہو مجھے پہلے سے۔ارے میں تو پہلے ڈر گیا کہ پکڑ لیا اس نے کہ ہم ہی ہیں جو ہر مہینے پیسوں کا پیکٹ اس تک پہنچاتے ہیں۔"

بات کرتے کرتے وہ دران کی طرف گردن موڑے ہنسا لیکن اس کی پیشانی پر بل اور اترا چہرہ دیکھ کر انل کی ہنسی کو فوراً بریک لگی۔

"دران کیا ہوا؟"

Kitab Nagri Special

فکرمندی سے پوچھا۔دران نے جواب دینے کے بجائے بس ایک نگاہ ڈالنے پر اکتفا کیا۔اسے کیا بتاتا کہ دل نے ایسی کی تیسی کرر کھی تھی۔

"کچھ دن سے دیکھ رہاہوں تم پریشان ہو؟ "

"نہیں۔ "

سنجیدہ لہجے میں مختصر جواب دے کر جان چھڑائی۔

"ہو تو۔اب مجھ سے تو نہ چھپاؤ۔ کیا بات ہے؟تم نے خود ہی تو بتایا کہ جویریہ نے معاف کر دیا پھر اور کیا بات ۔۔۔ "

"ایسی کوئی بات نہیں۔ بلاوجہ کے وہم مت پالو اور پلیز ابھی کوئی مما,ڈیڈی نہ بننا میرے۔ "

"اوکے اوکے غصہ مت کر۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انل نے ہاتھ کھڑا کیے اسے غصہ نہ کرنے کا کہاوہ تو بھڑک ہی گیا تھا۔ گو کہ وہ زیادہ بولتا نہیں تھا لیکن اس کی یہ گو مگو کیفیت عجیب تھی۔

"اچھاوہ فلم کی تو شوٹنگ لاسٹ پر ہے تو بروس کا جویریہ سے سامنا کب کروانا ہے؟ "

کچھ منٹ کی توقف کے بعد انل نے موضوع بدلتے ہوئے اگلا سوال کیا۔

"نہیں کروانا؟ "

Kitab Nagri Special

سپاٹ لہجے میں سامنے نگاہیں جمائے جواب دیا۔ وہ بروس اور جویریہ کا سامنا کروانا چاہتا تھا جہاں جویریہ اسے اس کے سامنے بتاتی کہ بروس ہی وہ آدمی تھا جس نے اسے زبردستی اس دن کمرے میں بھیجا تھا پھر رنگے ہاتھوں وہ بروس کا گریبان پکڑ لیتا اور خود پر کی گئی پلیننگ کا منہ توڑ جواب دیتا کیونکہ فلم ختم ہونے کے بعد ہی وہ یہ سب کرنا چاہتا تھا اور اب فلم اپنے اختتام پر تھی۔ دران کے جواب پر انل نے حیرت سے اس کے چہرے کو بغور دیکھا۔

"مطلب! پہلے تو یہی پلین تھا نہ تمھارا کہ۔۔۔۔ "

"ہاں پہلے تھا لیکن اب نہیں۔ کیا ضرورت ہے یہ سب کر کے ان لوگوں کو پھر سے جویریہ کی یاد دلانے کا۔ وہ لوگ پرسکون ہو گئے ہیں تو بس ٹھیک ہے سب۔ "

طمانیت سے سبب بتایا۔ وہ اب جویریہ کو کسی طرح بھی استعمال میں نہیں لانا چاہتا تھا۔ محبت بھی عجیب مرض ہوتا ہے۔ کل تک اسے جویریہ ایک مہرہ لگتی تھی جس پر اگر اس نے احسان کیا تھا تو وہ بھی اس کے کسی کام آنے والی تھی لیکن آج وہ اسے کسی قیمتی چیز کی طرح سب کی نظروں سے بچا کر رکھنا چاہتا تھا۔ اس کے لیے وہ ہاروی اور بروس کے خلاف اپنی اندر جلتی بدلے کی آگ تک بجھا چکا تھا۔ دران کے جواب پر انل نے شاکی نگاہوں سے اس کے سراپے کا جائزہ لیا۔

"یہ بھی ٹھیک ہے۔ "

گہری سانس لے کر پر سوچ لہجے میں اس کی بات کی تائید کی اور پھر ایک آبرو چڑھائے اس کی طرف دیکھا۔ دران سنجیدگی کے سبھی ریکارڈ توڑے ڈرائیونگ میں مگن تھا۔ اس دن ریسیپشن پر دران کی جویریہ کے لیے دلچسپی کو تو

www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

اس نے بہت ہلکا لیا تھا لیکن اب اس کی یہ مجنوں جیسی حالت , جویریہ کے لیے یہ فکر اس نے آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔

"اچھا پھر یہ شادی کب ختم کرنی ہے؟ "

انل نے گلا کھنکارتے ہوئے معنی خیز لہجے میں سوال کیا۔ دراں کی گڑبڑاہٹ مخفی نہیں رہی تھی لیکن وہ بہت بڑا اداکار تھا فوراً اپنی حالت کو سنبھالا۔ انل نے اپنے سوال کی مزید وضاحت پیش کی۔

"تم اسے پبلک کے سامنے لائے ہی نہیں۔ سب کے سامنے لاؤ۔ خبروں میں آؤ پھر ہی اسے چھوڑنا ڈرامہ نہیں لگے گا۔ "

"اس سب کی بھی ضرورت نہیں۔ "

نگاہیں چراتے ہوئے جواب دیا۔ انل نے بمشکل اپنی ہنسی کو لبوں میں دبایا۔

"مطلب تم نہیں چھوڑ رہے اسے؟ "

"میں نے ایسا کب کہا۔ برھان اور سبرینا کی شادی ہے نیکسٹ ویک۔ اس کے بعد سوچتا ہوں کچھ۔ "

فوراً ماتھے پر بل ڈالے جواب دیا۔

"اوہ ہاں۔۔ یہ تو میں بھول ہی گیا۔ ٹھیک ہے اس کے بعد ڈائیورس پیپر تیار کرواتے ہیں۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

گاڑی کی رفتار اچانک تیز ہوئی تھی۔انل نے بے اختیار امڈ آنے والی ہنسی کو چھپانے کی خاطر چہرے کا رخ کھڑکی کی طرف موڑ لیا۔

دران ملک عرف درانگ بے شک تمھارا یہ جگری تمھاری طرح سب کی سوچ پر کھنا نہیں جانتا لیکن جانِ من , جانِ جگر تمھارے دل میں کیا چل رہا ہے یہ جاننا انل یوسف کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔

سڑک پر بھاگتی دوڑتی ٹریفک پر نگاہیں جمائے وہ اپنی دلفریب مسکراہٹ کو گہرا کر گیا۔

☆☆☆☆☆

سیاہ گاڑی سست روی سے درانگ ولاس کے کھلے گیٹ سے اندر داخل ہو رہی تھی۔ گرے رنگ کے بند گلے والے سویٹر میں ملبوس وہ گاڑی کی پچھلی نشت پر براجمان تھا۔

آج اس نے دوپہر کو ہی زبردستی شوٹنگ کا پیک اپ کروا دیا تھا۔انل کو کچھ شاپنگ کرنی تھی اسے مارکیٹ چھوڑنے کے بعد وہ سیدھا گھر آگیا تھا۔وہ موبائل پر نگاہیں جمائے بیٹھا تھا جب ڈرائیور نے اس کی طرف کا دروازہ کھولا۔موبائل سکرین کو بند کرتے ہوئے جیسے ہی وہ گاڑی سے باہر نکلا نگاہ سامنے لان میں موجود جویریہ اور روزین پر پڑی۔قدم وہیں ٹھٹک کر رکے۔

محترمہ بھورے رنگ کے لمبے کوٹ میں ملبوس سر پر سکارف اوڑھے , مزے سے سوئمنگ پول کے قریب لگی کرسی پر براجمان روزین کی کسی بات پر مسکرا رہی تھیں۔

Kitab Nagri Special

جہاں دران کے چہرے کی سختی بڑھی وہیں پیشانی پر فکر مندی کے بل پڑے۔فریڈ نے ابھی اسے کمرے سے باہر کے درجہ حرارت میں نکلنے سے منع کیا تھا۔اس کے دماغ کی جھلی ابھی اتنے زیاہ کم درجہ حرارت کو برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

دران سختی سے لب بھینچے تیز تیز قدم اٹھاتا چند سکینڈ میں ہی اس کی کرسی کے پاس اس کے سر پر کھڑا تھا وہ آج یوں اچانک دران کے جلدی آجانے پر گھبرا گئی تھی۔

"یہاں کیا کر رہی ہو تم؟ کمرے سے باہر کیوں نکلیں؟ "

غصے میں بھرا وہ ایک ہی سانس میں تابڑ توڑ سوال کر گیا۔

"پتا ہے نہ باہر کتنی سردی ہے۔ "

اونچی آواز میں ڈانٹا۔جویریہ نے کانپ کر آنکھیں بند کی لیکن اگلے ہی لمحے چہرہ پر اعتمادی سے اوپر اٹھایا۔

"مجھے کمرے میں گھٹن ہو رہی تھی اور گرم کوٹ پہنا تو ہے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"گھٹن۔۔۔مائی فٹ "

وہ اب غصے سے روزین کی طرف پلٹا۔

"روزین آپ کیوں لے کر آئیں اسے باہر جب میں نے منع کیا تھا آپکو کہ جتنا بھی کہیں ان کو باہر نہیں لانا ابھی ۔ "

Kitab Nagri Special

روزین نے گھبرا کر سر نیچے جھکایا

"اس کا کوئی قصور نہیں۔اس پر غصہ مت کریں۔ میں خود باہر آئی ہوں۔اتنا کیوں چیخ کر تماشہ کر رہے ہیں کچھ نہیں ہو گا مجھے۔ "

جویریہ نے روزین کی شرمندگی پر فوراً رعب سے وضاحت دی۔

"میں تم سے بات نہیں کر رہا۔ "

دانت پیسے غصیلی نگاہ اس پر ڈالی جس کی جان اب بہت عزیز تھی۔

"اور روزین آپ۔۔۔جب تک فریڈ پرمیشن نہیں دیتا یہ کمرے سے باہر نہیں آنی چاہیے۔فوراً اسے کمرے میں لے کر آئیں۔ "

غصے میں بھاری ہوتی آواز میں ڈانٹ کر کہا اور پھر قدم داخلی دروازے کی طرف بڑھا دیے۔

"اچھی دھونس ہے جیسے میں اور میری ہر سانس نواب کی غلام ہو۔" دران کی پشت کو غصے میں گھورتی وہ روزین کی طرف پلٹی۔

"روزین سوسوری تمہیں میری وجہ سے۔۔۔ "

"میم کوئی بات نہیں بلکہ مجھے بہت خوشی ہوئی سر کو یوں کسی ایک رشتے کے لیے فکر مند ہوتا دیکھ کر۔دراصل وہ آپ سے بہت محبت کرتے ہیں۔ "

Kitab Nagri Special

روزین نے مبہم سی مسکراہٹ لبوں پر سجائے کہا۔

"ہوں "

ناک پھلائے آہستگی سے ہنکارا ابھرا۔

"چلیں اندر چلتے ہیں۔ "

روزین نے ہاتھ کے اشارے سے چلنے کے لیے کہا۔جب وہ کمرے میں پہنچی دران واش روم میں تھا شاید۔غصے سے اس طرف گھور کر دیکھتی, پیر پٹختی بیڈ پر آئی اور بیٹھ گئی۔

یہاں کے ڈاکٹر بھی عجیب تھے دو ہفتے ہونے کو آئے تھے اب تک اتنی احتیاط وہ تنگ آگئی تھی۔

غصے سے اس حسین پنجرے پر نگاہ گھمائی جہاں وہ قید ہو کر رہ گئی تھی۔

اچانک سے ناک میں خارش کا احساس ہوا۔اور پھر آنکھوں میں پانی اکٹھا ہونے لگا۔اسے چھینک آ رہی تھی۔ جیسے ہی دران واش روم سے باہر نکلا وہ پورا منہ کھولے ہوئے تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آچھیں۔ں۔ں۔ں۔ں"

جویریہ کی چھینک پورے کمرے میں گونجی تھی۔دران ڈریسنگ روم سے نائٹ ٹراوزر شرٹ زیب تن کیے اب صوفے کی طرف بڑھ رہا تھا جب اس کی چھینک کی آواز پر ٹھٹک کر رکا۔

Kitab Nagri Special

محترمہ کو ایک چھینک نہیں ایک ساتھ چھینکیں آ رہی تھیں۔ وہ اب دونوں ہاتھوں سے چہرہ ڈھانپے چھینک رہی تھی پھر بے حال سی بیڈ کے اطراف میں لگے میز پر سے ٹشو اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو نگاہ سامنے غصے سے گھورتے دران پر پڑی جویریہ نے فوراً خجل ہو کر نگاہ چرائی۔

وہ عصیلی مگر فکرمند نگاہوں سے اس کو گھور رہا تھا۔ جویریہ نے زبردستی چھینکوں کا گلا گھوٹا۔ اس عمل سے آنکھوں میں پانی جما ہونے لگا۔ چھینکیوں سے جان چھوٹی ہی تھی کہ ناک سے پانی بہنے جیسا احساس ہونے لگا۔ اس نے فوراً ٹشو کو ناک کے آگے رکھا۔

کچھ دیر اس کو یونہی گھورنے کے بعد وہ انٹرکام کی طرف بڑھا۔ انٹرکام اٹھایا کان سے لگایا جبکہ ایک ہاتھ کمر پر دھرا تھا۔ دل تو چاہ رہا تھا جویریہ کی اس لاپرواہی پر جھاڑ کر رکھ دے۔ روزین کے انٹرکام اٹھانے کا انتظار کرتا وہ لب بھینچے ضبط کی کیفیت میں کھڑا تھا۔

وہ کن اکھیوں سے بار بار اس کی طرف دیکھتی خود کو نارمل ظاہر کرنے کی کوشش میں تھی۔ کتاب اٹھا کر جلدی سے کھولی, گود میں رکھی اور سر اس پر جھکا دیا۔

"اوہ میرے اللہ۔ دران کی بات سچ ہو گئی۔ آج ہی تو نکلی تھی میں اور آج ہی اس کو جلدی آنا تھا۔" دران کے جلدی آنے اور اسے یوں پکڑ لینے پر غصہ آ رہا تھا۔

"روزین دو بلیک کافی بھجوا دیں کمرے میں ابھی۔ "

Kitab Nagri Special

دران انٹر کام کی دوسری طرف روزین کو کافی کا حکم صادر کر رہا تھا۔ انٹر کام کو واپس رکھنے کے بعد وہ ٹی وی آن کرتا ہوا صوفے پر بیٹھ گیا۔ چہرے پر تا ہنوز سختی قائم تھی۔

جویریہ اب خاموشی سے بار بار ٹشو سے ناک کو رگڑ رہی تھی۔ دماغ کی جھلی کا انفیکشن ابھی مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہوا تھا۔ لان میں دران کا غصہ بجا تھا۔ اسے گرم کمرے سے باہر نہیں جانا چاہیے تھا۔ کمرے کے دروازے پر ہلکی سی دستک کی آواز پر دران نے گردن موڑی۔

"کم ان۔۔ "

روزین دروازہ کھول کر ٹرالی گھسیٹتی کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔ ٹرالی پر کافی کے مگ اور کچھ کھانے کے لوازمات رکھے ہوئے تھے۔ وہ کمرے کے وسط میں ٹرالی چھوڑ کر ہاتھ باندھے باہر چلی گئی۔ دران نے ٹرالی پر سے کافی کا ایک مگ اٹھایا اور ننگے پاؤں چلتا ہوا بیڈ کے قریب آ کر مگ جویریہ کی طرف بڑھایا۔ وہ سر نیچے کیے مسلسل ناک پر ٹشو رکھے آہستگی سے صاف کر رہی تھی۔

"مجھے بلیک کافی اچھی نہیں لگتی۔ "

چہرہ جھکائے گھٹی آواز میں انکار کیا۔

"ضروری نہیں ہر وہ چیز جو ہمارے لیے بہتر ہو وہ ہمیں اچھی بھی لگے۔ "

رعب سے کہتا وہ اب بھی مگ اس کی طرف بڑھائے ہوا تھا۔

"میں نے کبھی نہیں پی۔ مجھے چائے۔۔۔ "

Kitab Nagri Special

"تمھاری جو حالت ہو رہی ہے۔اس کے لیے یہ بہت ضروری ہے۔چائے پھر کبھی پی لینا۔وہ تو ویسے بھی تمہیں اپنے ہاتھ کی بنی پسند ہے؟ "

"یہ اتنا بولنے کیوں لگا ہے۔"جویریہ نے بنا چہرہ اوپر اٹھائے سرعت سے ہاتھ بڑھا کر ٹشو باکس سے اگلا ٹشو نکالا۔ دران نے اس کے جھکے سر کو گھور کر دیکھا پھر مگ میز پر رکھ کر اس پر جھکا۔

"میرا خیال ہے مجھے میڈیسن والا ہی طریقہ۔۔ "

اس کے سکارف کی طرف ہاتھ بڑھاتے ابھی اس کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ جویریہ نے بدک کر سر اوپر اٹھایا ۔

"پیچھے ہٹیں, پی رہی ہوں میں۔ "

تیزی سے ہاتھ بڑھا کر میز پر سے مگ کو اٹھایا اور دونوں ہاتھوں کے درمیان میں جکڑ لیا۔وہ اب بھی سر پر کھڑا تھا شاید اس کے گھونٹ بھرنے کا انتظار تھا۔" عجیب انسان ہے۔اب کیا کافی پلانے کے لیے بھی ہاتھ باندھ دے گا۔ "پیشانی پر نگواری سے بل ڈالے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مگ کے کنارے کو لبوں سے لگایا اور گھونٹ بھرا۔کافی صیح بلیک اور کڑوی تھی۔ حلق تک کڑوا ہوا۔بے تحاشہ بری شکل بنائی۔

اس نے واقعی پہلے کبھی بلیک کافی نہیں پی تھی۔زندگی میں پہلے ہی اتنی کڑواہٹیں تھیں ان میں ایک اضافہ کافی کا کر لیتی۔ہرگز نہیں۔دران اب ٹرالی پر سے اپنا مگ اٹھائے صوفے کی جانب جا رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

ویسے ایک دفعہ سنانا کی ضد پر اس نے کافی چکھی ضرور تھی۔ لیکن وہ اتنی کڑوی تو نہیں تھی جتنی کڑوی یہ تھی۔ اگلا گھونٹ بھر کر دران کی طرف دیکھا۔ جو بڑے مزے سے ٹی وی سکرین پر نگاہیں جمائے کافی پی رہا تھا۔ اسے تو متلی جیسا احساس ہو رہا تھا۔ وہ کیسے آرام سے گھونٹ پر گھونٹ لے رہا تھا۔

"ہوں اب سمجھ آیا اس کی کڑواہٹ میں بھی اسی لیے کمی نہیں آتی۔ اتنی کڑوی کافی جو پیتا ہے۔" بدمزہ صورت بنائے سوچا۔

ایک چور نظر دران پر ڈالی اور مگ کو میز پر رکھنے کے لیے بازو لمبا کیا۔

"کافی کا ایک گھونٹ بھی نہیں بچنا چاہیے۔ "

دران کی بارعب آواز گونجی۔ اس کا ہاتھ رکا اور بے بسی سے واپس مگ کو منہ تک لے گیا۔

"کیا مصیبت تھی۔ کیا وہ کسی جیل میں تھی۔ نہیں اس کی قید میں۔ لیکن کیوں بھئی اسکی قید میں کیوں تھی۔۔۔" وہ خود سے ہی سوال کرتی الجھ کر رہ گئی۔

جلدی سے باقی کافی حلق میں زہر مار کر انڈیلی اور منہ بسورتے ہوئے مگ واپس میز پر رکھا۔ دران کے پلٹ کر دیکھنے پر نخوت سے ناک بھینچے مگ اٹھا کر الٹا کیا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ وہ بے ساختہ ہنس دیا۔

"نہیں وہ ہنستا ہے۔ انفیکٹ اس کی ہنسی بہت خوبصورت ہے۔" انل کی بازگشت ذہن میں گونج گئی اور دران کی ہنسی دیکھ کر دھڑکتے دل نے انل کی بات کی تصدیق کی۔ وہ بنا آواز مگر مکمل ہنسا تھا۔

Kitab Nagri Special

بلاشبہ اس کی طرح اس کی ہنسی بھی مکمل حسن رکھتی تھی۔دل جو اس کی ہنسی پر اپنا سارا غصہ تیاگ دینے کو تیار بیٹھا تھا۔بڑی مشکل سے اسے قابو میں کرتی وہ نظریں کتاب پر جھکا گئی تھی۔

کچھ دیر دران کی نگاہیں خود پر محسوس ہوئیں لیکن پھر وہ ٹی وی کی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

کراچی کی شفاف صبح اس پوش علاقے میں بنے گھروں کو روشن کیے ہوئے تھی۔تارکول میں لپٹی کشادہ سڑک پر بنی یہ خوبصورت بنگلوں کی قطار میں سے ایک بنگلے میں برقی قمقموں کی لٹکتی لڑیاں صبح کی روشنی میں مدھم ہو کر جل رہی تھیں۔

اسفند ملک اور روبی کے امریکہ شفٹ ہو جانے کے بعد اور دران کی بڑھتی دولت کی ریل پیل نے ملک ہاؤس کے باقی مکینوں کی زندگیاں بھی بدل کر رکھ دی تھیں۔کہاں وہ متوسط طبقے کے رہائشی علاقے میں بنا بوسیدہ دیواروں والا ملک ہاؤس اور کہاں اب یہ پوش علاقے میں بنا شاندار چمچاتا بنگلا جس میں فائقہ اور سونیا راہب کے ساتھ رہتی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسی بنگلے کی اوپری منزل کے اس خوبصورت کمرے میں اس وقت وہ جدید طرز کے سنگھار میز کے آگے کھڑی اپنے کمر تک آتے بھورے سنہری بالوں کو سمیٹ رہی تھی۔مہندی رنگے ہاتھ جوڑے سے الجھ رہے تھے,عنابی رنگ کا ریشمی جوڑا اس کے خوبصورت وجود پر دمک رہا تھا۔گزرتے سالوں نے سبرینا کے حسن کو چار چاند لگا دیے تھے۔

Kitab Nagri Special

واش روم کا دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے نگاہ شیشے کے عکس میں ڈالی برہان ٹاول سے گیلے بال رگڑتا ہوا باہر آ رہا تھا۔ شادی کے بعد آج دوسری صبح تھی جس میں وہ خوش باش اپنی زندگی کے نئے سفر کی ڈگر پر سرشار اب برہان کو محبت سے دیکھ رہی تھی۔

امریکہ سے صرف اسفند ملک اور روبی ہی برہان کے ساتھ پاکستان آئے تھے۔ اسفند ملک کا دران سے بات کرنا تھا کہ اس نے بالکل ویسا ہی کیا جیسا انہوں نے سوچا تھا۔

دران نے برہان کو مارلین سے شادی کے بعد درانگ ولا س میں رکھنے سے انکار کر دیا۔ دران کے اس حکم پر ہاروی اور بروس کو اپنا سارا منصوبہ تبدیل کرنا پڑا اور اب کی بار ساری پلیننگ کرنے والا برہان خود تھا۔

سنگھار میز کے سامنے کھڑی سبرینا ہی اب وہ چوتھا نفوس تھی جسے وہ اپنے سارے منصوبے میں شامل کرنے والے تھے۔ برہان نے ٹاول کو گلے میں ڈالا اور مسکراتے ہوئے قدم سنگھار میز کی طرف بڑھا دیے۔

دران کے ٹھکرا دینے کے بعد اسے محبت سے سمیٹ لینے والا برہان ہی تھا۔ سات سالوں میں جہاں وہ برہان کی محبت کے ساتھ اپنے دل کو باندھ چکی تھی وہاں دران کے لیے نفرت کو بھی بڑھا چکی تھی۔ برہان نے محبت سے اسے دونوں کندھوں سے تھام کر قریب کیا۔

"تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔ "

سنجیدگی سے کہتا آج دوسرے دن وہ سبرینا کو ساری حقیقت سے آگاہ کرنا چاہتا تھا۔ وہ سنگھار میز سے کمر ٹکائے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

"کرو۔" برھان کو یوں سنجیدہ دیکھ کر آنکھوں میں محبت کی جگہ تجسس نے لی۔

"تم نے پوچھا ہی نہیں یوں اچانک تمھارے ایگزیم سے پہلے ہی شادی کیوں کر لی میں نے؟ "

وہ سپاٹ لہجے میں پوچھ رہا تھا۔ سبرینا کے چہرے پر پریشانی جھلکنے لگی۔ دو دن سے چہکتے برھان کو آج یوں سنجیدہ دیکھ کر وہ الجھ گئی تھی۔

"کرنی تو تھی ہی۔ بس یہ میری پڑھائی چھڑوانے پر مجھے دکھ ہوا مگر مما بھی یہی چاہتی تھیں اور خالہ بھی تو بس پھر راضی ہو گئی مگر آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہیں؟ "

آہستگی سے جواب دیتے ہوئے اس نے الجھ کر برھان کے پر تجسس انداز پر سوال داغا۔ وہ یوں پر اسراریت کیوں ظاہر کر رہا تھا۔

"ہوں۔۔۔ لیکن مجھے تمہیں یہ بتانا ہے کہ میں نے یہ شادی جلدی کسی مقصد کے تحت کی ہے۔ "

برھان نے لب بھینچے لفظوں پر زور دیتے ہوئے تمہید باندھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیسا مقصد؟ "

ناسمجھی ظاہر کرتے ہوئے سر کو جنبش دی۔ برھان نے آہستگی سے اس کے کندھوں پر سے ہاتھ اٹھائے اور اس کے دائیں ہاتھ کو اپنی دونوں ہتھیلیوں کی گرفت میں لیا۔

Kitab Nagri Special

"تمہیں پتا ہے نہ کہ میں بچپن سے ہی تمہیں پسند کرتا ہوں لیکن جب تمھاری نسبت دران سے طے ہوئی تھی تو خاموشی سے پیچھے ہٹ گیا تھا۔ "

"جانتی ہوں۔ بتا چکے ہیں آپ یہ سب پہلے بھی لیکن اب یہ سب باتیں کرنے کا کیا فائدہ ہماری شادی ہو گئی ہے۔ وہ اپنی زندگی میں خوش ہے ہمیں بھی خوش رہنا ہے۔ "

سبرینا نے الجھ کر پیشانی پر پڑے شکن مزید گہرے کیے۔ برھان کے اس پر اسرار سے انداز پر دل وسوسے بُننے لگا تھا ۔

"ہاں خوش تو رہنا ہے اور میں تمہیں زندگی کی ہر خوشی دوں گا لیکن کیا تم دران کی دی ہوئی ساری تکلیفیں بھلا چکی ہو؟ "

برھان نے بھنویں اکٹھی کیے عجیب سا سوال کیا تو اس نے الجھی نگاہوں کے ساتھ حیرت ظاہر کرتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔

"دیکھو نہ میں تو کچھ نہیں بھولا۔ میری یہ چوٹ کا نشان, میری بچپن کی وہ بے بسی جب وہ بات بات پر مجھے پکڑ کر مارتا تھا اور سب سے بڑھ کر میرے بابا کی محبت جو اس نے چھین لی۔ "

وہ اپنی پیشانی پر کٹ کے نشان پر ہاتھ رکھتے ہوئے نفرت آمیز لہجے میں دران کا ایک بعد دوسرا ظلم گنوار ہا تھا۔

"اسی طرح تمہیں جو تکلیف دی۔ پورے خاندان میں تمہیں رسوا ہوتا چھوڑ کر خود بھاگ گیا۔ "

Kitab Nagri Special

وہ ساکن کھڑی تھی۔وہ ناسمجھی سے اپنی طرف دیکھتی سبرینا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دران کے لیے دل میں موجود ساری بھڑاس نکال رہا تھا لیکن یہ نہیں جانتا تھا وہ اس کے زخموں کو بھی کرید رہا ہے۔

"دو سال بعد واپس آیا تو دادی کو مار دیا, عصمت پھپھو ابھی تک اپنے بھائی سے ملنے کو ترستی ہیں۔بولو کیا تم سب بھول گئی ہو؟ "

وہ خاموش کھڑی تھی۔ برھان کا یہ انداز اس کے سوال کچھ بھی سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔چند سکینڈ کی خاموشی تھی جسے اس کے سپاٹ لہجے نے ختم کیا۔

"نہیں کچھ بھی نہیں بھولی۔ لیکن ھنی ان سب باتوں کا اب کیا فائدہ۔وہ اتنا بڑا آدمی بن گیا ہے۔ "

"کوئی بڑا آدمی نہیں بنا۔ گھٹیا آدمی بن گیا ہے۔ "

برھان نے بے دردی سے دانت پیسے۔

"تمہیں پتا ہے جس لڑکی سے شادی کی ہے اس نے وہ کسی جسم فروشی کرنے والے گروہ کی رکن تھی۔وہاں سے بھگا کر لے آیا اسے اور اب چھپا کر کڑی سکیورٹی میں رکھا ہوا ہے۔ "

"کیا!۔۔۔۔۔۔ تمہیں کیسے پتا اس سب کا؟ "

اس حیرت انگیز انکشاف پر سبرینا کی پوری آنکھیں اور منہ ایک ساتھ کھل گیا۔وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے برھان کی طرف بے یقینی سے دیکھ رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

"اس نے جس فلم کی شوٹنگ کے دوران یہ سب گل کھلائیں ہیں اس کے پروڈیسر نے بتایا ہے مجھے۔ بیچارا اس پروسٹیوٹ گروہ کے ہاتھوں پھنسا ہوا ہے۔ وہ اس کی کچھ پرائیویٹ ویڈیوز کو لے کر اسے بلیک میل کر رہے ہیں۔ وہ دران کے ساتھ بھاگی ہوئی لڑکی کو واپس لینا چاہتے ہیں جسے دران اپنی بیوی بنا کر گھر میں بیٹھا ہے۔ "

برھان ایک کے بعد دوسرا بمب پھوڑ رہا تھا اور سبرینا بنا پلکیں جھپکے سن رہی تھی۔ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس نے تھوک نگلا۔

"بات تو بہت حیرت کی ہے لیکن ھنی اس سب کا ہماری شادی سے کیا تعلق ہے۔ یہ تو ان کا آپسی معاملا ہے نہ۔ "

سبرینا اب دران کے اس فعل کی حیرت سے باہر آ کر تفتیشی نگاہوں سے برھان کو گھور رہی تھی۔ برھان نے گہری سانس لی۔

"یہی تو جان میری۔۔۔ تعلق ہے بہت گہرا تعلق ہے اور وہ یہ ہے کہ میں اس فلم پروڈیسر کی اس کام میں مدد کرنا چاہتا ہوں۔ اس کی مدد ہو جائے گی اور دران سے بدلہ بھی لے لیا جائے گا۔ اور اس سب میں تم بھی ساتھ دو گی میرا۔ "

برھان کی بات پر وہ جو الجھی کھڑی تھی گھبرا کر اس کی طرف دیکھا۔ برھان نے فوراً تسلی کے لیے ہاتھ تانا

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں بس کسی طرح دھوکے سے اس لڑکی کو ان کے حوالے کرنا ہو گا۔ دیکھو اس لڑکی کی اصلی جگہ وہیں ہے جہاں سے وہ آئی ہے۔ "

Kitab Nagri Special

وہ بڑی چالاکی سے اسے نہ صرف اپنے لائحہ عمل سے آگاہ کر رہا تھا بلکہ قائل بھی کر رہا تھا جبکہ سبرینا بے یقینی اور الجھن سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"دو گی نہ ساتھ ؟ دراں سے اپنی اذیتوں کا بدلہ لینے کا اس سے اچھا موقع نہیں ملے گا ہمیں۔ "

وہ اب سبرینا کے کندھوں کو ہلاتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"بولو دو گی ساتھ ؟ "

اس کی خاموشی کا دورانیہ بڑھتے دیکھ کر بڑی محبت سے پھر پوچھا وہ لب کچل رہی تھی۔ عجیب سی سچویشن تھی لیکن سامنے کھڑا شخص بھلا اس سے کیوں جھوٹ بولے گا۔ سبرینا نے آہستگی سے سر اثبات میں ہلایا تو وہ ایک دم سے پر جوش ہو کر اسے گلے لگا گیا۔

"آئی لو یو۔ میں جانتا تھا تم میرا ساتھ دو گی۔ بس اس بات کو تم میرے اور اپنے درمیان راز رکھو گی۔ "

وہ بانہوں کی گرفت کو مضبوط کرتا اس کے کان میں سر گوشی کر رہا تھا اور وہ واقعی اپنی پچھلی اذیتوں کو دہرا کر زخموں کو تازہ کر رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

سفید ٹی شرٹ اور نیلی جینز میں ملبوس ہشاش بشاش انل گاڑی کے سٹیرنگ پر انگلیاں ٹپٹپاتا بار بار بیکری کے بند دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ بیکری کے ارد گرد اور سڑک پر سفید برف روئی کے گالوں کی طرح گر رہی تھی

۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

جیسیکا نے اس دن کے بعد آج اسے فون کیا تھا اور ملنے کے لیے بلایا تھا۔ وہ اور دران تو اپنی طرف سے جیسیکا والے معاملے کو ختم کر چکے تھے لیکن آج اس کی کال نے تجسس میں ڈال دیا۔ دران سے اجازت لینے کے بعد وہ مینگولا بیکری کے سامنے کار میں بیٹھا پچھلے پندرہ منٹ سے اس کا انتظار کر رہا تھا۔

پندرہ منٹ اور دس سکینڈ کے انتظار کے بعد وہ بیکری سے باہر نکلتی ہوئی نظر آئی۔ سیاہ لمبے کوٹ اور گرے گرم سکارف کو گردن کے گرد لپیٹے, سنہری بالوں کو کندھے پر بکھرائے وہ انل کو دیکھنے کے بعد اب کار کی طرف بڑھ رہی تھی۔ کار کے پاس آکر بڑے اعتماد سے دروازہ کھولا اور فرنٹ سیٹ پر انل کے ساتھ براجمان ہوئی۔

"ہیلو۔ "

انل نے بشاشت سے دوستانہ انداز میں کہا جبکہ وہ اپنے گلے کے گرد سکارف کو اتار رہی تھی۔ اس کے گال اور ناک ٹھنڈ سے سرخ ہو رہے تھے۔ آج صبح سے ہلکی برف باری نے درجہ حرارت کم کر رکھا تھا۔ باہر کی ٹھنڈ کے باعث اس کے منہ سے اب بھی بھاپ نکل رہی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہائے۔ کیسے ہو؟ "

خوشگوار موڈ میں جواب دیتی وہ سکارف کو گود میں دھر کر انل کی طرف متوجہ ہوئی۔۔

"ہینڈسم۔ "

مسکراہٹ دبا کر شرارت سے جواب دیا۔ انل کے برجستہ جواب پر ایک دم سے اس کی خوشگواریت غصے میں تبدیل ہوئی۔

Kitab Nagri Special

"خوش فہمی۔ "

"فہم کی بات فہم والوں کو سمجھ آتی ہے میڈیم۔ خیر بریک اپ کرنے کے بعد کیوں یاد کیا مجھے ؟ "

انل نے بڑے انداز میں پہلو بدل کر رخ اس کی طرف موڑا۔ وہ جو ہینڈ سم پر تپی بیٹھی تھی۔ بریک اپ کے لفظ پر اس کے گال اور پھول گئے۔ نک کے دھوکے کے بعد لڑکوں کے اس لب و لہجے پر اسے غصہ آنے لگتا تھا۔

"شٹ اپ۔ سنجیدہ نہیں ہوتے کیا کبھی تم؟ "

"ہوتا ہوں کیوں نہیں ہوتا۔ تم ہاں کر کے تو دیکھو۔ "

انل کے سنجیدگی سے جواب دینے پر وہ چڑ کر دانت پیس گئی۔ دران کے ڈالے پنگے میں اب اسے مزہ آنے لگا تھا۔ جیسیکا چڑتی ہوئی اچھی لگتی تھی۔

"پاگل مت کرو مجھے۔ مجھے بہت ضروری بات کرنی ہے تم سے۔ "

وہ جھنجلا کر دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھا گئی جبکہ انل کا اگلا ردعمل مزید کوفت میں ڈال گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں تو یہ سن کر ہی خوش ہوں کہ تمہیں مجھ سے بات کرنی ہے اور وہ بھی ضروری واؤ۔ و۔و۔۔۔"

جوش سے بتیسی نکالے کہا۔

"اوہ جیزیز۔۔۔کچھ اٹھا کر ماردوں گی تمھارے سر میں۔ "

جیسیکا نے کچھ ڈھونڈنے کے انداز میں اردگرد دیکھا۔

Kitab Nagri Special

"مار تو پہلے ہی چکی ہو۔ زندہ لاش ہوں بس۔ "

انل نے ہاتھ سینے پر رکھا۔ جیسیکا نے ضبط کے انداز میں سانس اندر انڈیلی اور بالوں کی لٹ کو کان کے پیچھے آڑستی سنجیدہ ہوئی۔

"مجھے تمھاری مدد چاہیے۔"

"کسس سلسلے میں؟ "

انل نے پوری گفتگو میں پہلی بار سنجیدگی اختیار کرتے ہوئے آبرو چڑھائے۔

"دراصل میں دو سال سے ایک بات کو لے کر بہت پریشان ہوں۔ مجھے کوئی شخص مدد کر رہا ہے وہ ہر مہینے بہت سارے پیسے دیتا ہے مجھے۔ "

اس کی بات پر اندر سے سٹپٹا کر بمشکل انل نے اپنی حالت پر قابو پایا اور چہرے کے رنگ چھپانے کے لیے بلند و بانگ قہقہ لگایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہنس کیوں رہے ہو؟ پاگل ہو تم کیا؟ "

وہ انل کو یوں بنا بریک کے ہنستا دیکھ کر مزید جھنجلا گئی۔

"پاگل تو تم مجھے لگ رہی ہو۔ پہلی دفعہ کسی کو پیسے ملنے پر پریشان دیکھا ہے۔ دنیا میں لوگ پیسہ نہ ملنے پر پریشان ہوتے ہیں۔ "

Kitab Nagri Special

اپنی ہنسی ہر قابو پاتا بمشکل وہ اپنی بات کہہ رہا تھا۔جیسیکا نے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ دانت پیسے۔

"دیکھو میں نے تمہیں یہاں اپنا مزاق اڑانے کے لیے نہیں بلوایا ہے۔مجھے تم ایک ایماندار اور سلجھے ہوئے انسان لگے۔ "

"کیا واقعی۔پھر سے کہو کیا لگا میں تمہیں؟ "

بچوں کی طرح پلکیں پھڑپڑائیں۔جیسکا نے بدمزہ سی صورت بنائے کھڑکی کے باہر دیکھا۔عجیب چیپکو شخص تھا لیکن ایماندار اور مخلص تھا۔تھوک نگل کر وہ پھر سے سیدھی ہوئی۔

"دیکھو مجھے تمھاری مدد چاہیے مجھے اس شخص کو پکڑنا ہے۔ "

ہاتھ کی انگلیوں کو آپس میں ملائے وہ بڑے پر عزم انداز میں انل سے دران کو پکڑنے کی بات کر رہی تھی۔

"ارے بھئی کیوں پکڑنا ہے۔بیچارا مدد ہی تو کر رہا ہے۔ "

کندھے اچکاتے ہوئے اس کی بات کی تردید کی۔بھلا وہ اب دران کو پکڑنے میں اس کی کیا مدد کرتا۔

"لیکن کیوں کر رہا ہے مجھے نہیں چاہیے اس کی مدد میں پریشان ہوں اس بات کو لے کر۔آخر کوئی کیوں اس طرح میری مدد کر رہا ہے۔مطلب دو سال ہو گئے ہیں بلا جواز کوئی کسی کو اتنے پیسے کیوں بھیجتا ہے۔ "

"ہاں ویسے سوچنے والی بات ہے۔کوئی بہت ہی شاندار شخص لگتا ہے۔ "

انل نے لبوں کو رشک سے باہر نکالاتے ہوئے تعریف کی۔

Kitab Nagri Special

"شاندار ہے یا پاگل ہے۔ جو بھی ہے جیسا بھی ہے مجھے اسے پکڑنا ہے اور تمہیں میری مدد کرنا ہو گا۔ "

بڑے وثوق سے کہتی وہ انل کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جو بہت برا پھنسا تھا۔ بیچار گی کی آخری انتہا پر سر اثبات میں ہلا دیا۔ وہ خوشی سے مسکرائی۔

"تھنکیو۔۔۔۔ تھنکیو سو مچھ۔۔۔ "

انل نے زبردست لبوں پر مسکراہٹ سجائے سر ہلایا ساری شوخی ہوا ہوئی۔ اب یہ کیا گیم تھا غصہ دران پر آرہا تھا۔ جیسیکا اسے بڑے رازدانہ انداز میں سارا کچھ بتا رہی تھی کہ کیسے اسے بیکری میں ہر مہینے پیکٹ وصول ہوتے تھے اور وہ سب کچھ جانتے بوجھتے ہوئے بھی انجان بن کر سر ہلا رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

بیورلی ہلز میں چند دن کی مسلسل برف باری کے بعد آج سورج نے ہلکی سی جھلک دکھائی تھی۔ درانگ ولاس کے اس خوبصورت کمرے میں موجود شیشے کی دیوار کے پردے آج کتنے دن بعد ہٹے تھے۔ جویریہ کی طبیعت اب بہت بہتر ہو گئی تھی۔ فریڈ نے دوانہ لینے کی بھی اجازت دے دی تھی۔

دوپہر کے دو بجے وہ بیڈ کے بائیں طرف دیوار کے قریب فرش پر سفید میکسی اور گرے سکارف کو سر پر اوڑھے جائے نماز پر بیٹھی تھی۔ ہاتھ دعا کے لیے اٹھے تھے۔ جن کو وہ دعا مانگنے کے بعد بھی بلاجواز اٹھائے ہوئے تھی۔

دران۔۔۔۔ وجہ دران ملک تھا جس کا بالکل بدلہ رویہ اور آنکھوں سے جھلکتی بے پناہ محبت نے اسے پریشان کر رکھا تھا۔ کچھ دن تو وہ اس کو اپنا وہم سمجھتی رہی لیکن دران اسے چھپ چھپ کر دیکھتا تھا۔ فجر کی نماز کے بعد جب

Kitab Nagri Special

وہ اسے بیڈ پر لیٹنے کا کہتی تو وہ بیڈ پر آ کر سوتا نہیں تھا بلکہ اسے نماز پڑھتے ,قرآن پڑھتے دیکھتا رہتا تھا جیسے ہی جویریہ متوجہ ہوتی وہ آنکھیں بند کر لیتا۔

اس کا ذہن کبھی کسی کی آنکھوں کو غلط پڑھ ہی نہیں سکتا تھا لیکن یہ کیسے ہو سکتا تھا۔ مطلب دران ملک۔۔۔۔ دران کو اس سے محبت ہو گئی تھی۔ نہیں یہ نہیں ہو سکتا تھا۔ دل زور سے دھڑکنے لگا تھا۔ وہ بار بار اپنے ذہن کو جھٹلا رہی تھی۔

ہلکی سی دستک کے بعد کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے ہاتھوں کو آہستگی سے چہرے پر پھیرا اور سیدھی ہوئی۔

سبرینا اور روزین مسکراتی ہوئی کمرے میں داخل ہو رہی تھیں۔ روزین کے بازوؤں پر بہت سے کپڑے تھے جو ہینگر سمیت لٹک رہے تھے۔ سبرینا گولڈن جوڑے میں نک سک سے تیار ہوئی حسن کی انتہا کو چھو رہی تھی۔

سبرینا اور برحان کے شادی کے بعد انہیں امریکہ واپس آئے تین دن ہو چکے تھے۔ ان تین دنوں میں سبرینا نے درانگ ولاس کے ماحول کو بدل کر رکھ دیا۔ خاموش درانگ ولاس اب قہقہوں کے جلترنگ میں گونجنے لگا تھا۔

برحان کی ہدایتوں پر عمل کرتے ہوئے سبرینا نے ایک دن میں ہی جویریہ کے ساتھ راہ و رسم اس قدر بڑھا لیے تھے کہ آج وہ بڑی بے تکلفی سے اس کے کمرے میں موجود تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

آج شام کو دران نے اس کے اور برھان کے لیے ایک بہت شاندار ریسپیشن پارٹی کا اہتمام کیا تھا اور اب بھی دران باہر اسی پارٹی کے انتظامات دیکھنے کے لیے لان میں موجود تھا۔

"کیسی ہیں بھابھی؟ "

بے تکلفی سے مسکراتی اب وہ بیڈ کے پاس جویریہ کے سامنے کھڑی تھی۔ وہ بہت اپنائیت دکھا رہی تھی۔ اسے بھابھی کہنا، محبت جتانا جویریہ کے لیے یہ سب خوشگوار تبدیلی تھی۔

اسے وہ بہت اچھی لگی تھی۔ روبی سے جھجک کے باعث وہ کمرے سے بہت کم نکلتی تھی لیکن ان دونوں میں سبرینا نے اس کی وہ جھجک بھی ختم کر دی تھی۔

"ٹھیک ہوں آؤ کھڑی کیوں ہو؟ اور یہ سب " !

محبت سے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور نماز صورت بندھے سکارف کو چہرے کے گرد سے اتارتے ہوئے روزین کے بازو پر لٹکتے جوڑوں کی طرف اشارہ کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ کچھ فینسی ڈریسز ہیں آپکے لیے لائی ہوں۔ "

روزین کے ہاتھ میں پکڑے جوڑوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بڑی محبت سے جواب دیا۔

"پریشان نہ ہوں وہ دراصل رات کو ریسپیشن پر تھیم پاکستانی ڈریسز کا ہے تو مجھے روزین سے پتا چلا کہ آپ کے پاس تو کوئی پاکستانی ڈریس نہیں ہے۔ "

Kitab Nagri Special

جویریہ کے چہرے کی ہچکچاہٹ پر اس نے فوراً وضاحت دی۔اس کی چمکتی آنکھوں میں بے پناہ محبت تھی۔گہرائی تھی۔

"ہاں لیکن میری پاس بہت سی میکسز وہ دران نے۔۔۔ "

ہچکچاتے ہوئے وہ ابھی بات مکمل نہیں کر پائی تھی کہ سبرینا نے محبت سے بات کاٹ دی۔

"ارے بھابھی یہ یہاں کی میکسیز میں پاکستانی فینسی ڈریسز جیسی لک کہاں آتی ہے بھلا۔ "

روزین کو جوڑے بیڈ پر رکھ کر جانے کا اشارہ کرتی وہ جویریہ کی جانب پلٹی۔آج شام ریسپیشن کے تھیم میں تمام انڈین اور پاکستانی مہمانوں نے شلوار قمیض پہننے تھے اور ایسے میں جویریہ کے ساتھ اعتماد کا رشتہ بڑھانے میں اس سے اچھا موقع کوئی نہیں تھا۔

"یہ میرے کچھ بالکل نئے ڈریسز ہیں آپ کو جو اچھا لگے وہ رکھ لیں اور شام کو وہی پہنیے گا۔بہت اچھی لگیں گی آپ۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بھاری بھر کم نقش و نگار سے لیس دیدہ زیب پانچوں جوڑوں کو وہ الگ الگ کر رہی تھی۔سرخ,جامنی,پیچ,سبز اور فیروزی رنگ کے خوبصورت جوڑے تھے سبھی کیپری اور قمیض تھے۔جویریہ تزبذب کا شکار ہوئی۔

کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز پر دونوں نے ایک ساتھ پیچھے مڑ کر دیکھا۔دران کمرے میں داخل ہوتے ہی وہاں کے منظر پر حیرت سے آنکھیں سکیڑے رکا۔وہ آج ابھی سو کر اٹھا تھا اور ٹراؤزر شرٹ میں ہی لان میں چلا گیا تھا۔

"ارے آپ۔۔آپ ہی بتائیں نہ بھابھی شام کو کونسا ڈریس پہنیں اس میں سے۔ "

Kitab Nagri Special

سبرینا نے چہکتے ہوئے حیران سے کھڑے دران کی طرف رخ پھیرا۔ وہ ابھی نا سمجھی سے بیڈ پر بکھرے کپڑوں کو دیکھ رہا تھا سبرینا کی بات پر نگاہ جویریہ کی طرف اٹھی۔ نماز کے بعد سفید فراک میں اس کا نکھرا چہرہ دل کو ٹھنڈک بخش رہا تھا۔ وہ پریشان سی صورت بنائے کھڑی تھی۔

"میں کیا بتا سکتا ہوں۔ جو بھی اسے پسند ہو۔ "

اس کے چہرے پر نگاہیں جمائے آہستگی سے جواب دیا۔

وہ تو کنفیوز ہیں تب سے۔ اچھا ایسا کرتے ہیں بھابھی آپ کو ان میں سے جو بھی پہنا ہوا اچھا لگے وہ رکھ لینا ٹھیک ہے ۔آپ ہیلپ کرئے گا۔ "

جویریہ سے بات کرنے کے بعد وہ دران کی طرف پلٹی۔ دران نے سر کو دائیں بائیں اثبات میں ہلایا۔

"اچھا بھابھی پھر میں چلتی ہوں شام کو ملاقات ہوتی ہے۔ "

سبرینا پرجوش سی جویریہ کو گلے لگا کر پلٹی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔ وہ اب مضطرب سی بیڈ پر رکھے جوڑوں کو دیکھ رہی تھی۔ دران ٹراوزر کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے صوفے کی طرف بڑھا۔

وہ بظاہر صوفے پر بیٹھ گیا تھا لیکن بھنویں اٹھائے بار بار چور نگاہوں سے اس کا جائزہ لے رہا تھا جو بس کپڑوں کو جانچتی نگاہوں سے دیکھے جا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

وہ شاید فیصلہ کرنے میں الجھی ہوئی تھی۔ نچلے لب کو دانتوں میں دبائے وہ فیصلہ نہ کرتی ہوئی اسے دلچسپ لگ رہی تھی۔ دران نے لبوں پر امڈ آنے والی مسکراہٹ کو روکا۔ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھا اور بیڈ کے پاس آیا۔ جھکا اور جامنی جوڑے کو اٹھا کر اوپر کر دیا۔

"یہ اچھا ہے۔ "

وہ جو سر جھکائے فیصلہ کرنے میں الجھی ہوئی تھی چونک کر سر اوپر اٹھایا۔

دران جامنی جوڑے کو جس کے گلے پر چاندی رنگ نیگینے بڑی نفاست سے گولائی میں جڑے تھے, ہینگر سے تھامے کھڑا تھا۔وہ یہ سب بلا تامل, بنا سوچے سمجھے کر گیا تھا۔شاید جویریہ کی الجھن برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

دران کی آنکھوں میں موجود شوخی اور یہ بے تکلفی وہ یک ٹک اس پر نگاہ جمائے ہوئے تھی اور دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔ذہن تھا کہ یہ سب قبول کرنے کو قطعاً تیار نہیں تھا۔دل جہاں دران کی ان عنایتوں, محبتوں, نگاہوں کی نرماہٹوں اور نوازشوں پر دبی محبت کو ہوا دینے لگا تھا وہاں ذہن کسی صورت اس انہونی کو تسلیم نہیں کر رہا تھا شاید دران صرف ترس کھا رہا ہو۔شاید وہ صرف پچھتا رہا ہو اپنے ظلم پر, شاید اسے مجھے موت کے منہ میں دھکیل دینے کا گلٹ ہو۔جب جب دل اس کی آنکھوں کو پڑھ کر محبت کی تصدیق کرتا تب تب ذہن یہ سارے وسوسے دہرانے لگتا۔

Kitab Nagri Special

دران اس کے چہرہ اوپر اٹھانے پر اس کی آنکھوں کی شفاف سفید پتلیوں کو محبت سے دیکھ رہا تھا۔اس کی حیرت سے کھلی بڑی بڑی آنکھوں کو وہ اس کے چہرے پر جمائے دل کے گوشے میں کونپل کی طرح پھوٹتی محبت کو نمی بخش رہی تھی۔

"یہ اچھا لگے گا تم پر۔"

دران نے آہستگی سے کہتے ہوئے خاموشی کے اس جانفشاں طلسم کو توڑا۔جوڑا آہستگی سے پھر سے بیڈ پر رکھا اور پلٹا۔

"آپ یہ سب کیوں کر رہے ہیں میرے ساتھ؟"

وہ مکمل طور پر پلٹا نہیں تھا جب جویریہ کے سپاٹ لہجے میں کہے گئے جملے پر رکا۔رخ مصنوعی حیرت سے اس کی طرف موڑا۔چہرے پر سنجیدگی بڑھائی اور بھنویں مخصوص طرز میں اکٹھی کیں۔وہ نگاہیں جھکائے پوچھ رہی تھی۔

"کیا کر رہا ہوں؟تم سے ڈریس چوز نہیں ہو رہا تھا میں نے ہیلپ کر دی۔"

"میں ہیلپ کی بات نہیں کر رہی ہوں۔"

تاہنوز نگاہیں جھکائے بڑے وثوق سے کہا۔وہ سوچ سوچ کر تھک چکی تھی اب مزید اس کشمکش کی وجہ سے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔

"پھر کیا بات کر رہی ہو؟"

Kitab Nagri Special

دران نے حیرت ظاہر کی۔اس کی مانگ پر نگاہیں جمائے وہ اب بھی ذہن پر پورا زور دے رہا تھا کہ وہ کیا سوچ رہی ہے ؟اس سے کیا پوچھنا چاہ رہی ہے ؟ کچھ اندازہ ہو لیکن وہ ہر بار کی طرح ناکام تھا۔

"آپ مجھے پریشان کر رہے ہیں پچھلے ایک ہفتے سے۔ "

ٹھوس لہجے میں جواب دیا۔وہ ان لڑکیوں میں سے نہیں تھی جو لڑکوں کی ایک مسکراہٹ اور ایک نگاہ کرم کو محبت سمجھ کر خود سے ہی خوش فہمی میں اڑنے لگیں۔وہ دران سے دوٹوک بات کرنا چاہتی تھی۔دران نے اس کی اس بات پر فکر مندی سے ماتھے پر شکن ڈالے۔

"مطلب؟ "

آنکھیں پھیلائے حیرت ظاہر کی,اسے دران پر غصہ آرہا تھا۔اسے کیا نہیں پتا تھا وہ کیا کر رہا ہے اتنے دن سے۔اس کا بدلہ رویہ, محبت سے دیکھنا, فکر کرنا, ہر بات پر مسکرادینا, بات کرنے کے بہانے تلاش کرنا۔وہ تلملا کر بیڈ پر سے اتری اور غصے میں لب بھینچے دران کے سامنے تن کر کھڑی ہوئی۔

"آپ کی یہ ساری عنایتیں, فکر مندی اور مجھے یوں ہر وقت دیکھنا۔ثابت کیا کرنا چاہتے ہیں آپ؟ "

پھٹ پڑی تھی وہ۔وجود بلاوجہ ہی کانپنے لگا۔دران نے پیشانی پر پڑے شکن ایک دم ختم کیے۔اوہ۔۔۔تو اس کی محبت کی تپش اس سے مخفی نہیں رہ سکی۔دل زور سے دھڑکا۔

"خیال کر رہا تھا تمہارا۔تم بیمار تھی۔۔۔ "

Kitab Nagri Special

اف۔۔اف۔۔۔دل پر گھونسا لگا۔تکلیف شدید تھی۔شاید ذہن نے لگایا تھا اور اب ذہن ہاتھ تانے دل پر قہقہے لگا رہا تھا۔

"بیمار تھی دران ملک اب نہیں ہوں۔ بالکل ٹھیک ہوں اب میں۔ مجھ پر ترس کھانے کی, بلاوجہ میرا خیال کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپکو۔ "

گھٹی سی آواز میں مصنوعی غصہ دکھایا جبکہ آنکھوں میں جلن ہونے لگی تھی۔دل تکلیف سے پھٹنے کو تھا اور ذہن زور زور سے تالیاں بجا رہا تھا۔

"آپ مجھے آزاد کب کر رہے ہیں؟ بنا مقصد کب تک قید میں رہنا ہوگا مجھے یہاں؟ "

نخوت سے ناک بھینچے آنسوؤں کا گلا گھونٹتی آواز تھی۔دران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔مطلب وہ اس سے محبت نہیں کرتی۔اسے میرے ساتھ رہنا قید لگ رہا تھا۔عجیب سا دھواں تھا جو دران کے وجود میں بھرنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بہت جلد۔ "

بمشکل حلق سے آواز برآمد ہوئی۔

آہ تکلیف آمنے سامنے کھڑے دونوں دلوں میں ایک جیسی اٹھی تھی۔دل کے پمپ کرنے کی رفتار کے ساتھ تکلیف بڑھتی جا رہی تھی۔یہ چبھن میٹھی نہیں تھی بہت دردناک تھی۔جویریہ نے ضبط سے تھوک نگلا اور ہمت سے چہرہ اوپر اٹھایا۔

"بہت جلد مطلب کب؟ "

Kitab Nagri Special

سختی سے لب بھینچے وہ اس سے اپنی آزادی کا وقت پوچھ رہی تھی جسے وہ اپنے دل کے نہاں خانوں تک میں قید کر چکا تھا۔

"آج رات پارٹی میں۔ "

دل دھڑکنا بھول گیا۔ آہ۔۔۔۔سارا بھرم پل بھر میں ڈھیر ہوا۔ ٹیس دونوں دلوں میں ایک سی اٹھ کر آنکھیں اب دھواں دھواں ایک دوسرے کو دیکھ رہی تھیں۔

"آج رات پارٹی میں سب کے سامنے جھگڑا کریں گے ہم۔ "

دران نے بلا جواز ناک بھینچی اور شیشے کی دیوار پر نگاہیں جمائیں۔

"کس بات پر؟ "

بہت بھاری آنسوؤں کو روکتی آواز تھی۔ وہ پل پل بکھر رہی تھی خود کو سمیٹ رہی تھی۔ سامنے کھڑے سنگدل کے بارے ایک پل کے لیے بھی کیسے سوچ لیا تھا کہ وہ مجھ جیسی عام لڑکی سے محبت کرنے لگے گا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جھگڑے کی وجہ پوچھتی وہ کتنی بے تاب لگ رہی تھی اس سے چھٹکارے کو۔۔ دران نے گہری سانس باہر انڈیلی۔

"با۔۔ بات تو کوئی بھی نہیں ہوگی۔ بلا وجہ جھگڑا کریں گے۔ بس لوگوں کو دکھانا ہے کہ ہمارے بیچ جھگڑا ہو رہا ہے۔ "

Kitab Nagri Special

ایک نگاہ اس کے سراپے پر ڈالی۔ دل نے تکلیف میں ہی تصدیق کر دی۔ہاں وہ مجھ میں بستی ہے۔ سرعت سے نظریں چرائیں اور لاپرواہی سے ٹراوزر کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے۔

"بس پھر اس کے بعد ڈائیورس پیپر تو انل ریڈی کروا ہی چکا ہے۔ "

بمشکل جھوٹ بولا۔ جویریہ کو سانس کہیں حلق میں اٹکنے جیسا احساس ہوا۔

ایک دن تو الگ ہونا ہی تھا پھر اتنا درد کیوں ؟ کتنا سمجھاتی رہی تھی خود کو پر اب دل چاہ رہا تھا پھوٹ کر رو دے۔ سامنے کھڑے شخص کے سینے سے جا لگے اور کہے۔ دیکھو مجھے خود سے الگ نہ کرو۔ یہیں کہیں کسی کونے میں رکھ دو۔ نہ بات کرو نہ کوئی اور عنایت بس خود سے الگ مت کرو۔ میں تاحیات یہاں تمھارے آس پاس رہوں گی ایک بے جان وجود کی طرح ,ایک بے ضرر احساس کی طرح۔ بس مجھے اپنا نام ہی دے دو دران۔ پلیز مجھے اپنے نکاح میں رہنے دو۔

"آپ کا وہ مقصد ؟ آپ اس پروڈیسر سے ملوانا چاہتے تھے مجھے۔ اس سے بدلہ۔۔ "

بہت دور سے آتی آواز تھی جس میں دل بمشکل اٹھتی ان گنت التجائیں دبا رہا تھا۔

"کسی سے بدلہ نہیں لینا مجھے۔ "

دران نے سپاٹ لہجے میں تیزی سے جواب دیا اور پھر سرعت سے قدم کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھا دیے۔

Kitab Nagri Special

تیز تیزلان کی طرف بڑھتے قدم دل کی گھٹن بڑھاتے جا رہے تھے۔سب طے تھا ایک دن الگ ہونا ہے۔پھر یہ دل کی بڑھتی تکلیف یہ سانس لینے میں دشواری جب تک وہ لان میں پہنچا کنپٹی کی رگیں شدت غم سے ابھر گئی تھیں۔

اجالا دے چراغ رہ گزر آساں نہیں ہوتا

ہمیشہ ہو ستارا ہم سفر آساں نہیں ہوتا

جو آنکھ کی اوٹ ہے چہرہ اسی کو دیکھ کر جینا

یہ سوچا تھا کہ آساں ہے مگر آساں نہیں ہوتا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بڑے تاباں بڑے روشن ستارے ٹوٹ جاتے ہیں

سحر کی راہ تکنا تا سحر آساں نہیں ہوتا

اندھیری کاسنی راتیں یہیں سے ہو کے گزریں گی

جلا رکھنا کوئی داغ جگر آساں نہیں ہوتا

Kitab Nagri Special

کسی درد آشنا لمحے کے نقش پا سجا لینا

اکیلے گھر کو کہنا اپنا گھر آساں نہیں ہوتا

جو ٹپکے کاسۂ دل میں تو عالم ہی بدل جائے

وہ اک آنسو مگر اے چشم تر آساں نہیں ہوتا

گماں تو کیا یقیں بھی وسوسوں کی زد میں ہوتا ہے

سمجھنا سنگ در کو سنگ در آساں نہیں ہوتا

نہ بہلاوا نہ سمجھوتا جدائی سی جدائی ہے

ادا سوچو تو خوشبو کا سفر آساں نہیں ہوتا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

انل لان میں کھڑا پھولوں کی سجاوٹ کرواتا ہوا ملازموں کو ہدایات دے رہا تھا۔اچانک دران پر نگاہ پڑی وہ سگریٹ جلا رہا تھا۔ مسکراتا ہوا اس کی طرف بڑھا۔

"دران دیکھو اب کیسا لگ رہا ہے سب ؟ جیکسیکا بتا رہی تھی کیک میں تین رنگ استعمال ہوئے ہیں۔اس کے مطابق میں نے ایک پھول کا اور اضافہ کیا ہے۔ "

پر جوش لہجے میں وہ اسے سجاوٹ اور کیک کا بتاتا ہوا لمبے لمبے ڈگ برتا اس تک پہنچا۔دران کے کوئی جواب نہ دینے اور دھواں ہوتے چہرے کو محسوس کرتے ہوئے وہ مسکراہٹ کو سنجیدگی میں بدلتا ہوا اس کے اور قریب ہوا۔

"کیا ہوا خیریت ہے پریشان کیوں لگ رہے ہو؟ "

"وہ آج رات میں اور جویریہ سب کے سامنے جھگڑا کریں گے۔تم سچویشن سنبھال لینا ساری۔ "

بمشکل بات مکمل کی اور منہ کھول کر ایسے سانس لی جیسے کوئی تکلیف کو برداشت کرے۔انل نے بغور اس کے چہرے کو جانچا۔

"مطلب ؟ میں سمجھا نہیں کیوں جھگڑا کرو گے تم دونوں ؟ "

"بس اسے میری قید سے آزاد کرنے کا وقت آگیا ہے۔ "

سگریٹ کا دھواں ہوا میں اڑایا۔دھویں کے مرغولے کے پیچھے دران کی نم ہوتی آنکھیں انل کی جانچتی نگاہوں سے کسی صورت مخفی نہیں رہ سکیں۔

Kitab Nagri Special

"اسے رونا چاہیے۔"جویریہ کے کہے الفاظ انل کے ذہن میں گونجے۔وہ اپنے سامنے کھڑے دران کی آنکھوں میں زندگی میں پہلی بار نمی کا احساس دیکھ رہا تھا۔تڑپ کر اس کے قریب ہوا۔

"دران کم از کم یہاں اس رشتے میں تو خود کو تکلیف مت دے یار۔ "

انل کی بات پر وہ جو آدھی سگریٹ کو زمین پر پھینک کر اسے پاؤں سے مسل رہا تھا۔سر مزید جھکا لیا۔اٹھاتا بھی کیسے انل آنسوؤں سے بھری آنکھیں دیکھ لیتا۔

"دران سن رہا ہے اوپر دیکھ یار "

وہ کندھے جھنجوڑ رہا تھا۔

"ارے یار مت کر اتنا ظلم خود پر کیوں کر رہا ہے ایسا؟ "

"کیا بکواس کرتے جا رہے ہو کیا کر رہا ہوں میں؟ کونسا ظلم؟ "

غصے سے سرخ ہوتا چہرہ جھٹکے سے اوپر اٹھایا۔آنکھیں متورم تھیں۔لب سختی سے بھینچے ہوئے تھے۔

"محبت کرنے لگے ہو جویریہ سے اور تھپڑ ماروں گا اگر اب کی بار یہ کہا کہ نہیں کرتے ہو۔ "

انل بن چکا تھا وہ جو ہر دفعہ اس کی محبت میں بن جاتا تھا۔اس کا ہر رشتہ۔دران نے چند سکینڈ انل کی نم ہوتی آنکھیں دیکھیں پھر سرعت سے رخ دوسری طرف موڑ لیا۔چند سکینڈ کی خاموشی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"اس کو دیکھ کر دل کو سکون ملنے لگا ہے۔ کہیں بھی ہوں اس کا خیال آتا ہے بار بار۔ وہ ہر وقت حواسوں پر ذہن پر سوار رہتی ہے۔ پاس آتی ہے تو پورے وجود میں عجیب سی میٹھی سنسنی دوڑنے لگتی ہے۔ اسے چھونے کی پاس جانے کی خواہش دل میں مچلنے لگتی ہے۔ "

وہ کھوئے لہجے میں متواتر بول رہا تھا اور انل اس کے بالکل پیچھے کھڑا تھا۔

"میرا دل شدت سے یہ خواہش کرنے لگا ہے کہ وہ میرے پاس رہے ہمیشہ, مجھ سے بہت باتیں کرے, مسکرائے, حکم چلائے۔ محبت جتائے, خیال رکھے۔ اگر اس سب احساسات کو محبت کہتے ہیں تو ہاں۔۔۔۔۔۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو مجھے اس سے محبت ہو گئی ہے۔ "

وہ ہر بار کی طرح اپنے دل کی ہر بات اس کے سامنے کھول کر رکھ چکا تھا۔

"تو پھر اسے کیوں چھوڑ رہے ہو؟ "

انل نے بازو پکڑ کر دران کا رخ زبردستی اپنی طرف موڑا۔

"صرف میرے محبت کرنے سے کیا ہو گا؟ "

استہزائیہ پھیکی سی مسکراہٹ تھی۔

"مطلب؟ "

انل نے حیرانگی سے آبرو اچکائے۔

Kitab Nagri Special

"مطلب یہ کہ وہ میری قید سے رہائی چاہتی ہے۔ "

پھیکی سی مسکراہٹ اور گہری کی جس کے پیچھے درد چھپا تھا۔انل اب کی بار کچھ نہیں بول پایا۔اس کے چہرے اور آنکھوں سے جھلکتی اس کے دل کی تکلیف اس کی محبت اور جویریہ کی بے اعتنائی کی گواہ تھی۔

"کل وکیل کو ڈائیورس پیپر کے لیے کہہ دینا۔بس چند دن اور۔میں اسے اور تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔ "

آہستگی سے کہا اور قدم پورچ کی طرف بڑھا دیے۔سورج مکمل ڈوب چکا تھا اور درانگ ولا س کے لان میں جگمگاتی روشنیاں سجاوٹ کے حسن کو اور دوبالا کر رہی تھیں۔سفید، ہلکے زرد اور ہلکے گلابی رنگ کے پھولوں لی نفیس سجاوٹ آنکھوں کو خیرہ کر دینے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

کمرے میں چھائی خاموشی اس کے وجود میں چھائی خاموشی سے کم تھی۔ڈریسنگ روم کی بائیں جانب پوری دیوار میں نصب آئینے کے سامنے جامنی جوڑے میں ملبوس وہ کسی مجسم کی طرح بیٹھی تھی۔

بالکل پاس کھڑی میک اپ آرٹسٹ رات کی تقریب کے لیے اس کے چہرے پر سنگھار کرنے میں مصروف تھی۔

"آپ مجھے آزاد کب کر رہے ہیں؟بنا مقصد کب تک قید میں رہنا ہوگا مجھے یہاں؟ "

"بہت جلد۔ "

Kitab Nagri Special

دل میں ایک درد کی لہر پھر سے اٹھی۔ آنکھوں میں نمی کا احساس ہونے لگا۔ اس سے پہلے کے آنسو چھلک جاتا وہ سرعت سے لڑکی کا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے سیدھی ہوئی۔

"ایک منٹ۔ "

لڑکی ہاتھ میں پکڑے برش کو لے کر حیرت سے سیدھی ہوئی جبکہ وہ اب آگے ہو کر ڈرسینگ میز پر سے ٹشو اٹھائے نم ہوتی آنکھوں کے آنسو اس میں جذب کر رہی تھی۔

"میم سب ٹھیک ہے؟ "

میک اپ آرٹسٹ اس کے بار بار آنکھیں پونچھنے پر پریشان ہو کر پوچھ رہی تھی کیونکہ وہ یہ عمل تیسری بار دہرا رہی تھی۔ جویریہ نے زبردستی مسکراہٹ کو چہرے پر سجا کر سر اثبات میں ہلایا۔

"جی۔ "

"اگر آپ کچھ دیر ریسٹ چاہ رہی ہیں تو میں رُک جاتی ہوں کوئی مسئلہ نہیں۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ ملائم لہجے میں کہتے ہوئے پیچھے ہوئی۔ جویریہ کا یوں بار بار نم ہوتی آنکھوں کو پونچھنا اور اترا سا چہرہ اس سے مخفی نہیں تھا۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں۔ پارٹی شروع ہونے والی ہے پھر دیر ہو جائے گی۔ پلیز آپ کریں اپنا کام۔ "

"اوکے میم۔ "

Kitab Nagri Special

وہ سراسیمگی میں سر ہلاتی پھر سے جویریہ کے چہرے پر جھک گئی۔

کیوں دل اتنا کمزور ہو رہا ہے۔ مجھے کمزور نہیں ہونا اللہ۔ اے اللہ۔ اے میرے خدا مجھے مضبوط کر دے میں اس دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر کمزور نہیں پڑنا چاہتی۔

"ایک دفعہ بات تو کر لے اس سے۔ کیا پتا وہ طلاق نہ دے" دل کی بازگشت نے کانوں تک سفر کیا تو ذہن فوراً چوکنا ہوا۔

"نہیں بالکل نہیں کیا وہ سوچے گا نہیں کہ میں کیوں نہیں لے رہی طلاق؟" ذہن نے فوراً دل کو سرزنش کیا۔

مجھے دل کڑا کرنا ہے۔ کیا ہوا وہ نہیں۔ کیا ہوا اس کا نام نہیں۔ دل نے صرف اس سے محبت کی ہے اور اسی سے کرتا رہے گا۔ میں کبھی شادی نہیں کروں گی۔ آنکھیں پھر سے ڈبڈبا گئیں لیکن دل نے فیصلہ کر لیا تھا۔ اب کی بار اس نے آنسو اندر انڈیل لیے۔

☆☆☆☆☆

لاہور سٹیشن کی پٹڑی پر چلنے کو تیار کھڑی ٹرین سیٹی بجا رہی تھی جس کی آواز گرد و نواح کے علاقوں میں گونج رہی تھی۔

انہیں تنگ گلیوں میں موجود احمد بیگ کا یہ چھوٹا سا گھر میں اس وقت شام کی چائے کا وقت تھا۔ برآمدے کا پنکھا پوری رفتار سے چل رہا تھا۔ پنکھے کے بالکل نیچے رکھی کرسی پر دران سر جھکائے کتاب کے مطالعے میں مگن تھا۔

Kitab Nagri Special

بوسیدہ سی سفید ڈریس شرٹ کے نیچے جینز پہنے, آستئین کو کہنیوں تک موڑے وہ کتاب کو پڑھنے میں محو تھا اور کچن میں برتنوں کے بجنے کی آوازیں احمد صاحب کی کچن میں موجودگی کی نشاندہی تھیں۔

لاہور آئے اسے ایک سال چھ ماہ ہو چکے تھے۔اس سارے عرصے میں وہ نہ صرف قرآن حفظ کر چکا تھا بلکہ تجوید اور تلاوت بھی سیکھ چکا تھا۔ سٹیشن کے قریب ایک جم میں نوکری مل گئی تھی اور احمد صاحب کے گھر میں ایک کمرہ اور تین وقت کا کھانا بس یہی اب اس کا مرکز تھا۔

"وہ تمہیں تلاش کر رہے ہیں۔ "

احمد صاحب کی آواز پر اس نے سر اوپر اٹھایا۔وہ ہاتھ میں اخبار اور چائے کی ٹرے تھامے کھڑے تھے۔

"جانتا ہوں۔ "

دران نے متوازن لہجے میں جواب دیا اور پھر لاپرواہی سے سر کتاب پر جھکا دیا۔اسفند ملک نے اخبار میں اس کی گمشدگی کا اشتہار دیا تھا۔ایک سال اور چھ ماہ کا عرصہ ان لوگوں نے اس آس پر گزار لیا تھا کہ شاید وہ خود لوٹ آئے گا۔

"کیا رشتہ ہے ان سے؟ "

احمد صاحب اخبار کو میز پر رکھتے ہوئے سامنے بیٹھے اور چائے کا کپ دران کی طرف بڑھا دیا۔

"لالچ کا۔ "

Kitab Nagri Special

چائے کا کپ تھامے کڑواہٹ بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"لالچ کے ساتھ خون کا بھی تو ہو گا؟ "

وہ دھیمے سے مسکرائے۔

"نہیں پتا۔ "

دران نے بیزاری سے جواب دیا۔ناک نفرت سے چڑھائے کتاب کو بند کیا۔

"دیکھو اگر یہ سوچ رکھتے ہو کہ بنا کسی رشتے ناطے کے ساری عمر گزار لو گے تو ہاں صیح سوچ ہے۔ گزار لو گے لیکن یہ یاد رکھو زندگی گزارنے میں اور جینے میں بہت فرق ہے برخوردار۔ "

احمد صاحب کی آواز پر دران نے جھکا سر آہستگی سے اٹھایا اور ان کے چہرے کی طرف دیکھا۔وہ چائے کا گھونٹ بھر رہے تھے۔لبوں سے کپ ہٹا کر دران کے چہرے کی طرف دیکھا

"زندگی فقط گزارنے والے لوگ اللہ کی اس نعمت کی ناشکری کرتے ہیں جو ہمیں صرف ایک بار ملتی ہے۔ "

وہ انگلی کھڑی کرتے ہوئے وثوق سے بولے۔دران نے نظریں جھکائیں اور کپ لبوں سے لگایا

"زندگی جی جانے کا نام ہے اور زندگی جینے کے لیے ہمیں رشتوں کو ساتھ لے کر چلنا ہوتا ہے۔خونی, روح, دل اور احساس کے رشتے۔ "

وہ دران کی آنکھوں میں جھانک رہے تھے جو ہمیشہ کی طرح بس صرف ان کو سننے میں مصروف تھا۔

Kitab Nagri Special

"خونی رشتے تمھارے ماں باپ, بہن بھائی اور تمھاری اولاد, احساس کے رشتے تمھارے احباب اور دل اور روح کا رشتہ تمھاری بیویاں۔ یہ سب رشتے زندگی جینا سکھاتے ہیں۔ان سے الگ ہو کر زندگی جینا بہت کٹھن ہے۔ "

وہ لب بھینچے مسکرائے, دران نے پر سوچ نگاہ ان پر ڈالی۔

"اگر ان میں سے ایک بھی رشتہ تمھارے پاس ہے تو لوٹ جاؤ۔ تم زندگی کو فقط گزار کر ضائع کر رہے ہو جب بوڑھے ہو جاؤ گے تو پھر احساس ہو گا کہ میں نے زندگی صرف گزار کر کتنی بڑی غلطی کی۔ "

دران حیرت سے ان کی طرف دیکھ رہا تھا اور ان کی باتیں سہل ے کے بعد اسے جس ہستی کا سب سے پہلا خیال آیا وہ انل تھا۔

"لوٹ جاؤ بیٹا وہ انتظار کر رہے ہیں۔ "

احمد صاحب کی آواز کانوں میں پڑ رہی تھی۔ وہ اسے جانے کے لیے کہہ رہے تھے وہ سر جھکائے بیٹھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆☆

سیاہ آسمان پر چمکتا چاند اور روشنیوں میں دمکتا درانگ ولاس کا یہ لان دونوں کی خوبصورتی آج رات ہوش ربا تھی۔ جہاں آسمان میں ستارے جھلملا رہے تھے وہیں درانگ ولاس میں بھی ہالی وڈ اور ڈرامہ انڈسٹری کے بہت سے خوبصورت ستارے جھلملا رہے تھے۔

Kitab Nagri Special

انہی خوبصورت دمکتے چہروں اور رنگ برنگ لباسوں میں ملبوس ستاروں میں دران ہلکے مسٹڈ بوسکی کے کرتا شلوار میں گہری بھوری مردانہ شال کو گلے کے گرد گھمائے جہاں بہت منفرد لگ رہا تھا وہاں اپنے اس حلیے میں آج ہر نگاہ کا مرکز بنا ہوا تھا۔ تقریب اپنے عروج پر تھی۔ اونچے سروں میں بجتی موسیقی, قہقہے, باتیں سب مگن تھے ۔

کھانے کے بعد برھان اور سبرینا ریسپیشن کیک کاٹ چکے تھے۔ دران جو ایک کونے میں کھڑا دوسری سگریٹ ختم کر چکا تھا اب جلتا آدھا سگریٹ میز پر رکھی ایش ٹرے پر رگڑا اور جویریہ کی تلاش میں نگاہیں دوڑائیں۔

وہ تقریب میں موجود تھی اس کا احساس اس کے لان میں قدم رکھتے ساتھ ہی ہو گیا تھا لیکن اس نے تب سے لے کر اب تک ایک نگاہ بھی جویریہ پر نہیں ڈالی تھی۔ آج اس پر نگاہ ڈالنا اس کی قید میں رہائی کی رکاوٹ بن سکتا تھا۔

پورے لان میں گھومتی نگاہیں اس کے وجود پر آکر تھمی تو دل زور سے دھڑکا۔ گہرے جامنی قمیض, اور کیپری میں ملبوس ہم رنگ بھاری بھر کم دوپٹہ ایک کندھے پر ٹکائے وہ سبرینا کے ساتھ باتوں میں مگن تھی۔ بالوں کو سیدھا کرنے کے بعد ایک طرف مانگ کو بل ڈال کر کندھے پر گرائے وہ بار بار دوسرے کندھے پر موجود دوپٹے کو سنبھال رہی تھی۔ دران نے گہری سانس خارج کی ایسے جیسے کوئی دل کے اندر اٹھتی حسرت کو دبائے۔ قدم آہستگی سے اس کی طرف بڑھائے۔

بظاہر تو وہ سبرینا سے باتوں میں مگن تھی لیکن دل اس آنے والے لمحے کے خوف سے لرز رہا تھا اور پھر جیسے ہی دران کو اپنی طرف آتا دیکھا گلا خشک ہونے لگا۔ اللہ مجھے ثابت قدم رکھنا۔ مجھے مضبوط رکھنا۔

"جویریہ بات سنو۔ "

Kitab Nagri Special

چند سکینڈ کے بعد وہ اس کے اور سبرینا کے پاس کھڑا اسے رعب سے بلا رہا تھا۔ آنکھ اٹھا کر ضبط سے اس کی طرف دیکھا اور پھر دوپٹے کو کندھے پر سنبھالتی ہوئی اس تک آئی۔ جیسے ہی اس کے قریب پہنچی دران آگے چل دیا اب وہ متوازن قدم اٹھاتی اس کی تقلید کر رہی تھی۔ کچھ دور کیمروں کے پاس جا کر وہ رکا اور پھر پلٹا۔ جویریہ نے اٹکی سانس بمشکل بحال کی۔

"میں جھگڑے کی شروعات کروں گا پھر تم ساتھ دینا۔ اوکے "

آہستگی سے قریب ہو کر کہا وہ ضبط سے سر ہلا گئی۔ دل میں بڑھتی گھٹن اور گلے اٹکتا آنسوؤں کا گولہ وہ ضبط کی رسی کو تھامے ہوئی تھی۔

"بکواس بند کرو اپنی۔ "

دران کی رعب دار گونج سے ارد گرد کتنے ہی لوگ ایک ساتھ متوجہ ہوئے۔ وہ غصے سے سرخ ہوتا چہرہ لیے جویریہ کے سامنے کھڑا تھا۔ جویریہ نے چہرہ اس کی طرف اٹھایا۔

"اتنے دن سے تمہیں بار بار ایک ہی بات سمجھا رہا ہوں۔ تمہیں وہ سمجھ نہیں آ رہی۔ "

دران کی اگلی دھاڑ پر جہاں سارے کیمرے اس کی طرف گھومے تھے وہاں لان میں سکتا چھا گیا تھا۔ جویریہ کی آواز گھٹ گئی تھی۔ دل میں دھواں بھر گیا تھا اور آنکھیں بس نمکین پانی سے بھرنے ہی والی تھیں۔

"دران کیا کر رہے ہو۔ پاگل ہو گئے کیا؟ "

اسفند ملک ایک دم سے آگے بڑھے اور قریب آتے ہی دران کے کندھے کو تھاما۔

Kitab Nagri Special

"آپ چپ رہیں۔ اس لڑکی نے میرا جینا حرام کر دیا ہے۔ جب سے ہماری شادی ہوئی ہے ایک دن بھی سکون کا نہیں گزارا میں نے۔ "

دران نے خونخوار نگاہ جویریہ کے جھکے سر پر گاڑے غراتے ہوئے کہا۔ چاروں طرف دبی دبی سرگوشیاں ہونے لگی تھیں۔

"دران کیا کر رہے ہو۔ جویریہ بیٹا اندر جاؤ۔ "

اسفند ملک نے دران کا بازو تھاما اور جویریہ کو اندر جانے کا اشارہ کیا۔

"نہیں جائے گی یہ اندر۔ "

دران نے ایک جھٹکے سے بازو چھڑا دیا اور جویریہ کو دونوں کندھوں سے تھام کر قریب کیا۔

"کیا مسئلہ ہے؟ تم کچھ کیوں نہیں بول رہی ہو۔ "

دران نے اس کے کان میں آہستگی سے کہا اور ایک جھٹکا دے کر اپنے سامنے کیا۔ جیسے ہی جھٹکا ملا جویریہ کی آنکھوں میں اٹکے آنسو ایک دم سے لڑھک کر گال پر گرے۔ اس کے چہرے پر نگاہ جاتے ہی وہ جو اداکاری کے جوہر دکھا رہا تھا ایکدم سے ساکن ہو گیا۔

وہ رو رہی تھی۔ آنسو متواتر گال پر بہہ رہے تھے۔ وہ اس کی دھڑکن میں جو بسنے لگی تھی وہ اس کے سامنے کھڑی آنسو بہا رہی تھی۔ دران نے اس کے بازو کو تھام کر ایک جھٹکا دیا اور سینے سے لگا کر بازوؤں میں بھینچ لیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

سب کچھ گھڑی بھر میں ہی تھم گیا, وقت جو بھاگ رہا تھا اب دھیرے سرکنے لگا۔ روح جو پل پل بکھر رہی تھی سمٹ گئی۔

دران کی مضبوط بانہوں کے حصار میں وہ حیرت سے دنگ پوری آنکھیں کھولے کھڑی تھی۔ گال اس کے سینے سے اوپر اس کے مضبوط کندھے سے لگا تھا اور دھڑکنیں اپنی رفتار کم چکی تھیں۔

بے یقینی, بے اختیاری, ایک خواب جیسا احساس۔ ایک طلسم کے سحر میں جکڑے لمحے جیسا احساس۔ ایسا ناقابل یقین خواب جس کے ٹوٹ جانے کا خوف ہو مگر یہ خواب نہیں تھا دران کا سانس لینا, اس کے دل کا دھڑکنا, اس کا لمس, اس کی خوشبو وہ سب محسوس کر رہی تھی۔

یہ وہ لمحہ تھا جب وہ خود سے کیا ہر وعدہ بھولے ایک روایتی عورت کا روپ دھار گئی۔ وہ عورت جس کو خدا نے محبت کی مٹی سے سینچا اور نرم دل اس کے سینے میں رکھ دیا۔ وہ بہت مضبوط بن کر یہاں تک آئی مگر دل عین وقت پر بغاوت کر گیا۔ دغا دے گیا۔

ہاں یہ سچ تھا کہ دران سے کی اس لازوال محبت کا اعتراف مشکل تھا, اپنے سالوں کے انتظار کا اقرار مشکل تھا لیکن دل کہاں دماغ کی سنتا ہے۔ خاص طور پر تب جب وہ خود سر ہو جائے۔

سامنے کھڑا وہ شخص اس کی دسترس میں ہو کر بھی اس کی سوچ سے کہیں اونچا تھا۔ دران کو یہ باور کروانے کے لیے کہ وہ ویسی نہیں ہے جیسا وہ اسے سمجھ رہا ہے, اس نے خود پر, دل پر, جذبات پر ہزاروں بند باندھ لیے تھے۔ برسوں سے اس کی ایک ملاقات کی یادوں کے سہارے جینے والی نے یہ بے پناہ محبت اپنے ہی اندر ایسے چھپا لی تھی کہ وہ خود اب اس بات سے انکاری تھی کہ اسے دران سے محبت ہے۔

Kitab Nagri Special

انسان چاہے خود سے بہت مضبوط بن جائے۔ پر عزم ہو کر اپنے فیصلوں پر ڈٹ جائے لیکن اس کے دل کا ہر راز، ہر بھید وہ جانتا ہے جس کے پاس سب اختیارات ہیں۔ انسان کے مضبوط بننے سے کچھ نہیں ہوتا۔ وہ جب چاہے کسی کو بھی کسی لمحے کمزور کر دے۔ وہ مالک ہے کل کائنات کا اور اس وقت بھی جو کچھ ہوا وہ ان دونوں کے اختیار میں نہیں تھا۔ یہ سب تو اس کے اختیار میں تھا جو عرش پر جوڑے بناتا ہے۔

تم نہیں جان سکتی کہ دنیا میں انگنت چلتے پھرتے وجود میں سے کس وجود کی پسلی سے لی گی ٔمٹی سے تمہیں سینچا گیا ہے۔ تمہیں کیسے، کب اور کیونکر تمھارے اس مجازی خدا سے ملانا ہے۔ اس سب کی خبر تمہیں نہیں اس ذات کو ہے جس نے کائنات کے اس نظام کو چلا رکھا ہے۔ تم چاہے اس نازک دل کے ساتھ مضبوط بنتے ہوئے ہزار نفی کر و اس ساتھ کی جس کے وجود سے لی گئی مٹی سے ہی تمھارا وجود اس دنیا میں آیا ہے لیکن اگر تم سچی عورت ہو جس کا دل نرم اور حساس ہے جیسا اللہ چاہتا ہے تو تم کبھی اپنے اس جوڑ کے وجود سے منکر نہیں ہو سکتی۔ تم اسی میں سے سینچی ہو تمہیں اسی سے ملنا ہے، وہ تمھاری تکمیل ہے اور یہی وہ نظام ہے جو اس پاک ذات نے تشکیل دیا ہے۔ آدم اور حوا سے چلا یہ سلسلہ ازل سے ہے ابد تک رہے گا۔ دنیا میں ہر وجود کو جوڑوں کی صورت میں پیدا کیا گیا ہے ان کا ملن لازم ہے۔ کب، کہاں، کیسے، کیونکر، کس وقت یہ سب وہ جانتا ہے جس نے اس نظام کو تشکیل دیا اور وہ اللہ ہے۔

تمہیں الگ کرنا ہے یا اس جوڑی کو ابدی بنا کر جنت میں تمہیں اس کے تخت کی ملکہ بنانا ہے صرف وہ جانتا ہے۔

Kitab Nagri Special

دران نے جس لمحے اسے خود سے لگایا وہ ایک ایسے پتلے کی مانند تھی جس کی جان کے آخری پل سامنے کھڑے اس جادوگر کی مٹھی میں تھے۔ وہ ڈھے جاتی اگر دران اسے خود میں سمیٹ نہ لیتا جیسے ہی حواس بحال ہوئے اس کا پورا وجود دل بن کر دھڑکا۔ دران کا اس کے گرد باندھا بانہوں کا یہ حصار ویسا نہیں تھا جیسا اداکاری میں ہوا کرتا تھا۔

وہ تو اسے خود میں سمیٹ کر اپنی دھڑکنوں سے اس کی دھڑکنوں کو چھو رہا تھا۔ بالکل خاموش اسے خود سے لگائے وہ ہر بات بھولے ہوئے تھا۔

اردگرد کھڑے لوگ جو کچھ دیر پہلے دران کے یوں برہم ہونے پر معنی خیز سرگوشیاں کر رہے تھے۔ اب ششدر کھڑے اس منظر کو تاک رہے تھے۔

انگنت کیمرے جو ایک سنسنی خیز خبر کے طور پر اس منظر کو قید کرنے میں لگے تھے اب اس دلفریب منظر کو کیمروں میں قید کر رہے تھے۔ جہاں نفرتوں سے بھرے دل جل کڑھ گئے وہاں کچھ لوگ اس دلفریب منظر پر بے اختیار مسکرا اٹھے۔

کچھ پل پہلے دران کی دھاڑ نے پر چھائی خاموشی اب شوخ سیٹیوں اور تالیوں کی گونج میں تبدیل ہو گئی۔ چاروں جانب سے قہقہے اور معنی خیز محبت بھرے جملے گونج رہے تھے۔

دران ملک جو اپنی بیوی پر گرجا تھا اس کی آنکھ سے بہتا ایک آنسو دیکھ کر سب بھلا دیا۔ "واہ محبت ہو تو ایسی۔"

وہ جو بے اختیار ہی اسے خود میں سمیٹ گیا تھا اب ہوش آنے پر احساس ہوا کہ وہ تو دنیا کے سامنے اپنے رشتے کو کمزور ظاہر کرنے والے تھے لیکن یہاں تو سب الٹ ہو گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

آہستگی سے جویریہ کے گرد بندھی بانہوں کی گرفت ختم کی اور الگ ہوا۔وہ سر جھکائے ہوئے تھی, حیرت, بے یقینی چہرے پر اب بھی رقم تھی۔

دران نے اس سے الگ ہو کر خجل ہوتے ہوئے اپنی شال درست کی۔تالیاں پیٹتے لوگوں کے معنی خیز جملوں پر وہ ہونقوں کی طرح مسکرا دیا۔

دران کی سب سے پہلی نگاہ منہ کھولے کھڑے انل پر پڑی۔دران کے دیکھتے ہی اس نے کچھ اس طرز سے دیکھا جیسے پوچھ رہا ہو۔"یہ کیا تھا سب؟ "

سب لوگ اس بات کو معمولی جھگڑا گردانتے ہوئے اب پھر سے اپنی اپنی باتوں میں مشغول ہو گئے۔پریشان اگر تھے تو وہ دو دل جو بن کہے ایک دوسرے کو بہت کچھ کہہ گئے۔

بعض اوقات خاموشی کی زبان آپ کی بولتی زبان سے زیادہ خوبصورت ہوتی ہے۔دران کی خاموشی نے جو کہا وہ اس کے وجود میں ایک ایسی زندگی کی لہر دوڑا گیا کہ وہ خود حیران تھی۔لرزتے دل اور وجود کے سنگ قدم اٹھاتی وہ واپس سبرینا کے پاس آئی۔جہاں جہاں سے گزری۔مختلف آوازیں تھیں جو کانوں میں پڑ رہی تھیں۔

"کیا ہوا تھا ڈانٹ کیوں رہا تھا؟ "

"ہوا کیا تھا سب خیریت ہے نہ؟ "

"دران کا غصہ تو بہت مشہور ہے لیکن تم خوش قسمت ہو تمھارا ایک آنسو نہیں برداشت ہوا اس سے۔ "

اس طرح کے ہزاروں جملے کانوں میں پڑ رہے تھے لیکن حقیقت سے سب نہ آشنا تھے۔

Kitab Nagri Special

☆☆☆☆☆

وہ سامنے کرسی پر بیٹھے دران کو گھور رہا تھا۔رات کے تین بج رہے تھے لان میں چند گھنٹے پہلے والی چہل پہل کا نام و نشان تک نہ تھا۔

لان کی اس خاموشی میں اب صرف دو نفوس موجود تھے۔سوئمنگ پول کے پاس لگی سفید کرسیوں پر آمنے سامنے بیٹھے تھے۔دران سر کے بالوں کو دونوں ہاتھوں میں جکڑے بیٹھا تھا اور انل ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ کو ٹکائے اسے گھور رہا تھا۔اسفند ملک کچھ دیر پہلے ہی ان دونوں کے پاس سے اٹھ کر گئے تھے۔ان کے جانے کے بعد انل مکمل طور پر اس کی طرف متوجہ ہوا جو پریشان حال بیٹھا تھا۔

"کیا تھا یہ سب ؟"

انل کے سوال پر دران نے ہاتھوں میں جکڑے بالوں کو چھوڑا اور اس کی طرف دیکھا۔بال پل بھر میں بکھر کر ماتھا ڈھک گئے۔بلاوجواز چہرے پر ہاتھ پھیرا اور پھر مصنوعی حیرانگی ظاہر کی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا سب ؟"

"واہ کیا سب۔او بھئی یہ جو ہوا آج تقریب میں یہ سب ؟ "

انل نے ٹھوڑی کے نیچے رکھا ہاتھ ہوا میں اٹھائے طنزیہ کہا

"پوچھ تو ایسے رہے ہو جیسے دیکھا نہیں کہ کیا ہوا "

"دیکھا تو ہے لیکن یہ سب وہ تو نہیں تھا جو تم نے مجھ سے کہا تھا۔"

Kitab Nagri Special

"کیا کہا تھا میں نے؟ "

بڑے رعب سے پوچھا۔

"لو سن لو جناب وہ بھی بھول گئے کہ کیا کہا تھا مجھے۔ "

انل نے معنی خیز لہجے میں کہتے ہوئے استہزائیہ قہقہ لگایا۔دران نے اس پر سے نگاہیں ہٹائے سوئمنگ پول کے لہریں بناتے پانی پر ٹکادیں۔

"وہ رو رہی تھی۔ "

کھوئے لہجے میں جواب دیا۔گہری سانس خارج کی پھر رخ انل کی طرف موڑا۔

"مجھ سے برداشت نہیں ہوا۔ "

گمبھیر لہجے میں اپنے کمزور پڑ جانے کا اعتراف کیا۔انل کے چہرے پر ایک دم خوشگواریت ظاہر ہوئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آئی لو یو " (i love you)

چہک کر کہتا وہ بتیسی نکالے اب دران کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"سچ پوچھو تو مجھے بہت بہت اچھا لگا۔مطلب تمہیں یوں محبت میں دیکھ کر دل سے خوشی ہو رہی ہے مجھے۔ "

انل کی خوشی اس کے لہجے سے بھی جھلک رہی تھی۔دران کے چہرے پر سنجیدگی اور اضطراب ہنوز قائم تھا۔

"کیوں ہے اتنا پریشان کچھ غلط نہیں کیا تم نے سب ٹھیک تھا۔تم محبت کرتے ہو وہ بیوی ہے تمھاری۔۔۔ "

Kitab Nagri Special

"بات یہ نہیں ہے۔"

دران نے بھنویں پریشانی میں اکٹھی کیں۔

"اس نے کہا کہ وہ مجھ سے,اس قید جیسی زندگی اور کانٹریکٹ میرج سے نجات چاہتی ہے پھر اس کی آنکھوں میں آنسو کیوں آئے۔"

"سمپل وہ جھوٹ بول رہی تھی تم سے۔"

انل نے برجستہ جواب دے کر کندھے اچکائے۔

"میں اس کی سوچ پرکھ نہیں پاتا وہ بہت بہت مضبوط اعصاب کی مالک ہے۔اسے خود پر اتنا قابو ہے کہ وہ اپنی سوچ کو اپنے ذہن پر حاوی نہیں ہونے دیتی لیکن کچھ دیر پہلے اس کا رونا۔۔۔سمجھ سے باہر ہے۔"

"کیا سمجھ سے باہر ہے؟او میرے بھائی محبت ایسے ہی گھٹنوں کے بل گرادیتی ہے۔اب اپنی مثال لے۔کیا تھا تو اور کیا بن گیا۔"

"کیا بنا ہوں۔"

دران نے آبرؤاچکائے۔

"جورو کا غلام۔۔۔جو اپنی بیوی کا ایک آنسو بھی نہیں دیکھ سکتا۔"

"بکواس بند کر۔"

Kitab Nagri Special

"او بھئ یہ کوئی بکواس نہیں ایک دم سچی بات ہے۔وہ لڑکی دنیا میں واحد ہو گی جس کے سامنے تمھاری ساری اکڑ ختم تھی۔ "

انل نے بڑے وثوق سے بات کی اور کرسی کے بازو پر ہاتھ مارا۔

"دیکھو یہ بلاوجہ کے خول ختم کرو دل نے اسے قبول کر لیا ہے اب تم بھی کرو۔ "

دران نے اس کی بات پر سر ہوا میں مارا۔

"کیسے کر لوں قبول میں جس کو یہ تک نہیں پتا کہ میں ہوں کون؟خود میں ہی الجھا ہوا اب اس کو خود میں الجھا لوں۔ "

"دران تم وہ ہو جو ہو۔مجھے ایسا لگتا ہے جو تم نے خود کے گرد ایک یہ حصار بنا لیا ہے۔یہ حصار، یہ اکیلا پن یہ خود پر تمھارا ظلم یہ سب وہی ختم کرے گی۔ "

"اگر میری حقیقت سن کر وہ مجھ سے دور ہو گئی۔دیکھا نہیں کتنی مذہبی ہے وہ اور میں ایک گناہ سے تشکیل میں آیا وجود۔ "

دران کی پیشانی پر گہرے ہوتے بلوں کے ساتھ آواز میں چبھتا کرب بھی بڑھ رہا تھا۔انل نے اس کی بات پر ایک دم سے کرسی سے جوڑی اپنی پشت سیدھی کی اور آگے ہوا۔

Kitab Nagri Special

"گناہ سے تشکیل میں آیا وجود بذات خود اپنی تشکیل کا ذمہ دار کیسے ہو سکتا ہے؟ دران تم اس سوچ کے ساتھ جیتے رہے تو ایک دن میرے سوا تمھارا کوئی نہیں ہو گا اور میں سب ہو سکتا ہوں لیکن تمھارا خونی رشتہ نہیں ہو سکتا۔
"

"مجھے اس سے محبت نہیں کرنی تھی۔ نہ خود کمزور ہونا تھا اور نہ اسے کرنا تھا۔ "

دران نے لب بھینچے پھر سے چہرے کا رخ دوسری طرف گھمایا۔

"جو کچھ ہو جائے اس پر پچھتانے سے اچھا ہے کہ اسے اپنایا جائے۔ اگر کچھ برا ہوا تو معافی مانگ لی جائے اور اگر کچھ اچھا ہو تو اس میں خوش ہوا جائے۔ "

انل نے بڑے تحمل سے ٹھہر ٹھہر کر بات مکمل کی اور اپنی جگہ سے اٹھا۔

"میں جا رہا ہوں سونے۔ وہ جو میرے پیچھے لگا دی ہے۔ صبح اس کے ساتھ تمھاری انوسٹیگیشن بھی شروع کرنی ہے۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انل نے ایک دم سے پیشانی پر شکن ڈالے جیسیکا کا ذکر کیا اور پھر کرسی سے اٹھا۔

"میرا خیال ہے یہاں بیٹھ کر اندازے لگانے کے بجائے تمھیں کمرے میں جا کر اس سے پوچھ لینا چاہیے کہ کیوں روئی تھی تم؟ اور ساتھ اس کو بھی بتانا چاہیے کہ تمھارے رونے پر میں نے تمھیں گلے کیوں لگایا۔ "

انل نے شرٹ درست کرتے ہوئے متوازن لہجے میں مشورہ دیا اور پھر قدم پورچ کی جانب بڑھا دیے۔

☆☆☆☆☆

Kitab Nagri Special

دھاڑ کی آواز پر کمرے کا دروازہ کھلا۔ وہ جو کچھ دیر پہلے ہی دروازے سے دوری ہوئی تھی۔ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنے سامنے شرب میں دھت کھڑے شخص کو دیکھ رہی تھی۔

لی تاؤ اسے اپنے گاؤں میں لے آیا تھا اور آتے ہی ایک کمرے میں بند کر دیا تھا۔ آج دوسرے دن ہی وہ اس کے کمرے میں کسی آدمی کو بھیج چکا تھا۔ آدمی خباثت سے مسکراتا ہوا اور لڑ لکھڑاتے قدموں کو سنبھالتا ہوا اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔

آدمی کے اپنی طرف بڑھتے قدموں سے وہ کمر پر بندھے ہاتھوں میں پکڑے کانٹے (فورک) پر گرفت مضبوط کر رہی تھی جو اس نے کچھ دیر پہلے لی تاؤ کی اس آدمی کے ساتھ گفتگو سنتے ہی پلیٹ میں سے اٹھا لیا تھا۔

وہ کچھ دیر پہلے ہی کمرے میں موجود کھڑکی کے باہر اپنے دوپٹوں کو بھی باندھ چکی تھی۔ لی تاؤ کو اس کھڑکی سے کوئی خدشہ شاید اس لیے نہیں تھا کہ کھڑکی کے پار نیچے گہری کھائی تھی کیونکہ یہ مکان اونچی پہاڑی پر تھا۔

آدمی جیسے ہی اس کے قریب پہنچا اس نے فوراً پہلا وار اس کی ران پر کیا کانٹے کے اس کی جلد میں پیوست ہوتے ہی اس نے اس پر اور وزن ڈالا۔ وہ فلک شگاف چیخ لگا کر جیسے ہی لوٹ پوٹ ہوا اس نے فوراً بند دروازے پر ایک نگاہ ڈالی اور کھڑکی کی طرف بھاگی۔

☆☆☆☆☆

کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز کے ساتھ ہی جویریہ نے کھلی آنکھیں زور سے بند کیں۔ تو آخر وہ کمرے میں آ ہی گیا۔ وہ کمفرٹر کو سر تک تانے بیڈ پر لیٹی اسی کے آنے کے انتظار میں تھی جو تقریب کے بعد سے نظر نہیں آیا تھا۔

Kitab Nagri Special

کمرے میں آکر وہ کپڑے تبدیل کرنے کے فوراً بعد بستر میں لیٹ تو گئی تھی مگر آج رات نیند کس کو آسکتی تھی۔ عجیب بے کلی تھی۔ بے چینی۔ وہ کمرے میں آئے گا تو کیا بات ہو گی؟ اسے رونے کی وجہ کیا بتاؤں گی؟

دران کے قدموں کی چاپ بیڈ کی طرف آتی ہوئی محسوس ہوئی وہ شاید اب بیڈ کے پاس اس کے سر پر کھڑا تھا۔ دل پوری رفتار سے دھڑک رہا تھا۔ گال تپنے لگے۔ سانس اٹک گئی۔

انل نے ٹھیک کہا تھا۔ اسے جویریہ سے اس کے رونے کا سبب پوچھنا چاہیے۔ یہی سوچ کر کمرے میں آتے ہی پہلی نگاہ بیڈ پر پڑی وہ سو چکی تھی شاید لیکن پھر بھی تصدیق کے لیے وہ پاس آیا تو چہرہ کمفرٹر میں چھپا تھا لیکن انداز سے صاف ظاہر تھا وہ سو گئی ہے۔

پلٹا اور مایوسی سے قدم صوفے کی طرف بڑھا دیے۔ صوفے پر لیٹے چھت کو گھورتے ہوئے ذہن بار بار اسی منظر کو دہرا رہا تھا جب وہ سارے فاصلے مٹائے اس کے گلے لگی ہوئی تھی۔ قربت کا وہ لمحہ چاہے اچانک ہی میسر آیا تھا مگر وہ ہمت کو بڑھا گیا تھا۔

کمرے میں کلاک کی ٹک ٹک کے ساتھ وقت گزر رہا تھا۔ جیسے ہی چار بجے میز کے اطراف پر پڑے جویریہ کے موبائل پر بجتی گھنٹی پورے کمرے میں گونج گئی۔ تہجد کی نماز کے لیے بجتے آلارم نے خاموش کمرے میں خلل پیدا کیا تو دران نے جلدی سے کھلی آنکھیں زور سے بند کیں۔ یقین تھا کہ اب وہ نماز کے لیے ضرور اٹھے گی۔

جویریہ نے کمفرٹر کو چہرے پر سے ہٹایا اور کہنی کے بل تھوڑا سا اوپر ہو کر چور نگاہ صوفے پر ڈالی دران شلوار قمیض میں ملبوس ہی صوفے پر سو رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

شکر کا سانس لیتی اٹھی اور وضو کے لیے قدم ریسٹ روم کی طرف بڑھا دیے۔ پتہ نہیں کیوں اس کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں تھی۔ دران نے ریسٹ روم کا دروازہ بند ہونے کی آواز پر پھر سے آنکھیں کھولیں۔

دل اور دماغ ایک بات پر متفق ہو چکے تھے۔ اسے جویریہ سے اس کے رونے کی وجہ جاننی تھی۔ چند منٹ کے بعد دروازہ کھلا اور وہ سر پر سکارف گھماتی جائے نماز ہاتھ میں تھامے بیڈ کے اطراف میں موجود جگہ کی طرف جاتی دکھائی دی۔

دران نے پوری آنکھیں کھول لیں۔ ہلکے مسٹرڈ گاؤن نما فراک میں ملبوس جائے نماز پر کھڑی وہ اب نماز پڑھ رہی تھی۔ پر سکون، معصوم چہرہ جو دل میں اتر رہا تھا اس کے اندر کی دنیا یکسر بدل چکا تھا۔

چند منٹ کے توقف کے بعد وہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے ہوئی تھی۔ دران اپنی جگہ سے اٹھا اور ننگے پاؤں چلتا اس کے قریب آیا۔

دران کے قریب آتے ہی دعا مانگتے ہاتھ کانپ گئے۔ وہ سر پر کھڑا تھا اور پھر ایکدم سے اس کے پاس فرش پر آلتی پالتی مارے بیٹھ گیا۔

وہ بہت قریب بیٹھا تھا۔ اس کا گہری نظروں سے دیکھنا دل دھڑکا رہا تھا۔ جویریہ نے آہستگی سے دعا صورت کھلے ہاتھ چہرے پر پھیرے اور چہرہ اس کی طرف گھمایا۔

Kitab Nagri Special

آنکھیں اس کی گہری کھلی آنکھوں میں جھانک گئیں۔ وہ بس خاموش بیٹھا مسلسل دیکھ رہا تھا۔ اتنا قریب بیٹھا تھا کہ اگر وہ اٹھتی تو سر دران کے سر سے ٹکرا جاتا۔ جویریہ نے پلکیں گرائیں تھوک نگل کر جھکی نگاہیں پھر سے اٹھائیں۔

"کیا ہوا؟ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں؟ "

"تم روئی کیوں تھی؟ "

فوراً اس کے سوال پر سوال کیا انداز ایسا تھا جیسے اس کے بس بولنے کا منتظر تھا۔ دل پھڑ پھڑانے لگا گود میں رکھے ہاتھ کانپ گئے۔

"آپ نے گلے کیوں لگایا؟ "

پھیکی سی آواز میں سوال کیا اور نگاہیں جھکا لیں۔ چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ دران کی نگاہیں ساری ہمت ختم کر رہی تھیں۔

"پہلے سوال میں نے کیا ہے؟ "

بڑے رعب سے کہا۔

"آپکے سوال کا جو جواب ہے وہ لڑکیاں پہلے نہیں دیا کرتیں۔ "

دھڑکتے دل کے ساتھ برجستہ جواب دیا۔ نگاہیں جھکی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"تم لڑکی نہیں بیوی ہو میری۔ "

دھڑکتے دل کے ساتھ گھمبیر لہجے میں جواب دیا۔ آج یہ سب کہنے میں کوئی عار نہیں تھی۔ جویریہ نے چونک کر سر اوپر اٹھایا۔ نگاہوں کا پھر سے تصادم ہوا۔ دران کی محبت سے لبریز آنکھیں کسی صورت جھوٹی نہیں تھیں پر آہ یہ دل کیسے یقین کرے۔

"صرف دکھاوے کی۔ "

پھیکے لہجے میں جواب دیا۔

"لیکن نکاح تو سچ میں کیا ہے نہ "

"اس نکاح کو تسلیم تو نہیں کیا کبھی۔ "

"اگر کہوں کر لیا ہے۔ "

دران کی بات پر وہ جو ترکی بہ ترکی جواب دے رہی تھی ساکن ہوئی لیکن خاموشی چند سکینڈ کی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یقین نہیں کروں گی۔ "

آنکھوں میں جھانک کر کہا اور فوراً نگاہیں پھر سے جھکا لیں۔

"بے یقینی کی وجہ؟ "

دران آنکھوں میں جھانکتا جذب میں بول رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"میرا عام ہونا اور آپ کا خاص ہونا۔ "

آہستگی سے نظریں چراتے ہوئے کہا۔ہاتھوں کی انگلیاں اب سکارف کے کونے کو تھامے ہوئے تھیں۔

"کیسے سوچ لیا کہ تم عام ہو اور کیسے کہہ سکتی ہو کہ میں خاص ہوں "

دران تو جیسے آج اس سے اس سارے سوال جواب کرنے کے لیے بیٹھا تھا۔

"سوچنے اور کہنے سے کیا ہوتا ہے سب سامنے تو ہے۔ "

نظریں چرائیں دران کی نگاہیں اب اس کی آنکھوں میں دیکھنے نہیں دے رہی تھیں۔

"ضروری تو نہیں جو سامنے ہو وہ ہی سچ ہو۔ "

محبت سے جواب دیا۔جویریہ نگاہیں جھکائے بیٹھی تھی۔

"چلو اب بتاؤ روئی کیوں تھی؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اپنایت بھرا لہجہ تھا۔

"تکلیف ہو رہی تھی۔ "

"کس بات کی تکلیف؟ میں تو سب ڈرامہ کر رہا تھا۔تم نے خود کہا تھا کہ تم اب اس قید سے رہائی چاہتی ہو۔ "

"نہیں چاہتی۔ "

Kitab Nagri Special

برجستہ جواب دیا۔ سب تھم گیا۔

"میں نہیں چاہتی یہاں سے جانا۔ میرا کوئی بھی نہیں اس دنیا میں۔ ماں باپ مجھے مسلمان ہونے کے بعد قبول نہیں کریں گے۔ مجھے صرف اپنا نام دے دیں اور یہیں رکھ لیں۔ میں ساری عمر یہیں رہوں گی کبھی تنگ نہیں کروں گی۔ کبھی بات نہیں کروں گی۔ مجھے طلاق نہیں چاہیے۔ "

وہ سر جھکائے دلگیر لہجے میں کہہ رہی تھی۔ دران کے دل کو جیسے کسی نے مٹھی میں لیا۔ اوہ تو صرف یہ وجہ ہے۔ گھٹن پھر سے بڑھنے لگی۔

"صرف یہ وجہ تھی۔ "

کرب زدہ لہجے میں سوال کیا۔

"ہاں۔ "

اس کی ہاں نے دل پر بہت کاری ضرب لگائی۔ دل بجھ گیا اور چہرہ دھواں دھواں ہوا۔

"وعدہ ہے تم سے تمھیں کبھی کوئی تکلیف نہیں آنے دوں گا۔ تمہیں طلاق کے بعد بھی مکمل سکیورٹی ملے گی اور ایک گھر جہاں تم چاہو یہاں یا پاکستان۔ "

خود پر ضبط کیے وہ بمشکل الفاظ ادا کر رہا تھا۔ جویریہ نے تڑپ کر چہرہ اوپر اٹھایا۔

"نہیں میں یہیں رہنا چاہتی ہوں۔ مجھے طلاق نہیں چاہیے۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

مضطرب نگاہیں دران کے اداس چہرے پر گھماتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں چاہیے جب مجھ سے کچھ حاصل ہی نہیں تو صرف میرے نام کو لے کر کیا کرو گی۔ "

دران نے زبردستی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر کہا۔وہ پھر سے آنکھوں میں پانی بھر کر بیٹھی تھی۔

"تمہیں زندگی گزارنی نہیں جینی ہے۔مجھے یقین ہے کوئی اچھا مسلمان لڑکا تمہارا ہاتھ تھام لے گا۔ "

"میں مر جاؤں گی۔ "

گھٹی آنسوؤں میں رندھی آواز تھی۔دران نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

"خود سے الگ کرو گے تو مر جاؤں گی۔ "

وہ رو رہی تھی۔زکام زدہ آواز آنسوؤں کا گلا گھونٹتی بمشکل ادا ہو رہی تھی۔

"مہ۔۔میں بہت محبت کرتی ہوں آپ سے بہت زیادہ اور اب سے نہیں بہت سالوں سے۔شاید ہماری پہلی ملاقات کے بعد سے۔ "

وہ ایک کے بعد دوسری بات کر رہی تھی۔دران اس کے چہرے کو دیکھتا اس لمحے کے قید میں تھا۔

"ہمارا ملنا کوئی اتفاق نہیں تھا۔میں نے آپ کو بہت بہت مانگا تھا۔ہر پل ہر دعا میں۔تہجد میں ہر نماز میں۔ "

دران کے لب مسکرا دیے جب کے آنکھیں نم تھیں۔

Kitab Nagri Special

"میں جانتی ہوں میں آپ کے معیار کی نہیں ہوں۔ میں معمولی ہوں اس لیے کبھی بھی آپ سے اسی محبت کی طلبگار نہیں ہوئی۔ "

وہ روہانسی آواز میں کہتی سر جھکائے ہوئی تھی۔اس کی اس بات پر دران نے ماتھے پر شکن ڈالے۔

"مجھے بس خود سے الگ نہیں کریں۔ "

وہ رو رہی تھی۔ دران کو اس کا ہر آنسو اپنے دل پر گرتا محسوس ہو رہا تھا۔

"اگر میں کہوں کہ تم نہیں بلکہ میں تمھارے قابل نہیں تو؟"

تحیر سی سیاہ پتلیوں والی آنکھیں کھولے وہ دران کے چہرے پر چھائی اداسی کو دیکھ رہی تھی۔دران کے وجیہہ چہرے کا عکس سکڑتی پتلیوں میں بدل کر ایک یاد کو واضح کر رہا تھا۔

یہ وہی اداسی تھی جو آج سے سات سال پہلے اس نے چھت پر اس کے چہرے پر دیکھی تھی۔وہ جو اس کے لیے ایک تکمیل تھا۔اس کے سامنے بیٹھا یہ کہہ رہا تھا کہ وہ اس کے قابل نہیں ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ میرے قابل نہ ہوں۔ میری نظر سے کبھی خود کو دیکھیں تو آپ کو خود سے عشق ہو جائے۔ "

وہ پل بھر کو منجمند ہوئی لیکن اگلے ہی لمحے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پر عزم لہجے میں جواب دیا۔دران نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا۔محبت کی دعوی دار بہت دیکھیں تھیں لیکن دل آج اس کے اظہار پر اتنی

Kitab Nagri Special

خوشی کیوں محسوس کر رہا تھا۔ آہ۔۔۔ لیکن وہ انجان تھی ہر بات سے, ایسی ہر بات سے جس میں وہ خود سے بھی نگاہ ملاتے خوف کھاتا تھا۔

"اور میری نظر سے اگر مجھے دیکھو گی تو مجھ سے دور ہو جاؤ گی۔ مجھے چھوڑ دو گی۔ اپنے فیصلے پر پچھتانے لگو گی۔ "

دران کی آواز کا ٹھہراؤ اب کرب میں تبدیل ہوا۔ جہاں دل جویریہ کے اقرار پر جھوم رہا تھا وہاں ذہن آنے والے وقت سے ڈر کر انگنت وسوسے اٹھا رہا تھا۔

"ایسا کبھی ہو نہیں سکتا کہ میں خود سے آپ کو چھوڑ جاؤں لیکن اگر آپ یہ رشتہ ختم کر دیں گے تو شاید الگ ہو جاؤں گی پر دل سے محبت ختم نہیں ہو گی۔ "

وہ سر جھکائے زکام زدہ لہجے میں اپنے دل کی ہر بات آج اسے بتا رہی تھی۔ وہ کتنی بہادر تھی ہر بات کہہ رہی تھی۔ وہ نہیں تھا بہادر۔ وہ بظاہر آہن کی طرح مضبوط نظر آنے والا مگر ایک بزدل شخص تھا۔

"میری حقیقت میں ایسی کڑواہٹ ہے کہ تم اسے برداشت نہیں کر سکو گی۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

الم میں کہتا وہ نگاہیں بے اختیار اس کی اٹھتی نگاہوں سے چرا گیا۔

"میں نے کب کہا کہ مجھے آپ کو برداشت کرنا ہے۔ مجھے تو آپ کے ساتھ رہنا ہے بس۔ "

"جانتی ہو میرا غصہ کیسا ہے؟ "

Kitab Nagri Special

دران نے لب بھینچے پھر سے آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا۔وہ کیا اسے اپنے ساتھ سے ڈرا رہا تھا۔آخر کو وہ چاہتا کیا تھا
۔الجھن بڑھنے لگی۔

"جانتی ہوں۔ "

وثوق سے جواب دیا۔نگاہیں پھیریں اور سپاٹ لہجے میں گویا ہوئی۔

"دیکھیں میں نے آپ کو اپنی کمزوری سے اس لیے آگاہ نہیں کیا کہ آپ میرے حوصلے پست کریں۔مجھے آپ کا غصے آپ کی کڑواہٹ سب برداشت ہے۔میں نے کب کہا کہ جیسی محبت میں آپ سے کرتی ہوں۔مجھے آپ سے بھی ویسی ہی محبت اور توجہ کی طلب ہے۔ "

اس کے لہجے میں ایکدم سختی عود آئی۔

"آپ کیوں مجھے یہ بتا رہے ہیں کہ آپ میرے قابل نہیں ہیں۔میں نے کب آپ سے پوچھا؟میں تو بس بھیک مانگ رہی ہوں آپ سے۔آپ کے ساتھ کی۔آپ کے نام کی اور کچھ بھی نہیں چاہیے۔"

جویریہ پیشانی پر شکن ڈالے کانپتی آواز میں کہہ رہی تھی۔وہ جو ذہن میں اٹھتے وسوسوں کی وجہ سے دل کے جذبات کو دبا رہا تھا اس کی کانپتی آواز پر بے اختیار گویا ہوا۔

"لیکن میں تمہیں اس ساتھ اور نام کے علاوہ اور بہت کچھ دینا چاہتا ہوں۔ "

گھمبیر آواز پر جویریہ نے چونک کے سر اوپر اٹھایا۔وہ پہلے والی سنجیدگی بھلائے اب گہری محبت پاش نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"پوچھو اب اپنا سوال کہ باہر میں نے تمہیں گلے کیوں لگایا تھا؟ "

آہستگی سے سوال پوچھنے کا حکم دیتا وہ اس کی رہی سہی ہمت کو ختم کر رہا تھا جو اس کی معنی خیز نگاہوں سے کم ہو رہی تھی۔ وہ گنگ اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

سکارف کی گرفت گلے پر ڈھیلی ہو چکی تھی بالوں کی آوارہ سی لٹ اب گال چھو رہی تھی۔ دران کی نگاہوں میں امڈتا محبت کا سمندر ایک سحر میں جکڑ رہا تھا۔

"پوچھو بھی۔ "

دران نے اس کی گال پر جھولتی لٹ کو انگلی کی پور سے چھو کر آہستگی سے سرگوشی کی تو وہ کسی روبوٹ کی مانند سرعت سے گویا ہوئی۔

"آپ نے مجھے گلے کیوں لگایا تھا؟ "

"تکلیف ہوئی تھی۔ "

برجستہ جواب دیا۔ نگاہیں جویریہ کے چہرے کا نرماہٹ سے طواف کر رہی تھیں۔ وہ پلکیں اٹھائے بت کی مانند بیٹھی تھی۔ یہ لمحہ اتنا دلفریب تھا کہ دل دماغ کے ہر خوف کو بھول کر بس ان جذبات کی رو میں بہنے لگا۔

"کس بات کی تکلیف؟ "

Kitab Nagri Special

پھیکی سی آواز میں بمشکل سوال کرتی وہ پلکیں لرزاتی اب اس کی دھڑکنوں کو بے ترتیب کر رہی تھی۔ ان انوکھے احساسات میں عجیب لذت تھی۔

"تمھاری آنکھ سے بہتے آنسو نے مجھے تکلیف دی۔ "

ہاتھ بڑھا کر آہستگی سے اس کی لرزتی پلکوں کو انگوٹھے کی پور سے چھوا۔ جویریہ کا گلال ہوتا چہرہ, لرزتی پلکیں اور گھبرائی سے کیفیت۔ آج سے پہلے اسے کبھی اس روپ میں نہیں دیکھا تھا۔

"کیوں؟ "

گھٹی سی آواز میں وہ بمشکل اس سے تکلیف ہونے کا سبب پوچھ رہی تھی۔

"انل نے کہا مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے۔ "

مبہم سی مسکراہٹ نے دران کے لبوں کا گھیراؤ کیا۔

"جھوٹ۔ "

مجسم میں سے فوراً لرزتی آواز آئی۔

"میں جھوٹ صرف اداکاری کرتے ہوئے بولتا ہوں اور یہاں اس وقت کوئی کیمرہ نہیں۔ "

ہلکی سی شرارت سے کمرے کی تنہائی پر نگاہ دوڑائی۔

"انل کو لگا یہ محبت ہے اور آپ مان گئے۔ کیا پتا آپ کو صرف ترس آرہا ہو مجھ پر۔ "

Kitab Nagri Special

بے یقین لہجہ۔

"ترس تو میں خود پر بھی کبھی نہیں کھاتا اور ترس تو کمزور پر کھایا جاتا ہے تم کمزور تو نہیں ہو۔ "

"مگر اب تو ہوں۔ "

اداس لہجے میں جواب دے کر سر مزید جھکا لیا۔گلال چہرے پر چھائی اداسی دران کے دل پر بوجھ بڑھانے لگی۔

"دیکھو نہ تم کتنی بہادر ہو آرام سے اظہار کر گئی اور مجھے تو یہ تک نہیں پتا محبت کا اظہار کیسے کیا جاتا ہے؟اس سے پہلے کبھی کسی سے کی ہی نہیں۔ "

سچے جذبات میں ڈوبا لہجہ تھا۔معصومیت کی انتہا تھی۔

"فکر نہ کریں ہو جائے گی اور جب ہو گی تو اظہار خود بخود ہو جائے گا۔ "

اداس سے لہجے میں سر جھکائے دران کی محبت پر مکمل بے یقینی کی مہر لگائی۔دران نے ایکدم سے اس کی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے چہرہ اوپر اٹھایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہو تو گئی ہے اور کیسے ہو گی۔ "

اب کی بار لہجے میں کسی قسم کی کوئی بھی ہچکچاہٹ نہیں تھی۔آخر کار دل جیت گیا۔جذبات کے ابھرتے سمندر نے ذہن کے وسوسوں کو سمندر کی تہوں میں دھکیل دیا۔

"نہیں یہ محبت نہیں ہے۔ "

Kitab Nagri Special

دران کی ہاتھ پر دھرے چہرے پر نگاہیں اٹھانے کی ہمت نہیں تھی اور محترمہ اب بھی محبت پر یقین سے انکاری تھیں۔ وہ آہستگی سے مسکرایا۔ پھر اس کے چہرے کو یونہی تھامے جذب میں کہا۔

"یقین نہیں کیا؟ "

"نہیں۔ "

مجسم فوراً بول اٹھا۔

"مجھے تو دلانا بھی نہیں آئے گا۔ "

"تو مت دلائیں۔ "

"کیوں نہ دلاؤں۔ "

بے ساختہ مسکراہٹ دبائی۔

"کیونکہ مجھے نہیں آئے گا یقین۔ مجھ پر یہ احسان بہت ہے کہ آپ مجھے نہیں چھوڑیں گے۔ اپنی ربردستی کی محبت کا قرض دار مت کریں۔ "

سپاٹ لہجے میں جواب دے کر آہستگی سے دران کا ٹھوڑی کو تھاما ہاتھ ہٹایا۔ نہ جانے کیوں مگر دل واقعی یقین نہیں کر رہا تھا۔

"میں محبت کر کے تم پر کوئی احسان تو نہیں کر رہا اور محبت زبردستی بھی ہو سکتی ہے آج پتہ چلا۔ "

Kitab Nagri Special

مصنوعی حیرت ظاہر کی۔ جویریہ کا یہ خفا سا لہجہ اچھا لگ رہا تھا۔

"لیکن مجھے تو ایسا ہی لگ رہا ہے کہ آپ زبردستی میری محبت پر محبت جتا رہے ہیں۔ آپ کیسے مجھ جیسی معمولی لڑکی سے محبت کر سکتے ہیں "!

وہ اب بھی خود کو معمولی سمجھ کر محبت سے انکاری تھی۔ اب اسے کیسے سمجھائے کہ وہ اسے ایک پل کے لیے معمولی نہیں لگی وہی تو خاص ہے۔ پوری دنیا میں ایک واحد وہی تو ہے جس کی سوچ کو وہ نہیں پرکھ سکا۔

"میرے اختیار میں ہوتا تو محبت کبھی نہ کرتا۔ صرف اس لیے نہیں کہ تم معمولی ہو بلکہ اس لیے کہ میں کمزور نہیں ہونا چاہتا تھا مگر یہ سب اب میرے اختیار میں نہیں رہا۔ تم اگر مجھ سے میرے ساتھ کی بھیک مانگ رہی ہو تو یقین کرو میں خود تمہیں خود سے الگ کرنے کی ہمت نہیں جتا پا رہا تھا۔ "

پر عزم مگر سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔ وہ سر مزید جھکا گئی۔ یہ یقیناً کوئی خواب تھا۔ وہ اس کے سامنے بیٹھا اس سے بے پناہ محبت کا دم بھر رہا تھا۔

اف دل یقین کرتا بھی کیسے ؟ وہ دران تھا۔ دران ملک جس کے ہر نقش سے لے کر ہر ادا انرالی تھی۔ وہ ہیرا تھا تو وہ چاندی بھی نہیں تھی۔

"اب یقین آیا؟ "

دران نے چہرہ جھکا کر سوال کیا۔ وہ آہستگی سے سر نفی میں ہلا گئی۔ دران نے گہری سانس اندر انڈیلی

"کیسے آئے گا پھر ؟ "

Kitab Nagri Special

"پتا نہیں۔ "

گھٹی سی آواز میں جواب دیا۔

"ہاتھ پکڑ لوں اجازت ہے کیا؟ "

کتنی اپنایت اور احترام تھا اس کے لہجے میں وہ کچھ دن پہلے والا وہ بدتمیز دران تو ہر گز نہیں تھا۔ جویریہ نے آہستگی سے سر اثبات میں ہلایا۔

"مجھے کچھ وقت چاہیے تمھارا یقین جیتنے کے لیے۔ کیا دو گی وقت ؟ "

دران نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو اس کی انگلیوں میں الجھا کر پوچھا۔ وہ اب نگاہیں دران کے ہاتھوں پر جمائے ہوئے تھی۔ دل ایک سو اسی کی رفتار سے دوڑ رہا تھا۔ گال دھکنے لگے۔ لجاجت سے سر ہلایا یا

"ہاں۔ "

"تھنکیو۔ "

دران نے ہاتھ پر ہلکا ساد باؤ بڑھا کر شکریہ ایسے ادا کیا جیسے اس نے وقت دے کر بہت بڑا احسان کیا ہوا۔

"مجھے فجر کی نماز پڑھنی ہے۔ "

آہستگی سے دران کے ہاتھ کی گرفت سے اپنے ہاتھ کو پیچھے کھینچتی وہ اب بھی بے یقینی کی کیفیت میں تھی۔

"اوہاں شئیور۔ "

Kitab Nagri Special

دران نے خجل ہوتے ہوئے اس کے ہاتھ کو چھوڑا۔وہ لجاجت سے سکارف کو درست کرتی اپنی جگہ سے اٹھ رہی تھی۔گال اب بھی گلال ہو رہے تھے۔

دل ایک انوکھی لے میں دھڑک رہا تھا۔وہ حیرت سے پیچھے ہوتا اسے دیکھ رہا تھا جو اب نماز کی نیت کے بعد ہاتھ باندھ رہی تھی۔

نہیں میں اسے کبھی نہیں بتاؤں گا کہ میں کیا ہوں۔مجھے اسے نہیں کھونا ہے۔اب اسے ہر گز نہیں کھونا ہے۔ آہستگی سے پلٹ کر رخ واش روم کی طرف بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆

بوجھل سی ڈوبتی شام, کراچی کے سمندر کی تھکی سی ساحل سے ٹکراتی لہریں ایک اور دن کو الوداع کہنے کو تیار تھیں۔ملک ہاؤس کے لاؤنج میں سفید بلب جل رہا تھا اور اس وقت گھر کا ہر بڑا وہاں موجود تھا۔

وہ واپس آیا تھا۔پورے دو سال بعد لاہور سے واپس وہ سیدھا ملک ہاؤس آیا تھا لیکن یہاں ان کو محبتیں لٹانے یا ان کی اخبار کے چھوٹے سے کالم میں لکھی ہوئی محبتوں کا جواب دینے نہیں بلکہ ایک دھچکا دینے۔

سیاہ پینٹ کوٹ میں ملبوس, نکھرا پر اعتماد چہرہ لیے وہ سب کے بیچ بیٹھا اپنی بات کہہ گیا تھا۔

اس نے آتے ہی نوین ملک کی تمام جائیداد بیچنے کا فیصلہ سنا کر سب کو بھونچکا دیا۔وہ سب تو اس سے دو سال پہلے کے گلے شکوے کر کے اسے شرمندہ کرنے کے موڈ میں تھے لیکن یہاں تو وہ کایا پلٹ کیے بیٹھا تھا۔

Kitab Nagri Special

وہ دو سال پہلے ملک ہاؤس چھوڑ جانے والا دران ملک ہرگز نہیں تھا۔ وہ مضطرب سا دران اب ایک پر اعتماد مگر بدتمیز دران میں تبدیل ہو چکا تھا۔ آج نہ تو وہ جھجک رہا تھا۔ نہ صفائیاں دے رہا تھا اور نہ کسی کا لحاظ کر رہا تھا۔

"چلو۔۔۔دو سال بعد آیا بھی تو کس لیے ایک نیا دکھ دینے۔ ایک اور تکلیف دینے۔ "

دستگیر بیگم کی بوڑھی لغزش زدہ آواز پر دران نے ضبط سے لب بھینچے مگر ان کی طرف دیکھا نہیں۔

"اس سنپولے کو پال پوس کر بڑا کیا تھا۔ آج جڑیں کاٹنے آن پہنچا ہماری۔ ارے تجھ پر اتنا پیسہ لگایا پالا پوسا تو کیا یہ سب سننے کو۔ "

"اماں آپ چپ رہیں مت بولیں اتنا طبیعت پہلے ٹھیک نہیں ہے۔ "

اسفند ملک نے پیشانی پر شکن ڈالے دستگیر بیگم کو چپ رہنے کے لیے کہا اور پھر گہری سانس خارج کرتا ہوا دران کی طرف متوجہ ہوا۔

"دران تم یہ جو بھی کر رہے ہو سراسر غلط ہے۔ یوں ساری جائیداد اونے پونے بیچ دینا یہ کہاں کی عقل مندی ہے ۔ اتنی آسانی سے تھوڑی بنتا ہے سب کچھ۔ نوین بھائی نے اپنی عمر لگائی ہے یہ سب بنانے میں۔ "

اسفند ملک نے حد درجہ تحمل میں اپنی بات سمجھائی۔

"میں پاکستان ہمیشہ کے لیے چھوڑ رہا ہوں تو یہاں جائیداد رکھ کر کیا کروں گا۔ "

"تم امریکہ جا کر کرو گے کیا؟ "

Kitab Nagri Special

"اپنی ماں کو تلاش۔ "

سر اوپر اٹھائے پر اعتماد، پر عزم لہجے میں جواب دیا۔ ایکدم سے پورے کمرے خاموشی چھائی۔

"تمہیں اس ماں کی فکر ہے جو اپنی عیاشیوں کے لیے تمہیں یہاں پاکستان چھوڑ گئی تھی۔ ہماری کوئی فکر نہیں ہم نے کیسے تمہیں پالا، پڑھایا لکھایا۔ "

روبی نے چیخ کر خاموشی کو توڑا۔ چیختی بھی کیوں نہ ایک دم سے اتنا کچھ ہاتھ سے جا رہا تھا۔

"نہیں کوئی فکر نہیں۔ "

برجستہ روبی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا اور پھر جبڑے سختی سے بھینچ کر کمرے میں موجود تمام نفوس پر نگاہ دوڑائی۔

"آپ سب نے مجھ پر کوئی احسان نہیں کیا۔ جو بھی کیا آج اسی دن کے لیے کیا۔ میں کچھ بھی نہیں بھولا۔ "

"احسان فراموش ہو تم۔ تمہیں تو یاور کی روح تک کبھی معاف نہیں کرے گی۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سونیا نے غصے سے کانپتے ہوئے گفتگو میں اپنا حصہ ڈالا۔

"میں یہاں آپ لوگوں کی جذباتی باتیں سننے نہیں آیا ہوں۔ مجھے میری دو کانوں کے کاغذات چاہیے بس۔ میں کسی کو بھی عدالتوں میں نہیں گھسیٹنا چاہتا۔ "

دران نے دوٹوک لہجے میں کہا تو عدالتوں کے لفظ پر سب کی آنکھیں پھٹ کر باہر آ چکی تھیں۔

Kitab Nagri Special

"شرم تو نہیں آتی تمہیں۔اسفند بتائیں اسے اس کی اصل حقیقت۔ "

روبی نے غصے سے بپھرتے ہوئے اسفند ملک سے کہا جس پر وہ اچھل کر کھڑے ہوئے اور گھور کر روبی کی طرف دیکھا جو دران کی اس بد تمیزی پر آگ بگولہ ہو رہی تھی۔

"میں کہہ رہی ہوں بتائیں اس بد تمیز کو حقیقت کہ یہ نوین بھائی کا بیٹا نہیں ہے۔ "

"روبی چپ کر کے بیٹھو میں بات کر رہا ہوں نہ۔ "

اسفند ملک نے چیخ کر اسے چپ کروانے کی ناکام سعی کی۔

"آپ کیا بات کریں گے اس سے میں کر رہی ہوں نہ۔ سنو دران تمہارا نوین بھائی کی جائیداد پر کوئی حق نہیں کیونکہ تم ان کے بیٹے نہیں ہو۔ "

روبی تنک کر دران کے سر پر آ کھڑی ہوئی جو بڑے پر سکون انداز میں ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے صوفے پر ایسے بیٹھا تھا جیسے یہ ساری حقیقت وہ پہلے سے جانتا ہو۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم نوین بھائی کی بیوی کے بیٹے ہو لیکن اپنی ماں کے ناجائز تعلقات کی وجہ سے وجود میں آئے ایک گند ہو جسے ہم نے نام دیا۔ سہارا دیا پالا پوسا۔ نہیں تو آج تم پاکستان یا امریکہ کے کسی یتیم خانے میں ہوتے۔ "

روبی اس کے سر پر کھڑی زہر اگل رہی تھی۔

"دیکھا میں نہ کہتی تھی شروع سے یہ ہمارا خون ہو ہی نہیں سکتا یہ تو کوئی گند ہے۔ "

Kitab Nagri Special

درستگیر بیگم کی پھیکی سی کانپتی آواز برآمد ہوئی۔

"دران یہ سب بکواس کر رہی ہے اس کی باتوں کی طرف توجہ مت دینا ہرگز۔ "

"نہیں دے رہا توجہ۔ "

بڑے آرام سے کہا اور پرسکون انداز میں ٹانگ پر جمائی ٹانگ اتاری۔

"تو نکلو پھر یہاں سے کوئی کاغذات نہیں ملیں گے جب تم ہمارے خاندان کا خون ہی نہیں ہو تو۔ "

روبی نے پھنکار کر کہا۔ دران ایک دم سے اپنی جگہ سے اٹھا۔ ہاتھ سے کوٹ کی آستین کے شکن درست کیے اور پھر سر اوپر اٹھایا۔

"نکل تو میں رہا ہوں۔ لیکن جائیداد اب میں نہیں چھوڑوں گا۔ "

مصنوعی استہزائیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔

"آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے کہ میں نوین بھائی کا بیٹا نہیں ہوں؟ "

بھنویں اٹھائے بڑے آرام سے پوچھا۔ سب ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہے تھے۔

" نہیں ہے نہ۔ "

کندھے اچکائے اور پھر اسفند ملک اور اپنے درمیان کا فاصلہ ختم کیا۔

Kitab Nagri Special

"مسٹر اسفند ملک۔مجھے نوین ملک کی تمام جائیداد کے کاغذات چاہیے اگر آپ شرافت سے نہیں دیں گے تو میں عدالتی کاروائی کروں گا۔ "

سپاٹ مگر رعب دار لہجے میں دھمکی دی۔

"میں جارہاہوں۔اب پرسوں کاغذات لینے ہی آؤں گا۔ "

وثوق سے کہااور سب کو حیرت میں گھورتے چھوڑ کرلاؤنج سے باہر نکل آیا۔

کوئی اسے بالکنی سے دیکھ رہاتھاجانتا تھاوہ سبرینا ہے لیکن اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں تھا۔لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ ملک ہاؤس کا گیٹ پھر سے پار کر گیا۔

☆☆☆☆☆

"یہ تو بہت اچھی خبر سنائی کہ اس لڑکی تمھاری بیوی سے بہت اچھی دوستی ہوگئی ہے۔مزید گھیرا تنگ کرو "

بروس فون کے دوسری طرف سے چہک رہا تھا۔فون کان کو لگائے برھان نے مسکراہٹ کو گہرا کیا۔وہ اسے سبرینااور جویریہ کی بڑھتی ہوئی نزدیکی کے بارے میں آگاہ کررہا تھا۔

سٹیون کی فلم کی شوٹنگ شروع ہوچکی تھی جہاں وہ اس وقت اپنی وین میں بیٹھا تھا۔ایک عجیب سا نشہ تھا جس میں اب وہ دران کو بہت نیچے لے جانا چاہتا تھااور خود اس کی طرح اونچائی پر جانا چاہتا تھا۔

"اب اسے کسی طریقے سے گھر سے باہر لانے کی کوشش کرو۔ "

Kitab Nagri Special

بروس کی اگلی بات پر اس کے لبوں کی مسکراہٹ ایکدم سے غائب ہوئی۔

"یہ بہت مشکل کام ہے۔ "

پیشانی پر بل ڈالے کہا۔دوسری طرف بروس کے پوچھنے سے پہلے ہی وضاحت دی۔

"وہ دراننگ سے بھی عجیب ہے۔ مطلب اس کی کوئی عام لڑکیوں جیسی خواہشات ہی نہیں۔ باہر نہیں جاتی, شاپنگ نہیں کرتی۔ بہت الگ لڑکی ہے۔ "

"یہ تو مسئلہ ہے پھر۔اس کے باہر نکلنے کا انتظار ہے پھر کام آسان ہو جائے گا۔ "

بروس نے اپنی بات پر زور دیا۔

"اپنی بیوی سے کہو وہ دران کا اعتماد بھی جیتنے کی کوشش کرے اور پھر کسی طریقے سے۔بس کسی طرح اسے دراننگ ولاس سے باہر لے آئے۔ "

"ہوں۔۔۔ "

برھان نے ٹھوڑی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پر سوچ ہنکارا ابھرا۔ذہن تیزی سے دوڑ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

انل کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔گاڑی کو ایکدم سے بریک لگائی اور سڑک کے کنارے پر روک دیا۔ٹائر ایک دم سے چرچرا اٹھے۔وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا اور دران اس کے برابر کی نشست پر براجمان تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"تم نے۔۔۔۔ محبت کا اظہار کیا؟ "

حیرت میں ڈوبا بے یقین لہجے میں وہ منہ کھولے دران سے پوچھ رہا تھا جو بڑے آرام سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا

۔

آج وہ دوپہر کو تین بجے اٹھا تھا۔ جویریہ کمرے میں نہیں تھی وہ شاید سبرینا کے کمرے میں تھی۔

اسے آج کسی نئی فلم کے سکرپٹ کے لیے میٹنگ پر جانا تھا جہاں سے واپسی پر اس نے اپنی طرف سے بڑے پرسکون لہجے میں انل کو اپنے اور جویریہ کے اظہار کے بارے میں بتایا لیکن اس کی حیرت پر اب وہ پریشان تھا۔

"ہاں خود ہی تو کہا تھا۔ تو کر دیا اظہار اب اس میں اتنا حیران کیوں ہو رہے ہو؟ "

آبرؤا چکائے۔ سیاہ لیدر جیکٹ پر سیاہ چشمہ آنکھوں پر ٹکائے وہ یعنی کے دران۔ اسے یہ بتا رہا تھا کہ اس نے رات جویریہ سے محبت کا اظہار کر دیا اور وہ حیران بھی نہ ہوتا۔

Kitab Nagri

"مطلب تم نے واقعی اس سے محبت کا اظہار کیا اور اس نے بھی کیا؟ "

www.kitabnagri.com

پھر سے سوال دہرایا ایسے جیسے یقین نہ ہو۔ دران نے گہری سانس خارج کی اور سر ہوا میں تاسف سے مارتے ہوئے ڈیش بورڈ پر رکھا سگریٹ کیس اٹھایا۔

"رات اسے میرے اظہار پر یقین نہیں آیا اور اب تمہیں میری بات پر یقین نہیں۔ "

دران نے لبوں میں سگریٹ دبائے سنجیدگی سے جواب دیا۔

Kitab Nagri Special

"کیا مطلب؟ "

دران نے اس کے سوال پر سگریٹ کو شعلہ دیتے ہوئے آنکھیں اٹھائیں۔ پھر لائٹر بند کیے سامنے دیکھا۔

"مطلب یہ کہ محترمہ کو اس بات کا یقین نہیں ہے کہ میں اس سے محبت کر سکتا ہوں۔ "

"کیوں؟ تم نے کیا کہا تھا اسے؟ "

"میں نے کہا انل کو لگتا ہے مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے۔ "

انل نے تجسس میں کھلا منہ بدمزگی سے بند کیا اس سے اس طرح کے اظہار کی ہی توقع تھی۔

"یہ کہا تم نے؟ اتنے بکواس طریقے سے اظہار کرتا ہے کوئی؟ کہ بھئی میرے دوست کو لگا مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے۔ "

"نہیں نہیں اس کے بعد اور بھی بہت کچھ کہا لیکن نہیں مانی۔ "

انل نے حیرت سے سوالیہ دیکھا۔ چہرے کے تاثرات اب بھی بدمزگی والے تھے۔

"ہاں وہ خود کو میرے قابل نہیں سمجھتی اس کو لگتا ہے کہ میں بہت بڑا فلمسٹار ہوں اور وہ ایک عام سی لڑکی جس پر شاید میں ترس کھا رہا ہوں۔ "

"اوہ۔۔۔ پھر اب کیسے یقین دلانا ہے اسے۔ "

اب کی بار چہرے کے تاثرات بہتر ہوئے۔

Kitab Nagri Special

"کیسے دلاتے ہیں یقین؟ "

دران نے الٹا اس سے سوال کیا تو وہ لبوں کو آپس میں ملائے سوچ میں پڑ گیا۔ پھر اچانک اس کی طرف پہلو بدلہ

"کوئی گفٹ دے سکتے ہو بہت مہنگا سا۔ "

"وہ گفٹ سے امپریس ہونے والی لڑکی نہیں ہے۔ "

دران نے سگریٹ کا کش لگا کر مشورہ رد کیا۔

"اچھا پھر ایک شاندار طریقے سے پرپوز کر دو اسے۔ "

انل نے مزے سے چہکتے ہوئے مشورہ دیا۔

"وہ بیوی ہے میری۔ "

دران نے غصے سے دانت پیستے ہوئے کہا تو انل نے خجالت سے بتیسی نکالی

"اوہ ہاں۔۔۔۔ بھول گیا تھا۔ "

خجل ہوتے ہوئے لبوں کو آپس میں ملایا اور پھر سے سوچ کے گھوڑے دوڑائے کیونکہ سامنے بیٹھا دران ہر چیز میں ماہر ہو سکتا تھا لیکن اس کے اظہار محبت سے اس بات پر یقین ہو گیا وہ اس میں بہت اناڑی ہے۔

"اچھا پھر تو ایک ہی طریقہ ہے۔ "

سٹیرنگ پر انگلیاں ٹپٹپاتے ہوئے کہا۔ دران نے سوالیہ دیکھنے پر اکتفا کیا۔

Kitab Nagri Special

"اسے گھمانے لے جا کسی ایسی جگہ جہاں چاروں طرف محبت کے رنگ بکھرے ہوں۔ کوئی بہت ہی حسین جگہ وہاں جہاں بن کہے ہی سب محبت کو محسوس کر لیتے ہیں۔ مطلب ہنی مون "

انل نے بھنویں نچاتے ہوئے مشورہ دیا۔ دران نے گھور کر اسے دیکھا۔

"یہ طریقہ کام کرے گا؟"

دران کی بات پر انل نے ایک سکینڈ کا توقف لیا پھر تاسف سے لب بھینچے گویا ہوا۔

"بھائی میرے آپ نے اپنی بیوی کو اپنی محبت کا یقین دلانا ہے نہ کہ یہ کوئی آپ کا خفیہ مشن ہے جس میں طریقے کے کام کرنے کے بارے میں پوچھا جا رہا ہے۔ "

"مجھے وہ کسی مشن سے بھی مشکل لگتی ہے۔ "

سگریٹ کا کش لگاتے ہوئے آنکھوں کو چندھی کیے کہا۔ شفاف سڑک سے مختلف گاڑیاں ان کی گاڑی کو پیچھے چھوڑتے ہوئے گزر رہی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاں وہ بہت مختلف ہے مجھے بھی اس کی باتوں سے اندازہ ہوا تھا۔ مختلف اور سمجھدار۔ لیکن محبت میں سب ایک جیسے ہو جاتے ہیں جناب "

انل نے اس کی بات کی تائید کی لیکن ساتھ ہی گہری سانس لیتے ہوئے محبت کی علامت سے آگاہ کیا۔

"کیسے؟ "

Kitab Nagri Special

دران نے سگریٹ کو بجھانے کے لیے گاڑی کے ایش ٹرے میں مسل کر بھنویں اٹھاتے ہوئے سوالیہ نگاہ اس پر اٹھائی۔

"محبت ویسے تو ایک جذبہ ہے لیکن کچھ سیانے اسے ایک بیماری کہہ گئے ہیں اور بیماری کے اثرات ہر بیمار پر ایک جیسے ہوتے ہیں۔"

"تمھارے کہنے کا مطلب ہے میں اب بیمار ہوں۔"

"شدید والا۔"

انل نے لب بھینچے سر اثبات میں ہلایا۔ دران کے چہرے پر ہلکی سی فکر مندی کو دلچسپی سے دیکھا اور گاڑی کو سٹارٹ کرنے کے لیے چابی گھمائی۔

"تمہیں ویسے ان سب باتوں کے بارے میں اتنا کیسے پتا ہے؟"

"کیونکہ میں نے عام لڑکوں کی طرح لڑکپن سے جوانی تک کا یہ سفر طے کیا ہے۔ تمھاری طرح ابنارمل طریقے سے نہیں۔"

انل نے سٹیرنگ کو گھماتے ہوئے گاڑی کو پھر سے سڑک پر اتارتے ہوئے اس کی طرف بنا دیکھے جواب دیا۔

"اسکا مطلب ہے تم نے مجھ سے بہت کچھ چھپایا ہے؟"

دران نے اس کے چہرے پر نگاہیں جمائے شکوہ کیا۔ انل نے سٹیرنگ کو تھامے حیرانگی سے گردن گھمائی۔

Kitab Nagri Special

"کیا چھپایا؟ "

"اپنی عاشقی کے قصے۔ "

چہرہ پھیر کر کھڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے مصنوعی خفگی سے کہا اور پھر انل کی طرف دیکھا۔

"میں نے تم سے کبھی کچھ نہیں چھپایا ہاں لیکن یہ ایسے قصے ان کو سنائے جاتے ہیں جو اس طرح کے قصے سننے میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ "

"اب ہے دلچسپی سنا۔ "

بلا کی سنجیدگی چہرے پر سجائے کہا تو انل بے ساختہ ہنس دیا۔

"ناکام عاشقی کا قصہ ہے۔ سن کر کیا کرو گے؟ "

"اپنی عاشقی کو ناکام ہونے سے بچاؤں گا۔ "

مبہم سی مسکراہٹ کے ساتھ فوراً جواب دیا۔

"واہ واہ۔ مطلب کہ اس میں بھی ماہر ہونا چاہتے ہو؟ "

"زیادہ بات کو گھمانے کی ضرورت نہیں قصہ سنا؟ "

"ہاں۔۔۔ تو سنو جب تم لاہور گئے تھے پیچھے سے ایک کلاس فیلو کے ساتھ چلا تو تھا۔ "

"کیا چلا تھا؟ "

Kitab Nagri Special

ایک آبرو اٹھائے شا کی نگاہ ڈالی۔انل نے اسکے شکی تاثرات کو دیکھ کر دانت پیسے۔

"یہ اپنے نان پروفیشنل سوال ذرا بند ہی رکھنا بیچ میں, سچی محبت کا بہت دکھی قصہ ہے۔ "

"جہاں سمجھ نہیں آئے گی پوچھوں گا تو۔اوکے نہیں پوچھتا۔ "

انل کے گھورنے پر فوراً رضامندی ظاہر کی۔انل اب گاڑی کی رفتار متوازن رکھے ہوئے تھا۔

"ہاں تو وہ میرے ساتھ یونیورسٹی میں بی ایس کر رہی تھی۔ہماری کمینوٹی کی تھی۔اچھی لگتی تھی مجھے۔ "

"اچھی تو تمہیں ساری لڑکیاں لگتی ہیں ہمیشہ سے۔ "

"اب اتنی بھی میری کردار کشی کرنے کی ضرورت نہیں۔اُس کے لیے سپیشل فیلنگز آتی تھیں مجھے۔جیسے تمہیں اب جویریہ کے لیے۔ "

"اوہ اچھا اچھا۔ "

دران نے سر کو اثبات میں ہلایا پھر سنجیدگی سے اگلا سوال پوچھا۔وہ بھرپور دلچسپی ظاہر کر رہا تھا کیونکہ یہ سب اس کے لیے بالکل الگ اور نیا تھا۔ہر جذبہ ہر احساس جس سے وہ آج سے پہلے بالکل ناآشنا تھا۔

"کیسی فیلنگز تھیں وہ؟ "

نگاہوں کو چندھی کیے ڈرائیو کرتے انل کی طرف پہلو بدلا انل نے کھوئے سے انداز میں سامنے نگاہیں جمائیں۔

Kitab Nagri Special

"وہ مجھے ہمیشہ بھیڑ میں بھی سب لڑکیوں میں نمایاں لگتی تھی۔ کبھی غلطی سے بھی پاس سے گزر جاتی تو دل کے پمپ کرنے کی رفتار بڑھ جاتی تھی۔ میں اس سے بات نہیں کر پاتا تھا۔ بس چھپ چھپ کر اسے دیکھتا تھا۔ کوئی گانا سنتا تو وہ خیال میں خود ہی آجاتی تھی۔"

انل نے گہری سانس لی اور خاموش ہو گیا۔ دران نے ایک سکینڈ کے لیے اسے خاموش دیکھا پھر تجسس سے پوچھا ۔

"پھر؟ "

"پھر بس میں فیلنگز کو محسوس کرتا رہ گیا اور اس کی بی ایس کے دوران ہی شادی ہو گئی۔ "

انل کے افسردہ لہجے میں کہے گئے جملے پر بے ساختہ اس کے لبوں پر مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"اچھی اینڈنگ تھی۔ پھر اگلا عشق کب ہوا۔ "

"اگلا ہو ہی جاتا اگر تم لاہور سے واپس نہ آتے تو۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انل کے افسوس پر دران کا خفیف سا قہقہہ گاڑی کی بڑھتی رفتار میں گونجا۔ وہ بھی دران کے قہقے میں اب اس کا ساتھ دے رہا تھا۔ دران کا یہ بدلہ روپ اور زندگی جینے کی طرف اٹھایا پہلا قدم اسے اندر سے سرشار کر رہا تھا۔

جویریہ سچ کہہ رہی تھی۔ دران کو وہ ہنستا تو تھا لیکن وہ ہنسی کبھی ایسی ہنسی جیسی نہیں تھی۔ ایسی ہنسی جس میں خوشی کی کھنک واضح ہو۔

☆☆☆☆

Kitab Nagri Special

بیورلی ہلز میں پھیلتی شام کے سایے گہرے ہو کراب رات میں تبدیل ہو رہے تھے۔ درانگ ولاس میں نیلی بوگاٹی سست روی سے سفید روش والے ڈرائیو وے سے آگے پورچ کی طرف بڑھ رہی تھی۔

انل ڈرائیونگ سیٹ سنبھالے ہوئے تھا جبکہ وہ بشاشت سے مسکراتا ہوا اس کے ساتھ براجمان تھا۔ دل سے کتنے ہی بوجھ آہستہ آہستہ ختم ہونے کا احساس تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ محبت اتنا حسین جذبہ ہے کہ اس میں آس پاس کی دنیا رنگین لگنے لگتی ہے۔

انسان بھی عجیب مخلوق ہے۔ اپنے اندر کے موسم کے حساب سے ہی باہر کے موسم کو رنگ دینے لگتا ہے۔ کل تک ہر ڈوبتا سورج اس کے اندر پنہاں تکلیفوں اور تنہائیوں کو بڑھا دیتا تھا لیکن آج یہی ڈوبتا سورج ایک میٹھی سی لہر وجود میں دوڑا رہا تھا۔

گاڑی سے اترنے کے بعد دونوں نے آگے پیچھے ہی پورچ سے آگے لاؤنج کی راہداری میں قدم رکھا۔

ہال میں اس وقت سبرینا اکیلی موجود تھی۔ پوری دیوار میں نصب ایل۔ ای۔ ڈی سکرین پر کوئی فلم چل رہی تھی اور وہ ان کے قدم رکھنے سے پہلے تک بڑے انہماک سے اسے دیکھنے میں محو تھی۔

"دران۔ "

وہ بے نیازی سے انل کے ہمراہ پاس سے گزر رہا تھا جب سبرینا کی پکار پر رکا۔ انل نے سراسیمگی سے ایک پل کے لیے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

Kitab Nagri Special

سبرینا ٹی وی بند کرتے ہوئے صوفے پر سے اٹھ رہی تھی۔ دران رک کر اب پوری طرح اس کی طرف متوجہ تھا۔ انل نے سنجیدگی سے قدم اپنے کمرے کی طرف بڑھا دیے۔

"وہ مجھے تھنکیو کرنا تھا۔ ریسپیشن پارٹی بہت شاندار تھی۔ "

سفید ٹی شرٹ اور تنگ جینز میں ملبوس وہ حسن کا ملکوتی شہکار لگ رہی تھی۔ سنہری سیدھے بال کسی آبشار کی طرح کندھوں پر گرے تھے۔

"تھنکیو کس بات کا یہ سب تمھارے اعزاز میں تھا۔ روم پسند ہے؟ اگر کوئی اور چاہیے تو بتا دینا؟ "

دران نے سنجیدگی سے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے پوچھا۔ وہ کندھے پر گرتے سنہری ریشم بالوں کو جھٹک کر سر ہلا گئی۔

"سب ٹھیک ہے۔ "

آہستگی سے کہا اور پھر نگاہیں جھکائے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں ملایا۔ بڑے ناخن سرخ نیل پالش سے رنگے تھے۔

"بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔ "

سرعت سے سر اٹھائے وہ دران کو صوفے پر بیٹھنے کا کہہ رہی تھی۔

"ہوں۔ "

Kitab Nagri Special

دران نے سنجیدگی سے ہنکارا بھرا پھر قدم صوفے کی طرف بڑھا دیے جیسے ہی وہ صوفے پر بیٹھا۔ سبرینا بھی پر اعتماد انداز میں مسکراتی ہوئی کچھ فاصلے پر براجمان ہوئی۔ دران اب اس کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

"وہ میں۔۔۔۔۔ دراصل اس دن سے بات کرنا چاہ رہی ہوں۔ مگر آپ بہت بزی رہے۔ "

"کیا بات کرنی ہے؟ "

"کراچی میں ہماری آخری ملاقات کے لیے میں آج بھی شرمندہ ہوں۔ "

وہ جملہ مکمل کرتے ہی سر جھکا گئی۔ دران نے چند سکینڈ کے لیے اس پر نظر جمائی پھر صوفے کی پشت چھوڑے آگے ہوا۔

"دیکھو سبی میں سات سال پہلے ہی تمہیں معاف کر چکا ہوں۔ تم اپنے دل سے ہر گلٹ نکال دو۔ "

سبرینا نے سر اوپر اٹھایا۔ وہ پر سکون انداز میں اس پر نگاہیں جمائے کہہ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

واہ دران ملک واہ۔ کتنی دیدہ دلیری سے کہہ دیا میں نے تمہیں معاف کیا۔ بمشکل استہزائیہ مسکراہٹ کو مصنوعی دلفریب مسکراہٹ میں تبدیل کیا۔

"ہاں لیکن لاسٹ ٹائم انل کے گھر میں بھی میں نے جو کچھ بھی کہا میں اس سب پر۔۔۔ "

"اٹس اوکے۔ میں نے بھلا دیا تھا سب۔ تم نا سمجھ تھی اس لیے جو دل میں آیا کہہ گئی البتہ تم مجھے معاف کر دو شاید انجانے میں ہی سہی میں تمہارا دل دکھا گیا۔ "

Kitab Nagri Special

سبرینا نے حیرانگی سے اس کے چہرے کی طرف دیکھا۔دل دکھایا کتنا آسان لفظ استعمال کیا تھا۔روح تک چھلنی ہوئی تھی میری۔وہ خاموش تھی لیکن اب دران بول رہا تھا۔

"میں اس وقت محبت کے جذبے کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔اس لیے تمہیں کس طرح انکار کرنا ہے۔کیسے سمجھانا ہے۔یہ سب ٹھیک سے نہیں کر پایا۔ "

تذبذب میں کہتا وہ کتنا مختلف لگ رہا تھا۔اوہ تو اب جناب کو محبت کے جذبوں کی قدر ہونے لگی ہے۔سبرینا نے زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔

"جویریہ بہت خوش قسمت ہے۔ "

دران کی بات کاٹتے ہوئی جھوٹی مسکان کے ساتھ کہتی وہ بات کا رخ بدل گئی۔دران بے ساختہ مسکرا دیا۔وہی دلکش مبہم مسکراہٹ۔

"وہ نہیں۔میں خوش قسمت ہوں۔ "

بڑے وثوق سے کہا۔چہرے پر موجود طمانیت دل کی دنیا بدل جانے کی عکاس تھی۔سبرینا کا چہرہ پھیکا پڑا بمشکل تھوک نگلا اور سر کو اثبات میں جنبش دی۔

"کوئی شک نہیں اس میں۔وہ بہت اچھی ہے۔بہت سمجھدار, سلجھی ہوئی۔ "

"برھان کہاں ہے؟ "

Kitab Nagri Special

دران نے خجل ہوتے ہوئے ایسے بات بدلی جیسے وہ جویریہ کی نہیں بلکہ اس کی تعریف کر رہی ہو۔

"وہ آج جلدی شوٹنگ کے لیے نکل گئے تھے؟ "

"تم لوگوں کا ہنی مون بھی ارینج کیا ہے میں نے۔یہ گفٹ ہوگا میری طرف سے۔ "

"اوہ اس سب کی کیا ضرورت ہے۔آپ برھان سے بات کر لینا پہلے ان کے شوٹنگ شیڈیول کو دیکھ کر۔ "

"ہاں اس سے بھی کر لوں گا۔لیکن یہ سب میں صرف تمھارے لیے کر رہا ہوں اس کے لیے نہیں۔اچھا چلو تم دیکھو ٹی وی پھر بات ہوتی ہے۔ "

سرعت سے وہ اپنی جگہ سے اٹھا لیکن صوفے پر بیٹھی سبرینا برھان کے لیے اس کی ازلی بے اعتنائی پر پہلو بدل کر رہ گئی۔

وہ اب دھواں دھواں چہرے سے دران کی پشت کو گھور رہی تھی جو پتا نہیں کس خوشی میں جھومتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز پر ہی دل زور سے دھڑکنے لگا تھا۔دل نے اس کے قدموں کی چاپ سے ہی اسے پہچان لیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

وہ بظاہر تو اس وقت کتاب پڑھنے میں مگن تھی لیکن عجیب بے کلی تھی کتاب کا ہر لفظ اڑنے لگتا, اڑ کر ہوا میں گھل جاتا اور پھر رات کے وہ پل ذہن میں گھومنے لگتے جب دران اس کے سامنے بیٹھا محبت کا اظہار کر رہا تھا۔ ہر سانس کے ساتھ اس پل کو یاد کرتے کرتے اب دن سے رات ہو گئی تھی۔

حسب معمول کمرے میں داخل ہوتے ہی دران کی پہلی نگاہ سامنے بیڈ کی طرف اٹھی جہاں وہ معمول کے مطابق کتاب کی ورق گردانی میں مصروف تھی۔ دران نے ایک بھرپور نگاہ اس پر ڈالی اور قدم ریسٹ روم کی طرف بڑھا دیے۔ واپس نکلا تو وہ اسی طرح بیٹھی تھی اور کتاب گود میں رکھے سر جھکائے ہوئے تھی۔

ہلکا نارنگی سکارف گھوم کر گلے کی زینت بنا ہوا تھا۔ بالوں کی ڈھیلی پونی اور گال پر جھولتی لٹیں اسے دلفریب بنا رہی تھیں۔ دران نے اس پر نگاہ ٹکائے چند قدم کا فاصلہ طے کیا اور اگلے ہی لمحے وہ اس کے سر پر کھڑا تھا۔

"یہ دیکھو لسٹ۔ "

ہاتھ میں پکڑا اپنا موبائل جویریہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ انل کے آخری مشورے پر عمل کرتے ہوئے وہ دنیا کے تمام خوبصورت ممالک کے مقامات کی لسٹ نکال کر موبائل جویریہ کے سامنے کر چکا تھا۔

"کس لیے؟ "

کتاب سے سر اٹھائے حیرت سے موبائل کی کھلی سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"گھومنے چلتے ہیں۔ جہاں تم چاہو گی وہاں۔ جگہ پسند کر لو۔ "

"وہ کس لیے؟ "

Kitab Nagri Special

وہی سوال دہرایے اب وہ نگاہ موبائل سکرین سے ہٹا کر دران کی طرف اٹھائے ہوئے تھی۔

"تمہیں یقین دلانے کے لیے۔ "

فوراً جواب آیا۔

"مجھے نہیں جانا۔ "

آہستگی سے انکار کرنے کے بعد پھر سے کتاب کھولی۔ دران نے حیرت سے آنکھیں پھیلائیں پھر بے اختیار اس کے بالکل سامنے بیٹھ کر اس کے ہاتھ سے کتاب چھین لی۔

"کیوں کل رات میں نے تم سے وقت مانگا تھا اور تم نے دیا۔ "

"ہاں لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ آپ اس وقت میں مجھ سے میری مرضی کے خلاف کچھ بھی کروائیں۔ محبت کا یقین دلانا ہے یا ہمیشہ کی طرح دھونس جمانی ہے۔ "

سنجیدگی سے مگر دھیمے لہجے میں کہہ کر دران کے ہاتھ سے کتاب لینی چاہیے جسے ایک جھٹکے سے وہ پھر سے پیچھے کھینچ چکا تھا۔

"مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے تم اپنی اس یک طرفہ محبت کے خول سے باہر نہیں آنا چاہتی۔ "

"آپکو یہ کیوں لگتا ہے کہ آپ اس دنیاوی چمک دھمک کا سہارا لے کر مجھے اپنی محبت کے سچا ہونے کا یقین دلا دیں گے۔ "

Kitab Nagri Special

"مجھے نہیں لگا تھا۔ یہ تو۔۔ "

انل کا نام لینے سے پہلے ہی خود کو روکا اور پھر اس کی کھلی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اس کے کتاب کے لیے بڑھے ہاتھ کو تھام لیا۔

"ٹھیک ہے تم خود بتاؤ کہ تمہیں کیسے یقین آئے گا۔ "

"مجھے وہ چاہیے جو آپ کے دل میں محبت ڈالنے کا جواز بنا۔ "

بہت دھیما مگر پر اعتماد لہجہ تھا دران کے ہاتھ کی نرم گرفت اس کی قربت ارادے کمزور کر رہی تھی مگر اسے کمزور نہیں ہونا تھا۔

"کیا سمجھا نہیں میں۔ کیا چاہیے؟ "

اف۔اف یہ معصومیت۔دل تو ہر حکم پر سر تسلیم خم کرنے کو تیار تھا مگر وہ جو سوچ چکی تھی کرنا وہی تھا۔

"مجھے قرآن سیکھنا ہے آپ سے اور اب کی بار میں یہ زبردستی نہیں کرانا چاہتی۔میں چاہتی ہوں آپ پورے دل سے مجھے پڑھائیں۔ "

دران کی ہاتھ پر سے گرفت ختم ہوئی تھی۔وہ پر عزم لہجے میں اپنا فیصلہ سنانے کے بعد اب دران کے چہرے کو کھوج رہی تھی جہاں رنگت کا بدلنا صاف واضح تھا۔

Kitab Nagri Special

"بولیں دیں گے مجھے دنیا کا سب سے پیارا اور انوکھا تحفہ, اپنے خوبصورت انداز بیاں میں اللہ کی کتاب پڑھائیں گے مجھے ؟ "

وہ سوال پر سوال کر رہی تھی۔ دران بس یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔ایک طرف وہ تھی جو اسے اب اپنے جینے کی وجہ لگتی تھی اور دوسری طرف وہ عمل تھا جس سے غفلت برتے اسے برسوں ہو چلے تھے۔

وہ چاہتی ہے میں اسے دل سے پڑھاؤں لیکن میں وہ دل کہاں سے لاؤں۔ وہ ایک دم سے اپنی جگہ سے اٹھا اور قدم کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھا دیے۔

جویریہ نے بجھتے دل سے اس کی طرف دیکھا۔لبوں پر پھیکی سی مسکراہٹ ابھری۔

دران مجھے آپ کی یہ خول میں لپٹی شخصیت نہیں چاہیے۔اگر میری محبت اس پتھر جسم کو چیرتی ہوئی آپ کے دل میں احساس پیدا کر سکتی ہے تو میرا اللہ تو ہر مسلمان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔

غافل ہم ہوتے ہیں وہ ہم سے نہیں۔ ہم شکوے اور خود کی سوچوں کو حاوی کرتے ہوئے قصوروار اسے ٹھہرا دیتے ہیں اور اس سے خفا ہو جاتے ہیں لیکن وہ ہماری ہر غفلت, ہر گناہ, ہر بھول کی توبہ اور معافی کے انتظار میں ہوتا ہے ۔

وہ رحیم ہے جو شیطان کے ہر بہکاوے پر اس سے غفلت برتنے والے کو اس کی توبہ پر پھر سے گلے لگا لیتا ہے۔ وہ ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے۔اس ماں سے ستر گنا زیادہ جو اپنے بیٹے کی ہر غفلت اور زیاتی کو بھلا کر اسے گلے لگا لیتی ہے۔

Kitab Nagri Special

اُس پر یہ سب بیت چکی تھی۔ زندگی کی ٹھوکروں نے اسے بھی اللہ سے شکوہ کرنے پر مجبور کیا تھا لیکن وہ غلط تھی اوراب دران کو بھی اس کی غلطی کا احساس دلانا چاہتی تھی اوراب تو وہ کمزور بھی نہیں تھی۔ دران کے دل میں محبت کی پھوٹتی کونپل اس کی طاقت تھی۔ دلفریب مسکراہٹ لبوں پر گہری ہو رہی تھی۔

☆☆☆☆

یہ مدھم سی پروجیکٹر کی روشنی میں ڈوبا ہال تھا جس میں اس وقت سٹیج پر ایک طرف لگے میز پر پانچ نفوس ایک قطار میں لگی نشستوں پر براجمان تھے اوران کے سامنے شیشے کا شفاف میز پر پانی کی بوتلیں اور گلاس پڑے تھے ۔

سٹیج کے بالکل سامنے مخصوص فاصلوں پر سولہ نشستیں ترتیب سے رکھی ہوئی تھیں اور ہر کرسی کے آگے ایک چھوٹا میز تھا اور ہر نشست پر چوڑے کندھوں اور مضبوط جسم کے حامل اکیس بائیس سال کے سولہ جوان کلین شیو، سپاٹ چہرے، تنے سینے اور گردنیں لیے ربوٹ کی مانند بیٹھے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سٹیج پر بیٹھے نفوس ان سے بالکل مختلف تھے۔ سیاہ کوٹ پینٹ میں ملبوس وہ چالیس سال کے لگ بھگ عمروں کے اور پر سکون آہستہ آواز میں ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت میں مصروف تھے۔ اچانک ہال کا داخلی دروازہ کھلا۔

Kitab Nagri Special

ایک دم سے قبرستان جیسی خاموشی چھائی اور ہال میں موجود تمام نفوس تیر کی طرح اپنی جگہوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ سٹیج کی طرف بڑھتے دو قدم پر وقار انداز میں اب سٹیج کی سیڑھیاں چڑھ رہے تھے۔

سٹیج پر چڑھنے کے بعد وہ نفس اب مائک کو سنبھال چکا تھا۔مائک کے سامنے کھڑے شخص کی شخصیت کسی بھی تعارف کی محتاج نہیں تھی۔اس عمر میں بھی مضبوط جسم اور رعب دار شخصیت کے مالک ابراہیم خان آفریدی گردن کو اٹھائے ایک اچٹتی نگاہ ہال پر ڈال رہے تھے جہاں سٹیج کے بالکل سامنے چند فاصلوں پر رکھی گئی نشستوں پر براجمان سب لڑکے ان کے داخل ہوتے ہی سینہ تانے کھڑے ہو چکے تھے۔

ابراہیم خان آفریدی کی پشت پر چلتی پروجیکٹر سکرین پر بڑے سیاہ حروف میں لکھے لفظ جگمگا رہے تھے۔

"اینٹی نار کو ٹکس فورس ایجینسی "اور ان حروف کے سامنے کھڑا شخص اینٹی نار کو ٹکس فورس کا منسٹر ابراہیم خان آفریدی تھا۔اس کی شیر جیسی نگاہ سامنے کھڑے سولہ لڑکوں پر جمی تھی۔

"ویلکم ٹو اے۔این۔ایف سکریٹ انوسٹیگیشن ابروڈ سنٹر (خوش آمدید اے این ایف خفیہ تحقیقات غیر ملکی سنٹیر میں) "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

رعب دار آواز مائک میں سے ہو کر ہال میں گونجی۔ سٹیج پر موجود پانچ نفوس میں سے میجر جنرل عاطف ملک نے نگاہ اٹھائی اور پھر ہاتھ کو ہوا میں اٹھائے ہلکی سی جنبش دی۔اشارہ بیٹھنے کا تھا غالباً۔ تمام لڑکے اشارہ ملتے ہی حکم کی تعمیل کے طور پر نشستوں پر بیٹھ گئے۔

Kitab Nagri Special

"آپ سب کو یہ تو پتا چل ہی گیا ہے کہ آپ وہ سولہ جوان ہیں جن کو سویلین (civilian) ٹیسٹ کے ذریعے منتخب کیا گیا ہے۔ "

ابراہیم خان آفریدی کی بارعب آواز ہال کی خاموشی کو چیرتی ہوئی سب کے کانوں میں پڑ رہی تھی۔

"آج یہاں پورے چھ ماہ کی کڑی ٹرینگ کے بعد ہم نے تیس جوانوں میں سے آپ سولہ لوگوں کو ایک خاص پوسٹ کے لیے سیلیکٹ کیا ہے۔ "

سب لڑکوں کی تنی گردنوں میں اور آنکھ کی پتلیوں میں ہلکی سی جنبش ہوئی۔

"آپ سولہ جوان ایجنسی کے خفیہ سلیپر سیل پوسٹ کے لیے منتخب کئے گئے ہیں۔ یہ ہماری خفیہ ایجینسی کی سب سے حساس پوسٹ ہے جو ایک طویل اور تھکا دینے ولے عرصے پر مشتمل ہوتی ہے۔ "

ابراہیم خان کی آخری بات پر سولہ لڑکوں میں سے پندرہ لڑکوں کی آنکھوں میں ہلکا سا متحیر پن جھلکا۔

"یہ عرصہ سالوں پر مشتمل ہو سکتا ہے جس میں ہم آپ کی اس ذاتی زندگی میں کہیں بھی مداخلت نہیں کریں گے لیکن آپ پر کڑی نظر ہو گی۔ آپ دنیا کی نظر میں ایک عام شہری ہوں گے لیکن آپ کی بھرتی ہم کچھ خاص پیشوں میں اپنے خفیہ ذرائع سے کروائیں گے۔ "

ابراہیم خان نے اپنے مضبوط ہاتھوں کو آپس میں ملایا۔ اور نگاہ ایک سکینڈ کے لیے جھکا کر پھر سے اٹھائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"ان پیشوں میں آپ ایک عام شہری کی طرح ملازمت کریں گے لیکن یہاں منشیات سے متعلق حساس معلومات ہم تک پہنچائیں گے۔ یہ یاد رکھیں آپ ہمارے لیے اُس وقت تک کارآمد ہیں جب تک آپ کی اصل پہچان سب سے چھپی ہوئی ہے۔ازاٹ رائٹ "

"یس سر "

ایک ساتھ فضا کو چیرتی ہوئیں جوان آوازیں گونجیں۔

"آپ سب کے سامنے میز پر موجود فائلز ہیں۔ان میں سب کے ملکوں کے اور ان کے منسلک ہونے والے پیشوں اور اداروں کے نام ہیں۔ "

ابراہیم خان نے ہاتھ کے اشارہ ان سب کے آگے لگی میزوں کی طرف کیا جہاں ایک ایک خاکی فائل موجود تھی ۔

"اوپن اٹ۔ "

سب نے ایک ساتھ ہاتھ بڑھا کر فائل کو کھولا۔اور نگاہ سامنے لکھے لفظوں پر دوڑائی۔ سفید رنگ کے کاغذ پر ٹائپ شدہ الفاظ میں لکھا ملک کا نام اس کے وجود کو پل بھر کے لیے ساکن کر گیا۔

"یونائیٹڈ سٹیٹ آف امریکہ "

سیاہ ٹائپ شدہ لفظوں میں لکھا ملک کا نام وہ بار بار پڑھ رہا تھا۔

☆☆☆☆

Kitab Nagri Special

شیشے کے میز پر رکھے لیپ ٹاپ کی سکرین پر چلتی فوٹیج کا منظر کچھ یوں تھا کہ دران سیاہ ہڈ زیب تن کیے بیکری میں داخل ہو رہا تھا۔ ہڈ کی بڑی ٹوپی اور سیاہ چشمے میں وہ اپنے چہرے کو اس حد تک چھپائے ہوئے تھا کہ اس کی پہچان بے حد مشکل تھی۔

انل میز کے بالکل سامنے ہاتھ میں کافی کا مگ تھامے, صوفے پر براجمان بڑے مزے سے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا تھا۔ یہ جیسیکا کے اپارٹمنٹ کا لاونج تھا جہاں اس وقت جیسیکا نے اسے جاسوسی کی شروعات کے لیے بلایا تھا۔ آج چھٹی کا دن تھا اور وہ صبح دس بجے ہی اس کے گھر میں موجود تھا۔

وہ اسے لیپ ٹاپ پر دران کے کچھ کٹ شدہ فوٹیج دیکھنے کے لیے دے کر گئی تھی۔ یہ فوٹیج بیکری کے دروازے اور کچھ گیلری کے تھے۔ کسی بھی فوٹیج میں دران کا چہرہ واضح نہیں تھا۔ انل بڑی تسلی بخش انداز میں بیٹھا تھا کیونکہ جیسیکا کے پاس دران کی کھوج کے لیے اب تک کوئی ٹھوس ثبوت نہیں تھا۔

وہ یونہی کافی کے گھونٹ بھرتا مختلف فوٹیج کو بار بار دیکھ رہا تھا جب اچانک قریب سے جیسیکا کی آواز سنائی دی۔

"یہ پیکٹ ہے جو مجھے اس کی طرف سے پچھلے مہینے ملا۔ اس کو میں نے کھولا ہی نہیں تھا۔"

جیسیکا نے ایک پیک شدہ لفافہ انل کے سامنے میز پر رکھا اور خود قریب کے صوفے پر براجمان ہوئی۔ انل نے چونک کر لیپ ٹاپ سکرین سے نگاہ ہٹائی اور پیکٹ کی طرف دیکھا۔ یہ وہی پیکٹ تھا جو پچھلے مہینے وہ اور دران بیکری میں اس تک پہنچا کر آئے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

وہ نا صرف کمرے سے وہ لفافہ لے کر واپس آئی تھی بلکہ اس کی تیاری سے لگ رہا تھا کہ وہ کہیں باہر جانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ سیاہ گھٹنوں تک آتی سکرٹ پر سفید ٹاپ پہنے سلیقے سے بالوں کو کندھوں پر ڈالے ہمیشہ کی طرح دلکش لگ رہ تھی۔ انل نے ایک اچٹتی نگاہ پہلے اس کی تیاری پر اور پھر پیکٹ پر ڈالی۔

"ہاں لیکن اس سے کیا ہو گا؟ "

"ہو گا کیوں نہیں ہو گا۔ تم کرو گے نہ؟ "

وہ دلفریب انداز میں مسکرائی۔ چمکتی گلوسی گلابی لپ سٹک سے مزین ہونٹ اس کو ہوش ربا حد تک حسین بنا رہے تھے۔

"مطلب؟ "

انل نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔

"مطلب یہ کے اس سے مجھے اس کے فنگر پرنٹس ملیں گے۔"

اس کی وثوق سے کہی گئی بات پر انل بے ساختہ قہقہ لگا گیا۔ وہ تیوری چڑھائے اب انل کی طرف دیکھ رہی تھی پھر غصے سے گھورتی ہوئی گویا ہوئی۔

"ہنس کیوں رہے ہو؟ "

"محترمہ یہ پچھلے مہینے کی سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھو۔ تمہارے کاؤنٹر پر کوئی کسٹمر پیکٹ رکھ کر جا رہا ہے وہ نہیں۔"

Kitab Nagri Special

انل نے ہاتھ کا اشارہ سامنے لیپ ٹاپ سکرین کی طرف کرتے ہوئے پر اعتماد لہجے میں جواب دیا۔اس کی فنگر پر نٹس کی بات پر ایک پل کے لیے تو وہ گھبرا گیا تھا لیکن اگلے ہی لمحے ذہن نے پوری رفتار سے کام کیا اور وہ پھر سے مطمئن تھا۔

"ہاں تو یہ پتا ہے مجھے۔ "

جیسیکا نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے۔

"تو پھر اس پیکٹ پر تو اس کسٹمر کے فنگر پر نٹس ہوں گے نہ کہ اس کے۔ فنگر پر نٹس نکلوا کر کیا کریں گے۔ "

"میں پیکٹ پر نہیں پیسوں پر موجود فنگر پر نٹس کی بات کر رہی ہوں۔ میں نے یہ پیکٹ ابھی تک کھولا ہی نہیں۔ پیکٹ میں پیسے تو اسے نے ہی ڈالے ہوں گے نہ؟ "

نخوت سے ناک چڑھائے وہ اسے وضاحت دے گئی جبکہ اس دفعہ انل کی بولتی بند ہو چکی تھی کیونکہ پیکٹ میں پیسے دران نے نہیں اس نے ڈالے تھے۔چند سکینڈ ہونقوں کی طرح اسے دیکھنے کے بعد وہ گڑبڑا کر سیدھا ہوا۔

"اوہ ہاں۔۔۔ہاں ٹھیک کہہ رہی ہو۔پیسوں پر تو ہوں گے اس کے فنگر پر نٹس۔ گریٹ آیڈیا۔ "

زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجائے اس کی تعریف کی۔"بچو گھونچو نہیں ہے بڑی چالاک ہے۔"نگاہیں جھکائے سوچا اور پھر مسکراہٹ کو گہرا کیے سر اوپر اٹھایا۔

"ویسے تمہیں کسی بیکری میں نہیں کسی خفیہ ایجینسی میں ہونا چاہیے تھا۔ مطلب کیا ذہن ہے تمھارا۔۔۔ واؤو۔۔۔ "

Kitab Nagri Special

"نہیں مجھے کسی خفیہ ایجینسی میں نہیں کام کرنا بس اس شخص کی کھوج کرنی ہے ہر حال میں اور جیسے تم نے اس دن جھٹ پٹ ڈرنک کی رپورٹ نکلوالی تھی۔امید کرتی ہوں آج اس میں بھی ہیلپ کرو گے۔ "

وہ پراعتماد لہجے میں کہتی ہوئے اب اس کی طرف تائیدی نگاہ جمائی ہوئی تھی۔انل نے بمشکل سر کو اثبات میں ہلایا

"کیوں۔۔۔نہیں۔۔بے فکر ہو جاؤ۔ "

مصنوعی مسکراہٹ کی اوٹ میں بے چینی کو چھپایا۔"اب کیا کرنا ہے؟ مطلب اگر اپنے نہیں تو پھر بھی کسی کے تو فنگر پرنٹس دینے ہی ہوں گے۔ "

ٹائی کی ناٹ کو ڈھیلا کرتے ہوئے سوچا۔سانس اٹک رہی تھی۔آخر کو دران اسے سچائی بتا کیوں نہیں دیتا۔

"ہاں تو پھر چلیں۔ "

جیسیکا کی آواز پر چونک کر خیالوں سے باہر آیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کہاں؟ "

حواس باختہ سوال کیا۔

"یہ دینے اور کہاں؟ "

جیسیکا نے کندھے اچکائے۔

"آ۔۔۔ا۔اایک منٹ۔۔کیا تم ساتھ چلو گی؟ "

Kitab Nagri Special

آبرو اچکائے ہاتھ کو گھما کر سوال کیا۔ جیسیکا نے گہری سانس لی اور پھر دانت پیسے

"بالکل ساتھ چلوں گی۔ "

"اوہ۔۔۔اچھا اچھا۔ "

بلاوجہ لبوں کو آپس میں ملائے کوٹ کے شکن درست کیے۔ وہ پیکٹ کو اپنے بیگ میں رکھ رہی تھی۔

"مطلب یہ ساتھ جائے گی اور پھر فنگر پرنٹس میرے۔۔۔ ہیں۔۔۔ "

گڑبڑا کر جیسیکا کی طرف دیکھا وہ بیگ کندھے پر لٹکائے اسے اٹھنے کا اشارہ کر رہی تھی۔

"مجھے دیر کرنی چاہیے تاکہ نتیجہ آج نہ مل سکے۔" گاڑی کی چابی اٹھا کر وہ سوچ چکا تھا کیا کرنا ہے۔

☆☆☆☆☆

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

گھڑی کی ٹک ٹک اس چھوٹے سے کمرے میں گونج رہی تھی جہاں اس وقت سگریٹ کا بے تحاشہ دھواں اتنا زیادہ بھر چکا تھا کہ سانس لینا بھی دشوار ہو جائے۔

کمرے کا بند دروازہ اور بند کھڑکیاں گھٹن کے ساتھ دھویں کی تعداد بڑھانے کا موجب بن رہی تھیں۔ دران سگریٹ ہاتھ میں تھامے بے حال حلیے میں بیٹھا تھا۔ اسے لاہور سے کراچی آئے آج دو ہفتے گزر گئے تھے۔

Kitab Nagri Special

اس دوران دستگیر بیگم کو اس دنیا سے گزرے آج ایک ہفتہ ہو چکا تھا اور وہ ان کے جنازے میں ایک اجنبی کی طرح شرکت کرنے گیا تھا۔ خاموشی سے سب سے پیچھے کھڑے ہو کر جنازہ پڑھنے کے بعد وہ انہی قدموں واپس آ گیا تھا۔

اسفند ملک نے دستگیر بیگم کی وفات سے پہلے ہی تمام کاغذات اس کے حوالے کر دیے تھے۔ وہ ان دو ہفتوں میں انل کے گھر میں تھا اور اس وقت بھی وہ اس کے مہمان خانے میں موجود تھا۔

فلیٹ کا چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں بمشکل ایک صوفی سیٹ اور لکڑی کی میز رکھی ہوئی تھی۔ اوپر نیچے چار کھڑکیاں تھیں جو باہر کی طرف کھلتی تھیں مگر اس وقت بند تھیں۔ سگریٹ کو ہاتھ کی انگلیوں میں دبائے وہ اس دھویں سے بھرے کمرے میں کسی غیر مرئی نقطے پر نگاہ جمائے بیٹھا تھا جب کمرے کا دروازہ کھلا اور اندر داخل ہوتے انل کی بے اختیار کھانسنے کی آواز پر منجمند سے متحرک ہوا۔

وہ متواتر کھانستے ہوئے آگے بڑھا اور تیزی سے کھڑکیوں کو کھولنے لگا۔ کھڑکیاں کھولنے کے بعد لپک کر اس تک آیا اور دران کی انگلیوں میں جکڑی سگریٹ کو کھینچ کر میز پر رکھی پیالی میں رگڑ دیا جس کو ایش ٹرے بنائے دران راکھ سے بھر چکا تھا۔

"ایسے خود کو تکلیف دینے سے کیا ہو گا؟ ان سب نے جو بھی کیا تمھارے اس عمل نے ان کو منہ توڑ جواب دے دیا۔ "

"یہ نہیں چاہتا تھا میں۔ "

Kitab Nagri Special

سپاٹ لہجے میں کہا اور صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے بکھرے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔ وہ تمام جائیداد کو بیچ چکا تھا۔ ویزا لگ چکا تھا اور چند دن میں ہی اس کی امریکہ کے لیے پرواز تھی۔

"کیوں نہیں چاہتے تھے؟ بات سنو۔ وہ کچھ نہیں لگتے تمھارے اب تو اس بات کو وہ خود تسلیم کر چکے ہیں کہ تمہیں صرف اپنے مفاد کے لیے استعمال کیا انہوں نے۔ تم نے جو کیا بہت بہت اچھا کیا۔"

انل نے سگریٹ کی راکھ سے بھرے پیالی اٹھائی اور کمرے میں رکھے کوڑادان کی طرف قدم بڑھائے۔

"بہت جلد واپس کر دوں گا سب۔"

"کیوں کوئی ضرورت نہیں ہے۔ فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ وہ کچھ نہیں لگتے تمھارے۔"

انل نے تیوری چڑھائے اس کی طرف دیکھا جو اب چہرے کو اوپر اٹھائے چھت کو گھور رہا تھا۔

"وہی میرے سب کچھ لگتے ہیں۔"

دران کی بات پر انل کے کوڑادان میں راکھ پھینکتے ہاتھ منجمند ہوئے۔

"مطلب۔ میں۔۔ میں سمجھا نہیں؟"

بھنویں اکٹھی کیے وہ سوال کرتا ہوا آگے بڑھا۔

"اسفند ملک ہی میرے رئیل فادر ہیں۔"

تاہنوز چھت کو گھورتے ہوئے جواب دیا۔ انل کی حیرت سے کھلتی آنکھیں اس نے نہیں دیکھی تھیں۔

Kitab Nagri Special

"کیا "!!

"ہاں میں انہی کا بیٹا ہوں۔ لیکن ایسا بیٹا جسے وہ چاہ کر بھی قبول نہیں کر سکتے۔ "

سیدھے ہو کر مضطرب لہجے میں جواب دیا پھر حیرانگی سے آنکھیں کھولے انل کی طرف دیکھا۔

"میں نے جائیداد کے کاغذات صرف یہ سب کچھ بیچنے کے لیے نہیں نکلوائے تھے بلکہ اور بہت سی معلومات چاہیے تھی مجھے۔ "

"تم نے اُن سے بات کی۔ کچھ پوچھا؟"

"نہیں ضرورت نہیں۔ زبردستی اپنا رشتہ منوانے کا کیا فائدہ اور ویسے بھی مجھے اپنا بیٹا مان کر ان کی جگ رسوائی ہے۔ میں ان کے کسی نیک عمل کی نشانی نہیں ہوں۔ "

طنز بھرا لہجہ اور استہزائیہ مسکراہٹ اس کے اندر کی تکلیف کو چھپا نہیں سکی۔ انل نے بے دلی سے پیالی ایک طرف رکھی اور اسی طرح شکن آلودہ پیشانی کے ساتھ سامنے کے صوفے پر براجمان ہوا۔ دران اب اسی لہجے میں بول رہا تھا۔

"تمہیں پتا ہے جن بچوں کے ماں باپ کی علیحدگی ہو جاتی ہے ان کو بروکن چائلڈ کہتے ہیں۔ لیکن مجھ جیسے بچوں کو کیا کہتے ہیں پتا ہے؟ "

انل اس کے سوال پر خاموش رہا۔

Kitab Nagri Special

" ان وانٹڈ۔۔۔۔ڈرٹی چائلڈ۔ "

وہ مسکرا رہا تھا۔ کرب ناک لہجے میں اس کی آواز کا بھاری پن کمرے کی خاموشی کو چیر رہا تھا۔

"نہیں وہ ڈرٹی چائلڈ نہیں ہوتے اور نہ تم ہو سمجھے۔ "

" تمھارے کہہ دینے سے پل بھر کو سکون ملا لیکن حقیقت یہی ہے۔ "

اسی تلخ مسکراہٹ کو گہرا کیا۔

"ہم جیسے بہت کم ہوتے ہیں جو نا چاہتے ہوئے بھی وجود میں آتے ہیں۔اگر میری ماں یہودی نہ ہوتی تو شاید میں بھی کسی کچرے کے ڈھیر میں گل سڑ جاتا۔ "

"اس نے پیدا کرنے کے بعد بھی تو چھوڑ دیا۔ "

انل کے برجستہ کہے گئے جملے پر وہ پل بھر کو غیر محرک ہوا پھر آنکھوں کو چندھی کیے میز کی سطح پر نگاہ گاڑی۔

"ایگزیٹلی یہی تو پوچھنا ہے اس سے کہ اگر پیدا کرنے کی ہمت کر ہی لی تھی تو پھر ایک سال بعد ہی کیوں چھوڑ دیا اور اگر چھوڑنا ہی تھا تو پھر بہت سے یتیم خانے بھی ہوتے ہیں۔ "

"دران میری مانو تو سب بھول کر آگے بڑھ جاؤ۔ دیکھو دنیا میں کتنے ایسے بچے ہیں جن کے ماں باپ نہیں ہیں اور بہت سے تم جیسے بھی جن کی کوئی شناخت نہیں۔ کوئی رشتہ نہیں۔ وہ بھی تو جی رہے ہیں۔ "

"ایک ہوتا ہے رشتوں کا ہونا اور ایک ہوتا ہے رشتوں کا نہ ہونا مگر رشتوں کا ہو کر بھی نہ ہونا۔ "

Kitab Nagri Special

وہ اب انل کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔

"مجھے لگتا ہے میں ایک نہ رکنے والا پینڈولم ہوں جو پیدا ہونے کے بعد سے صرف جھول رہا ہے۔ "

انل نے دکھ سے اس کی طرف دیکھا جو اس وقت شاید اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔

"بے مقصد، بے معنی زندگی اور منتشر ذہن۔۔۔مجھے الجھن ہوتی ہے خود سے اپنے ذہن کے انتشار سے۔ "

"سب ٹھیک ہو جائے گا دران بس تم اب دوبارہ ان لوگوں سے کبھی مت ملنا۔ "

"ٹھیک تو اب بھی سب ہے۔ "

فوراً سر اٹھا کر جواب دیا۔

"تو نارمل ہو جاؤ یار اور زندگی سے ناراضگی ختم کر دو۔ "

"زندگی سے نہیں زندگی دینے والے سے ناراضگی ہے۔ تمہیں کیا لگتا ہے میں نے خود کو نارمل کرنے کی کبھی کوشش نہیں کی ہو گی؟ "

اس کی آواز کی تلخی بڑھ گئی تھی۔اب تھکی سی آنکھوں میں انگنت شکوے جھلک رہے تھے۔

"میں نے بہت بہت کوشش کی۔زندگی کے ہر موڑ پر خود کو سنبھالا سمجھایا لیکن ہر بار مجھے ایک نیے دکھ اور تکلیف کے سوا کچھ نہیں ملا۔ "

وہ تیوری چڑھائے پھٹ پڑا تھا۔

Kitab Nagri Special

"میں جب جب اللہ کے قریب گیا مجھے تب تب ایک نئی تکلیف ملی۔ تمہیں پتا ہے ان دو سالوں میں میں نے کیا کیا؟ "

دانت پیسے انل کی طرف دیکھ کر سوال کیا جبکہ وہ اس کی حالت پر دکھ سے دیکھنے کے سوا کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

"میں نے قرآن حفظ کر لیا۔ بچپن میں جس کتاب سے میں روٹھ کر اللہ سے دور ہوا تھا۔ میں نے ایک بار پھر اس کتاب کو سینے سے لگایا کہ شاید مجھے سکون ملے گا؟ میں بھی پر سکون زندگی گزارنے لگوں گا۔ "

اس کی کنپٹی کی رگیں ابھر رہی تھیں اور آنکھوں کی سرخی اب آنکھوں کے کناروں سے آگے بڑھ رہی تھی۔

"نتیجہ کیا ملا ایک ایسی سچائی جس کو جان کر مجھے خود سے گھن آنے لگے۔ "

ٹھک کی آواز سے دروازہ کھلا تو دونوں نے ایک ساتھ سر اٹھا کر بائیں سمت دیکھا۔ انل کا چھوٹا بھائی دروازے کا پٹ تھامے کھڑا تھا۔

"انل بھائی کوئی لڑکی آئی ہے۔ کہہ رہی ہے دران بھائی سے ملنا ہے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"لڑکی "!

انل نے حیرت سے پیشانی پر بل ڈالے۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھتا کمرے میں داخل ہوتی سبرینا کو دیکھ کر حیرت سے وہیں رک گیا۔ سیاہ چادر میں لپٹی وہ کمرے کے دروازے سے آگے آکر رک گئی تھی۔

"دران میں باہر ہوں۔ "

Kitab Nagri Special

انل نے دران کی طرف دیکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا اور پھر کمرے سے باہر نکلتے ہوئے دروازہ لگا دیا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو اور یوں اکیلی؟ "

غصے اور حیرت سے گھورتے ہوئے کہا وہ صوفے سے اٹھ کر کھڑا ہوا۔

"دران مجھے معاف کر دو۔ میں خالہ اور دادو کے بہکاوے میں آ گئی تھی لیکن میری تمھارے لیے محبت سچی ہے۔ "

وہ چند قدم کا فاصلہ مٹائے اب بالکل دران کے سامنے کھڑی تھی۔

"میں اس محبت نامی چیز کے بارے میں کچھ نہیں جانتا لیکن اتنا ضرور جانتا ہوں جو جذبہ سچا ہو اسے کسی بھی غلط راستے کا سہارا لینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ "

"دران مجھے معاف کر دو۔ پلیز۔ "

"کر دیا معاف۔ چلو اب گھر جاؤ فوراً "

ضبط سے لب بھینچے پر سکون لہجے میں کہا۔

"نہیں مجھے گھر نہیں جانا مجھے تمھارے ساتھ جانا ہے جہاں تم جاؤ گے میں وہیں چلی جاؤں گی۔ میں گھر اور ان سب رشتوں کو چھوڑ دوں گی۔ "

"بکواس بند کرو اپنی۔ جن قدموں پر چل کر آئی ہو انہی پر واپس جاؤ گھر۔ "

Kitab Nagri Special

"دران سمجھ کیوں نہیں رہے میں بہت محبت کرتی ہوں۔ "

بے اختیار اس کا پاس ہونا دران کے ضبط کو ختم کر گیا بازو کو جھٹکا دیتے ہوئے اسے دور کیا۔

"اور میں تمھاری اس سو کالڈ محبت سے نفرت کرتا ہوں۔ ہمیشہ سے کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا۔ "

ناک بھینچے سختی سے جواب دیتا وہ اس کے دھواں ہوتے چہرے اور پھٹی آنکھوں سے بے اعتنائی برتے ہوئے تھا ۔

" تمہیں ایک بات سمجھا سمجھا کر تھک چکا ہوں کہ مجھ سے محبت کر کے تمہیں کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ میرے پیچھے بھاگنا بند کرو "

دران کی نفرت سے آگ برساتی آنکھوں کو وہ تاسف سے دیکھتی چند سکینڈ خاموشی کے سپرد کر گئی اور پھر وہ پھٹتے لہجے میں اس پر برس پڑی۔

"دران ملک تھکے تم نہیں تھک میں گئی ہوں۔"

آواز اور جسم دونوں کانپ رہے تھے۔

"ہاں میں تھک گئی ہوں۔ تم جیسے انسان سے محبت کرنے کے بعد میں نے اپنی زندگی جہنم بنالی۔ تم کیا چھوڑو گے مجھے ؟ میں چھوڑتی ہوں تمہیں آج ابھی اور اسی وقت۔ "

وہ غصے میں پاگلوں کی طرح چیخ رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

"خالہ, مما, دادو سب ٹھیک کہتے تھے۔ تمہاری رگوں میں دوڑتا خون اور تمھارا وجود دونوں ناپاک ہیں۔ "

ناک بھینچے حقارت سے کہتی وہ دران کی گھورتی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑی تھی۔

"میں نے دو سال پہلے تمھارے ساتھ جو کچھ بھی کیا مجھے اس پر کوئی پچھتاوا نہیں اب۔ تم ہو کیا ہاں۔ تم جیسے بچوں کو لوگ گٹروں میں پھینک دیتے ہیں لیکن ہم سب نے تمہیں عزت دی۔ نوین تایا کا نام دیا۔ میرے بابا نے محبت دی۔ "

وہ بنا بریک کے, بنا سوچے سمجھے بس بولے چلے جا رہی تھی اور دران اس کے منہ سے نکلتے زہر خندہ تیروں کو خود میں پیوست ہوتے محسوس کر رہا تھا۔

"لیکن سچ کہا ہے کسی نے رگوں میں بہتا خون کسی نہ کسی دن تو اثر دکھاتا ہے اور اسی کا صلہ ہم سب بھگت رہے ہیں۔ "

سر کو ہلاتے ہوئے نفرت سے کہتی وہ سر سے سرک جانے والی چادر سے بے نیاز تھی۔

"احسان فراموش, گھٹیا انسان۔۔۔ تم تو دادو کے مرنے پر بھی نہیں آئے۔ وہ جو بھی تھیں لیکن تمھاری زندگی کے اتنے سالوں میں تم ان کے گھر رہے۔ "

وہ تم تم لفظ سے مخاطب کرتی بدتمیزی کی انتہاؤں کو چھو رہی تھی لیکن دستگیر بیگم کی وکالت میں کہے گئے جملے پر دران مٹھیاں بھینچتا ہوا چیخا۔

"جاؤ یہاں سے۔ "

Kitab Nagri Special

"میں بچپن سے دادو کو غلط کہتی تھی لیکن آج میں بھی کہتی ہوں۔ تم کافر ہو۔ دران تم کافر ہو "

وہ گدی سے چہرہ آگے کیئے غصے میں چیخ رہی تھی۔ دران نے بمشکل اپنے غصے کو ضبط کیا اور قدم آگے بڑھائے لیکن وہ تو جیسے آج سب حساب چکتا کرنے آئی تھی بازو سے کھینچ کر دران کو روکا۔

"جا کہاں رہے ہو۔ سنو اب سب۔ تم صرف یہودی عورت کی بیٹے ہی نہیں بلکہ تم اس کے کسی گناہ کی پیداوار ہو۔ "

دران نے ایک جھٹکے سے اپنا بازو چھڑوایا تھا اور پھر ہاتھ اٹھ کر ایک گونج کے ساتھ سبرینا کی گال رنگ گیا۔

پھر وہ وہاں رکا نہیں تھا۔ تیزی سے کمرے کے دروازے کو پورا کھولے باہر نکل گیا۔

☆☆☆☆☆

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہلکے شربتی رنگ کی شرب شراٹے کی آواز کے ساتھ بوتل کے منہ سے گرتی کانچ کے گلاس کو بھر رہی تھی۔ ہاروی نے گلاس بھرتے ہوئے نگاہ اوپر اٹھائی۔

ہاروی پروڈکشن کے اس جدید طرز کے آفس میں اس وقت تین نفوس موجود تھے۔ برھان، بروس اور ہاروی۔ وہ تینوں ایک منصوبے کا مکمل ڈھانچہ تیار کرنے کے بعد ایک دوسرے سے مل رہے تھے۔ ایک مکمل کامیاب

Kitab Nagri Special

منصوبہ اس دفعہ بھی برھان اور بروس نے مل کر تیار کیا تھا۔ برھان اپنی پہلی فلم سائن پر ایک بہت بڑی پارٹی دینے جارہا تھا جو صرف بظاہر اس کی طرف سے دی گئی ایک پارٹی ہو گی۔

حقیقت میں یہ ایک پارٹی نہیں بہت صبر اور طویل انتظار کے بعد جویریہ کے لیے بچھایا گیا ایک جال تھا۔

مونٹاج میں منقد کی گئی یہ تقریب مکمل طور پر دران ملک کے ہاتھ سے اس لڑکی کو لے نکلنے کا ایک منصوبہ تھی جس میں شیون کے بھیجے گئے آدمی بھی شامل تھے۔

"تو کیا لگتا ہے درانگ اس لڑکی کو ساتھ لائے گا؟"

ہاروی کے سوال پر دائیں بائیں کاؤچ پر براجمان برھان اور بروس نے ایک نظر ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ہاروی تین کانچ کے گلاسوں میں شربتی محلول انڈیل چکا تھا۔

"بہت ناقابل یقین شخص ہے۔ مجھے اب بھی لگتا ہے کہ وہ شاید نہ آئے اور ہماری ساری تیاری پر پانی پھر جائے گا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہاروی نے سوال کرنے کے بعد خود ہی جواب دیا اور ایک گلاس اٹھائے برھان کی طرف بڑھایا۔ برھان نے سر کو نفی میں ہلاتے ہوئے اس کی بات کی تردید کی۔

"وہ آئے گا۔"

برھان کا لہجہ پر یقین تھا۔ ہاروی کے ہاتھ سے گلاس تھامتا ہوا وہ پر اعتماد مسکرا رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو؟ "

ہاروی نے بھنویں اچکائیں۔ برھان پر سکون گلاس کو تھامے منہ سے لگانے کے بعد گھونٹ بھر رہا تھا۔ بروس بھی اب برھان کی طرف متوجہ تھا۔

"دران انکل یاور یعنی کے سبرینا کے والد سے بے پناہ محبت کرتا تھا اور اب اسی محبت کی بنا پر وہ سبرینا کی کوئی بات نہیں ٹالتا اور جویریہ کی پارٹی میں شرکت کے لیے سبرینا ہی اسے رضامند کرے گی۔"

"مطلب ہمیں مایوسی نہیں ہو گی۔ "

ہاروی نے بتیسی نکالی۔ بروس کی آنکھیں بھی چمک اٹھیں۔

"بالکل نہیں ہو گی۔ "

برھان کے یقین دلانے پر وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرادیے۔ بروس چہک کر آگے ہوا۔

"تو پھر وقت ہوا جاتا ہے ایک عدد بلاسٹ کا۔ "

پرجوش لہجے میں کہتے ہوئے اس نے اپنے گلاس کو آگے کیا۔ باقی دونوں نفوس نے بھی اپنے گلاسوں کو ہوا میں اٹھایا اور تینوں گلاسوں کو ایک دوسرے کے قریب کیا۔

"بوم۔م۔م۔م "

Kitab Nagri Special

بروس کی آواز کے ساتھ گلاسوں کے ٹکرانے کی آواز تھی اور پھر تینوں کے فلک شگاف قہقہے ہاروی پروڈکشن کی در ودیوار میں گونج رہے تھے۔

☆☆☆☆☆

کمرے کا دروازہ کھلنے پر اس نے دعا کی صورت چہرے پر رکھے ہاتھ ہٹائے اور گردن گھما کر دروازے کی طرف دیکھا۔دران سنجیدگی کا پیکر بنا ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ رہا تھا گو کے وہ آج گھر ہی تھا لیکن کمرے میں نہیں تھا۔ کہاں تھا یہ نہیں پتا چلا۔وہ بہت بار کمرے سے باہر بھی گئی لیکن پتا نہیں چلا۔اب بھی وہ ڈھیلے سے ٹرائیوزر اور ہڈ میں ملبوس ڈریسنگ کی طرف جا رہا تھا۔

تیسرا دن۔ہاں آج تیسرا دن تھا اس کی اس بے رخی کا۔وہ اس کی سوچ کے بالکل مطابق رد عمل ظاہر کر رہا تھا۔ قرآن پڑھانے کی فرمائش کیا کر دی وہ اسے پھر سے دیکھنا تک چھوڑ چکا تھا۔وہی روکھا انداز,وہی بات نہ کرنا۔وہ مدھم سا مسکرا دی۔

جائے نماز سمیٹا اور سر پر بندھا سکارٹ ڈھیلا کیا۔اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی ہلکے کاسنی رنگ کی فراک پیروں کو چھونے لگی۔چند منٹ کے انتظار کے بعد دران ڈریسنگ روم سے باہر آیا تو نا چاہتے ہوئے بھی نگاہ اس پر پڑی جو پہلے سے ہی اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ فوراً نگاہیں چرا لیں۔ اپنے مخصوص لاپرواہی برتتے انداز میں صوفے کے قریب آیا تو جویریہ اس کے صوفے پر بیٹھنے سے پہلے اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔

"کیا محبت کے یقین کے لیے ایسا کچھ مشکل مانگ لیا میں نے؟ "

Kitab Nagri Special

بے ساختہ کیے گئے سوال اور جویریہ کے یوں سامنے آنے پر وہ ایک پل کے لیے چونکا لیکن اگلے ہی پل نگاہیں اس کے چہرے پر جمی تھیں جو دران کا قد لمبا ہونے کے باعث چہرہ اوپر اٹھائے ہوئے تھی۔

"مشکل نہیں ناممکن۔ "

سپاٹ لہجے میں مختصر جواب دیا۔ تین دن بعد آخر کو جویریہ نے ہی بلانے میں پہل کر دی تھی۔ جویریہ کی یقین کے لیے مانگی شرط وہ کسی صورت پورے کرنے کے لیے تیار نہیں تھا اور یہی وجہ تھی وہ چپ چاپ اس کی طرف دیکھنا، اسے بلانا چھوڑ چکا تھا۔

"محبت میں کچھ بھی ناممکن نہیں ہوتا۔ یہ دل لگی ہوتی ہے کہ ناممکن رستوں کو دیکھ کر رستہ ہی بدل لیا جائے۔ "

"تو شاید پھر یہ محبت نہیں دل لگی ہی تھی۔ "

برجستہ روکھا جواب دیا۔ آنکھوں میں بے پناہ محبت لیے وہ زبان سے اپنی محبت کو دل لگی کا نام دیے یہ سوچ رہا تھا کہ شاید وہ اس کی بات پر یقین کر لے گی۔

"دران یہ غلط ہے۔ "

"کیا غلط ہے؟ "

"آپکا یوں پیچھے ہٹ جانا۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

لہجہ پل بھر کو پھیکا پڑا۔ بے شک دران کا رویہ اس کی سوچ کے مطابق تھا لیکن اس کا یوں محبت کو دل لگی کہہ دینا اسے تکلیف دے گیا۔

"میں پیچھے تو نہیں ہٹا۔ محبت اب بھی ہے تم سے بس اب یقین نہیں دلانا تمہیں۔ "

اس کی اتری صورت دیکھ کر فوراً اپنی پہلی بات کی تردید کی اور کمر کے دونوں اطراف میں ہاتھ دھر کر جویریہ کے چہرے پر سے نظر ہٹا کر سامنے دیوار پر گاڑی۔

"آپ یہ کہنا چاہتے کہ آپ مجھ سے بھاگ رہے ہیں؟ "

جویریہ نے بھنویں اکٹھی کیے سوال کیا اور پھر گہری سانس خارج کرتے ہوئے خود ہی جواب دیا۔

"آپ مجھ سے نہیں خود کے اصل سے بھاگ رہے ہیں۔ "

"تم نہیں جانتی مجھے؟ "

Kitab Nagri

رخ موڑے پھر سے اس کی سیاہ آنکھوں میں جھانکا جو پر اعتماد مگر دلکشی کا سامان بنی اتنے قریب کھڑی تھی۔

www.kitabnagri.com

"جان لینا اور محبت کرنا دونوں الگ الگ باتیں ہیں آج تک دنیا میں کسی کو جان کر محبت ہوئی ہے کیا؟ "

"تم پھر الجھ کس بات پر رہی ہو؟ "

"الجھ کر سلجھانا چاہتی ہوں سب۔ "

"کیا سلجھانا چاہتی ہو؟ "

Kitab Nagri Special

"جو آپ میں الجھا ہے۔ "

محبت بھرا لہجہ تھا۔دونوں ایک پل کے لیے ایک دوسرے کی آنکھوں میں جھانکتے لمحے کو وقت کے سرکنے کے حوالے کر چکے تھے۔

"مجھے جان کر دم گھٹے گا اور جن الجھی گتھیوں کو سلجھانے بیٹھو گی وہی ہاتھوں سے لپٹ کر تمھاری کلائیاں کاٹ دیں گی۔ "

دران کا لہجہ اور سنجیدگی اب کسی کرب میں ڈوبا ہوا الگ رہا تھا۔

"خوش نصیبی ہوگی میری اگر یوں موت آئے۔ "

وہ بلا کی ڈھیٹ ثابت ہوئی تھی۔

"مجھے جاننا ہے سب؟ "

"کیا؟ "

دران نے آہستگی سے پوچھا۔

"آپ کا ماضی, اللہ سے ناراضگی کی وجہ؟ "

طمانیت سے کہتے ہوئے وہ اور قریب ہوئی اور پھر اس پتھر جیسے سینے پر سر رکھ دیا۔ایک لمحے کو جیسے سب سمٹ گیا ۔

Kitab Nagri Special

"میں ہی ہوں وہ دران۔ بس اندر ہی اندر گھلنے کا وقت ختم ہوا۔ میں ہی ہوں وہ جس کے آگے آپ کو رونا ہے۔ "

آنکھیں موندے وہ دھیمی مگر مدھر آواز میں کہتی ہوئی اس کی بے ترتیب دھڑکنوں کو سن رہی تھی۔

ایک۔۔۔ دو۔۔۔ تین۔۔۔۔ چار سکینڈ دران نے سختی سے بازو دبوچ کر ایک جھٹکے سے خود سے الگ کیا۔ وہ لڑکھڑا گئی۔

"جس لمٹ تک رکھ رہا ہوں وہیں تک رہو۔ "

دانت پیستے سخت لہجے میں کہتا وہ دران بہت مختلف تھا۔ اب کی بار آنکھوں میں غصہ تھا۔ آخر کو کیوں؟ وہ پھٹی آنکھوں سے دران کو دیکھ رہی تھی۔

"پارٹی کے لیے تیار ہو جاؤ ہمیں جانا ہے۔ "

سپاٹ لہجے میں کہتا وہ آگے بڑھا سگریٹ اٹھایا اور آؤٹ ڈور کی طرف بڑھ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دران کے ایسے روکھے لب و لہجے کی وہ ہرگز حقدار نہیں تھی ایک پل کے لیے اس کا وجود غیر محرک ہوا پھر آہستگی سے رخ موڑے اسکی طرف دیکھا جو شیشے کے اس پار تالاب کے کنارے پر چکر لگاتے ہوئے پریشانی سے پیشانی سہلاتا اب سگریٹ کے کش لگا رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

دران کا یہ مضطرب پن اور یہ روکھا لہجہ عجیب تھا لیکن نا جانے کیوں آج اس کے اس روکھے لہجے پر اس کا دل نہیں دکھا تھا بلکہ اسے پریشانی لاحق ہوئی تھی۔

دران کو بغور جانچتی نظروں سے دیکھتی وہ خود الجھ رہی تھی۔وہ کسی بہت ہی بڑی پریشانی میں مبتلا لگ رہا تھا لیکن ایسا کیا ہو سکتا ہے جو اسے یوں پریشان کیئے ہوئے تھا۔

شام کو برھان اور سبرینا نے تقریب رکھی تھی جہاں نا صرف ان کو مدعو کیا گیا تھا بلکہ سبرینا کے اصرار پر دران اس کو ساتھ لے جانے پر رضامند ہوا تھا۔

کتنے ہفتوں بعد وہ اس محل کی در دیوار سے باہر جا رہی تھی۔اس کمرے کی ہر چیز سے لے کر اس کی مہک تک سے اپنائیت ہو گئی تھی لیکن یہ اپنائیت اور یہ انسیت شیشے کی دیوار کے پار کھڑے اس شخص کی محبت سے کہیں کم تھی ۔ایسی محبت جو دران کے اس رویے سے ہر گز کم نہیں ہو سکتی تھی۔

محبت کبھی کم نہیں ہوتی جو کم ہو وہ محبت نہیں ہوتی۔کم ہونے پر تو ایک دن سب ختم ہو جاتا ہے۔سچی محبت ختم نہیں ہوا کرتی ہے وہ تو پروان چڑھتی ہے۔ایک درجے کے بعد دوسرا درجہ پھر یونہی سفر طے کرتی رہتی ہے۔ محبت کے بعد عشق کا درجہ۔ہاں دران ملک میری محبت اب پروان چڑھ چکی ہے۔

آوٹ ڈور میں تیراکی کے تالاب کے پاس کھڑا وہ اب رخ دوسری طرف موڑ چکا تھا جہاں سورج آہستہ آہستہ شام میں ڈھلنے سے پہلے اپنی کرنوں کا رنگ بدل رہا تھا۔

☆☆☆☆

Kitab Nagri Special

بوسیدہ سے کمرے کی دوپٹ والی کھلی کھڑکی کے پار بجلی کی تاروں کا جال اور اس کے نیچے بھاگتے دوڑتے بچے۔ ڈوبتا سورج اور کراچی کی رنگ بدلتا موسم سب پر پڑتی اس کی یہ نگاہ شاید آخری تھی۔

پچھلے ایک گھنٹے سے وہ یہاں بنا مقصد کھڑا تھا۔ایک ہاتھ سیاہ پینٹ کی جیب میں ڈال رکھا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں خاکی لفافہ تھا جو بند تھا۔

سب تیاری مکمل ہو چکی تھی اور آج رات کی روانگی تھی۔ گہری سانس لے کر ہاتھ میں پکڑا لفافہ کھولا۔

"روانگی سے ایک دن پہلے آپ اس اینولیپ کو کھولیں گے۔اس میں آپکا خفیہ نام درج ہے۔یہ نام صرف آپ اور ہم جانتے ہوں گے اور جہاں بھی کوئی آپ کو اس نام سے پکارے گا سمجھ جائے گا وہ ہمارا بندہ ہے۔ "

ذہن میں ابراہیم خان کے کہے ہوئے الفاظ کی بازگشت گونج رہی تھی اور ہاتھ احتیاط سے لفافے کو کھول رہے تھے۔خاکی لفافے میں ایک سفید کارڈ تھا جسے اس نے انگلی کی پوروں میں دبا کر باہر نکالا۔

سفید کارڈ کے بالکل وسط میں درج خفیہ نام کھرچنے کے لیے کہا گیا تھا۔اس نے جلدی سے پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور چند سکینڈ کے بعد ہی اس کے ہاتھ میں ایک عدد سکہ تھا۔

کارڈ کو ہتھیلی پر رکھے احتیاط سے چھپے ہوئے حصے کو کھرچا اور جھاڑا سیاہ رنگ میں لکھا نام اب واضح تھا۔

"باسل "

☆☆☆☆☆

Kitab Nagri Special

سن انیس سونواسی نومبر کی یہ حسین صبح اُسے یوں قسمت سے امریکہ لے آئی تھی۔ جہاز کے پہیے جیسے ہی زمین کی سطح کو چھونے کے قریب ہو رہے تھے اس کے ساتھ ہی اس کے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہو رہی تھیں۔

جہاز سے اتر کر ایرپورٹ کے انتظار خانے تک کا سفر وہ حیرت سے ارد گرد دیکھتے ہوئے طے کر رہا تھا۔ سب کچھ نکھرا سا ایک الگ جدید دنیا کا منظر پیش کر رہا تھا۔

گرے رنگ کی کھلے پائنچوں والی ڈریس پینٹ زیب تن کئے جسے تقریباً پیٹ کی ناف پر باندھ رکھا تھا۔ اس کے اوپر ہلکے نیلے رنگ کی ڈریس شرٹ پہنے وہ بائیس سال کا خوبصورت جوان اب بشاشت سے ارد گرد دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

انتظار خانے سے تھوڑا سا آگے بڑے سے جنگلے کے پاس تمام مسافر پار کھڑے ان کو لینے کے لئے پہنچے احباب اور رشتے داروں کو دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔

وہ اپنے بیگ کو کندھے پر ڈالے آہستہ آہستہ چلتا ہوا متلاشی نگاہیں ارد گرد دوڑا رہا تھا۔ چند سکینڈ کی توقف کے بعد ہی اسے اپنا مطلوبہ شخص سامنے دکھائی دیا جو پر جوش انداز میں اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔

سفید شرٹ نیلی جینز میں ملبوس بتیس سالہ نوین ملک جتنا پر جوش اس کی طرف بڑھا رہا تھا اس سے کہیں زیادہ گرم جوشی میں بغل گیر ہوا۔ چند سکینڈ اسے یونہی گلے لگانے کے بعد اس سے الگ ہوا اور ہنستے ہوئے اسے دونوں کندھوں سے تھام لیا۔

"کیسے ہو؟"

Kitab Nagri Special

"کیسا لگ رہا ہوں؟ "

اسفند ملک نے بھی جوابی پر جوش لہجے میں دانت نکالے سوال پر سوال کیا۔

"بہت خوب۔ تم تو بالکل چاچو کی کاپی نکلے بھئی, بہت ہینڈ سم اور ان تین سالوں میں کیا قد نکالا ہے۔ "

نوین نے محبت سے مسکراتے ہوئے تعریف کی۔ وہ اس تعریف پر پل بھر کو لجاجت سے مسکرایا۔

"بس کریں نوین بھائی آپ سے تو کم ہی ہینڈ سم ہوں۔ خود کو دیکھیں کہیں سے لگتا ہے کہ آپ بتیس سال کے ہیں؟ "

"ارے یہ تو بس اوپری چمچم ہے۔ اندر سے کھوکھلا ہوتا جا رہا ہوں۔ خیر چھوڑو یہ بتاؤ سفر کیسا رہا؟ "

نوین نے ہاتھ کے اشارے سے اسے آگے بڑھنے کے لیے کہا۔ اسفند بیگ کو کندھے پر درست کرتا ہوا ہمقدم ہوا ۔

"سفر تو بہت اچھا رہا بس خوشی میں سو نہیں سکا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہنستے ہو وہ دونوں ایئرپورٹ کی راہداری سے آگے پارکنگ کی طرف بڑھ رہے تھے۔ کچھ دیر میں پارکنگ میں ایک قطار میں لگی گاڑیوں میں سے ایک گاڑی کے پاس نوین رک گیا۔ اس کے ہاتھ سے سامان لے کر گاڑی میں رکھنے کے بعد وہ خود ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھا جبکہ اسفند اب برابر کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔

Kitab Nagri Special

"گھر والے کیسے ہیں سب ؟ خط کا جواب دینے کا وقت ہی نہیں ہوتا اور جب تک یہاں سے خط پاکستان پہنچتا ہے یہاں کے حالات ہی بدل چکے ہوتے ہیں۔ "

نوین نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے ایک نگاہ اس پر ڈالی وہ سیٹ بیلٹ باندھ رہا تھا۔

" سب ٹھیک ٹھاک سلام کر رہے تھے آپکو سب, آپ بتائیں کیسا جا رہا ہے کیفے ؟ "

متوازن لہجے میں سوال پوچھتا وہ اب نوین کی طرف متوجہ تھا جو گاڑی کو ریورس کر رہا تھا۔

"بہترین اب تو ساتھ ایک چھوٹا ہوٹل بنانے کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔ "

"بہت خوب, مطلب بزنس بڑھانے کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔ "

اسفند نے پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے ستائش سے کہا اور پھر انگلی کے بیچ دبے کارڈ کو نوین کی طرف بڑھاتے ہوئے گویا ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نوین بھائی یہ اس ایڈریس پر چھوڑ دیں مجھے۔ "

"مطلب ؟ "

نوین نے سٹیرنگ کو تھامے بھنویں اکٹھی کیں ایک نگاہ کارڈ پر ڈالی اور پھر خفگی سے سامنے جما دی۔

"وہ میں نے ہوٹل کی بکنگ کروائی ہے۔ میں نے سوچا جس وقت تک کمپنی رہائش کا انتظام نہیں کر دیتی میں ہوٹل میں رہائش کر لوں۔ "

Kitab Nagri Special

"کردی نہ غیروں والی بات۔میں تمہیں ہوٹل میں ہرگز نہیں جانے دوں گا۔تم میرے ساتھ میرے گھر جا رہے ہو بس۔ "

"نوین بھائی۔۔۔ "

اسفند نے تذبذب میں سر جھکایا

"ارے کیا نوین بھائی۔دو کمروں کا گھر ہے لیکن دل کہیں بڑا ہے میرا۔ "

نوین نے خفگی ظاہر کی اور نگاہیں پھر سے سامنے جمادیں۔

"نہیں میں اس وجہ سے نہیں کہہ رہا ہوں۔وہ دراصل جھجک ہے بھابھی " !

"اوہ اچھا کنزی کی وجہ سے جھجک ہے۔بے فکر ہو جاؤ۔بہت خوش ہو گی تم سے مل کر۔بہت اچھی عادت کی با اخلاق ہے۔ "

"اچھا۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسفند اب بھی تذبذب کا شکار تھا۔نوین نے امریکہ میں ایک یہودی عورت سے شادی کرلی تھی۔پاکستان میں تو ان لوگوں کو بس پچھلے سال اس نے خط میں لکھ بھیجا تھا کہ وہ یہیں شادی کر رہا ہے۔

نوین نے تو یہ خبر بہت عام سے انداز میں بھیجی تھی لیکن ملک ہاؤس میں اس خبر کی وجہ سے ایک طوفان برپا ہوا تھا ۔دستگیر بیگم کا خواب تھا کہ نوین ان کی بیٹی عصمت سے شادی کرتا لیکن وخواب اب خواب ہی رہ گیا تھا۔

Kitab Nagri Special

"یہ رکھو اپنے پاس اپنی چٹ تم میرے گھر جا رہے ہو اور جب تک چاہو وہاں آرام سے رہ سکتے ہو۔"

نوین نے ہاتھ بڑھا کر کارڈ تھامے اس کے ہاتھ کو نیچے کیا۔اسفند نے سر جھکا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

☆☆☆☆☆

انل سیاہ کوٹ پینٹ میں ملبوس, سلیقے سے جل زدہ بالوں کی ایک طرف مانگ نکالے شیشے کے بنے کاونٹر پر کہنی ٹکائے کھڑا تھا۔کاؤنٹر کے پار ریسیپشن لڑکی ہاتھ میں پکڑی رسید کے نمبر کو کی بورڈ پر ٹائپ کر رہی تھی۔

"سر یہ رپورٹ نمبر تو یہاں سے جا چکی ہے۔"

لڑکی نے کاونٹر پر رسید رکھتے ہوئے نگاہیں انل کی طرف موڑے کہا۔انل نے حیرت سے ماتھے پر شکن ڈالے۔

"کیا! کیا مطلب؟"

"جی سر ایک منٹ۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لڑکی نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور پھر کاونٹر پر رکھے کی بورڈ پر پھر سے انگلیاں چلانے لگی۔انل اسی طرح حیرت سے بھنویں سکیڑے بے یقین کھڑا تھا۔

دو دن پہلے وہ اور جیسیکا فنگر پرنٹ کے لیے ان کو وہ پیکٹ دے کر گئے تھے جس کے نتیجے کی رپورٹ آج نکلنی تھی۔اسے اچھی طرح یاد تھا کہ وہ پیسے دران کے کہنے پر اسی نے لفافے میں ڈالے تھے لیکن اسے اس بات کی تسلی تھی کہ فنگر پرنٹس کے نتیجے کی رپورٹ لینے اسے ہی آنا تھا۔

Kitab Nagri Special

دران نے اسے ایک آدمی کا تمام بائیو ڈیٹا درج کر کے ایک غلط رپورٹ تیار کر دی تھی جو اسے اب اصل رپورٹ کے ساتھ بدلنی تھی لیکن یہاں تو معاملہ ہی الٹ ہو گیا تھا۔

"سر مس جیسیکا فرینک ایک گھنٹہ پہلے یہاں سے رپورٹ لے جا چکی ہیں۔"

لڑکی کی آواز پر انل نے چونک کر چہرہ اوپر اٹھایا۔پل بھر میں ہی آنکھیں پھیل گئیں اور ماتھا بری طرح ٹھنکا۔

"جیکسیکا"!

حیرت کا شدید جھٹکا تھا لیکن ساتھ ہی سچ کھل جانے کا خوف۔

"سر کیا کوئی اور مدد کر سکتے ہیں؟"

"نہ۔۔نہیں شکریہ۔"

انل نے گھبراہٹ میں جواب دیا اور پلٹا بوجھل سے قدم لیب سے باہر جا رہے تھے جبکہ انگلیاں تیزی سے فون کی سکرین پر ٹپٹپا رہی تھیں۔

☆☆☆☆

سنہری رنگ کا لیدر گاؤن نما فراک اس کی گندمی رنگت پر پہناوا بنا جچ رہا تھا۔ہر دفعہ کی طرح وہ صرف نام کی مسز درانگ بنی اس خوبصورت کمرے کے ڈریسنگ روم میں قد آدم آئینے کے سامنے لگی آرام دہ کرسی پر براجمان تھی

۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

اس پر جھکی لڑکی پچھلے بیس منٹ سے اس کے چہرے کو کینوس سمجھ کر مختلف برش چلا رہی تھی۔ڈھیلے سے ایک طرفہ جوڑے میں مقید بال,جوڑے سے نکلیں گردن پر جھولتی لٹیں۔دلفریب,جاذب نظر میک اپ۔وہ کوئی کینوس نہیں تھی۔

وہ یونہی کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے,آنکھیں موندے اور چہرہ اوپر اٹھائے بیٹھی تھی جب اچانک ناک کے نتھنوں میں دران کی مخصوص,دلفریب خوشبو گھسی۔آنکھیں بند تھیں لیکن دل نے گواہی دی کہ وہ یہاں آیا ہے ۔

دران ہاتھ میں ایک چھوٹی سی سیاہ ڈبیا تھامے جیسے ہی ڈریسنگ روم میں داخل ہوا قدم ناچاہتے ہوئے بھی تھم گئے۔وہ جو سادگی میں بھی دل کو اس دنیا کی سب سے حسین لڑکی لگتی تھی اس سنگھار میں تو وہ طلسم ہوش ربا لگ رہی تھی۔

دران کی موجودگی کو محسوس کرتی ہوئی جہاں لڑکی سیدھی ہوئی وہاں جویریہ نے آہستگی سے آنکھیں کھولیں تو وہ قریب کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نگاہوں میں موجزن بے پناہ محبت کا سمندر دوپہر کی بے رخی برتنے والی نگاہوں سے یکسر مختلف تھا۔دران کی نگاہوں سے تصادم نے دل کی دھڑکنے کی رفتار کو کیا بڑھایا اس کی لانبی پلکیں گالوں پر لرز کر جھک گئیں۔

دران نے فوراً خجالت سے نگاہیں چرائیں اور پھر ہاتھ میں پکڑی ڈبیا پاس کھڑی لڑکی کی طرف بڑھائی۔

" یہ پہنانا ہے انہیں۔ "

Kitab Nagri Special

"اوکے سر۔"

لڑکی نے مسکرا کر ڈبیا ہاتھ میں تھامی تو جویریہ نے چونک کر پہلے سیاہ ڈبی اور پھر دران کی طرف دیکھا جو سپاٹ چہرے کے ساتھ پلٹ کر اب اپنی وارڈروب کی طرف بڑھ رہا تھا۔

لڑکی نے احتیاط سے ڈبی کو پاس پڑی میز پر رکھا اور جویریہ کے چہرے پر پھر سے برش چلانے لگی۔ چند سکینڈ کے بعد اس نے جویریہ کو چہرہ سیدھا کرنے کے لیے کہا اور خود میز پر رکھی ڈبیا کو اٹھایا۔

دران اب کوٹ پہن چکا تھا۔ سپاٹ چہرہ جھکائے گہرے بھورے گرم کوٹ کی آستین کو تھامے کف لنک لگاتا وہ یہاں اس کی اور لڑکی کی موجودگی سے حد درجہ بے نیازی برتتے ہوئے تھا۔

لڑکی نے جیسے ہی سیاہ لیدر کی ڈبیا کو کھولا چاندی رنگ کے چھوٹے سے کانوں میں پہننے والی چکور شکل کی بالیاں تھیں جن پر بہت چھوٹ نفیس سفید نگینے جڑے تھے۔ کانوں کی ان جدید طرز کے بالیوں کی گرد ڈبی میں ایک عدد چوڑی نما بر سیلٹ بھی موجود تھا جو اسی طرح چکور شکل کا تھا اور اس پر بھی اسی طرز کے نگینے جڑے تھے۔

میک اپ آرٹسٹ اب بالی کو اس کے کان میں پہنا کر ان کے لاک کو بند کرنے کی کوشش میں تھی۔ وہ اس کے کانوں کے پاس جھکی بار بار بالی کو نکال کر پھر سے پہنا رہی تھی۔

"کیا ہوا کیا مسئلہ ہے؟"

دران کی آواز پر جہاں وہ لڑکی سیدھی ہوئی وہاں جویریہ نے بھی نگاہ دران پر اٹھائی۔ بھنویں اکٹھی کیے وہ لڑکی سے اس کی الجھن کی وجہ پوچھ رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"سر اس کا لاک بہت عجیب ہے بہت کوشش کے باوجود مجھ سے نہیں لگ رہا ہے۔ "

لڑکی نے شرمندہ لہجے میں اپنی پریشانی کا جواز بتایا۔

"مجھے دیں یہ اور ہٹیں پیچھے۔ "

دران نے ہتھیلی کھولتے ہوئے سامنے کی۔ لڑکی نے ہاتھ میں پکڑی بالی دران کے ہاتھ پر رکھی۔

"کیا ان کی تیاری مکمل ہو چکی ہے ؟ "

بالیوں کو ہاتھ میں رکھے آبرؤ اچکائے لڑکی سے سوال کیا۔

"جی سر بس یہ زیورات۔۔۔۔ "

"آپ جا سکتی ہیں یہ میں کر لوں گا۔ "

دران نے سپاٹ لہجے میں حکم دیا تو لڑکی نے سر کو اثبات میں ہلایا اور اپنے بیگ کو اٹھائے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔اس کے جانے کے بعد دران نے ہاتھ میں پکڑی بالی کو انگلی کی پور میں گھمایا اور آنکھوں کو چندھی کئے دیکھا۔ پھر حیران بیٹھی جویریہ کی حالت سے بے نیازی برتتے جھکا۔ آہستگی سے اس کی کان کی لو کو تھاما۔

جیسے ہی دران کی انگلیوں نے کان کی لو کو چھوا وہ جو مجسم بنی بیٹھی تھی پورا وجود دل بن کر دھڑکنے لگا۔دران نے ایک سکینڈ میں لاک کو بند کیا اور پھر اس کے دوسرے کان کی طرف جھکا۔اب کی بار جویریہ نے آئینے میں عکس

Kitab Nagri Special

کو دیکھا۔اس کے پیچھے کھڑا وہ دران ملک ہی تھا جو اس کے کان میں بالی پہنا رہا تھا۔کیا تھا وہ؟پل میں کچھ اور پل میں کچھ۔

دوپہر کو اسے خود سے الگ کرتا ہوا اور اب اس پر جھکا اسے زیور پہناتا ہوا۔کیا دران کا یہ روپ بھی ہے؟حیرت در حیرت تھی۔دونوں کانوں کی لو میں جھولتی وہ بلیاں بہت چھوٹی تھیں لیکن وہ کان کی لو کو جکڑے کان کی ہڈی پر ایک بیل کی طرح چڑھ رہی تھیں۔

"ہاتھ آگے کرو۔ "

دران کی آواز پر سٹپٹا کر اس نے اوپر دیکھا وہ اب ہاتھ میں چاندی رنگ کڑا تھامے کھڑا تھا۔جویریہ نے سراسیمگی میں بازو اوپر اٹھایا تو اس نے آہستگی سے کلائی تھامی اور ہاتھ میں پکڑا وہ کڑا کلائی میں گھما کر اس کے لاک کو بند کیا۔

دران کے موبائل پر بجتی رنگ ٹون پر وہ اس کے بازو کو یونہی ہوا میں چھوڑ کر دور ہوا اور پھر فون کان سے لگائے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ہیلو ہوں بولو "

فون کان سے لگائے آگے بڑھتا وہ ڈریسنگ روم سے باہر نکل گیا تھا جبکہ وہ اب بھی وہیں ورطہ حیرت میں مجسم بنی خود کو آئینے میں دیکھ رہی تھی۔

وہ ہر مقام سے پہلے وہ ہر مقام کے بعد

Kitab Nagri Special

سحر تھی شام سے پہلے سحر ہے شام کے بعد

ہر انقلاب مبارک ہر انقلاب عذاب

شکست جام سے پہلے شکست جام کے بعد

مجھی پہ اتنی توجہ مجھی سے اتنا گریز

مرے سلام سے پہلے مرے سلام کے بعد

چراغ بزم ستم ہیں ہمارا حال نہ پوچھ

جلے تھے شام سے پہلے بجھے ہیں شام کے بعد

یہ رات کچھ بھی نہیں تھی یہ رات سب کچھ ہے

طلوع جام سے پہلے طلوع جام کے بعد

Kitab Nagri Special

وہی زباں وہی باتیں مگر ہے کتنا فرق

تمہارے نام سے پہلے تمہارے نام کے بعد

حیات گریۂ شبنم حیات رقص شرر

ترے پیام سے پہلے ترے پیام کے بعد

یہ طرز فکر یہ رنگ سخن کہاں قابلؔ

ترے کلام سے پہلے ترے کلام کے بعد

☆☆☆☆☆

جمچماتی عمارت کے باہر لگے بڑے سے تختے پر لکھے سرخ الفاظ جگمگا رہے تھے۔"دی اوپن تھیٹر ایڈیشن آف اسٹنٹ مین۔لاس اینجلس اینڈ شیکاگو اسٹنٹ پرو فمینس "

عمارت میں داخل ہوتے ہی طویل راہداری کے بعد بڑے سے ہال میں قطار در قطار لگی نشستوں پر بیٹھے لڑکوں میں وہ بھی سر جھکائے بیٹھا تھا۔سیاہ ٹی شرٹ اور نیلی جینز میں ملبوس بائیس سالہ دران ملک۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

اس کی شرٹ پر لگے کارڈ پر زیرو سیون نمبر جگمگا رہا تھا۔ دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں کو آپس میں ملائے ارد گرد کے شور سے بے نیاز گہری سوچ میں غرق وہ بظاہر اپنی باری کے انتظار میں تھا لیکن ذہن میں جلتے آلاؤ اور ہی سوچوں میں غرق کئے ہوئے تھے۔ آخر کو نوین ملک کی تمام جائیداد بیچنے کے بعد پاکستان سے امریکہ آئے اسے آج دو ہفتے ہو چکے تھے۔

یہ دو ہفتے بیکار ہوٹل میں گزارنے کے بعد وہ آج اسٹنٹ مین کے ایڈیشن کے لیے آیا تھا جس کے لیے دو دن پہلے ہی اس نے فارم پر کیا تھا۔ آج ان دو سو لڑکوں میں وہ بھی شامل تھا۔ وہ سب لڑکے امریکہ مختلف اکیڈمی سے مہارت حاصل کرنے کے بعد آیڈیشن دینے پہنچے جن میں ایک واحد وہ تھا جس کے پاس باقاعدہ کسی بھی ادارے کا سرٹیفکٹ نہیں تھا۔

"نمبر زیرو سیون "

ہال میں گونجتی اناؤنسمنٹ پر اس نے جھکا سر اوپر اٹھایا۔ یہ اسکی نمبر تھا جو اب تین گھنٹے کے طویل انتظار کے بعد پکارا جا رہا تھا۔

"نمبر زیرو سیون آپ سے گزارش ہے تھیٹر میں تشریف لائے۔ "

اناؤنسمنٹ ہوتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا اور اب خود پر گڑی سب کی نظروں کو محسوس کرتا تھیٹر کی طرف بڑھ رہا تھا ۔

Kitab Nagri Special

بڑے سے سرخ پردے کو ہٹا کر جیسے ہی وہ آگے پہنچا یہ ایک بہت بڑا اسٹیج تھا جو عام سٹیجوں سے بہت مختلف تھا۔ سامنے تیراکی تالاب تھا ایک طرف مختلف ویٹ لفٹنگ کا ساز وسامان اور سامنے لگی نشستوں پر براجمان سات لوگ اس آیڈیشن کے جج تھے۔ یہ دو خواتین اور پانچ مرد تھے۔

"آپ کا نام؟ "

اس کے مائک پر پہنچتے ہی۔ اس سے پہلا سوال نشست کے درمیان میں بیٹھی خاتون نے ہی پوچھا تھا۔

"دران ملک "

"ہوں دران آپ کے سکلز میں تو بہت کچھ لکھا ہے۔ آپ خود بتائیں گے کیا یہ سب؟ یہ بہت دلچسپ ہے کہ آپ بنا کوئی اکیڈمی سے مہارتی مشقیں لئے ہی اتنی چیزوں میں مہارت رکھتے ہیں۔ "

اب کی بار بولنے والا ادھیڑ عمر شخص تھا۔ دران نے مائک کو تھامے منہ کے قریب کیا اور پھر تھیٹر میں اس کی بھاری آواز گونجی اٹھی۔

"پہاڑوں کی چڑھائی، اسکیٹنگ، اسکائی ڈائیونگ، سکوباڈائیونگ, مارشل آرٹس, گھوڑ سواری اور آتش بازی کے استعمال میں اضافی تجربہ۔ "

دران نے مائک کے قریب چہرہ کئے متوازن لہجے میں ایک کے بعد دوسری مہارت کا نام لیا۔

"ہم آیڈیشن میں ان میں سے کسی بھی مہارت کو جانچ سکتے ہیں کیا آپ تیار ہیں اس کے لیے؟ "

Kitab Nagri Special

"بالکل ہر طرح سے۔"

پر اعتماد لہجہ تھا۔

"سٹیج کے سامنے یہ سوئمنگ کی پول کے دیکھ رہے ہیں؟ "

سامنے بیٹھے نفوس میں سے ایک نے پانی کے تالاب کی طرف اشارہ کیا۔ دران نے اثبات میں سر ہلایا۔

"توپہلے تیراکی کی جانچ ہو جائے؟ "

"جیسا آپ چاہیں "

دران نے لب بھینچے تیراکی کے لئے حامی بھری اور قدم آگے بڑھائے۔ سٹیج سے بالکل نیچے بنایا گیا تیراکی کا تالابی شفاف نیلے پانی سے بھرا ہوا تھا۔

"ایک منٹ رکو۔ تیراکی نہیں کروانی اس سے کچھ خاص کروانا چاہیے۔"

تیسرے نمبر پر بیٹھے جج کی آواز ہال میں گونجی دران کے قدم تھمے ساتھ ہی وہاں موجود باقی تمام جج حضرات کی نگاہیں بھی اس جج کی طرف گھوم گئیں۔ وہ آنکھیں چندھی کئے اب دران کی فائل پر نگاہ جھکائے ہوئے تھا پھر گہری سانس لیتے ہوئے چہرہ اوپر اٹھایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"اگر یہ سکوبا ڈائیونگ میں مہارت رکھتا ہے تو مجھے یہ دیکھنا ہے کہ یہ کتنی دیر پانی کے اندر بنا آکسیجن رہ سکتا ہے ؟"

وہ اپنی ٹھوڑی کو سہلاتے ہوئے اپنی بات کی وضاحت کر رہا تھا۔ باقی سب ججز اب دران کی طرف دیکھ رہے تھے ۔

"دران کیا تم یہ کر سکتے ہو؟ فری ڈائیونگ بنا آکسیجن کتنی دیر تم پانی میں رہ سکتے ہو؟ "

آبرو اچکائے استہزائیہ مسکراہٹ کے ساتھ سوال کیا۔

"بالکل کر سکتا ہوں۔ "

دران نے سنجیدگی سے برجستہ جواب دیا۔

"کیا تم جانتے ہو بنا آکسیجن ڈوبے رہنے کا ورلڈ ریکارڈ کیا ہے ؟ "

جج نے اپنی دو انگلیوں میں پھنسے قلم کو گھماتے ہوئے تمسخرانہ لہجے میں استفسار کیا۔

"نہیں۔ "

دران نے قطعیت سے جواب دیا۔ چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا۔ نہ خوف نہ ہی ہچکچاہٹ۔

"ورلڈ ریکارڈ نیس منٹ اور تیس سکینڈ ہے لیکن میں تمہیں دس منٹ تک ہی پانی میں رہنے پر منتخب کر لوں گا ۔ "

Kitab Nagri Special

بھنویں اچکائے اس نے جتاتے ہوئے کہا جبکہ باقی سب ججز حیرت سے کبھی دران اور اور کبھی اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"ٹھیک ہے تو تمھارا وقت شروع ہوتا ہے اب۔ "

دران جج کا جملہ مکمل ادا ہونے سے پہلے ہی شرٹ اتار کر تالاب میں چھلانگ لگا چکا تھا۔اب سب کی نگاہیں گھڑی پر جمی تھیں۔

ایک منٹ۔۔۔۔۔دو۔۔۔۔ تین۔۔۔۔چار۔۔۔۔پانچ۔۔۔۔وقت سرک رہا تھا اور سب کی نگاہیں متواتر تالاب سے گھڑی اور گھڑی سے تالاب کی طرف سفر کر رہی تھیں۔

"دس منٹ سے اوپر وقت جا رہا ہے۔ "

جج خاتون نے ہونق چہرے کے ساتھ مائک میں کہا گھڑی کی ٹک ٹک پورے ہال میں گونج رہی تھی۔سب کی پیشانی پر اب بل پڑ رہے تھے۔جج خاتون نے بے چینی سے باقی ججز کی طرف دیکھا جو چپ چاپ بیٹھے تھے۔گھڑی اب بارہ منٹ دکھا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"شاندار۔"

وسط میں بیٹھے جج نے لبوں کو ستائشی باہر نکالتے ہوئے سر کو جنبش دی جبکہ ساتھ بیٹھی خاتون نے پریشانی سے اپنا چہرہ مائک کے قریب کیا۔

"تیرہ منٹ۔یہ بہت زیادہ ہیں۔دیکھو اس کو۔یہ اسٹنٹ مین آڈیشن ہے کوئی رئیلٹی شو نہیں۔ "

Kitab Nagri Special

سٹیج پر ہاتھ باندھے کھڑے دولڑکے بھاگتے ہوئے تالاب کی طرف بڑھے۔گھڑی کی سوئیاں سرعت سے تیرہ منٹ سے آگے بڑھ رہی تھی۔سب جج اب غصے سے ٹاسک دینے والے جج کو گھور رہے تھے جو اب بھی نگاہیں گھڑی پر جمائے سپاٹ بیٹھا تھا۔

"اوہ جیزیز۔نکالو اس کو باہر یہ کیا پاگل پن ہے اس کی جان بھی جاسکتی ہے۔ "

ایک اور جج کھڑے ہوتے ہوئے چیخا تھا اسی وقت دران اچھل کر پانی کے سطح کے اوپر آیا تو جیسے سب کی اٹکی سانسیں بحال ہوئیں اور چہروں کی سپید پڑتی رنگت میں پھر سے خون کی لہر دوڑی۔گھڑی تیرہ منٹ اور چالیس سکینڈ کا وقت دکھا رہی تھی۔دران مکمل بھیگا گیلے بالوں میں انگلیاں پھیرتا اب سٹیج پر کھڑا تھا۔

تمام ججز اپنی نشستوں سے اٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے اور اب ستائشی نگاہوں سے دران کی طرف دیکھتے ہوئے تالیاں بجا رہے تھے۔

"یہ حیران کن تھا!تم کمال ہو۔آؤ اور اپنا منتخب کارڈ لے جاؤ۔"

جج نے گرم جوشی سے مسکراتے ہوئے پکارا کچھ دیر پہلے والی استہزائیہ مسکراہٹ اب غائب تھی۔دران اسی طرح بھیگا ہوا اب ججز کی ڈیسک کی طرف بڑھ رہا تھا۔

وہ قریب آیا اور ٹاسک دینے والے جج نے اسے گلے لگایا۔

"ویل ڈن باسل "

Kitab Nagri Special

ایک سرگوشی تھی جو اس کے کان میں ہوئی۔ دران کے کان کھڑے ہوئے۔ اس نے مسکراتے ہوئے دران کو خود سے الگ کیا۔

دوسرے جج ستائشی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے لیکن دران کی نگاہیں اسی جج پر ٹکی تھیں۔ جواب کوٹ کے شکن درست کرتا ہوا واپس اپنی نشست پر بیٹھ رہا تھا۔

☆☆☆☆

سفید گاڑی سے اترنے والی وہ لمبے بھورے گرم کوٹ میں ملبوس لڑکی تھی۔ سنہری اور بھورے رنگ کے ملاپ والے کندھوں تک آتے بال کھلے چھوڑ رکھے تھے۔ گلے کے گرد لپٹا زرد اون کا سکارف اس کی چمکتی رنگت پر جچ رہا تھا۔ لمبی گردن پر بیضوی چہرہ اور اس پر سحر پھونک دینے والے نقوش کسی بھی دیکھنے والے کو پل بھر میں اپنی دلکشی کا اسیر کر سکتے تھے۔

گاڑی کے دروازے کا لاک بند کرنے کے بعد وہ اب کندھے پر سیاہ بیگ کی سٹرپ کو درست کرتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔ یہ اس کی نگاہ کا مرکز بنے گھر کی سرخ اینٹوں والی روش تھی جو گھر کے سامنے کھلے لان میں سے گزر کر گھر کے سفید رنگ کے گیٹ تک لے جاتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حسین نقوش کے ساتھ لمبا قد کاٹھ اس کے پرکشش سراپے میں اضافے کا باعث بن رہا تھا۔ سفید دروازے کے سامنے آنے کے بعد اس نے اپنے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک عدد چابی سمیت ہاتھ باہر نکالا۔

Kitab Nagri Special

چابی کو دروازے کے لاک میں ڈالا، گھمایا اور اسی لمحے ہلکی سی کلک کی آواز کے ساتھ دروازہ کھل گیا۔ گھر میں داخل ہوتے ہی وہ اپنی گردن کے گرد لپٹے گرم مفلر کو اتارتی ہو آگے بڑھ رہی تھی کہ اسی لمحے گھر کی خاموشی میں اٹھنے والی کھٹ پٹ کی آوازوں پر چونک کے رکی۔

بیرونی دروازے سے آگے کی راہداری گزرنے کے بعد لاؤنج میں دو کمروں کے دروازے کھلتے تھے جس میں سے ایک کمرے میں سے آتی آوازوں پر وہ اب پھٹی پھٹی آنکھوں کے ساتھ کان کھڑے کیے اس کمرے کی جانب دیکھ رہی تھی۔

وہ روز شام سات بجے گھر پہنچ جاتی تھی جبکہ نوین کے آنے کا کوئی وقت معین نہیں تھا لیکن وہ کبھی اس سے پہلے گھر نہیں آتا تھا اور اگر آ بھی جاتا تھا تو اس کمرے میں تو ہرگز نہیں جاتا تھا جس سے اس وقت اسے مشکوک آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

کمرے سے آتی آوازوں سے صاف ظاہر تھا کہ کمرے میں اس وقت کوئی موجود ہے۔ اس نے خوف سے ارد گرد نگاہ دوڑائی اور لپک کر صوفے کے سامنے رکھے میز پر سے گلدان اٹھایا۔ عجلت میں مگر بنا آواز پیدا کیے اپنے بوٹ اتارے اور پھر جرابوں سمیت دبے قدم کمرے کی جانب بڑھی۔ وہ خوف سے پھٹی آنکھوں کے ساتھ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔ دل کی رفتار خوف کے باعث بہت تیزی سے بڑھ رہی تھی۔

کمرے کے دروازے کے سامنے پہنچ کر ہمت جتانے کو اس نے گہری سانس لی اور پھر ادھ کھلے دروازے میں داخل ہوتے ہی برق رفتاری سے نگاہ کمرے کے چاروں اطراف میں دوڑائی اس کا خدشہ سچ ثابت ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

وہ نوین ہر گز نہیں تھا جو کوئی بھی تھا۔پیٹھ موڑے کمرے کے بیڈ کے پاس کھڑا کسی سوٹ کیس پر جھکا ہوا تھا۔وہ تیزی سے آگے بڑھی اور کانپتے ہاتھوں سے گلدان اس شخص کے سر پر مارنے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ وہ اسی وقت پلٹا اور بے ساختہ جو گلدان وہ اس کے سر پر مارنے والی تھی اس کے ماتھے پر وار کیا۔

"اوہ خدا۔ "

اسفند نے تکلیف سے ایک دم سر پر ہاتھ رکھا۔اس نے اسفند کے کراہنے کی پرواہ کئے بنا جیسے ہی اگلے وار کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا اسفند نے فوراً کلائی تھام لی۔

"ایک منٹ میری بات سنیں پلیز۔ "

"ہیلپ۔۔۔ہیلپ۔۔۔"

اسفند کا کلائی تھامنا تھا کہ وہ خوف سے اور لرز گئی اور دیوانہ وار چلائی۔خوف سے متواتر مدد کے لیے پکارتی وہ اب اسفند کے ہاتھ سے اپنی کلائی چھڑوانے کی سعی کر رہی تھی۔اسفند اس کی اس حالت پر بوکھلا گیا۔نوین اسے صبح ائیر پورٹ سے لے کر گھر چھوڑنے کے بعد خود نکل گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

سارا دن آرام کرنے کے بعد اب اس کی آنکھ کھلی تھی۔اپنا بیگ کھولے کھڑا وہ کپڑے نکال رہا تھا جب اچانک وہ وارد ہوئی۔اس لڑکی کے حلیے سے اور گھر میں یوں موجودگی سے وہ باخوبی سمجھ گیا کہ وہ نوین کی بیوی ہے لیکن شاید نوین نے اس کی آمد کے بارے میں اسی مطلع نہیں کیا تھا اس لیے وہ گھبرا گئی اور اسے چور سمجھ لیا۔

"میری بات تو سنیں۔ "

Kitab Nagri Special

اسفند نے اس کے متواتر خود پر وار کرتے بازو کو قابو کرتے ہوئے اونچی آواز میں التجا کی لیکن وہ تو جیسے کچھ بھی سننے, سوچنے اور سمجھنے کو تیار نہیں تھی۔اسفند نے جھنجلا کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھا۔اس کی آواز ایک دم گھٹ گئی ۔

"بھابھی میں اسفند ہوں۔ "

اس سے پہلے کہ وہ اس رد عمل پر اور ہڑ بڑا جاتی اسفند نے جلدی سے اپنا تعارف کروایا۔

"اسفند ملک۔نوین کا کزن۔ "

وہ واقعی خاموش ہو گئی تھی۔اب آنکھوں میں خوف کی جگہ حیرت نے لے لی تھی۔اسفند نے آہستگی سے اپنا ہاتھ اس کے منہ پر سے اٹھایا۔

"مجھے لگتا ہے نوین بھائی نے آپکو میرے بارے میں بتایا نہیں۔ "

"بھابھی نہیں۔میرا نام کنزی ہے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ٹرٹر انگیریزی زبان میں وہ اپنا درست نام بتاتی اب بھی اسفند کو شاکی نگاہوں سے گھور رہی تھی۔

"اوہ جی جی میں جانتا ہوں آپ کا نام کنزی ہے۔دراصل یہ ہمارا رشتہ ہے۔آپ میری بھابھی ہیں اور میں آپ کا دیور ہوں۔ "

اسفند نے مسکراتے ہوئے مزید وضاحت کی جس پر وہ بھنویں سکیڑے اس کا لفظ دہرا گئی۔

Kitab Nagri Special

"د۔۔یو۔۔ر"

بمشکل اس نے لفظ کو دہرایا تو اسفند خفیف سا قہقہ لگا گیا۔اسفند کے ماتھے پر بنے گھاٹر کو دیکھتے ہوئے اس کی آنکھوں سے فکر مندی جھلکی۔

"معافی چاہتی ہوں آپکو زیادہ چوٹ آئی ہے شاید؟ "

نگاہیں ماتھے کی چوٹ کی طرف اٹھائے ہوئے خفت سے کہتی وہ واقعی اب فکر مند لگ رہی تھی۔

"ہاں چوٹ تو زیادہ ہے کوئی بات نہیں۔آپ نے جان بوجھ کر نہیں کیا یہ سب۔ "

اسفند نے خفت مٹانے کے لیے مسکرا کر جواب دیا۔

"نہیں میں فرسٹ ایڈ باکس لے کر آتی ہوں۔ "

وہ پریشان کن لہجے میں کہتی ہوئی سرعت سے پلٹی اور پھر کمرے سے باہر نکل گئی۔اس کے جاتے ہی اسفند نے کمرے میں لگے آئینے کی طرف قدم بڑھائے۔ماتھے پر بننے والا ابھار اب سرخ ہو رہا تھا۔

کمرے کا دروازہ پھر سے کھلنے کی آواز پر اسفند نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ فرسٹ ایڈ باکس اٹھائے کھڑی تھی۔اسفند نے آگے بڑھ کر باکس پکڑنا چاہا تو وہ باکس پیچھے کرتی ہوئی صوفے کی طرف اشارہ کر گئی۔

"بیٹھیں میں کر دیتی ہوں۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

اسفند نے تذبذب میں سر ہلایا۔ وہ میز پر فرسٹ ایڈ باکس رکھے اس پر جھکی اسے کھول رہی تھی۔ اسفند کے صوفے پر بیٹھنے پر وہ پٹی لیے قریب آئی اور اسے سر صوفے کی پشت سے ٹکانے کا اشارہ کیا۔

"نوین بھائی کب تک آتے ہیں گھر؟ "

اپنی جھجک کو مٹانے کے لیے نوین کا پوچھتے ہوئے وہ سر صوفے کی پشت سے ٹکا چکا تھا۔

"نوین رات کو دیر سے آتا ہے۔ وہ کیفے کے ساتھ ہوٹل بنانے والا ہے اس لئے مصروف رہتا ہے۔"

سنجیدگی سے جواب دیتی وہ اس کے ماتھے پر پٹی کر رہی تھی۔

"اوکے۔ "

اسفند نے آہستگی سے اثبات میں سر ہلایا وہ پٹی کرنے کے بعد پیچھے ہوئی اور میز پر رکھے فرسٹ ایڈ باکس کو بند کیا ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم ڈنر کرو گے؟ "

پلٹ کر اسفند سے سوال کرتی وہ کافی سنجیدہ تھی۔ اس سے پہلے کے اسفند کوئی جواب دیتا وہ پھر سے گویا ہوئی

"آجاؤ میں باہر کھانا لگا رہی ہوں۔ "

فرسٹ ایڈ باکس کو اٹھا کر وہ باہر نکل گئی۔ نوین کی بات درست تھی وہ بہت اچھی تھی۔

Kitab Nagri Special

اسفند نے ہاتھ اٹھا کر ماتھے کو چھوا اور گہری سانس لیتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھا۔ بال بال بچ گیا تھا نہیں تو وہ شاید اسے بے ہوش کرنے کے بعد پولیس کو بلا لیتی۔

شکر ادا کرتا ہوا وہ اب پھر سے اپنے سوٹ کیس کی طرف بڑھا۔

☆☆☆☆☆☆

سنہری گاؤن کے ساتھ چاندی رنگ جیولیری اور سرخ بکل والے چوڑی ایڑی والے جوتے پہنے وہ مکمل تیار کھڑی تھی۔ لانبی پلکوں کے سایے میں بڑی سیاہ آنکھیں سامنے کا منظر کے عکس سے چمک رہی تھیں۔

سامنے دران شیشے کی دیوار کے پار سوئمنگ پول کے سامنے بنے برآمدے میں فون کان سے لگائے، پینٹ کی ایک جیب میں ہاتھ ڈالے چکر لگاتا ہوا کسی سے باتوں میں مگن تھا۔

بات کرتے ہوئے وہ کبھی رک جاتا۔ کبھی مضطرب سا چہرہ اوپر چھت کی طرف اٹھاتا۔ کبھی لبوں کو آپس میں ملائے کچھ سوچنے لگتا اور پھر کبھی پیشانی کو اپنے ہاتھ سے سہلانے لگتا۔ پچھلے مسلسل دس منٹ سے وہ یہی سب دیکھ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نگاہ دران پر سے گھمائی اور گھڑی پر جما دی۔ رات کے آٹھ بج رہے تھے۔ دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی تو اس نے رخ موڑا۔ روزین اندر آنے کی اجازت طلب کر رہی تھی۔

"آجائیں روزین۔ "

Kitab Nagri Special

آہستگی سے اسے اندر آنے کی اجازت دیتی وہ پوری طرح رخ موڑ کر دروازے کی طرف متوجہ ہوئی جہاں سے روزین اب اندر داخل ہو رہی تھی۔

"میم سر اسفند پوچھ رہے ہیں آپ لوگ کب نکلیں گے۔ وہ تقریب کے لیے نکلنے والے ہیں۔"

روزین کی بات کا جواب دینے کے بجائے اس نے شیشے کے پار باتوں میں مصروف دران کی طرف دیکھا۔اور پھر قدم آؤٹ ڈور کی طرف بڑھا دیے۔دروازہ جیسے ہی کھولا دران نے اس کی طرف دیکھتے ہی خاموشی اختیار کی اور آبرو سوالیہ انداز میں چڑھائے۔

"باہر سب ویٹ کر رہے ہیں ہمارا۔"

"کیوں؟"

اسی طرح بھنویں چڑھائے پوچھا۔جویریہ نے حیرت سے آنکھیں پھیلائیں۔

"کیوں کیا مطلب کیا اس کو نہیں پتا کہ سب باہر کیوں انتظار کر رہے ہیں۔ایک تو مجھے کارٹون بنا دیا۔ سنہری جوڑا، سلور جیولری، سرخ جوتے، اوپر سے یہ بھی بھول گئے کہ کہیں جانا ہے۔"

"غالباً ہمیں جانا ہے کہیں شاید اس لیے۔روزین انکل اسفند کا پیغام لے کر آئی ہے۔"

جویریہ نے بھی اسی کے لہجے میں جواب دیا جس پر دران کی نگاہ کمرے میں کھڑی روزین کی طرف گھومی۔

"ہوں۔ان سے کہو وہ لوگ جائیں میں کچھ دیر میں نکلوں گا۔"

Kitab Nagri Special

سپاٹ لہجے میں جواب دے کر پیٹھ پھر سے موڑ لی۔ جویریہ نے گہری نگاہوں سے پشت کو گھورا اور پھر واپس پلٹ آئی۔

"روزین انکل سے کہیے کہ ہم کچھ دیر بعد نکلیں گے۔ وہ لوگ انتظار مت کریں چلے جائیں۔"

روزین نے سر اثبات میں ہلایا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔ روزین کے جاتے ہی اس نے بیزاری سے دران کی طرف دیکھا۔

بڑی سی ایڑی والے ان جوتوں میں کھڑے پاؤں درد کرنے لگے تھے۔ دران کی فراغت کا انتظار یوں کھڑے رہ کر کرنا انتہائی بیوقوفی تھی۔ وہ پاس پڑے کاؤچ پر براجمان ہوئی اور بنا مقصد موبائل پر نگاہ جما دی۔

اسے یونہی بیٹھے ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے جب دران آؤٹ ڈور سے کمرے میں داخل ہوا۔ دران کو دیکھتے ہی اس نے فوراً موبائل بند کیا اور اس کی طرف سوالیہ دیکھا۔ انداز ایسا تھا جیسے پوچھ رہی ہو چلیں۔

دران نے چند قدم آگے بڑھائے اور آکر اپنی دائیں ہتھیلی اس کے سامنے پھیلا دی۔ جویریہ نے چونک کر پہلے ہتھیلی اور پھر اس جفاکار کے چہرے کی طرف دیکھا جو گہری نگاہوں سے اسے دیکھتا ہوا سامنے کھڑا تھا اور اس کی جانب ہاتھ بڑھائے ہوئے تھا۔ وہ کاؤچ پر چہرہ اٹھائے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

اگر بخشے زہے قسمت نہ بخشے تو شکایت کیا

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

Kitab Nagri Special

چند سکینڈ کی خاموشی کے بعد نا چاہتے ہوئے بھی گود میں رکھا ہاتھ اٹھایا اور آہستگی سے دران کی کھلی ہتھیلی میں رکھ دیا۔ یہ لمحہ عجیب تھا یا پھر دران کی آنکھوں سے جھلکتے احساسات عجیب تھے کہ وہ اس کا ہاتھ تھامے سراسیمگی میں اس کے مقابل کھڑی ہوئی۔

دران نے نرماہٹ سے کھلی ہتھیلی کو بند کیا تو اس کا ہاتھ مضبوط ہاتھ میں چھپ گیا۔ جویریہ نے حیرت سے اس کی کھلی آنکھوں میں جھانکا۔

اس کے چہرے پر طواف کرتی دران کی نگاہیں انگنت انکہے جذبوں کو سمیٹے اس کے ہر نقش کو چھو رہی تھیں۔ وہ بہت کچھ کہنا چاہتا تھا۔ وہ اسے یوں کیوں دیکھ رہا تھا۔ جیسے کوئی اپنی بہت ہی قیمیتی چیز کو کسی کے حوالے کرتے ہوئے خوفزدہ ہو۔

جویریہ کی ریڑھ کی ہڈی میں عجیب سی سنسناہٹ دوڑی۔ کیا کچھ غلط ہونے والا ہے؟ دل کیا چیخ چیخ کر اس سے پوچھ لے کہ تم میرے ساتھ یہ سب کیوں کر رہے ہو؟ جب چاہتے ہو اپنا بناتے ہو۔ جب چاہتے ہو آسمان پر بیٹھا دیتے ہو اور جب چاہتے ہو زمین پر پٹخ دیتے ہو۔

آہ لیکن ایسا کیسے پوچھ لیتی۔ اگر اس نے کہہ دیا تم وہی ہو جس کو صرف میرے نام کی طلب تھی اور کچھ نہیں چاہیے تھا۔

Kitab Nagri Special

نہیں وہ خود اپنی ہی نظروں میں گرنا نہیں چاہتی تھی۔ خواہشیں تو ویسے بھی رسوا کر دیتی ہیں مگر وہ ان خواہشات کا گلا گھونٹنے میں ماہر تھی۔

زندگی بہت رخ بدلتی ہے۔ کچھ رخ خوشگوار ہوتے ہیں اور کچھ بھیانک لیکن کچھ تو بالکل ناقابل یقین ہوتے ہیں۔ اور ناقابل یقین رخ حسین بھی ہوں تو ددرناک ہوتے ہیں۔ یہ دیمک کی طرح آپکو کھانے لگتے ہیں۔ اندر سے کھوکھلا اور بنجر کر دیتے ہیں۔ دران کا محبت کا اظہار کرنا بھی اس کی زندگی میں ایسا ہی ایک ناقابل یقین رخ تھا۔

"چلیں۔ "

دران کی آہستہ سی آواز پر اس نے گڑبڑا کر نگاہ اٹھائی۔ اس کی آنکھوں میں جھانکنا چاہا وہ نگاہیں چرا گیا اور اب اس کا ہاتھ تھامے دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا جبکہ وہ یونہی کسی چوبی بت کی مانند اس کے پیچھے چل رہی تھی۔

کمرے سے باہر، رہداری، راہداری سے باہر لاؤنج اور لاؤنج سے آگے راہداری وہ بنا اس کی طرف دیکھے بس اس کا ہاتھ تھامے چل رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کہیں امید سی ہے دل کے نہاں خانے میں

ابھی کچھ وقت لگے گا اسے سمجھانے میں

Kitab Nagri Special

موسمِ گل ہو کہ پت جھڑ ہو بلا سے اپنی

ہم کہ شامل ہیں نہ کھلنے میں نہ مرجھانے میں

ہم سے مخفی نہیں کچھ راہگزرِ شوق کا حال

ہم نے اک عمر گزاری ہے ہوا خانے میں

ہے یوں ہی گھومتے رہنے کا مزا ہی کچھ اور

ایسی لذّت نہ پہنچنے میں نہ رہ جانے میں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نئے دیوانوں کو دیکھیں تو خوشی ہوتی ہے

ہم بھی ایسے ہی تھے جب آئے تھے ویرانے میں

موسموں کا کوئی محرم ہو تو اس سے پوچھو

Kitab Nagri Special

کتنے پت جھڑ ابھی باقی ہیں بہار آنے میں

☆☆☆☆☆

شیشے کی میز پر بکھرے کاغذات اس کے ہر شک کو سچ ثابت کر گئے تھے۔ وہ صوفے پر گھٹنے سیمٹ کر بیٹھی گم صم ان کاغذات کو گھور رہی تھی۔

جیسیکا فرینک بچپن سے لے کر اب تک ایک دردناک, ان چاہی اور ذلت بھری زندگی گزارنے والی لڑکی۔ ماں کے بطن سے نکلنے سے لے کر جوانی کی دہلیز پر قدم رکھنے تک ہر چیز کے لیے ہر احساس کے لیے ترستی ہوئی لڑکی ۔

اپنی ہی ماں کی نفرت کا شکار لڑکی جس کے پاس ماں کے سوا کوئی رشتہ بھی نہ ہو اور دنیا میں وہی ماں اس سے سب زیادہ نفرت کرتی ہو۔ وہ ایک ان چاہی, دھتکاری ہوئی بیٹی تھی۔ اس کی ماں جس ہسپتال میں زیر علاج تھی وہیں اسے کسی نے زیاتی کا نشانہ بنا ڈالا تھا۔ وہ وہاں سے بھاگ نکلی تھی لیکن اس بات سے انجان تھی کہ اس ظلم کی نشانی چند ماہ بعد اس کے ساتھ ایک ان چاہے وجود کو جوڑ دے گی۔

اس کی پیدائش کے بعد وہ اسے اپنے ساتھ ایک مسلط ہوئے عذاب کی طرح اپنے ساتھ رکھتی تھی۔ وہ جیسیکا کو بہت دیر تک بھوکا رکھتی لیکن جب اس کا رونا برداشت سے باہر ہو جاتا تو اسے دودھ دیتی۔ اسی طرح چند سال گزرے تو جیسیکا ہوش سنبھالنے لگی۔ ہوش سنبھالتے ہی بہت سی جان لیوا حقیقتیں سامنے آنے لگیں۔

Kitab Nagri Special

اس کی ماں بہت خوبصورت مگر زندگی سے بیزار خاتون تھی۔ وہ ایک کیفے میں ملازمت کرتی تھی۔ اس کی دیکھ بھال کے لیے اس نے ایک آیا رکھی تھی۔ وہ سارا دن آیا کے رحم و کرم پر ہوتی اور ماں رات گئے واپس آتی تو کمرے میں بند ہو جاتی۔

وہ جس بیماری میں مبتلا تھی اور اس کی پیدائش سے پہلے زیر علاج تھی وہ کوئی عام بیماری نہیں تھی۔ جیسیکا جب سمجھنے اور سوچنے کے قابل ہوئی تو پتا چلا کہ ماں نشے کی لت کا شکار ہے اور دھیرے دھیرے وہ پھر سے نشہ کرنے لگی تھی۔ جیسیکا چھپ کر اس دیکھتی تو وہ جیسیکا کو پیٹنے لگتی اسے اپنی ساری مشکلوں اور پریشانیوں کی وجہ بتانے لگتی۔

آہستہ آہستہ اس کی ماں نے اسے ضرورت کا ہر خرچہ دینا بند کر دیا اور اس سے مکمل لاتعلقی اختیار کر لی۔ فقط ایک گھر تھا جہاں وہ رہ رہی تھی۔ آہستہ آہستہ اس کی ماں بالکل بیکار ہو گئی اور نشے نے اسے مکمل اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اب اسے اپنی ماں کبھی کبھار گھر میں دکھنے لگی۔

وہ پندرہ سال کی تھی جب اس نے اپنی پہلی ملازمت شروع کی۔ زندگی میں بہت مشکلیں دیکھیں ان گنت اور نہ ختم ہونے والی تکلیفیں لیکن کچھ سالوں پہلے سب کچھ بدل کر عجیب سا ہونے لگا۔ کوئی ایسا جو اس پر بنا کسی فائدے کے مہربان تھا۔

اسے اس سے کوئی غرض نہیں تھی۔ بنا کچھ طلب کیے وہ صرف نواز رہا تھا۔ اس کے دیے گئے پیسوں سے کتنی مشکلیں ختم ہونے لگی تھی۔ اس نے ماں کو زبردستی ایک اچھے ہسپتال میں علاج کے لیے داخل کروا دیا تھا وہ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

آخری وقت تک جیسیکا کو کوستی ہوئی ہسپتال وین میں بند ہوئی تھی۔ اب بھی وہ اس سے ملاقات کے لیے جاتی تو وہ ملنے نہیں آتی تھی۔

وہ اس انجان شخص کی خفیہ مدد سے جہاں بہت خوش تھی وہاں الجھ بھی گئی تھی کیونکہ کوئی اتنے سالوں چپ چاپ کیسے کسی کی ایسے مدد کر سکتا ہے اور پھر اس الجھن کا ایک سرا اس دن کیفے میں ملا جب انل نے اس کا پورا نام لیا۔

ہاں اس نے اس کا پورا نام لے کر غلطی کی وہ پکڑا گیا۔ اسے شاید اس بات کی خبر نہیں تھی کہ وہ دن رات اپنے اس مددگار کے بارے میں سوچتی ہے اور یہی وجہ تھی کہ اس دن انل کے نام لینے پر ہی وہ محتاط ہو گئی تھی۔

آج اس کا شک درست ثابت ہوا انل ہی وہ شخص تھا جو اسے اتنے سالوں سے پیسے دے رہا تھا۔ کیا کوئی کسی سے اتنی محبت کر سکتا ہے۔ وہ مسکرائی اور سامنے رکھے کاغذات کو اٹھا کر نگاہوں کے سامنے کیا۔

پھر کچھ سوچ کر کاغذ ایک طرف رکھا اور فون اٹھایا انل کا نمبر ملایا۔ مسلسل فون کی گھنٹی جا رہی تھی لیکن وہ فون نہیں اٹھا رہا تھا۔

یقیناً وہ لیب پہنچ گیا ہو گا۔ کچھ دیر فون نہ اٹھانے پر مایوس ہو کر فون کو دوبارہ میز پر رکھا اور مسکراتے ہوئے سر کو صوفے کی پشت سے ٹکا دیا۔

ایک عجیب انوکھا احساس تھا۔ کل تک اجنبی لگنے والا انل آج دنیا میں واحد اپنا لگنے لگا تھا۔ ایسا احساس تھا جیسے برسوں تپتے صحرا میں چلنے کے بعد کوئی سایہ مل گیا ہو۔ وہ صوفے کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں موندے مسکرا رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

☆☆☆☆☆

"کون۔۔۔کون کرے گا پھر؟ "

نتھن نے آنکھیں سکیڑے استفسار کیا۔ سر پر پہنی ٹوپی کو الٹے رخ گھمائے وہ پریشان حال دکھنے والے شخص مشہور فلم پروڈیسر نتھن ڈیوڈ تھا جو اس وقت فلم کے سیٹ کی مکمل تیاری کئے اپنے فلم کے ہیرو کے انتظار میں کھڑا تھا۔

سیم ہالی وڈ کا ایک مہنگا ترین ہیرو جس کو اس نے اپنی ایکشن فلم کے لیے کاسٹ کیا تھا اور وہ لوگ اس فلم کی شوٹ کے لیے اٹلی آئے تھے۔ آج دوسرا دن تھا اور سیم شراب کے نشے میں دھت ہوٹل میں پڑا تھا اور اسکی فلم کا ہدایت کار اسے عجیب ہی مشورہ دے رہا تھا۔

زِک اینجل اس کی فلم کا جونیر ہدایت کار تھا لیکن وہ بہت محنتی اور ذہین ہونے کے باعث کم عرصے میں ہی اس کے بہت قریب ہو گیا تھا۔

زِک نے اسے نہ صرف اپنی فلم کے ہیرو بدل لینے کا مشورہ دیا تھا بلکہ اسے ایک عدد ہیرو یہیں پر ہونے کا خبر بھی دی تھی جس پر وہ اب حیرت ظاہر کرتے ہوئے اس کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔

اس کی اس حیرت پر زک کے لبوں پر مسکراہٹ ابھری اور بھنویں اچکائے آنکھوں سے ہی سامنے اشارہ کیا۔

نتھن نے اس کی نظروں کا تعاقب کیا۔ سامنے کھڑا خوبرو جوان اس کی فلم کا اسٹنٹ مین تھا جسے زِک نے ہی منتخب

Kitab Nagri Special

کیا تھا۔ وہ بہت کم عرصے میں انڈسٹری میں دھوم مچادینے والا ایکشن اسٹنٹ مین تھا۔ ٹیکنالوجی کی اس جدت میں اس جیسا نڈر اور بے خوف اسٹنٹ مین نایاب تھا۔

وہ سیاہ لیدر جیکٹ کے نیچے سفید ٹی شرٹ پہنے ایک ہاتھ میں سگریٹ سلگائے ٹانگوں کو کراس صورت گھمائے, گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔

مخصوص انداز میں بال بکھرے ہوئے, آنکھیں تھکی سی چڑھی ہوئی, سخت بے تاثر چہرہ وہی انداز گم صم سب سے الگ اکیلا اور سیٹ پر سب سے پہلے پہنچ جانے والا۔

اپنی بہت ساری خوبیوں کے باوجود وہ اس ایک سال میں اور بھی بہت سی باتوں کی وجہ سے نمایاں ہو گیا تھا۔ وہ بہت اکڑ والا تھا۔ وہ کسی سے گھلنا ملنا پسند نہیں کرتا تھا۔ انڈسٹری میں اس کا کوئی دوست نہیں تھا۔ وہ شراب نہیں پیتا تھا۔ لڑکیوں کے ساتھ نظر نہیں آتا تھا اور بنا مقصد کسی سے بات نہیں کرتا تھا۔

"درانگ۔۔" نتھن کی سرگوشی نما آواز ابھری

اس نے زک کی طرف یوں دیکھا جیسے اس کی دماغی حالت پر شبہ ہوا ہو کیا وہ واقعی درانگ کی بات کر رہا تھا۔ زک اب اس کے یوں حیرت سے دیکھنے پر لب بھینچے اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔

"ارے نہیں یہ تو اسٹنٹ مین ہے اوپر سے اس کا نخرہ ہیرو سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ کسی سے بھی سیدھے منہ بات تک نہیں کرتا۔ "

Kitab Nagri Special

نتھن نے ہاتھ ہوا میں چلاتے ہوئے اس کی بات کی تردید کی اور پھر ایک آبرو اچکائے کچھ دور کھڑے دران ملک کی طرف دیکھا۔ وہ اب ایک ہاتھ میں سلگتی سگریٹ سے لاپرواہ دوسرے ہاتھ میں پکڑی پانی کی بوتل اپنے منہ پر الٹائے کھڑا تھا۔ پانی نا صرف اس کے چہرہ بلکہ بال بھی بھگو گیا تھا, عجیب ہی حرکتیں تھی اس کی۔ نتھن نے فورا رخ زک کی طرف موڑا

"اُدھر دیکھو پاگل ہے۔ یہ اسٹنٹ کر سکتا ہے صرف اداکاری اس کے بس کا کام نہیں" نتھن نے نخوت سے ناک چڑھائی

"مت بھولو یہ ایک ایکشن فلم ہے تمہیں جو کروانا ہے وہ یہ ہیرو سے زیادہ اچھا کرے گا اور جسامت دیکھو اس کی تمہارے ہیرو سے اچھی ہے, موقع دے کے دیکھو چھوڑ سیم کو وہ صرف تمہیں ذلیل کر رہا ہے۔ "

زک اپنی بات پر ڈٹا ہوا تھا نتھن نے پیشانی پر بل ڈالے اور گھور کر دران کی طرف دیکھا جو اس کی پریشانی میں مزید اضافہ کر رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"شکل ایک طرف رکھو اور اکڑ دیکھو اس کی "

"تو تمھاری فلم کے ہیرو کی اکڑ کیا کم ہے۔ آج دوسرا دن ہے نشے میں دھت سو رہا ہے ہوٹل میں۔ اسے یہاں اتنی دور اتنا خرچہ کر کے لائے ہیں اور اس نے صرف ابھی تک دو سین شوٹ کروائے ہیں۔ یہ کم از کم ایسا کچھ تو نہیں کرتا ہے۔ وقت پر آتا ہے اپنے کام سے کام رکھتا ہے۔ "

Kitab Nagri Special

زِک اس کی انگنت تعریفیں گنوار ہا تھا۔ لیکن درانگ نامی اس نئے لڑکے کو ایک دم سے اپنی اتنی مہنگی فلم کا ہیرو کاسٹ کر لینا یہ فیصلہ نتھن کے لیے اتنا آسان نہیں تھا۔

"اچھا سوچتا ہوں۔ "

"سوچنا نہیں ہے کرنا ہے۔ سیم تو آج بھی نہیں آیا اس سے ایک سین شوٹ کرواتے ہیں۔ "

"وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن سیم۔اس کا کیا کریں گے۔ وہ ایڈوانس لے چکا ہے۔ "

"وہ مجھ پر چھوڑ دو سب۔اب یہ بتاؤ بلاؤں اسے ؟ایک سین شوٹ کرواتے ہیں۔ "

"ہوں بلاؤ "

نتھن نے پر سوچ حامی بھری۔زک سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔چند سکینڈ میں ہی وہ دران کے سامنے کھڑا تھا۔

"کام ہو گیا ہے۔اب تمھاری باری ہے۔ "

دران نے نگاہ اٹھائی اپنے سامنے کھڑے شخص کی طرف دیکھا اور پھر سگریٹ زمین پر پھینک کر اوپر پاؤں رکھ دیا ۔

ہالی وڈ فلم نگری ایک چکا چوند دنیا۔پوری دنیا میں ہالی وڈ فلم نگری کا دوسرا کوئی ثانی نہیں۔ یہ ایک بہت بڑی فلم نگری ہے جس کی اپنی ایک الگ اور بہت بڑی دنیا ہے۔

Kitab Nagri Special

اس چمچاتی دنیا کی حسین شکل سب کے سامنے ہے لیکن اس کی بھیانک شکل سب سے چھپی ہوئی اور بہت خوفناک ہے۔حالیہ دہائیوں میں موسیقاروں،اداکاروں اور متاثر کن چیزوں نے سب سے زیادہ مصائب اسی نگری میں پیدا کئے؟افیون کی لت۔نسخہ آکسی کوڈون اور وسوڈین سے لے کر ہیروئن اور فیبہ ٹینیل تک ہر چیز نے اس نگری سے جڑے بہت سے لوگوں کی جانیں لیں اور ان گنت اس نگری سے باہر دوسروں کو بھی برباد کر دیا۔ہالی وڈ میں منشیات کا استعمال وبا کی سطح تک پہنچ گیا۔

پہلے پہل تو چند باتیں صرف سامنے آئیں کہ مشہور شخصیات نسخے کے ادویہ کے غلط استعمال کو استعمال کرتی ہیں۔ لیکن چند سالوں میں مارک جیکسن،پرنس،اور کرین کوبین جیسے پاپ کلچر کی اموات کے لئے افیونز ذمہ دار ٹھہرائیں گئیں۔

یہاں کچھ وجوہات ہیں کہ فلم انڈسٹری میں لت غیر مشہور تناسب سے مشہور شخصیات کو متاثر کرنے لگی لیکن بات یہیں پر ختم نہیں ہوئی۔ہالی وڈ میں موجود کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اس چمک دھمک کے پیچھے ایک کالا دھندا چلا رہے ہیں۔ہیروین سمگلنگ اور ان کی ایک بڑے پیمانے پر کاشت۔

ایف بی این اور امریکہ اپنی تشکیل دی ہوئی اس ہالی وڈ فلم نگری میں منشیات کی یہ بڑھتی ہوئی شرح کی ذمہ داری مختلف ممالک پر عائد کی جس میں ریڈ چائنہ کے ساتھ پاکستان کا نام بھی لیا گیا۔ان کے الزام کے مطابق چائنہ اور پاکستان میں بہت بڑی مقدار میں نہ صرف منشیات کی کاشت ہوتی ہے بلکہ یہاں تک منتقل کی جاتی ہے۔

ان سب باتوں کے پیش نظر پاکستان کی خفیہ ایجینسی میں ایک مکمل اور جاندار منصوبہ تیار کیا گیا جس میں پہلی دفعہ اے۔این۔ایف فورس نے اپنی تمام فرائض سے ہٹ کر اپنی ہی فورس کے چند جوانوں کو منشیات کے اس لزام

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

کے پیچھے موجود حقائق کی مطلق معلومات اور تحقیق کے طور پر آگے بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ یہ مشن اس چمکتی بھڑکتی دنیا میں چھپے ان بھیڑیوں کی کھوج تھی جو اس چکاچوند کی آڑ میں یہ کالا دھندا بھی کر رہا تھا۔ وہ نہ صرف فلم نگری میں موجود لوگوں کو ہی اس کا شکار کر رہے تھے بلکہ اس فلم بنی کی آڑ میں مختلف ممالک میں منشیات کی سمگلنگ بھی سرانجام دے رہے تھے۔

فلم نگری میں موجود اس مافیا کے پیچھے پاکستان کا نام جڑ جانا خود پاکستان کے لیے لمحہ فکریہ تھا کیونکہ ہالی وڈ کی دیکھا دیکھی انڈیا کی فلم نگری بالی وڈ کے مشہور اداکار ا بھینات سنگھ کی موت کی وجہ بھی وہاں کی این سی بی نے پاکستان کے سر دھر دی تھی۔

این سی بی کی تحقیق کے مطابق بھارت ہر روز تقریبا ایک ٹن ہیروئن کھاتا ہے جو پاکستان سے آتی ہے۔اس کے ساتھ ایسوسی ایٹ ایجنسیوں نے بھی این سی بی کو پنجاب (پاکستان سے) یا گجرات سے سمندری راستے کے ذریعے آنے والے افغان ہیروئن کے لئے ہندوستان میں پروسیسنگ یونٹ کے امکان سے آگاہ کیا ہے۔ان کے اس گندے الزام کے مطابق پاکستان کی گہری ریاست دہشت گردی کی مالی اعانت کے لئے منشیات کے پیسوں کو ہمیشہ استعمال کرتی رہی ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پاکستان ان سب الزامات کو مسترد کرتے ہوئے اپنے ایک خفیہ تحقیقات ٹیم تشکیل دی جو فلم نگری کے اس مافیا کے پیچھے موجود اصل جڑ کو کھوج نکالنا چاہتی ہے جو نہ صرف دوسرے ممالک کی فلم نگری کے جوانوں کو تباہ کر رہی ہے بلکہ اس کے ساتھ پاکستان پر اس کی کاشت اور سپلائی کا الزام عائد کر رہی ہے۔

اسی تحقیقات ٹیم کا اہم رکن ایک سال میں ہی اس چمچاتی دنیا میں اسٹنٹ مین سے ہیرو تک پہنچ گیا تھا۔

Kitab Nagri Special

☆☆☆☆☆☆

سردی کا زور پکڑتی یہ رات امریکہ میں اس کی آمد کے بعد سے نوین کے گھر پر ساتویں رات تھی۔ امریکہ کے مہنگے ترین علاقے میں بنا نوین ملک کا یہ چھوٹا مگر انیس دہائی کی جدت لیے خوبصورت گھر تھا۔

نوین اور کنز پارکر عرف کنزی نامی اس کی بیوی دونوں کماتے تھے لیکن یہ گھر صرف نوین کی ملکیت تھا۔ کنز پارکر بہت حسین ہونے کے ساتھ بہت سلجھی ہوئی اور خاموش طبع خاتون تھی۔ اگرچہ ان سات دنوں میں اس رات کی ملاقات کے بعد اس کی کنز سے زیادہ بات چیت نہیں ہوئی تھی لیکن اس کی ملازمت سے واپسی پر کنزی اپنے ڈنر کے ساتھ اس کا ڈنر بھی تیار کر چکی ہوتی تھی۔

ڈنر کے بعد وہ دونوں اپنے اپنے کمروں میں چلے جاتے تھے۔ نوین کی آمد رات کے کس پہر ہوتی اسے خبر نہیں ہوتی تھی۔ البتہ ہر صبح جب وہ ملازمت کے لیے نکلنے لگتا تو نوین اسے جاگنگ ٹریک پر لازمی ملتا۔ اسی طرح سات دن گزر گئے اور اس کی کمپنی کی طرف سے اس کی رہائش کا انتظام ہوتے ہی اس نے نوین کے گھر سے رخصت ہو جانے کا فیصلہ کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نوین کیونکہ رات کو بہت دیر سے واپس آتا تھا اس لیے وہ اس سے مل کر ہی نکلنا چاہتا تھا۔ آج گھر میں واپس آنے سے لے کر کچھ بھی معمول کے مطابق نہیں تھا۔ گھر میں کنز موجود تھی لیکن آج اس نے نہ تو خود ڈنر کیا اور نہ ہی اسے ڈنر کے لیے کمرے سے باہر آنے کے لئے کہا۔ شام کے سات بجے سے لے کر رات کے بارہ بجنے کو تھے لیکن وہ اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی۔

Kitab Nagri Special

وہ اپنا سامان باندھنے میں مصروف تھا جب باہر لاؤنج سے آوازیں سنائی دینے لگیں۔شاید نوین واپس آگیا تھا اور اب یہ آوازیں اس کی اور کنز کی آپس میں گفتگو کی تھیں۔آوازیں آہستہ آہستہ تیز ہو رہی تھیں۔وہ کمرے میں موجود تھا مگر دروازہ کھلا ہونے کے باعث ان کی گفتگو باآسانی سن رہا تھا۔

"مجھے تم جیسے جھوٹے انسان کے ساتھ ایک سکینڈ کے لیے بھی نہیں رہنا۔"

یہ چیختی آواز کنز کی تھی۔اس کی اتنی غصیلی آواز وہ آج سن رہا تھا۔وہ بہت دھیما بولتی تھی۔

"تو کھڑی کیوں ہو جاؤ پھر۔نکلو میرے گھر سے۔"

نوین اس سے بھی زیادہ اونچی آواز میں چیخا۔اسفند کے کان ایکدم سے کھڑے ہوئے یہ کوئی معمولی گفتگو نہیں تھی وہ دونوں جھگڑ رہے تھے۔

"اس کی بھی فکر مت کرو۔چلی جاؤں گی کچھ دن میں۔"

"کیا کچھ دن میں؟نہیں تم ابھی اور اسی وقت نکلو میرے گھر سے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسفند نے ہاتھ میں رکھی شرٹ کو اسی طرح واپس بیڈ پر رکھا اور دروازے کے پاس آگیا۔ان دونوں کی آوازیں اب اور اونچی ہو رہی تھیں۔

"تم بدماغ ہونے کے ساتھ ایک ظالم شخص بھی ہو۔تم ہر احساس سے عاری ہو چکے ہو۔تمہیں شرم آنی چاہیے تھی اس معاملے میں سچ چھپاتے ہوئے۔"

Kitab Nagri Special

"ہاں ہوں میں یہ سب۔ تمہیں اب میں سب کچھ لگوں گا کیونکہ تمہیں صرف اس چیز کی طلب ہے جو واحد میں تمہیں نہیں دے سکا۔ "

"وہ بات اگر اس جھوٹ تک نہ پہنچتی تو میں ساری زندگی تم سے گلا نہ کرتی مگر بات صرف اتنی سی ہے کہ تمہیں اب مجھ سے محبت ہی نہیں رہی۔ "

"مجھے۔۔۔۔مجھے تم سے محبت نہیں ہے۔ محبت کے بارے میں تم جانتی ہی کیا ہو؟ "

"جانتی ہوں میں سب تم نہیں جانتے ہو۔ "

"نہیں جانتا میں۔ یہ سب جو بھی کیا۔ جو کر رہا ہوں کس کے لیے ہاں۔ کیا تھی تم اور کیا بنا دیا میں نے۔ "

نوین کی آواز میں غم اور غصہ دونوں شامل تھے۔ ان دونوں کے چلانے کی آوازوں سے صاف ظاہر تھا کہ معاملہ سنگین ہے۔

"ہاں کیا بنا دیا تم نے مجھے اس احسان جتانے کی کمی تھی بس پر مجھے تمہارے ساتھ حسین مورت بن کر نہیں رہنا صرف۔ مجھے سکون چاہیے۔ فیمیلی چاہیے۔ "

اسفند نے قدم کمرے سے باہر نکالے۔ وہ دونوں سامنے لاؤنج میں لگے صوفوں کے پاس ہی کھڑے تھے۔ نوین نے ابھی اوپری کوٹ بھی پہن رکھا تھا۔ ہاتھ میں ایک کاغذ تھامے وہ سرخ چہرے کے ساتھ پیشانی پر شکن ڈالے کھڑا تھا۔

Kitab Nagri Special

"پتا ہے اس سب کی وجہ کیا ہے؟ تم ایک حسین مغربی عورت ہو لیکن تمھارا ذہن ایک دقیانوسی مشرقی عورت جیسا ہے۔ "

نخوت سے ناک چڑھائے وہ خود بالکل مشرقی مردوں کی طرح اپنے سامنے کھڑی مغربی عورت پر برس رہا تھا۔

"مغربی عورت بھی عورت ہی ہوتی ہے۔پپٹ نہیں ہوتی۔ میں دقیانوس نہیں ہوں۔ تم دولت کمانے کی دھن میں مجھے ایک پپٹ سمجھ بیٹھے ہو۔ جس میں نہ تو کوئی احساسات ہیں اور نہ ہی خواہشات۔ میں پھر بھی تمھارے ساتھ چلنے کو تیار تھی لیکن یہ جھوٹ جو تم نے مجھ سے بولا۔ یہ میں برداشت نہیں کر سکتی۔ "

کنز بھی اس سے کم غصے میں نہیں تھی۔اس کی اسفند کی طرف پیٹھ تھی اس لیے وہ اسفند کی آمد سے بے خبر تھی۔

"میری برداشت ختم ہو چکی ہے۔اب مجھے یہ رشتہ ختم کرنا ہے بس۔ "

وہ دوٹوک لہجے میں گویا ہوئی۔ایک دم سے قبرستان جیسی خاموشی چھائی۔نوین گہرے سانس اندر باہر انڈیلتا ضبط کے مرحلے سے گزر رہا تھا اور پھر وہ غرایا۔

"جب رشتہ ختم تو پھر سب ختم ہے۔ نکلو میرے گھر سے ابھی اور اسی وقت۔ "

غصے میں غراتے ہوئے اس نے نگاہ گھمائی تو سیدھی اسفند پر پڑی۔اسفند خفت سے سٹپٹایا اور پھر تیزی سے آگے بڑھا۔

"نوین بھائی کیا ہوا کیوں جھگڑ رہے ہیں آپ دونوں۔ "

Kitab Nagri Special

نوین نے اسفند کی بات کا جواب دینے کے بجائے نگاہ پھر سے دوسری جانب کی اور کنز کی طرف متوجہ ہوا۔

"سنا نہیں تم نے نکلو میرے گھر سے۔ "

"چیخ کیوں رہے ہو میں جا رہی ہوں کبھی نہ واپس آنے کے لیے۔ "

وہ ایک دم غصے میں پلٹی۔اسفند ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے فکرمندی سے آگے بڑھا۔

"نوین بھائی کیا ہوا؟ایسے کیوں کہہ رہے ہیں انہیں؟ "

"اسفی تم کچھ نہیں جانتے۔ تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔جانے دو اسے۔ "

"بھائی ایسے اتنی رات کو وہ کہاں جائیں گی۔ "

نوین کے غصے اور لاپرواہی سے کہے گئے جملے پر وہ فکرمندی ظاہر کرتا ہوا آگے بڑھا۔

"کچھ نہیں ہو گا اسے یہ پاکستان نہیں ہے۔ تم اپنے کمرے میں جاؤ۔"

نوین نے اپنی پیشانی کو سہلاتے ہوئے بیزار لہجے میں اسے جانے کے لیے کہا۔اسفند نے لب بھینچے کچھ دیر خاموشی سے دیکھا اور پھر پلٹا۔وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہے تھے اسے ان کے نجی معاملے میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہیے۔

وہ آہستگی سے چلتا ہوا ابھی کمرے کے دروازے کے پاس ہی پہنچا تھا جب اسے کنز سوٹ کیس سمیت اپنے کمرے سے نکلتی ہوئی نظر آئی۔اسفند نے پریشانی سے نوین کی طرف دیکھا جو اسے دیکھتے ہی بے رخی سے دوسری جانب رخ موڑ چکا تھا۔کنزی اب بیرونی دروازے کی طرف بڑھ رہی تھی۔وہی بھورا کوٹ اس پر اون کا مفلر گلے

Kitab Nagri Special

میں ڈالے, سرخ ناک اور گال سمیت مضطرب حالت میں وہ تیز تیز چلتی اب لاؤنج سے آگے راہداری میں پہنچ چکی تھی۔

"بھابھی۔۔۔ "

اسفند نے دور سے ہی آواز لگائی اور پھر تیزی سے واپس پلٹ کر نوین کے پاس آیا۔

"نوین بھائی روکیں انہیں وہ سچ میں جارہی ہیں۔ "

نوین نے غصے سے گھور کر دیکھا مگر جواب نہیں دیا۔ کنزاب بیرونی دروازہ کھول چکی تھی۔

"بھابھی رک جائیں پلیز۔ "

اسفند تقریباً بھاگتا ہوا اس تک پہنچا تھا اور اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے اس کا راستہ روکا۔

"میں کوئی بھابھی نہیں ہوں تمھاری۔ اپنے کام سے کام رکھو سمجھے تم اور اب راستہ چھوڑو میرا۔ "

وہ غصے میں اسفند پر چلائی۔ اسفند اس پورے ہفتے میں آج پہلے دن اس حسین مورت کو یوں غصہ کرتے ہوئے اور چلاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

"اسفی ہٹ جاؤ جانے دو اسے۔ "

نوین نے غصیلے لہجے میں وہیں کھڑے ہانک لگائی۔ اسفند نے نوین کی آواز کو ان سنی کرتے ہوئے پھر سے غصے میں بھری کھڑی کنز پار کر کی طرف دیکھا۔

Kitab Nagri Special

"نہیں آپ نہیں جائیں گی اس وقت۔ "

"اسفی جانے دو اسے۔ تم کچھ نہیں جانتے۔ "

نوین اب غصے میں چلاتا ہوا آگے بڑھا۔

"نوین بھائی یہ ٹھیک نہیں ہے۔ آپس میں چاہے جتنا بھی جھگڑا ہو لیکن انہیں روکیں وہ گھر سے جا رہی ہیں وہ بھی اس وقت۔ "

"تم ہمارے معاملے میں مت پڑو اسفی۔ "

نوین نے سختی سے اسفند کو پکڑ کر اس کے راستے سے ہٹایا اور پھر دانت پیستے ہوئے کنزی پر غرایا۔

"کھڑی کیوں ہو تم؟ جاتی کیوں نہیں اب؟ جاؤ۔و۔و۔۔۔ "

کنزی نے ایک تاسف بھری نگاہ نوین پر ڈالی اور پھر ناک پھلائے، گردن تانے اوپری ہینڈل والے سیاہ سوٹ کیس کو گھسیٹتے ہوئے دہلیز سے پار قدم رکھ دیے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ اب تیز تیز قدم اٹھاتی سرخ روش پر آگے بڑھ رہی تھی۔ نوین نے غصے میں اپنے بالوں کو جکڑا اور کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ اسفند نے ایک نگاہ نوین کی پشت پر ڈالی اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے سے باہر کنزی کے پیچھے دوڑ لگائی۔ وہ روش سے آگے سڑک پر پہنچ چکی تھی جو رات کے بارہ بجے سنسان تھی۔ بس ان خوبصورت گھروں میں سے اکا دکا گھروں کی باہر کی بتیاں اور سڑک میں لگے لیمپ روشن تھے۔

Kitab Nagri Special

"بھابھی۔بھابھی رک جائیں۔دیکھیں میں نہیں جانتا آپ لوگوں کا جھگڑا کس بات کو لے کر ہے لیکن آپ دونوں ہی یوں غصے میں آئیں گے تو بات بگڑ جائے گی۔ "

اکھڑی سانسوں سمیت وہ بمشکل اپنی بات مکمل کرتا ہوا کنزی کے قدموں کے ساتھ قدم ملا رہا تھا جو اب گالوں پر بہتے آنسوؤں سے بے نیاز بس چلتی جا رہی تھی۔

اسفند ایک دم اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔کنزی نے ڈبڈبائی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"تم کچھ نہیں جانتے۔مجھے مت روکو۔ "

"میں جاننا چاہتا ہوں۔ "

"آخر کو تم ہو کون؟راستہ چھوڑ دو میرا۔ "

اس نے غصے میں کہا اور اس کے اطرف سے نکلتی ہوئی پھر سے سڑک پر چلنے لگی۔

"میں آپ کا کچھ نہیں لیکن میں اتنا ضرور سن چکا ہوں کہ آپ نوین بھائی سے کچھ دن کی مہلت مانگ رہی تھیں۔مطلب کہ آپ اب اس وقت کہاں جائیں گی؟ "

اسفند اب پھر اس کے تیز تیز قدموں کے ساتھ قدم ملائے ہوئے تھا۔

"کہیں بھی جاؤں تم سے مطلب؟تم آخر کو کیوں اتنے پریشان ہو رہے ہو؟ "

"آپ میرے کزن کی بیوی ہیں اس لیے۔ "

Kitab Nagri Special

"نہیں ہوں میں اس کی بیوی۔ بہت جلد الگ ہو جائیں گے ہم۔ "

"جذبات اور غصے میں آکر یوں فیصلے نہیں لیے جاتے۔"

اسفند پھر سے اچانک اس کے سامنے آیا تو دونوں ٹکراتے ٹکراتے بچے۔وہ بنا سوچے سمجھے باہر نکل آیا تھا اور اب ٹھنڈی ہوا غلطی کا احساس دلا رہی تھی۔وہ اب سڑک سے آگے پہنچ چکے تھے جہاں قطار میں مئے خانے اور کافی شاپ بنے تھے۔سامنے موجود گولڈن بار نامی مئے خانے میں رات کے اس وقت بھی گہما گہمی تھی۔

"اچھا ایک منٹ۔آپ گھر مت جائیں۔ایسا کرتے ہیں۔ہم کہیں بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔کچھ دیر۔اتنی دیر میں آپ دونوں کا غصہ ختم ہو جائے گا۔ "

"اب ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا۔ "

"ہو گا ضرور ہو گا۔وہ سامنے بار میں چلتے ہیں۔"

اسفند نے سڑک کے اطراف میں بنے مئے خانے کی طرف اشارہ کیا۔کنزی اسی طرح سپاٹ چہرہ لیے کھڑی تھی۔

"پلیز۔ "

اسفند کے لہجے میں التجا تھی۔اب کی بار وہ کندھے ڈھلکا چکی تھی۔مطلب وہ راضی تھی۔اسفند نے جلدی سے ہاتھ اس کے سوٹ کیس کی طرف بڑھایا۔

Kitab Nagri Special

"تھنکیو بات ماننے کے لیے۔لائیں یہ مجھے دیں۔ "

اس کے سوٹ کیس کو تھامے اس کے آگے چلتا ہوا وہ مئے خانے کی طرف بڑھ رہا تھا۔وہ بھی سر جھکائے اس کے پیچھے چلتی ہوئی وہاں تک پہنچی۔سرمئی روشنیوں میں ڈوبے مئے خانے میں اس وقت بھی رونق لگی تھی۔اسفند نے نگاہ گھماتے ہوئے ایک کونے میں لگی کرسی میز کی طرف اشارہ کیا۔وہ اس کی تقلید کرتی ہوئی اپنا اوپری کوٹ اتار رہی تھی۔مئے خانے میں چلتے گرم ہیٹرز نے باہر کی خنکی کو مات دے رکھی تھی۔

"یہاں بیٹھیں اور غصہ ٹھنڈا کریں۔ "

اسفند نے سوٹ کیس ایک طرف رکھتے ہوئے بڑے احترام سے کرسی کو پیچھے کیا۔اور خود ہاتھ مسلتا ہوا سامنے کرسی پر براجمان ہوا۔

"مجھے غصہ نہیں ہے۔بس دکھ ہے۔ "

بے تاثر لہجے میں کہتی۔وہ کرسی پر بیٹھی اور نگاہیں ارد گرد گھمائیں۔

"نوین بھائی آپ سے بہت محبت کرتے ہیں۔"

اسفند کے جملے پر اس نے چونک کر اسفند کی طرف دیکھا اور استہزائیہ مسکراہٹ سمیت گھورا۔

"اچھا جو بات مجھے پچھلے تین سالوں میں نہیں پتا چل سکی تمہیں چار دن میں پتا چل گئی۔ "

"نہیں ایسی بات نہیں ہے۔اندازہ ہو جاتا ہے۔ "

Kitab Nagri Special

"ہاں وہ کرتا تھا مجھ سے محبت۔ بہت کرتا تھا لیکن اب میری جگہ کسی اور نے لے لی ہے۔ "

کرب ناک لہجے میں کہتے ہوئے وہ پھر سے نظریں گھما کر ارد گرد مسکراتے لوگوں کو دیکھنے لگی۔

"مہ۔۔۔میں سمجھا نہیں کیا وہ کسی اور لڑکی۔۔۔ "

"لڑکی نہیں۔اس پر پیسہ کمانے کی دھن سوار ہے۔ وہ مجھے بھول گیا ہے۔ وہ تین سال پہلے والا نوین نہیں ہے۔ "

"اوہ کوئی لڑکی نہیں ہے تو پھر آپ ایسا کیوں کر رہی ہیں۔ وہ یہ سب آپ کے لیے ہی تو کر رہے ہیں۔"

"وہ یہ سب میرے لیے نہیں صرف اپنے لیے کر رہا ہے۔ وہ جھوٹا ہے۔ "

وہ ایک دم سے بھڑک اٹھی میز پر زور سے ہاتھ مارتی آگے جھکی اور پھر ایک دم سے سینے پر ہاتھ باندھے گہری سانس خارج کی۔

"اس نے مجھ سے جھوٹ بولا مجھے دھوکا دیا۔ "

"کیا دھوکا؟ "

اسفند کے برجستہ استفسار پر اس نے خاموشی اختیار کی۔ اسفند اب سوالیہ نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ وہ بیزار سی کہنیاں میز پر ٹکائے خاموش بیٹھی تھی۔

"وہ ہماری آپس کی بات ہے اور ویسے بھی اب سب ختم ہے۔ کیوں، کیا، کیسے سب بے جواز ہے۔ "

www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"سب ایسے ختم نہیں ہوا کرتا۔آپ دونوں ایک دوسرے سے پیار کرتے ہیں اور پیار یوں ختم نہیں ہوا کرتا ہے ۔"

"تم نے کیا ہے کبھی کسی سے پیار؟"

اچانک سے وہ الٹا اسفند سے سوال کر گئی؟لہجہ طنز بھرا تھا۔اسفند نے بھنویں اٹھائیں اور پھر ایک دلفریب سی مسکان نے لبوں کا گھیراؤ کیا۔

"جی کیا ہے۔"

اسفند کی مسکراہٹ پر وہ جو غصے میں اس سے سوال کر رہی تھی پیشانی کے بل کم ہوئے۔

"بہت بہت کرتا ہوں۔اسی لیے تو سمجھا رہا ہوں یہ سب لڑائی یہ سب کچھ چلتا رہتا ہے لیکن پیار۔۔۔"

"کیا تم اس سے شادی کر چکے ہو؟"

Kitab Nagri

کنزی اس کی بات کو پھر سے کاٹے اگلا سوال کر رہی تھی لہجہ اب بھی سپاٹ تھا۔

www.kitabnagri.com

"شادی۔۔۔ام۔م۔م۔نہیں ایک قسم کی شادی ہی سمجھ لیں۔میں اس کے ساتھ نکاح کر چکا ہوں مگر ابھی ہم ایک ساتھ نہیں رہتے؟"

"کیا مطلب شادی ہے بھی نہیں بھی؟"

وہ نا سمجھی سے دیکھ رہی تھی۔امریکہ آنے سے پہلے وہ اپنی محبت کو گھر والوں کی مرضی سمیت اپنا چکا تھا۔

Kitab Nagri Special

"آپ کو کیسے سمجھاؤں۔ یہ مکمل شادی نہیں ہوتی۔ اس میں لڑکی اپنے والدین کے ہی گھر میں ہوتی ہے لیکن آپ کے نکاح میں ہوتی ہے۔ پھر بعد میں آپ اس کو اپنے گھر لاتے ہو۔ "

"اوہ اچھا میں سمجھ گئ۔ "

اسفند کے تفصیل سے بتانے پر وہ تائید میں سر ہلا گئ۔

"اچھا لگا سن کر۔ "

"آپ کو دیکھنا ہے اسے؟ "

اسفند کی آنکھوں میں ایک دم سے چمک ابھری لبوں پر شرمیلی سی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔

"میں یقیناً دیکھنا چاہوں گی۔ "

کنزی تمام وقت میں پہلی دفعہ مسکرائی۔ اسفند نے بتیسی نکالتے ہوئے ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالا اور سیاہ رنگ کے پرس سمیت باہر نکالا پرس کو کھول کر کنزی کی طرف بڑھایا۔

"یہ دیکھیں۔ "

کنزی نے ہاتھ بڑھا کر پرس کو تھاما اور اشتیاق سے نگاہیں تصویر پر جمائیں۔ یہ کسی لڑکی کی تصویر تھی جو مسکرا رہی تھی۔

"بہت خوبصورت ہے۔ کیا نام ہے؟"

"روبی۔۔روبینہ نام ہے۔ "

"خوبصورت نام ہے بالکل اس کی طرح۔ "

"شکریہ۔ "

اسفند مسکرایا۔ کنزی نے پرس اسفند کی طرف بڑھایا اور ستائشی نگاہیں اس کے چہرے پر جمائے ہوئے کہا۔

"تم بھی خوبصورت ہو۔ "

اسفند نے بے ساختہ قہقہ لگایا پھر قہقے سمیت برجستہ جوابی تعریف کی۔

"دراصل آپ بہت خوبصورت ہیں۔ اس لیے آپ کو ہر کوئی خوبصورت لگتا ہے۔ "

اس کی تعریف پر وہ پھیکی مسکراہٹ لبوں پر سجائے سر جھکا گئی۔

"جس دن پہلے دن آپ کو دیکھا ایسا لگا کہ زندگی میں پہلی دفعہ کوئی پری دیکھی ہے۔ سچ میں پریاں زمین پر رہتی ہیں۔ "

اسفند کی اگلی تعریف پر وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔

"سچ کہہ رہا ہوں۔ نوین بھائی ایسے ہی دیوانے نہیں آپ کے۔ "

اب کی بار اسفند کی بات پر اس کی مسکراہٹ پھر سے غائب ہوئی۔ چند سکینڈ کی گہری خاموشی تھی۔

"وہ دیوانہ تھا۔ اب نہیں ہے۔ "

Kitab Nagri Special

چہرے پر پھر سے اداسی پھیل گئی۔

"کہاں۔۔۔مطلب کیسے ملے تھے آپ دونوں؟ "

اسفند نے اس کے چہرے پر پھیلتی اداسی کو دیکھتے ہوئے جلدی سے موضوع بدلہ۔وہ خاموش رہی اور پھر نگاہ مئے خانے کی کھڑکی سے پار سڑک پر جمائی۔

"آج سے چار سال پہلے۔ہم دونوں ایک ہی کیفے میں ملازمت کرتے تھے۔ "

اسفند مسکرایا۔کنزی نے رخ موڑ کر اس کی طرف دیکھا۔وہ کھوئی سے لہجے میں اسے اپنی پہلی ملاقات کا بتاتے ہوئے بہت اداس لگ رہی تھی۔

"وہ مجھے پسند کرنے لگا اور پھر پورا ایک سال مجھے پرپوز کرتا رہا۔ "

وہ سر کو ہلاتے ہوئے اسی لمحے کی یاد میں دلکش ہنسی ہنس دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پھر؟"

اسفند کے تجسس پر اس نے گہری سانس لی اور میز پر سے کہنیاں ہٹائے پیچھے ہوئی۔

"مجھے بھی اس سے محبت ہو گئی۔میں بچپن سے اپنے باپ کے ساتھ اکیلی رہتی تھی۔انہوں نے مجھے بنا ماں کے اکیلے پالا وہ مجھ سے بہت محبت کرتے تھے۔جب انہیں میری محبت کا علم ہوا۔وہ بہت ناراض ہوئے۔وہ میرے کسی مسلمان سے شادی کرنے پر راضی نہیں تھے۔ "

Kitab Nagri Special

وہ اب میز پر نگاہیں جمائے ہوئے تھی اور اسفند اس کے حسین چہرے کی اداسی پر۔

"پھر؟"

"پھر میں نے گھر چھوڑ دیا اور نوین کے پاس آگئی اور دو سال پہلے میرے والد کا انتقال ہو گیا۔ "

"معافی چاہتا ہوں۔ بہت افسوس ہوا سن کر۔ "

اسفند نے ندامت سے اس کی آخری بات پر افسوس کیا۔ وہ ویران آنکھوں سمیت مسکرا دی۔

"کوئی بات نہیں۔ مجھے اکیلے رہنے کی عادت ہو چکی ہے۔ "

"ایسے مت کہیں۔ اکیلے کیوں نوین بھائی ہیں نہ آپ کے ساتھ۔ "

"نہیں ہے۔ وہ پچھلے دو سال سے میرے پاس ہوتے ہوئے بھی میرے پاس نہیں ہے۔ وہ بہت مصروف ہو گیا ہے۔ اس کے پاس میرے لیے وقت نہیں ہے۔"

اس کا لہجہ دلگیر تھا اور بنا سوچے سمجھے وہ سارے شکوے اسفند کے سامنے کر رہی تھی پھر ایک دم احساس ہونے پر خاموش ہوئی۔ خاموشی کا دورانیہ بڑھتا جا رہا تھا۔ اسفند چاہتا تھا وہ اپنے دل کی بھڑاس نکال دے وہ مکمل طور پر دل صاف کر لے لیکن شاید یہ ممکن نہیں تھا۔

"میرا خیال ہے مجھے چلنا چاہیے۔ "

"کہاں جائیں گی آپ؟ "

Kitab Nagri Special

کنزی کے اچانک سٹپٹا کر اٹھنے پر اسفند بھی ایک دم سے اپنی جگہ سے اٹھا۔

"کہیں کسی ہوٹل میں روکوں گی پھر جہاں ملازمت کرتی ہوں ان سے رہائش کے انتظام کا کہوں گی۔"

کندھے پر اپنے پرس کی سٹریپ درست کرتی وہ پھیکی سی مسکراہٹ سمیت بتا رہی تھی۔ اسفند نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں آپ واپس چلیں میرے ساتھ گھر۔"

"میں اس گھر میں نہیں جاؤں گی اب۔ تم معاملے کی سنگینی کو نہیں سمجھتے ہو۔ مجھے جانے دو۔"

"اچھا رکیں۔ میں سامان پیک کر چکا تھا مجھے بھی نکلنا تھا۔ میں اپنا سامان ابھی لے آتا ہوں۔ اگر آپ کو برا نہیں لگے تو میرے ساتھ میرے فلیٹ چلیں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسفند نے پیش کش کی تو وہ پر سوچ نگاہیں جھکائے کچھ پل کے لیے ساکن ہوئی اور پھر آہستگی سے سر اثبات میں ہلاتی گویا ہوئی۔

"اوکے۔"

اسفند نے اس کے مان جانے پر خوشی سے سر ہلایا۔ رشتے کے لحاظ سے وہ اسے یوں اکیلے بھٹکنے کے لیے نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

"چلیں پھر میں سامان لے آؤں۔"

Kitab Nagri Special

وہ پر جوش لہجے میں کہتا ہوا اسے ساتھ چلنے کا کہہ رہا تھا۔ کنز نے سر اثبات میں ہلایا اور اس کے ساتھ قدم ساتھ بڑھا دیے۔

☆☆☆☆☆

بیورلی ہلز کی حسین رات مونٹیج نامی ہوٹل کے اس ہال میں حسین چہروں اور قیمتی ملبوسات پہنے ہالی وڈ کے ستاروں کو کھینچ لائی تھی۔ سفید چمکتے ملائم فرش اور سنہری فانوس سے سجا یہ ہال کسی اور ہی دنیا کا منظر پیش کر رہا تھا۔ ایک طرف موسیقی کے جلترنگ تھے تو دوسری طرف کچھ لڑکیاں رقص کر رہی تھیں۔

برہان نے اپنے فلمی کیریئر کی شروعات ایک اونچے بجٹ کی فلم سے کی تھی۔ چھوٹے پردے سے بڑے پردے پر یہ قدم اس کے لیے بہت خوشی کا باعث تھا۔ اس جھلملاتی تقریب میں اسفند اور روبی کے چہروں کی چمک دمک برھان سے کسی صورت بھی کم نہیں تھی۔

برہان بڑی شان سے قیمتی لباس میں ملبوس میزبانی سرانجام دے رہا تھا۔ ان گنت فلمی ستاروں کے ساتھ ساتھ فلم نگری کو سپانسر کرنے والے بڑے ادارے بھی اس تقریب میں شریک تھے۔ سب پہنچ چکے تھے لیکن جس کا انتظار تھا وہ ابھی تک نہیں پہنچے تھے۔

انگنت چھپی اور ظاہر نگاہیں مونٹیج ہال کے داخلی دروازے پر ٹکی تھیں اور پھر وہ لمحہ آ ہی گیا۔ ہال کے کھلے دروازے سے داخل ہوتے دران عرف درانگ کے ساتھ ہمقدم جویریہ اور ان کے پیچھے انل ہال میں داخل ہو رہے تھے۔ دران اپنے ساتھ کوئی گارڈز نہیں لے کر آیا تھا۔

Kitab Nagri Special

سنہری فانوس والے اس سفید ہال میں وہ سنہری جوڑے میں ملبوس دران کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہال کے داخلی دروازے سے اندر آ رہی تھی اس بات سے انجان کہ وہ اس وقت کتنی ہی چھپی اور ظاہر نظروں کا مرکز ہے ۔

بہت سے لبوں پر مسکراہٹ اور آنکھوں میں فتح جیسی چمک ابھری۔ سبرینا جو برہان کے ساتھ ساتھ میز بانی سر انجام دے رہی تھی اچانک چہرے کی رنگت ایک پل کو سفید پڑی اور پھر خوف سے ارد گرد دیکھتے ہوئے اس نے دران کے ساتھ قدم ملا کر چلتی جویریہ کی طرف دیکھا۔

برہان ایک آبرؤ اٹھائے معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ آگے بڑھا وہ یقیناً دران کا خیر مقدم کرنے کے لیے آگے بڑھ رہا تھا۔ سبرینا نے اضطرابی کیفیت میں قدم برھان کے ساتھ آگے بڑھائے۔

"ویلکم۔ "

برھان نے گرم جوشی سے خوش آمدید کیا اور پھر جویریہ کی طرف دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا۔

"آہ۔ہ۔ہ۔ویلکم بھابھی دیکھیں۔آخر کار میری یہ پارٹی آپکو دران گ ولاس سے نکال ہی لائی۔"

بہت معنی خیز جملہ تھا۔ سبرینا نے بے چینی سے دران کی طرف دیکھا جو اطمینان سے ارد گرد کا جائزہ لینے میں محو تھا۔

"کانگریچولیشن۔ "

جویریہ دلکشی سے مسکرائی۔ برھان نے مؤدبانہ سینے پر ہاتھ رکھا اور جھکا۔

Kitab Nagri Special

"شکریہ چلیں کسی کو احساس ہے کہ میری اس کامیابی پر مبارک باد دینی چاہیے۔ خیر ایکدم سے کوئی آپ کے مقام کے برابر آجائے یہ بات برداشت کرنا کافی مشکل ہوتا ہے۔ چلیں پھر آپ انجوائے کریں۔ میں تھوڑا مصروف ہوں۔ "

مغرور انداز میں گردن اٹھائے اس نے جتاتے ہوئے دران کی طرف دیکھا جبکہ وہ نہ تو اس وقت اسے سن رہا تھا اور نہ ہی اس کی کسی بات کا جواب دیا۔ برھان پلٹا لیکن پریشان حال سبرینا اب بھی وہیں جمی کھڑی تھی۔ وہ الجھی سی دران کے چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"سبرینا تمہیں بھی کانگریجولیشن۔ "

جویریہ نے رسانیت سے کہا تو سبرینا جو ہونق بنی دران کی طرف دیکھ رہی تھی چونکی اور پھر فوراً زبردستی کی مسکراہٹ لبوں پر سجائی۔

" تھنکیو بھابھی۔ آپ چاچو سے مل لیں وہ بار بار پوچھ رہے تھے آپ کا۔ "

سبرینا نے کچھ دور کھڑے اسفند ملک کی طرف اشارہ کیا اور پر اسرار نگاہوں سے دران کی طرف دیکھا۔ جویریہ نے سوالیہ دران کی طرف دیکھا جو اب بھی اس کا ہاتھ تھامے ہوئے تھا۔ دران نے آہستگی سے اس کے ہاتھ پر گرفت ڈھیلی کر دی۔ بنا کہے ہی انداز ایسا تھا کہ تم جاؤ مل لو مجھے نہیں ملنا۔

جویریہ نے لب بھینچ کر مسکراہٹ کو گہرا کیا اور قدم ملک اسفند کی جانب بڑھا دیے۔ جویریہ کے جاتے ہی سبرینا نے فوراً دران کی طرف گردن گھمائی۔

Kitab Nagri Special

"آپ جویریہ کو ساتھ لے آئے" !

حیرت اور خوف کے ملے جلے تاثر میں پوچھتی وہ آواز کو حد درجہ دھیما رکھے ہوئے تھی۔دران نے ایک نظر انل کی طرف دیکھا پھر جویریہ کی طرف اشارہ کیا۔انل سر ہلاتا ہوا جویریہ کے پیچھے چل پڑا۔

"آپ نے ایسا کیوں کیا؟میں نے سب بتا تو دیا تھا آپکو۔"

"وہ لوگ یہاں پر کیا کرنے والے ہیں؟کچھ اندازہ ہے تمہیں؟"

دران نے اس کی بات کا جواب دینے کے بجائے الٹا سوال کیا۔

"نہیں۔آگے کا مجھے کوئی اندازہ نہیں ہے۔جتنا پتا تھا وہ سب بتانے کا بھی کیا فائدہ ہوا۔آپ جویریہ کو سب جاننے کے باوجود اس خطرے میں لے آئے۔"

"پریشان مت ہو۔"

دران نے طمانت سے کہا اور پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے گہری سانس خارج کی۔سبرینا اس کے اطمینان پر حیرت سے ساری آنکھیں کھول کر آگے ہوئی۔

"میں پریشان نہ ہوں۔سیریسلی!۔یو شڈ سیف ہر۔"

"وہ میری بیوی ہے۔مجھے پتا ہے مجھے کیا کرنا ہے۔تم جاؤ یہاں سے برھان تمہیں دیکھ لے گا تو شک ہو گا اسے۔"

Kitab Nagri Special

دران نے نگاہیں ارد گرد گھماتے ہوئے دھیمے لہجے میں سمجھایا۔

"اس سے اچھا تھا میں ڈائریکٹ جویریہ سے بات کرتی۔کم از کم وہ خود یہاں نہ آتی۔ "

سبرینا نے تاسف سے گردن دائیں بائیں گھماتے ہوئے افسوس ظاہر کیا۔دران نے یکایک اس کی طرف دیکھا اور پھر دانت پیستا ہوا گویا ہوا۔

"اسے ابھی کچھ نہیں بتاؤ گی تم سمجھی۔وہ بلاوجہ گھبرا جائے گی اور سب کے سب منصوبے پر پانی پھر جائے گا۔ "

"او کے نہیں بتاتی لیکن انہیں کچھ نہیں ہونا چاہیے۔میں کوشش کرتی ہوں مجھے کچھ پتا چلے پھر میں آپکو میسج کرتی ہوں۔ "

سبرینا نے فکر مندی سے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا اور پھر دران کی طرف بنا دیکھے قدم دوسری جانب بڑھا دیے۔

ہاں یہ سفید لباس میں ملبوس آگے بڑھتی لڑکی سبرینا ملک ہی تھی۔اس نے جس دن امریکہ کی سرزمین پر قدم رکھا اور درانگ ولا اس کے اندر داخل ہوئی تھی تو اس کی سوچ آج کے اس ردعمل سے بالکل برعکس تھی۔دران پر کئے ہوئے ہر ظلم ، ہر زیاتی کے باوجود وہ دران کو ہی قصوروار اور ظالم قرار دیتی تھی۔دران سے نفرت اور اس کی محبت یعنی جویریہ نامی لڑکی سے وہ شدید نفرت کرنے لگی تھی۔

برھان حق پر لگتا تھا کیونکہ دران کے دل کو اسی تکلیف سے آشنا کروانا بنتا تھا جس تکلیف سے وہ گزری تھی۔وہ برھان کے ساتھ ہی تھی۔جویریہ کو دیکھا تو نفرت میں مزید اضافہ ہوا۔معمولی نقوش رکھنے والی لڑکی دران کی

Kitab Nagri Special

زندگی میں اس مقام پر تھی جہاں ہونے کے خواب اس نے اس وقت سجائے تھے جب ابھی اسے صحیح سے کھلی آنکھوں سے دیکھنے والے خوابوں کا مطلب تک نہیں پتا تھا۔

یہ سب کچھ اس دن سے پہلے تک من عن ایسا ہی تھا۔ اس دن جویریہ کی باتوں نے اسے جھنجوڑ کر رکھ دیا۔ سب کچھ بدل گیا تھا اور پھر وہ چاہ کر بھی اس گناہ کا شریک نہیں رہ سکی اور دران کو برھان اور ہاروی نامی اس پروڈیسر کی ساری حقیقت سے آگاہ کر دیا۔

دل سے بوجھ ختم ہو گیا تھا لیکن یہ کیا دران تو جویریہ کو خود اس خطرے میں گھسیٹ لایا تھا۔

پریشان سی نگاہ دور کھڑی جویریہ پر ڈالی جو ملک اسفند کی کسی بات پر ہنس رہی تھی۔ وہ عام ہو کر بہت خاص تھی۔ اس سے ملنے کے بعد اس کو جاننے کے بعد کوئی شخص بھی اسے معمولی نہیں کہہ سکتا تھا۔

اس دن کی ملاقات ذہن کے پردوں پر گھوم گئی۔

☆☆☆☆

یہ ٹھنڈی سرمئی شام درانگ ولاس کے لان کے حسن کو دوبالا کر رہی تھی۔ سبرینا نے جیسے ہی لاؤنج کے داخلی دروازے سے آگے قدم رکھے تو قدموں کی رفتار سامنے کے منظر کو دیکھ کر سست ہوئی۔ اپنے مخصوص انداز میں تنگ ٹی شرٹ اور جینز میں ملبوس وہ دلکشی کا سامان بنی ہوئی تھی۔

Kitab Nagri Special

سامنے سوئمنگ پول کے برابر میں لگی سفید کرسیوں میں سے ایک کرسی پر جویریہ ہلکے گلابی رنگ کے فراک میں ملبوس سکارف کو سر پر لیے کتاب پڑھنے میں محو تھی۔ پر سکون چہرہ اور ہاتھ میں تھامی اسلامی کتاب ہمیشہ کی طرح وہ سبرینا کے تن بدن میں آگ لگا گئی۔

سبرینا کچھ دیر پہلے ہی سو کر اٹھی تھی اور کافی کا آرڈر دینے کے بعد لان میں آئی تو سامنے بیٹھی جویریہ کو دیکھ کر بدمزہ سا منہ بنایا۔ برھان کے کہنے پر وہ بمشکل اس کے ساتھ خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتی تھی جبکہ اس کو دیکھ کر دل تک جل جاتا تھا۔

آنکھیں چندھی کیئے آہستہ آہستہ چلتی وہ جویریہ کے بالکل پاس آکھڑی ہوئی۔ وہ انہماک سے مطالعہ میں محو تھی کہ اسے احساس تک نہ ہوا کہ اس کے قریب کھڑی سبرینا اسے نفرت آمیز نگاہوں سے گھور رہی ہے۔

"کیا کر رہی ہیں آپ؟ "

سبرینا کے اچانک سوال پر اس نے چونک کر سر اوپر اٹھایا۔ پھر اس کو دیکھتے ہی مسکرا دی۔ پر اعتماد مسکراہٹ۔ سبرینا کے دل میں دھواں بھرنے لگا۔

"کچھ نہیں۔ آؤ بیٹھو کھڑی کیوں ہو۔ "

وہ مسکراتے ہوئے بیٹھنے کا اشارہ کر رہی تھی جبکہ سبرینا اس کے ہاتھ میں پکڑی کتاب کے کور ورق کو دیکھ رہی تھی ۔ پھر اسی طرح اندرونی جلن کو ضبط کرتی اس کے سامنے والی کرسی پر براجمان ہوئی۔

Kitab Nagri Special

جویریہ اب کتاب بند کر چکی تھی۔اسے جویریہ کا نماز اور قرآن پڑھنا سب دران کو متاثر کرنے کا ایک ڈرامہ لگتا تھا۔اتنا تو وہ جان گئی تھی کہ وہ پہلے مسلمان نہیں تھی اور اس بات کا یقین تھا کہ اس نے دران سے شادی کی خاطر ہی اسلام قبول کیا ہے۔

"کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟ "

جویریہ کے سوال پر وہ چونک کر خیالات سے باہر آئی۔پتا نہیں کیوں لیکن آج خوش اسلوبی کا لبادہ اوڑھنا مشکل ہو رہا تھا۔دران کے منہ سے جویریہ کے لیے کل شام نکلی تعریف نے تن بدن میں آگ لگا رکھی تھی۔

"دران کو تو اسلام میں اتنی دلچسپی نہیں ہے تو آپ کیوں اس کو متاثر کرنے کے اتنے جتن کرتی ہیں؟ "

بے ساختہ وہ خود کو یہ سب کہنے سے نہ روک سکی۔اشارہ جویریہ کی گود میں دھری کتاب کی طرف تھا۔

"میں سمجھی نہیں کیا کہنا چاہ رہی ہو؟ "

"اگر میں غلط نہیں ہوں تو آپ پہلے کریسچن تھیں۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سبرینا نے آبرو چڑھائے کہا۔جویریہ جو اس کے اکھڑے، روکھے لہجے پر پریشان تھی۔اس کے سوال پر ایک لمحے کو خاموش ہوئی اور پھر مسکرا دی۔

"ہاں میں کریسچن تھی لیکن میں نے اسلام اس وقت قبول کیا تھا جب میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ میری شادی دران سے ہو جائے گی اور یہ بات بھی بالکل غلط ہے کہ میں اسلام کے علم کا حصول دران کی خوشنودی کے لیے یا اسے متاثر کرنے کو حاصل کر رہی ہوں۔ "

Kitab Nagri Special

وہ اسے پر اعتماد لہجے میں سچائی بتا رہی تھی جبکہ سبرینا دل میں استہزائیہ ہنس رہی تھی۔

"میری جستجو, میری محنت اور اسلام سے محبت سب میرے اللہ کی خوشنودی کے لیے ہے۔ "

"اوہ اچھا لگا یہ جان کر کہ آپ اتنی اچھی اور سچی مسلم ہیں لیکن کیا آپکو نہیں علم کے دران تو خود کو مسلم کہنے کا روادار نہیں۔ "

"جانتی ہوں لیکن یہ سب تو ان کی اللہ سے وقتی دوری ہے۔ مجھے یقین ہے ایک دن ان کے دل پر پڑے سارے بوجھ اور اللہ سے سارے شکوے دور ہو جائیں گے۔ "

جویریہ نے اطمینان سے اس کے تلخ لہجے میں پوچھے سوال کا جواب دیا تو وہ پہلو بدل کر رہ گئی۔ سبرینا آج کچھ نہیں بلکہ بہت بدلی ہوئی لگ رہی تھی۔ ہاں اسے شک تو تھا کہ وہ اس سے محبت کا صرف دکھاوا کرتی ہے لیکن آج اس کا یہ کٹیلا لہجہ اور طنزیہ سوالات سب عجیب تھا۔

"ایک بات پوچھوں؟ "

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد سبرینا کی پھیکی مگر نفرت آمیز آواز پھر ابھری۔ جویریہ نے اس کی آنکھوں میں جھانکا وہاں سیاہ دھواں اور نفرت کے سوا کچھ نہیں تھا۔

"ہوں پوچھو۔ "

آہستگی سے اجازت دی۔ سبرینا کی یہ نفرت دیکھ کر دل کو شدید دکھ ہوا۔

Kitab Nagri Special

"میری بات کو غلط مت سمجھیے گا۔آپ کو کبھی یہ ڈر نہیں ہوا کہ آپ عام سی ہیں اور اگر دران کی زندگی میں کوئی آپ سے خوبصورت آجائے تو وہ آپ کو چھوڑ دیں گے۔ "

وہ سوال نہیں کر رہی تھی۔ طمانچہ مار رہی تھی۔وہ بظاہر چہرے کے تاثرات بہت حد تک متوازن رکھے ہوئے تھی لیکن اس کی آنکھوں میں سے نکلتے نفرت کے انگارے جویریہ سے مخفی نہیں تھے۔

"نہیں کبھی نہیں لگا۔ "

سب جان لینے کے باوجود مسکراتے ہوئے جواب دیا۔اوہ تو سبرینا تم آج بھی دران کو بھول نہیں سکی۔روبی کی زبانی وہ یہ تو جان چکی تھی کہ دران نے سبرینا کو ٹھکرا دیا تھا لیکن یہ آج پتا چلا تھا کہ وہ دران سے اب بھی محبت کرتی ہے یا پھر بدلہ لے رہی ہے۔

"اتنا اعتماد۔اتنا اعتماد تو مجھے بھی نہیں ہے۔ "

استہزائیہ مسکراہٹ کے ساتھ اس نے اگلا تیر برسایا۔جویریہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"تمہیں اس لیے نہیں ہے کیونکہ شاید تمہیں یہ لگتا ہے برھان تمھارے حسن سے محبت کرتا ہے۔ تمھاری صورت سے محبت کرتا ہے۔ "

"مطلب؟ "

جویریہ کے اس جواب پر وہ اپنی پیشانی پر اُمڈ آنے والے بل مخفی نہ رکھ سکی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"مطلب یہ کہ مجھے اس بات پر یقین ہے کہ دران کو میری صورت سے محبت نہیں ہے۔ وہ جب میری آنکھوں میں جھانکتا ہے اس کی نگاہوں میں بننے والا عکس میرے چہرے کا نہیں میری روح کا ہوتا ہے۔ "

"ایک عام صورت ہو کر بھی آپ دران کی محبت کو لے کر کتنی پر اعتماد ہیں۔ مجھے یقین نہیں آرہا اس بات پر۔ "

وہ طنز کے تیر برسانے پر اب ہر حد پار کر رہی تھی۔ شاید اسے جویریہ کا مثال دینا اچھا نہیں لگا تھا۔

"میرے خیال میں تو یہ اعتماد ہر مسلمان کو ہونا چاہیے۔ پہلی بات تو یہ کہ میں ہر گز بھی خود کو کسی لحاظ سے عام صورت اور کم صورت نہیں سمجھتی۔ الحمد اللہ میرے اللہ نے مجھے ایک مکمل صورت عطا کی ہے جس میں کوئی کمی نہیں ہے۔ مجھے آنکھوں سے دکھائی دیتا ہے۔ کانوں سے سنائی دیتا ہے اور زبان سے بول سکتی ہوں میرے خیال میں ان سب کا شکر ادا کرنے کے لیے یہ زندگی کم ہے۔ ہاں ایک وقت تھا جب یہ شکوہ کبھی میری زبان پر آتا تھا لیکن اب نہیں کیونکہ میں جان گئی ہوں صورت کا حسین ہونا اور کم ہونا میرے اللہ کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سبرینا کے چہرے کے بدلتے رنگ اس کے اعتماد کو اور بڑھا رہے تھے۔

"اگر اللہ نے خوشیاں، قسمت اور محبتیں حسن کی بنا پر بانٹی ہوتی تو آج ہر خوبصورت چہرہ دکھ سے نہ آشنا اور ہر عام نقوش والا چہرہ دکھ، تکلیف میں مبتلا ہوتا لیکن ایسا ہر گز نہیں ہے۔ میرے اللہ کے نزدیک بہتر وہ ہے جس کے تقویٰ کا معیار اونچا ہے۔ وہ نہیں جس کی صورت حسین ہے۔ "

Kitab Nagri Special

اب طمانچے وہ مار رہی تھی۔ وہ سچ ہی تو کہہ رہی تھی۔ وہ مکمل حسن رکھنے کے باوجود دران کی محبت کو ترستی ہی رہ گئی تھی جبکہ سامنے بیٹھی یہ لڑکی نہ صرف اس کی بیوی تھی بلکہ اس کے دل کی ملکہ تھی۔ جویریہ ٹھہرے لہجے میں بولتی جارہی تھی اور سبرینا کی زبان تالوے سے جا لگی تھی۔

"اس چہرے کے گوشت پوست کے نیچے جو ڈھانچہ ہے وہ تو سب کا ایک جیسا ہے۔ لیکن اہمیت نہ تو اس گوشت کی ہے جو ہڈیوں پر چڑھا ہے اور نہ ہڈیوں کے اس ڈھانچے کی ہے جو اس گوشت کے نیچے ہے۔ اہم ہے تو اس ڈھانچے کو اور گوشت کو زندہ لوگوں میں شمار کرنے والی روح کی ہے۔ "

وہ بول رہی تھی اور اس کا لفظ لفظ سچ تھا۔

"اللہ سے جا ملنے والی اور دائم تو صرف روح ہے اور جس نے اپنے محبوب کی روح سے محبت کی تو جان لو اس کی محبت دائمی ہے۔ کیونکہ صورت بدل جاتی ہے اور بدن بوڑھا اور لاغر ہو جاتا ہے مگر روح کی کوئی عمر نہیں ہوتی وہ ہر دم جوان رہتی ہے۔ "

وہ مسکراتی اس پر منوں مٹی ڈال رہی تھی۔

"اب آتی ہوں تمھارے اس سوال کی طرف کہ مجھے کسی خوبصورت چہرے سے دران کو چھین لینے کا ڈر کیوں نہیں لگتا۔ "

مسکراہٹ مزید گہری کی اور چہرے پر گلال رنگ پھیل گیا۔

Kitab Nagri Special

"میرا ایمان ہے کہ یہ زندگی عارضی ہے اور یہاں موجود ہر احساس ہر چیز عارضی ہے مسوائے نکاح کے پاک بندھن میں بندھی روحوں کے۔اسی لیے میری اللہ سے بس یہی دعا ہے کہ مرتے وقت میں ایمان کی حالت میں اور دران کے نکاح میں ہوں۔اس دنیا میں دران کا ساتھ جیسا بھی ہو برداشت کرلوں گی صرف اس کی دائمی محبت اور ساتھ پانے کے لئے۔ مطلب جنت میں اس کے تخت کی ملکہ بننے کے لیے۔ "

وہ بہت خوش تھی۔پرسکون,سرشار,پریقین۔یہ وہ لمحہ تھا جب سبرینا کو لگا وہ بہت بہت بدصورت ہے اور سامنے بیٹھی لڑکی واقعی ہی اس دنیا کی حسین ترین لڑکی ہے۔دران کو اس سے سچی محبت ہے اور یہ محبت کوئی معمولی محبت نہیں اگر اس لڑکی کو کچھ بھی ہوا تو وہ آرام سے نہیں بیٹھے گا وہ پاتال کی گہرائی تک جائے گا۔کچھ تھا جو سانس میں اٹکنے لگا۔دران کی نظروں میں ایک دفعہ پھر بے وقعت ہو جانے کا خوف۔سامنے بیٹھی اس پاکیزہ لڑکی کو ان درندوں کے حوالے کر دینے کہ گناہ کا خوف۔

وہ ایک جھٹکے کے ساتھ اپنی کرسی پر سے اٹھی۔جویریہ نے چونک کر چہرہ اوپر اٹھایا۔وہ شاید اسے کچھ زیادہ ہی کھری کھری سنا گئی فوراً اسے سبرینا کے دل کو دکھانے کا احساس ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا ہوا؟میری کوئی بات بری لگی ہے کیا؟ "

"نہیں تو جو برا لگا ہے وہ آپ کی باتیں نہیں ہیں۔ "

سرعت سے جواب دے کر وہ پلٹی اور پھر وہاں رکی نہیں تھی لمبے لمبے ڈگ بھرتی لاؤنج کے دروازے سے اندر غائب ہو گئی۔

Kitab Nagri Special

☆☆☆☆☆

دران ملک سے درانگ کا سفر دراصل ایک کٹھن مگر پوری طرح طے شدہ سفر تھا۔ وہ اے۔ این۔ ایف کا بینادی تحقیقاتی ایجنٹ باسل تھا۔ جس کو یہاں پہنچانا آئی۔ ایس آئی کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔

پلک جھپکتے ہی یہ پانچ سال پر لگا کر گزرے لیکن ان پانچ سالوں میں دران عرف درانگ یعنی کے باسل اس فلمی نگری میں نہ صرف مضبوطی سے اپنے قدم جما چکا تھا بلکہ بہت سے معلومات اے۔ این۔ ایف ایجینسی تک پہنچا چکا تھا۔ جیسے ہی وہ ایک معمولی اسٹنٹ مین سے ایک فلمی ستارہ بنا اس نے سب سے پہلے انل کو اور پھر اسفند ملک کو یہاں اپنے پاس بلا لیا تھا۔ ملک ہاؤس کے مکین جو نوین کی تمام جائیداد کا دکھ اب تک نہیں بھولے تھے اور اٹھتے بیٹھتے دران کو کوستے تھے۔ اب دران کی اس کامیابی پر اور پھر اسفند اور روبی کو اپنے پاس بلانے پر جہاں دنگ تھے وہاں خوشی سے پھولے نہ سمائے۔

دران کی دیکھا دیکھی روبی کو لگا کہ برھان بھی باقی سب چھوڑ دران کے اثر و رسوخ کے ذریعے انڈسٹری میں قدم جما لے تو کیا پتا وہ بھی دران کی طرح شہرت کی بلندیوں پر پہنچ جائے اور اسطرح برھان بھی پڑھائی چھوڑ اداکاری کرنے لگا لیکن وہ ہالی وڈ فلم نگری میں قدم نہیں جما سکا اس لیے چار سال سے وہ مختلف ٹی شو میں چھوٹے موٹے کردار نبھا رہا تھا۔

اس کے برعکس دران پوری فلم نگری میں اپنی الگ پہچان اور نام بنا چکا تھا۔ وہ اس اداکاری کی آڑ میں فلم نگری سے تعلق رکھنے والی بہت سی چھوٹی مچھلیوں کو جو اس گھناؤنے جرم میں سرگرم تھیں جلد ہی پکڑوا چکا تھا لیکن کچھ ایسی بڑی مچھلیاں اور مگرمچھ تھے جو اب بھی پوشیدہ تھے۔

Kitab Nagri Special

دران یہاں بینادی ایجنٹ باسل بن کر کوئی واحد ایک ایجنٹ نہیں تھا۔ وہ ایک مکمل گروہ کی صورت میں موجود تھے جو ایک دوسرے کے کام آسان کرتے تھے۔

دران کی طرح ہمیشہ بنیادی ایجنٹوں کو رہنماؤں کے ساتھ گروپس میں تشکیل دیا جاتا ہے، یہ رہنما براہ راست کنٹرولر کو رپورٹ کر سکتے ہیں۔ یہ بنیادی ایجنٹوں میں معلومات فراہم کرتے ہیں اور مقامی موضوع کے بارے میں جاسوسی یا مہارت کے ذریعے ایک دوسرے کے ساتھ تعلق میں رہتے ہیں اور بینادی ایجنٹ کے راستے ہموار کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ بنیادی گروپ میں "ایگزیکٹو ایجنٹ" بھی شامل ہوتے ہیں، جو تخریب کاری اور قتل و غارت گری اور بوقت ضرورت نئے قابل یقین ایجنٹوں کو بھرتی کرتے رہتے ہیں۔ دران یہاں ایک بینادی ایجنٹ بن کر آیا تھا اور اس کے علم سے بھی زیادہ یہاں اس کے معاون ایجنٹ موجود تھے جو اس کے راستے ہموار کرنے میں مددگار تھے تاکہ وہ یہاں بنا کسی شک کے ہر قسم کی معلومات تک رسائی پا سکے۔

دراصل آپریشن ایجنٹوں اور ضمنی گروپ دونوں بنیادی ایجنٹوں کی حمایت کے کردار میں خفیہ ہوتے ہیں۔ وہ آئی ۔ایس۔ آئی کے خفیہ افسر ہوتے ہیں۔ یہ اضافی کاموں میں سرگرم ہوتے ہیں جیسے کے ایجنٹ کی معلومات بروقت ایجینسی تک پہنچانا۔ ایجنٹ کو مختلف بات چیت کے ذرائع مہیا کرنا جیسے کہ مواصلات، جس میں خفیہ ریڈیو ٹرانسمیشن، سلیپرز، کوریئرز، اور محفوظ ریڈیو نشریات کے لیے مختلف مقامات کی تلاش وغیرہ جیسے کام شامل ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر اضافی کاموں میں بھی وہ لوگ شامل ہوتے ہیں جو کورجاب والے ایجنٹوں کو "قانونی حیثیت"

Kitab Nagri Special

دے سکتے ہیں, اور ایسے ماہر جو دستاویزات کو جعلی بنا سکتے ہیں یا اصل ذریعہ سے غیر قانونی کاپیاں حاصل کر سکتے ہیں۔

سیف ہاؤسز، سیف میل ڈراپز اور سیف ٹیلیفون دوسرے اضافی کام ہیں جو وہ لوگ بینادی ایجنٹ کے لیے سر انجام دیتے ہیں۔

بینادی ایجنٹ کے علاوہ ایک ایجنٹ رسائی ایجنٹ ہوتا ہے۔ انٹیلیجنس ویلیو کے مادے تک رسائی ایجنٹ کے پاس قابل ذکر رسائی نہیں ہوتی ہے، لیکن ان لوگوں سے رابطہ ہوتا ہے جو خود ہر ضرورت کے وقت اس سے رابطہ کرتے ہیں۔

ایسا شخص ایجنٹ کے لیے فوجی اڈے کے باہر حجام جتنا آسان ہو سکتا ہے، یا تھنک ٹینک یا علمی ماہر (یعنی حکومت سے باہر) جتنا پیچیدہ ہو سکتا ہے, جو حساس مواد تک رسائی کے ساتھ سرکاری اہلکاروں کے ساتھ باقاعدگی سے تمام معاملات پر بات چیت کرتا ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حساس مواد کو سنبھالنے والی نجی اور عوامی تنظیموں کے اندر، انسانی وسائل کے کارکنان، استقبالیہ دینے والے، اور بظاہر کم سطح کے دیگر عملے حساس افراد تک رسائی کے حامل لوگوں کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہیں۔

کچھ ملازمین، جیسے محافظ اور چوکیدار، جن کی باضابطہ رسائی نہیں ہے، پھر بھی وہ محفوظ کمرے اور کنٹینر تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ ایک رسائی ایجنٹ اور بینادی ایجنٹ کے درمیان ایک دھندلا سا علاقہ ہوتا ہے جو اپنے کلکٹر کو کسی علاقے میں باآسانی جانے دیتا ہے۔ اسی طرح دران کے آگے پیچھے بہت سے معاون اور رسائی ایجنٹ موجود تھے۔

Kitab Nagri Special

وہ اس وقت درانگ ولاس کے خفیہ کمرے میں موجود تھا۔ جہاں اس کے رابطے کے تمام مواصلات وغیرہ موجود تھے۔ یہ وہ تمام ٹرانسمیشن کے آلات تھے جس سے وہ ایجینسی سے تو نہیں البتہ ایگزیکٹو ایجنٹ سے براہ راست بات چیت کرتا تھا اور اپنے اگلے لائحہ عمل کے بارے میں معلومات لیتا تھا۔ یہ کمرہ ایک پوشیدہ دیوار کے ذریعے درانگ ولاس کے تہہ خانے میں موجود تھا۔ یہ ایک کشادہ کمرہ تھا جہاں دران کی ضرورت کی ہر چیز کے ساتھ ساتھ تمام مواصلاتی آلات موجود تھے۔ مدھم روشنی میں غرق اس کمرے اس وقت لیپ ٹاپ سکرین جگمگا رہی تھی۔

دران سیاہ ہڈ پہنے کانوں پر ہیڈ فون لگائے۔ گھومنے والی سیاہ کرسی پر بیٹھا, نگاہوں کو چندھے کیے سامنے سکرین پر جمائے ہوئے تھا۔ جہاں اس کے گروہ کا ایگزیکٹو ایجنٹ اس سے مخاطب تھا۔ وہ کچھ اسطرح سکرین پر موجود تھا کہ کندھوں سے اوپر اس کا چہرہ اندھیرے میں ڈوبا تھا جو دران کو نظر نہیں آرہا تھا۔

"لسٹ میں نیا مشکوک پروڈکشن ہاؤس ایڈیٹ کر دیا گیا ہے۔ اگلی پروڈکشن جس کو مشکوک پروڈکشن کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ وہ ہاروی پروڈکشن ہے۔ "

سامنے بیٹھا رسائی ایجنٹ اسے معلومات فراہم کر رہا تھا۔ چھوٹی مچھلیوں کی پکڑ کے بعد اب ہاتھ بڑی مچھلیوں پر ڈالا جا رہا تھا۔ جس میں لسٹ میں سب سے اوپر نام ہاروی پروڈکشن کا تھا۔ ہاروی پروڈکشن ہالی وڈ کی نامی گرامی پروڈکشن تھی لیکن وہ اس وقت شک کی فہرست میں سب سے اوپر اور سرخ نشان کی حامل پرڈوکشن تھی۔

"یس سر۔ "

Kitab Nagri Special

دران نے اثبات میں سر کو جنبش دی اور دھیمی آواز میں حامی بھری۔اگرچہ وہ اس وقت جس کمرے میں موجود تھا وہ مکمل طور پر ساؤنڈ پروف تھا لیکن ان لوگوں کو ٹریننگ میں آواز کو حد درجہ دھیما رکھ کر ایک خاصے درجے پر گفتگو کی مشق کروائی گئی تھی۔اس لیے اس وقت ان دونوں کی گفتگو کی پچ بھی وہی تھی۔دران بھرپور توجہ سے ایگزیکٹو ایجنٹ کی بات سن رہا تھا۔

"یہ پروڈکشن اپنے نئے میگا پروجیکٹ کے لیے شوٹنگ کا کچھ حصہ کسی غیر ملک میں سرانجام دینے جا رہے ہیں۔ ملک کا نام تو ابھی معلوم نہیں ہوا ہاں البتہ بہت جلد یہ تمہیں اس میگا پروجیکٹ میں سائن کی پیش کش کرنے آئیں گے۔"

"مجھے کیا کرنا ہو گا سر۔"

"ایکسیپٹ اٹ۔"

"یس سر۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دران نے لب بھینچے اور سر اثبات میں ہلایا۔

"او کے جوان ہماری ملاقات اب اس معلومات کے بعد ہو گی۔ لیکن تمھیں اس بار بروقت رابطے کے لیے ایک کوڈ دیا جا رہا ہے۔ جس سے تم معاون ایجنٹ سے کسی بھی لمحے رابطہ کر سکتے ہو۔"

وہ متوازن لہجے اور رفتار میں لفظ ادا کرتے ہوئے اپنی بات مکمل کر چکا تھا۔دران نے سر کو اثبات میں جنبش دی۔

"یس سر۔"

Kitab Nagri Special

"باسل بیسٹ آف لک "

سکرین ایک دم سے سیاہ ہوئی تھی۔ دران نے ہیڈ فون کو کانوں پر سے اتارا اور سر کو کرسی کی پشت سے ٹکا دیا۔ کرسی دھیرے دھیرے جھول رہی تھی۔

ملک کی ہر خفیہ اور ظاہر ایجنسی میں جاسوسوں کو متعدد طریقوں سے بھرتی کیا جاتا ہے۔ کچھ اپنے آبائی ممالک کی انٹیلیجنس ایجنسیوں میں شامل ہو جاتے ہیں، تربیت حاصل کرتے ہیں اور ایجنسی میں ملازمتوں میں آگے بڑھ جاتے ہیں۔ اگر ان کا پس منظر اور تربیت کسی خاص پروفائل پر فٹ بیٹھتی ہے تو، انھیں بیرون ملک بھیج دیا جاتا ہے تاکہ وہ ایک پوشیدہ شناخت لے سکیں۔

بہترین فیلڈ ایجنٹ وہ ہیں جو اعلی ممالک کے عہدیداروں تک رسائی رکھتے ہیں یا دوسرے ممالک میں خفیہ معلومات رکھتے ہیں۔ جاسوس ایجنسیاں بھرتی کرنے والے افراد، ایسے افراد کو ملازمت دیتے ہیں جو دوسرے ممالک کے شہریوں کو نشانہ بناتے ہیں۔ جو اپنے وطن کے خلاف ہو جاتے ہیں اور جاسوس بن جاتے ہیں۔

یہ عیب دار انمول جاسوس ہیں، کیونکہ ان کا وہ ملک پہلے ہی احاطہ ہوتا ہے اور وہ فوری طور پر معلومات فراہم کر سکتے ہیں۔ ہر ملک میں بہت سے عوامل ایسے ہوتے ہیں جو کسی کو عیب دار شہری بننے اور جاسوس بننے کا سبب بن سکتے ہیں۔ یہاں بھی زک نامی ایجنٹ آئی۔ ایس۔ آئی کا عیب دار انمول ایجنٹ تھا۔

دران کرسی پر سے اٹھا۔ ایک بٹن کو ہاتھ لگاتے ہی تمام نظام ایک ہی دفعہ میں بند ہوا وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر جا رہا تھا اور پھر ایک دروازے پر پہنچتے ہی اس نے خفیہ لاک پر لگے چند چ بٹن دبائے۔

Kitab Nagri Special

☆☆☆☆☆

مونٹیج میں روشنیوں کی چمک اور موسیقی کے جلترنگ کے ساتھ تقریب اپنے عروج پر تھی۔سب کچھ بہت پرسکون دکھائی دے رہا تھا۔ڈنر قیمتی برتنوں میں پیش کیا جا چکا تھا۔سب لوگ باتوں میں مصروف قہقے لگاتے کھانے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

دران کی چھٹی حس کسی بالکل غیر متوقع ہو جانے والے لمحے کا پیغام دے رہی تھی۔اسے یقین تھا کہ اس بار ہاروی اور بروس نے معمولی پلاننگ نہیں کی ہو گی۔بظاہر سب کچھ پرسکون دکھائی دینے کے پیچھے ضرور کوئی طوفان چھپا تھا۔

محبت ایک ایسا جذبہ ہے جو آپ کو محبوب کے معاملے میں بہت کمزور کر دیتا ہے۔وہ بھی خود کو اس لمحے بہت کمزور محسوس کر رہا تھا۔

جویریہ کے لیے محبت کے جذبات اجاگر کرتے ہوئے وہ کس آسانی سے اس بات کو فراموش کر گیا تھا کہ ہاروی پروڈکشن کی فلم شوٹنگ کے دوران ہونے والے عجیب وغریب واقع میں ایجینسی نے جویریہ کی ملک واپسی پر پابندی کیوں لگائی تھی۔

انہوں نے کیوں جویریہ کو باقی لڑکیوں کی طرح پاکستان نہیں بھیجا تھا بلکہ اسے اپنے ساتھ لے جانے اور جھوٹی شادی کے لیے کہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

ہاروی پروڈکشن کے بارے میں تحقیقات نے اچانک ہی ایک ایسا موڑ لیا کہ سب کچھ بدل گیا تھا۔اے۔این۔ایف کو فوراً آئی۔ایس آئی کی کرائم ایجنسی سے رابطہ کرنا پڑا تھا۔انہوں نے پورے پاکستان میں آپریشن کیے اور چائنہ سے بھی لڑکیاں بازیاب کرائیں۔جویریہ کو دران کے گھر میں مکمل سکیورٹی فراہم کی گئی۔کیونکہ ہاروی پروڈکشن پر شک ابھی بھی مکمل طور پر ختم نہیں ہوا تھا لیکن ان کے متعلق کسی بھی قسم کی قابل قدر معلومات نہ ملنے پر ایجنسی نے خاموشی اختیار کی۔

ایجنسی کی طرف سے ایکدم مکمل خاموشی پر دران یہ سمجھا تھا شاید ہاروی پروڈکشن منشیات فروشی کے شک سے نکل چکا ہے۔اسی دوران جویریہ سے محبت ہو جانا ایک بالکل بے اختیار عمل تھا۔

وہ بہت خوش تھا۔جویریہ اس کی زندگی میں آجانے والی ایک انوکھی خوشی تھی لیکن چند دن پہلے ایک ساتھ اس کے سر پر دو دھماکے ہوئے اور سب خواب سجنے سے پہلے ہی چکنا چور ہو گئے۔

جہاں سبرینا نے اسے ہاروی پروڈکشن کے برھان کے ساتھ مل کر بنائے گئے منصوبے سے آگاہ کیا وہیں ایجنسی کی طرف سے بھی پھر سے آپریشن کی تیاری کا حکم جاری ہو گیا۔وہ حکم نہیں تھا دران کے لیے ایک روح پرور خبر تھی۔

اے۔این ایف کی ہاروی پروڈکشن کے خلاف چل رہی دوسری ٹیم کی مخبری مکمل ہونے کے بعد یہ بات سامنے آچکی تھی کہ ہاروی پروڈکشن بہت بڑے پیمانے پر چائنہ اور دوسرے ممالک سے نہ صرف منشیات اسمگل کرتا ہے بلکہ اس کے ساتھ غیر قانونی طور پر عورتوں کو اور جسم کے اعضا کو بھی اسمگل کر رہا ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

اس ساری معلومات میں اس بات نے دہلا کر رکھ دیا کہ انہی عورتوں کے جسم کے اندر رکھ کر وہ منشیات کو بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ اسمگل کرتے ہیں۔ بین الاقوامی سطح پر منشیات کی اس طرح کی اسمگلنگ کو ملچپر کہا جاتا ہے ۔

۔منشیات کے انفرادی پیکٹ عام طور پر کوکین یا ہیروئن پہلے واٹر پروف مواد میں لپیٹے جاتے ہیں۔ جیسے لیٹیکس دستانے کی انگلیاں یا کنڈوم،اور پھر ان کو نگل لیا جاتا ہے۔

وہ اس طرح کی جسمانی پیکنگ کو پوری دنیا کے متعدد بڑے شہروں میں منشیات کی بین الاقوامی اسمگلنگ کے ایک اہم وسیلہ کے طور پر استعمال کر رہے تھے۔

غیر قانونی منشیات کی نقل وحمل کے معاملے میں نگل جانے کے عمل کے علاوہ وہ لوگ چھوٹے پیمانے پر چلنے والے آپریشن کے ذریعے بھی زیادہ عمر کی اور جسمانی حسن سے بیکار ہو جانے والی عورتوں کے جسم میں منشیات کے پیکٹ رکھ کر ان کو اسمگل کر رہے تھے، جس میں ایک کوریئر ایک ٹکڑا یا بہت چھوٹی مقدار کو وہ ایک عورت کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے کر جاتے تھے۔ان کے اسمگلنگ کے اس طریقے کو وہ لوگ آنٹ ٹریڈ کے نام سے پکارتے تھے جس میں وہ تیز منشیات کو کم مقدار میں ایک جگہ سے دوسری جگہ اسمگل کرنے میں کامیاب تھے۔

یہ سب معلومات نے ایک دن میں اس کے سارے خواب نوچ لیے۔اے۔این۔ایف اب جویریہ کو اپنے مشن کے لیے ایک انجان مہرے کی طرح استعمال کرتے ہوئے۔اس خفیہ طور پر تباہی مچا دینے والی جڑ تک پہنچنا چاہتی تھی۔وہ خفیہ جڑ ایک تیر سے دو شکار کر رہ تھی۔ جسم فروشی, منشیات فروشی, جسم کے اعضا کی فروخت اور

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

جسموں کے اندر رکھ کر منشیات فروشی۔اے۔این ایف نے اب نہ صرف یہ معاملا تحقیق تک چھوڑا تھا بلکہ وہ ان کے گریبانوں تک پہنچنا چاہتے تھے۔دران کی بہت بحث کے باوجود وہ کسی بھی اور نتیجے پر نہیں پہنچ رہے تھے۔ زک کے ذریعے انہیں مونیٹچ میں تیار کیے گئے جال کے بارے میں سب پتا چل گیا تھا جو دران نے صرف جویریہ کے لیے ان سے مخفی رکھ لیا تھا۔وہ ان سے جویریہ کو بیچ میں نہ لے کر آنے پر راضی کرتا رہا لیکن ایسا ممکن نہیں تھا

۔

کل تک یہ مشن دران کے لیے ایک حب الوطنی کے جذبے سے جڑا تھا لیکن آج وہ اس کی زندگی سے جڑ گیا تھا۔

اسے ہر حالت میں جویریہ کو ان تک پہنچا کر واپس لانا تھا اور اگر وہ جویریہ کو وہاں سے واپس نہ لا سکا تو۔۔۔۔

سانس رکنے لگتی تھی۔پورا جسم ٹھنڈا پڑ جاتا تھا۔وہ باسل تھا۔باسل مطلب بہادر اے۔این ایف نے اس کی پروفائل رینک کے مطابق اسے اس مشن کے لیے منتخب کیا تھا اور بہادر کا لقب دیا تھا۔

فلم نگری میں وہ درانگ تھا۔یعنی چیر دینے والے ,پھاڑ دینے والا جو اپنی مضبوط جسم اور نڈر اسٹنٹ کی وجہ سے مشہور تھا لیکن در حقیقت وہ اس انجان لڑکی کے لیے دران تھا۔ایک عام انسان۔تمام انسانوں کی طرح جذبے رکھنے ولا, دل رکھنے والا انسان جس کا نام دران تھا۔مطلب موتی۔ایک قیمیتی موتی سیپ سے نکلا نایاب موتی۔ وہ جو کل تک موت سے نہیں گھبراتا تھا۔آج اس کو خود سے دور کرنے پر گھبرا رہا تھا۔

وہ پچھلے ایک ہفتے سے سو نہیں سکا تھا۔جویریہ سے شدید محبت تھی لیکن وہ اسے اور خود کو اس سب کے چنگل سے نکال بھی نہیں سکتا تھا۔کبھی دل کرتا وہ یہ سب چھوڑ کر یہاں سے اسے لے کر بھاگ جائے۔وہاں جہاں کوئی بھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

نہ ہو صرف وہ دونوں ہوں مگر ایسا ممکن نہیں تھا۔ وہ لوگ جویریہ کا پیچھا کسی صورت نہیں چھوڑ رہے تھے اور اب تو معاملا اور ہی صورت اختیار کر گیا تھا۔

مونٹیج کے شاندار ہال میں ڈنر تقریباً اختتام پر تھا۔ وہ خیالوں میں غرق جویریہ کے قریب کھڑا بے ساختہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے چکا تھا۔ جویریہ نے اس کے یوں ہاتھ تھامنے پر سٹپٹا کر اس کی طرف دیکھا۔ وہ بے بسی سے اس کے چہرے پر نرم نگاہیں جمائے ہوئے تھا۔

محبت, عشق, چاہت اور اس کے سنگ جینے کی انگنت خواہشات کیا کچھ نہیں تھا دران کی آنکھوں میں۔ وہ کیوں ایسے دیکھ رہا تھا جیسے اسے خود میں سمیٹ لینا چاہتا ہوں۔ دران نے کی آنکھوں کے جذبوں نے اس کے پورے جسم میں میٹھی سی سوئیاں چبھو دی تھیں۔ دران نے بمشکل کچھ کہنے کو لب کھولے کہ اچانک اٹھنے والے شور پر سب چونک گئے۔

"بیک سٹیج آگ لگ گئی ہے۔ مہربانی سے سب لوگ ہال سے نکل جائے فوراً"

ایکدم سے ایک چیخ نما آواز ابھری تھی سب نے چونک کر دیکھا اور اسی لمحے ہال کے سٹیج پر موجود پردوں پر تیز آگ کی لپٹیں بھڑک اٹھیں اور سٹیج کے اوپر موجود فانوس ایک دھماکے سے پھٹا۔

"مہربانی سے جلدی ہال سے نکل جائے۔ ہوٹل انتظامیہ آگ پر قابو پانے میں کامیاب نہیں ہو رہی ہے۔ "

اناؤنسمنٹ کے ساتھ ہی ایک دم پورے ہال میں بھگدڑ مچ گئی۔ کھچا کھچ بھرے ہال میں لوگوں نے چیخ و پکار کے ساتھ ہال کے داخلی دروازے کی طرف دوڑ لگائی۔ دران نے جویریہ کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما اور داخلی دروازے

Kitab Nagri Special

کی طرف قدم بڑھائے۔ آگ بہت بری طرح بھڑک کر پھیل رہی تھی پردوں کے ساتھ لگے سجاوٹی بلب دھماکوں سے پھٹنے لگے۔ لوگوں کی چیخ وپکار تیز ہو گئی تھی۔

وہ جویریہ کا ہاتھ تھامے تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا جب کوئی ان دونوں کے تھامے ہاتھوں کے ساتھ زور سے ٹکرایا۔ یک لخت جویریہ کا ہاتھ اس کے ہاتھ کی گرفت سے چھوٹا۔ اسی لمحے ہال میں ایک دم سے گھپ اندھیرا چھا گیا۔ اندھیرا ہونے سے چیخ وپکار اور تیز ہوئی دران نے پاگلوں کی طرح آنکھیں کھول کر جویریہ کو دیکھنے کی ناکام کوشش کی۔

"جویریہ۔۔۔۔"

وہ پوری قوت سے چلایا۔ مگر جواب کے طور پر اس کی کوئی آواز نہیں آئی تھی۔ اندھیرے میں لوگ مزید بھونچکا گئے تھے اور ایک دوسرے سے ٹکرانے لگے تھے۔

ایک منٹ سے کم عرصے میں پھر سے سب روشن ہوا۔ دران نے پاگلوں کی طرح نگاہ ارد گرد دوڑائی لیکن وہ کہیں بھی نہیں تھی۔

آہ وہ لوگ اسے لے جا چکے تھے۔ دران کے چہرے کی رنگت پل بھر کو زرد ہوئی۔ وہ ساکن لوگوں کے ہجوم میں ایک مجسم کی طرح کھڑا تھا۔ مختلف لوگ اس سے ٹکرا رہے تھے۔

"باسل کہاں گم ہو ہوش میں آؤ۔ "

Kitab Nagri Special

کان میں گونجتی آواز پر وہ چونکا۔ وہ زک تھا جو اس وقت اس کے ساتھ رابطے میں تھا اور اسی ہال میں کہیں موجود اس سے خفیہ ہیڈ فون کے ذریعے بات کر رہا تھا۔ مطلب یہاں ان کے گروہ کے اور لوگ بھی موجود تھے۔

"یس۔ کہیں نہیں ٹھیک ہوں میں۔ وہ لوگ جویریہ کو لے جا چکے ہیں۔ "

کسی کنویں میں سے آتی مریل آواز تھی۔

"بہترین۔ تم نارمل مت دکھائی دو۔ جویریہ کو تلاش کرنے کا ناٹک کرو۔ "

زک نے سپاٹ لہجے میں حکم جاری کیا۔ دران نے تیزی سے ارد گرد نگاہ دوڑائی۔ جویریہ کا سنہری پرس کچھ فاصلے پر فرش پر پڑا تھا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور پرس کو اٹھایا۔

"دران یہاں کیوں کھڑے ہو۔ چلو باہر۔ "

انل کے کندھا جھنجوڑنے پر وہ سٹپٹا کر پلٹا۔ انل شاید باہر سے پھر سے واپس اسے لینے کے لیے آیا تھا۔

"انل جویریہ کہاں ہے؟ "

"وہ تو تمھارے ساتھ تھی نہ کہاں ہے؟ باہر سب کے ساتھ تو نہیں ہے۔"

ہوائیاں اڑے چہرے کے ساتھ انل نے اس سے الٹا سوال کیا اور متلاشی نگاہیں ارد گرد دوڑائیں۔

"ابھی ایک منٹ پہلے تک یہاں تھی۔ میرے ساتھ اور جیسے ہی لائٹ واپس آئی وہ غائب ہو گئی۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"اوہ خدا دران اس کا مطلب ہے۔ وہ لوگ اسے لے گئے ہیں۔ سبرینا کی معلومات درست تھیں۔ تم نہیں بچا سکے اسے "

انل نے تاسف اور گھبراہٹ سے پیشانی پر ہاتھ رکھا۔ان تمام دنوں میں وہ انل کو جیسیکا میں الجھا کر اس سے چھپ کر جویریہ کی مکمل سکیورٹی کے انتظامات کرتا رہا تھا۔انل بس اتنا جانتا تھا کہ اس تقریب میں کچھ برا ہونے والا ہے اور دران اسی کے ذریعے بروس کو رنگے ہاتھوں پکڑنا چاہتا ہے۔

"جویریہ۔۔۔۔۔جویریہ۔۔۔۔ "

وہ دونوں اب مختلف سمت میں اس کا نام چیخ چیخ کر پکار رہے تھے۔ہال اب تقریباً تمام لوگوں سے خالی ہو چکا تھا اور آگ مکمل طور پر بے قابو ہوئے بھڑک رہی تھی جس پر آگ بجھانے والے شاور کوئی اثر نہیں کر رہے تھے۔ ہوٹل انتظامیہ کے مطابق ان کے انتظامات میں خرابی آنے کی وجہ سے وہ آگ پر قابو پانے میں ناکام تھے۔

"سر آپ لوگ باہر جائے پلیز ہال کو خالی کر دیں۔"

حفاظتی عملہ وردی میں ملبوس اب لوگوں کو بحفاظت ہال سے باہر نکال رہا تھا۔

"نہیں میری بیوی یہی تھیں۔مجھے اسے تلاش کرنا ہے۔ "

"سر یہاں کوئی نہیں ہے۔وہ باہر چلی گئی ہوں گی پلیز آپ باہر چلیے یہاں خطرہ ہو سکتا ہے آپکو۔ "

وہ زبردستی دران کو اور انل کو باہر نکال رہے تھے۔حفاظتی عملا گھسیٹتے ہوئے اسے اور دران کو باہر لا رہا تھا جبکہ دران اونچی آواز میں چلا رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"میری بیوی اندر ہے۔وہ ابھی میرے پاس تھی باہر نہیں ہے۔ "

لان میں ایک ساتھ کھڑے اسفند ملک, روبی اور برھان تیزی سے بھاگتے ہوئے۔دران اور انل تک پہنچے تھے ۔

"دران کہاں ہے جویریہ باہر تو نہیں ہے۔"

اسفند ملک نے فکر مندی سے پوچھا۔دران نے لب بھینچ کر ان کی طرف دیکھا

"نہیں اندر بھی نہیں ہے۔ "

"اس کا فون لگاؤ جلدی سے۔یہیں کہیں ہو گی۔ بھگدڑ میں پتا نہیں چلا ہو گا ہمیں "

"فون اس کے پرس میں تھا۔"

دران نے ہاتھ میں پکڑا سنہری پرس اوپر کیا۔ لہجہ سپاٹ اور پریشان تھا۔ برھان نے ایک لمحے کو نگاہیں چرائیں جب کہ سبرینا کا منہ تکلیف سے کھل گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پولیس آچکی ہے۔فوراً اناؤنسمنٹ کرواتے ہیں۔تم پریشان نہ ہو وہ مل جائے گی۔ "

اسفند ملک نے پریشان لہجے میں اسے تسلی دی اور ایک طرف کھڑے پولیس انسپکٹر کی طرف بھاگے۔دران اور انل بھی ان کی تقلید میں پیچھے بھاگے۔صرف برھان تھا جو کن اکھیوں سے ارد گرد کا جائزہ لے رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

Kitab Nagri Special

ڈھلتی شام میں ڈوبتا سورج یہ منظر حسین ہونے کے ساتھ دکھ میں لپٹے دلوں کے لیے بہت دردناک ہوتا ہے۔وہ بھی دکھوں میں لپٹی ایسا ہی ایک عدد دل رکھنے والی عورت تھی۔ بچپن سے لے کر اب تک ایک باپ کے سوا کوئی رشتہ نہیں دیکھا تھا۔خود کی ماں نہیں تھی اسی لیے ماں جیسے رشتے سے عجیب انسیت ہو گئی تھی۔

کنزپار کر بہت حسین اور حساس دل رکھنے والی لڑکی تھی یہی وجہ تھی نوین کی محبت کے آگے سب کچھ ہار گئی۔ نوین سے شادی ہوئی تو ماں بننے کی خواہش ہوئی۔ایک سال,دو سال اور پھر تین سال اسی خواہش کو پروان چڑھاتے گزر گئے اور پھر یہ خواہش نوین کی بڑھتی مصروفیت کی وجہ سے جنون بننے لگی۔

اسے ایک بچہ چاہیے تھا جس کو وہ اپنی ماں کی طرح کبھی چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی تھی۔ تین سال بعد وہ نوین کو میل ٹیسٹ کروانے پر رضامند کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

چند دن بعد نوین نے اسے جو ٹیسٹ رپورٹ لا کر دی تھی اس میں سب ٹھیک تھا لیکن اس دن اسے ہسپتال جانے پر پتا چلا وہ جھوٹی رپورٹ تھی۔دراصل اصل رپورٹ نوین نے اس سے چھپا لی تھی جس میں صاف لکھا تھا وہ کبھی باپ نہیں بن سکے گا۔

وہ پہلے سے ہی نوین کی بہت سی باتوں اور حرکتوں پر نالاں تھی اور نوین کی یہ حرکت برداشت سے باہر ہو گئی اور اسی وجہ سے جھگڑا اس دن اس حد تک بڑھ گیا کہ وہ گھر چھوڑ کر اسفند کے فلیٹ پر آ گئی۔اسفند کے ساتھ اس کے فلیٹ میں آئے آج اسے ایک ہفتہ ہو گیا تھا۔اس نے سختی سے اسفند کو منع کر رکھا تھا کہ وہ نوین کو اس کی یہاں موجودگی کے بارے میں کچھ نہیں بتائے گا۔

Kitab Nagri Special

صبح کو وہ دونوں اپنی اپنی ملازمت پر نکل جاتے اور شام کو وہ خاموشی سے آ کر اپنے کمرے میں بند ہو جاتی۔ اسفند جانتا تھا وہ کس ذہنی کشمکش سے گزر رہی ہے۔ اس لیے زیادہ بات نہیں کرتا تھا۔ آج چھٹی کا دن تھا سارا دن سو کر گزارنے کے بعد وہ اب جاگی تھی اور کمرے میں کھلتی کھڑکی کے پار عمارتوں کی اوٹ میں ڈوبتے سورج پر نگاہیں جمائے ہوئے تھی۔ اس کی دلکش سنہری رنگت پر چمکتی کانچ سی سبزی مائل آنکھیں غمناک اور ویران تھیں۔

اسفند اس کے اور نوین کے درمیان اس چپقلش کو ختم کرنا چاہتا تھا اس لیے کنز کے منع کرنے کے باوجود وہ آج چھٹی کے دن نوین کو سب بتا کر اپنے فلیٹ پر لے آیا تھا۔

وہ یونہی اداسی کا پیکر بنی شیشے کے پار ڈھلتے سورج کو دیکھ رہی تھی جب عقب سے اسفند کی آواز سنائی دی۔

"بھابھی۔ "

اسفند کی آواز پر وہ چونک کر مڑی اور اس کے ساتھ کھڑے نوین کو دیکھ کر چہرہ فوراً سخت تاثرات میں تبدیل ہوا۔ پل بھر کو آنکھیں چمکیں تو تھیں لیکن پھر بجھ گئیں اور سپاٹ چہرے کے ساتھ اس نے رخ پھر سے پھیر لیا۔ اسے اپنے پیچھے نوین کے قدموں کی چاپ سنائی دے رہی تھی اور دروازہ بند ہونے کی آواز سے اندازہ ہو گیا کہ اسفند کمرے سے باہر جا چکا ہے۔

قدموں کی چاپ اس کے پاس آ کر تھم گئی۔ وہ نوین کو اپنے پیچھے محسوس کر سکتی تھی جس نے کچھ کہنے کے بجائے ہمیشہ کی طرح نرماہٹ سے اس کی کمر کے گرد اپنے دونوں بازو حائل کئے اور اس کے کندھے پر ٹھوڑی اٹکا دی۔

"چلو گھر چلتے ہیں۔ "

Kitab Nagri Special

محبت میں ڈوبا لہجہ تھا۔ کنز نے کرب سے آنکھیں بند کیں۔ یہ لہجہ اور یہ قربت وہ کتنے مہینوں بعد محسوس کر رہی تھی۔ ایک لمحے کو دل چاہ پلٹے اور اس سے لپٹ کر کہہ دے "ہاں چلو۔" اس نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں۔

"کون سا گھر نوین؟ وہ گھر جس سے تم نے مجھے خود نکل جانے کا کہا تھا۔ "

اداس لہجہ تھا۔ وہ اب بھی کھڑکی کے پار دیکھ رہی تھی۔ نوین نے چند سکینڈ کی خاموشی کے بعد گہری سانس لی۔

"مجھے معاف کر دو۔ میں گھبرا گیا تھا کہ اگر تمہیں یہ بات پتا چلی کہ میں باپ نہیں بن سکتا تو تم شاید مجھے چھوڑ دو گی۔ اس لیے وہ رپورٹ چھپا دی تھی۔ "

خفت بھرے لہجے میں وہ اپنی غلطی کا اطراف کر رہا تھا۔ کنز نے کوئی جواب نہیں دیا۔ نوین نے اسے کندھوں سے تھام کر محبت سے اس کا رخ اپنی طرف موڑا۔

"تمہیں بچہ چاہیے نہ۔ ہم بچہ گود لے لیں گے۔ "

اس نے پر جوش لہجے میں پریشانی کا حل پیش کیا۔ کنز نے جھکی نگاہیں اٹھائیں اور اس کی کھلی آنکھوں میں حیرت سے گاڑ دیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نوین مجھے بچے کی اتنی خواہش نہیں کہ میں تمھاری اس رپورٹ کو دیکھ کر تمہیں چھوڑنے کا فیصلہ کر لیتی۔ میں بچے کے بنا بھی تمھارے ساتھ زندگی گزار سکتی ہوں۔ مجھے دکھ تھا تو تمھارے جھوٹ بولنے کا۔ مجھے دھوکا دینے کا اور یہ کوئی پہلی مرتبہ نہیں تھا۔ تم اس سے پہلے اپنے کام کے معاملے میں بھی میرے ساتھ یہی سب کر چکے ہو۔

Kitab Nagri Special

میں آج بھی تم سے محبت کرتی ہوں اور تمہارے ساتھ جانے کے لیے تیار ہوں لیکن اس کے لیے تمہیں میری دوسری شرط ماننا ہو گی۔ بولو مانو گے؟"

"کونسی شرط؟"

انجان بن کر پوچھا۔ وہ صرف خفگی سے گھور کر دیکھنے لگی۔ وہ سب جانتے ہوئے بھی انجان بن رہا تھا۔ وہ بنا کچھ بولے بس خاموشی سے گھورتی رہی۔ وہ کنز کی خاموشی پر گہری سانس لیتے ہوئے اس کے کندھوں کو چھوڑ کر پیچھے ہوا۔

"دیکھو کنزی وہ میں نہیں چھوڑ سکتا۔"

"مجھے چھوڑ سکتے ہو؟"

بے تاثر چہرہ اور دوٹوک لہجہ تھا۔

"تم خود کو اس کے برابر کیوں لا رہی ہو۔ تمہیں پتا ہے نہ وہ سب کچھ میں صرف اور صرف ہمارے اچھے مستقبل کے لیے کر رہا ہوں۔"

"اچھا مستقبل"!

دلگیر لہجے میں حیرت سے بھنویں سکیڑے وہ اس پر غصہ کر رہا تھی۔

"بھیانک مستقبل کہو نوین۔ یہ سب ایک دن ہمارا سکون غارت کر دیں گے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"میں اب واپس نہیں پلٹ سکتا۔ "

"مطلب تم مجھے چھوڑ سکتے ہو؟ "

"میں نے یہ کب کہا۔ "

وہ جھنجلا کر سر کو دونوں ہاتھوں میں جکڑ چکا تھا۔

"تم وہ سب نہیں چھوڑ سکتے اس کا یہی مطلب ہے نوی تم مجھے چھوڑ سکتے ہو۔ میں اب اور برداشت نہیں کر سکتی۔ وہ خوف میں لپٹی زندگی ہے۔ مزید اس زندگی میں جینا میرا دم گھوٹنے جیسا ہے۔ اس سے اچھا ہے تم خود میرا گلا دبا دو۔ "

وہ اس کی خود سے چراتی نگاہوں میں جھانکنے کی کوشش کرتے ہوئے بات مکمل کر رہی تھی۔ نوین اب کمر پر ہاتھ رکھے کھڑکی کے پار پھیلتے اندھیرے کو دیکھ رہا تھا۔ یہ اندھیرا اس کے وجود کو بھی گھیر رہا تھا۔

"نوین تمہیں کھونے کا ڈر تل تل مجھے مار رہا ہے۔ روز رات کو یوں لگتا ہے کہ تم واپس نہیں آؤ گے۔ روز صبح تمھاری اور میری زندگی کی آخری صبح لگتی ہے۔ "

"مجھے کچھ نہیں ہو گا۔ اگر تم میرے ساتھ رہو گی۔ "

نوین نے کھڑکی پر سے نگاہیں ہٹائیں اور اس کی طرف دیکھا جس کی رنگت اس وقت سنہری سے سرخ ہو رہی تھی ۔

Kitab Nagri Special

"تمہیں نہیں نوین لیکن مجھے کچھ ہو جائے گا۔ "

چڑ کر برجستہ جواب دیا۔ نوین کے جبڑوں پر ہلکی سی سختی واضح ہوتے دیکھ کر وہ تھوڑی نرم ہوئی۔

"نوین مجھے کچھ نہیں چاہیے۔ صرف تم چاہیے ہو۔ مجھے تمھاری توجہ اور محبت چاہیے۔ مجھے تمھارا وقت چاہیے نوین۔ "

"وقت، محبت یہ سب تمہیں زندگی کی آسائشیں نہیں دے سکیں گے۔ میں نہیں چاہتا کبھی تمہیں افسوس ہو کہ تم نے میرے لیے مارٹن جیسے دولت مند شخص کو ٹھکرا دیا تھا۔ "

نوین کے سپاٹ لہجے میں کہے گئے جملے پر اس نے تاسف سے آنکھیں سکیڑیں۔

"افسوس تو مجھے اس بات پر ہو رہا ہے کہ تم یہ کیسے بھول گئے کہ میں نے اس وقت بھی دولت پر محبت کو ترجیح دی تھی اور مارٹن کی جگہ تمھارا انتخاب کیا تھا۔ افسوس تو مجھے ہے کہ آج تم خود مارٹن بن گئے ہو۔ "

استہزائیہ مسکراہٹ کے ساتھ اس کا لہجہ حد درجہ تلخ ہو گیا تھا۔ کچھ دیر گہری خاموشی نے نگل لیے۔ کنز نے نوین کے دونوں ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیا اور آنکھوں میں جھانکا

"نوین۔ چھوڑ دو سب۔ "

"یہ سب اتنا آسان نہیں ہے کنزی۔ "

"کیا مشکل ہے؟ "

Kitab Nagri Special

"تم نہیں سمجھو گی۔ "

وہ الجھ کر نگاہیں چرا گیا۔ کنز نے چند پل اس کے چہرے کو دیکھنے میں گزار دیے پھر آہستگی سے اس کے ہاتھوں کو چھوڑ کر پیچھے ہوئی۔

"ٹھیک ہے۔ تو سن لو میری شرط یہی ہے۔ جس دن تم سب چھوڑ دو گے میں بھی واپس آجاؤں گی۔ "

نوین کے چہرے کی بڑھتی سختی اور پیشانی کے شکن ایک ساتھ مزید گہرے ہوئے۔

"ٹھیک ہے۔ تم رہو ان تمام آسائیشوں کے بنا جو میں نے تمہیں ان دو سالوں میں دیں۔ میں بھی دیکھتا ہوں کیسے رہ سکو گی؟ اور کب تک رہ سکو گی۔ جا رہا ہوں میں اب نہیں آوں گا تم ہی آؤ گی اب۔ "

وہ سختی سے کہتا ہوا پلٹا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کے دروازے سے باہر نکل گیا۔ کانچ جیسی اداس آنکھوں پر آنسوؤں کی دبیز تہہ جمنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

☆☆☆☆

ہال میں ایک دم سے آگ بھڑک جانے پر وہ ابھی مکمل طور پر حواس بحال نہیں کر پائی تھی کہ دران نے اس کا ہاتھ تھاما اور ہال کے دروازے کی طرف تیز تیز چلنے لگا۔

ہال میں موجود باقی تمام لوگ بھی اس کی طرح ہی حواس باختہ تھے اور ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بھاگ رہے تھے۔ عجیب بھگدڑ مچ گئی تھی جس میں چیخ و پکار, بلب اور فانوس پھٹنے کی آوازیں شامل تھیں۔

Kitab Nagri Special

دران اس کا ہاتھ تھامے لوگوں کے ہجوم میں آگے بڑھ رہا تھا جب کوئی اچانک ان سے بری طرح ٹکرایا۔اس کا ہاتھ دران کے ہاتھ سے چھوٹا اور اسی لمحے پورا ہال گھپ اندھیرے میں ڈوب گیا۔اس سے پہلے کہ وہ دران کی پکار کا جواب دیتی۔ایک سکینڈ کی نناویں حصے میں کسی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا اور اس کی آواز دب گئی۔

منہ پر ہاتھ رکھتے ہی ایک جھٹکے کے ساتھ اس آدمی نے اسے دھکا دیا وہ لڑکھڑا کر کسی پر گری تھی۔وہ کسی چیز پر نہیں کسی وجود پر گری تھی۔ جس پر بھی گری تھی اس نے برق رفتاری سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھتے ہی اسے دبوچ لیا۔ایسا محسوس ہوا تھا جیسے وہ کسی باکس میں کسی کے اوپر گری ہے جو پہلے سے ہی اس باکس میں لیٹا تھا۔اس کے گرتے ہی باکس کا ڈھکن بند ہو گیا۔

باکس میں گھپ اندھیرا تھا۔اور باکس میں پہلے سے موجود شخص نے اس کے منہ کو دبوچ رکھا تھا۔اسی لمحے سب روشن ہو گیا۔یہ باکس نہیں تھا۔ہال میں پڑا میز تھا جس کی جالیوں سے وہ باہر کا منظر واضح دیکھ سکتی تھی۔اس کے نیچے موجود آدمی نے اسے اس طرح جکڑ رکھا تھا کہ وہ ہل بھی نہیں پا رہی تھی۔

دران پریشان حال میز سے کچھ دوری پر کھڑا ارد گرد دیکھ رہا تھا۔پھر وہ حیرت سے پھٹی آنکھوں کے ساتھ بوکھلا کر اسے آوازیں دینے لگا۔اسے دران نظر آ رہا تھا لیکن اس وقت وہ بے بسی کی انتہا پر تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تابوت نما اس باکس میں لیٹے شخص نے اگر ایک ہاتھ سے اس کے منہ کو دبوچا ہوا تھا تو دوسرے ہاتھ اور ٹانگوں سے اس کے بازو اور ٹانگوں کو دبوچ رکھا تھا جس وجہ سے وہ میز پر ٹانگیں چلا کر یا ہاتھوں سے کوئی آواز نہیں پیدا کر سکتی تھی۔

Kitab Nagri Special

دران کے ساتھ اب انل بھی اسے پکار رہا تھا۔ہال میں آگ مزید تیز ہو رہی تھی۔کچھ دیر بعد کچھ لوگ دران کو گھسیٹتے ہوئے ہال سے باہر لے جا رہے تھے۔وہ اب اس کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا تھا۔

دران کے ہال سے باہر جاتے ہی کوئی میز کو تیزی سے گھسیٹ رہا تھا۔میز کے نیچے شاید پہیے لگے تھے اس لیے میز تیزی سے فرش پر ہال کے بیرونی دروازے کی مخالف سمت میں چل رہا تھا۔چار سے پانچ منٹ بعد میز کسی لفٹ میں تھا اور لفٹ نیچے جا رہی تھی۔

چند سکینڈ کے بعد لفٹ کھلتے ہی کسی نے برق رفتاری سے اس باکس نما میز کو اوپر سے کھولا۔جویریہ نے پھٹی نگاہوں سے دیکھا۔

تین آدمی باکس پر جھکے ہوئے تھے۔ان میں سے دو نے جھپٹ کر اسے باکس میں سے نکالا اور اس سے پہلے کہ وہ چیختی تیزی سے اس کے منہ پر پٹی باندھ دی گئی۔یہ ہوٹل کے تہہ میں بنی پارکنگ تھی۔ان چار آدمیوں نے چند سکینڈ میں ہی اس کے ہاتھ باندھنے کے بعد اس کی آنکھوں پر بھی سیاہ پٹی باندھ دی۔

اب کچھ نظر آنا بھی بند ہو چکا تھا۔اس کے خوف سے کانپتے وجود کو ایک جھٹکے سے کسی نے اوپر اٹھایا اور پھر وہ کسی کے کندھے پر تھی جس نے اس کی ٹانگوں کو اپنے ہاتھوں سے قابو کر رکھا تھا۔

وہ چل رہا تھا۔چند قدم چلنے کے بعد اس آدمی نے اسے پٹخا اور پھر ایک دھماکے کی آواز تھی جیسے کار کی ڈگی بند ہوئی ہو۔اب وہ ہل نہیں پا رہی تھی اور کار ریورس ہو رہی تھی۔ٹائر چرچرائے اور پھر کار پوری رفتار سے آگے بڑھی۔

Kitab Nagri Special

گھپ اندھیرا، خوف اور وحشت۔ وہ کون تھے؟ کہاں لے جا رہے تھے؟ اور کیوں لے جا رہے تھے؟ کیا یہی وہ بھیانک انہونی تھی جس کی جھلک اسے دران کی بے بس آنکھوں میں دکھائی دے رہی تھی؟ کیا وہ پھر سے ان لوگوں کے ہاتھ میں آگئی تھی جن سے دران نے اسے بچایا تھا؟ کیا اللہ نے ابھی تک اس کی آزمائش کو ختم نہیں کیا تھا؟ کیا دران کا اس کی زندگی میں ساتھ بس یہیں تک تھا؟ انگنت سوال ذہن کی دیواروں میں ہتھوڑوں کی طرح برس رہے تھے۔

تیزی سے چلتی کار اس کے دل میں خوف اور بڑھا رہی تھی۔ آنکھوں کے سامنے بار بار وہ آخری لمحہ گھوم رہا تھا جب ہال میں پریشان حال دران اسے پکار رہا تھا۔ دل شدت غم سے پھٹنے لگا۔ آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہوئے۔

کار چلتی جا رہی تھی۔ کار کے تیز چلنے کے باعث اس کا سر کسی چیز سے ٹکرا رہا تھا۔ چند منٹ کے بعد کار ایک جھٹکے سے رکی۔

کار کے دروازے بند ہونے کی آواز تھی۔ وہ تیز تیز سانس لینے لگی۔ ڈگی کھلنے کی آواز کے ساتھ ہی کسی نے اس کے بازو کو دبوچا اور پھر سے کندھے پر اٹھا لیا۔ کانوں میں تیز شور سنائی دے رہا تھا۔ یہ ہیلی کاپٹر کے پروں کے گھومنے کی آواز تھی۔ جو کوئی بھی تھا اسے کندھے پر لٹکائے اب تیز تیز چل رہا تھا وہ یقیناً ہیلی کاپٹر کے قریب جا رہا تھا۔ آواز سے کان پھٹنے لگے تھے اور ہوا سے اس کے بال اڑ رہے تھے۔ وہ آدمی اب شاید ہیلی کاپٹر کی سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔ اب اس کے بازو کو کسی اور نے تھاما اور ایک جھٹکے سے اوپر کھینچ کر اسے سیٹ پر بیٹھا دیا گیا۔

"چلو چلو نکلو۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

کسی کے چیخنے کی آواز تھی۔اسی لمحے پھڑ پھڑاتے پروں والا ہیلی کاپٹر اوپر اٹھنے لگا۔وہ مسلسل مزاحمت کر رہی تھی لیکن سب بیکار تھا۔سب بے سدھ تھا۔وہ اس وقت دو آدمیوں کے بیچ میں بیٹھی تھی۔پندرہ سے بیس منٹ کی اڑان کے بعد ہیلی کاپٹر کے نیچے اترنے کا احساس ہوا اور پھر اس کے ارد گرد بیٹھے آدمیوں نے دونوں اطراف سے اس کی بازو دبوچے اور گھسیٹتے ہوئے اب ہیلی کاپٹر سے اتار کر کہیں اور لے جا رہے تھے۔

یہاں بہت سردی کا احساس ہوا اور عجیب بدبو تھی جیسے گلی سڑی چیزوں کی یا پھر مچھلیوں کی بدبو ہو۔وہ دونوں آدمی اس کی ہر مزاحمت کو ناکام بناتے اسے اپنے ساتھ چلا رہے تھے۔

چند قدم چلنے کے بعد ایک جھٹکے سے اسے روکا۔اب کسی دروازے کے کھلنے کی آواز تھی جیسے کسی چیز کا ڈھکن اٹھایا جائے۔اب ایک آدمی نے اسے اٹھا کر پھر کندھوں پر ڈال لیا اور اب وہ شاید زینے نیچے اتر رہا تھا۔مطلب یہ کوئی تہہ خانہ تھا۔چند سیڑھیاں اترنے کے بعد آدمی نے اسے پٹخنے کے انداز میں کندھے سے نیچے اترا۔یہ فرش تھا جہاں وہ گری۔وہ بندھے ہاتھوں کے ساتھ اب فرش پر دائیں کروٹ لیٹی تھی۔مسلسل چیخنے کی ناکام کوشش سے دماغ کی نسوں میں تکلیف ہونے لگی تھی۔قدموں کی چاپ واپس جا رہی تھی اور پھر ڈھکن بند ہونے جیسی آواز آئی۔

یہاں عجیب شور تھا۔پانی کے بہنے جیسا شور۔بدبو تھی۔یہ کونسی جگہ تھی۔گھپ اندھیرا اس کی جان لے رہا تھا۔وحشت سے دل پھٹنے کو تھا جب اچانک کانوں میں آواز سنائی دی۔

"جویریہ۔"

Kitab Nagri Special

یہ دران کی آواز تھی۔ وہ تڑپ گئی۔ سر کو جھٹکے سے دائیں بائیں گھمایا۔ یہ فون کے سپیکر میں سے نکلنے جیسی آواز تھی۔

"جویریہ۔ سن رہی ہو مجھے۔ گھبراؤ نہیں۔ تم نے جو ایئر رنگز پہنے ہیں میں ان کے ذریعے تم سے بات کر رہا ہوں ۔"

وہ دران ہی تھا۔ بے ساختہ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ منہ پر بندھی پٹی کی وجہ سے اس کے رونے کی گھٹی گھٹی آواز برآمد ہو رہی تھی۔ دران بار بار اس کا نام پکار رہا تھا لیکن اسے کوئی ہوش نہیں تھا۔

"جویریہ۔ جویریہ میری بات سنو۔ رونا بند کرو پلیز۔ ز۔ ز۔ ز۔ تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔ تمہارے بریسلیٹ میں ٹریکر لگا ہے۔ ہم تمہیں ٹریس کر رہے ہیں۔ تمہیں بس وہ کرنا ہے جو میں کہوں۔ "

وہ مسلسل اسے کچھ سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ آنسو تھے کہ تھم نہیں رہے تھے۔ ہچکیاں بندھ گئیں تھیں۔ تو کیا دران سب جانتا تھا؟ اوہ خدا۔ دل میں گھٹن جیسا احساس بڑھنے لگا۔

"جویریہ پلیز۔۔۔ رونا بند کرو۔ میری بات سنو۔"

دران کا لہجہ التجائی تھا۔ کانوں میں اس کی آواز تھی اور آنکھوں کے سامنے گھپ اندھیرا۔ کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ کیوں ہو رہا تھا اس کے ساتھ یہ سب۔ اور دران سب جانتا تھا تو اسے کیوں لایا گھر سے باہر؟

"رونا بند کرو پلیز۔ "

Kitab Nagri Special

کیوں مانتی وہ اس کی بات۔ ظالم تھا وہ۔ وحشی یا جو بھی۔ کیا یہ اس کا وہ مقصد تھا؟ ذہن میں طوفان کی مانند جھکڑ چلنے لگے۔ دل کی رفتار کم ہونے لگی۔ جسم کے رویں رویں میں تکلیف بڑھنے لگی۔

"جویریہ رونا بند کردو۔ فار گاڈ سیک۔ "

وہ اب زور سے چیخا تھا۔ اس کی آواز کان کے پردوں سے ٹکرائی اور واقعی اس کا رونا اور ہچکیوں کی گھٹی گھٹی آواز ایک دم بند ہوئی۔

"مجھے سنو صرف۔ مجھے پتا ہے تم اس وقت کیا سوچ رہی ہو۔ یہی کہ میں نے تمھارے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ "

رونا بند نہیں ہوا تھا بس دران کی دھاڑ پر بے آواز ہو گیا تھا۔ آنکھوں سے بہتے بے آواز آنسو متواتر بہہ کر گالوں سے نیچے منہ پر بندھی پٹی کو بھگو رہے تھے۔

"میں تمہیں سب بتاؤں گا لیکن پلیز اس وقت مجھے تمہارے حوصلے اور ہمت کی ضرورت ہی۔ تم ایسے ہمت ہار وگی تو میں کچھ بھی نہیں کر سکوں گا۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ اسے سمجھا رہا تھا۔ لہجہ نادم تھا۔

"مجھے معاف کردو۔ میں نے تمہیں بنا بتائے تمھارے ساتھ یہ سب کیا۔ تمہیں کچھ بھی بتانے کا حوصلہ نہیں تھا ۔ "

دران کی آواز میں لغزش تھی۔ دوسری طرف خاموشی چھائی۔

Kitab Nagri Special

ایک۔۔۔دو۔۔۔تین۔۔۔چار۔۔سکینڈ۔وہ خاموش کیوں ہو گیا اس سے پہلے وہ پھر سے رونے لگتی دران کی آواز نے اس کے دل کی دھڑکن کی رفتار کو متوازن کیا۔

"میں تمہیں کچھ بھی نہیں ہونے دوں گا۔کچھ بھی نہیں۔ "

کیا وہ رو رہا تھا۔آہ۔۔۔وہ رو رہا تھا۔وہ خاموش نہیں ہوا تھا وہ رو رہا تھا۔پھر سے خاموشی چھا گئی۔اس کا دل پھٹنے لگا۔دران رو رہا تھا۔وہ بے آواز رو رہا تھا لیکن وہ اسے سن سکتی تھی۔اب وہ رو کر کیا جتا رہا تھا۔اسے سمجھنا دنیا کا سب سے مشکل کام تھا لیکن اس لمحے دران کا یہ رونا اس کے لیے کوئی معنی نہیں رکھتا تھا۔

"تم اس وقت ایک شپ میں ہو۔اور یہ لوگ تمہیں چائنہ لے جا رہے ہیں۔ "

دران کی آواز رونے کے باعث بھاری ہو گئی تھی۔مطلب نہ صرف وہ اس سے بات کر رہا تھا بلکہ اسے ٹریس بھی کیا جا رہا تھا۔

"تم مجھے سن رہی ہو نہ؟آواز نکالو اپنی۔"

اس کی طرف سے بالکل خاموشی شاید دران کو ان کا رابطہ ختم ہونے کی علامت لگی تھی۔کیوں نکالوں آواز میں۔کیا ثابت کرنا چاہ رہا تھا کہ اس کو بہت فکر ہے میری۔گلا سوکھنے لگا۔کانٹوں کے چبھنے جیسا احساس تھا۔

"جویریہ تم سن رہی ہو نہ؟پلیز آواز نکالو۔ "

وہ پریشان ہو رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"جویریہ۔ "

"ام۔م۔م۔ام۔م۔م۔م"

اب کی بار نہ چاہتے ہوئے وہ بے اختیار منہ پر بندھی پٹی کے پیچھے چیخی۔

"آئی لو یو۔ "

دران نے بے ساختہ گہری سانس خارج کرتے ہوئے کہا۔ آئی لو یو۔مائی فٹ۔ یہ کیسی محبت ہے دران۔ دل کیا وہ سامنے ہو تو اس کا منہ نوچ لے۔

" تمھارے ایر رنگز میں پن ہیول خفیہ کیمرے اور مائک لگے ہیں۔ تمھارے بریسلیٹ میں ٹریکر ہے اور تمھارے جوتوں کے اونچے سول کے نیچے تمھاری حفاظت کی مائیکرو کٹ موجود ہے جس میں کس چیز کو کب , کہاں اور کیسے استعمال کرنا ہے میں تمہیں سمجھاؤں گا۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دران اسے تمام حفاظتی انتظامات کے بارے میں آگاہ کر رہا تھا جو اس کے سر کے اوپر سے گزر رہے تھے۔ زیورات , جوتے اس سب میں پتا نہیں کیا کیا تھا جسے اسے استعمال کرنے کا کہہ رہا تھا۔

آنکھوں میں بہتے آنسو گرم سیال کی مانند کروٹ کے نیچے موجود کان کی لو تک پہنچ رہے تھے۔ دران ایک ناقابل یقین ہی نہیں۔ ایک پر سرار شخصیت کا مالک تھا۔ وہ یہ کیسے سمجھنے لگی تھی کہ وہ اسے مکمل طور پر جاننے لگی ہے۔

Kitab Nagri Special

نہیں, وہ اسے نہیں جانتی تھی۔ وہ جس دران کو جانتی تھی۔ وہ سخت دل تھا, بے حس تھا لیکن اتنا ظالم کہ خود اسے ان لوگوں کے حوالے کردے گا اس بات کا یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

دل چاہ رہا تھا چیخ چیخ کر اسے کہے تم چپ کر جاؤ۔ مجھے تمہیں نہیں سننا ہے۔ مجھے تمھاری آواز نہیں سننی۔ مجھے اس لمحے کسی کو نہیں سننا ہے۔

یہ لمحے تو وہ اب خواب میں کیا۔ جاگتی آنکھوں سے بھی نہیں سوچا کرتی تھی۔ اسے یہاں زندگی میں پھر سے آنا پڑے گا۔ وہی سب کچھ پھر سے سہنا اور دیکھنا پڑے گا۔ یہ وہم و گمان بھی نہیں تھا۔

وہ تو اب اپنی ہر دعا میں یہ کہا کرتی تھی کہ جن راہوں سے گزر کر وہ یہاں پہنچی ہے۔ اللہ اس میں سے کبھی کسی کو نہ گزارے لیکن کیا پتا تھا کہ وہ خود ہی پھر سے یہاں ہو گی اور ایسے ہو گی اس بات کا یقین تو اب تک نہیں آ رہا تھا۔

وہ شخص جسے اس نے دنیا میں سب سے زیادہ چاہا تھا۔ عشق کیا تھا اور وہ خود بھی اس سے محبت کا دعوی کرتا تھا۔ سب کچھ جانتے بوجھتے اسے اس دلدل میں دھکیل چکا تھا۔ کیوں کیا اس نے ایسا؟

منہ پر بندھی پٹی کے باعث وہ بول نہیں سکتی تھی لیکن ذہن چیخ چیخ کر دل سے سوال کر رہا تھا۔ بے بسی میں جکڑی وہ صرف اسے سن سکتی تھی جو اسے کسی جنگجو کی طرح ہدایات پر ہدایات دیتا خود سپہ سالار بنا ہوا تھا۔

"میں جانتا ہوں یہ سب بہت مشکل ہے لیکن میں یہ بھی جانتا ہوں۔ تمھارے لیے کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ تم سب کر سکتی ہو۔ "

واہ۔ آگ کی بھٹی میں جھونک کر اب وہ اس کے یہاں سے سلامت نکل آنے پر بھی پر یقین تھا۔

Kitab Nagri Special

"میں تمھارے ساتھ رابطے میں رہوں گا۔ بس شپ سے باہر نکلتے ہی تمہیں میری ہدایات پر عمل کرنا ہو گا۔ جیسے کہوں احتیاط سے کرتی جانا۔ "

بے حس۔ ظالم انسان۔ وہ اسے کیسے ان لوگوں کے حوالے کر سکتا تھا۔ اگر ایسا کرنا ہی تھا تو پہلے اسے کیوں بچایا تھا اور اگر اب یہ سب کرنا تھا تو محبت کا اظہار کس لیے تھا۔ اسے اب دران کی کسی بات پر یقین نہیں تھا۔ آنکھوں کے سامنے گزشتہ چند دن کے لمحے گزر رہے تھے جس میں وہ اس سے عجیب طرح سے سلوک کر رہا تھا۔ کبھی چھاؤں بن جاتا تھا تو کبھی دھوپ۔ کیا یہ دران کا مقصد تھا؟ جس کے لیے اس نے اس کو پاکستان تک نہیں جانے دیا تھا۔ کاش اس وقت اس نے دران کی کوئی بات نہیں مانی ہوتی۔ کاش وہ احسان فراموش بن جاتی۔

بس تمہیں کسی لمحے بھی کمزور نہیں پڑنا۔ اچھا میں پھر بات کرتا ہوں۔ "

بات کرتے ہوئے اچانک وہ اس سے رابطہ منقطع کر گیا۔ دل خون کے آنسو رونے لگا۔ جسم کے ہر خلیے میں اٹھتی ٹیس کی لہریں, دل میں بڑھتی گھٹن اور آنکھوں کی چبھن وہ بہت تکلیف میں تھی۔

"سنو گھبرانا مت۔ "

اچانک پھر سے دران کی آواز کانوں میں پڑی اور پھر خاموشی چھا گئی۔ گھپ اندھیرا۔ گہری خاموشی سردی اور بدبو ۔اس کے حواس اس کے ذہن کا ساتھ چھوڑ رہے تھے۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا۔ دران کے کہے آخری الفاظ بند ہوتی آنکھوں میں بار بار ذہن دہرا رہا تھا۔

"سنو گھبرانا مت۔ "

☆☆☆☆☆

سیاہ پینٹ کوٹ کے نیچے سفید شرٹ اور سرخ ٹائی میں ملبوس وہ جہاز کی سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ گہری آنکھوں کی ویرانی اور چہرے پر چھائی اداسی اس کے مضبوط جسم میں موجود ایک عدد خالص انسانی دل کے جذبات کی غماز تھی۔ وہ دل جسے وہ ہار چکا تھا۔

وہ عجیب اور ظالم نہیں تھا بلکہ اس کی زندگی عجیب وغریب تھی۔ احمد بیگ صاحب نے اسے کہا تھا کہ خون کے اور دل کے رشتے زندگی جینے کا سبب بنتے ہیں۔ جویریہ سے محبت کو محسوس کرنے کے بعد اسے بھی یہ لگا تھا کہ وہ اب زندگی جینے لگے گا لیکن وہ ایسا بدقسمت تھا کہ دل کا رشتہ جس سے جوڑا تھا اس سے سب سے گہرا رشتہ ہو کر بھی کوئی رشتہ ہی نہیں تھا۔

وہ ایک تحقیقاتی جاسوس اور فائٹر ایجنٹ تھا۔ جاسوسوں کو عام طور پر ان کی ملازمت کے بارے میں کسی کو بھی آگاہ کرنے کی اجازت نہیں ہوتی ہے۔ اس سے ان کے وقار، کنبہ یا ان کے دوستوں کے نقصان کا خطرہ ہوتا ہے۔

آئی۔ ایس۔ آئی کے افسران عام طور پر کچھ کنبہ کے افراد کو اپنی ملازمت کے بارے میں بتاتے ہیں جہاں کام ہوتا ہے، خاص طور پر ان کی اہلیہ۔ وہ اپنے کام کی ہر تفصیل پر تبادلہ خیال نہیں کرسکتے ہیں، لیکن اس بات پر منحصر ہے کہ وہ کہاں کام کرتے ہیں اور وہ کام کس نوعیت کا ہے لیکن یہاں معاملہ بالکل مختلف تھا۔ جویریہ اس کی بیوی ضرور بنی تھی لیکن ایجینسی کی نظر میں یہ سب ان کے منصوبے اور تحقیق کا حصہ تھا۔

Kitab Nagri Special

دران اسے سچے دل سے نہ صرف اپنی بیوی مان چکا تھا بلکہ اس سے محبت کرنے لگا تھا لیکن ایجنسی اس سب سے بے خبر تھی۔ جویریہ ان کے لیے ایک قیمتی مہرہ تھی لیکن اس کی ہر طرح سے حفاظت کرنا اور زندہ سلامت وہاں سے نکالنا یہ سب ان کی ذمہ داری تھی۔

یہ ایک خفیہ جنگ ہوتی ہے۔ جس میں تمام کھیل دماغ سے اور چھپ چھپا کر کھیلا جاتا ہے۔ اس جنگ میں سامنے والے کو دھوکا بھی دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ دہرا کھیل بھی کھیلا جاتا ہے۔ درحقیقت یہ بہت حساس معاملا ہوتا ہے کیونکہ بظاہر تو یہ سب برے لوگوں کا اور جرائم پیشہ لوگوں کا کام لگ رہا ہوتا ہے جو پیش پیش نظر آتے ہیں لیکن اس کے پیچھے ایسے ایسے لوگوں کا ہاتھ اور سپورٹ ہوتی ہے جو ہلکی سی جھنک پر پل بھر میں صورت حال بدل سکتے ہیں۔ یہ لوگ اتنے طاقت ور ہوتے ہیں کہ آپ ان کی بنیادیں نہیں ہلا سکتے ہیں البتہ وہ آپ کو مسل کر رکھ سکتے ہیں۔ اس لیے اب ایجینسی کو ان کی بنیاد پر بنی اس عمارت کو گرانا تھا۔

ہاروی اور بروس اپنا کام کرنے کے بعد چھپ گئے تھے۔ ان کو لگ رہا تھا دران کی جویریہ کے لیے کھوج اس کو ان تک نہ پہنچا دے اس لیے وہ شیون کی ہدایات کے مطابق انڈر گراونڈ تھے۔ ان کی سوچ کے بالکل برعکس ایجینسی کو بھی اب ان سے پہلے ان کے باپ کو پکڑنا تھا جس کا انہیں اور ان کے باپ شیون کو وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ جویریہ کو ان تک مکمل تیاری کے بعد مہرہ بنا کر بھیجا گیا ہے۔

وہ اپنی طرف سے جویریہ کو نقل و حمل کے مختلف ذرائع تبدیل کرتے ہوئے لے کر جا رہے تھے تاکہ امریکہ پولیس کسی صورت بھی ان تک نہ پہنچ سکے لیکن دران نے جو ٹریکر چپ اور خفیہ کیمرے اس کے زیورات اور

Kitab Nagri Special

جوتوں میں نصب کیے تھے ان سے نہ صرف وہ جویریہ کو ٹریس کر رہے تھے بلکہ اس کے کانوں میں موجود بالیوں کے اندر لگے پن ہیول کیمرے سے سب دیکھ بھی رہے تھے۔

وہ لوگ اس بات سے بالکل انجان اب کچھ سفر کے بعد چند حساس جگہوں سے گزار کر جویریہ کو چلتی شپ سے ہی ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہاں سے نکال کر اب چین کی طرف روانہ تھے۔

☆☆☆☆☆

بیورلی ہلز میں یہ صبح عجیب بوجھل پن لیے ہوئے تھی۔ برھان اور روبی کے علاوہ درانگ ولاس کے تمام مکین پریشان تھے۔ برھان کی چھپی خوشی اس کی آنکھوں کی چمک میں اضافہ کر رہی تھی۔ سبرینا اپنی پریشانی کو اس سے چھپائے ہوئے تھی کیونکہ دران نے اسے برھان پر کچھ بھی واضح کرنے سے منع کیا تھا۔دران نے برھان کو کچھ بھی نہیں کہا تھا وہ اس بات پر حیران تھی لیکن جویریہ کو یوں تقریب میں لے آنے پر اب تک نالاں تھی۔

برھان کی تقریب میں سے یوں جویریہ کا غائب ہو جانا۔ہالی وڈ فلم نگری کی گرما گرم خبر بن گئ تھی۔ پورے میڈیا میں اس خبر نے تہلکہ مچا دیا تھا۔ہر نیوز چینل پر یہ خبر چل رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عجیب افواہیں تھیں جو ارد گرد سے اٹھ رہی تھیں۔ کوئی نہیں جانتا تھا جویریہ کہاں گئی ہے لیکن سب کو جویریہ کے سابقہ شوہر پر شک تھا۔ وہ شوہر جو دران نے فرضی طور پر سب کے سامنے متعارف کروایا تھا۔ وہ شوہر جس سے بچا کر وہ جویریہ کو یہاں لایا تھا۔امریکہ کی پولیس کا دھیان اس جھوٹی خبر پر رکھنا ضروری تھا۔امریکہ پولیس نے مونٹیچ میں ہونے والے اس سانحہ کی تحقیقات شروع کر دی تھیں۔

Kitab Nagri Special

اب بھی دران نے میڈیا کے سامنے الزام اس کے سابقہ نامعلوم شوہر پر عائد کیا تھا۔سب لوگ دران کی اس بات کو سن کر اس پر یقین کر گئے تھے۔نہیں یقین تھا تو انل کو نہیں تھا۔دران ہمیشہ کی طرح اس دفعہ بھی اسے کوئی بات واضح نہیں بتا رہا تھا۔وہ ہمیشہ کوئی بھی کام کرنے کے بعد اسے آگاہ کرتا تھا اور اس دفعہ بھی ایسا ہی ہوا تھا۔

وہ الجھا ہوا تھا۔کل تک تو دران جویریہ سے محبت کرنے کی خبر دے رہا تھا اور پھر اچانک اسے سب کچھ جانتے بوجھتے ہوئے بھی تقریب میں لے گیا۔

دران کل رات ہی اس کو بنا بتائے چین کے لیے روانہ ہو چکا تھا اور اب اس کے بار بار فون کرنے پر وہ اس کا فون نہیں اٹھا رہا تھا۔چائنہ پولیس نے جویریہ کے نامعلوم شوہر کے خلاف کروائی کرنے کے لیے دران کو چین بلا لیا تھا ۔

انل اس وقت درانگ ولاس کے لاؤنج میں بیٹھا تھا اور ہاتھ میں پکڑے فون کو بار بار کان سے لگا کر دران کے فون اٹھانے کا منتظر تھا۔رات کس لمحے اس کی آنکھ لگی اور اب جب وہ اٹھا تو پتا چلا دران گھر نہیں ہے۔وہ اسے بنا بتائے جا چکا ہے۔

اچانک موبائل پر پیغام کی آمد کی گھنٹی بجی۔اس نے موبائل کو سیدھا کیا اور آنکھوں کو سکرین پر جمایا۔یہ پیغام جیسیکا کا تھا۔انل اس دن سے اُس کا فون نہیں اٹھا رہا تھا۔وہ اسے اب تک بہت سے پیغامات بھیج چکی تھی۔انل نے سکرین کو چھوا۔سکرین پر اس کا بھیجا ہوا پیغام جگمگانے لگا۔

"تم میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہے ہو؟ "

Kitab Nagri Special

انگنت پیغام تو بس اسی سوال کے تھے۔ لیکن ابھی آنے والا پیغام ذرا طویل تھا۔اس نے انگوٹھے کی مدد سے پیغام کو کھولا۔

"دیکھو اگر تم اس بات سے گھبرا گئے ہو کہ میں سب جاننے لگی ہوں اور میں تم پر غصہ کروں گی تو تم غلط ہو۔ میں ایسا کچھ بھی نہیں کروں گی۔ میں تم سے ملنا چاہتی ہوں۔ آج شام بیکری کے باہر میں تمھاری منتظر ہوں گی۔ جیسیکا فرینک۔ "

انل نے گہری سانس خارج کی۔ دران اس کے بارے میں بھی تو اسے کچھ نہیں بتا کر گیا تھا کہ اسے جیسیکا کو کیا جواب دینا ہے۔اس نے موبائل سکرین کو بند کیا اور جیب میں رکھا۔ سر کو صوفے کی پشت سے ٹکا دیا۔

☆☆☆☆☆

پچھلے مسلسل دو گھنٹے سے چلتی گاڑی ایک جھٹکے سے رکی۔ وہ اس وقت اس گاڑی کی ڈگی میں بند تھی۔ گاڑی کے دروازے بند ہونے کی آواز کے بعد کسی نے ڈگی کھولی اور اس کے بازو کو ایک جھٹکے سے کھینچ کر اسے ڈگی سے باہر نکالا۔ اتنے گھنٹوں کی طویل اور تھکا دینے کی مسافت کے بعد وہ اب جہاں بھی تھی وہاں کا درجہ حرارت امریکہ سے بالکل مختلف تھا۔ یہاں اتنی سردی نہیں تھی۔ اب کوئی اس کا بازو تھامے اسے زبردستی چلا رہا تھا جبکہ اپنی دائیں طرف اسے کسی اور کے چلنے کا بھی احساس ہو رہا تھا۔ سیاہ پٹی سے اس کی آنکھیں بند تھیں اور منہ پر بندھے کپڑے کی وجہ سے باچھیں درد کرنے لگی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

دران کارات کے بعد اس سے کوئی رابطہ نہیں ہوا تھا۔ پتا نہیں کتنے گھنٹے تو وہ بحری جہاز میں نیم بے ہوشی کے عالم میں رہی تھی اور ہوش تب آیا تھا جب اسے بحری جہاز سے دوبارہ ہیلی کاپٹر میں منتقل کیا گیا۔ اس کے بعد ہیلی کاپٹر سے اتار کر تین جگہ کار بدل کر وہ اب جا کر کہیں پہنچی تھی۔

وہ جہاں بھی تھی اسے چلتے ہوئے مسلسل دس منٹ ہو چکے تھے۔ ایکدم سے کسی لفٹ کے اوپر جانے کا احساس ہوا پھر کسی دروازے کے بند ہونے کی آواز تھی اور ساتھ ہی ایک جھٹکے سے اس کی آنکھوں پر سے پٹی ہٹا دی گئی ۔

ایک دم سے سیاہ پٹی اترنے کی وجہ سے تیز روشنی نے اس کی آنکھوں کو چندھیا دیا۔ اور جیسے ہی اس نے موندی آنکھیں کھولیں اوسان خطا ہوئے۔ یہ وہی جگہ تھا جسے اسے نے جہنم کا نام دیا تھا۔ وہ پھر سے جہنم کی دہلیز پر کھڑی تھی۔ اسکے ارد گرد سیاہ فارم بڑے ڈیل ڈول کے آدمی کھڑے تھے۔ ان میں سے ایک پٹی اتار کر پھر سے اس کے بندھے بازو تھامے کر آگے بڑھنے لگا۔ وہ روہانسی صورت بنائے ارد گرد دیکھ رہی تھی۔ ایک وقت تھا جب لی تاؤ اسے یہاں لایا تھا اور اب اسے پہنچانے والا دران تھا۔ آنکھوں کی سیاہ پتلیاں پھر سے آنسو سے تر ہونے لگیں۔ دل کا بوجھ بڑھنے لگا۔

"جویریہ۔ "

دران کی آواز تھی۔ آنسو لڑھک کر آنکھ کی پتلی سے گال پر بہہ گیا۔ دران کی اتنے گھنٹوں بعد یوں آواز سن کر گھبرا کر ساتھ چلتے آدمی کو دیکھا یوں لگا جیسے اس نے بھی دران کی آواز سن لی ہو لیکن ایسا نہیں تھا۔ وہ بے خبر اس کا بازو

Kitab Nagri Special

تھامے چل رہا تھااور اسی طرح اس کی دائیں طرف موجود دوسرا شخص ہاتھ میں بڑی سی بندوق تھامے چل رہا تھا ۔

"جویریہ۔ گھبراہٹ ظاہر مت کرو۔ تم مجھے سن رہی ہو اور میں یہ سب دیکھ رہا ہوں۔ جیسا کہوں بس ویسا کرو ۔ "

دران کی آواز پر نا چاہتے ہوئے بھی اسے حوصلہ ہوا تھا۔ ناراضگی اپنی جگہ لیکن دل کو دران پر یقین تھا کہ وہ اسے یہاں سے نکال لے گا۔اس کا جو بھی مقصد تھا اس کے لیے وہ حامی بھر چکی تھی۔اس لیے اس کے مقصد میں اس کا پوری طرح ساتھ دینا اب فرض تھا۔ ابھی چند قدم ہی آگے بڑھے تھے جب دران کی آواز پھر سے سنائی دی۔

"سنو۔اب پیٹ کے بل جھکو اور متلی آنے کی اداکاری کرو۔ پیٹ میں درد جیسی اداکاری بھی۔"

کیا؟ وہ اسے اداکاری کرنے کا کہہ رہا تھا۔ جویریہ نے گھبرا کر ساتھ چلتے آدمی کو دیکھا۔ وہ اس کی حالت سے بے نیاز چل رہے تھے۔

"جلدی کرو۔ جھکو اور اداکاری کرو۔ایسے جیسے کہ تمھارا دل خراب ہو رہا ہے۔ تمہیں قے آرہی ہے یا پھر پیٹ میں شدید درد ہو جیسے۔ "

دران نے اب کی بار تھوڑے رعب سے ہدایت کی کیونکہ وہ اس کے اچانک اس طرح کے عمل کرنے پر خود کو ذہنی طور پر تیار کر رہی تھی۔ دران کے غصہ کرنے پر وہ فوراً جھکی اور متلی کے انداز میں منہ سے آوازیں نکالنے لگی ۔وہ ٹانگوں کو سمیٹ کر زمین پر کچھ اس انداز میں جھک رہی تھی جیسے پیٹ میں درد ہو اور وہ کسی بھی لمحے یہاں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

قے کر سکتی ہے۔اس کا بازو تھمے چلتے آدمی کو اس کی اس حالت پر رکنا پڑا۔دونوں آدمی اب حیرت سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"کیا ہوا اسے ؟ "

ساتھ چلتے آدمی نے پیشانی پر شکن ڈالے پریشان لہجے میں دوسرے کی طرف دیکھا۔

"اس کے منہ پر سے پٹی کھولو۔ "

"گڈ۔یہ اب جیسے ہی تمھارے منہ پر سے پٹی ہٹائیں تو اسے باتھ روم جانے کے لیے بولو۔کہو مجھے باتھ روم جانا ہے ارجنٹ ہے۔ "

دران کی اگلی ہدایت اس کے کان کے پردوں سے ٹکرا رہی تھی۔وہ اب زمین پر دوزانوں بیٹھی گہری سانس لے رہی تھی۔آدمی جھکا اور پیچھے سے گانٹھ کھول کر اس کے منہ پر سے پٹی کو ہٹایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا ہوا ہے ؟ "

"م۔۔مجھے۔ہ۔ہ۔ے باتھ روم جانا ہے۔ "

پٹی کے ہٹتے ہی گہری سانس کے ساتھ اس نے فوراً انگریزی زبان میں وہی جملا دہرایا جو اسے دران نے بولنے کے لیے کہا تھا اور ایک دفعہ پھر سے متلی کی آواز نکالنے لگی۔

"ٹھیک ہے۔ٹھیک ہے۔ایسا کرو تمہیں اسے باتھ روم لے جاؤ میں یہیں انتظار کر رہا ہوں۔ "

Kitab Nagri Special

دائیں طرف چلتے آدمی نے دوسرے کو کہا اور خود پشت موڑ لی۔

"ہوں۔ "

دوسرے آدمی نے بھاری آواز میں ہنکارا ابھرا اور جس سمت وہ جا رہے تھے۔اس کا بازو کھینچتے ہوئے رخ بائیں طرف موڑ لیا۔یہ اب ایک لمبی راہداری تھی۔پہلے وہ جس سمت جا رہے تھے وہ شیون کا آفس نما کمرے کی طرف جاتا ہوا راستہ تھا جہاں اسے پہلی دفعہ لی تاؤ چھوڑ کر گیا تھا۔

"گڈ۔اداکاری جاری رکھو۔"

دران کی آواز کانوں کے پردوں سے ٹکرائی۔دران اسے کسی خفیہ ایجنٹ کی طرح ہدایت دے رہا تھا۔

وہ اب بار بار جھکتے ہوئے قے کی شکایت جیسی آوازیں حلق سے برآمد کر رہی تھی۔یہ ایک باتھ روم نہیں تھا۔ ایک قطار میں بنے بہت سے باتھ روم تھے۔وہ آدمی اب اس کے ہاتھ کھول رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جاؤ اور جلدی باہر آؤ۔ "

ہاتھ کھولنے کے بعد اس نے باتھ روم کی طرف اشارہ کیا اور خود وہیں پر کھڑا ہو گیا۔ہاتھ کھولنے پر وہ یونہی پیٹ پر ہاتھ رکھے سرعت سے باتھ روم میں داخل ہوئی اور جلدی سے دروازہ بند کیا۔

"کچھ بھی مت بولنا۔وہ باہر کھڑا ہے۔کسی کو بھی کسی قسم کا شک نہیں ہونا چاہیے۔بار بار سیٹ شاور چلاتی رہو ۔ "

Kitab Nagri Special

دران کو کیسے پتا تھا کہ وہ کچھ بولنے والی ہے۔شاید اسے اندازہ تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی وہ بولنے سے منع کر چکا تھا۔

"گڈ۔اب سنو تمھارے بائیں جوتے کی سٹریپ کے بکل پر ایک سرخ بٹن ہے اسے دباؤ۔ "

دران کی بات مکمل ہونے پر اس نے جھک کر اپنے جوتے کی طرف دیکھا۔جن جوتوں کو وہ ایک رات پہلے تک عجیب کہہ رہی تھی وہ عجوبہ نکلے تھے۔سرخ رنگ کی بکل پر واقعی ہی سرخ رنگ کا ایک چھوٹا سا ابھرا ہوا بٹن تھا جس پر بظاہر اس کی توجہ جاتی تو وہ جوتے کا ڈائیزائن ہی لگتا۔اس نے انگلی کی پور کے ذریعے جیسے ہی بٹن کو دبایا۔ جوتے کی دائیں طرف سے کسی الماری کے دراز کی طرح ایک چھوٹی سی ڈبی نما کٹ نرماہٹ سے باہر آئی۔اس میں مختلف خانوں میں عجیب چھوٹی چھوٹی سی چیزیں پڑی تھیں۔وہ جو نڈھال بیٹھی تھی ایک دم حیرت سے آنکھیں کھل گئیں۔وہ حیران پھٹی پھٹی آنکھوں سے ان عجیب و غریب چیزوں کو دیکھ رہی تھی۔

"پہلے خانے میں یہ کاپنگ لینز ہیں۔ان میں سے ابھی صرف ایک لینز اٹھا کر اپنی دائیں آنکھ میں ڈالو۔ "

دران کی بات مکمل ہونے پر اس نے پہلے خانے میں پڑی چھوٹی سی پیکٹ کو اٹھایا یہ واقعی چھوٹی سی ڈبی میں اوپر نیچے رکھے ہوئے بے رنگ لینز تھے۔کاپنگ لینز کسی بھی لاک کوڈ کو اپنے اندر نہ صرف کاپی کر سکتا تھا بلکہ اسکا ڈی کوڈ بھی جرنیٹ کر سکتا تھا۔

"پریشان مت ہو اس ڈبی کو کھولو۔لینز کو اپنی انگلی کی پور پر رکھو اور آنکھ کی پتلی کو مکمل کھول کر اس کے قریب کرو۔ "

Kitab Nagri Special

دران اسے ہدایت دے رہا تھا۔اس نے پہلے کبھی لینز آنکھ میں نہیں ڈالے تھے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ اس کو یہ نہیں پتا تھا کہ آنکھ میں لینز کس طرح ڈالا جاتا ہے۔

"جویریہ پلیز۔سنبھالو خود کو تمھارے ہاتھ کانپ رہے ہیں لینز نیچے گر جائے گا۔کوئی مر رہے کیا یہاں پر؟ "

اس کی ہاتھ کی لغزش وہ دیکھ رہا تھا۔اسی لیے پریشان ہو گیا تھا۔وہ کیا کرتی چاہے وہ اسے ہر طرح کی ہدایت دے رہا تھا لیکن وہ یہاں موجود نہیں تھا۔

بولنا مت ہاتھ سے اشارہ کرو۔ "

جویریہ نے گردن اٹھا کر ارد گرد دیکھا۔یہ چھوٹا سا باتھ روم تھا جہاں سوائے ٹوائیلٹ سیٹ اور ایک واش بیسن کے اور کچھ نہیں تھا۔اس نے آہستگی سے انگشت کو دائیں بائیں ہلاتے ہوئے دران کو نفی کا اشارہ دیا اور شاور کی پھر سے چلایا۔

"اوہ۔۔۔اچھا کوئی بات نہیں یہ عام لینز کی نسبت آسان ہے۔جیسے میں کہہ رہا ہوں۔ویسے کرو۔لینز کو نکال کر انگلی کی پور پر رکھو اور دائیں آنکھ کی پتلی کو کھول کر اس کے قریب لے جاؤ یہ خود ہی پتلی سے چپک جائے گا۔ "

دران کی بات مکمل ہونے پر اس نے کانپتے ہاتھوں سے ڈبی کو کھول کر اس میں سے لینز کو نکالا اور اپنی انگلی کی پور پر رکھ کر جیسے ہی آنکھ کی پتلی کے نزدیک کیا وہ واقعی ہی پلک جھپکتے ہی اس کی آنکھ کی پتلی سے چپک گیا۔ایک پل کو اس نے آنکھ کو جھپکا لیکن اگلے ہی لمحے سب صاف دکھائی دینے لگا۔

"ایک منٹ رکو۔ہاں ٹھیک ہے اب ہو گیا ہے۔ "

Kitab Nagri Special

دران کی آواز پر اس نے ہاتھ میں پکڑی ڈبی کو بند کیا۔

اوکے اب یہاں دوسرے نمبر والے خانے میں ایک بہت چھوٹی مائیکرو انجیکشن چپ پڑی ہے اور ایک عدد انگوٹھی ہے۔ وہ مائیکرو نیڈل چپ کو انگوٹھی کے اوپر رکھو۔ احتیاط سے نیڈل تمھارے ہاتھ میں نہیں چبھنی چاہیے ۔ "

جویریہ نے سفید نگینے جیسی چپ کو اٹھایا۔ وہ سفید چمکتا نگینہ تھا لیکن اس پر ابھار میں بہت باریک سوئیاں تھیں۔ اس نے دران کی ہدایت کے مطابق جیسے ہی نگینے کو اٹھا کر انگوٹھی کی اوپر رکھا جہاں پہلے سے ہی نگینے کے لیے جگہ کو چھوڑا گیا تھا۔ وہ چپ ایک ہلکی سی کلک کی آواز پر نگینے کی جگہ پر فٹ ہو گئی تھی۔ وہ آدمی اب دھاڑ دھاڑ سے دروازہ بجا رہا تھا اور باہر آنے کے لیے کہہ رہا تھا۔

"اس انگوٹھی کو دائیں ہاتھ کی انگلی میں پہن لو۔ "

دران کی ہر بات وہ من عن مان رہی تھی۔ اس وقت ذہن میں اس سب عجیب غریب تیاری کو لے کر بہت سے سوال اٹھ رہے تھے لیکن وہ دران سے کچھ بھی نہیں پوچھ سکتی تھی کیونکہ وہ صرف سن سکتی تھی بول نہیں سکتی تھی۔

" چلو اب جوتے کا سٹریپ پھر سے دباؤ اور اسے کٹ کو بند کر دو۔ "

دران کی ہدایت کے مطابق اس نے آہستگی سے پھر سے سٹریپ کے بکل پر لگا بٹن دبایا جوتے کے سول میں موجود کٹ پھر سے اسی طرح غائب ہو گئی جس طرح باہر آئی تھی۔

Kitab Nagri Special

"اب باہر جاؤ۔"

دران کے اگلے حکم پر۔ وہ کانپتے ہاتھوں کے ساتھ دروازے کے ہتھے کو گھماتی باہر آئی۔ آدمی نے اس کا بازو کھینچ کر اپنی طرف کیا اور ہاتھوں کو باندھے بنا اس کا بازو دبوچے آگے کی طرف چل دیا۔

☆☆☆☆☆

"کہا تھا نہ وہ معمولی لڑکی نہیں ہے اور اب تو اس کی قیمت آسمان سے بات کرنے لگی ہے۔"

سیاہ رنگ کی لیدر سیٹ ایک جھٹکے سے گھومی۔ سرخ رنگ کے کوٹ میں ملبوس شیون جھک کر کان سے لگے فون پر محو گفتگو تھا۔ فون کے دوسری طرف موجود ہاروی کو وہ جویریہ کے پہنچ جانے کی اطلاع دے رہا تھا۔

یہ اس کا آفس نما کمرہ تھا۔ جویریہ کو وہ دران کی حفاظت سے نکال کر واپس لے آیا تھا یہ بات اس کے چہکنے کا سبب نہیں تھی بلکہ جویریہ کے یہاں پہنچنے سے پہلے ہی تمام خفیہ مافیا ڈیلرز اور امیر کبیر آدمیوں کی جویریہ کے لیے مانگ اس کو حیران کر گئی۔ مافیا کے بہت بڑے ڈیلر نے جویریہ کے لیے منہ مانگی قیمیت دینے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ کل تک جس جویریہ کو وہ صرف اپنی انا کے لیے واپس لانا چاہتا تھا کہ وہ معمولی ساہیرو کیسے اسے اس کے جال سے نکال کر لے اڑا آج وہی لڑکی اس کے لیے ایک قیمیتی اکا بن گئ تھی۔

"کیوں ایسا کیا ہوا؟"

ہاروی نے اس کے اسطرح چہکنے پر حیرت سے سوال کیا۔

Kitab Nagri Special

"ایسا کیا ہوا۔ تم یقین نہیں کرو گے کہ اس کی کتنی دھوم ہو گئی ہے۔ ایلکس بریٹ اس لڑکی کے ایک رات کی منہ مانگی قیمیت دینے کو تیار ہے۔ "

شیون نے قہقہ لگاتے ہوئے گرم جوشی سے جواب دیا اور پھر خباثت سے ساری بتیسی نکالے آنکھیں چمکائیں۔ ایلکس ایک عیاش مگر کڑوڑپتی آدمی تھا اور اس کی پیش کش نے شیون کے ہوش اڑا دیے۔

"دیکھا مجھے ہیرے کی بہت پہچان ہے۔ اسی لیے میں اسے نہیں چھوڑ رہا تھا۔"

"ایلکس بریٹ۔۔۔ حیرت ہے لیکن اگر وہ اس لڑکی کی مانگ کر رہا ہے تو میں تمھاری بات سے متفق ہوں "

ہاروی نے حیرت ظاہر کرتے ہوئے۔ شیون کی بات کی تائید کی۔ ایلکس بریٹ پچپن سال کا عیاش پرست انسان تھا۔ وہ دولت مند تھا اور مافیا کا خفیہ رکن تھا۔ جویریہ کو دران کی حفاظت سے نکال کر یہاں تک پہنچانے میں اس نے بھی شیون کو مالی طور پر امداد دی تھی اس لیے وہ جویریہ پر اپنا حق جتا رہا تھا لیکن وہ اس کی قیمت کے طور پر شیون کو بھاری رقم اور منشیات بھی دے رہا تھا۔

"ایلکس کے تو انوکھے شوق رہتے ہیں۔ اس کو چھوڑو تم یہ بتاؤ لڑکی کے ہیرو کا کیا حال ہے؟ سانپ لوٹ رہے ہوں گے اسکے سینے پر تو؟ "

بلند و بانگ قہقہ لگاتے ہوئے وہ اب ہاروی سے دران کے مطلق پوچھ رہا تھا۔ آنکھوں میں شیطانی چمک اور چہرے پر بے پناہ خباثت تھی۔ ہاروی نے بھی گرم جوشی کے ساتھ اس کے قہقے میں اس کا ساتھ دیا۔

Kitab Nagri Special

"اس کی نہ پوچھو۔ کیا منصوبہ تھا ہمارا۔ وہ تو پاگل ہو گیا ہے۔ برھان کے ذریعے خبر ملی ہے وہ چین بھی پہنچ گیا ہے ۔ "

"سر پٹختا رہے گا لیکن اب اس لڑکی کو نہیں ڈھونڈ سکے گا۔ اس کی تو سات پشتیں اس بات کو یاد رکھیں گی کہ شیون سے پنگا کیسے لیے جاتا ہے۔ اصل زندگی میں ہیرو بننا آسان نہیں ہے۔ "

شیون نے استہزائیہ مسکراہٹ کو گہرا کیا اور دروازے پر ہوتی دستک پر بھنویں اٹھائے نگاہ دروازے کی طرف کی ۔ دستک کے بعد دروازہ کھلا اور دروازہ کھولے دو سیاہ فام جویریہ کو دائیں بائیں سے پکڑ کر اندر لائے۔ شیون کو دیکھتے ہی جہاں اس کے چہرے کی رنگت سفید ہوئی وہاں شیون کی خوشی دیدنی تھی۔

"اچھا میں بعد میں بات کرتا ہوں۔ "

شیون نے کمینگی سے سامنے دیکھا اور فون کان سے ہٹا کر میز پر رکھا۔ ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھا۔

"خوش آمدید۔ خوش آمدید۔ میری بیچاری بچی۔ شاید تم یہ نہیں جانتی تھی کہ پنجرے سے بھاگی ہوئی پر کٹی چڑیوں کو باہر کی تازہ ہوا راس نہیں آیا کرتی ہے۔"

www.kitabnagri.com

ٹوٹی پھوٹی سی انگریزی زبان میں کہتا ہوا وہ قدم قدم آگے بڑھ رہا تھا۔ اس کے لہجے میں بلا کا غرور تھا۔ دونوں سیاہ فام اسکے قریب آنے پر جویریہ کے بازو چھوڑ کر احترام سے پیچھے ہوئے۔ شیون نے دانت پیس کر جویریہ کا اوپر سے نیچے تک جائزہ لیا اور جھپٹ کر اس کے بالوں کو سر کی پشت سے ہاتھ میں دبوچ لیا۔ تکلیف کے باعث وہ

Kitab Nagri Special

سسک اٹھی۔ دران حفاظتی کٹ کا سمجھانے کے بعد سے لے کر اب تک غائب تھا۔ کانوں میں مکمل خاموشی تھی مطلب وہ اس وقت رابطے میں نہیں تھا۔

"تم کیا سمجھتی تھی تم میرے ہاتھ سے بچ نکلی ہو۔ تم اگر مر بھی جاتی تو میں شیون تمھاری لاش کو قبر سے نکال کر یہاں لاتا اور سب کے سامنے الٹا لٹکاتا تاکہ یہاں میری قید میں موجود باقی لڑکیاں کبھی ایسا قدم اٹھانے کا سوچتے ہوئے بھی کانپ جاتیں۔ "

وہ پوری قوت سے اس کے بالوں کو دبوچے غرا رہا تھا۔ اس کی غصے سے سرخ ہوتی آنکھوں میں خون اتر رہا تھا۔ وہ اپنا چہرہ قریب کیے کسی سانپ کی طرح پھنکار رہا تھا جبکہ جویریہ کی تکلیف کے باعث کنپٹی کی رگیں ابھر رہی تھیں ۔لبوں کے کنارے اتنی دیر کپڑا باندھے رہنے کی وجہ سے نہ صرف سرخ ہو رہے تھے بلکہ دونوں طرف کٹ لگ کر خون رس رہا تھا۔

اسی طرح کنپٹی پر بھی پٹی کے سرخ نشان تھے جبکہ ماتھے پر کار کی ڈگی لگنے سے بائیں طرف سرخ ابھار تھا۔ آنکھوں کے اوپری پپوٹے رونے کے باعث سوج چکے تھے۔ پلکیں نم ہو کر ایک دوسرے سے چپک رہی تھیں۔ کاجل آنکھوں میں پھیل کر نیچے آرہا تھا اور اب شیون کے یوں بال دبوچنے پر بال بھی بکھر گئے تھے۔

"چل اب میرے ساتھ۔ "

شیون نے ایک جھٹکے سے اس کا بازو تھاما اور تیز تیز قدم اٹھاتا آفس نما کمرے سے باہر نکلا۔ اس کے کانوں میں ایک دم کھٹ پٹ کی آوازیں گونجنے لگیں شاید دران رابطے میں تھا۔

"یہ کہاں لے جارہا ہے اسے؟"

اچانک کانوں کے پردوں سے آواز ٹکرائی۔ کانوں میں گونجنے والی آواز دران کی نہیں تھی۔ یہ کوئی انگریزی زبان میں مخاطب تھا۔ مطلب دران کے ساتھ کوئی اور بھی تھا جو اسے دیکھ رہا تھا۔

"پتا نہیں کہاں لے جارہا ہے۔ تم سسٹم آن کرو جلدی۔ جویریہ بی بریو وی آر و دیو۔"

دران اپنے ساتھی کو سسٹم آن کرنے کا کہہ کر بڑے ہی پیشہ ورانداز میں اس کی حوصلہ افزائی کررہا تھا اور وہ اسے سنتے ہوئے شیون کے پیچھے اس کے تیز چلنے کے باعث لڑکھڑاتے ہوئے چل رہی تھی۔

آفس سے نکلنے کے بعد ایک لمبی راہداری تھی جس میں جگہ جگہ مختلف کمرے تھے۔ یہ کمرے ان کی ہائی سکس ورکر لڑکیوں کے تھے۔ جن میں سے بہت سی شیون کا شور سن کر کمروں سے باہر نکل کر اب جویریہ کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ ان کے چہروں پر کوئی تاثر نہیں تھا۔ وہ بے حس ہو چکی ہوتی ہیں اس لیے ان میں سے کچھ تو اب اس منظر کو دیکھ کر باقاعدہ مسکرا رہی تھیں۔

لمبی راہداری سے گزرنے کے بعد شیون اب ایک لوہے کی سلاخوں والے دروازے کے سامنے کھڑا تھا۔ جس کے دروازے کے قریب دیوار پر لاک کی پیڈ موجود تھا۔ دران اب اپنے ساتھی کے ساتھ بات کرنے میں مصروف تھا۔ اس سے پہلے کہ شیون لاک کوڈ دباتا دران عجلت میں اس سے مخاطب ہوا۔

"جویریہ سنو۔ اب وہ اس دروازے کا کوڈ لگائے گا تمہیں لینز والی پوری آنکھ کھول کر اس پر فوکس کرنا ہے۔ جلدی سے کی پیڈ پر فوکس کرو۔"

Kitab Nagri Special

دران کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے اس نے بے ساختہ شیون کے بڑھتے ہاتھ کے پیچھے موجود لاک کی پیڈ کی جانب غور سے دیکھا۔

"جویریہ پوری آنکھ کھولو اور اب آنکھ جھپکنا مت جب تک وہ مکمل کوڈ ڈائل نہ کر لے۔ "

دران پر جوش لہجے میں اسے حکم دے رہا تھا اور ساتھ ساتھ وہ کسی اور کو بھی ہدایات دے رہا تھا۔ یقیناً وہ اب اس لینز کا کوئی استعمال کرنا چاہتا تھا جو اس نے کچھ دیر پہلے اسکی آنکھ میں لگوایا تھا۔ شیون کی پیڈ پر انگلیاں ٹپٹپا رہا تھا۔ دران کی ہدایت کے مطابق اس نے نظریں پوری طرح کوڈ پر جمائیں اور پلک جھپکانے سے گریز کیا۔

"زک کوڈ کاپی ہوا؟ "

"یس ڈن۔ "

دران کے سوال پر دوسرے شخص نے کوڈ کاپی ہو جانے کی تائید کی۔ کوڈ دبانے کے چند سکینڈ بعد ہی سلاخوں والا دروازہ سلائیڈ صورت دائیں سے بائیں دیوار کے اندر گھسا اور دروازہ کھل گیا۔ دروازہ کھلتے ہی وہ ایک لفٹ میں تھے جو نیچے جا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جویریہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی۔ بدبودار گیلری کے ارد گرد بنے جیل نما کمرے, کمروں میں نیم برہنہ لڑکیاں اور خون میں لتھ پتھ دیواریں سب اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم گیا۔ لفٹ رکی اور واقعی وہ اسی تہہ خانے میں تھے۔ جہاں اس نے اپنی زندگی کے خوفناک دن اور رات گزارے تھے۔ آہ وہاں اس جیسی بہت

Kitab Nagri Special

سی لڑکیاں آج بھی قید تھیں۔ وہ پھٹی آنکھوں اور بیٹھتے دل کے ساتھ سامنے دیکھ رہی تھی جب شیون نے ایک جھٹکے سے اس کے بازو کو کھینچا اور آگے بڑھنے لگا۔ گیلری کے وسط میں پہنچ کر وہ اونچی آواز میں چیخا۔

"جاگو سب۔ جاگو۔ دیکھو اس کو اور پہچانو۔ "

وہ جہاں جہاں سے گزر رہا تھا۔ جیل نما کمروں میں قید بے بس لڑکیاں پھٹی پھٹی آنکھوں سے سلاخیں تھامے اسے دیکھ رہی تھیں۔

"یہ ہے وہ چیونٹی جو اپنی اوقات بھول کر شیون کو ہرانے چلی تھی۔ مجھے دھوکا دے کر بھاگ گئی تھی۔ "

بات کرتے ہوئے وہ ایک دم سے پلٹا اور پھر سے جویریہ کے بالوں کو مٹھی میں دبوچ لیا۔ اس کے چہرے پر شیطانی غصے میں بھری آنکھیں گاڑے کھڑا وہ کوئی وحشی درندہ لگ رہا تھا۔

"دیکھو سب اس کو اور جان لو سب کہ شیون کے قید سے بھاگی ہوئی لڑکی کا۔ وہ اس کی آخری سانس تک پیچھا کرتا ہے اور جب وہ مل جاتی ہے تو اسے بھیانک سزا دیتا ہے۔ تم سب کی سانسوں پر تمہارے جسم پر صرف میرا حق ہے۔ میں خدا ہوں تم سب کا۔ سنا سب نے میں خدا ہوں۔"

شیون اس کے گلے کو دبوچے اس کے چہرے پر اپنا چہرہ جھکائے ہوئے وحشیوں کے طرح کفر کلمات کہہ رہا تھا۔ اس کا چہرہ جویریہ کے چہرے کے اتنے قریب تھا کہ اس کے سانس لینے کی بدبودار گرم ہوا کو بھی جویریہ اپنے چہرے پر محسوس کر سکتی تھی۔

" سِپٹ آن دا باسٹڈ فیس۔ "

Kitab Nagri Special

دران کی آواز کان کے پردوں سے ٹکرائی۔دران کی آواز سے صاف ظاہر تھا کہ وہ ضبط کے عالم میں بمشکل بول رہا ہے۔

"جویریہ تھو کو اس کے منہ پر۔ "

وہ جویریہ کو تھوکنے کا کہہ رہا تھا۔جویریہ نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے شیون کے شیطانی چہرے کو دیکھا۔جسم خوف سے لرز رہا تھا لیکن اس کا آخری جملہ کسی بھی مسلمان کے اعصاب پر اسی طرح ہتھوڑے برساتا جیسے اس وقت دران کے اور اس کے اعصاب پر برسائے تھے۔وہ وقت کا فرعون تھا۔دران کے ساتھ موجود دوسرا شخص شاید اسے پرسکون رہنے کے لیے کہہ رہا تھا جبکہ وہ لگاتار چیخ رہا تھا۔

"اٹس مائی آرڈر تھو کو اس کے منہ پر۔ "

وہ جو بے حس و حرکت کھڑی تھی ایک دم سے جیسے کسی انجانی طاقت کے باعث ناک پھلا کر شیون کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں اور پھر اس کے منہ پر تھوک دیا۔سب ساکن ہو گیا۔سب کے منہ کھل گئے۔جویریہ کے تھوکنے کے باعث شیون کی آنکھیں بند ہو چکی تھیں۔اس کے غلیظ چہرے پر جابجا سفید تھوک کے چھینٹے تھے ۔

"اے۔۔ے۔۔ے۔۔ے۔۔ "

بھاری گرج نے تہہ خانے کی در و دیوار ہلا دیں۔وہ ساکن سے محرک ہوا اور پاگلوں کی طرح دھاڑ کر جویریہ کے چہرے کو اپنے ہاتھ میں دبوچ لیا۔

Kitab Nagri Special

"میں تم سے نہیں ڈرتی۔ بولو اسے۔ غصہ دلاؤ اسے۔ "

دران کی آواز تھی وہ پرجوش لہجے میں اسے شیون کو اور غصہ دلانے پر اکسا رہا تھا وہ ایسا کیوں کر رہا تھا وہ نہیں جانتی تھی لیکن دران بار بار اسے یہی کہہ رہا تھا۔

"میں تم سے نہیں ڈرتی۔ "

"کیا!!!! کیا کہا۔ "

"میں تم سے نہیں ڈرتی۔ "

اب کی بار جویریہ نے چیخ کر جواب دیا اور پھر اچانک جمع ہو جانے والی ہمت سے ایک جھٹکا دے کر اپنے چہرے کو شیون کے ہاتھ سے چھڑایا۔

"سنو تم سب۔ ہاں میں اس سے نہیں ڈرتی۔ تم سب کو بھی اس سے نہیں ڈرنا ہے۔ ہر لڑکی کو اس جہنم سے نکلنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔ ہار مت ماننا لڑکیو۔ ہار مان لینا اور ڈر جانا بزدلوں کا کام ہے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ پوری قوت سے ارد گرد سلاخوں کو تھامے کھڑی لڑکیوں کو دیکھ کر اونچی آواز میں بول رہی تھی۔ آواز پھٹ رہی تھی لیکن آواز میں کوئی خوف کوئی لغزش نہیں تھی۔

" ضروری نہیں تم میں سے ہر کوئی میری طرح پھر سے پکڑی جائے۔ اس کے چنگل سے نکلنا بہت آسان ہے۔ یہ خدا نہیں ہے۔ خدا وہ ہے جو ہم سب کا مالک ہے۔ ہر جگہ موجود ہے۔ وہ سب سے زیادہ طاقت ور ہے اور ایک

Kitab Nagri Special

دن اس شیطان کا یہ جہنم اس کی ہی آخری آرام گاہ ہو گا۔ تم سب کو نکلنا ہے یہاں سے۔ باہر کی دنیا میں جینا ہے۔ خدا کی مرضی کے بنا یہ ہمیں چھو بھی نہیں سکتا۔ "

"چپ کر کتیا۔ ا۔ ا۔ ا۔ ا۔ لے کر آؤ اسے ٹارچر روم میں۔ اس کی ساری اکڑ میں نکالتا ہوں۔ " "

وہ چیختا ہوا آگے بڑھا اور اسے بالوں سے دبوچ لیا۔ وہ نہیں جانتی تھی اس میں یہ ساری ہمت کیسے آئی لیکن وہ چیخ رہی تھی۔ دران کی طرف بھی خاموشی چھا گئی تھی۔ وہ جو کچھ بھی کہہ رہی تھی خود سے اپنی ہمت سے کہہ رہی تھی اب دران اسے ہدایات نہیں دے رہا تھا۔

"سن لو تم سب۔ میں رہوں نہ رہوں لیکن یاد رکھنا ایک دن اس شیطان کا انجام بہت برا ہوا گا۔ میرا خدا اس کے جسم کے ہر حصے کو داغے گا۔ جتنی تکلیفیں اس نے آج تک ہم سب کو دی ہیں ہر تکلیف اس کو بار بار سہنا ہو گی ابد تک سہنا ہو گی۔ یہ بھیانک موت مرے گا۔ "

سیاہ فام شیون کے حکم پر اسے گھسیٹتے ہوئے اس کے پیچھے واپس لے جا رہے تھے۔

"جویریہ لسن ٹومی۔ اپنے ہاتھ میں پہنی رنگ کو ہتھیلی کی طرف گھماؤ۔ "

دران کی سانس پھول رہی تھی وہ اسے بار بار ہاتھ میں پہنی انگوٹھی کو ہتھیلی کی طرف گھمانے کا کہہ رہا تھا۔ جیسے ہی وہ لوگ واپس اوپر پہنچے شیون غصے میں چیختا ہوا اس پر جھپٹا۔

"تمہیں میں تمھاری اوقات دکھاتا ہوں۔ "

Kitab Nagri Special

اسے گھسیٹتے ہوئے وہ ایک دروازے کے سامنے آکر رکا۔ کمرے کا دروازہ کھول کر اس نے جویریہ کو اندر کی طرف ایک زور کا دھکا دیا۔ وہ لڑکھڑاتی ہوئی فرش پر جا گری۔ دران پھر سے اسے انگوٹھی گھمانے کا کہہ رہا تھا۔

جہاں وہ اوندھے منہ گری تھی فرش پر سے چہرہ اٹھا کر اوپر دیکھا۔ یہ عجیب کمرہ تھا جہاں بڑی بڑی زنجیریں، چابک اور ہتھکڑیاں موجود تھیں۔ جگہ جگہ کیمرے کھڑے تھے۔ عورتوں کی برہنہ تصاویر کے بڑے بڑے پوسٹرز دیواروں پر آویزاں تھے۔ خون کے چھینٹے دیواروں پر اور پوسٹرز پر تھے۔ چھریاں چاقو اور مختلف اوزار۔ جگہ جگہ سٹریچر اور بستر یہ کیسی جگہ تھی وہ کانپ گئی۔

"کیا کہہ رہی تھی وہاں۔ چل اب یہاں پھر سے کہہ۔ "

شیون دروازہ بند کرنے کے بعد پلٹا اور دیواروں میں لٹکتے چابک میں سے ایک چابک کو اتارا۔ اس کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر اس نے پھر سے دران کی آواز کانوں میں سنی اور آہستگی سے دونوں ہاتھوں کو ملائے انگوٹھی کے نگینے کو ہتھیلی کے رخ گھما لیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جویریہ تمہیں اس کی جلد میں کہیں بھی اس انگوٹھی کو دبانا ہے۔ اسکی کلائی ہاتھ یا گردن کہیں بھی۔ "

دران کی اگلی ہدایت کان کے پردوں سے ٹکرا آئی جبکہ اس کی آنکھیں سامنے چابک پر ٹکی تھیں جسے شیون ہوا میں چلاتا ہوا قریب آ رہا تھا۔ چابک کی آواز فضا میں گونج رہی تھی۔

"ڈواٹ۔ تم کر سکتی ہو۔ "

Kitab Nagri Special

دران اس کی ہمت بڑھا رہا تھا۔ شیون نے جیسے ہی چابک کو ہوا میں اچھالا جویریہ نے ہاتھ ہوا میں اٹھا کر چابک کو اپنے ہاتھ میں دبوچا اور پوری قوت سے جھٹکا دیا۔ شیون کو شاید اس کی طرف سے اتنی قوت کی توقع نہیں تھی۔ وہ چابک سمیت آگے ہوا تو جویریہ نے دائیں ہاتھ سے اس کی کلائی کو زور سے تھام لیا۔

"یس ڈوواٹ۔ پریس دا فنگر اون ہز آرم۔ "

دران کے کہنے کے بالکل مطابق اس نے انگوٹھی کو اس کی کلائی میں دبایا۔ لیکن یہ کیا اس پر تو جیسے کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ وہ ایک جھٹکے سے جویریہ کو اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔

"تمھاری اوقات کیا ہے یہ میں بتاتا ہوں تمہیں۔ "

جویریہ کو پشت سے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے وہ وحشی انداز میں غرایا۔ شیون کے اس بے باک ردعمل پر اس کی ساری ہمت ایکدم سے ہوا ہوئی۔ جسم خوف سے کانپنے لگا۔ جس انجکشین کے ذریعے شیون کے اندر دوا داخل کی گئی تھی اس کی سوئیاں بنا محسوس ہوئے دوا کو جسم میں انجیکٹ کرتی تھیں لیکن کیا وہ صیح طریقے سے انجیکٹ کرنے میں کامیاب بھی ہو پائی تھی کہ نہیں؟

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پھٹی پھٹی آنکھوں اور خوف سے کانپتے جسم کے ساتھ وہ شیون کی گرفت سے آزاد ہونے کے لیے مزاحمت کر رہی تھی اور وہ وحشی اس کی ہر مزاحمت کو ناکام بنا رہا تھا۔ ایکدم سے اس کا جویریہ کے گلے کی طرف بڑھا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا وہ رک گیا تھا۔ جویریہ کو چھوڑ کر اپنے سر کو تھامے آنکھوں کو بار بار بند کر کے کھول رہا تھا۔

"میڈیسن کام کر رہی ہے۔ لٹس سٹارٹ دا آپریشن "

Kitab Nagri Special

یہ دران کی آواز تھی جس کے ساتھ گہری سانس لے کر اس نے ساتھ بیٹھے شخص کو انگریزی زبان میں ہدایت دی ۔شیون اسی طرح سر کو تھامے ایک طرف لگے بستر تک آیا اور پھر ایک دم سے بستر پر بے سدھ ہو کر گر پڑا۔ تھوڑی دیر پہلے کے شور میں ایکدم سے جیسے گہری خاموشی چھا گئی۔وہ گہرے گہرے سانس لیتی ہوئی اپنے حواس بحال کر رہی تھی جب دران کی آواز کانوں سے ٹکرائی۔

"جویریہ اس کا فون دیکھو کہاں ہے۔نکالو اسے۔ "

دران کی اگلی ہدایت جاری ہو چکی تھی۔جویریہ نے ڈرتے ڈرتے قدم آگے بڑھائے۔

"ڈرو مت وہ بے ہوش ہو چکا ہے۔آگے بڑھو دیکھو اس کی جیب میں سے موبائل نکالو۔ "

دران کی بات درست تھی۔وہ اوندھے منہ بے سدھ بے ہوش پڑا تھا۔جویریہ نے اس کی پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا۔اس کی پینٹ کی جیب میں اس کا موبائل موجود تھا۔موبائل کو نکال کر ہاتھ میں اٹھائے وہ سیدھی ہوئی۔

"اس کے تھم سکین سے لاک کھولو۔"

دران کی اگلی ہدایت پر وہ پھر سے جھکی اور شیون کے انگوٹھے کو پکڑ کر فون کے سنسر پر لگایا۔اس کے موبائل کی سکرین کھل چکی تھی۔

"بس اب جو بولوں کرتی جاؤ۔زک سٹارٹ کا پی ڈا او یری تھنگ۔ "

Kitab Nagri Special

وہ اس کے ساتھ ساتھ دوسرے شخص کو بھی ہدایت جاری کر رہا تھا۔ پھر دران کی ہدایت کے مطابق وہ اس کے پورے فون کو کنگھال چکی تھی۔ دران اسے بس مختلف چیزیں کھولنے کے بعد سکرول کرنے کا کہہ رہا تھا کیونکہ باقی کام اس کی آنکھ میں لگا لینز کر رہا تھا۔

پورے موبائل کو کنگھالنے کے بعد دران نے اس کمرے میں موجود ہر فائل ہر ڈراہر چیز کو کھول کھول کر دیکھا تھا ۔ تقریباً پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے وہ یہ سب کر رہی تھی۔ کبھی کسی کونے میں جا کر کچھ دیکھتی کبھی کچھ۔ سر چکرانے لگا ۔

"دران میں تھک گئی ہوں۔ "

بہت ہی مدھم تھکی ہوئی مریل آواز تھی۔ اس کے ایسے کہنے پر دران کی بولتی ایک دم سے بند ہوئی۔

"اوکے۔ اوکے۔ چھوڑ دو سب۔ زک سٹاپ۔ "

دران نے فوراً گھبرا کر اپنے ساتھی کو بھی کام کرنے سے روکا۔ ایک دم خاموشی چھا گئی۔ وہ اسی الماری کے پاس فرش پر بیٹھ گئی اور سر کو الماری سے ٹکا لیا۔ جسم تھکن سے چور تھا۔ رواں رواں درد کی لہروں سے کسی زخم کی طرح دکھ رہا تھا۔ بھاری ہوتے پپوٹے کے نیچے آنکھیں ایک بار پھر گرم آنسوؤں سے بھر گئیں۔ دران اب شاید اپنے ساتھی کے ساتھ گفتگو کر رہا تھا اور وہ بے آواز روتی ہوئی بار بار آنسو صاف کر رہی تھی۔ رونے کی رفتار بڑھتے ہی ہچکی کی آواز شاید دران کے کانوں میں پڑی تھی۔

"تم رو رہی ہو؟ "

Kitab Nagri Special

"نہیں۔ "

بے مروتی سے جواب دیا۔ دران کی آواز میں فکر مندی تھی۔ اس کے نہیں کہنے کے بعد دوسری طرف خاموشی چھائی۔ وہ پھر سے رونے لگی۔ منہ پر ہاتھ رکھے اپنی آواز کا گلا گھونٹنے کی بہت کوشش کی لیکن ایسا ممکن نہیں تھا اس کا دل پھٹ رہا تھا اسے وحشت ہو رہی تھی۔ وہ یہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی۔ اسے دران سے خوف آنے لگا تھا جس نے اسے بنا بتایا مچھلی کے کانٹے میں پھنسا کر سمندر میں پھینک دیا تھا۔ زندگی میں پہلی بار اسے دران سے شدید نفرت ہو رہی تھی۔

"مجھے تمہیں دیکھنا ہے۔ شیشے کے سامنے آؤ۔ "

کچھ توقف کے بعد اس کی بھاری آواز کانوں سے ٹکرائی۔ دل کیا دران کی اس فرمائش پر اس کا گلا دبا دے۔ ناک کے نتھنے ضبط سے پھولنے لگے۔ وہ جبڑے بھینچے چپ بیٹھی تھی۔

"میں کچھ کہہ رہا ہوں تم سے وہ سامنے شیشے میں جا کر کھڑی ہو جاؤ مجھے دیکھنا ہے تمہیں۔ "

لہجہ التجائی تھا جس میں دنیا بھر کی محبت سموئے وہ اس کی ایک جھلک دیکھنے کو بے تاب تھا اور اسے شیشے کے سامنے آنے کا کہہ رہا تھا۔ کیونکہ اس کے کانوں میں لگے کیمروں سے وہ اس کے سامنے کے منظر کو دیکھ سکتا تھا لیکن اسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"نہیں آنا مجھے۔ "

Kitab Nagri Special

سپاٹ اور سخت لہجے میں جواب دے کر وہ اب اپنے گال رگڑ رہی تھی۔ دل کیا کسی طرح اپنے کانوں سے یہ بالیاں نوچ دے کہ اس سنگدل کی آواز تک نہ سنائی دے۔

"مجھے دیکھنا ہے تمہیں پلیز۔ "

کس قسم کی ضد تھی اور کس بات کا زعم تھا جناب کو جو اسے دیکھنے پر بضد تھا۔ جس کو اتنی محبت ہوا کرتی ہے وہ تو اپنے محبوب پر آنچ نہیں آنے دیتے۔ اس کی محبت دنیا کی انوکھی ہی محبت تھی۔

"مجھے نہیں دکھانا اپنا آپ۔ آپ چپ کریں گے پلیز۔ مجھے آپکی آواز نہیں سننی ہے۔ "

"تم پیار کرتی ہو مجھ سے۔ "

"تو مل تو رہی ہے اس کی سزا کیا کافی نہیں۔ "

دانت پیستے ہوئے جلا کٹا جواب دیا تو دوسری طرف گہری خاموشی چھا گئی۔ چند سکینڈ کی توقف کے بعد پھر گہری سانس کی آواز گونجی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں تمہیں کیسے سمجھاؤں۔ نہیں سمجھا سکتا۔ یقین کرو تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔ "

"۔ میرے لیے فکر مند نہ ہوں آپ بس اپنے مقصد پر دھیان دیں۔ مجھے آپ پر یقین ہو نہ ہو میرے اللہ پر ہے۔ میرے اللہ نے کہا ہے۔ پس یقیناً مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے اور شاید میری اس مشکل کے ساتھ آسانی میری موت ہو۔ "

Kitab Nagri Special

وہ روانی سے ایک ہی سانس میں بولتی چلی جارہی تھی۔ آواز میں لغزش تھی تو سختی بھی تھی۔

"بکواس بند کرواپنی۔ تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔ "

اس کی آخری بات پر دران نے ایک دم غصے سے جھاڑ دیا۔ وہ استہزائیہ مسکرادی۔ فکر جتانا بھی شاید اس کے مقصد کا حصہ ہی ہوگا۔ وہ واقعی اسے نہیں جانتی تھی۔ اب سمجھ آنے لگا تھا وہ بار بار یہ جملہ کیوں کہا کرتا تھا "تم مجھے نہیں جانتی۔ "

خاموش کمرے میں موبائل فون کی گھنٹی کی آواز گونجی تو وہ چونک کر سیدھی ہوئی۔ یہ گھنٹی شیون کے موبائل کی بج رہی تھی۔ موبائل کی گھنٹی کے متواتر بجنے سے وہ بیڈ پر لیٹا کسمسا کر سر کو دائیں بائیں ہلا رہا تھا۔ جویریہ کی جان حلق میں آئی۔

"وہ اٹھ رہا ہے۔ "

گھٹی آواز میں اس نے دران کو اس کے جاگنے کے متعلق بتایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"خاموش اب مت بولو۔ "

دران نے فوراً اسے بولنے سے منع کیا۔ شیون اب سر کو بار بار جھٹکتا اٹھ بیٹھا تھا۔ موبائل پر نظر پڑتے ہی جھپٹ کر موبائل اٹھایا اور کان سے لگایا۔

"فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے۔ لڑکی تیار ہے نہ؟ "

Kitab Nagri Special

فون کے دوسری طرف موجود نفس نے غصے سے سوال کیا۔

"لڑکی۔آہ۔ہ۔ہ کون سی لڑکی؟ "

شیون نے گھومتے سر کو جھٹک کر آنکھوں کو بار بار زبردستی کھولا۔

"ایلکس بات کر رہا ہوں بیوقوف انسان۔پتا ہے نہ میں آج شام کی فلائیٹ سے یہاں پہنچ رہا ہوں۔رات کو ہوٹل میں لڑکی چاہیے مجھے۔وہی ڈرانگ کی بیوی۔ "

دوسری طرف ایلکس کی رعب دار آواز پر وہ جیسے ایک دم سے حواسوں میں واپس آیا۔ایک جھٹکے سے گردن گھما کر جویریہ کی طرف دیکھا اور پھر گہری سانس خارج کی۔

"ہاں۔۔۔ہاں بالکل تیار ہے۔کیسے بھول سکتا ہوں۔تم بس پیسے اور میرا مال تیار رکھو۔میرے آدمی لڑکی کو لے کر پہنچ جائیں گے لیکن یاد رکھنا۔ایک رات مطلب صرف ایک رات اور دوسری شرط یہ کہ میرے آدمی ساری رات کمرے کے باہر پہرا دیں گے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شیون ٹھوڑی کو خباثت سے سہلاتے اب اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔وہ پرسوچ انداز میں پیشانی پر شکن ڈالے ہوئے تھا۔شاید کچھ گھنٹے پہلے اس کے ساتھ کیا ہوا تھا اسے صحیح سے یاد نہیں تھا۔

"بے فکر رہو پیسہ اور مال تیار ہے۔بس تم اسے ہوٹل میں بھیج دو۔میں منتظر رہوں گا۔ "

"بھیج دوں گا۔اوکے۔بائے۔ "

Kitab Nagri Special

شیون فون کو کان سے ہٹا کر تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور اس کے بالوں کو مٹھی میں دبوچ لیا۔ جویریہ کا دل خوف کے باعث تیزی سے دھڑکنے لگا کیا اس کو شک ہو گیا ہے کہ کچھ ہوا ہے اس کے ساتھ؟ گردن کو دبوچے شیون غصے سے پھٹی آنکھوں کے ساتھ اسے گھور رہا تھا۔ اور پھر چہرے کو اور قریب کرتے ہوئے غرایا۔

"آج رات صرف۔۔۔ آج رات۔ پھر دیکھنا میں تیرا کیا حال کرتا ہوں۔ "

بے دردی سے اس کا سر جھٹکتا وہ آگے بڑھا۔ جویریہ نے سکھ کا سانس لیا۔ اب وہ دروازے کے باہر کھڑا کسی کو آوازیں دے رہا تھا۔ شاید اسے تیار کرنے کے لیے کہہ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

رات کی سیاہی امریکہ کے مضافات میں مکمل طور پر پھیل چکی تھی۔ پیلی ٹیکسی پوری رفتار سے سڑک پر دوڑ رہی تھی۔

ٹیکسی کی پچھلی نشست پر بیٹھی کنز پار کر سرخ میکسی پر سرخ لپ سٹک لگائے بجلیاں گرا رہی تھی۔ وہ جس وقت اسفند کے فلیٹ سے نکلی تھی تب سورج غروب نہیں ہوا تھا لیکن اب رات گہری ہو چکی تھی۔ اسفند کے فلیٹ سے یہ جگہ کافی دور تھی اس لیے اسے ٹیکسی پر کافی گھنٹے سفر کرنا پڑا۔

اتنے گھنٹے چلنے کے بعد آخر کار ٹیکسی سرخ روش کے آگے رکی۔ کنز نے گردن موڑ کر محبت سے گھر کی طرف دیکھا اور مسکرا دی۔ آج اس کی اور نوین کی شادی کی سالگرہ تھی۔ نوین کے اس دن یوں ناراض ہو کر چلے جانے

کے بعد وہ بہت سوچتی رہی لیکن نوین سے محبت اس کی کوتاہیوں کے سامنے جیت گئی۔ آج پورے ایک ہفتے بعد وہ سب بھلائے اپنے گھر واپس آگئی تھی۔

ٹیکسی سے اتر کر سرخ روش سے لے کر گھر کے دروازے تک کا سفر اس نے ایک سرشاری میں طے کیا۔ ایک عجیب سرور تھا جس نے لبوں کی مسکراہٹ کو گہرا کر رکھا تھا وہ کتنے مہینوں بعد یوں دل سے مسکرا رہی تھی۔ اس کا اپنا گھر اور نوین کے بے پناہ محبت سب کچھ سکون بخش رہا تھا۔ ہاں وہ مغربی گوری چمڑی میں مشرقی دل رکھنے والی عورت تھی۔ وہ عورت جو اپنے شوہر کی محبت کے خاطر سب کوتاہیاں معاف کر دیتی ہے کیونکہ زعم اس کی محبت کا ہوتا ہے۔ وہ محبت جو اس کا غرور ہوتی تھی۔ وہ محبت جس کی حقدار صرف وہ ہوتی ہے۔

وہ جان بوجھ کر اسفند کے گھر سے دیر سے روانہ ہوئی تھی تاکہ جب گھر پہنچے تو نوین گھر پر ہو اور شادی کی سالگرہ کے دن وہ اسے اپنی واپسی کی خوشخبری دے کر حیران کر دے۔ نوین کی گاڑی اوپن پورچ میں کھڑی دیکھ کر اس کی باچھیں کھل گئیں۔ سرخ میکسی پر گال بھی گلال ہو کر اس کے حسن کو دوبالا کر گئے۔

گھر کی چابی کو پرس سے نکال کر دروازے میں گھمائے وہ آہستگی سے گیلری میں داخل ہوئی۔ دبے قدموں چلتی ہوئی آگے بڑھی۔ ان کے کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔ کپڑوں کے بیگ کو راہداری میں ہی چھوڑا اور پرس کو کندھے سے اتار کر مسکراتی ہوئی آگے بڑھی۔

جیسے ہی کمرے کے کھلے دروازے میں قدم رکھا۔ قدم وہیں جم گئے۔ سامنے کا منظر اسے منوں مٹی تلے دبا چکا تھا۔

Kitab Nagri Special

کاش وہ یہ منظر کبھی نہ دیکھتی۔ محبت کی موت کا منظر۔ محبت کی موت بہت تکلیف دہ ہوتی ہے اور محبت کی موت اس وقت ہوتی ہے جب آپکا محبوب آپ کی پیٹھ پیچھے کسی اور کی بانہوں میں ہو اور آپکو اس کی خبر ہو جائے۔ اس کے غرور کی کرچیاں اس کے جسم کے ہر خلیے میں پیوست ہوئیں۔

آنکھیں جل اٹھیں۔ دل ڈوب گیا۔ نوین ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا اور اس پر نگاہ پڑتے ہی چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا۔ نوین کے دیکھنے پر وہ جو مجسم کھڑی تھی دھندلے ہوتے منظر سے نظریں ہٹا کر تیزی سے واپس پلٹی۔ بیگ کے ہینڈل کو تھاما اور جن قدموں پر یہاں آئی تھی انہی قدموں تیز تیز واپسی کے لیے قدم بیرونی دروازے کی طرف بڑھا دیے۔

"کنز"!

نوین کی پکار تھی۔ وہ گھر کے سامنے موجود سرخ روش کے وسط میں پہنچ چکی تھی۔ صرف ایک سکینڈ کے لئے قدم تھمے مگر پھر بنا پیچھے مڑے اس نے قدم آگے بڑھا دیے۔

"کنزی۔۔۔ کنزی۔۔۔ رکو۔"

وہ اب بھاگتا ہوا اس کے پیچھے آرہا تھا۔

"میری بات سنو کنزی۔"

اس کے پیچھے پہنچ کر ایک جھٹکے سے اسے کندھے سے پکڑ کر اپنی طرف موڑا۔

"چھوڑو مجھے۔"

Kitab Nagri Special

پوری قوت سے اس نے نوین کے ہاتھوں کو جھٹکا اور چیختی ہوئی چند قدم پیچھے ہوئی۔ آنکھوں سے نکلے آنسو گال بھگو رہے تھے۔ نوین کے لباس پر ناگوار نظر ڈالے وہ لبوں کے باہر نکالے رو دی۔

کنز تم غلط سمجھ۔۔۔"

"بکواس بند کرو اپنی۔ بکواس بند کرو نوین۔ بس اب اور نہیں۔ مجھے طلاق چاہیے اور ہر حال میں چاہیے۔ "

غصے سے کہتی بیگ کو تھامے سرعت سے آگے بڑھی۔ نوین فوراً اس کے سامنے آیا۔

"بات سنو میری وہ سب جو تم نے دیکھا۔ وہ محبت نہیں ہے وہ تو بس ایک کال گرل۔۔۔ پلیز غصہ مت کرو۔ تم کیوں مجھے یوں تنگ کر رہی ہو۔"

وہ بوکھلا کر بے ربط جملے ادا کر رہا تھا۔

"اب نہیں کروں گی۔ تم خوش ہو اپنی زندگی میں۔ یہ میں دیکھ چکی ہوں۔ "

"وہ سب وقتی ہے۔ میں یاد کر رہا تھا تمہیں۔ "

وہ نادم سا سر جھکا گیا۔ کنز نے لب بھینچ کر آنسو روکے اور چہرہ نفرت سے ایک طرف موڑ لیا۔

"مجھے معاف کر دو کنزی۔ "

کر دیا۔ "

Kitab Nagri Special

رگڑ کر ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کرتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہتی وہ کسی طوفان سے پہلے کی خاموشی کا پیش خیمہ لگ رہی تھی۔

"چلو گھر چلتے ہیں۔ "

"میں نے تمہیں معاف کیا ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں تمہارے ساتھ پھر سے رشتہ رکھوں گی۔ "

سپاٹ مگر دوٹوک لہجے میں کہتی وہ نفرت سے نوین کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"میں جلد وکیل سے رابطہ کروں گی۔ "

پر عزم لہجے میں کہا اور نوین کو یونہی پریشان چھوڑ کر آگے بڑھ گئی۔

☆☆☆☆☆

کمرے کا دروازہ ہلکی کلک کی آواز کے ساتھ بند ہوا۔ دروازہ بند ہوتے ہی جویریہ نے سٹپٹا کر ارد گرد دیکھا۔ یہ کسی ہوٹل کا بہت بڑا کمرہ تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جہاں قیمتی فرنیچر سے لے کر دنیا کی ہر حسین اور دلکش چیز موجود تھی۔ شیشے کی طرح چمکتا سفید فرش۔ جہازی سائز بیڈ, چھت سے لٹکتے سفید فانوس, سفید صوفے, سنیما سکرین ٹی وی, ہر طرح کی شراب سے لیس بار کاؤنٹر, خوبصورت ٹیرس اور سامنے پوری دیوار میں نصب شیشہ جس کی طرف رخ پھیرے اسکے علاوہ یہاں موجود دوسرا نفس کھڑا تھا۔ آف وائٹ پینٹ کوٹ اور سیاہ جوتوں میں ملبوس ایک ہاتھ میں سلگتا سگار تھامے۔ سفید گرے بالوں کی پشت پر پونی بنائے۔

Kitab Nagri Special

جویریہ نے آنکھوں کو سکیڑے اس کی طرف دیکھا۔ شیون نے اسے سفید رنگ کے لباس میں تیار کروا کر اس ہوٹل میں بھیجا تھا۔ یہ سفید فش میکسی تھی۔ جس پر گہرا میک اپ کئے وہ ہوش ربا لگ رہی تھی لیکن اس وقت حواس باختہ کھڑی تھی۔

شیون کے کمرے سے نکلنے کے بعد سے لے کر اب تک دران کا رابطہ اس سے منقطع تھا۔ اب آگے اسے یہاں کیا کرنا تھا یہ دران ہی بتانے والا تھا اور وہ بے تابی سے اس کے رابطے کی منتظر تھی۔ اسے تیار کرنے والی میک اپ آرٹیسٹ کان میں موجود بالیاں اتارنے میں کامیاب نہیں ہو سکی تھی لیکن وہ جوتے اسے اتارنے ہی پڑے تھے جس کے بارے میں وہ دران کو بتا بھی نہیں سکی تھی۔

کمرے کے باہر شیون کے آدمیوں کا پہرا تھا جو اسے یہاں لے کر آئے تھے اور اب کمرے میں موجود یہ پونی والا شخص ضرور ایلکس تھا۔ وہ یونہی دروازے سے تھوڑا آگے کھڑی اسے دیکھ رہی تھی جب وہ پلٹا۔ سفید چہرے پر ہلکی جھریاں اس آدمی کی عمر کی غمازی تھیں۔ گھن زدہ نقوش والا چہرہ, وہ اب جویریہ کو دیکھ کر خباثت سے مسکرا رہا تھا۔ جویریہ نے سٹپٹا کر نگاہیں چرائیں۔ سر بھاری ہو رہا تھا اور ریڑھ کی ہڈی میں خوف کی لہر اوپر نیچے سفر کر رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ یونہی نگاہیں جویریہ پر جمائے قدم قدم آگے بڑھ رہا تھا۔ دل خوف سے پھڑ پھڑانے لگا۔ دران رابطہ کیوں نہیں کر رہا تھا۔ ایلکس کمرے میں موجود میز کے پاس رکا, جھکا اور ایش ٹرے پر سلگتے سگار کو رکھ کر سیدھا ہوا۔ وہ اپنا اوپری کوٹ اتار رہا تھا۔

"دران تم کہاں ہو؟۔ "

Kitab Nagri Special

جویریہ نے ماتھے پر آئے پسینے کو صاف کرتے ہوئے آہستہ سے پکارا۔ایلکس کے بڑھتے قدم اس کی جان نکال رہے تھے۔وہ کوٹ کو بیڈ پر اچھال چکا تھا۔کہیں میک اپ کرنے والی لڑکی نے بالیوں کو کچھ کر تو نہیں دیا۔

اف۔ف۔ف خدا دران کہاں ہے۔

"دران۔ن۔ن۔ن۔کہاں ہو تم؟ "

روہانسی آواز میں دران کو پکارتی وہ اب قدم قدم پیچھے ہٹنے لگی تھی۔ایلکس تو جیسے اس کی گھبراہٹ سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔وہ گھن زیادہ صورت والا بوڑھا تھا جو اس کے سراپے کو دیکھتا ہوا اب شرٹ کے اوپری بٹن کھول رہا تھا۔

دران سے رابطہ نہیں ہو رہا تھا لیکن اسے اپنے آپ کو بچانا تھا۔اس نے ایک دم سے بیرونی دروازے کی طرف بھاگنے کی خاطر رخ موڑا۔وہ چند قدم ہی بھاگی تھی جب ایلکس ایک جست میں اس تک پہنچ کر اسے کمر سے دبوچ چکا تھا۔

ایک چیخ تھی جو اس کے حلق سے برآمد ہوئی۔

ایلکس نے کندھے سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف موڑا اور کمر سے پکڑ کر اپنے ساتھ لگایا تو وہ تھر تھر کانپ گئی۔مزاحمت کے ساتھ وہ دران کے منع کرنے کے باوجود اسے پکارنے لگی۔دران اس سے رابطہ کیوں نہیں کر رہا تھا ۔

"دران۔۔۔۔دران۔۔۔ "

Kitab Nagri Special

وہ چیخ رہی تھی۔ آنکھیں بند تھیں۔ ایلکس کی گرفت اس قدر مضبوط تھی کہ اس کی ہر مزاحمت بیکار تھی۔ وہ کمر کے گرد بازو حائل کئے اسے مزید قریب کر رہا تھا۔

"دران تم کہاں ہو؟ "

آنکھیں میچ کر وہ چیخ اٹھی۔ کتنی بے بس تھی وہ اور اللہ کے بعد ایک وہی تو تھا۔ جس نے وعدہ کیا تھا کہ میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔

"یہاں ہوں۔ "

وہ آنکھیں سختی سے بند کئے ہوئے تھی جب دران کی آواز کانوں سے ٹکرائی۔ لیکن یہ آواز سپیکر سے آتی آواز تو نہیں تھی۔ جویریہ نے پٹ سے آنکھیں کھولیں۔ ایلکس نامی وہ شخص ایک ہاتھ سے اس کی کمر کو تھامے دوسرے ہاتھ سے گردن کے نیچے سے کھینچتا ہوا چمڑے کا بنا لچکدار ماسک اپنے چہرے پر سے اتار رہا تھا۔ یہ ماسک لچکدار اور بالکل انسانی جلد کی طرح تھا تھا اور سینے سے شروع ہو رہا تھا۔ کوٹ اتارنے کے بعد شرٹ کے بٹن کھولنا اسی وجہ سے تھا۔

جیسے ہی وہ لچکدار ماسک اترا۔ ماسک کے نیچے سے بر آمد ہونے والا چہرہ دران کا تھا۔

وہ کوئی ایلکس نہیں دران تھا۔ بکھرے بال, خوبرو چہرہ, ہلکی سی بڑھی ہوئی شیو, سوزش زدہ گہری آنکھیں۔ وہ دلکش مسکراہٹ لبوں پر سجائے, اس کی کمر تھام کر اسے اپنے ساتھ لگائے, اس کے گھبرائے اور حیران چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

دران کو یوں اچانک سامنے دیکھ کر خوف سے تھر تھر کانپتے وجود کو جیسے تقویت ملی۔ کسی خوفزدہ بچے کی طرح بنا سوچے سمجھے وہ اچک کر دران سے لپٹ گئی۔ اپنی دونوں بانہوں کو اس کے گرد پوری قوت سے لپیٹ کر چہرہ اس کے سینے پر ٹکائے آنکھیں زور سے میچ لیں۔

ایلکس بریٹ اس مافیا کا وہ پہلا رکن تھا جو سب سے پہلے پکڑا گیا تھا۔ ایلکس بریٹ سے شیون کو فون کروانا اور جویریہ کا یہاں پہنچنا سب ایک منصوبہ تھا جو برہان کی منعقد کردہ تقریب میں شرکت سے پہلے ہی تیار ہو چکا تھا۔

ایلکس بریٹ ہی وہ ذریعہ تھا جس سے زک اور پھر ایجنسی کو علم ہوا تھا کہ شیون جویریہ کو ہر قیمت پر حاصل کرنا چاہتا ہے۔ ایلکس بریٹ کو قبضے میں کرنے کے بعد ایجنسی نے چپ چاپ شیون کو اس کے منصوبے میں کامیاب ہونے دیا۔

ایلکس نے کچھ بھی ظاہر کئے بنا شیون کی پوری مدد کی اور پھر ایجنسی کے ہی کہنے پر شیون سے جویریہ کی مانگ کر دی۔ وہ تو چائنہ نہیں آیا تھا البتہ ایلکس کی شکل کا سلیکون ماسک پہن کر شیون کے آدمیوں کو شناخت دینے والا اور ہوٹل میں آنے والا شخص دران ہی تھا۔

کسی بھی انسان کی شکل سے ملتا جلتا یہ کمپیوٹرائز سلیکون ماسک چند گھنٹوں میں ہی تیار ہو جاتا ہے۔

وہ چند دہائی پہلے کی بات تھی جب خفیہ ایجنٹ کو اپنا روپ بدلنے کے لیے یا پھر کسی دوسرے شخص کا روپ دھارنے کے لیے کئی گھنٹوں میک اپ روم میں گزارنے پڑتے تھے تب جا کر وہ روپ بدل پاتے تھے لیکن اب تو چند گھنٹوں میں کمپیوٹرائز مشین کسی بھی شخص کے چہرے کی اس کی تصویر سے ہی تمام پمائیش لینے کے بعد من

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

عن ویسا ہی ماسک تیار کر دیتی ہے۔ یہ ماسک حقیقی شکل سے اتنا ملتا جلتا ہوتا ہے کہ انسانی آنکھ فوراً دھوکا کھا جاتی ہے ۔اسی طرح کے سلیکون ماسک کے دستانے اس نے اپنے ہاتھوں اور بازوؤں پر کہنی تک چڑھا رکھے تھے۔

جویریہ جب کمرے میں داخل ہوئی تو وہ اسی وقت ماسک اتار سکتا تھا لیکن نا جانے کیوں اس کی گھبرائی صورت پر پیار آ گیا۔ جیسے ہی وہ پلٹا کمرے کے دروازے کے آگے سہمی سی جویریہ پورے سنگھار میں لیس اس کے جلتے اعصابوں پر ٹھنڈی پھوار کی طرح برس گئی۔

یہ وہی جانتا تھا اس نے جویریہ کو کس طرح ایجنسی کے حکم پر اس مشن کا حصہ بننے دیا تھا ۔ تقریب کی رات سے شروع ہوئی اذیت اب جا کر ختم ہوئی تھی۔ وہ صیح سلامت اس کی نگاہوں کے سامنے کھڑی تھی۔

اب وقت آ گیا تھا اس کی پریشانی بھی دور کی جائے کوٹ اتارنے کے بعد وہ شرارت سے مسکراتا,اس کی طرف بڑھتا ہوا شرٹ کے بٹن اتار رہا تھا کیونکہ سلیکون ماسک گردن سے نیچے سینے تک آتا تھا۔بٹن کھولتا ہوا جب وہ جویریہ کے پاس پہنچا اس وقت تک وہ مکمل خوفزدہ ہو کر بھاگنے کی کوشش میں تھی۔

اس کی اس خوفزدہ حالت سے محظوظ ہوتے ہوئے وہ اسے اپنی گرفت میں لے چکا تھا لیکن یہ کیا وہ تو کانپ رہی تھی اور اسے ہی مدد کے لیے پکار رہی تھی۔ مزید اسے تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے فوراً ماسک کو اتارا۔ وہ تو اسے سامنے دیکھ کر بچوں کی طرح اس سے لپٹ گئی۔

ایسے بچے کی طرح جو خوفزدہ ہو اور اسی لمحے اس کے سامنے اس کا کوئی بہت اپنا آ جائے۔ دران نے مسکرا کر سر جھکائے اس کی طرف دیکھا اور خود بھی اسکے گرد بازوؤں کو لپیٹ لیا۔ اس کے کانپتے وجود کو خود میں بھینچے سر جھکا کر بے اختیار لب اس کے سر پر رکھ دیے۔

Kitab Nagri Special

وہ جو اس رات کو اپنی عزت کی آخری رات سمجھ کر خوفزدہ تھی, دران کو ایلکس کی جگہ پر دیکھ کر جیسے حواس کھو بیٹھی۔ اب جیسے ہی خوف کا اثر زائل ہوا اور دران نے بھی اس کے گرد بازو حائل کئے تو احساس ہوا وہ اس وقت دران کے سینے پر سر رکھے اس کے گرد بازو حائل کئے کھڑی ہے۔ دران نے سر جھکائے آہستگی سے اس کے کان کے قریب سرگوشی کی۔

"کیا ہوا ڈر گئی تھی؟ "

جذب اور محبت سے سرشار لہجہ تھا جس میں خوشی کی رمق واضح تھی۔ جویریہ نے بند آنکھیں ایک دم سے کھولیں ۔خوف ختم ہوا تو اس کی جگہ اذیت, تکلیف, نفرت اور غصے نے لینے میں ذرا دیر نہ کی۔ فوراً اس کے گرد حائل اپنے بانہیں الگ کئیں۔

"چھوڑیں مجھے۔ "

لب بھینچے پیشانی پر ناگواری کے شکن ڈالے اسے چھوڑنے کے لیے کہا اور ساتھ ہی کسمسا کر غصے میں اس سے الگ ہونا چاہا۔

"کیا ہوا؟ "

ہنوز اسی طرح اس کے گرد بانہیں حائل کئے وہ حیرت سے پوچھ رہا تھا۔

"چھوڑیں مجھے۔ "

"کیوں بھئی ابھی خود ہی تو گلے لگی تھی اور اب خود ہی چھوڑنے کا کہہ رہی ہو۔ "

Kitab Nagri Special

دران نے شریر لہجے میں کہااور ڈھٹائی سے گرفت کواور مضبوط کیاوہ غصے سے لب بھینچے کسمسا گئی۔تیوری چڑھائے چہرہ اوپر کیاتو دران کا چہرہ بالکل پاس چہرے پر جھکا تھا۔وہ شرارت سے مسکراتا زہر لگا۔

"ہوش میں نہیں تھی اس وقت ڈر گئی تھی۔چھوڑیں اب۔ "

"اگر کہوں اب میں ہوش میں نہیں رہا۔ "

لبوں کو آپس میں ملائے مسکراہٹ کو بمشکل دبائے وہ بالکل مختلف لگ رہا تھا۔اس کی جان پر بنی تھی اور اسے شرارت سوجھ رہی تھی۔اگر یہاں سچ میں ایلکس ہوتا۔اس کی روح تک کانپ گئی۔آنکھیں پل بھر میں ہی آنسوؤں کی دبیز تہہ کے ساتھ چمکنے لگیں۔

"چھوڑدیں پلیز۔ز۔ز۔ "

وہ رو رہی تھی۔دران نے فوراً بانہوں کی گرفت ختم کی اور پریشان چہرے کے ساتھ دیکھتے ہوئے اسے کندھوں سے تھام لیا۔

"جویریہ۔ "

دلگیر لہجہ تھا جو اس کی گال پر بہتے آنسو دیکھ کر پریشانی کا عکاس تھا۔چہرے پر شرارت کی جگہ اب پریشانی اور دکھ نے لے لی تھی۔

"ہاتھ مت لگائیں مجھے۔ "

Kitab Nagri Special

وہ کندھوں کے تھامے دران کے دونوں ہاتھوں کو غصے سے جھٹکتی پیچھے ہوئی۔ چہرہ سرخ ہو رہا تھا, جبڑے سختی سے بھینچے ہوئے تھے۔ آنکھوں سے بھل بھل آنسو بہہ رہے تھے۔

"مجھے ابھی اسی وقت پاکستان جانا ہے۔ مجھے میرے گھر جانا ہے۔ "

وہ پھٹ پڑی۔ زکام زدہ بھاری آواز خاموش کمرے میں گونج اٹھی۔ دران نے محبت اور دکھ سے اس کے روتے چہرے کو دیکھا۔

"رونا بند کرو۔ لے جاؤں گا۔ "

"نہیں۔ مجھے نکالیں یہاں سے مجھے جانا ہے۔ میں خود جا سکتی ہوں۔ بس اس ہوٹل سے نکال دیں۔ ایک دفعہ آپ کے ساتھ جانے کی غلطی کر چکی ہوں اب نہیں کرنا چاہتی۔ "

"صرف غصہ کرو۔ روؤ مت پلیز۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ بے تحاشہ رو رہی تھی۔ دران نے فکر مندی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے التجا کی۔ اس کا غصہ اس کی نفرت اور اس کی ناراضگی سب کچھ بجا تھا۔

"میری مرضی ہے کچھ بھی کروں۔ غصہ کروں یا روؤں آپ کو اس سے کیا۔ مجھے بس اسی وقت یہاں سے نکالیں۔ "

بے حد سخت لہجے میں کہتی اب وہ غصے سے دران کو گھور رہی تھی۔ آج اگر اس سے محبت نہ ہوتی تو شاید وہ اس کے اس رویے پر اسے اپنا احسان یاد دلا کر خود ایک طرف ہو جاتا لیکن سامنے کھڑی غصہ کرتی, اس سے بدتمیزی سے

Kitab Nagri Special

پیش آتی اور روتی ہوئی لڑکی نہ صرف اس کی منکوحہ تھی بلکہ اس کے دل کا بند دروازہ کھول کر اس میں پورے حق سے داخل ہونے والی پہلی لڑکی تھی۔

اس کے پتھر دل کو موم کر دینے والی۔اس کو محبت جیسے خوبصورت جذبے سے آشنا کروانے والی وہ دنیا کی واحد لڑکی تھی جس کی نم آنکھیں اور آنسو اسے تکلیف دے رہے تھے۔یہی وجہ تھی کہ اس کے غصے اور نفرت پر بھی بے پناہ پیار آ رہا تھا۔

وہ پوری دنیا میں اس کے لیے وہ ہستی تھی جس کے سامنے آپ باقی سب سے مختلف ہوتے ہیں۔اللہ نے کچھ جذبے اور کچھ رشتے ایسے بنائے ہیں جو ہمیں کمزور کر دیتے ہیں, بدل کر رکھ دیتے ہیں۔سخت سے سخت وجود میں بھی دل اسی نرم لوتھڑے سے بنا ہوتا ہے جس میں اللہ پاک کی مرضی سے جذبات جنم لیتے ہیں اور محبت بھی ایسا ہی ایک جذبہ ہے۔

جب کسی سے محبت ہو جائے تو اس کے لیے آپ کے احساسات آپکی فکر آپکا رویہ بالکل مختلف ہو جاتا ہے۔دران ملک بھی اگر آج بدلا ہوا تھا تو صرف اس لڑکی کے سامنے جو غصے میں بھری سرخ چہرے کو پھیرے کھڑی تھی اور اسے یہ سنا چکی تھی کہ وہ اب اس کی مرضی کی غلام نہیں ہے۔

"ہاں تمھاری مرضی ہے کچھ بھی کرو لیکن فلحال کچھ کھا کر آرام کرو۔"

دران کے پر سکون لہجے اور طمانت بھرے جواب پر اس نے بے رخی سے پھیرا چہرہ تنک کر موڑا۔وہ اس کے غصے اس کی باتوں کی پرواہ کیئے بنا اب بیڈ کے اطراف میں لگے میز کی طرف بڑھ رہا تھا۔کیا اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ اس نے کیا کیا؟ کٹھور انسان۔جویریہ نے سختی سے دانت پیسے

"نہیں کھانا مجھے۔ نہیں آرام کرنا۔آپ اتنے ڈھیٹ کیوں ہیں؟ کیا آپ کو سمجھ نہیں آرہا میں کیا چاہتی ہوں؟ میں یہاں سے ابھی اور اسی وقت نکلنا چاہتی ہوں۔اور میں جانتی ہوں آپ یہ سب کر سکتے ہیں۔ "

"ہاں کر سکتا ہوں لیکن ابھی نہیں کر سکتا ہوں۔ "

دران نے اس کی بات پر ایک سکینڈ کے لیے بھنویں اٹھائے رکھنے کے بعد بڑے آرام سے انکار کیا۔جویریہ جھنجلا کر چند قدم آگے بڑھی۔

"جھوٹ آپ کر سکتے ہیں۔آپ کوئی عام انسان اور صرف فلم سٹار نہیں ہیں,اتنا تو میں اچھی طرح سمجھ چکی ہوں ۔آپ کا مقصد بھی پورا ہو چکا ہے,اب میری جان چھوڑ دیں۔ "

دران کے سر پر کھڑی وہ اپنی طرف سے اس پر غصے میں تابڑ توڑ طنز کے تیر برسا رہی تھی جبکہ وہ میز پر پڑے انٹر کام کو کان سے لگائے پر سکون بیٹھا تھا۔اس کے لیے مشن کا سب سے تکلیف دہ وقت جویریہ کے یہاں پہنچنے سے پہلے تک کا تھا۔وسوسے دل کو گھیر لیتے تھے کہ اگر شیون نے اسے ہوٹل نہیں بھیجا تو کیا ہو گا۔اگر اسے وہیں کچھ ہو گیا تو وہ کیا کرے گا لیکن اب وہ پر سکون تھا۔

"ڈنر بھیج دیں کمرے میں۔ "

متوازن لہجے میں انٹر کام اٹھائے دران نے دوسری طرف حکم صادر کیا اور پھر ریسور رکھنے کے بعد چہرہ اوپر اٹھائے جویریہ کی طرف دیکھا۔

"مجھے کچھ نہیں کھانا۔ "

Kitab Nagri Special

"مت کھانا مجھے تو کھانا ہے۔اس دن سے بھوکا ہوں۔ "

کندھے اچکا کر کہا اور ایک طرف پڑے بیگ کو اٹھا کر جویریہ کی طرف بڑھایا۔

"چلو فریش ہو جاؤ۔اس میں تمھارا ڈریس ہے۔ "

دران اس کی طرف بیگ بڑھائے ہوئے تھا جس کو تھامنے کے بجائے وہ صرف گھور رہی تھی۔

دران نے بیگ کو واپس بیڈ پر رکھا, کھولا اور بیگ میں سے تہہ شدہ کپڑے باہر نکالے۔یہ اسی کی نیلی فراک تھی۔ مطلب وہ اس کے کپڑے بھی لے کر آیا تھا۔بیگ سے گہری نیلی فراک اور سرخ شال نکال کر جویریہ کی طرف بڑھائے وہ سنجیدگی سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

ان جھلمل ستاروں کی تنگ اور عجیب میکسی میں تو وہ واقعی ہی الجھن محسوس کر رہی تھی۔دران اسی طرح کپڑے اس کی طرف بڑھائے منتظر بیٹھا تھا جب اس نے ناک پھلا کر غصے سے کپڑے دران سے جھپٹے اور کمرے میں موجود ڈریسنگ روم کی طرف قدم بڑھا دیے جبکہ وہ اس کے اس انداز پر بے ساختہ امڈ آنے والی مسکراہٹ کو لبوں پر گہرا کیئے اس کی پشت کو گھور رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کپڑے تبدیل کرنے اور چہرے کو دھو کر میک اپ سے آزاد کرنے کے بعد جب وہ باہر آئی تو صوفے کے آگے لگے میز پر کھانا سج چکا تھا جس کی اشتہا انگیز خوشبو نے ایک سکینڈ میں ہی اس کے ناک کے نتھنوں سے سفر کرتے ہوئے بھوک سے بلبلاتی انتڑیوں کو پیغام ارسال کیا جس پر بھوک بڑھ گئی۔

Kitab Nagri Special

نیلی فراک میں شال کو کندھوں کے گرد اچھی طرح لپیٹے کچھ دیر پہلے والے گہرے میک اپ کو دھو کر شفاف چہرہ نکالے وہ مجسم کھڑی تھی۔ میک اپ اترتے ہی چہرے پر زخموں کے جا بجا سرخ نشان واضح ہونے لگے تھے۔

دران نے اس کی طرف دیکھا اور پھر بیڈ سے اٹھ کر کھانے کے میز کی طرف ایسے قدم بڑھائے جیسے اسی کا انتظار کر رہا تھا۔

جویریہ نے بے نیازی سے چہرے کو پھیرا اور دران کی مخالف سمت میں بیڈ کی طرف قدم بڑھا دیے وہ حیرت سے رکا, پیچھے مڑ کر اس کی طرف دیکھا جو کھانے کی میز پر آنے کے بجائے بیڈ پر بیٹھ چکی تھی۔

دران کچھ سکینڈ اسی طرح اس کی طرف دیکھتا رہا اور پھر کھانے کی میز کی طرف چل دیا۔ وہ غصے میں بھری بیٹھی چور نگاہوں سے بار بار اس کی طرف دیکھ رہی تھی جو کھانا شروع کر رہا تھا۔ میز چائنز کھانوں سے بھرا ہوا تھا۔

"اف۔۔۔ ظالم انسان۔ "

نفرت اور اکڑ سے کھانا چھوڑ کر یہاں تو آکر بیٹھ گئی تھی لیکن اب احساس ہو رہا تھا کہ بھوک سے تو جان نکل رہی ہے اور دران کو احساس تک نہیں تھا اس کا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بے اختیار آنکھیں بھر آئیں۔ آنسو اتنی تیزی سے گالوں پر بہنے لگے کہ وہ الجھ کر ہاتھ کی پشت سے ان کو بار بار رگڑنے لگی۔

سر جھکائے وہ اسی طرح بے دردی سے آنسو صاف کرنے میں مصروف تھی جب اچانک دران کی رد عمل پر سٹپٹا گئی۔ وہ کب قریب آیا اور کب اس کے بازو کو تھام کر اسے بیڈ پر سے اٹھایا خبر نہ ہوئی۔

Kitab Nagri Special

"کیا ہے چھوڑیں مجھے۔ "

جھنجلا کر دران سے بازؤ چھڑوانے کی کوشش میں غصے سے چیخی جبکہ وہ ان سنی کرتا اسے زبردستی صوفے تک لے آیا۔

"ڈھیٹ میں نہیں تم ہو۔ بیٹھو یہاں۔ "

کندھوں سے تھام کر زبردستی کھانے کے میز کے آگے صوفے پر بٹھاتا وہ اس پورے عرصے میں پہلی مرتبہ اس سے اتنے رعب سے مخاطب ہوا۔

"اب چپ چاپ کھانا شروع کرو نہیں تو کھانا کیسے کھلانا ہے, یہ بھی اچھے سے آتا ہے مجھے۔ "

رعب سے کہتا وہ خود سامنے والے صوفے پر براجمان ہو چکا تھا۔ دران کے تیور سے صاف ظاہر تھا کہ ابھی اگر اسی لمحے اس نے کھانا نہ شروع کیا تو واقعی وہ زبردستی کرے گا اور بھوک تو ویسے بھی شدید لگ رہی تھی۔ غصہ, نفرت اور نخرہ ایک طرف رکھے خاموشی سے پلیٹ کو اٹھایا اور نوڈلز کو پلیٹ میں ڈھیر کیا۔ دران نے بھنویں اوپر چڑھائے ایک نگاہ اس پر ڈالی اور پھر کھانے میں مگن ہو گیا۔

اس کے کھانا کھانے کے انداز سے صاف ظاہر تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے اس رات سے وہ بھی بھوکا تھا۔ وہ مختلف چیزیں اٹھا اٹھا کر اس کی اور اپنی پلیٹ میں رکھ رہا تھا۔ کھانے کے دوران بالکل خاموشی چھائی رہی۔ وہ ابھی کھانا کھا ہی رہی تھی جب دران کھانا کھانے کے بعد نیپکن سے ہاتھ صاف کرتا اپنی جگہ سے اٹھا اور قدم بیڈ کی طرف بڑھا دیے۔

Kitab Nagri Special

"دو کپ چائے بھجوا دیں۔ "

دران کی آواز کانوں سے ٹکرائی۔ چائے کا آڈر دینے کے بعد وہ پھر سے واپس اسی جگہ پر آکر بیٹھ گیا۔ گہری خاموشی کا دورانیہ طویل ہو رہا تھا۔ جویریہ نے سر جھکائے ہی ہاتھ اور منہ نیپکن سے صاف کیئے اور بنا اس کی طرف دیکھے چہرہ اوپر اٹھایا۔

"میں آئی۔ایس۔آئی کا خفیہ ایجنٹ ہوں "

دران نے دھماکہ کیا تھا۔ وہ جو نگاہیں پھیرے ابھی صوفے پر سے اٹھنے والی تھی چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ سنجیدگی کا پیکر بنا وہ شاید اس کے دیکھنے کا ہی منتظر تھا۔ نگاہیں ملیں تو اس نے کلام کا سلسلہ جوڑا۔

" اس وقت جو تم یہ سب دیکھ رہی ہو۔ یہ سب ایک مشن کا حصہ ہے۔ ہم نے تمہیں اپنے مقصد کے لیے ایک مہرہ بنایا۔ تمہیں بنا بتائے تمہیں ان لوگوں کے حوالے کیا۔ "

دران کے لہجے میں ندامت کی واضح جھلک تھی۔

"تمہارے ساتھ جو بھی ہوا۔ وہ سب کرنا میری اور ایجنسی کی مجبوری بن گیا تھا کیونکہ ان لوگوں تک پہنچنے کا صرف یہی ایک راستہ بچا تھا۔ "

دران نے آہستگی سے سر کو جھکایا اور پھر چہرہ اوپر اٹھایا۔

"تم ایک بہادر اور مضبوط اعصاب کی لڑکی ہو, یہ ہم جان گئے تھے لیکن اگر تمہیں یہ سب پہلے بتاتے تو شاید تم کبھی بھی اس مشن کا حصہ بننے کے لیے تیار نہ ہوتی اور نہ ہی برھان کی تقریب میں جاتی۔ "

Kitab Nagri Special

دران خاموش ہو گیا تھا۔وہ شاید اب اس کے جواب کا منتظر تھا۔

اچھا تو دران ملک یہ تھی وہ حقیقت تم واقعی خاص نہیں بہت خاص نکلے۔پر سرار نہیں بہت پر سرار نکلے۔بے حس نہیں بہت زیادہ بے حس نکلے۔ٹھیک ہے یہ سب ایک مشن تھا لیکن تمہیں کس نے حق دیا تھا کہ تم اس مشن میں میرے جذبات کے ساتھ کھیلتے مجھ سے اپنی جھوٹی محبت کا اظہار کرتے۔جویریہ نے گہری سانس خارج کی اور اعتماد سے چہرے کو اوپر اٹھایا۔

"اگر آپ نے مجھے یہ سب نہیں بتایا تھا تو مجھے اس بات کا کوئی گلا نہیں ہے کیونکہ مجھ پر کئے ہوئے احسان کے بدلے کے طور پر میں آپ کے کسی بھی مقصد میں آپ کا ساتھ دینے کے لیے ہمیشہ سے تیار تھی لیکن مجھے دکھ اس بات کا ہے کہ آپ نے یہ سب کرنے کے لیے مجھے جھوٹی محبت کا جھانسا کیوں دیا۔"

دران اس کے آخری جملے پر بھونچکا گیا۔فوراً اس کی بات کاٹی۔

"وہ جھانسا نہیں تھا۔یہ سچ ہے میں تم سے محبت کرتا ہوں۔"

"جھوٹ بالکل جھوٹ۔مت گرائیں میری نظروں سے خود کو اتنا۔آپ کو اندازہ بھی ہے کہ آپ نے میری بے پناہ محبت کو نفرت میں بدل دیا ہے۔"

وہ نفرت سے ناک بھینچے بھرائی آواز میں کہتی اس کی سچی محبت کو جھوٹا قرار دے کر اپنی محبت کو بھی نفرت میں بدلنے کا بتا رہی تھی۔اس سے پہلے کہ دران کچھ اور کہتا وہ ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ایک سکینڈ سے بھی پہلے بیڈ تک پہنچی۔کمفرٹر غصے سے کھینچا اور سر تک تان کر لیٹ گئی۔دران نے ایک آبرؤ

Kitab Nagri Special

چڑھائے بغور اس کی طرف دیکھا۔ تم نفرت نہیں کر سکتی مجھ سے۔ تمھارے ذہن کو نہیں پڑھ سکتا لیکن اب تمھارے دل کی دھڑکنوں کو سن سکتا ہوں۔ گہری نظروں سے کمفرٹر میں لپٹے وجود کو دیکھا۔

دروازے پر ہونے والی دستک پر وہ خیالوں سے باہر آیا اور اپنی جگہ سے اٹھ کر جلدی سے ایک طرف کاؤچ پر پڑے ماسک کو اٹھا کر چہرے پر چڑھایا۔ لمبے لمبے ڈگ بھرتا جب وہ دروازے پر پہنچا ماسک پوری طرح اس کے چہرے پر سیٹ ہو چکا تھا۔

دروازے پر چائے آچکی تھی۔ ہوٹل کی وردی میں ملبوس لڑکا چائے کے لوازمات سے بھری چائے لئے دروازے کے سامنے کھڑا تھا۔ دران دروازہ کھول کر ایک طرف ہوا۔

وردی میں ملبوس لڑکا چائے کی ٹرالی کو گھسیٹتے ہوئے آگے آیا۔ دران نے اچٹتی نگاہ باہر دروازے کے دائیں بائیں کھڑے شیون کے گارڈز پر ڈالی وہ چوکنے دروازے کے باہر پہرہ دے رہے تھے۔

چائے رکھنے کے بعد لڑکا کمرے سے واپس گیا تو دران نے ماسک اتارا۔ بیڈ پر ایک طرف پڑے بیگ میں سے فرسٹ ایڈ باکس کو نکالا اور چائے کی ٹرالی پر رکھا۔ ٹرالی کو نرماہٹ سے گھسیٹتا ہوا بیڈ تک لایا۔

کمفرٹر میں سمٹ کر لیٹی وہ دران کے قدموں کی چاپ کو بیڈ کے قریب اپنے سر پر محسوس کر سکتی تھی۔ وہ ابھی چائے کی خوشبو کو سونگھ کر ہی بے تاب ہو رہی تھی جب دران کے پاس بیٹھنے کا احساس ہوا۔

"اٹھو پین کلر لے کر چائے پی لو۔ "

"ضرورت نہیں مجھے۔ "

Kitab Nagri Special

غصے میں فوراً انکار کیا۔

"ٹھیک ہے چائے مت پیو لیکن میڈیسن ضروری ہے۔ضدمت کرو۔ "

"مجھے پتا ہے میرے لیے کیا ضروری ہے۔پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔ "

کمفرٹر کے اندر ہی چہرہ دئے غصے میں جواب دیا مگر اب کی بار دران نے جواب دینے کے بجائے کھینچ کر اس پر سے کمفرٹر اتارا۔جویریہ نے خونخوار نظروں سے اس کی طرف دیکھا جو کمفرٹر کھینچنے کے بعد آرام سے اب فرسٹ ایڈ باکس سے کوئی کریم اٹھا رہا تھا۔کریم اٹھا کر اس کی طرف پلٹا اور اس کے گھورنے سے بے نیازی برتتے اس کی کلائی کو تھام لیا۔

اتنے گھنٹے ہاتھ پشت پر بندھے رہنے کی وجہ سے اس کی دونوں کلائیوں پر گہرے زخم تھے۔دران نے باری باری اس کی دونوں کلائیوں کے سرخ نشانوں کو کرب سے دیکھا اور پھر بے اختیار ہی ہاتھ میں تھامی دائیں کلائی پر اپنے لب رکھ دیے۔

وہ جو تب سے تیوری چڑھائے غصے سے گھور رہی تھی دران کی اس جسارت پر سانس اٹک گیا۔دران نے زخم پر سے لب ہٹائے اور کلائی کے زخم کو اپنی بند آنکھوں سے لگا لیا۔وہ ساکن سانس کے ساتھ کسی مجسم کی طرح لیٹی تھی۔جسم کا سارا خون جیسے چہرے پر جما ہونے لگا تھا۔

دران نے اس کی طرف دیکھے بنا کلائی کو آنکھوں پر سے ہٹایا اور ہاتھ میں پکڑی ٹیوب میں سے کریم نکال کر اپنی انگلی کی پور پر رکھی۔سر کو جھکائے کریم کو باری باری اس کی دونوں کلائیوں کے زخم پر لگایا۔

Kitab Nagri Special

کلائی پر کریم لگانے کے بعد جیسے ہی نگاہ اس کے چہرے پر ڈالی جویریہ نے پوری کھلی آنکھیں جھٹ سے بند کیئں۔ پلکیں گلال ہوتے گالوں پر لرز رہی تھیں۔

دران اس کی پیشانی پر بنے زخم کو چھو رہا تھا۔ انگوٹھے کی پور سے اس کی پیشانی پر بنے ابھار کو چھوا۔

وہ سمٹ گئی پلکوں کی کپکپاہٹ تیز ہوئی۔ دل اتنی رفتار سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑے باہر نکل آئے گا۔ پلکیں اتنی وزنی ہو رہی تھیں جیسے کسی نے ان پر پتھر رکھ دیے ہوں۔ کہاں تھی وہ نفرت کہاں تھا وہ غصہ وہ تو ہل بھی نہیں پا رہی تھی۔

وہ اب کریم کو اس کی پیشانی کے ابھار پر لگا رہا تھا۔ کریم کو پیشانی کے زخم پر لگانے کے بعد جیسے ہی نگاہیں اس کے لبوں کے زخم پر آئیں دل کسی نے مٹھی میں بھینچ لیا۔

جبڑے ضبط سے بھینچے وہ کرب ناک نگاہیں اس کے لبوں کے کٹے کناروں پر گاڑے ہوئے تھا۔ وہ کتنی تکلیف میں رہی ہو گی۔ اس کے منھ پر اتنے گھنٹوں تک کپڑا بندھے رہنے کی وجہ سے زخم بن گئے تھے۔ دران نے انگلی کی پور پر لگی کریم کو آہستگی سے دونوں اطراف کے زخموں پر لگایا۔

جویریہ کے سسکنے اور بندھی پٹی میں چیخنے کی آوازیں کان کے پردوں سے ٹکرانے لگیں۔ برداشت جواب دے گئی۔ وہ ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ٹیرس پر نکل گیا۔ وہ جو بے حس و حرکت تھی۔ دران کے اٹھنے پر سانس بحال ہوئی۔ کپکپاتی جھکی پلکیں آہستگی سے اوپر اٹھیں۔ آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ آنسوؤں کی موٹی تہہ سفید سے سرخ ہوتی پتلیوں پر چمک رہی تھی۔ دران کا لمس ابھی تک کلائی پر موجود تھا۔ آہستگی سے

Kitab Nagri Special

گردن پھیر کر ٹیرس کی طرف دیکھا ٹیرس کا سلائیڈ دروازہ کھلا تھا اور سامنے ریلنگ کو تھامے وہ سر کو آسمان کی طرف اٹھائے ہوا تھا۔

کیا وہ واقعی اس سے محبت کرتا ہے۔ آنسو آنکھ کے کناروں سے لڑھک کر اب کان کی طرف سفر کر رہے تھے۔

برباد ہوئے، مسمار ہوئے، اک اک سے عداوت کر بیٹھے

پھر اُس پہ غضب یہ ٹوٹ پڑا، ہم تم سے محبت کر بیٹھے

اُلجھن سی رہی، لالچ سی اُٹھی، شب وصل کی ہمت کر بیٹھے

کچھ چھیڑ لیا اُس گل نے ہمیں، کچھ ہم بھی شرارت کر بیٹھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بے حال کیا، بے جان کیا، ہر لحظہ قیامت کر بیٹھے

ایسے تو عدو نفرت نہ کریں، تم جیسے محبّت کر بیٹھے

جب بڑھنے لگے دوزخ کی طرف، ہر گام پہ آفت کر بیٹھے

Kitab Nagri Special

یزداں بھی رکھے گا یاد سدا، رند ایسی شکایت کر بیٹھے

جو لوگ تھے اپنے یار کبھی، وہ لوگ عداوت کر بیٹھے

اب دنیا کی ہم سے بات نہ کر، ہم دنیا پہ لعنت کر بیٹھے

یوں ضد نہ کرو، بے دل نہ بنو، عاشق کی بھی کچھ عزت رکھو

اب آ کے لگا دو آگ کہ ہم، تیّار تو میّت کر بیٹھے

اک عرضِ کرم نے مار دیا، پھر حسرتِ دل اللہ اللہ

جو بات زباں سے کہہ نہ سکے، نظروں سے عنایت کر بیٹھے

اسی پل میں قید کب دس سے پندرہ منٹ گزرے پتا نہ چلا۔ دران واپس پلٹا تو اس نے بھی فوراً نظروں کا زاویہ بدل دیا۔ وہ واپس آیا تو اس سے نگاہیں چرا رہا تھا۔

"اٹھو میڈیسن لو اور چائے پی لو۔ "

Kitab Nagri Special

دران کی بدلی ہوئی بھاری آواز پر اس نے چونک کر اس کے چہرے کی طرف دیکھا۔ کیا وہ ٹیرس پر رو رہا تھا۔ کیا وہ اس کے زخموں کو دیکھ کر رو رہا تھا؟ دران نے ہنوز نگاہیں جھکائے میڈسن کو اس کی طرف بڑھایا۔

وہ الجھ گئی۔ دل ڈگمگانے لگا۔ کبھی یقین کی دہلیز پر قدم رکھتا اور کبھی پیچھے کھینچ لیتا۔ جویریہ نے خاموشی سے ہاتھوں کے بل جسم کو اوپر اٹھایا اور تکیے کے سہارے بیٹھ کر اس کی ہتھیلی سے میڈیسن اٹھا کر منہ میں ڈال لی۔ دران کے ہاتھ سے پانی کا گلاس پکڑا اور خاموشی سے لبوں سے لگایا۔

دران اب چائے کو کپ میں انڈیل رہا تھا۔ جیسے ہی اس نے گلاس کو منہ سے ہٹایا وہ چائے کا کپ اس کی طرف بڑھائے ہوا تھا جس کی اسے بہت طلب تھی۔

دران کے ہاتھ سے چائے کا کپ تھام کر نگاہیں جھکائے گھونٹ بھرا۔ وہ اب اپنی چائے کپ میں ڈال رہا تھا۔

"تم سے کچھ کہنا ہے۔ پلیز غصہ کرنے کے بجائے میری بات کو ٹھنڈے دماغ سے سوچنا اور پھر اپنا فیصلہ سنانا۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دران کی بات پر اس نے جھکی نگاہیں اوپر اٹھائیں اور دران کی طرف حیرت سے دیکھا۔ کچھ دیر پہلے والا غصہ ختم تھا اب الجھن چہرے پر رقم تھی۔

"باہر شیون کے جو دو آدمی کھڑے ہیں، وہ تمھاری نگرانی کے لیے کھڑے ہیں۔ تم چاہو تو ابھی میں ان دونوں کا کام تمام کر دوں اور تمہیں باحفاظت یہاں سے پاکستان پہنچا دوں۔ "

وہ چند سکینڈ کی توقف کے لئے خاموش ہوا۔ جویریہ ہم تن گوش تھی۔

Kitab Nagri Special

"لیکن اگراس طرح تمہیں میں یہاں سے نکال بھی دیتا ہوں تو ایک تو ہمارا شیون تک پہنچنے کا راستہ بالکل بند ہو جائے گا اور دوسرا تمھارے سر پر شیون نام کی تلوار ساری عمر لٹکتی رہے گی جو مجھے ہر گز گوارا نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں تم عام لڑکیوں کی طرف بنا کسی خوف کے زندگی بسر کرو۔ "

"دوسرا راستہ کونسا ہے؟ "

حیرت میں ڈوبی زکام زدہ آواز تھی وہ نا سمجھی سے دران کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے پوچھ رہی تھی۔

"دوسرا راستہ یہ کہ ان دونوں آدمیوں کو ختم کرنے کے بعد میں اور میرا ساتھی زک ان کی جگہ ان کا لباس پہن کر اور ان کے انٹری کارڈ لے کر تمہیں وہاں واپس لے کر جائیں۔ آج دوپہر کو تم نے جتنی بھی انفارمشن دی وہ سب ابھی ناکافی ہے اور ہم اس آپریشن کو اب مکمل طور پر جڑ سے ختم کرنا چاہتے ہیں۔ جس کے لیے ہمیں انہی کے آدمی بن کر وہاں گھسنا ہے۔ ہمیں ان کے تہہ خانے میں پھنسی تمام لڑکیوں کو آزاد کروانا ہے اور مجھے شیون کو جان سے مارنا ہے۔ "

آخری بات پر دران کی کنپٹی کی رگیں تن گئیں وہ جبڑے بھینچے ضبط سے بول رہا تھا۔ جویریہ کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہوا۔

"پریشان نہ ہو لیکن اگر تم یہ سب نہیں چاہتی تو میں تمہیں واپس بھیج دیتا ہوں اور کسی دوسرے طریقے سے ان تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب کی بار میں یہ سب ایجنسی کے خلاف ہو کر کروں گا۔ میں نہیں چاہتا تم۔۔ "

Kitab Nagri Special

"میں جاؤں گی ساتھ۔ "

"جویریہ کے برجستہ جواب پر دران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔اس کے چہرے پر کوئی خوف نہیں تھا۔وہ سپاٹ مگر پر عزم چہرے کے ساتھ بیٹھی تھی۔

"میں نہیں جانتی آپ وہاں سے کونسی انفارمیشن کولیکٹ کر رہے ہیں اور آپکا مشن کیا ہے لیکن مجھے اس تہہ خانے میں قید لڑکیوں کو آزادی دینی ہے اس کے لیے چاہے میری جان چلی جائے۔ "

پر عزم لہجہ تھا۔دران چند سیکنڈ اسے دیکھتا ہی رہ گیا پھر لب بھینچے سر کو اثبات میں ہلایا۔خوف اپنی جگہ تھا لیکن جب دران نے کہا کہ وہ شیون کو مارنا چاہتا ہے تو اس کی آنکھوں میں اپنے لیے عزت کا جو درجہ اس نے دیکھا وہ اس کی بے پناہ محبت کو مات دے گیا۔

خود غرض وہ نہیں تھا وہ خود تھی۔کیسے بھول گئی تھی کہ اس نے کیا کچھ نہیں کیا تھا اس کے لیے۔دران کی باتوں اور اس کے مقصد کی پاکیزگی نے اچانک ایک عجیب سے جذبے سے ہمکنار کیا۔اسے شیون کے تہہ خانے میں کھڑے ہو کر اپنے کہے ہوئے الفاظ یاد آ گئے۔وہ ایک دم پر سکون ہو گئی تھی۔

"تمہیں اب سونا چاہیے کیونکہ صبح ہوتے ہی ہمیں اپنی تیاری مکمل کر کے نکلنا ہو گا۔ "

دران نے کمفرٹر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو وہ چونک کر آہستگی سے سر اثبات میں ہلا گئی اور دران کے ہاتھ سے کمفرٹر لے کر لیٹ گئی۔

Kitab Nagri Special

وہ کچھ دیر پر سوچ نگاہیں چائے کے کپ پر گاڑے بیٹھا رہا اور پھر ایک جھٹکے سے وہاں سے اٹھ کر کاؤچ پر رکھے لیپ ٹاپ کی طرف بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆

بیورلی ہلز میں صبح کے دس بجے سورج کی ٹھنڈی مگر روشن کرنیں چار سو پھیل چکی تھیں۔ فلم نگری سے جڑے لوگوں کا یہ نگر معمول کی چہل پہل کا شکار ہو چکا تھا۔

تار کول میں لپٹی سیاہ شفاف سڑک اور اس دوڑتی بھاگتی گاڑیوں میں سے ایک ٹیکسی بھی متوازن رفتار میں سڑک پر چلتے ہوئے سست ہوئی اور پھر ایک بلند سفید اور سلیٹی رنگ عمارت کے سامنے رکی۔ این لاسینیگا بلوڈ اپٹ, آسمان سے بات کرتی خوبصورت عمارت۔ یہ بیورلی ہلز کی مشہور قیمتی رہائشی کمپارٹمنٹ اور فلیٹس کی عمارت تھی جہاں ہالی وڈ میں کام کرنے والے بہت سے چھوٹے اداکار اور اس پیشے سے وابستہ دوسرے لوگوں کی رہائش تھی۔

ٹیکسی کا دروازہ کھلا اور اس میں سے نکلنے والی لڑکی جیسیکا تھی۔ ہلکا سبز پیروں کو چھوتا بند گرم کوٹ, سرخ اونچی ہیل کے بند جوتے, دیدہ زیب میک اپ سے لیس چہرہ, سنہری کھلے گردن کو چھوتے ملائم بال, وہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔ وہ ٹیکسی سے اتری اور چہرہ اٹھائے اپنی چھوٹی آنکھوں کو مزید سکوڑ کر عمارت کا جائزہ لیا۔ لبوں پر مبہم سی مسکراہٹ ابھری اور پھر سمٹ گئی۔ چند سکینڈ یونہی عمارت کو دیکھتے رہنے کے بعد اس نے خراماں خراماں قدم عمارت کی جانب بڑھائے۔

پچھلے تین دن سے انل اس کا فون نہیں اٹھا رہا تھا اور نہ ہی اس کے کسی بھی پیغام کا جواب دے رہا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ وہ اپنے راز کے یوں فاش ہو جانے پر گھبرا گیا ہے اور اس کے رد عمل کے ڈر سے اب اس کا فون نہیں اٹھا رہا ہے

Kitab Nagri Special

۔انل کا پتہ معلوم کرنا اب اس کی کافی معلومات کے بعد کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ تھوڑی سی جدوجہد کے بعد دو دنوں میں ہی وہ اس کا رہائشی فلیٹ تلاش کرنے میں کامیاب ہو چکی تھی۔

وہ اب عمارت کی لفٹ میں کھڑی تھی۔ لفٹ کے بند ہوتے ہی اس نے سرعت سے اوپری کوٹ اتارا، بیگ میں سے موبائل نکال کر جلدی سے اپنے چہرے کو دیکھا۔ بالوں کو درست کیا۔ کوٹ کے نیچے وہ ڈھیلی سی سفید ٹی شرٹ کے نیچے جینز پہنے ہوئی تھی۔

لفٹ تیسری منزل پر رکی۔ یہاں لمبی راہداری میں دائیں بائیں تھوڑے تھوڑے فاصلے میں خوبصورت کمپارٹمنٹ تھے۔ ارد گرد دیکھتی، وہ مطلوبہ کمپارٹمنٹ کے سامنے رکی اور پھر لجاجت کی لالی چہرے پر سجائے گھنٹی پر ہاتھ رکھ دیا۔ یہ انل کا کمپارٹمنٹ تھا۔

اتنا مہنگا کمپارٹمنٹ۔ آخر کو وہ اتنے بڑے فلم سٹار کا پی اے تھا۔ یہ کمپارٹمنٹ اور بیورلی ہلز میں رہائش وہ سب افورڈ کر سکتا تھا۔ وہ اس کے بارے میں بچی کچھی معلومات بھی اکٹھی کر چکی تھی۔

وہ لبوں کو آپس میں ملاتی اور کبھی مبہم سی مسکراتی منتظر نگاہیں دروازے پر جمائے ہوئی تھی۔ انل کی امارات نے اس کو متاثر ضرور کیا تھا لیکن یہ بات سچ تھی کہ اس کی خفیہ محبت نے اس کا دل جیت لیا تھا۔

کلک کی آواز کے ساتھ، دروازہ کھلا، بکھرے بال اور ادھ کھلی نیند سے بوجھل ہوتی آنکھوں سمیت انل سامنے کھڑا تھا۔ وہ غالباً سویا ہوا تھا اس لیے ابھی بھی سیاہ رنگ کے نائٹ گاؤن میں ملبوس تھا۔ دروازہ کھول کر جیسے ہی اس کی نگاہ سامنے پڑی۔ ساری سستی بھک سے اڑ گی منہ اور آنکھیں ایک ساتھ وا ہوئیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"تم " !

"تم کیا سمجھتے ہو کھوج نکالنا صرف تمھارا ہی کام ٹھہرا؟ "

وہ شوخ لہجے میں کہتی اترائی۔انل کی حیرت اب پریشانی میں بدل رہی تھی وہ اس کی حالت سے محظوظ ہوتی ہوئی مسکراہٹ دبا گئی۔سانولی رنگت پر سیاہ گھنے بالوں والا وہ ایک پر کشش مرد تھا۔شوخ, چنچل, زندہ دل, وہ بالکل اس کے مزاج کے مطابق شخصیت کا مالک تھا۔

"اندر آنے کے لیے نہیں کہو گے ؟ "

"آ۔آ۔آؤ۔ "

وہ گڑ بڑا کر راستے سے ہٹا۔چہرے پر ہوائیاں تھیں۔اب وہ پتا نہیں کیا کچھ پوچھے گی اور وہ کیا جواب دے گا؟ دران کی کوئی خبر نہیں تھی۔جویریہ کی پریشانی اور اب یہ۔۔۔جیسیکا کو یوں سامنے دیکھ کر وہ حواس باختہ ہو گیا تھا ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"شکریہ۔ "

محبت سے کہتی وہ بڑے حق سے قدم کمپارٹمنٹ کے داخلی دروازے کے اندر رکھے۔گہرے بھورے رنگ کا لکڑی کا فرش, کشادہ اور قیمیتی فرنیچر سے لیس لاؤنج, اوپن کچن اور ہر سجاوٹی چیز کی خوبصورتی انل کے بہترین اور شائستہ ذوق کی عکاس تھی۔

"بہت اچھا ہے گھر۔متاثر ہوئی میں۔ "

Kitab Nagri Special

وہ ستائشی نگاہوں کو گھماتی ہوئی چہک کر اس کی طرف مڑی جو اس کے انداز کو دیکھ کر الجھا ہوا تھا۔اس کی سوچ کے مطابق تو اب تک جیسیکا کو غصے میں اس کے سر میں کچھ مار دینا چاہیے تھا لیکن یہ کیا وہ تو کچھ مختلف رد عمل ظاہر کر رہی تھی۔جیسیکا اس کے فلیٹ کی تعریف کرنے کے بعد اب سوالیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی ۔

"شکریہ۔بیٹھو۔ "

انل نے خجل ہوتے ہوئے بکھرے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور اس کو بیٹھنے کا اشارہ کرتا ہوا خود بھی تذبذب حالت میں سامنے کے صوفے پر براجمان ہوا۔

وقت سرک رہا تھا اور وہ صوفے پر خاموش بیٹھی تھی۔انل اس کے بالکل سامنے پریشان بیٹھا اس کے بولنے کا منتظر تھا۔چند لمحوں کی چھائی گہری خاموشی کو جیسیکا ہی نے توڑا۔

"میں یہ ہر گز نہیں پوچھوں گی کہ تم میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہے ہو اور میرے پیغام کا جواب کیوں نہیں دے رہو ہو؟کیونکہ میں سمجھ سکتی ہوں, تم پر کیا گزر رہی ہو گی۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ شرماتے ہوئے ٹھہر ٹھہر کر لفظوں کی ادائیگی کرتی اسے مزید پریشان کر گئی۔ سمجھ سے سب باہر تھا۔دران کی مرضی کے خلاف ایک لفظ بھی جیسیکا کو نہیں بتا سکتا تھا۔ تھوک نگل کر بے تکان لفظوں سے تمہید باندھی۔

"جیسی میں تمہیں بس بتانے والا تھا۔۔ "

Kitab Nagri Special

"کچھ مت بولو۔تم نے بولنے کے لیے کچھ چھوڑا ہی نہیں۔مطلب میں حیران ہوں کہ کوئی کسی سے اتنا پیار کیسے کر سکتا ہے؟مطلب کوئی میرے ساتھ اتنا پیار کیسے کر سکتا ہے۔ "

وہ گرم جوشی سے کہتی گلال ہوئی۔انل نے منھ کھولے ہونقوں کی طرح اس کی طرف دیکھا۔

"پیار؟ "

دماغ میں اس لفظ کے دھماکے ہوئے۔اوہ خیر وہ کیا سمجھ کر بیٹھ گئی تھی۔یہاں تو سارا معاملہ ہی الٹ گیا تھا۔

"میں اتنی خوش قسمت ہوں گی مجھے اس بات کا یقین نہیں ہو رہا ہے۔اس دن سے پاؤں زمین پر نہیں اتر رہے۔میں تمھارے منھ سے سننا چاہتی ہوں سب۔تم نے مجھے کہاں دیکھا؟کب مجھ سے اتنی محبت ہوئی؟سب جاننا ہے مجھے۔ "

وہ ایک ہی سانس میں اتنا کچھ بول گئی۔انل نے سٹپٹا کر ہاتھ ہوا میں کھڑا کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایک منٹ۔ "

ربورٹ کی مانند ایک جھٹکے میں صوفے پر سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کی طرف بڑھ گیا۔کمرے میں داخل ہوتے ہی,فون کی طرف لپکا اور بیڈ سائیڈ میز پر سے فون اٹھا کر عجلت میں دران کا نمبر ملایا۔نمبر ہنوز بند تھا

۔

اس نے پریشانی میں بالوں کو مٹھی میں جکڑا۔اب اس کو کیا کہوں سمجھ سے باہر ہے۔وہ نچلے لب کو بے چینی سے کچل رہا تھا جب دروازے پر دستک ہوئی۔

Kitab Nagri Special

جیسیکا اسے پکار رہی تھی۔ موبائل کو ہاتھ میں پکڑے عجلت میں آگے بڑھا جیسے ہی دروازہ کھولا اس سے ٹکراتے ہوئے بچا وہ شاید کمرے میں داخل ہونے والی تھی۔ اس کی یہ ساری جرأت اس کی غلط فہمی کی وجہ سے تھی۔ وہ انل کو اپنا کوئی خفیہ چاہنے والا سمجھ بیٹھی تھی۔

"کیا ہوا انل؟ میں تم سے ناراض تو نہیں ہوں۔ تم اتنا کیوں گھبرائے ہوئے ہو۔ میں کچھ نہیں کہوں گی تمہیں۔"

بھنویں اکھٹی کیئے وہ انل سے اس کی گھبراہٹ کی وجہ دریافت کر رہی تھی۔

"میں وہ۔ دراصل میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔"

جھٹ سے جھوٹ کا سہارا لیا اور صورت پر معصومیت طاری کرتے ہوئے ماتھے پر آئے پسینے کو صاف کیا۔

جیسیکا سے نگاہیں چرا کر قدم پھر سے لاؤنج کی طرف بڑھا دیے۔ جھوٹ بولنے سے اسے نفرت تھی لیکن دران کی خاطر آج وہ یہ بھی کر گزرا تھا۔

"اوہ۔ کیا ہوا تمہاری طبیعت کو؟ تم نے بتایا کیوں نہیں مجھے؟ تمہیں تو بہت پسینہ بھی آ رہا ہے۔"

وہ ایکدم پریشانی سے آگے بڑھی اور ایک ہی جست میں انل کے صوفے کے قریب آگئی جہاں وہ بیٹھ رہا تھا۔ وہ پریشان سی صورت لیے انل کے بہت قریب بیٹھ گئی۔

"وہ میں۔۔۔"

Kitab Nagri Special

انل اس کے یوں پاس آ کر بیٹھنے پر اور بھونچکا گیا۔ سمجھ میں ہی نہیں آ رہا تھا اس کے اس طرح کے عمل پر کیا رد عمل ظاہر کرے۔

"انل تمہیں ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیے۔"

"ڈاکٹر۔۔۔ہاں گیا۔۔۔۔گیا تھا میں۔رات کو میڈیسن بھی لی ہے۔ "

ایک ہی سانس میں تین جملوں کا اگلا جھوٹ بولا۔

"اچھا تو پھر میں تمہارے لیے کچھ بنا دیتی ہوں۔ناشتہ بنا دیتی ہوں۔ "

"نہ۔۔۔نہیں۔وہ میں کر چکا ہوں۔ "

پھر سے جھوٹ۔ایک جھوٹ کو چھپانے کو بہت سے جھوٹ اس کی جان پر بن گئی۔

" چلو پھر میں سوپ بنا دیتی ہوں۔میں سوپ بہت اچھا بناتی ہوں۔تم پیو گے تمہیں آرام ملے گا۔"

وہ چہک کر گویا ہوئی اور جھٹ سے اپنی جگہ سے اٹھی اور بازو میں پہنے سپرنگ بریسلٹ سے ہی کھلے بالوں کو پونی میں قید کر لیا۔وہ گڑ بڑا کر اس کے پیچھے ہی صوفے پر سے اٹھا۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بول کر منع کرتا جیسیکا بے تکلفی سے کچن کی طرف بڑھ گئی۔کچن میں ایک طرف کھڑے فریج کو کھولا اور مطلوبہ چیزوں کے لیے نگاہیں گھمانے لگی۔چیزوں کی موجودگی پر مطمئن ہو کر جیسے ہی واپس پلٹی بمشکل انل سے ٹکراتے ہوئی بچی جو ماتھے پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا۔

Kitab Nagri Special

"تم بیٹھو۔میں خود تلاش کرلوں گی سب۔بیٹھو جاکر آرام کرو۔ "

لاڈ سے کہتی ہوئی وہ مسکائی۔انل نے گہری سانس خارج کی اور لاؤنج کی طرف پلٹا۔وہ مسکراتی ہوئی تیزی سے سوپ کی تیاری میں مگن ہوگئی۔لاؤنج میں بیٹھ کر بھی وہ بار بار جیسیکا کی طرف دیکھ رہا تھا جو بہت بڑی غلط فہمی کا شکار اس کے لیے کھانا تیار کر رہی تھی۔پیار اور وہ۔اس لفظ کو فراموش کئے تو کتنے سال بیت گئے تھے۔جیسیکا کے ساتھ وہ جو بھی فلرٹ کرتا رہا تھا,وہ سب دران کے کہنے پر تھا۔تب وہ سب ایک کھیل کی طرح بنا کچھ محسوس کئے کرتا گیا لیکن آج جیسیکا کا یوں شرمانا اور خیال کرنا بے شک یہ سب پریشان کن تھا لیکن برا نہیں لگ رہا تھا۔

اس نے صوفے سے پشت ٹکائی اور گہری سانس خارج کرتے ہوئے جیب میں سے موبائل نکالا,دران کا نمبر ڈائل کیا اور کان سے لگاتے ہی منہ بسور کر واپس صوفے پر پٹخ دیا۔

دران نے اسے اتنا بے وقعت کیوں کردیا تھا۔جویریہ کو تلاش کرنے میں وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہنا چاہتا تھا۔بے چینی سے چھت کو گھورتے ہوئے وہ ایک بار پھر سے الجھ گیا۔ہوش تب آیا جب مسکراتی جیسیکا ٹرالی سجائے اس کے پاس آکھڑی ہوئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ٹرالی پر بھاپ اڑاتا سوپ اور جیسیکا کی اپنایت بھری مسکان,پل بھر میں ہی وہ اس کی محبت کا جواب محبت میں دینے کا فیصلہ کر گیا۔اب جب تک دران کی واپسی نہیں ہوتی اسے اسی رویے کے ساتھ کام چلانا تھا۔

☆☆☆☆☆

Kitab Nagri Special

وہ گہری نیند سے جاگی تو کسلمندی سے بوجھل ہوتی آنکھیں کھولیں۔ نرم تکیے میں اس کا سر تقریباً دھنسا ہوا تھا۔ دوا کا اثر اور تھکن سے چور جسم کو کمفرٹر اوڑھنے کے بعد کب نیند آئی پتا نہیں چلا۔

اس کمرے میں دران کی موجودگی کا احساس ایک سایہ دار درخت سے کم نہیں تھا۔ لاکھ وہ اس پر برہم، لاکھ نالاں تھی لیکن وہ اس کا سب کچھ تھا۔ اس کا سب سے قریبی رشتہ۔ دران کی محبت پر چاہے ابھی دل کو مکمل یقین آنے میں وقت درکار تھا لیکن اس کی اپنائیت اور مخلص ہونے پر کوئی شک نہیں تھا۔

اتنے گھنٹوں کی جاگی وہ یوں بے خبر سوئی اور اب جا کر آنکھ کھلی۔ چند سیکنڈ یہ یاد کرنے میں لگے کہ وہ کہاں ہے۔ اس نے کمفرٹر کو چہرے پر سے ہٹایا اور گردن کو اوپر اٹھا کر کمرے کا جائزہ لیا۔ کمرہ بہت بڑا تھا اور دو حصوں میں بٹا ہوا تھا۔

اسکے والے حصے میں جہاں جہازی سائز بیڈ لگا تھا، اس وقت مکمل تاریکی تھی جبکہ دران جہاں صوفے پر بیٹھا تھا وہاں لیمپ اور لیپ ٹاپ کی روشنی تھی۔

لیپ ٹاپ میز پر کھلا تھا اور وہ خود صوفے پر سمٹ کر سو رہا تھا۔ یہاں امریکہ جیسی سردی تو نہیں تھی ہاں البتہ رات کے اس پہر خنکی بہت حد تک بڑھ چکی تھی۔ وہ بنا کسی کمفرٹر اور کمبل کے سمٹ کر سو رہا تھا۔ ضرور اسے سردی لگ رہی ہوگی۔ اسی فکر کے زیر اثر سب کچھ بھلائے وہ آہستگی سے کمفرٹر کو خود پر سے اتارتی اپنی جگہ سے اٹھی۔

Kitab Nagri Special

شال کو کندھوں کے گرد لپیٹا اور ننگے پاؤں ٹھنڈے فرش پر چلتی وہاں تک آئی جہاں وہ بے خبر سو رہا تھا۔ وہ اپنے مخصوص انداز میں کشن کو دونوں بانہوں میں بھینچ کر سینے سے لگائے, معصومیت کی انتہاؤں کا چھوتا ہوا گہری نیند میں تھا۔۔ اتنے بڑے کمرے میں ہیٹر خنکی کو مات دینے میں ناکام تھا۔

نچلے لب کو دانتوں میں دبائے وہ الجھی کھڑی تھی۔ کیا اسے اٹھانا چاہیے کہ اٹھے اور جا کر بیڈ پر سو جائے یا پھر کمفرٹر لا کر اسے اوڑھا دوں۔ اس نے اسی سوچ کی کشمکش میں قدم آگے بڑھائے تو تھم گئی۔ لیپ ٹاپ پر روشن سکرین پر جگمگاتی تصویر اس کی تمام طر توجہ اپنی طرف مبذول کر چکی تھی۔

یہ اس کی اور دران کی ریسپشن کی تصویر تھی۔ دران نے اس کی کمر کے گرد بازو حائل کر رکھا تھا۔ بلاشبہ تصویر میں وہ بہت مختلف اور حسین لگ رہی تھی لیکن اس کے ساتھ کھڑے دران کی شخصیت کے آگے وہ کچھ نہیں تھی ۔ جھوٹی مسکراہٹ سجائے ہوئے بھی وہ دنیا کا حسین ترین مرد لگ رہا تھا۔ وہ یونہی یک ٹک تصویر پر نگاہیں جمائے کھڑی تھی جب دران کی اچانک آنے والی آواز پر چونک کر نگاہیں گھمائیں۔

"کیا ہوا اتنی سردی میں یہاں کیوں کھڑی ہو اسے ؟ "

وہ نیند سے بوجھل آنکھوں کو بمشکل کھولے پیشانی پر بل ڈالتا اس سے سوال کر رہا تھا۔ شاید سردی کے باعث ہی اس کی آنکھ کھلی تھی اور جویریہ کو یوں کھڑا دیکھ کر حیرت سے اٹھ بیٹھا۔

"بیڈ پر چلے جائیں۔ "

Kitab Nagri Special

جویریہ کی جھجکتی آواز ابھری۔وہ پاس پڑی ہڈ کو اٹھا کر پہن رہا تھا اس کی بات پر بازو آستین میں ہی تھم گئے۔چہرہ اوپر اٹھائے وارفتگی سے دیکھا۔اس کی ناراضگی میں بھی خالص بیویوں والی فکر پر پیار آ گیا۔

"فقرے میں تھوڑا ردو بدل ہو سکتا ہے کیا؟ "

جویریہ نے ناسمجھی سے دیکھا۔وہ مسکراہٹ کو دباتا چمکتی آنکھوں میں شرارت سموئے دیکھ رہا تھا۔

"بیڈ پر چلے جائیں کے بجائے یہ جملہ بیڈ پر آ جائیں بھی تو ہو سکتا ہے ؟ "

دران کے شریر سے جملے کے پیچھے چھپے معنی پر وہ نا چاہتے ہوئے بھی جھینپ گئی۔ بمشکل دل کی بے ترتیب دھڑکنوں کو سنبھالا۔یہ دران ہی تھا؟ ذہن نے دل کو جھنجوڑ کر حیرت سے سوال کیا۔

"مجھے نماز ادا کرنی ہے۔ "

سٹپٹا کر نگاہیں چرائیں اور بات ہی بدل دی۔دران خفیف سا قہقہ لگاتا اپنی جگہ سے اٹھا تو بالکل اس کے مقابل کھڑا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہاں جائے نماز تو نہیں ہو گا؟ "

"جائے نماز کی جگہ کوئی دھلی چادر بھی ہو سکتی ہے ؟ "

فوراً حل پیش کیا۔رات کے تین بج رہے تھے۔اچانک خیال آیا آنکھ کھلنے کا سبب کیا تھا۔اسے تہجد ادا کرنی تھی
۔

Kitab Nagri Special

"ام۔م۔مم چادر۔ر۔ر۔ "

دران نے اپنی کمر کے دونوں اطراف میں ہاتھ دھر کر نگاہوں کو متلاشی ارد گرد گھمایا۔ڈریسنگ پر نگاہ جا کر تھم گئی۔

"ڈریسنگ روم کی الماری میں شاید کچھ مل جائے۔ "

وہ بات کرنے کے دوران ہی ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔واپس پلٹا تو ہاتھ میں ایک عدد چادر تھی۔جویریہ نے آہستگی چادر کو اس کے ہاتھ سے لیا اور اسے کچھ دور کاؤچ پر رکھتی آگے بڑھ گئ۔وضو کر کے واپس آئی تو وہ پھر سے لیپ ٹاپ پر مصروف تھا۔

نماز پڑھنے کے بعد بیڈ پر جانے کے بجائے بے سبب اور بے اختیار وہ اس کے صوفے کے پاس آ کھڑی ہوئی۔

"آج جس لڑکی نے میرا میک اپ کیا تھا,ریڈ شوز مجھ سے اتروا لیے تھے۔ "

خاموش کمرے میں ایک دم سے اس کی آواز گونجی تو دران جو لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتا مگن تھا چونک کر رکا۔سر اٹھا کر اوپر دیکھا۔

"کوئی بات نہیں ان میں ٹریکر نصب ہے۔ٹریک کر لیں گے شوز۔"

سنجیدگی سے جواب دیا اور پھر سے لیپ ٹاپ سکرین پر نگاہ جما دی۔دران کی اس لاپرواہی پر اسے خود پر ہی غصہ آ گیا۔آخر کو کیا ضرورت تھی یوں آ کر بات کرنے اور فکر ظاہر کرنے کی۔

Kitab Nagri Special

"سنو۔ "

دران کی آواز پر وہ پلٹتے پلٹتے تھم گئی۔ سوالیہ مگر حد درجہ بے اعتنائی سے دیکھا۔

"تم ناراض ہو؟ "

دران نے بھنویں اچکائے فکر مندی سے سوال کیا۔

"نہیں۔ ناراض تو اپنوں سے ہوا جاتا ہے۔ "

جویریہ کے برجستہ جواب پر اس کے چہرے کا رنگ بدلا ہی تھا کہ وہ سپاٹ لہجے میں مزید وضاحت کر گئی۔

"اور اپنے کبھی آپکو چارہ نہیں بنایا کرتے ہیں۔ "

اف اس کی باتیں ہمیشہ سے ہی دل پر لگتی تھیں۔ دران گہری سانس خارج کرتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھا۔ اور اس کے مقابل آ کھڑا ہوا۔ وہ ناک پھلائے خفا کھڑی تھی۔ چہرے کے گرد شال اب بھی نماز صورت لپٹی تھی۔

"مانتا ہوں میں نے جو بھی کیا وہ سب کرنے کے بعد تمہیں مجھ سے ایسا ہی بی ہیو کرنا چاہیے لیکن یقین کرو میں مجبور تھا۔ تم سے محبت ہو جانا ایک بے اختیار عمل تھا جس کو میں ایجینسی پر ظاہر نہیں کر سکتا تھا۔ "

ندامت بھرے لہجے میں صفائی دی۔ کبھی ایک بات کو دوسری دفعہ نہ دہرانا والا آج اس عورت کو بار بار صفائی دے رہا تھا۔ وہ سچ میں دل کے ہاتھوں مجبور تھا۔

Kitab Nagri Special

"آپ مجھے اس بارے میں آگاہ بھی تو کر سکتے تھے۔مجھے اعتماد میں لے سکتے تھے۔میں کبھی آپ کو انکار نہ کرتی۔"

"بتانے کی بھی اجازت نہیں تھی۔"

"آپ ان سے چھپ کر مجھے بتا دیتے۔"

"مطلب تم کہہ رہی ہو میں ان سے جھوٹ بولتا۔"

دران نے بھنویں اچکائے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سوال کیا۔وہ ایک دم سے اور غصے میں آئی۔

"ایسا کب کہا میں نے۔"

"ابھی تھوڑی دیر پہلے۔"

"اچھا جھوٹ بولنے سے اتنا گھبراتے ہیں لیکن دھوکا دینے سے بالکل نہیں گھبراتے۔"

چڑ کر ترکی بہ ترکی جواب دیتی وہ اپنے جملوں کو بنا تولے بولے گئی۔دران کے لبوں سے مسکراہٹ ایک دم سے غائب ہوئی۔

"گھبرایا تھا، بہت گھبرایا تھا۔"

آہستگی سے کہتا وہ بے ساختہ اس کے پرنم چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں تھامے قریب ہوا۔جویریہ اس کی اس وارفتگی پر پھر سے مجسم کی طرح تھم گئی۔

Kitab Nagri Special

"رویا بھی تھا۔ زندگی میں پہلی بار رویا تھا۔ "

جویریہ کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے نم لہجے میں کہتا وہ اپنا چہرہ اس کے چہرے کے اور قریب کر چکا تھا، اتنا قریب کہ دونوں کی پیشانی ایک دوسرے سے جا ملی۔

"تمہیں کھونے کی سوچ جب بھی ذہن میں آتی تو دل کے بند ہونے جیسا احساس تھا۔ "

انگوٹھے کی پور سے اس کی دائیں گال کو محبت سے سہلاتا وہ لفظ لفظ اپنے جذبات اسے بتا رہا تھا۔

"تم بہت خاص ہو میرے لیے۔ وہ ہو جس نے میری روح کے زخموں کو بھر دیا۔ میرے اندر کی تلخی کو موم کر دیا اور میری کڑواہٹ کو مٹھاس بنا دیا۔ "

لہجے میں انتہا کی خماری عود آئی تھی۔ نگاہیں نرماہٹ سے اس کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں اور ہاتھوں کی انگلیاں اب اس کے چہرے کے ہر نقش کو چھو رہی تھیں۔

Kitab Nagri

"دران آپ اللہ سے اتنے دور کیوں ہیں؟ "

www.kitabnagri.com

خاموشی میں اچانک اس کا سوال گونجا تو دران کا انگوٹھا اس کی گال پر سرکتا وہیں رک گیا۔ چہرے پر چھائی بے خودی اور خماری پل بھر میں ہی غائب ہوئی۔ وہ بڑے حق سے سوال کیئے اب جواب کے لیے منتظر کھڑی تھی۔ گہری خاموشی تھی۔

ایک۔۔۔ دو۔۔۔۔ تین۔۔۔ سکینڈ

Kitab Nagri Special

"میں اللہ کے قریب جانے کے قابل کہاں ہوں۔ "

سرد لہجہ فضا میں گونجا۔ جویریہ کے چہرے کو ہاتھوں کی گرفت سے آزاد کرتا وہ پیچھے ہوا اور لب بھینچے تیزی سے پلٹا اور واپس لیپ ٹاپ کے سامنے بیٹھ گیا۔

"اللہ نے اپنے قریب آنے کے لیے کوئی اصول نہیں بنائے۔ وہ تو سب کی سنتا ہے، سب کو معاف کرتا ہے۔ آپ نے ایسا کیا گناہ کر دیا کہ خود کو اس قابل نہیں سمجھتے۔ "

وہ رعب سے اگلا سوال کرتی وہیں جمی کھڑی تھی۔ دران نے ضبط سے آنکھیں بند کیں اور پھر کھولیں۔

"میں نے گناہ نہیں کیا میں سراپا گناہ ہوں۔ "

سنجیدگی سے مگر بے دلی سے جواب دیا۔ وہ نگاہیں اب لیپ ٹاپ پر جمائے ہوئے تھا۔

"مطلب؟ "

وہ جان چھوڑنے والوں میں سے نہیں تھی۔ دران نے پیشانی پر الجھن کی لکیریں رقم کی اور جھٹکے سے چہرہ موڑ کر اس کی طرف دیکھا۔

"مطلب جان لو گی تو یہ جو ناراضگی ہے نفرت میں بدل جائے گی اور ایک منٹ سے پہلے مجھے چھوڑ دو گی۔ "

دران نے سپاٹ لہجے میں الجھا سا جواب دیا۔ وہ سرعت سے آگے بڑھی اور اس کے سامنے کھلے لیپ ٹاپ کو بند کر دیا۔ دران نے ناگواری سے اس کی طرف دیکھا تو وہ آنکھوں میں جھانکتی غصے سے گویا ہوئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"آپ بار بار یہ جھوٹ کیوں بولتے ہیں کہ آپ کو مجھ سے محبت ہے۔ اگر محبت ہے تو خود کو سات پردوں میں کیوں چھپائے رکھتے ہیں۔ "

دران نے ضبط سے لب بھینچ لیے۔ برداشت جواب دے چکی تھی۔ وہ دانت پیستے ہوئے گویا ہوا۔

"میں جھوٹ نہیں بولتا۔ میں محبت کرتا ہوں تم سے، خود سے بھی زیادہ۔ میں تمہیں کھونے سے ڈرتا ہوں اس لیے اپنی حقیقت کو چھپاتا ہوں۔ "

"کیا حقیقت ہے مجھے جاننا ہے سب دران۔ آج ابھی اور اسی وقت "

"ٹھیک ہے تو جان لو پھر، میں ایک ایسا وجود ہوں جو ناپاک رشتے سے وجود میں آتا ہے۔ "

وہ چیخا تھا۔ اس کے یوں چیخنے پر وہ ہلکا سا جھٹکا کھا گئی۔ وہ سرخ چہرے سمیت اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔

"میں ایک الیجمیٹ چائلڈ ہوں۔ "

دانت پیستے ہوئے ایک ایک لفظ پر زور دیتا، وہ اس کی آنکھوں میں جھانک رہا تھا جواب ہونقوں کی طرح بت بنی بیٹھی تھی۔

"میں ایک ایسا بچہ تھا جو گناہ کے عمل سے وجود میں آتا ہے۔ میری ماں نے مجھے اپنے پاس رکھنے سے انکار کیا تو میرے باپ نے مجھے اپنا نام نہیں دیا۔ "

Kitab Nagri Special

سرد, بے رحم اور ناگوار لہجہ۔ اس لمحے اسے محسوس ہوا کہ وہ خود سے کتنی نفرت کرتا ہے۔ اس کی گردن تک کی رگیں پھول گئی تھیں۔ آنکھوں میں وحشت جھلک رہی تھی۔

"میں ایسا بچہ تھا جو بچپن سے ہی ہر جگہ سے دھتکارا گیا۔ جھوٹی شناخت دے کر کسی مرے ہوئے انسان کی دولت کے لیے ایک کٹھ پتلی کے طور پر استعمال کیا گیا۔ "

وہ آج اس کے سامنے پھٹ پڑا تھا اور غصے میں بولتا ہی جا رہا تھا۔

"رشتوں کے نام پر۔ دھونس, لالچ, بدنیتی اور نفرت ملی۔ بچپن سے ہی یہ ذہن میں بٹھا دیا گیا کہ میں ایک یہودی عورت کا بیٹا ہوں میں ناپاک ہوں اور پاک ہونے کے لیے میرے سینے میں قرآن دفن ہونا ضروری ہے۔ سات سال کا تھا جب سب سے دور زبردستی مدرسے میں بھیج دیا گیا۔ "

دران نے بازؤ کو لمبا تانے ناک بھینچ کر نفرت آمیز لہجے میں دور کا اشارہ دیا۔ ایسے جیسے کسی تلخ یاد نے حلق تک کڑوا کر دیا ہو۔

"جب جب سچے دل سے اللہ کی طرف جاتا تھا۔ ایک نیا دکھ, ایک نئ تکلیف اور ایک نئ سچائی سامنے آتی تھی۔ ایسی سچائی جس کی کرچیاں پرانے زخموں میں ہی دھنس جاتی تھیں۔ "

اس کی آواز کانپنے لگی تھی۔ جویریہ کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے۔

"الجھ جاتا تھا کہ ایسا کیوں ہے۔ پھر اس کی حقیقت بھی سامنے آگئی کہ ایسا کیوں ہے۔ میں اللہ سے نہیں بلکہ شاید اللہ مجھ سے نالاں ہے۔ وہ نہیں چاہتا میرا جیسا بچہ اس کے سامنے سجدہ ریز ہو۔ "

Kitab Nagri Special

آواز بھاری ہونے لگی۔آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے۔

"مہ۔۔۔میں ناپاک وجود ہوں شاید اس لیے۔ "

بمشکل وہ جملہ مکمل کر سکا اور پھر دونوں آنکھوں سے آنسو ایک ساتھ گالوں پر بہہ نکلے۔وہ جو سن بیٹھی تھی۔دران کی آنکھوں سے بہتے آنسو دیکھ کر پہلے گنگ ہوئی اور پھر تڑپ کر اس کے گلے میں بانہیں ڈالے پھوٹ پھوٹ کر رودی۔

دران اگر بے آواز رو رہا تھا تو وہ ہچکیوں میں رو رہی تھی۔وہ کیا سمجھتی رہی اور وہ کیا نکلا تھا۔اس کی زندگی کی کہانی کے آگے اپنے غم کتنے حقیر لگ رہے تھے۔کتنے ہی پل یوں اس کے گلے لگی اس کے سنگ وہ آنسو بہاتی آج اپنے نہیں اس کے اندر کی ویرانی پر رو رہی تھی۔

ہچکیاں تھمیں تو وہ آہستگی سے پیچھے ہوئی۔دران نے فوراً پلکیں جھپکاتے ہوئے اس سے سرخ آنکھیں چرائیں۔

"دران آپکو پتا ہے۔میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش کیا تھی؟ "

آنسوؤں میں روندھائی, زکام زدہ آواز ابھری۔دران اب بھی اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔

"میں جب بھی آپکو دیکھتی تھی دل میں ایک ہی خواہش پیدا ہوتی تھی کہ میں آپکو اپنے سامنے روتا دیکھوں۔آپ کی ویران آنکھوں کے پیچھے چھپی کہانی جان لوں لیکن آج پتا چلا یہ خواہش میری خود ساختہ نہیں تھی بلکہ اللہ نے میرے دل میں یہ خواہش ڈالی تھی۔ "

دران کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر وہ جذب میں اسے اپنی خواہش کے بارے میں بتا رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

"دران اگر آپ یہ سوچتے ہیں کہ آپ ناپاک ہیں تو پھر تو ہر غیر مسلم بچہ جو کسی غیر مسلم جوڑے سے وجود میں آتا ہے اور بعد میں اسلام قبول کرتا ہے, اس کو بھی یہ سوچنا چاہیے۔ "

پر نم لہجے میں کہتی وہ دران کے گال پر ہتھیلی پھیلائے ہوئے تھی۔ جواب بھی نگاہیں نہیں ملا رہا تھا۔ اس پر سب ظاہر کر دینے کے بعد عجیب سی کیفیت ہو رہی تھی۔ وہ کبھی کسی کے سامنے یوں رو دے گا اسے اس بات کا یقین نہیں آ رہا تھا۔ وہ تو محبت سے اس کا چہرہ تھامے بس بولتی چلی جا رہی تھی۔

"اسلام میں جائز بچہ وہ ہوتا ہے جو نکاح کے پاک بندھن میں بندھنے کے بعد پیدا ہو۔ اس طرح تو تمام غیر مسلموں کے بچے, جو شادی شدہ جوڑوں میں سے بھی پیدا ہوئے, وہ سب ناپاک ہوئے۔ کیونکہ ان کے ماں باپ نے شادی غیر مذہب کے طریقوں سے کی ہوتی ہے جو ہرگز پاک نکاح میں شمار نہیں ہوتے۔ "

دران نے آہستگی سے نگاہیں اس کے چہرے کی طرف موڑیں۔

"دران کوئی بھی بچہ ناپاک نہیں ہوتا۔ وہ اس دنیا میں کیسے؟ کیونکر اور کس بطن سے پیدا ہو کر وجود میں آیا, اللہ کو اس سے سروکار نہیں ہے۔ اللہ کی نظر میں پاک وہ ہو جو کلمہ پڑھ کر پاک ہوتا ہے اور متقی ہے۔ وہ تو بھولے بسرے لوٹ آنے والوں کو دھتکارتا نہیں ہے۔ وہ تو برسوں کے غافلوں کو بھولتا نہیں ہے۔ وہ بہت رحیم ہے۔ ہم سب اس کی مرضی سے اس دنیا میں آئے ہیں۔ وہ چاہے تو بطن میں ہی ہماری سانسیں چھین لے۔ اس نے کسی کو بے سبب اور ناپاک پیدا نہیں کیا۔"

دران حیرت سے اس کے پاکیزہ چہرے کو دیکھ رہا تھا۔ اس کا لفظ لفظ پھوار تھا۔ ٹھنڈی پھوار۔ نرم پھوار۔

Kitab Nagri Special

”اللہ پاک نے قرآن پاک میں واضح الفاظ میں کہا ہے کہ۔اے لوگو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا فرمایا اور ہم نے تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بیشک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ باعزت وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہو، بیشک اللہ خوب جاننے والا خوب خبر رکھنے والا ہے۔“

وہ روانی سے کہتی اس کی پور پور میں سکون اتار رہی تھی۔ وہ اس کا سکون تھی۔ روح میں اترتا سکون۔

"اللہ نے کہیں نہیں لکھا کہ کسی گناہ کے سبب پیدا ہونے والے بچے ناپاک ہیں اور ان کے والدین کے گناہ کی سزا ان کو بھگتنا ہو گی اور آپ نے یہ کیسے سوچ لیا کہ میں یہ سچ جان کر آپ کو چھوڑ دوں گی؟ "

جویریہ کی نم آنکھوں میں پل بھر کو شکوہ جھلکا۔ دران تو بس یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔

"میرے دل میں آپکی محبت ڈالنے والے کی نظر میں جب آپکی یہ سچائی کوئی معنی نہیں رکھتی تو میں کون ہوتی ہوں؟ آپکو جنتی یا جہنمی قرار دینے والی، پاک یا ناپاک کہنے والی۔ "

وہ پھر سے رو پڑی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میرے اللہ اور نبی کے بعد جس سے بے پناہ محبت کا حق مجھے حاصل ہے۔ آپ میرے وہ ہیں۔ "

حق جتاتی وہ دنیا کی حسین ترین عورت اس کی زندگی تھی۔ اس کی بہت اپنی۔

"آپکی اس سچائی نے مجھے آپ سے دور نہیں کیا بلکہ اور قریب کر دیا ہے۔ جو شخص اللہ سے اتنی محبت کرتا ہو کہ خود کو ناپاک سمجھ کر اس کے آگے سجدہ کرنے سے گھبراتا ہو۔ جسے اپنے سجدے سے اللہ کے ناراض ہونے کا

Kitab Nagri Special

خوف ہو, جس نے اتنی شہرت اور دولت کے باوجود کبھی کوئی ناجائز کام نہ کیا ہو۔ جو وقت کے فرعون کو جان سے مار دینے کے لیے اپنی جان, اپنی عزت داؤ پر لگا دینے والا ہو۔ مجھے اس باسل کی بیوی ہونے پر فخر ہے۔ "

وہ اس کا سکون بھی تھی دل کو آج محسوس ہو رہا تھا۔ اس کا لفظ لفظ سچ تھا, حق تھا۔ وہ اس کی آنکھیں کھول رہی تھی ۔اس کے دل کا میل دھو رہی تھی۔

"مجھے آپکی محبت ہونے پر فخر ہے۔ مجھے آپ کے ساتھ پر فخر ہے۔ "

دران کا ہاتھ تھامے وہ قریب ہوئی اور اب کی بار پر سکون ہو کر اس کے گلے سے لگ گئی۔ ہاں محبت کے جواب میں محبت روح کے زخموں کا مرہم ہے۔

جس طرح جسمانی زخم کی احتیاط اور خیال سے دیکھ بھال کرنے والا کوئی اپنا ہو تو زخم جلدی بھر جاتے ہیں بالکل اس طرح روح اور دل پر لگے زخموں کو بھی کسی کی محبت اور چاہت بہت جلد بھر دیتی ہے۔ اس کے زخم کو بھی اس کے سینے سے لگی یہ لڑکی پل بھر میں ہی بھرنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ دل کی تکلیف ختم ہو چکی تھی۔ دران نے چہرہ اس کی گردن کے قریب اس کی کان کی لو کے پاس کیا۔

"فجر کی نماز ادا کریں۔ "

دران کی مدھم سی سرگوشی تھی۔ وہ خوشی اور حیرت کے ملے جلے تاثر سے پیچھے ہوئی۔ وہ پر سکون چہرے کے ساتھ بیٹھا تھا۔ بارش کے بعد دھلے آسمان جیسی نرماہٹ اور پاکیزگی اس کے چہرے کا حصار کئے ہوئے تھی۔

جویریہ نے نم آنکھوں اور مبہم سی مسکراہٹ کے سمیت سر اثبات میں ہلا دیا۔

Kitab Nagri Special

☆☆☆☆☆

اسفند ناک بھینچے تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے تک پہنچا اور ایک جھٹکے سے دروازہ کھول دیا۔ سامنے کنز ہی کھڑی تھی ۔نوین کی اس حرکت کے بعد تین ماہ کے اندر اندر کنز نوین سے طلاق لینے میں کامیاب ہو چکی تھی۔

"آپ نے یہ بہت غلط کیا بھابھی۔ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ اتنی سی غلطی کی اتنی بڑی سزا۔ "

اسفند نے حیرت اور غصے کے ملے جلے تاثرات چہرے پر سجائے کنز سے کہا جو نوین سے طلاق لینے کے بعد اب اس کے فلیٹ میں واپس آئی تھی۔ وہ تب سے یہیں رہائش رکھے ہوئے تھی اور اسفند کی بہت کوششوں کے باوجود وہ نوین سے طلاق لے چکی تھی۔

"میں نے جو کیا بالکل ٹھیک کیا تم کچھ نہیں جانتے اس کے بارے میں۔ "

"کیا نہیں جانتا میں۔ پلیز بتائیں مجھے۔ مجھے جاننا ہے۔ ایسا کیا ہے جو آپ ہر بات میں مجھے یہ کہہ کر چپ کروا دیتی ہیں کہ تم کچھ نہیں جانتے۔ "

اسفند نے جھنجلا کر اس کے بڑھتے قدم روکے۔ وہ ٹھٹکی اور خاموشی سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔

"بولیں اب چپ کیوں ہے۔ نوین بھائی اتنی محبت کرتے ہیں آپ سے۔ سب آپ کے لیے کر رہے ہیں اور کیا ہے جو نہیں جانتا میں۔ "

"وہ منشیات فروش ہے۔ "

کنز کے سپاٹ لہجے میں کہے گئے جملے پر اسفند کی زبان کو بریک لگی۔ آنکھیں پوری کھل گئیں۔

Kitab Nagri Special

"کیا " !

"ہاں درست سنا تم نے۔کیفیے کی آڑ میں وہ ڈرگز سمگلنگ کرتا ہے۔ "

کنز نے سپاٹ لہجے میں اپنی بات کی وضاحت دی۔اسفند تو منہ کھولے حیران کھڑا تھا۔کتنے ہی پل خاموشی نگل گئی ۔

"میں نے اسے بہت سمجھایا، بہت روکا لیکن وہ اس دلدل میں آگے سے آگے چلتا گیا اور اب تو وہ مکمل طور میں اس میں دھنس چکا ہے۔ "

وہ روہانسے لہجے میں مزید وضاحت کر رہی تھی۔

"نوین کی واپسی اس کی موت ہے اور اس کے ساتھ رہنا اب میری موت ہے۔ "

وہ رو دی اور ایک دم بپھر کر اسفند کا گریبان تھام لیا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے میں اس سے محبت نہیں کرتی؟ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

غصے سے سوال کرتی وہ اسفند کی آنکھوں میں جھانک رہی تھی۔

"میں اس سے بہت محبت کرتی ہوں۔ "

پھوٹ پھوٹ کر روتی وہ اسفند کے سینے سے جا لگی۔

Kitab Nagri Special

وہ جو نوین کے بارے میں اتنے بڑے انکشاف پر دنگ کھڑا تھا۔ کنز کے یوں اچانک گلے لگ جانے پر سٹپٹا گیا لیکن اس وقت وہ جس صورت حال سے گزر رہی تھی۔ اسے واقعی سہارے کی ضرورت تھی۔

کنز بے تحاشہ ہچکیوں میں روتے ہوئے اس کے گلے لگی تھی۔ وہ اپنی مرضی سے نوین سے الگ ہو کر بھی ماتم کناں تھی۔

اسفند نے جھجکتے ہوئے آہستگی سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ انداز حوصلہ دینے والا تھا۔ وہ ایک ایسی لڑکی تھی جو اس پوری دنیا میں تنہا رہ گئی تھی۔ ایک نوین تھا جسے کل تک وہ اپنی کل کائنات مانتی تھی لیکن حالات نے ایسا پلٹا کھایا کہ وہ تن تنہا رہ گئی۔

چند پل یونہی گزرے, اس کا رونا تھما تو اسے احساس ہوا وہ اس وقت کس حالت میں ہے۔ نادم سی اسفند سے الگ ہوئی اور آنسو صاف کرتی کمرے کی طرف بڑھ گئی جبکہ وہ وہیں افسردہ اور نوین کے انکشاف پر دنگ کھڑا تھا۔

☆☆☆☆

سیاہ کار اپنی رفتار کو سست کرتے ہوئے آہستگی سے مٹی اڑاتی سڑک پر رکی۔ ویران کچی سڑک کے بائیں طرف گیٹ تھا۔ یہ بہت بڑا لوہے کا بوسیدہ, زنگ آلودہ اور کہیں کہیں سے جھلکتے سلیٹی رنگ پینٹ والا گیٹ تھا۔ گیٹ کے ارد گرد کھنڈر ہوتی اونچی قلعہ نما دیواریں کسی پرانے جیل کی سی معلوم ہوتی تھیں۔

شیون کے جویریہ کے ساتھ بھیجے ہوئے دونوں آدمیوں کو ختم کرنے کے بعد وہ اور زک شیون کے حکم پر فوراً ہوٹل سے بھیس بدل کر اور جویریہ کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے تھے۔

Kitab Nagri Special

وہ اس جگہ کا سارا راستہ پہلے ہی جویریہ کے ذریعے ٹریس کر چکے تھے۔اس لیے اب باآسانی اور بنا کسی رکاوٹ کے یہاں موجود تھے۔ یہ بہت دور ویرانے میں وسیع پیمانے پر بنایا گیا ایک خفیہ اڈا تھا۔ گیٹ کے باہر کسی گارڈ یا کسی پہرے دار کا نام ونشان تک نہ تھا۔ کوئی انجان اگر کبھی یہاں پہنچ بھی جائے تو اس عمارت کو باہر سے دیکھ کر یہی سمجھے گا کہ شاید یہ عمارت صدیوں سے بند پڑی ہے۔

یہ کھنڈر جیسی عمارت اور یہ بوسیدہ نظر آنے والا گیٹ دراصل یہ جدید ٹیکنالوجی پر بنا ہوا تھا۔اسے صرف شیون کے آدمی ہی کھول سکتے تھے۔اس نے اپنے ہر آدمی کو ایک کارڈ دے رکھا تھا جس کو سکین کرنے کے بعد ہی وہ گیٹ کے اندر داخل ہو پاتے تھے۔

زک نے گاڑی کو روکا اور گردن گھما کر دران کی طرف دیکھا۔دونوں اس وقت شیون کے آدمیوں کے بھیس میں تھے۔زک ڈرائیونگ نشست پر جبکہ دران پیچھے جویریہ کے ساتھ بیٹھا تھا۔

زک اس سے اگلے لائحہ عمل کے لیے اشارہ مانگ رہا تھا او پھر دران کی گردن کے ہلکے سے خم پر ہی زک سرعت سے گاڑی سے اترا اور گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دران نے اور اس نے صبح فجر کی نماز کی ادائیگی کے بعد اس مقصد کی کامیابی کے دعا کی تھی۔بے شک دران کا ساتھ اور اللہ پر بھروسہ اس مقصد میں اس کا حوصلہ بڑھانے کے لیے کافی تھا لیکن اندر سے وہ ایک صنف نازک ہی تھی, جس کا دل اب بھی ایک چڑیا کی طرح لرز رہا تھا کیونکہ اسے اب خود سے زیادہ دران کی فکر تھی۔

زک گیٹ کے ایک طرف دیوار پر نصب جھاڑیوں میں چھپے لاک کی پیڈ کو بغور دیکھ کر واپس آیا اور گاڑی کی پچھلی کھڑکی سے سر اندر کیا۔

Kitab Nagri Special

"تم ٹھیک کہہ رہے تھے۔گیٹ لاک صرف انٹری کارڈ کے سوائپ پر نہیں کھلے گا۔ "

وہ بھنویں سکیڑے دران کو گیٹ کے تالے کو کھولنے کے بارے میں آگاہ کر رہا تھا۔وہ لوگ ان دونوں آدمیوں کے انٹری کارڈ لائے تھے لیکن اب زک کہہ رہا تھا کہ گیٹ پر تین قسم کے کوڈ لگے ہیں اور صرف کارڈ سوائپ کرنے سے کام نہیں بنے گا۔

اب کیا کریں گے پھر۔جویریہ نے پریشان ہوتے ہوئے باری باری دونوں کے چہروں کی طرف دیکھا لیکن وہاں پر اس کی پریشانی جیسے کوئی آثار نہیں تھے۔

"ہوں۔تو نکالو پھر۔ "

دران نے پرسکون لہجے میں زک سے کہا جس پر وہ فوراً گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور اپنے پیروں کے نیچے فٹ پیڈ کو ہٹایا, چھوٹا سا سیاہ بریف کیس نکالا اور گود میں رکھ کر کھولا۔جویریہ بڑے انہماک سے سب دیکھنے میں مصروف تھی۔زک کی گود میں رکھا بریف کیس وہ پچھلی نشست پر بیٹھی باآسانی دیکھ سکتی تھی۔

زک نے جیسے ہی بریف کیس کو کھولا وہ جو انہماک سے سب دیکھنے میں مگن تھی۔ بریف کیس کے اندر نظر پڑتے ہی سانس رک گیا, وہ ایک دم چیخ دیتی اگر دران فوراً اس کے منہ پر ہاتھ نہ رکھ دیتا۔ بریف کیس کے اندر پلاسٹک بیگ میں چار عدد خون میں لتھ پتھ آنکھوں کے ڈیلے اور دو کٹے ہوئے انگوٹھے پڑے تھے۔زک نے انگوٹھے پلاسٹک بیگ سے نکالے اور ایک چھوٹی سی سکین مشین کے اوپر باری باری انگوٹھوں کو رکھا, انگوٹھے رکھتے ہی سکین مشین کے نیچے بنے سوراخ سے دو عدد جھلی نما سٹیکر برآمد ہوئے۔زک نے یہ پیاز کے چھلکے جیسی پتلی سی تہہ والا ایک ٹرانسپیرنٹ سٹیکر اٹھا کر اپنے انگوٹھے پر چپکایا اور ایک دران کی طرف بڑھا دی۔

Kitab Nagri Special

دران اب تک جویریہ کے منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا جو پھٹی آنکھوں سمیت اب دران کی طرف دیکھ رہی تھی ۔دران نے اس کے منھ پر سے ہاتھ اٹھایا اور اس چپکنے والی جھلی کو اپنے انگوٹھے کی پور پر چپکانے لگا۔جویریہ اب گہری گہری سانس لیتے ہوئے دونوں کی طرف دیکھ رہی تھی۔

زک نے بریف کیس بند کیا اور گاڑی سے اتر گیا۔زک کے جانے کے بعد دران نے اپنے برابر ہونق بنی بیٹھی جویریہ کی طرف دیکھا وہ لٹھے کی مانند سفید تھی اس کی حالت پر دران بے ساختہ مسکرا دیا۔

ایجینسی کی اجازت پر وہ جویریہ کو اپنے خفیہ نام سے لے کر مقصد کی تمام معلومات دے چکا تھا۔ایسا اب اس لیے ضروری تھا کیونکہ جویریہ اب ان کا انجان مہرہ نہیں تھی بلکہ ایجینسی کے رکن یعنی اس کی بیوی کے ساتھ ساتھ ایجنسی کی سویلین ہیلپر تھی لیکن اس سب کے باوجود وہ کیا کچھ کرنے والے ہیں اس کے بارے میں جویریہ کو کچھ نہیں پتا تھا,اس لیے اب بریف کیس میں رکھی آنکھوں کے ڈیلوں اور کٹے ہوئے انگوٹھے دیکھ کر وہ اپنے خوف کو چھپا نہ سکی۔

"مسز باسل اتنی سی ہمت ہے بس۔"

دران نے مسکراہٹ دباتے ہوئے آہستگی سے اس کے قریب ہو کر سرگوشی کی تو وہ سٹپٹائی اور تھوک نگل کر چہرے کا رخ دران کی طرف موڑا۔

"ہمت بہت ہے لیکن ہوں تو انسان ہی, وحشی تو نہیں ہوں۔"

"مطلب تم یہ کہنا چاہ رہی ہو کہ میں وحشی ہوں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

دران نے اس کی بات پر خفیف سا قہقہ لگایا

"کچھ کم بھی نہیں ہیں۔ یہ سب کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ ان دونوں آدمیوں کی آنکھیں اور اف۔ف۔ف "

وہ زور سے آنکھیں میچ گئی۔

"اچھا تو کیا ان دونوں کی آنکھوں اور انگوٹھوں کو لانے کے بجائے ان کی پوری پوری لاش اٹھا لاتے۔ "

دران اب بھی مسکرا رہا تھا۔ اب کی بار وہ کچھ نہیں کہہ سکی۔ گیٹ لاک سے لے کر اندر موجود تمام کوڈ ڈبل سے ٹرپل لاک پر مشتمل تھے۔ تھم سکین، ریٹینا سکین اور کارڈ سوائپ۔ کارڈ تو وہ ساتھ لے آئے تھے لیکن ان کے ریٹینا اور تھم سکین کے لیے جلدی میں یہی کرنا پڑا۔ وہ اپنی داہنی آنکھ کی پتلی پر ان دونوں آدمی کا نقلی ریٹینا لینز بھی لگا چکے تھے۔

وہ اب بھی سر کو بریف کیس کے منظر سے جھٹک رہی تھی جب زک نے واپس آ کر ڈرائیونگ نشست سنبھالی۔ گاڑی سلائیڈ کی طرح کھلتے گیٹ کے اندر داخل ہو رہی تھی۔ گیٹ کے اندر کی دنیا باہر کی ویرانی سے یکسر مختلف تھی۔ جہاں انگنت اسلحہ سے لیس آدمی گھوم رہے تھے۔ قطار در قطار ہزاروں کی تعداد میں لگی گاڑیوں میں ان کی اندر داخل ہوتی گاڑی کی طرف کوئی متوجہ نہیں تھا۔

"پریشان مت ہونا۔ ابھی ہم تم سے الگ ہو جائیں گے لیکن ہم یہیں پر ہیں۔ ہمارے سارے کام پورے ہونے تک تمہیں شیون کو الجھائے رکھنا ہے۔ "

Kitab Nagri Special

دران اس کی طرف بنا دیکھے سمجھا رہا تھا۔ وہ کن اکھیوں سے گاڑی کے شیشوں کے پار جائزہ لینے میں مصروف تھا۔

"مہ۔۔میں کیسے الجھائے رکھوں گی اسے۔ دران آپ نے مجھے کہا تھا آپ یہاں میرے ساتھ ہوں گے۔ "

دران کی بات پر وہ گھبرا گئی۔ یہاں داخل ہونے سے پہلے تک کی ہمت اور اب کی ہمت میں زمین آسمان کا فرق آچکا تھا۔

"گھبراؤ مت میں ساتھ ہی ہوں گا۔ تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔ چلو اترو اب۔ "

جویریہ کو اترنے کا حکم دیتا وہ خود بھی گاڑی سے نیچے اترا۔ زک نے پیسوں سے بھرا بریف کیس دران کو تھمایا۔ دران نے جویریہ کے بازو کو پکڑا اور آگے بڑھنے لگا۔

وہ لوگ ابھی چند قدم ہی آگے بڑھے تھے جب دو سیاہ فام تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے ان کی طرف بڑھے, ان کو ایسے بڑھتا دیکھ کر دران نے اس کے بازو پر دباؤ ڈالے رکنے کو کہا۔

وہ اندر تک لرز گئی۔ ایک پل کو ایسا لگا جیسے وہ دران کو پہچان گئے ہوں۔ دونوں آدمی پاس آئے, ایک نے دران کے ہاتھ سے بریف کیس پکڑا جبکہ دوسرے نے اس کا بازو کھینچا, وہ جھٹکا کھا کر آگے بڑھتی بھی بار بار پیچھے مڑ کر دیکھ رہی تھی۔ وہ کوگ اسے دران سے الگ کر کے لے جا رہے تھے۔

دران نے آہستگی سے آنکھوں کو بند کر کے کھولا, اشارہ تسلی دینے والا تھا۔ وہ نم ہوتی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی مگر لرزتے دل کی ہر دھڑکن اس کے لیے دعا گو تھی۔

☆☆☆☆☆

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

بیورلی ہلز کی اس اونچی این لاسینیگا بلوڈاپٹ عمارت کے پیچھے سورج آہستگی سے ڈوب رہا تھا۔شام کے پھیلتے سائے مضافات میں ایک بوجھل پن پیدا کر رہے تھے۔عمارتوں کی جلتی بتیاں اس شربتی سے منظر کو فسوں خیز بنا رہی تھیں۔اسی عمارت کے ایک فلیٹ میں دو نفوس اس فسوں خیز منظر کا حصہ لگ رہے تھے۔

انل کے فلیٹ کے لاؤنج میں لگے صوفوں پر انل اور جیسیکا آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ہلکے انگوری رنگ کی میکسی میں ملبوس,وہ حسین چہرے والی دوشیزہ اس وقت متورم آنکھوں اور سرخ ہوتی ناک سمیت انل کے سامنے بیٹھی تھی۔انل پریشانی سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا جو بار بار اپنی گال پر بہتے آنسو صاف کر رہی تھی۔

وہ آج پھر صبح ہوتے ہی انل کے فلیٹ پہنچ گئی تھی۔سارا دن انل کی دیکھ بھال میں لگا یا اور سر شام وہ اسے اپنی زندگی کی تلخیوں کے بارے میں بتاتے ہوئے بری طرح رو دی۔

بظاہر ہنستی کھیلتی جیسیکا اندر سے دکھوں اور اکیلے پن کا شکار لڑکی تھی۔وہ جو دران کی اجازت کے بنا اسے کچھ بھی نہ بتانے کا تہیہ کر چکا تھا اب اسے سب سچ بتا دینا چاہتا تھا۔وہ اسے ہرگز اتنا بڑا دھوکا نہیں دینا چاہتا تھا۔وہ نہیں جانتا تھا کہ دران کس صحیح وقت کے انتظار میں اس سے سب حقیقت چھپائے ہوئے تھا لیکن آج اس سے یہ سب برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

"جیسیکا۔ا۔ا۔امجھے تمہیں کچھ سچ بتانا ہے۔ "

انل کی آواز نے اچانک ماحول کی خاموشی میں خلل پیدا کیا۔جیسیکا نے نم آنکھوں اور مترنم چہرے سمیت سوالیہ اس کی طرف دیکھا۔وہ ہلکی گرے ٹی شرٹ اور نیلی جینز میں ملبوس بے چین سا لگ رہا تھا۔ایسے جیسے کچھ کہنا چاہتا بھی ہے اور نہیں بھی۔

Kitab Nagri Special

خاموشی کا دورانیہ طویل ہو رہا تھا اور انل اب چپ تھا لیکن جیسے ہی اس نے لب کھولے وہ سرعت سے اس سے کچھ کہنے سے پہلے ہی گویا ہوا۔

"دیکھو جیسکا, تم جو۔۔۔۔۔سب کچھ سمجھ رہی ہو, ویسا کچھ بھی نہیں ہے۔ "

رک رک کر الفاظ ادا کرتا وہ الجھا ہوا تھا اور سامنے بیٹھی جیسیکا سے نظریں چرا رہا تھا کیونکہ اس کی آنکھوں میں اپنے لیے جلتے دیے وہ دیکھ چکا تھا۔ وہ اس مختصر عرصے میں اس کے لیے بے پناہ جذبات پنپ چکی تھی۔

ایک تنہا اور ٹوٹا ہوا شخص ایسا ہی ہوتا ہے۔ وہ تنہائی کے اندھیروں میں نا چاہتے ہوئے بھی کسی روشنی کے انتظار میں ہوتا ہے۔ انل وہی روشنی بن کر آیا تھا۔ وہ بہت خوش اور پرسکون تھی لیکن انل کا یہ الجھا انداز اسے الجھا گیا تھا۔

"مطلب؟ "

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد وہ بھنویں سکیڑ کر گویا ہوئی۔ انل نے اپنے دونوں ہاتھوں کو آپس میں ملایا اور لبوں پر رکھتے ہوئے سر کو نیچے جھکایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مطلب یہ کہ۔۔ "

وہ رکا, چہرہ اوپر اٹھایا اور ایک گہری نگاہ سامنے بیٹھی حیران سی جیسیکا پر ڈالی۔ نہیں میں مزید اسے دھوکے میں نہیں رکھ سکتا ہوں۔

"جیسیکا میں نہ تو تمہیں وہ پیسے بھیجتا تھا اور نہ ہی میں تمہارا کوئی خفیہ چاہنے والا ہوں۔ "

Kitab Nagri Special

ایک ہی سانس میں وہ ٹھاٹھا اس پر بم پھوڑ چکا تھا۔وہ دنگ ہوئی, چھوٹی آنکھوں کے اندر کی پتلیاں پھیل گئیں۔

"دیکھو۔۔تمہیں پیسے میں نہیں میرا باس بھیجتا ہے, فلم سٹار درانگ۔وہی وہ اصل شخص ہے جو تمہیں پیسے بھیجتا ہے۔ "

"کیا؟ "

اب کی بار وہ پھیکی سی آواز میں کہتی ہوئی اور زیادہ پریشان لگ رہی تھی۔چہرے پر بے یقینی تھی۔درانگ کو کون نہیں جانتا تھا۔اسے تو اس بات پر بے انہتا خوشی تھی کہ اس سے محبت کرنے والا لڑکا کوئی معمولی انسان نہیں ہے بلکہ ایک بہت بڑے فلم سٹار کا پی اے ہے لیکن یہ انکشاف تو اس کے ہوش اڑا گیا تھا کہ اسے پیسے بھیجنا والا انل نہیں بلکہ وہ خود ہے۔

"ہاں یہ سچ ہے اور حقیقت تمھاری سمجھی جانے والی حقیقت سے بالکل مختلف ہے۔وہ کوئی تمھارا خفیہ چاہنے والا نہیں ہے۔ "

وہ اب بھی ساکن بیٹھی تھی۔ہم تن گوش, حیرت سے انل کی طرف دیکھتی ہوئی۔انل نے ایک سکینڈ کے توقف کے بعد پھر سے بات شروع کی۔

"بلکہ وہ یہ پیسے تمھیں تمھاری ماں کی وجہ سے بھیجتا ہے۔ "

"ماں کی وجہ سے؟ "

اب وہ چپ نہیں رہ سکی تھی۔متحیر لہجہ اور پھٹی آنکھیں, اس کی حیرت اب انتہا کو چھونے لگی تھی۔

Kitab Nagri Special

"ہاں تمھاری ماں کی وجہ سے۔ دراصل کنزپار کریعنی کہ تمہاری ماں اس کی بھی ماں ہے۔ درانگ تمھارا سوتیلا بھائی ہے۔"

سامنے بیٹھی جیسیکا کے چہرے پر موجود تاثرات بالکل ایسے تھے جیسے اس خبر کے ملنے پر کسی کے بھی ہو سکتے تھے۔

☆☆☆☆☆

رات کا اندھیرا پھیلتے ہی اس بھیانک کھنڈر میں جیسے دن چڑھ آیا تھا۔ عمارت باہر سے جتنی بھیانک اور ویران لگ رہی تھی اندا ایک روشن, چمکتی دمکتی عریانی, شباب, شرب اور منشیات کے نشے میں بے ہنگم ہوئے لوگوں سے آباد تھی۔

رات ہوتے ہی یہاں سے سیکس ورکر کی روانگی کی تیاری اور شراب کا دور دوہ چل نکل تھا۔ تقریباً گاڑیاں اور سیکس ورکر وہاں موجود شیون کے آدمیوں کے ہمراہ شہر کے لیے روانہ ہو چکی تھیں۔

باقی بچے کچھے لوگوں کو بے آواز انجیکٹ مشین گن سے آہستہ آہستہ ختم کرتے ہوئے وہ دونوں اب مین ہال تک پہنچ چکے تھے۔ وہ دونوں ان کے ہی آدمیوں کے بھیس میں تھے اس لیے کسی کو ان پر شک نہیں گزرا تھا۔ وہ جیسے جیسے آگے بڑھ رہے تھے وہاں کے آدمیوں کے کارڈ اور کوڈ لے کر آگے جا رہے تھے۔

اب وہ جس جگہ پہنچے تھے یہاں شیون کے بہت خاص آدمی, اس کی سکیس ورکرز ہی جا سکتی تھیں۔ دران اور زک نے اندر داخل ہوتے ہی مین ہال کے کوڈ کو بدل دیا تھا تا کہ باہر کے لوگ اب اندر نہ آسکیں۔ دران کا اشارہ

Kitab Nagri Special

ملتے ہی زک نے پام ٹاپ کو ہتھیلی پر کھولا اور اس پر انگلیاں چلائیں۔ وہ ہر کیمرے کے پچھلے ایک دن کے بہت سے کلپ کاپی کر چکا تھا اب کیمروں میں اب کی ویڈیو کے جگہ کل والے کلپ چلانے تھے۔ زک نے کچھ دیر انگلیاں چلائیں اور پھر اینٹر کی کو دبایا۔

پینک روم میں لگے کیمروں کو پچھلے دن کے کلپ میں تبدیل کرنے کے بعد زک نے دران کو ہاتھ سے اوکے کا اشارہ دیا۔ زک کا اشارہ ملتے ہی اب دونوں کو ایک دوسرے سے الگ ہو جانا تھا۔ اب وہ دونوں مخالف سمت میں مڑ گئے تھے۔

☆☆☆☆☆☆

سیاہ فام اس کا بازو تھامے تیز تیز چلتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ صبح سے ایک کمرے میں بند رکھنے کے بعد اب اسے نکالا گیا تھا اور شیون کے پاس لے جایا جا رہا تھا۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ارد گرد دیکھ رہی تھی کہ شاید اسے کہیں دران نظر آ جائے لیکن وہ کہیں نہیں تھا۔ چند منٹ راہداری میں چلنے کے بعد وہ شیون کے آفس نما کمرے میں اس کے سامنے کھڑی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شیون نے اس کی طرف دیکھا اور ہاتھ سے پاس کھڑے آدمی کو کمرے سے باہر جانے کا اشارہ کیا۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور خباثت سے ٹھوڑی پر ہاتھ پھیرتا ہوا اس تک آیا۔

"ایلکس کو تو خوش کیا تم نے۔ اب میری باری ہے؟ "

Kitab Nagri Special

جویریہ کے پاس آکر بدبو کے بھبکے اڑاتا وہ اس وقت نشے میں دھت تھا۔ وہ جو شیون کے پاس آنے پر گھبرا گئی تھی اچانک کانوں میں آتی دران کی آواز پر سانس بحال ہوئی۔

"جویریہ اس کو اس آفس سے باہر لے جانا ہے کسی بھی طریقے سے۔ صرف تین منٹ ہے تمھارے پاس "

دران اسے شیون کو آفس سے باہر لے جانے کا کہہ رہا تھا۔ اسے اس وقت کچھ نہیں سوجھا تو فوراً زبردستی مسکرا دی۔ شیون جو اس کی اکڑ کو ختم کرنے کے لیے اسے ہراساں کرتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ اس کے مسکرانے پر حیرت سے آنکھیں کھول کر ساکن ہوا۔

"یہ کیا دیکھا میں نے؟ "

سر کو جھٹکنے کی اداکاری کرتا وہ اب حیرت سے استفسار کر رہا تھا۔

"تم مسکرائی۔ ہاں تم مسکرائی تھی ابھی؟ "

حیرت سے بھنویں سکیڑے اس نے پھر سے جویریہ سے پوچھا۔ جویریہ نے آہستگی سے لبوں کے پٹھوں کو پھر سے مسکراہٹ کی شکل میں کھینچا۔ وہ پاگلوں کی طرح جھوم اٹھا اور بلند و بانگ قہقہے لگانے لگا۔

"بس یہ تھی تمھاری اکڑ۔ تمھارے وہ تیور۔ ایک ہی رات میں سب ختم۔ حیرت ہے "

وہ لگاتار قہقہے لگا رہا تھا اور پھر ایک دم سے بے خود ہو کر قریب ہوا تو جویریہ نے فوراً اس کے اور اپنے بیچ ہاتھ حائل کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"یہاں نہیں "

"اوہ پھر کہاں؟ "

"تمہارے کمرے میں۔ "

"ہاں یہ بھی سہی ہے۔یہ بھی سہی ہے۔ "

وہ خباثت سے سر ہلاتا ہوا الگ ہوا اور پھر فوراً اس کا بازو تھاما اور جھٹکے سے قریب کیا۔

"چلو چلتے ہیں۔اب اور انتظار ممکن نہیں۔مجھے دیکھنا ہے وہ کیا ہے تم میں جو دیوانہ بناتا ہے سب کو۔ "

وہ اسکو کھینچتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا اسی لمحے کمرے کے بالکل باہر زک بہت احتیاط سے راہداری کو عبور کرتا ہوا شیون کے آفس تک پہنچا۔

"باسل میں رائٹ پوزیشن پر ہوں۔ "

دران کو اپنے پہنچ جانے کی خبر دینے کے بعد وہ اب اندر موجود جویریہ کے باہر آنے کا منتظر تھا۔انہیں شیون کے اس آفس سے ہی سب معلومات نکالنی تھی۔شیون ایک جھٹکے سے جیسے ہی جویریہ کو لے کر آفس سے باہر نکلا زک نے فوراً رخ پھیرا۔وہ زک کی طرف متوجہ ہوئے بنا تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

زک نے آنکھیں چندھی کیں اور اس کے آفس کے لاک کو دیکھا۔اسے اب یہ لاک ڈی کوڈ کرنا تھا

Kitab Nagri Special

دوسری طرف دران اب راستے میں آتے سب آدمیوں کو ختم کرتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ جبکہ تیسری طرف جویریہ شیون کے کمرے میں پہنچ چکی تھی۔ شیون کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر اس کی سانس خشک ہو رہی تھی۔ دران کی طرف سے خاموشی جان نکال رہی تھی۔ شیون شیطان کا روپ دھارے آگے بڑھ رہا تھا۔

"دران آپ کہاں ہیں؟ "

پھیکی سی کانپتی آواز میں وہ دران کو آواز دیتی سب اداکاری بھول چکی تھی۔ شیون کی کم ہوتی دوری اور دران کا نا پہنچنا اس کی گھبراہٹ کا سبب بن رہا تھا۔ شیون نیم برہنہ ہوتا سب ہوش وحواس کھو چکا تھا اس کو اپنے پاس آتا دیکھ کر وہ مخالف سمت کو بھاگی۔

"اے کیا ہوا اب؟ "

وہ جھنجلا کر دانت پیستا ہوا پلٹا۔ جویریہ تقریباً بھاگتی ہوئی کمرے کے دروازے تک پہنچی۔ دروازے کا لاک وہ کسی صورت نہیں کھول سکتی تھی۔ وہ یونہی لاک کے ساتھ الجھ رہی تھی جب ایک دم سے شیون نے اسے کندھوں سے تھام کر اپنی طرف موڑا۔

"چھوڑو مجھے۔ دران۔ن۔ن۔ن۔ "

وہ شیون کو دھکا دیتے ہوئے چیخ پڑی۔ شیون نے ایک بھنویں چڑھا کر زہریلی مسکراہٹ کو لبوں پر سجایا۔

"یہ فلم نہیں ہے میری جان۔ تمھارا ہیرو یہاں کبھی نہیں پہنچ سکتا۔ "

وہ لپک کر جویریہ تک پہنچا تھا۔

Kitab Nagri Special

"دران۔ن۔ن۔ن۔ن "

وہ پاگلوں کی طرح چیختی ہوئی دران کو پکار رہی تھی۔ جبکہ وہ قہقہے لگاتا اپنی گرفت مضبوط کر رہا تھا۔وہ بے خودی میں اتنا دھت تھا کہ دروازہ کھلنے کی آواز تک سنائی نہیں دی۔دروازہ کھولتے ہی دران ایک جست میں اس تک پہنچا اور اسے گردن سے دبوچ کر اپنی طرف موڑا۔ایک جھٹکے سے ماسک کو چہرے پر سے اتارا۔

وہ جو پوری طرح شیطانیت میں دھت تھا دران کو یوں سامنے دیکھ کر گنگ ہوا۔آنکھوں کو بار بار جھپک کر وہ اس بات کا یقین کر رہا تھا کہ اس کے سامنے کھڑا شخص وہی ہے جسے جویریہ پکار رہی تھی۔

دران کے جبڑے اور بند ہوتی مٹھی کے نیچے بازو کی رگیں ایک ساتھ تن کر ابھر گئی تھیں۔ہوا میں اٹھا مکا اس کے جبڑے پر کاری ضرب لگاتا اس کے زمین پر گرا چکا تھا۔

☆☆☆☆☆

لفٹ کا دروازہ کھلتے ہی دران نے ایک جھٹکے سے اسے زمین پر پھینکا۔ شیون نے حواس باختہ ہو کر ارد گرد دیکھا۔ وہ تہہ خانے کی گیلری میں اوندھے منہ لیٹا تھا۔وہ نیم برہنہ حالت میں تھا۔ہاتھ پیچھے باندھ رکھے تھے اور منہ پر بھی سیاہ پٹی باندھ رکھی تھی۔

دران اسے گیلری میں گھسیٹتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا اور تمام لڑکیاں حیرت سے بھاگ بھاگ کر سلاخوں تک آ رہی تھیں۔

Kitab Nagri Special

شیون نے سرخ ہوتا چہرہ اوپر اٹھایا۔ دران نے اس کے چہرے کا حشر کر دیا تھا۔ اس کی بائیں آنکھیں سرخ ہو کر سوزش کے باعث اوپر کو ابھری ہوئی تھی۔ بکھرے بالوں اور چہرے پر جا بجا مکوں کے نشان لئے وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے کبھی دران اور جویریہ کی طرف اور کبھی سلاخوں کے پیچھے چمکتی آنکھوں والی بوسیدہ اور بے حال لڑکیوں کو طرف دیکھ رہا تھا۔ جو اسے بے خوف آنکھوں کے ساتھ کسی بھوکے شیر کی مانند گھور رہی تھیں۔ ایسا بھوکا شیر جس کے شکار میں اور اس میں صرف ان لوہے کی سلاخوں کا فاصلہ ہو۔

وہ لوگ اس وقت خفیہ تہہ خانے میں موجود تھے۔ یہ شیون کی جیل تھی۔ اسے وہ اپنی بنائی ہوئی دوزخ سمجھتا تھا اور خود کو یہاں موجود ہر ذی روح کا خدا مانتا تھا۔ وہ یہاں ہزاروں کی تعداد میں موجود لڑکیوں کی زندگی حتی کہ ان کی سانسوں تک کا مالک خود کو سمجھتا تھا۔

دران نے اس کو کچھ سوچنے سمجھنے کی مہلت ہی نہیں دی تھی۔ وہ اسے پاگلوں کی طرح مار رہا تھا اور اس کی اتنی بڑی فوج میں سے کوئی ایک آدمی بھی اسے بچانے کے لیے نہیں پہنچا تھا۔ اتنی سکیورٹی اور اتنی طاقت کے باوجود وہ اس وقت دران کے رحم و کرم پر تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دران کے گھونسوں اور مکوں میں ایک عجیب جنون تھا اس کی آنکھوں کی وحشت میں عجیب درد تھا۔ یہ درد صرف جویریہ کی محبت اور اس کو پہنچائی گئی تکلیف کے لیے ہی نہیں تھا۔ اس درد کے پیچھے, اس کے وجود کے ہر زخم کی چبھن تھی۔ اس کی ماں اس کی پیدائش سے پہلے ہی مکمل طور پر نشے کی لت میں جکڑی جا چکی تھی۔

اس کی پیدائش کے چند ماہ بعد ہی کنز کو یہ احساس ہونے لگا کہ وہ اس پر بہت بڑی ذمہ داری بن گیا ہے۔ وہ اس کے خرچے پورے کرتی یا پھر اپنے نشے کا خرچہ اٹھاتی, آخر کار تنگ آ کر وہ اسے اسفند کے حوالے کرنے کے لیے

Kitab Nagri Special

پاکستان پہنچ گئی تھی اور وہاں سے شروع ہوئی تھی اس کے درد کی داستان,اس کی محرمیوں کی داستان,اس کے دکھوں, وحشتوں کی داستان, تنہائی اکیلے پن اور مظلومیت کی داستان۔

دران کو اپنی تمام اذیتیں اور درد کی وجہ آج شیون لگ رہا تھا۔ وہ اسے جان سے مار دیتا لیکن اس کی جان اتنی آسانی سے نکل جائے وہ یہ نہیں چاہتا تھا,اسی لیے اسے گھسیٹتے ہوئے یہاں تک لے آیا۔

وہ اور جویریہ اب شیون کے ساتھ تہہ خانے میں موجود تھے جبکہ زک وہاں آفس سے تمام معلومات اکٹھی کر رہا تھا اور ایجینسی سے رابطہ کر کے, اگلے لائحہ عمل سے پہلے,ان تمام معلومات کو بروقت ان تک پہنچا رہا تھا۔

دران نے شیون کو جیل کے کمروں کے وسط میں موجود گیلری میں لا کر پٹخا جبکہ جویریہ وہیں تہہ خانے کے داخلی دروازے کے پاس لگے بورڈ کے پاس کھڑی تھی۔ اس بورڈ پر موجود ایک بٹن سے تمام کمروں کے دروازوں کے لاک خود بخود کھل جاتے تھے۔ دران اس وقت پھر سے چہرے پر ماسک پہنے ہوئے تھا جو اس نے صرف شیون کو اپنا چہرہ دکھانے کے لیے اتارا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دیکھو, تم سب پر ظلم ڈھانے والا آج تم سب کے حوالے ہے۔ اس کا کیا کرنا ہے؟ یہ تم سب اچھے سے جانتی ہو ۔ تم سب آج سے آزاد ہو۔ باہر آؤ اور کچل دو اس ظالم کو۔ "

دران نے جبڑے بھینچے چلاتے ہوئے انگیرزی زبان میں کہا اور جھک کر ایک جھٹکے سے شیون کے منہ پر سے پٹی کھول دی۔ پٹی کا کھلنا تھا کہ وہ چلا اٹھا۔

Kitab Nagri Special

"ایسا مت کرو۔ دیکھو میں تمہیں وہ لڑکی دیتا ہوں۔ تم اسے لے جاؤ۔ ان سب کو بھی لے جاؤ۔ جتنی چاہو دولت لے لو۔ مجھے چھوڑ دو۔ "

وہ گڑگڑا رہا تھا۔ دران نے جویریہ کی طرف دیکھا اور پھر آہستگی سے آنکھیں بند کر کے کھول دیں۔ اشارہ ملتے ہی جویریہ نے برق رفتاری سے حکم کی تعمیل کی اور بورڈ پر لگے بٹن کو دبا دیا۔ جیسے ہی بٹن نیچے ہوا۔ کڑک, کڑک کی آوازوں کے ساتھ تمام کمروں کے لاک کھل گئے۔ لڑکیاں حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات لئے باہر نکلیں اور پھر جیسے ہی شیون پر نگاہ پڑی جو خوف کے مارے سر کو نفی میں ہلا رہا تھا۔ دروازوں کے آگے پہلے سے رکھی ہوئی بلٹیں, زنجیریں اور چاقو لے کر اس پر جھپٹ پڑیں۔

لڑکیاں اسے بے دردی سے مار رہی تھی۔ اس کے جسم پر ہر جگہ کوڑے, زنجیریں اور چاقو برس رہے تھے۔ وہ درد سے چلا رہا تھا, بالکل ویسے ہی جیسے وہ سب لڑکیاں چیختی اور چلاتی تھیں جب ان کے نازک جسموں پر وہ ان سب چیزوں کے ساتھ ظلم کرتا تھا اور ان کی روح تک کو چھلنی کر دیتا تھا۔

ہر لڑکی آنکھوں میں خون لئے خود پر ہوئے ہر ظلم اور زیاتی کا بدلہ لے رہی تھی۔ اتنی ساری لڑکیوں میں شیون دب کر رہ گیا۔ پہلے پہل اس کے چیخنے کی آوازیں آتی رہیں لیکن پھر وہ بھی دب گئیں۔ وہ مر چکا تھا۔ لیکن اس آخری لڑکی تک نے اسے مارا تھا جس کا کوڑا ابھی اس تک نہیں پہنچا تھا۔ وہ اس کی لاش کو بھی مار رہی تھیں پیروں میں نوچ رہی تھیں۔ اس کے چہرے اس کے جسم پر وار کر رہی تھیں۔ ہزاروں کی تعداد میں لڑکیون نے چند سکینڈ میں ہی اسکے پرخچے اڑا دیے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

وہ دران کے ساتھ کھڑی نم آنکھوں اور پر سکون چہرے کے ساتھ اس منظر کو دیکھ رہی تھی۔ آنکھوں کی نمی آج خوشی کے باعث تھی۔ وہ خوشی جو اس کی روح کو پر سکون کر گئی تھی۔ شیون کی موت فقط اس کی آزادی کا پروانہ نہیں تھی, ہزاروں لڑکیاں اس ظالم انسان کے ظلم سے آزاد ہوئی تھیں۔ شیون جیسے شیطان کے چیلے اور وقت کے فرعون دنیا میں آتے رہتے ہیں لیکن اللہ جب اپنی رسی کھینچنے پر آتا ہے تو سب نیست و نابود کر دیتا ہے۔ اس کی طاقت کے آگے شیون کی بے پناہ طاقت اور حفاظتی تدابیر سب ناکام ہو چکی تھیں اور وہ ایک مسلے ہوئے کیڑے کی طرح اپنی ہی بنائی ہوئی دوزخ میں فرش پر پڑا تھا۔

"جوی۔ "

وہ جو دران کے ساتھ کھڑی سامنے کے منظر کو دیکھ کر اللہ کی شان کے بارے میں سوچ رہی تھی, بائیں طرف سے آتی آواز پر چونک کر اس نے چہرے کا رخ پھیرا۔ تمنا خوشی سے چمکتی آنکھیں لئے کھڑی تھی۔ وہ حیرت اور خوشی سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"تمناا۔ا۔ا۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جویریہ نے ایک سکینڈ کے نناوے حصے میں اسے پہچان کر اس کا نام پکارا اور بے ساختہ اس کی طرف بڑھی۔ کچھ لوگ بہت مختصر ملاقات میں بھی آپ کے ذہنوں پر بہت گہری چھاپ چھوڑ دیتے ہیں۔ ایسی چھاپ کہ آپ کبھی بھی انہیں بھلا نہیں سکتے ہیں۔

تمنا اس کی زندگی میں آنے والے لوگوں میں سے ایک ایسی ہی شخصیت تھی, جس نے چند دنوں میں ہی اسے بے حد متاثر کیا تھا۔

Kitab Nagri Special

تمنا کے گلے لگی وہ بے اختیار رو دی۔اس جہنم میں گزارے ان تمام دردناک لمحوں میں وہ اس کے لیے ایک ٹھنڈی پھوار کی مانند تھی۔تمنا کو نماز پڑھتا دیکھ کر ہی تو اسے اس بات کا احساس ہوا تھا کہ جن گناہوں کے مرتکب آپ اپنی رضا سے نہیں ہوتے, اللہ کے نزدیک ان گناہوں کی گندگی کوئی معنی نہیں رکھتی۔

وہ آپ کی روح کی پاکیزگی کو دیکھتا ہے۔یہی وجہ تھی تمنا اپنے غلاضت کا شکار ہوئے وجود اور چھلنی روح کے باوجود اللہ کی بارگاہ میں پر سکون ہو کر سجدہ کرتی تھی۔اس کے چہرے پر پانچ وقت کا اطمینان اس کی روح کی پاکیزگی اور اللہ پر کامل یقین کے باعث تھا۔وہ یہ نہیں دیکھتی تھی کہ وہ اس وقت کس جگہ پر ہے, وہ یہ نہیں سوچتی تھی کہ اس کو شیون کس گندے کام کے لیے استعمال کرتا ہے۔وہ تو بس یہ جانتی تھی کہ اس کی روح پاک ہے اور اس کا مالک اللہ ہے اور اللہ جس حال میں بھی رکھے اس کے آگے سجدہ کرنا لازم ہے شکوہ کرنے والے اور اپنی نصیب کو الازم دینے والے کبھی اس سکون کو محسوس نہیں کر سکتے جو تمنا کیا کرتی تھی۔یہی وجہ تھی کہ آج اللہ نے اس کی آزمائش ختم کر دی تھی۔

دران اب لڑکیوں کو تہہ خانے سے نکلنے کے بارے میں رہنمائی کر رہا تھا۔ان سب لڑکیوں کے لیے باہر چائنہ کی حفاظتی ٹیم آچکی تھی۔ایجنسی نے اپنی ٹیم کو مخفی رکھتے ہوئے, اس جگہ کی ساری معلومات ایک انجان ذرائع کے ذریعے چائنہ پولیس تک پہنچا دی تھی۔خبر پہنچتے ہی ان کی رسکیو فوج اس انجان جگہ میں قید ہوئی لڑکیوں کو بازیاب کروانے پہنچ گئی تھی۔

بعد ازاں مزید یہ بات پتہ چلی کہ یہ جیل صرف ان لڑکیوں سے ہی نہیں بہت سے لڑکوں اور بوڑھے لوگوں سے بھی بھری ہوئی تھی۔تہہ خانے کے اگلے خفیہ دروازے کے پیچھے ایک اور دردناک داستان رقم تھی۔یہاں

Kitab Nagri Special

مرد، کم سن بچے اور بوڑھے بھی قید تھے۔ بہت سے ایسے افراد جن کو یہاں قید میں برسوں بیت گئے تھے۔ وہ شیون کی فوج کے ہی باغی لوگ تھے جو شاید اس دلدل سے نکلنے کی کوشش کرتے پکڑے جاتے تھے اور ان کو لا کر یہاں قید کر دیا جاتا تھا۔

چینی حکام اور پورے ملک میں یہ خبر تیزی سے پھیل چکی تھی۔ چین اپنے ہی ملک میں موجود اس وحشت ناک اور بھیانک جگہ کی نشاندہی پر حیرت کا اظہار کر رہا تھا۔ ان کے مطابق وہ اس علاقے اور یہاں ہونے والی تمام کاروائیوں کے بارے میں بالکل بے خبر تھے۔ جہاں سب لوگ سامنے کے دروازے سے نکل رہے تھے۔ وہاں صرف تین لوگ تھے جو اس جگہ کے خفیہ راستے سے ہوتے ہوئے باہر نکل رہے تھے۔ دران، جویریہ اور زک کو لے کر ان کے خفیہ نقشے کے ذریعے یہاں سے باہر جا رہا تھا، جہاں ایجنسی کا ہیلی کاپٹر پہلے سے ان کے انتظار میں تھا ۔

چین کی پولیس نے آپریشن شروع کیا، اس عمارت کا مضبوط گیٹ ایک دھماکے سے توڑ دیا گیا اور بعد ازاں چینی پولیس کے مطابق اس خفیہ جگہ سے چونتیس ہزار سے زیادہ اغوا کار خواتین، مردوں اور کم سن بچوں کو مختلف جگہوں سے نکالا گیا۔ عہدیداروں نے بتایا کہ ان مغویوں کو جسم فروشی، جسم کے اعضا کی فروخت اور منشیات کی سمگلنگ کے لیے زبردستی استعمال کیا جاتا تھا۔ عجیب غریب اور جدید طرز پر تیار کی ہوئی اس جگہ سے بہت سی لاشیں بھی نکالی گئیں جس میں سے ایک لاش شیون کی بھی تھی جس کی شناخت کرنا بھی مشکل تھی۔

اس واقع کے بعد چینی وزارت نے اسمگلنگ کے خلاف اپنا سخت مؤقف اپنانے کا عزم کر لیا تھا۔ چین کی پولیس مکمل طور پر چوکنی ہو چکی تھی اور ایک خفیہ ذرائع سے موصول ہونے والی رپورٹ کے مطابق انہوں نے مزید

Kitab Nagri Special

3،195 اسمگلنگ گروہوں کے خلاف چھاپوں میں 8،660 مغوی بچوں اور 15،458 خواتین کو بھی بازیاب کرایا۔ بہت تجسس اور کھوج کے باوجود انہیں اس آدمی کے بارے میں کوئی معلومات نہیں مل سکی تھیں جس نے یہ سب کاروائی میں ان کی مدد کی تھی۔ لڑکیوں نے جس چہرے کے بارے میں بتایا دنیا میں ایسی شکل کا کوئی آدمی موجود نہیں تھا۔

بہت سی اغوا کار لڑکیوں کو شناخت کے بعد ان کے مطلوبہ ممالک میں بھجوا دیا گیا تھا۔ بہت سے بد حال قیدی ابھی بھی ہسپتالوں میں زیر علاج تھے۔ بہت سے بڑے نام جو اس سب کاموں میں ملوث تھے ان کے نام سامنے آنے پر ان کی گرفتاریاں بھی عمل میں لائی جا رہی تھیں۔

☆☆☆☆☆

دوپہر کے دو بجے، امریکہ ائیر پورٹ کی انتظار گاہ میں معمول کی گہما گہمی تھی۔ ارد گرد کی چہل پہل سے بے نیاز، وہ سر کو جھکائے انتظار گاہ میں لگی نشست پر براجمان تھا۔ تھکا سا چہرہ، بڑھی ہوئی شیو، وہ چند ماہ پہلے اسی ائیر پورٹ پر اترنے والا اسفند ہر گز نہیں تھا۔ اس کے پاؤں کے پاس نیچے پڑا اس کا سفری بیگ اس بات کی نشاندہی کر رہا تھا کہ وہ روانگی کے لئے یہاں موجود ہے۔ کھلے پائنچے والی سیاہ پینٹ پر کوٹ پہنے وہ افسردہ اور بے حال بیٹھا تھا۔

"اسفند۔ "

اس کے بالکل سامنے کھڑے ہو کر اسے کسی نے پکارا تھا۔ اسفند نے موندیں آنکھیں کھولیں۔ سفید دودھیا پاؤں سرخ جوتوں میں مقید، سیاہ چمکتے فرش پر موجود تھے۔ کنزپار کر۔۔۔

www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

ہاں وہ کنزپار کر رہی تھی جو اس کے سامنے کھڑی تھی۔اسفند نے سرعت سے چہرہ اوپر اٹھایا,وہ سرخ لمبے کوٹ میں ملبوس,دلکش چہرے پر پریشانی سجائے کھڑی تھی۔نوین سے علیحدگی کے بعد دوسرے دن ہی وہ اس کے فلیٹ سے چلی گئی تھی اور آج پورے دو ماہ بعد اس کے سامنے کھڑی تھی اور اس کے چہرے کے تاثرات سے صاف ظاہر تھا کہ ان دو ماہ میں اس کی زندگی میں کتنی بھیانک تبدیلیاں آچکی تھیں ان کے بارے میں اسے آگاہی ہو چکی تھی۔

"اسفی تم نے مجھے کچھ بتایا کیوں نہیں؟میں تمہیں پورے دو ماہ سے تلاش کر رہی ہوں اور آج تمھارے آفس کے ہی ایک آدمی سے سب پتا چلا۔ "

"وہ میں۔۔۔۔۔ "

اسفند نے بیچارگی سے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے کہ وہ غصے سے گھورتی ہوئی اس کے ساتھ والی نشست پر براجمان ہوئی۔

"مانا نوین سے علیحدگی کے بعد ہمارا کوئی رشتہ نہیں رہا تھا لیکن اتنے دن ہم ساتھ رہے دوست جیسا ناطہ تو تھا نہ۔تمہارے ساتھ اتنا کچھ ہو گیا اور تم نے مجھے بتانا تک گوارا نہیں کیا اور اب چپ چاپ بنا بتائے پاکستان جا رہے ہو ۔ "

"آپ کا شکوہ بجا ہے لیکن جب خونی رشتے ہی کھوکھلے نکل آئیں تو دوست اس چھاج کی طرح لگتے ہیں جسے دودھ کا جلا پھونک کر پیتا ہے۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

اسفند نے پھیکی سی مسکراہٹ سجائے معنی خیز جملہ اچھالا تو وہ الجھ کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

"مطلب میں سمجھی نہیں۔ "

"میری جاب ختم ہونے اور جیل جانے کے پیچھے نوین بھائی کا ہاتھ تھا۔ "

"کیا " !

"جی بالکل یہ سچ ہے۔ آپکی طلاق کے بعد اور ان کی حقیقت پتا چلنے کے بعد مجھ سے رہا نہیں گیا۔ میں ان سے ملنے اور انہیں سمجھانے گیا۔ "

"اوہ تم نے یہ سب کیوں کیا؟ "

کنز کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہوا۔

"کیوں نہ جاتا۔ وہ میرے چچازاد بھائی ہیں۔ میں نے انہیں بتادیا کہ مجھے سب پتا چل گیا ہے اور ان کو کہا کہ وہ یہ سب چھوڑ دیں ورنہ میں پاکستان سب کو بتادوں گا۔ "

اسفند نے تھوک نگلا۔ کنز سانس روکے بے یقینی سے اس کی بات سن رہی تھی۔

"میں ان کو یہ دھمکی دے کر واپس آگیا لیکن نہیں جانتا تھا کہ ان کے اثر ورسوخ اتنے کمزور نہیں ہیں۔ جب میں اگلے دن آفس پہنچا تو مجھ پر آفس میں کرپشن کا بہت بڑا الزام لگ چکا تھا۔ میرے آفسر نے مجھے جیل میں ڈال دیا۔ "

Kitab Nagri Special

کنز نے بے ساختہ تاسف سے منہ پر ہاتھ رکھا۔

"دو ماہ جیل کاٹنے کے بعد میرے آفس کے ایک کولیگ کو مجھ پر رحم آیا وہ یہ سب جانتا تھا کہ مجھے پھنسایا گیا ہے اس نے وہاں سے میری بیل کروائی۔ میں اس کے بعد پھر سے نوین بھائی کے پاس گیا۔

مجھے امید تھی کہ وہ میری مدد کریں گے لیکن انہوں نے صاف انکار کر دیا اور مزید کہا کہ تم اگر میرے بارے میں کسی کو بھی پاکستان میں بتاؤ گے تو میں انہیں بتا دوں گا کہ تم خود کتنا ذلیل ہو کر جاب سے نکالے گئے ہو اور اب یہ سب تم فقط مجھے بدنام کرنے کے لیے جھوٹ بول رہے ہو۔ تمھارا ویزا ختم ہو رہا ہے اب چپ چاپ پاکستان لوٹ جاؤ۔ ورنہ اب کی بار تمھاری بیل بھی نہیں ہونے دوں گا۔ "

اسفند کے لبوں پر درد بھری مسکراہٹ ابھری۔

"وہیں مجھے پتہ چلا کہ مجھے جیل پہنچانے والا اور اب میری بیل کروانے والا کوئی اور نہیں میرا ہی چچازاد بھائی نوین ہی ہے جو اب پاکستان میں سب سے اپنا رشتہ ختم کر چکا ہے۔ پاکستان میں بنائی گئ اتنی جائیداد اور وہاں اس کے انتظار میں آنکھیں بچھائے رشتوں سے اسے کوئی سروکار نہیں رہا۔"

اسفند نے بات ختم کی اور پھر سے سر جھکا لیا۔ کنز اس کے ساتھ بالکل ساکن بیٹھی تھی۔

"تم پاکستان نہیں جاؤ گے۔ "

کنز نے سپاٹ چہرے کے ساتھ کہا تو اسفند نے چونک جھکا سر اوپر اٹھایا۔ بغور کنز کے چہرے کی طرف دیکھا۔ وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبی تھی۔

Kitab Nagri Special

"لیکن یہ ممکن نہیں ہے۔ میں اگر یہاں رک بھی جاتا ہوں تب بھی۔۔ "

"تم مجھ سے شادی کرلو۔ "

وہ ہنوز سپاٹ لہجے میں سامنے غیر مرئی نقطے پر نگاہ جمائے بیٹھی کہہ رہی تھی۔

"کیا " !

اسفند نے حیرت سے پوری آنکھیں کھولیں۔ کنز نے پر سکون انداز میں چہرے کارخ اس کی طرف پھیرا۔

"ہاں تم مجھ سے شادی کرلو۔ یہاں مستقل ہونے کے لیے تمہیں کسی سے تو شادی کرنی پڑے گی تو مجھ سے کرلو ۔ "

"لیکن۔۔۔۔مہ۔۔میں۔ "

"نوین خود کو سمجھتا کیا ہے۔ تم ہر گز پاکستان نہیں جاؤ گے۔ میں اسے دکھاؤں گی کہ رشتے کیا ہوتے ہیں۔ چلو میرے ساتھ, تمہیں ڈرنے کی ہر گز ضرورت نہیں ہے۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ ایک دم سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا وہ کسی بدلے کی آگ میں جل رہی ہو۔

"نہ۔۔نہیں کنز۔۔۔ "

"چپ بالکل چپ۔ اٹھو ابھی فوراً۔ "

Kitab Nagri Special

اسفند کے تذبذب پر اس نے گھور کر دیکھا اور پھر اس کے بازو کو کھینچتے ہوئے وہاں سے اٹھا دیا۔ وہ بے بسی سے سفری بیگ کو اٹھاتا ہوا اس کے سنگ واپس چل دیا۔ ائیر پورٹ پر پاکستان روانگی کی پرواز کے بارے میں اناؤنسمنٹ ہو رہی تھی اور وہ کنز پار کر کے ہمراہ ائیر پورٹ سے باہر جا رہا تھا۔

☆☆☆☆

رات کے اندھیرے اس پہاڑی علاقے کے مضافات کو مکمل طور پر اپنی لپیٹ میں لے چکے تھے۔ پہاڑوں کی اونچائی پر جلتی یہ روشنیاں یہاں موجود خوبصورت ریزورٹس کی تھیں۔

انہی ریزروٹ میں سے ایک ریزورٹ کے لکڑی کے بنے شفاف فرش پر ہلکے جامنی رنگ کی پوشش والے کاؤچ پر براجمان دران سر جھکائے موبائل سکرین کو اوپر نیچے اچھال رہا تھا۔ وہ لوگ اس وقت چین کے ہی ایک پہاڑی علاقے میں بنے ریزروٹ میں موجود تھے۔

ایجینسی نے تینوں کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں پہنچایا تھا۔ صبح سے رات تک وہ زک کے ساتھ لیپ ٹاپ پر کام کرتا رہا جبکہ جویریہ ریزورٹ میں موجود کمرے میں سوتی رہی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سو کر باہر آئی تو وہ دونوں ویسے ہی مصروف تھے۔ وہ جو کچھ دور صوفے پر آ کر بیٹھی گئ۔ بظاہر تو نگاہیں ٹی وی سکرین پر جمی تھیں لیکن کان مسلسل دران اور زک کی باتوں پر لگے تھے۔

Kitab Nagri Special

دران زک سے اسے پاکستان بھجوانے کے متعلق بات کر رہا تھا۔دران کی اس بات پر اس کا دل ڈوب گیا۔کچھ دیر اور باتیں کرنے کے بعد زک گڈ نائیٹ کہتا ہوا ریزورٹ سے باہر نکل گیا۔ایجنسی نے اس کے لیے الگ ریزورٹ بک کروایا تھا۔

زک کے کمرے سے باہر جاتے ہی وہ حواس باختہ سی دران کے پاس آ کھڑی ہوئی۔اُسی نیلی فراک کو زیب تن کئے اور سرخ شال کو کندھوں پر لپیٹے سارا دن سوئی ہوئی سوزش زدہ آنکھیں لئے ,وہ دران کی آخری بات پر پریشان ہو گئی تھی۔

"دران مجھے پاکستان کیوں بھیج رہے ہیں؟مجھے نہیں جانا ہے پاکستان۔ "

جویریہ کی اچانک آنے والی آواز پر اس نے موبائل پر سے نگاہیں اوپر اٹھائیں۔وہ اس کے سر پر پریشان چہرہ لئے کھڑی تھی۔اچھا تو اس نے سب سن لیا۔

"ہمیشہ کے لیے تھوڑی بھیج رہا ہوں۔بس کچھ مسائل ہیں وہ حل ہو جائیں پھر میں خود لینے آ جاؤں گا۔فکر مت کرو وہاں تمہارے رہنے کا مکمل انتظام ہے۔"

"کیا مسائل ہیں ایسے جو مجھے خود سے اتنا دور بھیج رہے ہیں۔ "

غصے میں رعب سے کہتی برجستہ وہ اتنی بے تابی ظاہر کر گی کہ دران کی سنجیدگی ایکدم سے شوخی میں تبدیل ہوئی ۔ہاں یہ پچھلے ایک دن میں ان کے درمیان ساری غلط فہمیاں دور ہو چکی تھیں لیکن وہ بیوی تھی ایسی بیوی جس کو اس کی بے پناہ محبت پر یقین ہو کر بھی نہیں تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

وہ موبائل کو سامنے میز پر رکھے, مسکراہٹ دباتے ہوئے کھڑا ہوا جبکہ وہ خفگی اور پریشانی چہرے پر رقم کئے اب بھی اسے گھورنے میں مصروف تھی۔

"ویسے میں نے سنا ہے کہ بیویاں ہمیشہ میکے جانے کے لئے بے تاب ہوتی ہیں۔ تم تو واقعی سب سے الگ ہی نکلیں۔ "

"میں آپ سے مسائل کے بارے میں پوچھ رہی ہوں۔ ایسے کیا مسائل ہیں جو مجھے یوں خود سے الگ کر رہے ہیں؟ "

دران کی شوخی پر اس کے غصے میں رتی بھر بھی فرق نہیں آیا تھا۔ دران نے بغور اس کے خفا چہرے کو دیکھا اور پھر گہری سانس خارج کرتے ہوئے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے سنجیدگی سے گویا ہوا۔

"برھان کو ہاروی اور بروس نے اغوا کر لیا ہے۔ وہ دونوں خود بھی غائب ہیں۔ سبرینا سمیت سب گھر والے بہت پریشان ہیں۔ "

دران کی بات پر اس کی خفگی ایکدم سے ہوا ہوئی اور چہرے پر پریشانی پھیل گئی۔ برھان, ہاروی اور بروس کی تمام سازش کے بارے میں وہ اسے سب بتا چکا تھا۔ اس نے دران سے برھان کو سبرینا کی خاطر معاف کر دینے کا وعدہ بھی لے لیا تھا لیکن اب یہ خبر پریشان کن تھی۔

"اوہ۔ اب کیا ہو گا؟ "

Kitab Nagri Special

"کچھ نہیں وہ لوگ زیادہ دیر چھپ نہیں سکیں گے۔ جس طرح چائنہ پولیس کو خفیہ رپورٹ جاری کی گئی ہے اس طرح امریکہ میں بھی جاری کر دی گئی ہے۔ جس میں ہاروی پروڈکشن کا نام سب سے اوپر ہے۔ امریکہ پولیس انہیں پاتال سے بھی کھوج نکالے گی۔ "

دران نے لب بھینچے متوازن لہجے میں وضاحت دی۔ وہ اب بھی پریشان کھڑی تھی۔

"بس مجھے برھان کو گرفتاری سے بچانا ہو گا۔ میں یہ چاہتا ہوں اس سب میں تمھارا نام کہیں نہ آئے, اس لئے تمہیں کچھ عرصے کے لیے سب سے دور پاکستان رہنا ہو گا۔ "

دران کی آخری بات پر اس کے چہرے پر اداسی پھر سے سائے پھیلانے لگی۔ اس اداسی میں انگنت وسوسے اور بے یقینی کی جھلک صاف واضح تھی۔ دران نے چند سکینڈ گہری نگاہوں سے اس کے چہرے کے تاثرات کو دیکھا۔ اس کی سوچ کو پرکھنے میں ناکام ہوا تو سر جھٹک کر آہستگی سے اس کے سینے پر بندھے ہاتھوں کو کھولتے ہوئے اپنے ہاتھ میں لیا۔

"تمھارے چہرے پر یہ بے یقینی مجھے بہت تکلیف دیتی ہے۔"

بہت نرم اور اپنائیت بھرا لہجہ تھا۔ وہ تو جیسے اس کے چھونے پر بکھر گئی تھی۔

"آپ مجھے چھوڑ تو نہیں رہے؟ "

اف۔۔۔ اف۔۔۔ آنسوؤں میں روندھائی بھاری آواز تھی اور پھر ٹپ ٹپ آنسو اس کی موٹی آنکھوں سے گر کر گال بھگونے لگے۔ دران نے تڑپ کر اسے قریب کیا۔ وہ تو بے جان ہو رہی تھی۔ کیا سچ میں وہ یہ سمجھ رہی تھی کہ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

سب مقصد پورا ہونے کے بعد وہ اسے چھوڑ رہا ہے۔اف۔۔ایک تو اس کی سوچ وہ جان نہیں پاتا تھا۔پتا نہیں اب وہ کیا غلط غلط سوچ رہی تھی۔

"جویریہ۔۔۔ "

اس کے ہاتھوں کو چھوڑ کر محبت سے اس کے چہرے کو اپنی دونوں مضبوط ہتھلیوں میں بھر لیا۔

"نہیں ہر گز نہیں۔ میں تمہیں کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔ میں نے تو ایجینسی کو بھی ہمارے رشتے کے بارے میں بتادیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ انہوں نے مجھے تمہیں سب بتانے کی اجازت دے دی تھی۔ "

وہ محبت سے اسے سمجھا رہا تھا لیکن وہاں تو کسی بھی صفائی کا جیسے کوئی اثر نہیں تھا۔رونے کی رفتار مزید تیز ہو چکی تھی۔وہ مضبوط اعصاب کی مالک لڑکی اس کی محبت میں کتنی کمزور تھی۔

آنکھیں میچ کر مسلسل آنسو بہاتی نمکین سے حسن کی مالک,اس کی محبت اس کے جذبات کی واحد حق دار تھی۔اس کی لانبی پلکیں آنسوؤں سے تر تھیں۔گھنگرالے بالوں کی چند لٹیں چہرے کے گرد کانوں سے نیچے گردن کی ہڈی کو چھو رہی تھیں۔وہ اسے کھونے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔اس کے سب غموں کو خود میں سمیٹ لینے والی,اس کے روم روم میں محبت کے جذبات بھر دینے والی,عزیز جان تھی وہ۔دران نے بے اختیار اپنے چہرے کو اس کے چہرے کے قریب کیا۔

"لگتا ہے تمہیں ایسے یقین نہیں آئے گا۔کوئی اور طریقہ آزمانہ چاہیے۔ "

Kitab Nagri Special

دران کی شوخ مگر خمار آلودہ آواز پر اس نے بھیگی پلکیں بے یقینی سے اوپر اٹھائیں۔وہ چہرہ اس کے چہرے کے بہت قریب کئیے ہوئے تھا۔آنکھیں جیسے ہی اٹھیں اس کی نگاہوں سے جا ملیں جہاں سر اٹھاتے انگنت جذبے اس کو سمٹنے پر مجبور کر گئے۔دران کا یہ روپ اس کی آنکھوں میں جذبات کی گہرائی وہ رونا بھول گئی۔

"تمہیں اس رشتے کی سچائی اور محبت کی سچائی پر یقین دلانے کے لئے اب بس وہی طریقہ استعمال کرنا ہوگا۔چاہتا تو یہ تھا جب تم پاکستان سے آؤ گی تب لیکن اب مجبوری بن گئ ہے۔ "

دران نے اس کی کھلی آنکھوں میں محبت سے جھانکتے ہوئے معنی خیز جملہ ادا کیا تو وہ جھینپ کر نگاہیں جھکا گئی۔اب پلکیں گالوں پر لرز رہی تھیں,دل سینے میں دھڑک رہا تھا اور ریڑھ کی ہڈی میں عجیب سا ارتعاش نیچے سے اوپر اور اوپر سے نیچے سفر طے کرنے لگا۔

دران نے آہستگی سے اس کا چہرہ چھوڑ کر کمر کے گرد بازو حائل کئے قریب کیا تو وہ سمٹ کر چھوئی موئی ہو گئ۔ نگاہیں اب بھی جھکی تھیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پوچھو گی نہیں وہ طریقہ کیا ہے؟ "

دران کی سرگوشی پر چہرے پر اڑتی ہوائیاں مزید گہری ہوئیں۔وہ تو جیسے اس کے ہر انداز سے محظوظ ہو رہا تھا یا پھر خود ہوش سے مفلوج تھا۔

"پوچھو؟ "

Kitab Nagri Special

دران نے کان کی لو کو چھوتے ہوئے رعب سے کہا تو وہ بے ساختہ اکھڑتی سانسوں میں فرمابرداری سے سوال دہرا گئی۔

"کیا ہے وہ طریقہ؟ "

بمشکل حلق سے آواز نکلی۔ وہ جو بے خود ہو رہا تھا اس کے سوال پر خود ہی خجل ہو گیا۔ مبہم مسکراہٹ نے لبوں کو گھیراؤ کیا۔ اس کی کمر سے گرفت ختم ہوئی اور چند قدم پیچھے ہوا۔

وہ جو اس لمحے کے طلسم میں یاقوت ناسفتہ کی مانند سرخ کھڑی تھی دران کے یوں خاموش ہونے اور پیچھے ہونے پر سراسیمگی سے لرزتیں پلکیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔ وہ نچلے لب کو دانتوں میں دبائے اس لمحے کی گدگدی پر خود بھی شرما رہا تھا۔

جویریہ کے دیکھتے ہی خجل ہوتے ہوئے جلدی سے پیشانی سہلائی انداز ایسا تھا جیسے کچھ بھی سجھائی نہ دے رہا ہو۔ وہ رونا بھولے اب مجسم ہوئی اس لمحے میں قید تھی جس کا سحر وہ کچھ دیر پہلے پھونک چکا تھا اور اب خود ہی شرما رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

چند سکینڈ گزرنے کے بعد جویریہ نے جیسے ہی قدم پلٹنے کے لیے آگے بڑھائے دران کے ہاتھ کی گرفت اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھامے قدم روک چکی تھی۔ وہ جس کو دل برسوں پہلے دے دیا تھا آج اس حسین رشتے کی شروعات میں اسے کیسے روک دیتی یا کیونکر خفگی میں گنوا دیتی۔ وہ ایسی گستاخ ہوتی بھی تو اس کی قربت کے آگے ایک نہ چلتی وہ دران تھا۔

Kitab Nagri Special

نیلگوں پردوں والی کھڑکی کے کھلے پٹ سیاہ رات کی آغوش میں چاندی سے چمکتے چاند کا منظر دکھا رہے تھے۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے آسمان پر یہ چاند بھی کمرے کے منظر کو دیکھ کر شرما کر مسکرا رہا ہو۔

☆☆☆☆

بیورلی ہلز میں رات کے اس آخری پہر میں بھی این لا سینیگا بلوڈ ایپٹ کی اس عمارت کے بہت سے اپارٹمنٹس جگمگا رہے تھے۔ انہی بیش قیمت شیشے کی طرح چمکتے اپارٹمنٹس میں سے ایک اپارٹمنٹ اس وقت دو نفوس کتنے گھنٹوں سے ایک ہی حالت میں براجمان تھے۔

جیسیکا انل کے سامنے والے صوفے پر دم سادھے ,ہمہ تن گوش بیٹھی تھی اور انل اس کو دران کے متعلق بتا رہا تھا۔ اس کے خواب توڑ رہا تھا۔ وہ خواب جو ایک ہفتے سے اس کی آنکھیں جاگتے ہوئے بھی دیکھ رہی تھیں۔

اس نے جو کچھ بھی سوچا تھا واقعی ہی پس پشت کہانی بہت مختلف تھی۔ انل کوئی اس کا خفیہ چاہنے والا شہزادہ نہیں تھا۔ وہ تو بس کسی کے کہنے پر یہ سب کر رہا تھا۔ لاؤنج کی خاموشی میں انل کی گھمبیر آواز گونج رہی تھی۔

"دران اپنی ماں سے اپنی محرمیوں کے بارے میں سوال کرنا چاہتا تھا۔ ان سے پوچھنا چاہتا تھا کہ اسے یوں چھوڑ دینے کی آخر کیا وجہ تھی؟ پاکستان سے اپنے انکل کی جائیداد کے کاغذات کے ساتھ اسے اپنی ماں کے بارے میں جو تھوڑی بہت معلومات ملیں اسی پر یہاں آ کر ان کی تلاش شروع کر دی۔ "

Kitab Nagri Special

جیسیکا بار بار نگاہ اٹھاتی اس کی طرف دیکھتی اور پھر جھکا لیتی۔ اس کے بولنے کے لیے کچھ بھی نہیں بچا تھا، تب سے لے کر اب تک صرف انل ہی بول رہا تھا۔

"ایک سال کی انتھک محنت کے بعد جب تم لوگ اسے ملے تو تم لوگوں کے حالات اور اپنی ماں کی صحت دیکھ کر اس نے اسطرح چھپ کر مدد کرنے کا فیصلہ کر لیا۔"

جیسیکا کی نگاہوں میں بیتے ہوئے پلوں کے سارے منظر گھوم گئے۔ وہ حالات واقعی ہی اس کی زندگی کے مشکل ترین اور دردناک حالات تھے۔

کنز کی حالت بر تر سے بر تر ہو چکی تھی۔ اس کے پاس نہ تو اس کی دوا کے لئے پیسے تھے اور نہ ہی نشے کے لئے۔ ایک کمرے کا چھوٹا سا اپارٹمنٹ تھا جسکا کرایہ لینے کے لئے روز مالک ان کے گھر کے چکر لگاتا اور بد تمیزی کرتا تھا۔ تب اچانک سے سب بدل گیا تھا۔ اس کی ملازمت ہو گئی تھی اسے پیسے ملنے لگے تھے۔ پرانی باتیں یاد کرتے ہوئے اس کی آنکھوں کی پتلیوں میں بھی آنسو جھلملانے لگے۔ انل متواتر بول رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تمھاری بیکری میں جاب، تمھاری ماں کے ہسپتال میں علاج سے لے کر تمھیں ہر ماہ پیسے بھجوانے تک، سب دران کرتا رہا ہے۔ "

وہ ہلکا سا چونکی تھی۔ ہاں وہ اتنی بڑی بیکری میں اپنی ملازمت ہو جانے پر حیران تو بہت ہوئی تھی لیکن یہ سوچ کر خاموش ہو گئی تھی کہ وہ ملازمت کے لیے اتنی جگہوں پر درخواست بھیج چکی ہے شاید کسی نے بیورلی ہلز میں اس کی درخواست منتقل کر دی ہو گی۔

Kitab Nagri Special

"اس دن کیفے میں بھی ہم دونوں وہاں موجود تھے اور تمہیں اس لڑکے سے بچانے کے لئے مجھے دران نے ہی کہا تھا۔ "

انل کی بات پر جیسیکا نے گہرا سانس لیا۔ اچھا تو وہ سب بھی انل دران کے کہنے پر ہی کر تا رہا تھا۔ پتا نہیں سب کچھ جاننے کے بعد بھی دل میں انل کے لیے پنپتے جذبات تبدیل نہیں ہوئے تھے۔ سامنے بیٹھا یہ شخص اب بھی دل دھڑکنے کا سبب کیوں لگ رہا تھا۔ انجانے میں ہی سہی لیکن وہ اس سے محبت کرنے لگی تھی۔

آہ لیکن سامنے بیٹھا یہ شخص۔۔۔وہ کتنے آرام سے کہہ گیا کہ وہ اس سے محبت نہیں کرتا ہے۔

"دیکھو مجھے نہیں پتا کہ تم اب دران کے بارے میں کیا سوچ رہی ہو۔ لیکن یہ سچ ہے کہ وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے۔ اس کی ماں نے ایک سال بعد ہی باپ کے سپرد کر دیا, باپ نے اپنا پیار تو کیا نام تک نہیں دیا۔ یہاں آیا تو پتا چلا کہ تم اس کی بہن ہو, تمہیں بیکری کے شیشے سے پار گھنٹوں بیٹھ کر دیکھتا تھا۔ تمھاری ضرورت کی ہر چیز تمہیں دستیاب رہے اور کوئی پریشانی نہ ہو اس لئے تمہیں ہر ماہ پیسے بھیجتا تھا۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھے ان سے ملنا ہے۔ "

جیسیکا نے اچانک اس کی بات کاٹی تو وہ دفعتاً خاموش ہوا اور پھر چند سیکنڈ کی خاموشی کے بعد مضطرب لہجے میں گویا ہوا۔

"جسیی میں یہ سب کچھ۔۔۔جو تمہیں بتا رہا ہوں۔ دران اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا ہے۔ دراصل اس نے مجھے تمہیں کچھ بھی بتانے سے منع کر رکھا تھا۔ وہ ابھی تمہیں اس بارے میں کچھ بھی نہیں بتانا چاہتا تھا۔

Kitab Nagri Special

دراصل وہ تمہیں باقی رشتوں کی طرح کھونا نہیں چاہتا,اسے یہ لگتا ہے جس بھی رشتے کو اس کے بارے میں پتا چلتا ہے وہ اس سے دور ہو جاتا ہے۔ "

انل نے دلگیر لہجے میں وضاحت دی اور پھر التجائی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

"تم وعدہ کرو تم ابھی اسے کچھ نہیں بتاؤ گی۔"

انل کے التجائی لہجے پر وہ سنجیدگی سے سر ہلاتے ہوئے ایک دم اپنی جگہ سے اٹھی۔ سرعت سے صوفے کے بازو پر پڑا اپنا کوٹ اٹھایا اور آستین چڑھانے لگی۔انل نے حیرانگی سے بھنویں سکیڑیں اور صوفے کی پشت سے ٹیک ہٹاتا آگے ہوا۔

"کہاں جا رہی ہو؟ "

"جہاں سے آئی تھی۔ "

بہت مختصر اور روکھا جواب تھا۔وہ بے تاثر چہرے کے ساتھ اب اپنے کندھے پر بیگ کو لٹکا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"رات بہت ہو گئی ہے۔ صبح چلی جانا۔ "

انل اس کی بے رخی اچھے سے محسوس کر گیا تھا۔ہاتھوں پر وزن ڈالتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھا۔

"نہیں صبح بہت دیر ہو جائے گی۔مجھے بیکری وقت پر پہنچنا ہے۔ "

"یہاں سے بیکری زیادہ نزدیک ہے۔ "

Kitab Nagri Special

"مجھے میرے گھر جانا ہے۔ "

اب کی بار اس کے لہجے میں سختی در آئی تھی۔ وہ انل سے نظریں نہیں ملا رہی تھی۔ یہاں رکنا اب محال تھا۔ کل تک جس اپارٹمنٹ میں وہ بڑے حق سے دندناتی اس غلطی فہمی پر گھستی تھی کہ انل اسے دل و جان سے چاہتا ہے لیکن اب یہ پتا چلنے پر کہ دل و جان کیا وہ تو اسے چاہتا ہی نہیں ہے۔ اندر کچھ چیخ رہا تھا۔ وہ رونا چاہتی تھی۔ چیخ چیخ کر رونا چاہتی تھی۔ اتنے برسوں بعد ایک احساس نے اسے خوشی دی لیکن اب اس احساس کے ٹوٹنے کی کرچیاں سینے میں پیوست ہو کر اس کا دم گھوٹنے لگی تھیں۔

"رکو جانا بہت ہی ضروری ہے تو میں چھوڑ آتا ہوں۔ "

"چھوڑ دیا ہے تم نے۔ "

سپاٹ لہجے میں کہتی وہ تیز تیز قدم داخلی دروازے کی طرف بڑھا چکی تھی۔ انل جو اس کے آخری جملے کی چبھن کو محسوس کرتا ہوا وہاں جامد کھڑا تھا تیزی سے ایک طرف رکھا اوپری کوٹ اُٹھاتا اس کے پیچھے بھاگا۔ اتنی رات کو وہ اسے کسی صورت بھی اکیلے جانے نہیں دے سکتا تھا۔ پتا نہیں کیوں اس لمحے وہ اس کے لیے یہ سب در ان کی بہن ہونے کے ناطے نہیں کر رہا تھا کچھ اور تھا لیکن کیا تھا؟ وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔

☆☆☆☆

Kitab Nagri Special

لکڑی کے سیاہ دروازہ کے تالے کی باہر سے کھلنے کی آواز ابھری اور کمرے میں گونج اٹھی۔ پلنگ پر کمبل میں لپٹا وجود تھوڑا سا کسمسایا۔ کتنے گھنٹوں کی خاموشی کے بعد یہ آواز سنائی دی تھی۔ کلک کی آواز پر دروازہ کھلا اور ایک بیس, بائیس سال کے لگ بھگ لڑکا کھانے کے لوازمات کی ٹرالی گھسیٹتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔

یہ چھوٹا اور بالکل بند ڈربہ نما کمرہ تھا, جس میں ایک عدد پلنگ, لکڑی کی میز پر رکھی پانی کی بوتل اور ایک طرف باتھروم کموڈ کے علاوہ اور کچھ موجود نہیں تھا۔ جیسے ہی لڑکا ٹرالی کو گھسیٹتا ہوا آگے بڑھا۔ پلنگ پر لیٹا وجود ایک جھٹکے سے کمبل کو اپنے اوپر سے اُٹھاتا ہوا اٹھ بیٹھا۔

وہ برھان تھا۔ بکھرے بال اور پریشان حال چہرہ, وہ پچھلے دو دن سے اس کمرے میں قید تھا۔ ہاروی اور بروس نے اسے اچانک فلم کی شوٹنگ سے واپسی پر اٹھوا لیا تھا اور لا کر یہاں بند کر دیا تھا۔ وہ لوگ خود بھی یہیں چھپے ہوئے تھے۔

ہاروی کو دران پر پہلے سے ہی شک تھا کہ وہ عام انسان نہیں ہے اور اب جویریہ کے لئے اس نے جیسے سب کچھ تہس نہس کر دیا تھا, وہ گھبرا گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ دونوں یہاں چھپ تو گئے تھے لیکن یہ کافی نہیں تھا۔ انہیں اپنی حفاظت کے لئے کچھ اور اقدامات بھی کرنے تھے اور برھان کا اغوا اسی بات کے پیش نظر تھا۔

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں؟ آخر کو کیوں بند کر رکھا ہے مجھے یہاں؟ "

Kitab Nagri Special

پلنگ پر سے اٹھتا، وہ لڑکے پر چیخا تھا۔ اس نے کل سے کچھ کھایا بھی نہیں تھا۔ بھوک سے برا حال تھا لیکن اس وقت اسے اس قید کی وجہ جاننے میں زیادہ دلچسپی تھی۔ اس کا موبائل چھین لیا گیا تھا۔ کتنے گھنٹوں سے وہ بھوکا پیاسا یہاں بند تھا۔

لڑکا اس کی بات کا کوئی بھی جواب دیے بنا واپس پلٹنے لگا تو اس نے ایک جھٹکے سے اسے کندھے سے پکڑ کر اپنی طرف موڑا۔

" مجھے ہاروی اور بروس سے ملنا ہے۔ ان کو بلاؤ یہاں۔ مجھے کیوں قید کیا ہے یہاں؟ کوئی کچھ بتاتا کیوں نہیں۔ "

اب کی بار وہ اتنی زور سے چیخا تھا کہ سامنے کھڑے لڑکے نے آنکھیں میچ لیں اور اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا۔ ایک جھٹکے سے دروازہ کھلا اور بروس تلملاتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔ برھان کے ہاتھ کی گرفت لڑکے کے کندھے پر سے ڈھیلی ہوئی اور وہ سرعت سے نگاہ اٹھائے پوری طرح بروس کی طرف متوجہ ہوا۔

"چیخ کیوں رہے ہو؟ "

" مجھے یہاں کیوں بند کر رکھا ہے۔ کیا یہ صلہ ہے تم لوگوں کی مدد کا؟ "

برھان نے پیشانی پر بل ڈالے شکوہ کیا۔ بروس نے لڑکے کو جانے کا اشارہ کیا اور خود پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اسے غصے سے گھورتا ہوا آگے بڑھا۔

Kitab Nagri Special

"بکواس بند کرو اپنی۔ تم نے ہماری کوئی مدد نہیں کی ہے بلکہ اپنے بھائی کی مدد کی ہے۔ بیوقوف سمجھ رکھا ہے کیا ہمیں؟"

بروس کی بات پر برہان نے حیرانگی سے بھنویں سکیڑ کر آنکھیں پھیلائیں۔

"مطلب؟ یہ۔۔۔ یہ کیا کہہ رہے ہو؟ میں اس کی مدد کیوں کروں گا؟ ایک منٹ۔۔۔۔ "

برہان نے ذہن پر زور ڈالتے ہوئے ہاتھ کھڑا کیا۔

"لڑکی تم لوگوں کو مل گئی۔ سب کام اچھے سے ہو گیا پھر ایسا کیسے کہہ سکتے ہو اور مجھ پر الزام کیوں لگا رہے ہو؟ "

"الزام۔ یہ الزام نہیں ہے۔ تم نے ہماری کوئی مدد نہیں کی بلکہ ہماری پیٹھ میں چھرا گھونپ دیا۔ دران نے اور تم نے مل کر ہمارے ساتھ گیم کھیلا اور اب پولیس جگہ جگہ ہمیں تلاش کر رہی ہے۔ "

بروس کا چہرہ پریشانی کی عکاسی کر رہا تھا۔ برہان اسے پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ اس کی باتیں سمجھ میں آنے تک وہ اور الجھ گیا۔

"ک۔۔ کیا مطلب؟ "

"مطلب یہ کہ دران نے شیون کو مار دیا ہے۔ ہمارے گروہ سے جڑے ہر بندے کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ہمارا سارا نظام تباہ ہو گیا ہے۔ اب ہمارا کیریئر تو ایک طرف ہماری باقی کی زندگی تک خطرے میں ہے۔ "

Kitab Nagri Special

"در۔۔۔ دران۔ ن۔ ن۔ نے کیا یہ سب ! ل۔۔ لیکن میں کچھ نہیں جانتا اس بارے میں اور میں نے اس کی کوئی مدد نہیں کی ہے۔ تم لوگ مجھے یوں مورد الزام نہیں ٹھہرا سکتے ہو۔ مجھے جانے دو یہاں سے میری بیوی اور والدین پریشان ہو رہے ہوں گے۔ "

برھان نے ضبط سے لال ہوتے چہرے کے ساتھ کہا اور چند قدم آگے بڑھا۔

"نہیں تم نہیں جا سکتے اور ہم تمہیں تب تک نہیں چھوڑیں گے, جب تک دران گرفتاری کی فہرست میں سے ہمارے نام کو تلف نہیں کرواتا۔ "

بروس کا لہجہ دوٹوک تھا۔ برھان کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ وہ لوگ عام لوگ نہیں تھے۔ جس کام کو وہ معمولی سمجھ کر لالچ میں آ گیا تھا اب اندازہ ہو رہا تھا وہ سب کتنے خطرناک تھے اور وہ کہاں پھنس چکا ہے۔

"دران۔ ن۔ ن۔۔۔ دران ایسا کیوں کرے گا؟ وہ میرے لئے کچھ بھی نہیں کرے گا۔ تم لوگ پاگل ہو گئے ہو کیا؟ تم لوگوں نے جو کہا میں نے کیا اس کے بدلے میں تم لوگوں نے مجھے فلم دی بس ہمارا ساتھ یہیں تک تھا۔ تم لوگوں کی اب اگلی کہانی کیا ہے؟ میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا اور نہ مجھے جاننے میں دلچسپی ہے۔ مجھے یہاں سے جانا ہے بس۔ "

برھان ناک کو بھینچے تیزی سے آگے بڑھا ہی تھا کہ بروس کے جھٹکے نے اسے لڑکھڑا کر رکنے پر مجبور کر دیا۔

Kitab Nagri Special

"چپ چاپ وہاں بیٹھو سمجھے اور دران کو تمھارے لئے یہ سب کرنا ہی ہوگا, نہیں تو ہمارے ساتھ تمہیں بھی ساری زندگی جیل کی ہوا کھانی ہوگی۔ سمجھے, چل اب لگا اپنی بیوی کو فون اور بول اس سے کہ دران سے کہے کہ وہ یہ سب کرے۔ "

بروس نے ایک جیب سے بندوق نکال کر اس پر تانی اور دوسرے ہاتھ سے عجیب وغریب سے موبائل کو ہتھیلی پر رکھ کر اس کے آگے کیا۔ چند سکینڈ تو وہ حیرت میں ڈوبا کھڑا بروس کی طرف دیکھتا رہا اور پھر کانپتے ہاتھوں سے بروس کی ہتھیلی پر سے موبائل اٹھالیا۔

دران کبھی اس کی مدد کے لئے نہیں آئے گا, الٹا دران کو یہ سب پتا چلا جائے گا کہ جویریہ کے اغوا میں وہ ملوث تھا ۔

اس کی پیشانی پر پسینے کے ننھے قطرے چمک رہے تھے, ہاتھ کانپ رہے تھے۔ وہ بہت برا پھنسا تھا۔ دوسری طرف دوسری ہی گھنٹی پر فون اٹھالیا گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆☆

دروازے پر بجتی مسلسل گھنٹی کے باعث وہ تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ رہی تھی۔ اسفند سے شادی کیئے اسے دو ہفتے ہو گئے تھے۔ اس نے اسفند کی مدد نہ صرف اس سے شادی کر کی تھی بلکہ اس کو اپنے ہی کیفے میں ملازمت بھی دلوا دی تھی اور اب وہ دونوں پچھلے دو ہفتوں سے ایک ہی فلیٹ میں رہ رہے تھے۔

آج چھٹی کا دن تھا۔ اسفند کچھ دیر پہلے ہی کسی کام سے گھر سے باہر گیا تھا۔

Kitab Nagri Special

اس کے جانے کے کچھ دیر بعد ہونے والی گھنٹی پر وہ یہی سمجھ رہی تھی کہ دروازے پر اسفند ہی ہے لمبے لمبے ڈگ بھرتی وہ دروازے پر پہنچی اور عجلت میں بنا پوچھے دروازہ کھول دیا۔دروازہ کھلتے ہی اسے ایک زور کا دھکا ملا۔وہ لڑکھڑا کر ایک طرف ہوئی۔گھر میں داخل ہونے والا نوین تھا۔غصے میں لال چہرہ شیو بڑھی ہوئی۔وہ ایک پل کے لئے ششدر رہوئی۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے نوین؟ "

وہ چیختی ہوئی پلٹی جبکہ نوین لاؤنج کے وسط میں کمر کے دونوں اطراف پر ہاتھ رکھے غصے میں لال پیلا کھڑا تھا۔

"بدتمیزی!اور تم جو کرتی پھر رہی ہو؟اسے کیا نام دوگی ہاں "

اسے نہ صرف اس فلیٹ کا پتا چلا تھا بلکہ یقیناً اس کی اور اسفند کی شادی کی خبر بھی ہو چکی تھی۔کنز نے گہری سانس لی اور چند قدم آگے بڑھ کر اس کے مقابل آ کھڑی ہوئی۔

"تم بھول رہے ہو شاید کہ تم مجھے چھوڑ چکے ہو۔رعب کس بات کا چلا رہے ہو۔میں تمھاری ملکیت نہیں ہوں اب۔ "

"ہاں چھوڑ دیا ہے لیکن کیا تم اس کی سزا کے طور پر مجھے جلانے کے لئے اور میری ضد میں آکر,میرے بھائی سے شادی کر لو گی۔ "

"میں نے اسفند سے تمہیں جلانے کے لئے یا ضد میں شادی نہیں کی ہے۔اس نے مشکل میں میری مدد کی تھی۔میں نے اس کی کر دی۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"میری ضد میں کی ہے میں جانتا ہوں۔ "

"تمھاری ضد میں کرنی ہوتی تو مارٹن سے کرتی جو آج بھی مجھ سے شادی کرنے کے لئے تیار ہے اور محبت کرتا ہے مجھ سے۔ "

"تم مارٹن سے مل رہی ہو! تم اس کے پاس کیوں گئی؟"

اب کی بار تو نوین کے غصے میں اضافہ ہو چکا تھا۔وہ دانت پیستا ہوا اس پر جھکا تھا۔

"کیا میں تمہیں جواب دہ ہوں؟ "

کنز نے غصے سے گھورتے ہوئے لب بھینچے۔

"تم ہو۔ "

"میں نہیں ہوں۔میں جس سے بھی ملوں جس سے بھی شادی کروں یہ اب تمھارا مسئلہ نہیں ہے نوین اور نہ ہونا چاہیے۔ "

"تم مارٹن کی نیت سے واقف ہو نہ؟ تم نے مجھے تو میری ایسی غلطی کی سزا دے دی جو میں نے انجانے میں بہک کر سرانجام دے دی اور خود مارٹن جیسے گھٹیا انسان سے ملنا جلنا شروع کر دیا۔ "

"تمہیں کیوں اتنی فکر ہے اب میری اور تم سے اچھا ہی ہے وہ بلکہ دنیا کا ہر مرد تم سے اچھا ہے۔ "

Kitab Nagri Special

کنز نے چہرے کو آگے کرتے ہوئے زہر خندہ لہجے میں اس پر تیر برسائے۔ وہ جھنجلا گیا تھا۔ حالت سے صاف ظاہر تھا کہ وہ اس کے بنا ٹوٹ چکا ہے لیکن اس محبت کو لے کر وہ کیا کرتی جب اسے احساس نہیں تھا اور اس کی خاطر وہ سب نہیں چھوڑ سکتا تھا جو وہ چاہتی تھی۔

"کنزی تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔ "

"کرتی تھی۔ اب نہیں کرتی۔ اب میں نفرت کرتی ہوں تم سے۔ "

نفرت کے لفظ پر اس کی کنپٹی کی رگیں تن گئی تھیں۔ اس نے ایک جھٹکے سے کنز کو اپنے قریب کیا اور اس کا گلا دبوچ لیا۔

"جھوٹ۔۔۔ بالکل جھوٹ بول رہی ہو۔ تم مجھ سے نفرت نہیں کر سکتی ہو۔ "

"نوین چھوڑو مجھے۔ مجھے درد ہو۔۔۔ رہ۔۔ رہا ہے۔ "

کنز کی گھٹتی آواز اور ہاتھ پاؤں مارنا ناکام جا رہا تھا۔ نوین غصے میں بھرا اس کی حالت سے بے خبر ہاتھ کی گرفت کو مضبوط کر رہا تھا جب اچانک دروازہ کھلا اور اسفند جو کسی کام سے واپس لوٹا تھا سامنے کا منظر دیکھ کر حیرت سے پل بھر کو ساکن ہوا پھر پاگلوں کی طرح بھاگتا ہوا دروازے سے لاؤنج تک پہنچا۔

"نوین بھائی یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟ "

قریب آ کر وہ نوین پر جھپٹ پڑا تھا۔ نوین نے ایک جھٹکے سے دور کیا۔ اسفند لڑکھڑا کر پھر سے آگے بڑھا اور اب کی بار زیادہ قوت سے اس کے بازو کو جھٹکا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"نوین بھائی چھوڑیں انہیں۔ "

نوین کے ہاتھ کی گرفت ڈھیلی پڑتے ہی کنز بری طرح لڑھک کر اسفند کے گلے لگی۔ وہ بری طرح کھانس رہی تھی جبکہ اسفند اس کی پشت سہلا رہا تھا۔ نوین آنکھیں چندھی کئیے اب سامنے کے منظر کو دیکھ رہا تھا۔

چند سکینڈ یونہی گزرے جب اچانک تالی بجنے کی آواز گونجی۔ اسفند نے چونک کر نگاہ اوپر اٹھائی۔

"اوہ۔۔۔خوب۔۔۔اب سمجھا میں سب۔ "

نوین تالی بجاتا استہزائیہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے ہوئے تھا۔

"تم ٹھیک کہہ رہی تھی کنزی۔ تم نے مجھے جلانے یا میری ضد میں شادی نہیں کی بلکہ محبت میں شادی کی ہے۔ دونوں کا اکٹھے میرے گھر سے نکلنا اور پھر ایک ساتھ رہنا۔ "

نوین انگشت کو ہوا میں دائیں بائیں جھلاتا طنزیہ لہجے کے ساتھ بات کرتا ہوا چند قدم آگے بڑھا۔ وہ دونوں ناسمجھی سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"واہ کیا منصوبہ تھا۔ داد دینی پڑے گی تم دونوں کو۔ "

نوین نے استہزائیہ لب باہر نکالے اور پھر غصے سے پھنکارتا ہوا اسفند کی طرف متوجہ ہوا۔

"اور تم۔۔۔ "

غصے سے انگلی اسفند کی طرف تانی جبکہ کنز اب سانس بحال کرتی ہوئی اسفند کے دائیں طرف کھڑی تھی۔

Kitab Nagri Special

" گھٹیا انسان تم تو میرے بھائی تھے۔ میری ہی بیوی پر گندی نظر رکھی۔ شرم نہیں آئی تمہیں۔ "

"نوین بھائی۔ غلط بات مت کریں ایسا کچھ بھی نہیں جیسا آپ سوچ رہے ہیں۔ "

اسفند نے تذبذب میں اپنی صفائی پیش کرنی چاہی لیکن وہاں معاملہ بہت سنگین ہو چکا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ نرمی سے نوین کو سمجھاتا ہوا آگے بڑھتا۔ نوین نے ایک دم سے جیب سے بندوق نکال کر اس پر تان دی۔

"اچھا کیسا ہے پھر بتاؤ۔ "

"نوین۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہو؟ "

کنزا ایک دم چیخ کر آگے ہوئی۔

"میں اسے مار دوں گا۔ "

نوین نے زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ ایک نگاہ کنز کی طرف دیکھا اور پھر جبڑے بھینچتا ہوا اسفند کی طرف متوجہ ہوا جو تاسف سے نوین کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"نوین نیچے کرو گن, گولی چل جائے گی۔ پاگل مت بنو۔ "

کنزا اور اونچی آواز میں چیخی تھی لیکن اس پر تو جیسے کوئی اثر نہیں تھا۔

"مار دوں گا میں اس کو۔ "

"ٹھیک ہے پہلے مجھے مارو پھر اسے مار و اور جاؤ "

Kitab Nagri Special

کنز ایک دم سے بازو پھیلاتی اسفند کے آگے کھڑی ہوئی۔ وہ غصے سے کانپ رہی تھی جبکہ اسفند اب بھی ساکن کھڑا تھا۔

ایک۔۔۔دو۔۔۔ تین۔۔۔۔سکینڈ

"تم۔۔۔ "

نوین نے غصے سے لب بھینچ کر بندوق نیچے کی اور جیب میں ڈال لی۔

"میری بات کان کھول کر سنو۔چپ چاپ پاکستان واپس لوٹ جاؤ نہیں تو اگلی بار گولی تم دونوں کو چیرتی ہوئی آگے جائے گی۔ "

نوین نے انگلی اسفند کی طرف کرتے ہوئے دھمکی دی اور پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کنز سرعت سے پلٹی اور اسفند سے لپٹ گئی۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسفند نے بے اختیاری میں اپنی بانہوں کا گھیرا اس کے گرد حائل کیا۔وہ اس وقت تکلیف میں تھی, بے تحاشہ تکلیف اور اسفند کا یوں اس کے گرد بانہوں کو حائل کر دینا جیسے جلتے اعصابوں پر مرحم کی طرح تھا۔

وہ تھکن سے چور تھی اور اسفند کا یہ شفقت بھرا ساتھ اسے تقویت بخش گیا۔ یہ کمزور لمحہ انہیں سب بھلا گیا تھا۔

رات کا پہر دھیرے سے سرکتے ہوئے دونوں کے بیچ وہ لمحہ لے آیا تھا جس کے بارے میں دونوں نہیں سوچا تھا۔ یہاں دلوں میں محبت نہیں تھی بس ایک رشتہ, ایک لمحہ یا پھر ایک دوسرے کی تکلیف کا احساس تھا۔

☆☆☆☆☆

Kitab Nagri Special

کراچی کا موسم گرم تھا لیکن ائیر کنڈیشن کمرے میں ماحول ٹھنڈا اور خوشگوار تھا۔ جویریہ نے آہستگی سے مسکراتے ہوئے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائی جبکہ سنانا کی کھنکتی ہنسی پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔

"مجھے تو اب ہنسی آ رہی ہے سوچ سوچ کر۔ یاد ہے جب پہلی دفعہ دران بھائی کو دیکھا تھا؟ بارش میں بھیگتے ہوئے اف۔۔۔ "

"ہاں وہ لمحہ کیسے بھول سکتی ہوں۔ "

وہ دلکش مسکراہٹ کو گہرا کر گئی۔ پاکستان پہنچے آج دوسرا دن تھا وہ سیدھا سنانا کے گھر آئی تھی۔ سنانا کا شوہر اس کا بھی کزن تھا اور وہ بہت اچھا انسان تھا۔ سنانا اپنے گھر میں بہت خوش تھی۔ اس کی بیٹی کے بعد اب ایک بیٹا تھا۔ گھر کے حالات بہت اچھے تھے۔

دو ماہ پہلے جان اس دنیا سے رخصت ہو گیا تھا لیکن اسے کسی نے خبر نہیں دی تھی۔ اب سنانا سے پتا چلنے پر وہ کل سے رو رو کر اپنا برا حال کر چکی تھی۔ اب جا کر سنانا نے دران کی باتیں کرتے ہوئے اس کے ذہن کو بانٹنے کی کوشش کی تھی۔

"جوی میں بہت بہت خوش ہوں تمھارے لئے اور ابا تم سے ناراض نہیں تھے۔ جاتے ہوئے انہوں نے مجھے پاس بلا کر تمھارے بارے میں پوچھا تھا کہ کیسی ہے وہ؟ کہاں ہے؟ "

سنانا نے محبت سے دیکھتے ہوئے آہستگی سے اسے بتایا۔ سنانا کی باتوں پر پل بھر میں ہی اس کی موٹی آنکھوں میں آنسو چمک گئے۔

Kitab Nagri Special

"ہوں۔ "

وہ بمشکل ہنکارہ بھر سکی اور آنسو گال پر لڑھک گئے۔

"پھر سے رونا شروع۔اوہ میرے خدا میں نے کیوں ذکر کیا۔ "

سنانا تاسف سے اسے ڈانٹتی ہوئی اپنی جگہ سے اٹھی, اس کی طرف بڑھی ہی تھی جب جویریہ کے موبائل پر بجتی گھنٹی پر متوجہ ہوئی۔ موبائل پر دران کا نام جگمگا رہا تھا۔

"مجھے دو ذرا۔ "

اس سے پہلے کہ جویریہ فون اٹھاتی اس نے اچک کر موبائل اس کے ہاتھ سے لیا اور جھٹ سے کان سے لگا یا۔

"ہیلو۔ دران بھائی کیسے ہیں سنانا بات کر رہی ہوں۔ "

فون اٹھاتے ہی وہ پر جوش انداز میں تڑاخ تڑاخ بول گئی تو دوسری طرف چند سکینڈ کی خاموشی کے بعد آواز ابھری ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جی میں ٹھیک ہوں۔ جانتا ہوں آپکو۔ "

"جی لیکن آپ یہ نہیں جانتے کہ آپ کی بیوی نے یہاں آ کر ابھی تک رونے کے سوا اور کوئی کام نہیں کیا۔ بس روئے چلے جا رہی ہیں۔ میں نے تو بہت سمجھا یا ہے لیکن میری بات تو آج تک نہیں مانی انہوں نے۔ اب آپ ہی سمجھا کر دیکھ لیں۔ "

Kitab Nagri Special

ٹرٹر بولتی وہ ایک ہی سانس میں جویریہ کی گھورتی نظروں سے بے نیاز دران کو اس کی شکائت لگا گئی۔ دران بے ساختہ مسکرا دیا۔ آؤٹ ڈور کا دروازہ کھولا اور باہر آ گیا۔

"لیں بات کریں اپنی بیوی سے اور سمجھائیں اسے کہ تھوڑے عرصے کے لیے یہاں آئی ہے روتی رہے گی کیا ؟ "

سنانا نے چہکتے ہوئے کہا اور فون خفا سی بیٹھی جویریہ کی طرف بڑھایا۔ جویریہ نے اسے گھورتے ہوئے فون پکڑ کر کان سے لگایا اور آہستگی سے گویا ہوئی۔

"ہیلو۔ "

"رو رہی تھی؟ "

دوسری طرف فوراً رعب جھاڑا گیا۔ سوئمنگ پول کے گرد چکر لگاتے ہوئے وہ واقعی اس کے رونے پر پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں تو۔ "

لبوں کو آپس میں ملائے صاف جھوٹ بولا اور شرارت سے دیکھتی سنانا کو گھور کر دیکھا۔

"میں تو یہ سمجھ رہا تھا کہ میری یاد تمھیں اور کچھ نہیں کرنے دے گی لیکن تم تو پاکستان جا کر ایسے بھولی ہو کہ ایک کال تک نہیں کی۔ "

Kitab Nagri Special

دران کے شکوے پر وہ واقعی رونا بھول کر ایکدم سے سیدھی ہوئی۔

"دران ہر آدھے گھنٹے بعد تو بات ہو رہی ہے ہماری۔ "

"ہاں ہو رہی ہے لیکن فون تو میں کر رہا ہوں نہ ہر بار۔ "

"تو ایک ہی بات ہوئی آپ کریں یا میں کروں۔ "

محبت سے کہہ کر دران کو لاجواب کر دیا۔ وہ دلکش انداز میں مسکرا دیا۔

"ہوں پوائنٹ۔ "

وہ مسکرائی جبکہ دران اب خفگی سے اگلا شکوہ کر رہا تھا۔

"میں تو یہ سمجھ رہا تھا کہ اب تمھاری آنکھوں میں کبھی آنسو نہیں آئیں گے لیکن میں غلط تھا۔ میں تمہیں ہر خوشی دینے میں کامیاب نہیں ہوں۔"

وہ ایک دم سے سنجیدہ ہوئی۔ آنکھوں میں پھر سے آنسو چمکنے لگے۔ ہاں وہ سچ کہہ رہا تھا۔ دنیا میں کوئی بھی انسان آپ کے ماں باپ کا نعم البدل نہیں ہو سکتا پھر چاہے وہ بہت چاہنے والا شوہر ہی کیوں نہ ہو۔

"دران مجھے ابا بہت یاد آ رہے ہیں۔۔۔ میں اماں سے ملنا چاہتی ہوں۔ جووت کو گلے لگانا چاہتی ہوں اور مِیری کو چومنا چاہتی ہوں۔ "

"بس اتنی سی خواہش۔ "

Kitab Nagri Special

دران کی بات پر وہ آنسو صاف کرتی مزید رو دی۔

"میں آتا ہوں تو دونوں ملنے جائیں گے۔جو وت وہی ہے نہ چھوٹا؟ پارک میں کرکٹ کھیلا کرتا تھا؟ "

"ہاں وہی ہے۔ "

"تم اسے لینے آتی تھی نیچے۔ "

"آپ کو یاد ہے؟ "

رونا بھول کر حیرت سے سوال کیا۔دران نے شرارت سے لب بھینچے۔

"ہاں تم گھورتی بہت تھی اس لئے یاد ہے۔ "

دران کی بات پر بے ساختہ اس کا منہ کھل گیا۔جبکہ وہ اب شرارت سے ہنستے ہوئے اس کے جواب کا منتظر تھا۔

"جی نہیں۔ایسا بالکل نہیں تھا۔"

"جی ہاں۔ایسا ہی تھا۔بہت گھورتی تھی۔میں سوچتا تھا اس لڑکی کو کیا مسئلہ ہے ایسے کیوں دیکھتی ہے مجھے۔ہاں مانا خوبصورت ہوں لیکن کیوں گھورتی ہے مجھے۔ "

"آپ شرمندہ کر رہے ہیں مجھے۔ "

خفگی بھرے لہجے میں کہتی وہ اس کی شرارت کو ہوا دے گئی۔

"تمھارے کام شرمندہ ہونے والے ہی تھے۔ "

Kitab Nagri Special

"کیا۔۔۔۔ "

اب کی بار تو وہ چیخ اٹھی۔ دران کا قہقہ گونج رہا تھا۔ وہ مصنوعی خفگی سے کشن کو گھور رہی تھی۔

"ہاں وہ یاد نہیں چھت پر کیسے چمٹ گئی تھی۔ "

اب کی بار تو وہ واقعی شرمندہ ہوئی اور چیخ کر کہا

"دران۔ ن۔ ن۔ ن کیا ہے آپکو۔ "

"بہت پیار۔ "

برجستہ اس کے جواب پر چہرہ گلال ہوا۔ وہ اب آوٹ ڈور میں رکھی کرسی کو دیکھ رہا تھا جہاں وہ بیٹھی قرآن پڑھتی دکھائی دے رہی تھی۔

"مجھے یقین ہے۔ "

"آہ شکر ہے یقین آیا۔ بس تم واپس آؤ گی تو تجوید سکھاوں گا ان شااللہ اور پڑھانے کی فیس بھی لوں گا۔ "

دران کے شکر ادا کرنے پر اور اگلے معنی خیز جملے پر وہ شرماتے ہوئے فوراً بات بدل گئی۔

"کب آئیں گے لینے مجھے؟ اور کیا بنا برھان کے مسئلے کا؟ "

"ان لوگوں نے کال کروائی ہے برھان سے۔ ٹریس نہیں ہو سکی لیکن اب اگلی کال پر ہم مکمل تیاری کر چکے ہیں اگلی کال ٹریس ہو جائے گی۔ "

Kitab Nagri Special

وہ بھی فوراً سنجیدہ ہوا۔

"ان شااللہ۔ "

"ان شااللہ۔ چلو پھر بند کرتا ہوں۔ تم بھی گپ شپ کرو اپنی بہن سے۔ "

"جی۔ "

"رونا مت۔ اب نہیں رونا بس۔ "

"ہوں۔ "

"آئی لو یو۔ "

دران اب جواب کے انتظار میں خاموش تھا۔ وہ لجاجت سے منمنائی

"سنانا پاس ہے۔ "

دران کا قہقہہ جاندار تھا وہ اس کے قہقہے کی آواز کو اپنے اندر اتارتی سرشار ہوئی۔

"اوکے اوکے۔ بائے۔"

دران کے فون بند کرنے کے بعد اس نے مبہم سی مسکراہٹ کو لبوں پر سجائے, سر صوفے کی پشت سے ٹکا کر آنکھیں موندلیں۔ ایک سکون پورے وجود کو اپنی لپیٹ میں لے رہا تھا۔ دران کے ساتھ بیتے آخری لمحوں کی بہت سی شریر یادیں لبوں پر پھیلی مسکراہٹ کو گہرا کر رہی تھیں۔

Kitab Nagri Special

"ایسے ہی خوش رہو ہمیشہ "

سنانا کی آواز پر اس نے جھینپ کر آنکھیں کھولیں۔ وہ محبت سے اسے دیکھ رہی تھی۔ گہری سانس خارج کرتے ہوئے سر کو اثبات میں ہلا دیا۔

☆☆☆☆

امریکہ کیلی فورنیا کے ساحل سمندر میں ڈوبتا سورج ہر روز کی طرح ایک اور دن کے اختتام پر سرمئی روشنی پھیلا رہا تھا۔

ساحل سمندر کے اطراف میں بنی فلیٹس کی عمارت کی تیسری منزل پر موجود یہ انیسویں صدی کی طرز پر فلیٹ تھا جس کی بالکنی میں لکڑی کی ریلنگ کے پاس کنزپار کر جھولتی کرسی پر اداس صورت بنائے بیٹھی تھی۔

آدھی آستین والی سفید شرٹ میں ملبوس زرد چہرے لئے وہ کسی الجھن کا شکار لگ رہی تھی۔اس کی کرسی سے کچھ دوری پر بیٹھا نوین مگن انداز میں اس سے کوئی بات کر رہا تھا۔ یونہی بات کرتے ہوئے اس کی خاموشی اور اداسی کو محسوس کرتے ہوئے وہ اچانک خاموش ہوا۔

یہ وہی کنزپار کر تھی جو اس سے بے پناہ محبت کرتی تھی۔ وہ بھی اس سے بہت محبت کرتا تھا, اتنی محبت کے کہ اس کی محبت کے آگے گھٹنے ٹیکتا, وہ آج منشیات کے گروہ کو خیر باد کئے اس کے پاس واپس لوٹ آیا تھا۔

Kitab Nagri Special

اس نے یہ سب صرف کنز کی محبت میں کیا تھا۔ وہ پچھلے ایک ہفتے سے ان لوگوں سے بچتا یہاں کنز کے فلیٹ میں چھپا ہوا تھا۔ اس کے یوں سب چھوڑ آنے پر اسفند بھی بہت خوش ہوا تھا اور بہت معافی مانگنے پر کنز اسے معاف تو کر چکی تھی لیکن وہ خوش نہیں تھی۔

ہر وقت خاموش اور سوچ میں ڈوبی رہتی تھی۔ اسفند نے اس سے علیحدگی اختیار کر لی تھی اور یہ سب اس کی رضا پر ہی ہوا تھا کیونکہ وہ اور نوین پاکستان جا کر پھر سے شادی کرنا چاہتے تھے۔

"مجھے ایسا کیوں محسوس ہوتا ہے کہ تم خوش نہیں ہو کنزی؟ "

کنز کے اداس چہرے پر نگاہیں جمائے آہستگی سے وہ اپنے خیالات ظاہر کر گیا جو پچھلے ایک ہفتے سے محسوس کر رہا تھا ۔کنز نے فوراً زبردستی مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔

"میں۔۔۔ میں خوش ہوں نوی۔ "

"میں بہت دفعہ تم سے معافی مانگ چکا ہوں لیکن ایسا کیوں لگتا ہے تمھارے دل میں کوئی بات ہے؟ "

"ایسا کچھ نہیں ہے تم ایسے ہی پریشان ہو رہے ہو۔ میں بہت خوش ہوں۔ بھلا کیوں نہ ہوں گی خوش؟ "

"پھر مجھے وہ خوشی تمھارے چہرے پر نظر کیوں نہیں آ رہی ہے؟ وہ خوشی جو تمہیں میرے یوں لوٹ آنے اور سب کچھ چھوڑ دینے پر ہونی چاہیے تھی۔ اب تو وہ سب ہو رہا ہے جو تم چاہتی ہو۔ سب کچھ چھوڑ کر صرف تمھارا ہو کر بیٹھا ہوں, تم سے پھر سے شادی کر رہا ہوں, ہم پاکستان چلے جائیں گے وہاں ہنسی خوشی رہیں گے۔ کیا تم پاکستان نہیں جانا چاہتی؟ "

Kitab Nagri Special

نوین نے پریشان لہجے میں سوال کیا تو وہ سٹپٹا کر اس کی بات کاٹ گئی۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے۔ میں دنیا کے کسی بھی کونے میں تمھارے ساتھ جانے کے لئے تیار ہوں۔ "

"پھر تمہاری اداسی اور پریشانی کی وجہ کیا ہے؟ "

"نوین میں۔۔۔ "

ہاتھوں کو آپس میں مسلتے ہوئے وہ رک گئی۔ نوین ہنوز پریشانی کے شکن نمودار کئے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ کیسے ہمت جتاتی اور کیسے اسے یہ بتاتی کہ وہ پچھلے ایک ماہ سے اپنے بطن میں ایک وجود لئے پھر رہی ہے۔ وہ وجود جو ایک خاموش لمحے کی مرہون منت تھا۔ اُس لمحے میں وہ خود کو اسفند سے زیادہ قصوروار سمجھتی تھی۔ اسفند اس لمحے میں سنبھلا بھی تھا تو اس نے ناکام کر دیا تھا۔

اس کے بعد وہ بہت دن تک کنز سے نظریں نہیں ملا سکا۔ دونوں کی خاموشی کا دورانیہ ہفتوں پر محیط رہا اور پھر اسے پتا چلا کہ وہ لمحہ یونہی چپ چاپ نہیں گزرا تھا۔ اس لمحے کا احساس چاہے دونوں کو نادم کئے ہوئے تھا لیکن اس کا نتیجہ بہت انوکھا تھا۔ ماں بننے کا احساس اسے جہاں حیران کر گیا وہاں ایک انوکھی خوشی بھی دے گیا کیونکہ وہ اس احساس کے لئے کتنے جتن کیا کرتی تھی یہ وہی جانتی تھی۔

کنز نے جب اسفند کو بتایا کہ وہ ماں بننے والی ہے۔ اسفند کا بے حد پریشان ہونا اسے سب سمجھا گیا کہ وہ لمحہ جو ان دونوں کے بیچ گزرا کسی صورت بھی اسفند کے دل میں اس کے لئے کوئی احساس پیدا نہیں کر سکا۔

Kitab Nagri Special

اسفند کی صورت دیکھتے ہوئے اس نے یہ فیصلہ لے لیا تھا کہ اسفند اگر اسے چھوڑ بھی دے گا تب بھی وہ اس بچے کو اس دنیا میں لائے گی اور اکیلی پالے گی لیکن اب پورے ایک ماہ بعد نوین کے یوں واپس آجانے پر وہ عجیب کشمکش کا شکار تھی۔

"کنز بولو کیا بات ہے؟ مجھے پریشانی ہو رہی ہے۔"

نوین کی آواز پر وہ چونک کر خیالات سے واپس آئی۔ وہ واقعی پریشان صورت بنائے اس کے بولنے کا منتظر تھا۔

"نوین میں۔۔۔ماں بننے والی ہوں۔"

مدھم آواز اور نادم لہجہ تھا۔نوین کے ماتھے کے شکن اوپر اٹھے اور پھر آہستہ آہستہ پیشانی پر سے غائب ہونے لگے۔چہرہ تپنے لگا۔

"دیکھو غلط مت سمجھنا۔اسفند اور میں, ہم صرف اس رشتے میں بندھے تھے لیکن ہمارے دلوں میں ایسا کچھ نہیں تھا بس وہ ایک کمزور لمحہ تھا جس میں زیادہ غلطی میری تھی۔"

وہ نظریں چراتے ہوئے اپنی بات کی وضاحت دے رہی تھی جبکہ نوین دم سادھے بیٹھا تھا۔ایک طمانچہ تھا یا اس کا امتحان۔ مرد کتنا کم ظرف ہوتا ہے اس معاملے میں, خود کبھی ایسا کچھ جان بوجھ کر بھی کر لے تو وہ اسے معمولی بات لگتی ہے اور پھر عورت سے دھڑلے سے معافی کا طلبگار بن جاتا ہے پر جب یہی غلطی عورت کر لے تو اس کا دم گھٹنے لگتا ہے اور یہاں تو کنز نے جو بھی کیا تھا اسفند کی بیوی ہوتے ہوئے کیا تھا پھر بھی اس کے دل پر پے در پے گھونسے پڑ رہے تھے۔

Kitab Nagri Special

"میں چاہتی تو یہ بات تم سے چھپا لیتی لیکن میں اس بچے کو اس دنیا میں لانا چاہتی ہوں۔ میں چاہتی ہوں اب ہم دونوں اس بچے کو اپنا بچہ سمجھ کر پالیں۔ "

"کیا اسفند جانتا ہے یہ بات؟ "

نوین کے پھیکے سے لہجے میں کیئے گئے سوال پر ایکدم سے خاموشی چھا گئی۔ کنز نے آہستگی سے سر کو جنبش دی۔

"ہاں میں اسے بتا چکی تھی۔ "

"کیا کہا اس نے؟ "

"وہ اس بچے کو اپنا نہیں سکتا۔ وہ روبی سے محبت کرتا ہے۔ میں نے اسے کہا تھا کہ میں اس بچے کو دنیا میں لانا چاہتی ہوں۔ میں اسے اکیلے پالنا چاہتی تھی۔ اب بھی اگر تم مجھے اس بچے کو چھوڑنے کا کہو گے تو میں تمہیں چھوڑ دوں گی لیکن اس کو نہیں چھوڑ سکتی۔ مجھے اسفند سے تو نہیں لیکن اس بچے سے شدید محبت ہو گئی ہے "

آخری جملہ کہتے ہوئے وہ بہت پر عزم لگ رہی تھی۔ نوین نے چند سکینڈ اس کی آنکھوں میں دیکھا اور پھر آہستگی سے گویا ہوا۔

"میں تمھارے ساتھ ہوں۔ "

کنز کے چہرے پر پھیلتی خوشی دیدنی تھی۔ وہ آنکھوں میں آنسو چمکائے محبت سے نوین کی طرف دیکھ رہی تھی۔

☆☆☆☆

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

بیورلی ہلز میں ٹھنڈی روشن صبح درانگ ولاس کی شیشے کی طرح چمکتی عمارت کو اور دلکش دکھا رہی تھی۔ پورچ میں کھڑی انل کی گاڑی کچھ دیر پہلے ہی پورچ میں داخل ہوئی تھی۔

نائٹ گاؤن میں ملبوس دران سگریٹ کو لبوں میں دبائے آؤٹ ڈور کی شیشے کی دیوار کے پار دیکھ رہا تھا جبکہ اس کے بالکل پیچھے پریشان حال کھڑا انل پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اور پیشانی پر بل ڈالے مسلسل بول رہا تھا۔ وہ دران سے ساری بابت سننے کے بعد اب اسے سب بتا چکا تھا کہ وہ جیسیکا پر اس کی تمام حقیقت کھول چکا ہے۔

"وہ میرے لئے جو جذبات ظاہر کر رہی تھی میں گھبرا گیا تھا۔ مجھے عجیب سا احساس ہو رہا تھا, جیسے کہ میں اسے دھوکا دے رہا ہوں۔ "

انل نے پینٹ کی جیبوں سے ہاتھ نکالے اور خاموش کھڑے دران کی پشت کو گھورا۔ دران کی یہ مسلسل خاموشی اس کی پریشانی کو دگنا کر رہی تھی۔ اس نے پہلی دفعہ دران سے بنا پوچھے کوئی ایسا قدم اٹھایا تھا اور اب وہ اس کے رد عمل کا منتظر تھا جو اس کے خیال کے مطابق یقیناً اچھا نہیں ہو سکتا تھا۔

"تمہیں بار بار فون کرتا رہا, اتنے مسیجز کیے, کوئی ریپلائی نہیں آیا تمہارا۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چند سکینڈ کے توقف کے بعد اس نے پھر سے بات کا سلسلہ جوڑا مگر وہاں تو جناب سپاٹ چہرے کے ساتھ سوئمنگ پول کو گھورتے ہوئے بس سگریٹ کے کش لگانے میں مصروف تھے۔ اب کی بار انل نے پیشانی کے بل مزید گہرے کیئے اور آواز کو اور اونچا کیا۔

Kitab Nagri Special

"تم مجھے ساتھ نہیں لے کر گئے, بنا بتائے چلے گئے, ٹھیک ہے میں نے یہ سب برداشت کیا لیکن کم از کم مجھے ایک کال یا ایک مسیج تو بھیج سکتے تھے نہ؟ "

انل کے غصے سے کہنے پر دران ایک آبرو چڑھائے حیرت سے پلٹا۔

"اوہ تم کیوں بھیجتے بھئ؟ میں ہوتا کون ہوں تمھارا؟ "

دران کے پلٹنے پر انل نے جبڑے بھینچے زیادہ سختی دکھائی تو دران نے آنکھیں یوں چندھی کئیں جیسے اس کے اس تاثر پر بہت حیرت ہو رہی ہو۔

"میں ہی پاگل ہوں جو سایے کی طرح تمھارے ساتھ جڑا رہتا ہوں۔ مجھے پتا چل گیا ہے کہ تمہیں اب اس سایے کی کوئی ضرورت نہیں رہی ہے۔ مانا جویریہ سے تمہیں محبت ہو گئی تھی لیکن میں بھی تو اسے بھابھی سمجھتا تھا۔ "

انل کے خفگی بھرے شکوں پر وہ بے ساختہ مسکرایا اور پھر اس کے پھولے منہ پر دانت کھولے ہنس دیا۔ اس کے یوں ہنس دینے پر انل حیران تو بہت ہوا مگر حیرت کو چھپا کر اسے گھور کر دیکھا۔

"ہنس کیوں رہے ہو؟ "

غصے سے پوچھا لیکن وہاں دران کے ہنسنے میں اتنا اضافہ ہو چکا تھا کہ اس کے کندھے دھیرے دھیرے ہلنے لگے تھے۔ یوں کھل کر ہنستے ہوئے, وہ کتنا مختلف لگ رہا تھا۔ وہ کبھی یوں نہیں ہنستا تھا۔ انل نے بمشکل اپنے غصے کو برقرار رکھا۔

Kitab Nagri Special

"یہ ہنسنے کی بات ہے کیا؟ تمہیں کیا لگ رہا ہے میں مزاق کر رہا ہوں تم سے؟ "

"نہیں تم ٹانگ اوپر رکھ رہے ہو؟ "

دران نے بمشکل ہنسی کو دباتے ہوئے جواب دیا۔انل نے حیرت سے بھنویں اکٹھی کیئں۔

"ٹانگ اوپر! مطلب؟ "

"میرے پیچھے جیسیکا کو سب بتانے کی جو غلطی تم سے سرزد ہوئی ہے۔اس سے پہلے کہ میں اس پر غصہ کروں تم مجھے اپنا غصہ دکھا رہے ہو۔اس کو کہتے ہیں ٹانگ اوپر رکھنا۔ "

دران اب مسکراہٹ دبا رہا تھا۔انل نے جز بز ہوتے ہوئے چہرے کے تاثرات بدلے۔وہ بات تو سچ کر رہا تھا لیکن اس وقت وہ اس سے ناراض تو تھا ہی اس لئے اپنے موقف سے پیچھے نہیں ہٹا۔

"تمہیں غلط فہمی ہے کہ میں تمھارے غصے سے ڈر رہا ہوں۔میں یہ سب تمہیں بتانے آیا تھا اور بتا دیا۔وہ اب تم سے ملنا چاہتی ہے۔مل لینا۔ "

"ہوں ٹھیک ہے۔ "

دران نے لب بھینچ مؤدبانہ ہنکارا ابھرا۔انل کی باتیں بالکل ٹھیک تھیں۔جیسیکا یوں جذباتی طور پر انل سے جڑ جانا واقعی اس کے لئے پریشان کن تھا اس لئے اس کا کیا گیا فیصلہ اسے کسی حد تک درست لگا۔انل اسے غصے سے گھورتا ہوا پلٹا اور قدم دروازے کی جانب بڑھائے۔

Kitab Nagri Special

"کہاں؟ "

دران کی عقب سے آتی آواز پر وہ رکا مگر پلٹا نہیں۔

"فلیٹ جارہا ہوں۔ طبیعت بوجھل ہے آرام کروں گا کچھ دیر۔ "

بے مروت اور غصے میں بھرا لہجہ تھا لیکن یہ بھی سچ تھا جیسیکا کے اس دن ناراض ہو کر چلے جانے کے بعد سے اسے ایک پل کا چین نہیں تھا۔ عجیب بے کلی تھی جو سمجھ سے باہر تھی۔ بار بار فون اٹھا کر دیکھتا کہ شاید اس کا کوئی مسیج آیا ہو لیکن وہ تو جیسے بالکل خاموش ہو گئی تھی۔

"ناراض ہو؟ "

دران اس سے سوال کر رہا تھا لیکن وہ اس وقت اس کا سامنا نہیں کر سکتا تھا۔

"بہت۔ "

انل سنجیدگی سے جواب دیتا، تیز تیز قدم اٹھا کر باہر نکلا تو اب کی بار دران واقعی حیران ہوا۔ انل کا یہ عجیب سا رویہ اس سے ناراضگی کا سبب تو ہرگز نہیں تھا۔ اس کی چھٹی حس اسے سب سمجھا رہی تھی۔

☆☆☆☆

"کم از کم تم یا دران کوئی تو ہم سے بات کرتا۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

اسفند ملک کے چہرے کا رنگ زرد ہو رہا تھا۔ڈرانگ والاس کے لاؤنج میں اس وقت اسفند کے علاوہ تین اور نفوس اس کے سامنے کھڑے تھے۔بے حال روتی ہوئی روبی ملک,پریشان حال سبرینا اور سنجیدگی کا پیکر بنا دران ۔

اب کی بار ہاروی اور بروس نے سبرینا کے بجائے فون اسفند ملک کو کیا تھا اور فون آتے ہی انہوں نے سبرینا اور دران کو بلا لیا تھا جو ان سے یہ بات ہی چھپائے ہوئے تھے کہ برھان نے جویریہ کو اغوا کروانے کے لئے ہاروی اور بروس جیسے خطرناک لوگوں کا ساتھ دیا تھا اور اب ان کے چنگل میں پھنسا ہوا ہے۔جسے ہر صورت صرف دران ہی بچا سکتا تھا۔

"تایا ابو میں کیسے کر سکتی تھی بات آپ سے برھان نے مجھے منع۔۔۔ "

"برھان۔۔ برھان۔۔ وہ تو بیوقوف ہے اپنی ماں کی طرح,اسی لئے آج یہ سب بھگت رہا ہے۔ "

اسفند ملک کا جہاں پریشانی سے برا حال تھا وہاں برھان کی دران کے لئے نفرت پر شکوہ تھا۔وہ کتنا سمجھاتا تھا برھان اور روبی کو کہ وہ دران سے نفرت کو ختم کر دیں لیکن نہیں اور آج برھان خود ہی اسی نفرت کی وجہ سے اپنے بچھائے جال کا شکار ہو گیا تھا۔اسفند کی اس بات پر ٹسوتے بہاتی روبی لے آنسوؤں سے تر چہرہ اوپر اٹھایا۔وہ تو اس دن سے رو رو کر پریشان تھیں اور آج ایک نیا انکشاف ہو گیا تھا کہ برھان نے یہ سب دران سے نفرت کے باعث اور لالچ میں آ کر کیا تھا۔

" اسفی آپ کیسے باپ ہیں؟ میرا اکلوتا بیٹا زندگی اور موت میں لٹک رہا ہے لیکن آپکو تو بس اب بھی مجھے طعنے دینے کی پڑی ہے۔ "

Kitab Nagri Special

وہ بری طرح ہچکیوں میں رو رہی تھی۔ دران نے بے تاثر نگاہیں اسفند کی طرف اٹھائیں۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ کچھ نہیں ہو گا اسے۔ "

دران کی بات پر روبی نے چونک کر دران کی طرف دیکھا۔ یہ وہی دران تھا جس کے لئے اس کے بیٹے نے اتنی گھٹیا چال چلی تھی۔ دران نے ایک نگاہ تینوں پر ڈالی اور پھر واپسی کے لئے قدم بڑھائے۔

"دران۔۔۔ "

روبی کی آواز پر وہ رکا، وہ آہستگی سے چلتی ہوئی دران کے سامنے آئی۔ نگاہوں میں ندامت تھی۔ بیٹے کی محبت ایسی ہی ہوتی ہے جان لیوا لیکن آج دران کے سوا اس کے بیٹے کو کوئی نہیں بچا سکتا تھا۔ وہ چاہتا تو کبھی بھی اسے نہ بچاتا۔

"دران مجھے معاف کر دو۔ میرے بیٹے کو بھی معاف کر دو پلیز اسے بچا لو۔ میرے بیٹے کو واپس لے آؤ بیٹا۔ "

زندگی میں پہلی بار سامنے کھڑی یہ عورت اسے بیٹا کہہ رہی تھی۔ دران نے بغور اس کے چہرے کو دیکھا۔ ماں کتنا عجیب مگر کتنا گہرا رشتہ ہوتا ہے یہ۔ روبی جیسی اکڑ والی عورت آج اس کے سامنے گڑ گڑا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پریشان نہ ہوں وہ کل یہاں ہوں گا۔ "

دران نے تیزی سے جملا مکمل کیا اور پھر روبی کے اطراف سے نکلتا آگے بڑھ گیا۔

☆☆☆☆

Kitab Nagri Special

فائرنگ کی اور دھماکوں کی تیز آواز اس کے کانوں کے پردے پھاڑ رہی تھی۔ چھوٹے سے اس کمرے میں موجود پلنگ کے نیچے دبک کر لیٹا وہ خوف اور وحشت سے تھر تھر کانپ رہا تھا۔

صبح کے دس ہی بجے تھے جب ہاروی اور بروس کے اس خفیہ اڈے پر پولیس کا حملہ ہو گیا تھا۔امریکہ پولیس نے اس جگہ کو ٹریس کر لیا تھا۔ہاروی کے آدمیوں نے سرنڈرر کرنے کے بجائے الٹا مقابلہ شروع کر دیا تھا اور اب باہر تابڑتوڑ چلتی گولیوں کی وجہ سے برہان کی جان حلق میں آچکی تھی۔

ٹھنڈے پسینے سے ہتھیلیاں تر تھی۔ سینے میں گھٹن بڑھ رہی تھی۔اس کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے۔وہ کون سی بد بخت گھڑی تھی جب وہ لالچ میں آگیا تھا اور دران کے خلاف چل میں ہاروی بروس کا ساتھ دیا۔ بھوک پیاس اور اب یہ حملہ اسے اپنی موت کا وقت قریب نظر آرہا تھا۔

ایک دم سے اس کے کمرے کے دروازے پر کسی نے زور سے ٹانگ ماری تھی اور پھر دو تین دھماکوں کے بعد دروازہ دیوار سے اکھڑ کر زمین بوس ہوا۔ برہان نے کانپتے ہوئے آنکھیں میچ لیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اے نکلو باہر۔اٹھو یہاں سے۔ "

کوئی پلنگ کے نیچے جھکا اس پر چیخ رہا تھا۔ برہان نے سہم کر اس کی طرف دیکھا۔وہ امریکن وردی میں ملبوس پولیس آفیسر تھا اور اس پر بندوق تانے اسے پلنگ کے نیچے سے باہر آنے کا کہہ رہا تھا۔

برہان ساکن اسے پھٹی پھٹی آنکھوں سے بس دیکھ رہا تھا جب اس نے گریبان سے گھسیٹ کر اسے باہر نکالا۔ برہان نے آنکھیں زور سے میچ لیں۔

Kitab Nagri Special

"پلیز مجھے چھوڑ دو۔ میں ان لوگوں کے ساتھ نہیں ہوں۔ مجھے جانے دو پلیز۔ پلیز مجھے چھوڑ دو۔ میں ان کا ساتھی نہیں ہوں۔ "

برھان آنکھیں میچ کر اونچی آواز میں رو پڑا تھا۔ وہ لگاتار اپنی صفائی دے رہا تھا جب سامنے کھڑے آفیسر کی گرج دار آواز گونجی۔

"چپ بالکل چپ "

برھان نے ایکدم رونا بند کیا۔

"یہ وردی پہن لو جلدی ابھی۔ "

پولیس آفیسر کی آواز پر اس نے حیرت سے آنکھیں کھولیں پولیس آفیسر ہاتھ میں ایک عدد پولیس وردی تھامے کھڑا تھا۔

"سوچ کیا رہے ہو؟ فوراً پہنو اسے ہمیں نکلنا ہے یہاں سے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پولیس آفیسر کی وضاحت پر جیسے وہ ہوش میں آیا تیزی سے اس کے ہاتھ سے وردی لی اور پہن لی۔ وہی پولیس آفیسر اسے لے کر وہاں سے نکلا۔ ہاروی کے آدمی ابھی بھی پولیس سے لڑ رہے تھے۔ گولیوں کی بوچھاڑ سے نکال کر وہ پولیس آفیسر اسے ایک کار تک لایا اور بیٹھنے کا کہا۔ جیسے ہی وہ کار میں بیٹھا۔ کار تیزی سے وہاں سے نکلی اور اس جگہ سے کچھ دور جا کر سڑک پر کھڑی ایک اور کار کے پاس رکی۔

Kitab Nagri Special

اسے کار سے نکال کر دوسری کار میں جیسے ہی بیٹھا یا کار کی ڈرائیونگ نشست پر بیٹھے دران کو دیکھ کر وہ منجمند ہوا۔ سیاہ سوٹ میں ملبوس سیاہ چشمہ آنکھوں پر سجائے دران پروقار انداز میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

برھان کے ہاتھ اب بھی بے تحاشہ کانپ رہے تھے۔

"لو پانی پیو۔ "

دران نے پانی کی بوتل اس کی طرف بڑھائی۔

☆☆☆☆

دران اس کی طرف پانی کی بوتل بڑھائے ہوئے تھا۔اس لمحے اس کا دل کیا زمین پھٹے اور وہ اس میں سماں جائے۔

"پریشان نہ ہو تم محفوظ ہو اب۔پانی پیو۔"

دران کی آواز پر وہ نگاہیں چراتا پانی کی طرف ہاتھ بڑھا گیا۔ندامت سے گڑ جانے جیسا مقام تھا۔یہ وہ لمحہ تھا جب اس نے اپنی موت کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھا اور محسوس کیا تھا۔

اس کے لئے تو اس بات پر یقین کرنا مشکل تھا کہ دران اس کی مدد کو پہنچ گیا تھا۔دران اب مصروف انداز میں گاڑی کے سٹئیرنگ کو گھما رہا تھا اور کچھ دیر میں ہی گاڑی شفاف سڑک پر دوڑنے لگی۔

Kitab Nagri Special

وہ کچھ کہنے کی ہمت جتا رہا تھااور دران نے اس کے بعد اس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔ سفر خاموش اور طویل تھا ۔ گردن کو جھکائے جھکائے اس کے سر میں درد ہونے لگا جب ایک جھٹکے سے اس نے سر اوپر اٹھایا۔

"دران میں بہت شرمندہ ہوں۔ "

دران کی جانب چہرہ موڑے وہ بمشکل یہ چار لفظوں کا جملہ ادا کر سکا۔ دران سیاہ چشمے میں آنکھیں چھپائے، ڈرائیو کرتے ہوئے بس سامنے دیکھ رہا تھا۔

"میں نے بہت برا کیا تھا۔ میں لالچ میں اور تم سے نفرت میں اتنا اندھا ہو گیا تھا کہ مجھے اسے بات کا احساس تک نہ ہوا کہ میں کتنا برا کرنے جا رہے ہوں۔ "

ندامت میں ڈوبا لہجہ تھا جو کار کی خاموشی میں گونج رہا تھا۔ دران اب بھی چپ تھا۔

"میں تمھاری برابری کرنا چاہتا تھا۔ تم سے آگے نکلنا چاہتا تھا۔ "

برھان گردن جھکائے سر کو دائیں بائیں جنبش دیتے ہوئے دلگیر اور نادم لہجے میں کہہ رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں تم جیسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ نہ تم جیسا حوصلہ ہے مجھ میں نہ تم جیسا ظرف۔ تم نے مجھے بچا کر میری گردن کو ندامت کے بوجھ سے جھکا دیا ہے۔ "

اس نے بات کرتے ہوئے آہستگی سے سر اوپر اٹھایا اور تاہنوز خاموشی سے ڈرائیو کرتے دران کی طرف دیکھا۔

"میں تمھارا شکریہ۔۔ "

Kitab Nagri Special

"میرا شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ "

دران نے سپاٹ لہجے میں اس کی بات کاٹی تو وہ ایک دم سے چپ ہوا۔

"شکریہ ادا کرنا ہے تو سبرینا کا کرنا۔ میں نے تمہیں صرف اس کے کہنے پر بچایا ہے اور وہ جس شخص کی بیٹی ہے میں تاعمر اس کے احسانات کے بوجھ تلے دبا رہوں گا۔ "

وہ اب دم سادھے دران کو سن رہا تھا جو اس کی طرف دیکھے بنا بات کر رہا تھا۔

"شکریہ ادا کرنا ہے تو اس لڑکی کا کرنا جس کے لیے تم نے اتنی بڑی چال چلی اور اس نے مجھے کہا کہ آپ میرا کوئی بدلہ برھان سے نہیں لیں گے۔ "

برھان نے نگاہیں جھکا دیں وہ جویریہ کی بات کر رہا تھا۔ ہاں وہ اس بات پر یقین کر سکتا تھا۔ یہ بات اس جیسی اعلی ظرف کی لڑکی ہی کر سکتی تھی۔

"میں اپنی بیوی کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے والی کی آنکھیں نوچ لوں لیکن جب وہ خود مجھ سے وعدہ لے کہ میں تمہیں ہاتھ نہ لگاؤں تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ "

دران نے کندھے اچکائے۔ ایک نگاہ اس پر ڈالی اور پھر سے سڑک کی جانب موڑ دی۔

"میرا تو دل یہ چاہ رہا ہے کہ تمہیں ابھی گاڑی سے اتاروں سامنے سڑک پر کھڑا کروں, تم پر گاڑی چڑھاؤں اور کچلتا ہوا اوپر سے گزر جاؤں۔ "

Kitab Nagri Special

دران نے اتنی سنجیدگی سے کہا کہ وہ بے ساختہ اس کی اتنی وحشیانہ سوچ پر تھوک نگل گیا۔

"لیکن مجبور ہوں۔ایک طرف یاور چاچو کی بیٹی کے شوہر ہو تو دوسری طرف میری بیوی کا مجھ سے لیا گیا وعدہ ہے۔اس لئے مجھے اپنی خواہش کا گلا گھونٹنا پڑ رہا ہے۔ "

وہ سنجیدگی سے اپنی بات کو مکمل کرنے کے بعد ڈرائیونگ میں مصروف تھا۔ برہان نے اس کے بعد بولنے کی ہمت نہیں کی تھی۔

☆☆☆☆☆

امریکہ میں بیسویں صدی کا ایک اور شفاف اور روشن دن اپنے عروج سے زوال کی طرف بھاگا جا رہا تھا۔ کیلیفورنیا کے ائیرپورٹ میں لوگوں کی گہما گہمی عروج پر تھی۔ جہاز مختلف ملکوں کے لئے وقفے وقفے سے اڑان بھر رہے تھے۔ کچھ لوگ آ رہے تھے اور کچھ جا رہے تھے۔ان آتے جاتے لوگوں میں ایک وہی تھی جو کتنے گھنٹوں سے انتظار گاہ میں لگے صوفے پر پریشان حال بیٹھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نوین کے ساتھ شادی کرنے کے بعد آج دوسرا دن تھا اور انہیں آج پاکستان کے لئے نکلنا تھا۔ نوین پانچ ماہ تک اس کے ساتھ اس کے فلیٹ میں چھپا رہا تھا اور اب آخری دفعہ کیفے میں اپنے کچھ ضروری کاغذات لینے کے لئے گیا تھا۔ کیفے میں اس کے پارٹنر اور دوست نے اس کا بہت ساتھ دیا تھا اور اب بھی اس کے پاسپورٹ سے لے کر خفیہ طور پر ان کے پاکستان جانے کا سارا انتظام اس نے کیا تھا۔اس نے آج نوین کے کچھ اہم کاغذات دینے کے لئے اسے بلوایا تھا۔

Kitab Nagri Special

نوین نے اسے تاکید کی تھی کہ وہ ائیرپورٹ پر اس کا انتظار کرے۔ وہ کیفے سے سیدھا ائیرپورٹ آئے گا اور پھر یہاں سے وہ لوگ پاکستان کے لئے نکل جائیں گے لیکن وقت گزرتا جارہا تھا اور نوین نہیں آرہا تھا۔ ان کی فلائیٹ کی اناؤنسمنٹ بھی ہوچکی تھی اور نوین کی کہیں کوئی خبر نہیں تھی۔

وہ بے چینی سے بار بار ہاتھ میں بندھی گھڑی کو دیکھ رہی تھی اور کبھی آتے جاتے لوگوں کو۔ ان کا جہاز اڑان بھر چکا تھا لیکن نوین کا اب تک کہیں کوئی پتا نہیں تھا۔

اب تو یہاں بیٹھنا بیکار تھا۔ وہ ابھی بے چینی سے اپنی جگہ سے اٹھی ہی تھی جب سامنے سے آتے اسفند کو دیکھ کر تیزی سے اس کی طرف بڑھی۔

"اسفند کہاں تھے تم اور نوین کہاں ہیں؟ فلائیٹ کا وقت گزر گیا میں اتنی پریشان ہوں یہاں۔ "

وہ پریشانی میں پوچھتی ہوئی اچانک خاموش ہوئی۔ اسفند کا زرد چہرہ اور نم آنکھیں اس نے اب دیکھی تھیں۔ اس کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید تھا اور آنکھیں نا صرف نم تھیں بلکہ سرخ ہورہی تھیں۔

"ا۔ا۔ااسفند۔۔۔ "

ذہن ایک سکینڈ میں ٹھنکا اور اس کی پھیکی آواز ابھری, جسم کے رونگٹے کھڑے ہوچکے تھے اور دل خوف سے دھڑکنے لگا تھا۔

"اسفند نوین کہاں ہیں؟ تم ایسے کیوں کھڑے ہو؟ "

وہ بمشکل کانپتی آواز میں سوال پوچھ رہی تھی۔ اسفند نے جواب دینے کے بجائے سر جھکا دیا۔

Kitab Nagri Special

"ایسے۔۔۔ا۔۔۔ایسے کیوں کھڑے ہو؟ کچھ بولو۔ "

"کیفے میں بلاسٹ ہو گیا۔ نوین بھائی۔۔۔۔نوین بھائی ہمیں چھوڑ کر چلے گئے۔ "

اسفند بمشکل جملہ ادا کر سکا جبکہ سامنے کھڑی کنز کے ارد گرد کا منظر گھوم گیا۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا ۔ساکن وجود دھڑام سے زمین پر گرا۔

"کنز۔۔۔کنز۔۔۔۔ "

اسفند گھبرا کر گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا۔ کنز پار کر فرش پر بے سدھ پڑی تھی۔

☆☆☆☆

بیورلی ہلز رات کے اس پہر بھی روشنیوں سے دمک رہا تھا۔ این لاسینیگا بلوڈ اپٹ کے اس فلیٹ کے دروازے کے سامنے جیسیکا دم سادھے کھڑی تھی۔ سیاہ ٹی شرٹ کے نیچے لمبی بھوری سکرٹ پہنے, بالوں کی اونچی پونی بنائے, کندھے پر بیگ لٹکائے اور ہاتھ میں سیاہ فائل تھامے وہ مضطرب کھڑی تھی۔

وہ آج دران سے ملنے انل کے فلیٹ پر آئی تھی۔ آج شام بیکری میں ہی اسے انل کا پیغام ملا تھا۔ دران نے کہیں باہر ملنے سے انکار کر دیا تھا۔ وہ ابھی اس کا اور اپنا یہ رشتہ دنیا کے سامنے نہیں لانا چاہتا تھا۔

عجیب سا احساس تھا جس میں گھری وہ ابھی دروازے کو ہی گھور رہی تھی جب اچانک دروازہ کھل گیا۔

Kitab Nagri Special

انل سامنے کھڑا تھا۔ دونوں کی نگاہیں بے ساختہ ملیں۔ وہ آج تین ہفتے بعد اسے دیکھ رہی تھی۔ بڑھی ہوئی شیو اور بکھرے بال۔ اس نے پہلے کبھی انل کو اس حلیے میں نہیں دیکھا تھا۔ وہ تو ہمیشہ نک سک سے تیار اور سوٹڈ بوٹڈ رہتا تھا۔

"اندر آؤ۔ "

انل نے آہستگی سے کہا اور پیچھے ہوتے ہوئے راستہ دیا۔ وہ کندھے پر بیگ کی سٹریپ درست کرتی ہوئی آگے بڑھی اور جیسے ہی لاؤنج میں پہنچی قدم تھم گئے۔ دران سامنے صوفے پر بیٹھا تھا۔ وہ پہلی دفعہ اسے یوں ٹی وی اور سنیما سکرین کے بجائے اپنے سامنے دیکھ رہی تھی۔ سفید ڈھیلی سی ٹی شرٹ کے نیچے نیلی جینز پہنے وہ سپر سٹار عام سے حلیے میں بھی بے حد حسین لگ رہا تھا۔

وہ نہ صرف بے حد خوبرو تھا بلکہ آج تو ہر لحاظ سے کنز پار کر کی جھلک دے رہا تھا۔ وہ اکثر یہ سوچتی تھی اور افسوس کرتی تھی کہ اس کی ماں اتنی خوبصورت ہے لیکن اس کے بہت کم نقوش اپنی ماں سے ملتے ہیں۔ آج دران کو دیکھ کر لگا وہ ان کے سارے نقوش چرائے ہوئے تھا۔ بڑی اور گھنی پلکوں والی لمبی پر کشش آنکھیں۔ رعب دار ناک، خوبصورت تراش کے ہونٹ اور گھنے بال۔ دران اس کو دیکھ کر صوفے پر سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

عجیب لمحہ تھا۔ ایک بہن بھائی کے ملن کا لمحہ، وہ بہن بھائی جو ایک ہی ماں کے بطن سے پیدا ہوئے مگر اتنے برسوں اس بات سے انجان رہے۔ وہ یونہی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی صوفے کے پاس آئی۔ دران نے اسے بیٹھنے کے اشارہ کیا اور اس کے بیٹھتے ہی خود بھی بیٹھ گیا۔ جیسیکا نے ہاتھ میں پکڑی فائل کو صوفے کے سامنے رکھی میز پر رکھا۔ اگر تذبذب کا شکار وہ تھی تو دران بھی عجیب کشمکش کا شکار لگ رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

وہ دران کے بولنے کی منتظر تھی اور شاید دران اس کے بولنے کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ خاموشی سے سر جھکائے گھٹنوں پر کہنیاں ٹکائے, ہاتھوں کے پنجوں کو آپس میں ملائے, سر جھکائے بیٹھا تھا۔ کچھ دور فاصلے پر رکھے کاوچ پر انل بیٹھا تھا۔ وہ بھی دونوں کی خاموشی کو دیکھ رہا تھا۔

"کچھ کہیں گے نہیں؟ "

جیسیکا کی آواز نے خاموشی کو ختم کیا تو دران نے سر اوپر اٹھایا۔

"تم کچھ کہو۔ "

دران نے فوراً ایسے کہا جیسے بس اسی کے بولنے کا منتظر تھا۔ وہ اس سے تین سال چھوٹی تھی لیکن پھر بھی ایک عجیب جھجک تھی۔

"یہ کاغذات۔۔۔ یہ سب۔۔۔ ان سب کی ضرورت نہیں تھی۔ کیا آپ جانتے ہیں آپ کی شکل مما سے اتنی ملتی ہے کہ جب انل نے مجھے سب بتایا تو مجھے یقین کرنے میں ایک سکینڈ نہیں لگا۔ "

میز پر رکھی فائل کی طرف اشارہ کرتی ہوئی وہ مبہم سے مسکرائی۔ یہ فائل دران نے ہی اسے بھجوائی تھی۔ جس میں تمام ثبوت موجود تھے جس سے یہ بات ثابت ہوتی تھی کہ وہ کنزپارکر کا ہی بیٹا ہے۔

"بس اعتراض ہے تو اس بات کا کہ آپ اتنے سالوں سے یہ سب چھپ کر کیوں کر رہے تھے۔ مجھے پیسوں سے زیادہ آپکی ضرورت تھی۔ "

Kitab Nagri Special

آخری الفاظ پر جیسکا کے لہجے میں نمی کا عنصر شامل تھا۔دران نے اس کے معصوم سے چہرے کو محبت اور شفقت سے دیکھا۔اس کی آنکھوں میں آنسو چمک رہے تھے۔

"آپ کے پاس جھوٹے ہی سہی لیکن بہت سے رشتے تو تھے۔میرے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا۔میں بہت بہت تھک چکی ہوں۔ "

آنسو ٹوٹ کر گال پر گرا۔دران نے ضبط سے لب بھینچے ایسے جیسے اس کا یہ آنسو اس کے دل پر گرا ہو۔

"مما نے آپ کے بارے میں مجھ سے کبھی کوئی بات نہیں کی۔کبھی غصہ کرتی تھیں, چلاتی تھیں لیکن آپ کے بارے میں کبھی ذکر نہیں کیا۔ "

"میں یاد نہیں ہوں گا ان کو۔ "

اف۔۔۔یہ لہجہ۔دران کی آواز کا بھاری پن اس کے دل پر بڑھتے بوجھ کی عکاسی کر رہا تھا۔شاید وہ بھی رو رہا تھا لیکن اس کے آنسو اندر گر رہے تھے اسی لئے آواز لڑکھڑا رہی تھی۔

"آپ صیح کہہ رہے ہیں۔انہیں تو میں یاد نہیں رہتی تھی جو ہر دم ان کے ساتھ تھی۔ "

ایک تلخ اور ماضی کے تکلیف دہ لمحوں کی چبھن لئے مسکراہٹ نے اس کے لبوں کا گھیراؤ کیا۔جیسیکا نے ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کئے اور انہیں پھر سے گود میں دھر لیا۔

"میں اگلے ہفتے ان سے ملنے جا رہی ہوں۔آپ ساتھ چلیں گے؟ "

Kitab Nagri Special

وہ دران سے سوال پوچھ رہی تھی۔ وہ خود تو ہر ماہ بعد یا کچھ ہفتوں کے بعد کنز کو دیکھنے اولڈ ہوم ضرور جاتی تھی۔ کنز پارکر کی صحت اب بالکل ٹھیک تھی اور اسے ہسپتال سے اولڈ ہوم میں منتقل کر دیا گیا تھا کیونکہ وہ جسمانی طور پر تو اب بہت بہتر تھی لیکن ذہنی طور پر ٹھیک نہیں تھی۔ وہ بہت خاموش رہتی تھی اور گھنٹوں ایک ہی نقطے پر نگاہیں جمائے رکھتی تھی۔ دران تو جیسے اس کے سوال پر مجسم ہوا اور پھر آہستگی سے سر کو نفی میں جنبش دی۔

"کیوں؟ آپ کو چلنا چاہیے۔"

"نہیں میں ان سے ملنا نہیں چاہتا اور تم بھی کبھی ان سے میرا ذکر مت کرنا۔"

"مگر۔۔"

"کبھی مت کرنا۔"

دوٹوک لہجہ تھا۔ جیسیکا نے دکھ سے اس کے چہرے کی طرف دیکھا اور پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔ خاموشی پھر سے وقت کو نگلنے لگی۔

ایک۔۔۔۔دو۔۔۔۔تین۔۔۔سکینڈ

"یہ تمھارے نئے فلیٹ اور کار کی چابی۔"

دران نے ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھی دو چابیاں اٹھا کر اس کی طرف بڑھائیں۔ جیسیکا نے چونک کر دران کی طرف دیکھا اور پھر سرعت سے نفی میں سر ہلایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"مجھے نہیں چاہیے۔ "

"تم سے پوچھ تھوڑی رہا ہوں کہ تمہیں چاہیے یا نہیں۔ میں مسلمان ہوں اور ہمارے ہاں شادی سے پہلے تک بہن کی تمام ذمہ داری بھائی پر ہوتی ہے۔ "

دران کے رعب دار لہجے اور بات پر وہ کچھ بھی کہے بنا چابی تھام گئی۔اس کی شخصیت اس کے بات کرنے کا انداز وہ اصل زندگی میں بھی کسی ہیرو سے کم نہیں تھا۔

"تم کل سے بیکری نہیں جاؤ گی۔ یہ یونیورسٹی کا داخلہ فارم ہے۔پڑھائی شروع کرواپنی۔ "

دران نے اب میز پر سے ایک فائل اٹھا کر اس کے سامنے رکھی۔یونیورسٹی آف فائن آرٹس کا نام پڑھتے ہی اس نے ایک جھٹکے سے سر اٹھا کر دران کی طرف دیکھا۔

"آپ کو کیسے پتا کہ فائن آرٹس میں پڑھنا میرا خواب ہے؟ "

"مجھے سب پتا ہے۔بس ابھی سب کے سامنے یہ بات نہیں کھول سکتا کہ تم میری بہن ہو لیکن تمہاری ہر خواہش کا احترام کرنا اور خیال رکھنا میری ذمہ داری ہے۔ "

وہ ایک دم سے صوفے پر کھسکتی ہوئی آگے ہوئی اور دران کے کندھے پر سر رکھ دیا۔

"مجھے ان سب چیزوں سے زیادہ آپکی ضرورت ہے۔ "

وہ رو رہی تھی۔ دران نے آہستگی سے اس کے سر پر گال ٹکایا۔

Kitab Nagri Special

"میں ہمیشہ سے ساتھ تھا اور ہوں۔ "

وہ دران کی گردن کے گرد بازو حائل کئے کسی چھوٹی بچی کی طرح لپٹ گئی۔ایک شفقت بھرا احساس تھا جس سے اس کا وجود ہمیشہ سے نا آشنا رہا تھا۔چند پل یونہی گزرنے کے بعد وہ مسکراتی ہوئی سیدھی ہوئی۔

"شفٹنگ کر لینا۔انل یہیں رہے گا تمھاری مدد کے لئے۔مجھے کل پاکستان جانا ہے۔ "

دران نے اس کے گال پر شفقت سے تھپکی دیتے ہوئے کہا تو اس کی نگاہیں بے ساختہ کچھ دور بیٹھے انل پر اٹھیں اور ایکدم سے چہرے کے تاثرات بدل گئے۔

"ہوں۔آپ فکر نہ کریں۔میں کر لوں گی سب ,آپ کے انل کی مجھے ضرورت نہیں ہے۔ "

کھردرا اور سپاٹ لہجہ تھا۔دران نے گہری سانس لی اور ایک نگاہ انل پر ڈالی جس کے دل پر جیسیکا کی یہ بات ہتھوڑے کی طرح برسی تھی۔

"دراصل یہ جو بھی کرتا رہا میرے کہنے پر کرتا رہا۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جانتی ہوں لیکن تب مجھے آپ کے بارے میں کچھ نہیں پتا تھا۔اب میں آپ کو جانتی ہوں تو مجھے آپ کے پی اے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ "

"یہ صرف میرا پی اے نہیں۔میرا واحد دوست اور میرا سب کچھ ہے۔ "

اب کی بار دران مسکرایا اور لفظوں پر زور دیا کیونکہ انل کا اترتا چہرہ وہ اچھے سے محسوس کر سکتا تھا۔

Kitab Nagri Special

"خوشی ہوئی یہ جان کر لیکن مجھے آپ کے دوست کی کوئی مدد نہیں چاہیے۔ "

اف۔۔۔ وہ تو بہت سنجیدہ تھی۔ دران نے اس کے چہرے کی بڑھتی سختی دیکھ کر فوراً ہاتھ اوپر اٹھایا۔

"اوکے۔ اوکے۔ جیسی تمھاری مرضی۔ "

" چلیں مجھے اب جانا ہے۔ پھر ملیں گے۔ امید کرتی ہوں اب آپ سے ملنے کے لئے مجھے آپ کے پی اے سے رابطہ نہیں کرنا ہوگا؟ "

کاٹ دار لہجہ تھا۔ انل کا چہرہ مزید اتر گیا جبکہ دران کن اکھیوں سے باری باری دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھا۔

"نہیں بالکل نہیں۔ تم جب چاہو مجھے کال کر سکتی ہو اور یہ کریڈٹ کارڈ رکھ لو۔"

دران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک کارڈ اس کی طرف بڑھا دیا۔ اب کی بار جیسیکا نے بلا جھجک کارڈ تھاما اور پھر دران سے گلے مل کر انل کی طرف بنا دیکھے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ دران اب بھی جانچتی نگاہوں سے انل کا اترا چہرہ دیکھ رہا تھا۔ جو خاموشی سے دوبارہ صوفے پر بیٹھ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

گاڑی متوازن رفتار سے سڑک پر چل رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر دران بیٹھا تھا اور وہ آنکھیں موندے اس کی ساتھ والی نشست سے ٹیک لگائے ہوئے تھی۔ گہرے نیلے رنگ کے قمیض شلوار میں ملبوس سر پر نفاست سے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

دوپٹہ جمائے، ہلکے سے میک اپ سے آراستہ کئے نقوش اور لبوں پر میٹھی سے مسکان وہ سڑک کے پار نیلے بادل کی طرح قدرت کا حسین شہکار لگ رہی تھی۔

وہ کچھ گھنٹے پہلے ہی جووت اور مریم سے ملنے کے بعد گھر سے نکلے تھے۔ دران نے سراسر جھوٹ کہا تھا کہ وہ اسے زندگی کی تمام خوشیاں دینے میں کامیاب نہیں ہوا۔ وہ تو اسے زندگی کی ہر خوشی دے رہے تھا۔

دران نے پتا نہیں کیا جادو چلایا تھا کہ جو جووت کل تک اس کی شکل دیکھنے کا روادار نہیں تھا۔ یہ دو دن ایک پاؤں پر اس کی اور دران کی خدمت میں لگا رہا تھا۔ وہ دو دن دران کے ساتھ اپنے گھر میں رہ کر آئی تھی۔ مریم، میری، سنانا اور جووت اسے سب کچھ مل گیا تھا۔ جووت سنانا کے شوہر کی وجہ سے ہی ایک اچھی جگہ پر ملازمت کرنے لگا تھا اور ساتھ اپنی پڑھائی بھی جاری رکھے ہوئے تھا۔ جان کے جانے کے بعد سے وہ کافی ذمہ دار ہو گیا تھا۔

وہ یونہی آنکھیں موندے پر سکون مسکرا رہی تھی جب دران نے ڈرائیو کرتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔ ٹی شرٹ اور جینز پہنے اور سر پر کیپ جمائے وہ بہت حد تک لوگوں سے اپنا حلیہ چھپانے میں کامیاب ہوا تھا۔

جویریہ کو یوں مسکراتا دیکھ کر اس نے بے ساختہ اس کے گود میں دھرے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ اچانک ہاتھ پر دران کے ہاتھ کی گرفت محسوس ہوئی تو اس نے چونک کر آنکھیں کھولیں اور خیالوں سے باہر آئی۔ وہ ایک ہاتھ سے سٹیرنگ تھامے اور دوسرے ہاتھ سے اس کے ہاتھ کو تھامے اپنے لبوں سے لگا چکا تھا۔ دران کے اس انداز پر اس کی مسکراہٹ کا ساتھ گالوں کی بڑھتی لالی نے دیا تو وہ دلکشی کا سماں لگنے لگی۔

"اب کہاں جا رہے ہیں ہم؟ "

Kitab Nagri Special

کھڑکی سے پار دیکھتے ہوئے سوال کرتی وہ نشست سے ٹیک ہٹاتی سیدھی ہوئی۔اسے اب محسوس ہوا تھا کہ گاڑی شہر کی حدود سے باہر نکل چکی تھی اور اب جس سڑک پر رواں تھی وہ غالباً موٹروے تھی۔

"لاہور۔ "

دران نے مختصر جواب دیا۔اس کے ہاتھ پر گرفت پھر سے مضبوط کی اور لبوں سے جوڑا۔

"لاہور! لیکن کیوں؟ مطلب کوئی کام ہے کیا وہاں؟"

حیرت سے گردن موڑے دران کی طرف دیکھا۔وہ اس کے ہاتھ کو ابھی بھی تھامے ہوئے تھا۔

"کسی سے ملانا ہے تمہیں۔ "

"کس سے؟ "

"کسی سے ملانا ہے اور یہ دکھانا ہے کہ دیکھیں میں بھی اب زندگی جینے لگا ہوں۔اور یہ ہے میری زندگی جینے کی وجہ۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دران نے سرشار لہجے میں کہا اور پھر سے اس کے ہاتھ کو لبوں سے لگایا۔وہ ہنس دی اور حیرت سے رخ مزید دران کی طرف موڑ لیا۔

"اچھا ایسا کون ہے وہاں؟ "

"میرے استاد، میرے محسن۔ تجوید ان سے ہی سیکھی ہے میں نے۔ "

Kitab Nagri Special

"سچ۔۔پھر تو مجھے ان سے مل کر بہت خوشی ہو گی۔ "

اب کی بار وہ حیرت چھوڑ کر پر جوش ہوئی۔دران اس کی خوشی دیکھ کر ہنس دیا۔

"ایک اور بات سن کر بہت خوشی ہو گی تمہیں۔ "

مسکراتے ہوئے ایک نظر اس کے چہرے کی طرف دیکھ کر کہا اور نگاہیں پھر سے سامنے جما دیں۔جویریہ اب تجسس سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"ان کی اسلامی کتب کی شاپ ہے۔گھر میں بھی بہت زیادہ اچھی کتابوں کا مجموعہ ہے۔ "

"اوہ گریٹ۔ "

وہ واقعی بہت خوش ہوئی تھی۔دران اس کی خوشی دیکھ کر مسکرا دیا۔چند لمحے خاموشی کی بعد پھر سے اس کی آواز ابھری۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تمہیں پتا ہے انہوں نے مجھے کس وقت سنبھالا تھا؟جب میں زندگی کے سب سے مشکل وقت سے گزر رہا تھا۔ "

دران کے لہجے میں ایک دم سے سنجیدگی عود آئی تھی اور وہ تو جیسے اس کے ہنسنے سے جی اٹھتی تھی اور اس کے اداس ہونے پر مرجھا جاتی تھی۔دران کے چہرے کے کرب کو دیکھتے ہوئے اس کے لبوں پر سے بھی مسکان غائب ہوئی ۔وہ آہستہ آہستہ اس پر کھل رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"تب میں نے سبرینا کی شکل میں آخری رشتے کو بھی کھودیا تھا۔اتنی تکلیف میں تھا کہ اگر وہ مجھے نہ سنبھالتے تو ضرور ابھی تک بھٹک رہا ہوتا۔ "

دران گہری سانس لیتے ہوئے چپ ہوا۔اس کے ہاتھ کو چھوڑ کر سٹیرنگ کو دونوں ہاتھوں سے تھاما۔

"اگر تم نے مجھے نہ سمجھایا ہوتا اور یاور چاچو کا خیال نہ ہوتا تو میں برھان کو پولیس کے حوالے کرتا۔ "

وہ ایک دم سے اس کے لہجے کی بڑھتی سختی دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی۔ پھیکی سی مسکان لبوں پر سجائے گویا ہوئی۔

"دران زندگی بہت مختصر ہے۔آپ نے بچپن سے لے کر اب تک نفرتیں دیکھیں اور ہمیشہ خود کو نفرت میں جلایا۔ کبھی ان کی نفرت تو کبھی ان سے نفرت۔ میں چاہتی ہوں اب آپکی زندگی میں صرف خوشیاں ہوں۔ "

وہ دران کی طرف دیکھتے ہوئے نرمی سے بول رہی تھی جبکہ اس کے بھینچے جبڑے اور چہرے کی سختی بتارہی تھی کہ وہ برھان کو دل سے معاف نہیں کرسکا تھا۔

"ہم جب اختیار اور طاقت رکھنے کے باوجود کسی کو معاف کر دیتے ہیں تو اللہ خوش ہوتا ہے۔آپ یہ کیوں سوچ رہے ہیں کہ آپ نے ان سے بدلہ نہیں لیا۔آپ یہ کیوں نہیں سوچتے کہ بدلہ لینے کی طاقت رکھنے کے باوجود آپ نے سب اللہ پر چھوڑ کر اللہ کو خوش کیا۔بے شک جزا اور سزا سب اللہ دینے والا ہے۔ "

وہ اتنے میٹھے لہجے میں اسے سمجھارہی تھی کہ دران کے چہرے کی سختی اس کی مٹھاس بھری باتوں سے زائل ہو رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

وہ اس کا سکون تھی اور وہ صیح کہہ رہی تھی۔ اسے اب اس کے سنگ زندگی جینی تھی اور زندگی جینے کے لئے نفرتوں کو ختم کرنا پڑتا ہے اور چند ان چاہے رشتوں کو بھی معاف کرنا پڑتا ہے۔ دران نے پھر سے اس کے ہاتھ کو تھاما، لبوں سے لگایا اور مسکرا دیا۔

"تم اتنی اچھی کیوں ہو؟"

"میں اچھی نہیں ہوں۔ صرف آپکو اچھی لگتی ہوں۔"

جویریہ اس کے سوال پر بے ساختہ مسکرا دی۔ پھر نظروں کو سامنے جماتے ہوئے جذب دروں گویا ہوئی۔

"کوئی بھی انسان اس دنیا میں مکمل اچھا یا برا نہیں ہوتا۔ وہ کسی کی زندگی میں ہیرو کا کردار ادا کر رہا ہوتا ہے تو کسی کی زندگی میں اسی وقت ویلن ہوتا ہے۔ کبھی کبھار ہم چاہ کر بھی کسی کے ساتھ اچھے نہیں ہو پاتے اور کبھی کسی کے لئے ہم سے زیادہ پر خلوص اور اچھا کوئی نہیں ہوتا۔"

"مجھے یقین ہے تم کبھی کسی کے لئے بری نہیں ہو سکتی۔"

دران نے فوراً اس کی بات کاٹتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔ وہ مبہم سا مسکائی۔

"یہ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں؟ میں آپ کے لئے لاکھ اچھی سہی لیکن اپنے ماں باپ اور بھائی کے لئے ایک ایسی باغی لڑکی ہوں جس نے ان سے چھپ کر مذہب بدل لیا۔ ان کی باتوں کے خلاف گئی۔ میری وجہ سے ان کو خاندانوں والوں کی اور دنیا سے باتیں سننا پڑیں۔ میرے باپ کا سر جھک گیا۔ وہ میری پریشانی لے کر اس دنیا سے گئے۔"

Kitab Nagri Special

آخری جملہ ادا کرتے ہوئے اس کے چہرے پر گہرا سایہ لہرا گیا۔دران اس کی بات میں خلل دیے بنا اسے سن رہا تھا ۔

"یہ حقیقیت ہے ہم انسان اپنی ہر کوشش کے باوجود دنیا میں موجود سب لوگوں کو خوش نہیں کر سکتے۔بس کچھ گنے چنے لوگ اور رشتے ہوں گے جو ہمارے ساتھ مخلص ہوں گے۔ہم سے پوری طرح خوش ہوں گے۔ ہمیں اچھا سمجھتے ہوں گے۔ "

"پھر تم نے مجھے روبی اور برھان کے لئے اچھا بننے پر مجبور کیوں کیا؟میں نے ان کے ساتھ جو بھی کیا اس کے لئے میں دل سے تیار نہیں تھا۔ "

دران نے خفگی بھرے لہجے میں شکوہ کیا تو وہ ایک سکینڈ کے لئے خاموشی سے اسے دیکھے گئی۔

"میں نے آپکو اچھا بننے پر مجبور نہیں کیا بس برا نہ بننے کا کہا تھا کیونکہ اچھا بننے کی کوشش کرنا بیکار ہے کیونکہ آپ دنیا والوں کے لئے لاکھ اچھے بن جائیں وہ کبھی آپ کو اچھا نہیں کہیں گے اور نہ اس اچھائی کا اجر دیں گے,اس لئے کوشش صرف برا نہ بننے کی کرنی چاہیے۔ایسا کرنے سے ہمیں ان کے رویوں کی تکلیف کم ہو گی۔ "

"ہاہ۔ہ۔۔ہ تمھاری باتیں۔۔۔۔سچ میں لاجواب کر دیتی ہو۔ "

دران نے اس کی بات پر اثبات میں سر کو جنبش دیتے ہوئے سراہا۔وہ مسکراہٹ کو مزید گہرا کرتی مکمل طور پر دران کی جانب رخ موڑ گئی اور دلچسپی سے گویا ہوئی۔

"اچھا مجھے اپنے استاد کے بارے میں بتائیں نہ اور کچھ "

Kitab Nagri Special

دران نے اس کی دلچسپی پر محبت سے اسے دیکھا اور پھر گہری سانس لیتے ہوئے اس کے ہاتھ کو چھوڑ کر دونوں ہاتھ سٹیرنگ پر جمائے سنجیدگی سے گویا ہوا۔

"ہاں تو یہ کہانی شروع ہوتی ہے وہاں سے جب میری مستقبل میں بننے والی بیوی نے مجھے کودنے سے بچایا تھا ۔۔ "

وہ دران کا جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی کھلکھلا کر ہنس دی۔ اس کا کھنکتا قہقہ کار میں جلترنگ کی طرح گونج اٹھا۔

دران نے حیرت اور محبت سے اسے دیکھا۔

"کیا بات ہے ! تم یوں بھی ہنستی ہو۔؟ "

دران نے اس کی ہنسی کا ساتھ دیتے ہوئے سوال کیا تو وہ ہنسی کو بریک لگاتی ہوئی سر زور زور سے اثبات میں ہلانے لگی۔

پھر خوشی سے نم ہوتی آنکھوں کے کونوں کو انگلی کی پوروں میں جذب کیا۔ کیا بتاتی اس کو کہ زندگی کے بہت سے سالوں کی تلخ مسافت نے اس کی اس ہنسی کو دفن کر دیا تھا۔ یہ تو اب اس کا ساتھ تھا جس نے اس ہنسی کو واپس لٹایا ۔دران اب اسے احمد بیگ صاحب کے بارے میں بتا رہا تھا اور وہ دلچسپی سے سب سن رہی تھی۔ گاڑی متوازن رفتار میں سر سبز لہلاتے کھیتوں کے بیچ و بیچ سڑک پر دوڑ رہی تھی۔

☆☆☆☆☆

Kitab Nagri Special

بھاری سر اور بوجھل آنکھیں وہ بمشکل آنکھیں کھولنے کی کوشش میں تھی۔ یہ ہاسپٹل کا بیڈ تھا جس پر وہ نیم دراز تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ برسوں کے بعد آنکھیں کھول رہی ہو۔ آنکھیں گد سے چپک ہوئی محسوس ہو رہی تھیں ۔ بمشکل جیسے ہی اس نے آنکھ کھولی خالی ذہن کے ساتھ چھت کو گھورنے لگی۔

آہستہ آہستہ سب کچھ ذہن کے پردوں پر فلم کی طرح چلنے لگا وہ کب اور کیسے اس ہسپتال میں پہنچی تھی۔

آخری منظر جو ذہن میں آیا اس میں وہ گھر میں تھی جب مارٹن اس سے ملنے آیا تھا۔ ایک سالہ دران بھوک سے رو رہا تھا اور وہ بیڈ سے اٹھنے کی سکت میں نہیں تھی۔

یہ کنزپارکر کی زندگی کا بدترین دور تھا جو نوین کے گزر جانے کے بعد سے شروع ہوا۔ اسفند نوین کی لاش کے ساتھ ہی پاکستان چلا گیا تھا۔ وہاں نوین کی موت کے خوف سے دستگیر بیگم نے دوبارہ اسفند کو واپس امریکہ نہیں آنے دیا۔

پہلے ایک دو ماہ اسفند کا خط اسے ملا پھر دران کی پیدائش کے بعد اس کی جاب بھی ختم ہو گئی اور اسفند کا خط بھی نہیں آیا۔ ایک ساتھ کتنی ہی پریشانیاں اسے شراب نوشی کی طرف لے آئیں۔ وہ رات دن نوین کی یادوں کو بھلانے کے لئے شراب پینے لگی اور وہیں سے اس کی بربادی کا دور شروع ہوا اسے کسی نے نشے کی لت لگا دی۔

ایک سال کے اندر وہ نشے کی اتنی عادی ہو گئی کہ ایک سال کے دران سے بالکل بے خبر ہونے لگی۔ حکومت دران کے خرچ اٹھائے ہوئے تھی لیکن وہ ان میں سے بھی چوری چھپے اپنا نشہ پورا کرنے لگی۔ آہستہ آہستہ دران کی محبت پر نشے کی دھند چھانے لگی۔

Kitab Nagri Special

ایسا نہیں تھا کہ وہ دران سے محبت نہیں کرتی تھی۔ دران سے وہ بے حد محبت کرتی تھی۔ دران کا نام بھی اسفند نے ہی اسے خط میں لکھ کر بھیجا تھا مگر پھر اس کے نشے کی عادت خوفناک صورت اختیار کرنے لگی وہ نشے میں ڈوب کر دران کو بھولنے لگی اور ایسی ہی ایک شام مارٹن اسے تلاش کرتے ہوئے اس کے گھر پر پہنچا اور اس کی یہ حالت اس سے دیکھی نہیں گئی۔ وہ اسے فوراً ہسپتال لے آیا۔

کنز نے آنکھیں کھولیں اور آخری منظر ذہن میں گھوم گیا جب مارٹن اس کے گھر میں داخل ہوا تھا اور وہ نشے میں دھت ہو کر بے ہوش ہو گئی تھی اور اب جب آنکھ کھولی تو وہ ہسپتال کے بستر پر تھی۔ ہوش میں آتے ہی پہلا خیال دران کا آیا۔

"دران۔۔۔دران۔۔۔"

سب یاد آجانے پر وہ ایک جھٹکے سے اٹھی بیٹھی اور ارد گرد دیکھتے ہوئے دران کو پکارا۔ کرسی پر بیٹھا مارٹن اخبار کو فولڈ کرتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مارٹن دران کہاں ہے؟"

مارٹن کو سامنے دیکھتے ہی پریشانی سے سوال کیا۔

"تم اٹھ گئی۔ کیسی طبیعت ہے اب؟"

دران کے سوال کو نظر انداز کرتا وہ محبت سے پوچھ رہا تھا۔

"مارٹن میرا بیٹا کہاں ہے۔ رات۔۔۔جب تم میرے گھر آئے تھے۔ وہ گھر میں تھا میرے ساتھ۔"

Kitab Nagri Special

وہ بے تحاشہ بوکھلائی ہوئی تھی۔

"تم اتنا اونچا مت بولو تمھارے لئے ٹھیک نہیں اور لیٹ جاؤ۔ابھی۔ "

"مجھے میرے بیٹے کے بارے میں بتاؤ کہاں ہے وہ؟ "

مارٹن کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے چیخ کر سوال کیا تو وہ بالکل خاموش ہو گیا۔کنز اب ہونقوں کی طرح اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔کچھ پل کی دلخراش خاموشی کے بعد مارٹن کی آواز گونجی۔

"وہ اس دن تم نے زیادہ نشہ لے لیا تھا۔وہ بھوک اور بخار سے بلک رہا تھا۔میں جب وہاں پہنچا اس کی آخری سانسیں چل رہی تھیں۔میں تم دونوں کو ہسپتال بھی لے آیا لیکن میں اسے نہیں بچا سکا۔ "

"مہ۔۔۔مطلب؟ "

کنز کی آنکھیں تو پھٹنے کی حد تک باہر آ چکی تھیں۔

"مطلب یہ کے تمھارا بچہ اب اس دنیا میں نہیں ہے۔ "

"نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔ "

وہ پاگلوں کی طرح بے یقینی سے سر کو نفی میں ہلاتی چیخ رہی تھی۔مارٹن گھبرا کر اس کے قریب ہوا۔

"کنز۔۔۔کنز پر سکون رہو۔ "

Kitab Nagri Special

وہ اسے تسلی دے رہا تھا لیکن جب کسی کی دنیا اس کی اپنی غفلت سے اجڑ جائے اس کا حال کنزِ پار کر جیسا ہی ہوتا ہے ۔وہ پاگلوں کی طرح چیخ رہی تھی۔

"ڈاکٹر۔۔۔ڈاکٹر۔۔۔"

مارٹن کو جب اس کی حالت تشویش ناک لگنے لگی وہ تیزی سے ڈاکٹر کو بلانے کے لئے بھاگا۔

☆☆☆☆

لاہور کی گہما گہمی سے بالکل بر عکس ہوٹل کا یہ پر سکون کمرہ گہری خاموشی میں ڈوبا تھا۔ سفید اور بھورے رنگ کے امتزاج کی سجاوٹ والے اس کمرے میں بھوری لکڑی کا پرانی طرز کا فرنیچر اس کی خوبصورتی کو بڑھا رہا تھا۔

وہ سفید چادر والے جہازی سائز بیڈ پر کتابوں کے ڈھیر کے بالکل سامنے بیٹھی تھی۔ گہرے پیلے کُرتے کے ساتھ سفید چوڑی دار پاجامہ زیب تن کئے, سفید دوپٹے کو آڑا ترچھا ایک طرف تکیے پر دھر کر, کتابوں کے ڈھیر میں سے باری باری ایک ایک کتاب اٹھاتی, اسکے ورق کو الٹ پلٹ کرتی اور پھر دوسری کتاب اُٹھا لیتی۔ وہ پچھلے ایک گھنٹے سے اسی عمل میں مصروف تھی اور دران کچھ دور ہلکے بھورے صوفے پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر مصروف تھا۔

احمد بیگ صاحب سے ملاقات کے بعد واپسی پر وہ لاہور کے ہوٹل میں رُکے تھے۔ انہوں نے جویریہ کو گھر سے رخصت ہوتے ہوئے بہت سی کتابیں تحفے کے طور پر دی تھیں اور اب وہ انہی کتابوں کو دیکھ رہی تھی۔

Kitab Nagri Special

دران کچھ دیر پہلے ہی لیپ ٹاپ سے اٹھ کر ریسٹ روم میں گیا تھا اور اب باہر نکل کر نائٹ ٹرائیوزر شرٹ میں ملبوس ٹاول سے ہاتھ پونچھتا ہوا اسے غور سے دیکھ رہا تھا جو ارد گرد کی ہر چیز, ہر بات سے بے خبر گود میں دھری کتاب پڑھنے میں محو تھی۔

ڈھیلے سے پیلے کرتے میں وہ کمرے کی روشنی اور کپڑوں کے رنگ کے سنگ دل کو لبھانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔ ڈھیلی پونی میں سے بالوں کی بہت سی لٹیں گردن پر جھول رہی تھیں۔ آنکھیں گھنی سیاہ لانبی پلکیں کے تلے انہماک سے ورق گردانی میں مگن تھیں۔

ٹاول کو ایک طرف رکھتا, وہ اسے یونہی نظروں میں بھر کر آگے بڑھا اور قریب آکر اس کے متوجہ ہونے سے پہلے ہی اس کی گود میں دھری کتاب کو اٹھایا, باقی کتابوں کو ایک طرف کیا اور سرعت سے اپنا سر کتاب کی جگہ اس کی گود میں رکھ کر لیٹ گیا۔ دران نے یہ سب کچھ اتنی تیزی سے کیا کہ وہ ہڑ بڑا گئی۔

"دران۔ن۔ن "!

ہلکی سی چیخ نما آواز نکلی جبکہ وہ مزے سے سیدھا لیٹا اپنے سینے پر ہاتھ باندھے, پاؤں کو قینچی شکل پھنسائے اس کی طرف گہری محبت پاش نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

"کیا یہ ساری کتابیں آج رات ہی پڑھ لو گی۔ "

"پڑھ تو نہیں رہی تھی بس سرسری دیکھ رہی تھی۔ بہت اچھی کتابیں ہیں اور آپ خود بھی تو لیپ ٹاپ پر مصروف تھے۔ "

Kitab Nagri Special

دران کی بے خود ہوتی آواز پر اس نے جھینپ کر فوراً مصنوعی خفگی سے شکوہ کیا۔

"تو اب نہیں ہوں مصروف۔اس لئے تم بھی اپنی مصروفیت ختم کر دو۔ "

"ٹھیک ہے کر دی۔ سر دباؤں آپکا۔ "

فوراً حکم مان کر دران کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے محبت سے پوچھا۔وہ دلکشی سے مسکرا دیا۔

"نیکی اور پوچھ پوچھ دباؤ۔ "

دران کے کہنے پر جیسے ہی اس نے آہستگی سے ہاتھ کا دباؤ اس کی پیشانی پر ڈالا دران نے پر سکون ہو کر آنکھیں موند لیں۔

اس کی گداز ہتھیلیاں پیشانی کو چھو کر عجیب طرح سے تقویت بخش رہی تھیں۔اتنا سکون بخش احساس تھا کہ اسے بے اختیار غنودگی چھانے لگی۔

"سنو ایسے تو مجھے نیند آجائے گی۔ "

دران نے آنکھیں موندے ہی خدشہ ظاہر کیا۔وہ محبت سے اس کے وجیہہ چہرے کو دیکھتے ہوئے مسکرا دی۔

"تو سو جائیں۔ "

"ایسے ہی؟ "

"ہاں ایسے ہی۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"تو تم کیسے سو گی؟ "

"میں جاگتی رہوں گی۔ "

"کیوں تمہیں نیند نہیں آئے گی؟ "

"ایسے تو کبھی نہیں آئے گی۔ "

"تنگ ہو رہی ہو؟ "

"نہیں تو۔ "

وہ محبت سے ہولے ہولے دباتے ہوئے اس کے غنودگی میں جاتے سوالوں کے جواب دے رہی تھی جب اچانک دران نے ایک آنکھ کھول کر اس کی آبرؤ اوپر چڑھائی۔ دیکھنے کا انداز شاکی تھا۔

"سنو یہ مجھے دھوکا دے کر اپنی جان تو نہیں بچائی جا رہی؟ "

دران کا انداز ایسا تھا کہ وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔

"نہیں ایسا کچھ بھی نہیں۔ چپ چاپ سو جائیں۔ "

"ہوں کیوں چپ چاپ سو جائیں۔ سب سمجھ رہا ہوں میں "

"کیا سمجھ رہے ہیں؟ "

Kitab Nagri Special

اس نے مصنوعی گھورتے ہوئے کہا تو دران ایک دم سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ اب بھی ہنسی کو دباتی گلال ہو رہی تھی

۔

"تم یہ کیوں بھول جاتی ہو کہ مجھے اب پتا چلا جاتا ہے جو کچھ بھی تم سوچتی ہو۔ "

دران نے لب بھینچ کر شرارت سے کہا تو وہ بے ساختہ ہنس کر نفی میں سر ہلانے لگی۔

"میں ایسا کچھ بھی نہیں سوچ رہی۔ آپ کل بھی ڈرائیو کرتے رہے اور پھر انکل کے گھر بھی صبح سے سوئے نہیں تو اب آرام کریں۔ "

" بہت فکر ہے میرے آرام کی۔ "

معنی خیز گہری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے وہ قریب ہوا تو اس نے گلال ہوئے گالوں پر لرزتی پلکیں جھکا دیں۔

☆☆☆☆☆

بیورلی ہلز کی یہ دوپہر بہت روشن تھی۔ سورج باقی دنوں کے برخلاف آج زیادہ چمک رہا تھا۔ یونیورسٹی آف فائن آرٹس کے وسیع و عریض گیٹ سے آگے لمبی راہداری پر معمول کی چہل پہل تھی۔ طالب علم کندھوں پر بیگ لٹکائے, ایک دوسرے سے باتوں میں مگن آ اور جا رہے تھے۔ سیاہ سوٹ اور سرخ ٹائی میں ملبوس انل کب سے گیٹ سے کچھ آگے لگے بنچ پر بے چینی سے منتظر نگاہیں سامنے جمائے بیٹھا تھا۔

جیسیکا کی آخری کلاس ختم ہونے کا وقت تو یہی تھا پھر وہ آ کیوں نہیں رہی تھی؟ اس نے سرخ ٹائی کی ناٹ کو دھیرے سے دائیں بائیں گھماتے ہوئے سوچا۔ آج پورے دو ماہ بعد وہ دل کے ہاتھوں ہار گیا تھا۔ اسے اپنی بے

Kitab Nagri Special

چینی اور بے کلی کی سمجھ آچکی تھی۔جیسیکا کے دل میں پنپتے جذبات یکہ طرفہ نہیں تھے۔اسکا دل بھی اس کے لئے ویسے ہی جذبات رکھتا تھا اور اب جب اس نے دل سے تسلیم کر لیا تھا تو سب جیسے ہلکا پھلکا ہو گیا تھا۔

وہ یونہی بے چین سا بیٹھا تھا جب دو لڑکیوں کے ساتھ ہنس کر بات کرتی ہوئی جیسیکا پر نگاہ پڑی۔گلابی رنگ کے فر کوٹ اور جینز کے نیچے سفید جوگرز میں وہ ہمیشہ کی طرح دمک رہی تھی۔

اس پر نگاہ پڑتے ہی وہ تیزی سے بنچ پر سے اٹھا اور اس جانب چل دیا۔اس کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی وہ جیسے ہی دونوں لڑکیوں کو الوداع کہتی ہوئی پلٹی سیدھی نگاہ انل پر گئی اور پھر قدم زمین پر جم گئے۔

پل بھر کو اس کے قدم رکے اور پھر اگلے ہی لمحے چہرہ سخت ہوا اور اس نے قدم مزید تیز کر دیے جبکہ انل اب پھولی سانسوں سمیت اس کے پاس پہنچ چکا تھا۔

"ہیلو۔"

پوری بتیسی نکالے اسے ہیلو کہتا وہ جیسے پچھلی ہر زیاتی بھلائے ہوئے تھا۔وہ جیسیکا کے ساتھ پوری رفتار میں قدم ملا رہا تھا جو ہیلو کا جواب دیے بنا تیز تیز چل رہی تھی۔

"کیسی ہو؟"

ہیلو کا جواب نہ پا کر اگلا سوال کیا۔

"ٹھیک ہوں۔ "

Kitab Nagri Special

مختصر جواب تھا جو بے انتہا بے رخی سے دیا گیا لیکن انل اس کے بولنے پر ہی کھل اٹھا۔

"واپس جا رہی ہو۔ چلو میں چھوڑ دیتا ہوں۔ "

"آپ شاید بھول رہے ہیں اب میرے پاس میری اپنی کار ہے۔ "

انل کی طرف بنا دیکھے دانت پیستے ہوئے فوراً جواب دیا۔

"اوہ ہاں واقعی یہ تو بھول ہی گیا تھا میں۔۔ چلیں پھر آپ مجھے اپنی کار میں لفٹ دے دیں۔ "

"میرے خیال سے آپکے پاس بھی کار ہے۔"

جیسیکا نے ہنوز اسی غصے میں جواب دیے تو ہنس دیا۔

"ہاں سو تو ہے لیکن مسئلہ دراصل یہ ہے کہ وہ خراب ہے۔"

کندھے اچکاتے ہوئے فوراً جھوٹ گھڑا تو وہ ایک دم رکی اور ماتھے پر ناگواری کے بل سجاتے ہوئے انل کی طرف دیکھا۔

"جھوٹ۔ "

"آپ کیسے یہ کہہ سکتی ہیں؟ "

"کیونکہ میں جانتی ہوں آپکو۔ "

"اسی لئے تو آپ سے لفٹ مانگ رہا ہوں۔ لفٹ جاننے والوں سے ہی مانگنی چاہیے سیف رہتا ہے انسان۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

بتیسی نکال کر کہا تو وہ چڑ کر دانت پیستی آگے بڑھی۔

"میں آپکو لفٹ نہیں دوں گی۔ "

"کیوں ابھی تو آپ نے کہا کہ آپ جانتی ہیں مجھے۔ جاننے کے باوجود اتنی بے مروتی؟ "

انل پھر سے اس کے ساتھ قدم ملائے اپنی پرانی ٹون میں تھا۔

"ہاں یہ میری زندگی کی بہت بڑی غلطی تھی۔ "

"بہت بڑی لیکن خوشگوار غلطی۔ "

"غلطیاں خوشگوار نہیں ہوتیں۔ "

"غلط بالکل غلط کچھ غلطیاں بہت خوشگوار ہوتی ہیں کیونکہ ان کے نتیجے میں آپ کو جو سبق ملتا ہے یا ان کی وجہ سے زندگی میں جو تبدیلی آتی ہے وہ بہت حسین ہوتی ہے۔ "

گہری مسکراہٹ اور شریر لہجے کے ساتھ کہتا وہ اس کے ساتھ ساتھ اب یونیورسٹی کے پارکنگ کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"میری اس غلطی سے مجھے سبق تو ملا ہے لیکن اس کے نتیجے میں میری زندگی میں کوئی حسین تبدیلی نہیں آئی تو ثابت ہوا یہ خوشگوار غلطی نہیں ہے۔ "

Kitab Nagri Special

وہ غصے میں کہتی ہوئی مزید آگے ہوئی اور کار کا لاک کھولا۔اس سے پہلے کہ وہ بیٹھتی انل اس سے پہلے ہی فرنٹ سیٹ سے ہوتا ہوا ڈرائیو سیٹ کے ساتھ والی نشست پر براجمان ہو گیا۔وہ منہ کھولے کھڑی اسے دیکھ رہی تھی جبکہ وہ اب سیٹ پر بیٹھا کوٹ کے شکن درست کر رہا تھا۔اس بات میں کوئی شک نہیں تھا اپنی پرانی طرز میں سوٹڈ بوٹڈ وہ بہت خوبرو لگ رہا تھا۔

"عجیب دھونس ہے۔میں نے کہا نہ آپکو لفٹ نہیں دے رہی میں۔اتریں جلدی۔ "

وہ اب کھلے دروازے میں سے جھانکتے ہوئے غصے سے کہہ رہی تھی۔

"جی جانتا ہوں آپ لفٹ نہیں دے رہی ہیں لیکن میں لے رہا ہوں۔ "

خوشگواریت سے مگر ڈھیٹ پن سے جواب دیا جبکہ جیسیکا کا سرخ ہوتا چہرہ صاف ظاہر کر رہا تھا وہ بے انتہا غصے میں ہے۔

"اچھا چلیں باہر پارکنگ تک ہی چھوڑ دیں۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انل کی گزارش پر وہ گہری سانس لیتی بیزاریت سے سیٹ پر براجمان ہوئی۔اور چابی کو لگایا۔

"جیسیکا مجھے معاف کر دو "

انل کی آواز پر کار سٹارٹ کرتے اس کے ہاتھ پل بھر کو رکے۔سختی سے جبڑے بھینچے انل کی طرف مڑی۔

"کس بات کے لئے؟ "

"تمھارا دل دکھا میری وجہ سے اس لئے۔ "

"میں معاف کر چکی ہوں آپ کو۔ "

"ہوں۔ "

جیسیکا کی بات پر وہ کچھ دیر سر جھکائے بیٹھا رہا اور پھر اس کی مدھم آواز گونجی۔

"اصل میں مجھے جب پہلی محبت ہوئی تھی میری عمر بائیس سال تھی۔تب مجھے۔۔۔ "

"مجھے آپ کی پہلی محبت کے قصے نہیں سننے۔ "

"سننے پڑیں گے۔ "

انل نے سنجیدگی اور رعب سے کہا تو وہ مزید تپ گئی۔سفید چہرہ سرخ ہوا تھا۔

"کیوں کوئی زبردستی ہے کیا؟ میں کیوں سنوں؟ "

"کیونکہ میری دوسری اور آخری محبت تم ہو۔ "

"جھوٹ۔ "

وہ ساکن ہوتے وجود اور آنکھوں کے ساتھ فوراً اسے جھٹلا گئی۔

"میں یہاں دران کا پی اے بن کر نہیں آیا۔اس لئے کوئی جھوٹ نہیں بول رہا۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

اب کی بار انل کی بات ہر وہ بالکل چپ رہی۔ بس بے یقین آنکھیں اس پر ٹکی تھیں۔

"تمہیں نہیں پتا میں پچھلے دو ماہ سے کتنا پریشان رہا اور بلا آخر یہ سمجھ میں آ ہی گیا کہ میں تم سے بے حد محبت کرنے لگا ہوں۔ "

انل نے مسکراتے ہوئے اس کے چہرے کو دیکھا۔ وہ اسی طرح بے تاثر چہرہ لئے بیٹھی تھی۔

"بہت کوشش کی اس بات کو جھٹلانے کی لیکن یہ سچ ہے اور میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں جیسیی۔"

وہ اظہار کر چکا تھا جس کے بعد سامنے خاموشی چھا گئی۔ اچانک وہ یوں سیدھی ہوئی کہ انل ڈر گیا۔ سٹئیرنگ پر موجود اس کے دونوں ہاتھوں کی گرفت بڑھ گئی تھی۔

"کیا بھائی کو پتا ہے یہ سب؟ "

اچانک جیسیکا کے سخت لہجے میں کہے الفاظ گونجے تو وہ اداس سے لہجے میں برجستہ جواب دے گیا۔

"نہیں۔ "

"تو پھر رشتہ تو ان سے ہی مانگو گے نہ؟ "

وہ مسکرائی اور پھر ہنس دی۔ جھرنے کے جیسی کھنکھتی ہنسی کے جلترنگ انل کے چہرے کو رونق بخش گئے وہ ہنس رہی تھی اور محبت اور شرارت سے دیکھ رہی تھی۔

☆☆☆☆☆

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"ہیلو باسل "

سپیکر سے آتی آواز پر دران ایک دم سے چوکنا ہوا۔

"جی۔ "

"کیلیفورنیا کنگ ہسپتال پہنچے فوراً"

"کیا ہوا؟ "

دران نے نیند سے بوجھل ہوتی آواز میں پھر سے پوچھا۔ نگاہیں گھوم کر دیوار پر لگی گھڑی پر گئیں۔ صبح کے چار بج رہے تھے۔

"آپ ہسپتال پہنچیں وہاں آ کر سب پتا چل جائے گا۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس عجیب وغریب اطلاع کے بعد فون کھٹاک سے بند ہوا۔ دران نے حیرت سے پہلے فون اور پھر اپنی دائیں طرف لیٹی جویریہ کو دیکھا، وہ بے خبر سو رہی تھی۔

انہیں امریکہ واپس آئے تین دن ہو چکے تھے اور اس وقت وہ درانگ ولاس میں اپنے کمرے کے بیڈ پر موجود تھا ۔دران نے موبائل کو واپس بیڈ کے اطراف میں لگے میز پر رکھا اور آہستگی سے کمفرٹر کو خود پر ہٹاتا، بیڈ پر سے اٹھا ۔

Kitab Nagri Special

دران جیسے ہی بیڈ سے نیچے اترا جویریہ نے کسلمندی سے آنکھیں کھولیں۔ وہ کچھ دیر پہلے ہی نماز پڑھ کر لیٹی تھی, ابھی نیند پوری طرح آئی نہیں تھی کہ دران کے اس طرح اٹھنے پر آنکھ فوراً کھل گئی۔ آنکھ کھلتے ہی اسے یہ احساس بھی ہوا کہ کچھ دیر پہلے وہ کسی کے ساتھ فون پر بات بھی کر رہا تھا۔

"دران کیا ہوا؟ "

وہ بیڈ پر سے اتر کر پلٹا ہی تھا جب جویریہ کی نیند سے بوجھل آواز عقب سے ابھری۔ قدم ایک پل کے لئے تھمے۔

"ضروری کام ہے؟ "

مختصر جواب دیا۔ وہ دران کے جواب پر حیرت سے بھنویں سکیڑ گئی۔

"اتنی صبح " !

دران اب ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ رہا تھا۔ وہ کسلمندی سے بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگاتی اٹھ بیٹھی۔ دران کے واپس آنے تک وہ یونہی پریشان حال اور متجسس بیٹھی تھی۔ وہ سیاہ گرم کوٹ اور جو گرز میں ملبوس واپس آیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس کی تیاری سے صاف ظاہر تھا کہ وہ کہیں دور جا رہا ہے۔ اور چہرے پر طاری سنجیدگی جویریہ کو اور پریشان کر رہی تھی۔ مشن کے ختم ہونے پر وہ پوری طرح مطمئن تھا لیکن اچانک یوں اسے بلوا لینے کا مقصد اسے پریشان کر رہا تھا ۔ دران کے بیڈ کے قریب آنے پر وہ پھر سے متجسس لہجے میں گویا ہوئی۔

"دران آپ نے بتایا نہیں اتنی صبح کیا ضروری کام ہو سکتا ہے؟ "

Kitab Nagri Special

اس کے سوال پر دران نے ایک آبروُ چڑھائے سامنے دیکھا۔ وہ متجسس اس کی طرف جواب کے لئے منتظر نگاہیں جمائے بیٹھی تھی۔

"ضروری اور اریںجنٹ کام وقت دیکھ کر تو نہیں آتے۔ "

دران نے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر سے موبائل کو اٹھا کر جیب میں رکھتے ہوئے بہت مصروف اور سنیجدہ لہجے میں جواب دیا۔ اس سے پہلے کے جویریہ کچھ کہتی وہ پھر سے بول اٹھا۔

"تمہیں اپنے بارے میں سب بتا دینے کا مقصد یہی تھا کہ تم مجھے ٹیپیکل بیویوں کی طرح تنگ نہیں کرو گی؟ "

دران کے جواب اور سپاٹ لہجے پر وہ ایک دم سے چپ ہوئی جبکہ وہ عجلت میں کمرے سے باہر جا چکا تھا۔

☆☆☆☆

روئی کے گالے کی طرح نرم نازک جلد والا ایک سالہ دران صوفے پر کمبل میں لپٹا لیٹا تھا۔ اس کے بالکل پاس بیٹھا نفس اس کے منہ سے دودھ کی بوتل لگائے ہوئے تھا۔ وہ اسفند کا واحد قریبی دوست تھا اور یہ کمرہ اس کے ہی کوارٹر کا تھا جہاں اس وقت وہ, ایک سالہ دران اور اسفند موجود تھے۔

کچھ فاصلے پر کھڑا اسفند فون کا ریسیور کان سے لگائے پریشان حال کھڑا تھا جہاں پچھلے دو دن سے وہ دران کو رکھے ہوئے تھا۔ مارٹن نے دران کو پاکستان بھیجا تھا۔

وہ دران کے یوں اچانک پاکستان آنے پر کنز کے لئے پریشان ہو گیا تھا۔ وہ جانتا تھا کنز کسی بھی صورت دران کو یوں ہمیشہ کے لئے اور تعلق ختم کر کے اس کے پاس نہیں بھیج سکتی تھی۔

Kitab Nagri Special

امریکہ سے واپس آنے کے بعد دستگیر بیگم نے اسے پھر امریکہ واپس نہیں جانے دیا تھا۔ وہ نوین کی موت سے گھبرا گئی تھی۔ انہوں نے ایک سال بعد ہی اس کی شادی کر دی۔ وہ اپنی زندگی اور کاروبار سیٹ کرنے میں ایسا الجھا کہ کنز کی طرف سے غافل ہو گیا اور اب یوں اچانک دران کے پاکستان آنے اور کنز کی حالت کے بارے میں سن کر وہ بمشکل مارٹن سے رابطہ کرنے میں کامیاب ہوا تھا۔

مارٹن نے کسی آدمی کے ہاتھ دران کو پاکستان بھیجا تھا جس کے ساتھ کنز کے دستخط شدہ کچھ کاغذات تھے اور اس کی چند تصاویر تھیں جس میں وہ کسی ہسپتال کے بیڈ پر بیمار حالت میں موجود تھی۔ کاغذات میں صاف درج تھا کہ وہ دران کو اپنی مرضی سے اسفند کے حوالے کر رہی ہے کیونکہ وہ خود اب اسے پالنا نہیں چاہتی۔

"مجھے کنز سے بات کرنی ہے۔ آپ میری اس سے بات تو کروا سکتے ہیں؟ "

فون ریسیور کو کان سے لگائے وہ مضطرب لہجے میں گویا ہوا۔ دوسری طرف مارٹن خاموش ہو گیا تھا۔ اس کا دران پر یہ احسان اسی پر بھاری پڑ رہا تھا۔

"آپ چپ کیوں ہیں؟ کوئی جواب تو دیں؟ "

"وہ بات کرنے کی حالت میں نہیں ہے۔ دران کو تم تک پہنچا دینے کا مطلب یہی ہے کہ وہ اب اس کو مزید سنبھال نہیں سکتی۔ "

"آپ کم از کم مجھے اتنا تو بتا سکتے ہیں کہ وہ امریکہ کے کس ہاسپٹل میں ہے؟ میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"نہیں میں نہیں بتا سکتا ہوں۔ اتنا احسان بہت ہے کہ تمھارا بچہ تم تک پہنچ گیا ہے۔ تم اب مجھ سے بھی کوئی رابطہ نہیں رکھنا۔"

مارٹن نے سپاٹ لہجے میں کہا اور فون بند ہو گیا۔

"ہیلو۔۔۔ہیلو۔۔۔ "

اسفند نے بے چینی سے ریسیور میں کہتے ہوئے فون کے بٹن پر ہاتھ مارا لیکن سب بیکار تھا۔ فون بند ہو چکا تھا۔ اسفند نے فون واپس رکھا اور مایوس صورت بنائے واپس پلٹا۔ ریاض نے دران کے منہ کو لگائی دودھ کی بوتل ایک طرف رکھی اور سوالیہ نگاہوں سے اسفند کی طرف دیکھا۔ دران لانبی پلکیں پھولے ہوئے نرم گالوں پر گرائے گہری نیند میں تھا۔

"فون کاٹ دیا اس بدتمیز انسان نے۔ کم از کم میری کنز سے بات تو کروا سکتا تھا۔ "

اسفند نے دلگیر لہجے میں کہتے ہوئے بالوں کو ہاتھوں میں جکڑا۔ وہ یوں دران کو لے کر بے حد پریشان تھا۔ دران کی آمد نے اس کی متوازن رفتار میں چلتی زندگی میں خلل پیدا کر دیا تھا۔ گھر میں عصمت کی طلاق کو لے کر پہلے ہی بہت پریشانی چل رہی تھی اور اب دران کی ایسے آمد وہ بالوں کو ہاتھوں میں تھامے مضطرب کھڑا تھا۔ ریاض نے اسے بغور دیکھا اور پھر سیدھا ہوا۔

"تم کیوں اتنے پریشان ہوتے ہو۔ اگر اسے گھر نہیں لے جا سکتے ہو تو یتیم خانے۔۔۔ "

"بیٹا ہے میرا۔ "

Kitab Nagri Special

اسفند نے دانت پیس کر غصے میں بات کاٹی۔ ریاض نے گہری سانس خارج کی۔

"ہاں تو بیٹا ہے تو پھر لے جاؤ اسے گھر, سب کو سچ بتا دو۔ "

"سب کو سچ بتا دینے کے مطلب پتا کیا ہے ؟ "

اسفند نے پیشانی پر پریشانی کی لکیریں ڈالے اس کی طرف دیکھا اور پھر نرم سے نگاہ دران پر ڈالی۔ اس کا چہرہ اتنا معصوم تھا کہ اسے دیکھتے ہی پیار آ جائے وہ شکل و صورت میں زیادہ کنزپر تھا۔

"تم میرے گھر والوں کو نہیں جانتے۔ روبی مجھ سے محبت کرتی ہے لیکن وہ ایک ضدی اور مجھے کسی صورت بھی نہ بانٹنے والی عورت ہے۔ میری بہنیں میری والدہ محترمہ پر گئی ہیں جو کسی بھی صورت میری اس طرح دوسری عورت میں سے اولاد کو پالنے کے لئے کبھی تیار نہیں ہوں گی۔ وہ لوگ اس معصوم جان کا کیا حال کریں گے تم نہیں جانتے۔"

اسفند کے کھوئے سے لہجے میں صاف پریشانی جھلک رہی تھی۔ ریاض نے بھنویں اچکائیں۔

"پھر کیا کرو گے ؟ یہ بہت چھوٹا ہے اسے ماں یا کسی عورت کی دیکھ بھال کی ضرورت ہے۔ تم اسے کیسے اکیلے سنبھالو گے ؟ "

ریاض نے حیرت سے سوال کیا۔ وہ خود بھی غیر شادی شدہ تھا اور ان دودنوں میں دران کو سنبھالنے میں اس کی بس ہو چکی تھی۔

Kitab Nagri Special

"میں کسی اور کے حوالے نہیں کر سکتا اس کو یہ کنز کی امانت ہے میرے پاس مجھے یقین ہے وہ ایک دن ضرور اسے واپس لینے آئے گی میں اپنے ہی گھر والوں کو لالچ دوں گا۔ "

اسفند نے آہستگی سے کہتے ہوئے سر جھکا لیا۔

"لالچ! کیسا لالچ؟ "

"میں سب کو کہوں گا کہ یہ نوین بھائی کا بیٹا ہے اور اگر ہم اسے پال پوس کر بڑا کریں گے تو نوین بھائی کی تمام جائیداد گھر میں ہی رہ جائے گی۔ ویسے یہ ایک طرح سے سچ ہی ہے۔ میں نے کنز کو ڈائیورس دے دی تھی اب اسے نوین بھائی ہی گود لینے والے تھے۔ "

اسفند نے ہنوز جھکے سر کے ساتھ ہی اپنے اگلے لائحہ عمل سے آگاہ کیا۔ وہ جانتا تھا دران کو گھر میں رکھنے کا اب بس یہی ایک حل تھا۔ وہ پر سوچ نگاہیں دران کے چہرے پر جمائے بیٹھا تھا اور ریاض اس کی بات کی تائید میں آہستگی سے سر ہلا رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

☆☆☆☆

سرخ نارنجی لالی ڈوبتے سورج کے گرد آسمان کو رنگ رہی تھی اور شام کے سائے پھیل رہے تھے۔ بریلولی ہلز میں اترنے والی یہ شام بہت عجیب تھی۔ عجیب زندگی کے عجیب بدلتے رخ ہر آنے والا دن میں ایک نیا انکشاف کر رہے تھے۔ اس کی زندگی کے الجھے باب برسوں بعد سلجھنے کے لئے اوراق پلٹنے لگے تھے۔

Kitab Nagri Special

درانگ ولاس کے وسیع گیٹ سے داخل ہوتی سیاہ کار کی فرنٹ نشست پر وہ سنجیدہ چہرہ لئے براجمان تھا۔ دران ملک عرف درانگ یا پھر باسل یہ اس کی زندگی تھی۔ انگنت گھتیوں میں الجھی ,نا سمجھ آنے والی۔ وہ ہسپتال پہنچا تو اس سے لپٹ جانے والا شخص وہ تھا جس کے نام کی جھوٹی شناخت لئے وہ اپنی اصلی شناخت کی کھوج میں بھٹکتا رہا۔ وہ نوین ملک تھا جس کا نام اس نے ہمیشہ اپنی ولدیت کے خانے میں دیکھا تھا۔

شیون کی خفیہ جیل میں سے آزاد ہونے والے مغوی میں ایک شخص ایسا تھا جس کے شجر نسب نے پوری این۔ ایف ایجینسی کو حیران اور پریشان کر دیا تھا۔ نوین ملک ان کے ہونہار ایجنٹ باسل کا باپ تھا۔ جو پچھلے ستائیس سال سے شیون کی جیل کا قیدی تھا۔

اس کا شمار ان مغویوں میں ہوتا تھا جو ان کے مافیا سے بغاوت کرتے ہیں اور اسے چھوڑنا چاہتے ہیں یا ان کی کوئی معلومات ان کے پاس ہوتی ہے۔ نوین کو بیسیوی صدی میں ہونے والے اس بلاسٹ میں مار دینے کا صرف ڈرامہ رچایا گیا تھا۔ نوین کے کپڑے پہنا کر کسی اور مسخ چہرے والی لاش کو بلاسٹ کی آگ میں پھینک دیا گیا تھا۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ تک کو تبدیل کر دیا گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شیون کی جیل پر آپریشن کے بعد نوین کی حالت بہت ابتر تھی وہ اپنی عمر سے کہیں زیادہ بوڑھا ہو گیا تھا۔ اس کی ٹانگیں کام کرنا چھوڑ چکی تھیں۔ ہفتوں زیر علاج رہنے کے بعد جب اس کا بیان لیا گیا تو اس کی کہانی, شناخت اور حقیقت نے سب کو دنگ کر دیا اور آج تمام ضروری کاروائی کے بعد اسے دران کے حوالے کر دیا گیا۔

گاڑی درانگ ولاس کے پورچ میں آکر رکی تو گارڈ نے فوراً دران کی طرف کا دروازہ کھولا۔ وہ سیاہ کوٹ میں ملبوس سنجیدہ چہرے کے ساتھ گاڑی سے باہر نکلا۔ ملازم ہاتھ باندھے اس کے حکم کے منتظر تھے۔

Kitab Nagri Special

"ان کو ویل چیئر پر اندر لے کر آؤ۔ "

دران نے پاس کھڑے ملازم کو کار کی پچھلی نشست پر حیرت زدہ بیٹھے نوین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حکم دیا اور خود قدم لاؤنج کی طرف بڑھا دیے۔ وہ کار میں بالکل خاموش رہا تھا۔ نوین اسے غور سے دیکھتا رہا مگر کوئی بات نہیں کی۔ وہ ہر چیز کو، ہر جگہ کو حیرت سے دیکھ رہا تھا۔ ایسے جیسے کوئی مردہ تیس سال بعد زندہ ہو کر لوٹ آئے اور بدلی دنیا کو دیکھ کر دنگ رہ جائے۔

لاؤنج میں دران پہلے سے ہی اسفند، روبی، برھان اور سبرینا کو اکٹھا ہونے کا پیغام بھیج چکا تھا۔ دران کے پیچھے ہی لاؤنج میں ویل چیئر پر بیٹھے بوڑھے شخص کو دیکھ کر اسفند اور روبی کی آنکھیں کچھ پل کے لئے ہی چندھی ہوئیں اور پھر پھیل گئیں۔ نوین ڈبڈبائی نگاہوں سے اسفند کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"نہ۔۔۔ نوین بھا۔۔۔ ئی۔۔۔ "

کچھ ساکن پلوں کے بعد اسفند کی حیرت زدہ آواز ابھری۔ نوین نے جھری زدہ آنکھوں میں آنسو بھر کر سر کو اثبات میں ہلایا۔

"دران یہ کیسے ! یہ تو نوین۔۔۔ نوین بھائی ہیں۔ آپ زندہ ہیں ؟ "

اسفند خوشی اور حیرت کے ملے جلے تاثر لئے آگے بڑھا اور پھر نوین کی ویل چیئر کے سامنے اس کے گھٹنے تھامے بیٹھ گیا۔ نوین نے نقاہت سے کانپتے ہاتھ اٹھائے اور اسفند کے گال پر رکھ دیے۔ اسفند کی آنکھوں میں بے یقینی تھی اور نوین کی آنکھوں میں کتنے ہی سوال تھے جن کو پوچھنے کے لئے وہ بیتاب تھا۔

Kitab Nagri Special

"ہاں۔زندہ ہوں اور پچھلے تیس سال ایک دوزخ میں اپنے گناہوں کی پاداش میں سزا کاٹ رہا ہوں۔ "

"نوین بھائی۔وہ بلاسٹ وہ۔۔ "

"بلاسٹ میں ملنے والی لاش میری نہیں تھی۔مجھے ان لوگوں نے اغوا کر لیا تھا اور پھر اپنی جیل میں بند کر دیا۔ "

نوین کی آواز کی لغزش اس کے سالوں کی اذیت کی غمازی تھی۔وہاں موجود باقی نفوس حیرت سے آنکھیں پھاڑے سامنے کے منظر کو دیکھ رہے تھے۔نوین ملک کا نام تو برھان اور سبرینا نے بھی سن رکھا تھا لیکن اس وقت وہ اسفند سے کیا بات کر رہے تھے یہ ان دونوں کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا۔

"اسفی کنز کہاں ہیں؟اور یہ میرا بیٹا ہے نہ؟ "

نوین نے کانپتی آواز میں پوچھا اور بوڑھی چمکتی آنکھوں کے ساتھ دران کی طرف دیکھا۔حیرت اور بے یقینی ختم ہوئی اور اسفند کو دیکھ کر یہ احساس ہوا کہ اسے ہسپتال سے یہاں تک لے کر آنے والا یہ لڑکا یقیناً وہی بچہ تھا جسے وہ اپنا نام دینے والا تھا۔

"جی بھائی یہ آپکا بیٹا ہے۔دران۔۔۔۔دران نام ہے اس کا۔ "

اسفند نے پرجوش انداز میں نوین کے ہاتھ کو اپنے دنوں ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔آنکھیں نم تھی اور لہجے میں بے پناہ خوشی جھلک رہی تھی۔دران نے اسفند کے چہرے کو بغور دیکھا۔کیا وہ نوین ملک کا بیٹا ہے؟تو وہ اسفند ملک کا بیٹا کیسے تھا۔ریاض اور اسفند کی وہ گفتگو وہ سب کیا تھا؟دران کے ذہن کی الجھن مزید بڑھ گئی۔

Kitab Nagri Special

پاکستان میں جب وہ نوین کی تمام جائیداد کے کاغذات کی خاطر تگ ودو کر رہا تھا اسی دوران اس نے اسفند اور اس کے پرانے دوست ریاض کی گفتگو سنی تھی جس سے اسے یہ بات پتا چلی تھی کہ وہ نوین کی نہیں بلکہ کنز اور اسفند کی اولاد ہے لیکن آج نوین ملک اسے اپنا بیٹا کیونکر کہہ رہا تھا؟ کیا وہ بھی یہ حقیقت نہیں جانتا تھا کہ وہ ان کا نہیں اسفند کا بیٹا ہے۔ اف۔۔۔اف اس کا دماغ گھوم رہا تھا۔ وہ نوین کا بیٹا نہیں تھا یہ بات تو یاور چاچو کو بھی ریاض کی ذریعے ہی پتا چلی تھی لیکن بعد میں اسے بھی ان دونوں کی گفتگو سے ہی یہ پتا چلا تھا کہ وہ اسفند کا بیٹا ہے اور ایسا بیٹا ہے جسے اسفند سب سے چھپائے ہوئے ہے۔

"کنز جیسا ہے بالکل۔ میرے پاس آؤ بیٹے۔ "

نوین نے لب بھینچ کر بمشکل آنسو روکے اور ہاتھ کے اشارے سے دران کو اپنی طرف بلایا۔

"مجھے تو آپ جیسا بھی لگتا ہے۔ "

اسفند نے آنسو صاف کرتے ہوئے خوشی سے کہا۔ دران ٹرانس کی حالت میں چلتا ہوا ان تک آیا اور اسی طرح نوین کی طرف جھک گیا جس نے جھپٹ کر اسے سینے سے لگایا۔ وہ دران کو سینے سے لگائے پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔ وہ پاگلوں کی طرح دران کا ماتھا، گال اور ہاتھ چوم رہا تھا۔

دران بس ساکن سانسوں کے ساتھ ان کے جھری زدہ چہرے پر موجود شفقت اور محبت کو دیکھ رہا تھا۔ یہ وہ شفقت تھی۔ یہ وہ لمس تھا جس کے لئے وہ برسوں ترستا رہا تھا۔ نوین اسے خود سے الگ کرتے ہوئے سیدھا ہوا اور پھر سے اسفند کی طرف دیکھا۔

Kitab Nagri Special

"اسفی کنزی کہاں ہے؟ "

اس کی لغزش زدہ آواز میں بیتابی نمایاں تھی۔ وہ کنز کی تلاش میں نگاہیں ارد گرد گھمار ہاتھا۔اسے تو یہی لگ رہا تھا کہ اسفند تیس سال سے یہیں امریکہ میں ہی تھا اور کنز بھی یہیں اس کے اور اپنے بیٹے کے ساتھ ہو گی۔

"کنز۔۔۔ "

اسفند کی آواز کسی کنویں سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔ بے اختیار وہ نوین سے نگاہیں چرا گیا۔ نوین کا زردہ پڑتا چہرہ اور ہاتھوں کی کپکپاہٹ بڑھنے لگی۔ وہ بے یقینی سے اسفند کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"میں جانتا ہوں وہ کہاں ہیں۔ "

دران کی آواز پر دونوں نے بے ساختہ دران کی طرف دیکھا جو سپاٹ چہرہ لئے اپنی جگہ سے اٹھ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

"یہ کیسے ہوا سب؟ کیا ہسپتال کا سارا عملہ سو رہا تھا؟ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مارٹن غصے میں چلایا تو سامنے کھڑے ڈاکٹر نے سر جھکا لیا۔ اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا اور پریشانی کی لکیریں ماتھے پر گہری ہو رہی تھیں۔

کنز کل رات ہسپتال سے بھاگ گئی تھی۔ مارٹن ہر رات ڈاکٹر کو پیسے دے کر کنز کو بیہوشی کا انجکشن لگواتا تھا اور پھر اس کے ساتھ زیاتی کرتا تھا۔ وہ یہ سب اس کے ساتھ پچھلے پانچ ماہ سے کرتا آرہا تھا۔ پہلے پہل تو اس نے بہت

Kitab Nagri Special

کوشش کی کہ کنزاس سے محبت کرنے لگے لیکن وہ ہر وقت دران اور نوین کے غم میں روتی رہتی تھی۔ وہ اب اس کی محبت پانے کی جدوجہد میں تھک چکا تھا۔

وہ کنز سے کبھی بے خبر نہیں تھا۔ نوین کی موت اور پھر اس کا ایک بچے کے ساتھ اکیلے رہنا اس سے کچھ بھی مخفی نہیں تھا۔ نوین کی یاد میں جب کنز شراب خانے میں جاتی تو وہ وہاں بھی چھپ کر اسے دیکھ رہا ہوتا تھا۔ کنز کو نشے پر لگانے والا کوئی اور نہیں وہ تھا اور آخر کار وہ کنز کو پانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ وہ حسن کی ملکہ جس نے ہر بار اسے ٹھکرایا اس کی بے تحاشہ دولت کے باوجود نوین جیسے شخص کا انتخاب کیا آج ہر طرح سے اس کی دسترس میں تھی۔

وہ اب بھی کنز سے اپنا بھیانک روپ چھپا کر رکھتا تھا۔ رات کو اسے نشہ آور انجکشن دینے کے بعد وہ خود ڈاکٹر کے کوٹ میں اس کے کمرے میں آجاتا تھا۔ کل رات بھی وہ ڈاکٹر کو پیسے دینے کے بعد جب اس کے کمرے میں آیا تو کنز ہوش میں تھی۔ اندھیرا ہونے کی وجہ سے وہ اسے پہچان تو نہیں سکی لیکن چیخنے لگی۔ اس کے چلانے پر وہ وہاں سے بھاگ نکلا اور آج ہسپتال آنے پر پتا چلا کہ وہ کل رات ہی یہاں سے بھاگ گئی تھی۔ وہ اب ڈاکٹر سے اسی بات کی تفتیش کر رہا تھا۔

"ہم کچھ نہیں جانتے سر۔ کل رات ان کی حالت تو آپ بھی جانتے ہیں۔ وہ صبح سے بیہوش نہیں ہوئیں تھیں۔ آپ کے جانے کے ٹھیک پندرہ منٹ بعد وہ کمرے سے غائب ہو گئیں اور اپنی جگہ بیہوش نرس کو لیٹا گئیں۔"

ڈاکٹر اسے ساری کاروائی سے آگاہ کر رہا تھا اور وہ پیشانی پر ہاتھ مسلتا پریشان حال کھڑا تھا۔

Kitab Nagri Special

"ہم نے بہت کوشش کی تلاش کرنے کی دراصل وہ اپنا انجکشن نرس کو لگا کر ان کا لباس تبدیل کر کے یہاں سے نکل گئیں۔ "

"بہت بہت برا ہوا۔ کنز تم مجھ سے نہیں بچ سکتی۔ آخر کیسے رہ سکو گی ایسے۔ "

وہ دانت پیستے ہوئے خود سے سرگوشی کر رہا تھا۔ کنز کو وہ نشے کا اتنا عادی کر چکا تھا کہ اس کا نشے کے بنا رہنا ناممکن تھا ۔

وہ نشے میں بھی خود سے غافل نہیں تھی کہ خود کے ساتھ ہونے والی زیاتی اور تبدیلیوں کو پہچان نہ سکتی۔ وہ حمل سے تھی لیکن یہاں ہسپتال میں اس حالت میں اس کے ساتھ یہ سب کیسے ہو سکتا تھا۔ یہی بات اسے پریشان کرنے لگی اور اس رات اس نے رات کو لگنے والی انجکشن کو خود کو لگنے نہیں دیا بلکہ زبردستی نرس کو لگا دیا اور اسے بیڈ کے نیچے چھپا دیا۔

رات کو جب مارٹن ڈاکٹر کا روپ دھار کر اس کے کمرے میں آیا تو اس پر ساری حقیقت کھل گئی۔ اس کے چلانے پر بھی اس کی مدد کے لئے کوئی نہیں آیا۔ مارٹن کے بھاگنے کے بعد وہ وہاں نہیں رکی تھی۔ نرس کو اپنی جگہ لیٹا کر وہ وہاں سے بھاگ گئ تھی۔

☆☆☆☆

Kitab Nagri Special

وہ نیلے شفاف آسمان کی طرف نگاہ اٹھائے ہوئی تھی۔ بھوری بے جان آنکھیں آسمان پر اڑتے پرندوں کو دیکھ رہی تھیں۔ایک قطار میں لگے درختوں سے آگے شفاف پانی کی جھیل تھی اور جھیل کے سامنے لگے لکڑی کے ایک بنچ پر وہ بیٹھی تھی۔

سفید میکسی کے اوپر سفید گرم شال کو کندھوں پر ڈالے۔ گود میں کتاب دھرے جس پر انگریزی زبان میں لکھے سنہری حروف "دی ہولی قرآن" سیاہ جلد پر واضح تھے۔اس کا سفید گداز ہلکی جھریوں والا ایک ہاتھ کتاب پر دھرا تھا۔

وہ کنز پار کر تھی۔ایک طویل تکلیف دہ عمر گزارنے والی عورت۔ناجانے کتنی ہی بار اس نے خود کو ختم کرنے کی کوشش کی اپنی ہی بیٹی کا گلا دبادینے کی کوشش کی۔ لیکن زندگی پتا نہیں کیوں اس سے بیزار نہیں ہوتی تھی جیسے وہ زندگی سے بیزار تھی۔

اس رات جب وہ ہسپتال سے بھاگی وہ کچھ نہیں جانتی تھی وہ اب کہاں جائے گی۔ دنیا سے بھروسہ جیسے اٹھ گیا تھا۔وہ چھپتی چھپاتی ایک انجان شہر میں آگئی تھی یہاں ایک چھوٹے سے کیفے میں ملازمت کے بعد اس نے کرایہ پر ایک گھر لیا۔

معمولی تنخواہ پر بمشکل وہ اپنے کھانے اور نشے کو پورا کرتی تھی اور پھر جیسیکا اس دنیا میں آگئی۔اس کے آنے کے بعد وہ عجیب کشمکش کا شکار ہوگئی۔نہ اس بچی کو پھینک سکتی تھی اور نہ اسے پیار کر سکتی تھی۔وہ روتی تھی چیختی تھی چلاتی تھی۔

Kitab Nagri Special

اسی طرح سال گزرتے گئے, جیسیکا اور اس کا نشہ ایک ساتھ بڑے ہو گئے۔اس کی حالت بد سے بد تر ہوتی گئی

۔

ایک دن اچانک جیسیکا نے اسے ایک بہت بڑے ہسپتال میں بھیج دیا۔ یہاں آکر سب بدلنے لگا۔آہستہ آہستہ وہ ہوش میں آنے لگی لیکن وہ اندر سے پر سکون نہیں تھی۔

جیسے جیسے اس کا علاج ہوا وہ خود کو سنبھالنے لگی اور سکون کی تلاش میں مختلف کتابیں پڑھنے لگی۔ان ہی کتابوں میں سے ایک کتاب نے اسے پر سکون کر دیا۔وہ جب بھی اس کو پڑھتی روح پر لگے زخم بھرنے لگتے۔

وہ اب ویسی نہیں رہی تھی لیکن وہ اب اللہ کے سوا کسی سے بات نہیں کرتی تھی۔خاموش رہتی تھی اور آسمان کو تاکتی رہتی تھی۔جیسیکا کے لئے بھی اس کے دل سے نفرت ختم ہو چکی تھی لیکن اس کے آنے پر وہ خاموش رہتی تھی۔اب تو ایک ماہ سے اوپر ہو گیا تھا وہ بھی ملنے نہیں آئی تھی۔

"کنزی۔۔۔ "

عقب سے آتی آواز پر اس کے جسم کے سارے رونگٹے کھڑے ہوئے۔یہ آواز!۔۔۔۔۔۔

وہ کیسے اس آواز کو بھول سکتی تھی۔وہ حیرت سے پلٹی اور سامنے کے منظر کو دیکھ کر ششدر رہ گئی۔

ویل چیئر پر بیٹھا شخص نوین تھا۔اس کے پیچھے ایک جوان لڑکا کھڑا تھا۔جس کو دیکھتے ہی اس کے دل کی دھڑکن تھم گئی تھی۔

"کنز۔ز۔زی "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

نوین نے کانپتی آواز سے پھر سے پکارا۔ وہ حیرت سے آنکھیں کھولے مجسم کھڑی تھی۔ کیا وہ مر چکی ہے اور جیسے اللہ نے اس کتاب میں فرمایا ہے کہ مرنے کے بعد ایک جنت ہے۔ کیا وہ جنت میں ہے؟ لیکن وہ تو مسلمان نہیں ہے۔

بے یقینی تھی۔ عقل دنگ تھی۔ جسم کے رونگٹے کھڑے تھے۔ ریڑھی کی ہڈی میں سنسناہٹ تھی۔ چشمے میں بوڑھی ہوتی آنکھیں پلک نہیں جھپک رہی تھیں۔

کیا ویل چیئر پر بیٹھا شخص اس کا نوین تھا اور اس کے پیچھے کھڑا لڑکا اس کا بیٹا تھا۔ وہ کانپتے وجود کے ساتھ آگے بڑھی اور بے اختیار ویل چیئر کے سامنے دوزانوں بیٹھ گئی۔ کانپتے ہاتھوں سے نوین کے چہرے کو تھام لیا۔ وہ اس کے ہر نقش کو چھو رہی تھی۔ آنکھیں اب بھی حیرت سے پھٹی ہوئی تھیں۔ پتلیاں ساکن تھیں۔

"ہاں۔۔۔میں نوین ہوں۔ تمھارا نوین۔ "

نوین نے بے اختیار اس کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔ وہ جیسے سالوں بعد محرک ہونے والے مجسمے کی طرح تڑپ کر نوین کے سینے سے جا لگی۔

عجیب لمحہ تھا۔ خواب جیسا۔ معجزے جیسا۔ برسوں سے بچھڑے وہ ایک دوسرے سے مل گئے تھے۔

تو یہ وجہ تھی کہ وہ آج تک زندہ تھی۔ اللہ اسے یہ دکھانا چاہتا تھا کہ وہ آزمائش ختم کرتا ہے۔ وہ جب چاہے زندگی کا رخ بدل سکتا تھا سب اس کے کن کے اختیار میں ہے۔

"کنزدران سے نہیں ملو گی۔ "

Kitab Nagri Special

نوین کی سرگوشی پر اس نے سر اوپر اٹھایا۔ ایک اور خوشی ایک اور دھچکا۔ ہاں نوین کے پیچھے کھڑا لڑکا۔ اس کا بیٹا تھا ۔ وہ ایک جھٹکے سے تڑپ کر اپنی جگہ سے اٹھی لیکن اس سے پہلے کے وہ دران کے پاس آتی دران نے ویل چیئر کے ہتھوں کو چھوڑا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا واپس پلٹ گیا۔

"دران۔۔۔۔ دران۔۔۔۔۔ دران۔۔۔ "

وہ چیخ رہی تھی۔ کچھ دور کھڑا اسفند جو یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا۔ بھاگتا ہوا دران کے پیچھے لپکا۔

☆☆☆☆☆

"ایسے رونے سے کیا ہوگا؟ "

ریاض نے افسردہ آواز میں کہا۔ سامنے بیٹھا اسفند نم آنکھوں کو صاف کر رہا تھا۔ دران پر ہوتے ظلم پر وہ اپنے احساسات صرف ریاض پر ظاہر کرتا تھا۔ آج بھی وہ ان کے گھر کے مہمان خانے میں بیٹھا تھا۔

"نہیں دیکھ سکتا اس پر یہ ظلم۔ بیٹا ہے میرا۔ میرا خون۔ چھپ چھپ کر راتوں کو اس کو پیار کرتا ہوں کہ کہیں کوئی مجھے دیکھ نہ لے اور کسی شک نہ ہو جائے۔"

"تو سچ کیوں نہیں بتا دیتے سب کو۔ "

"سچ بتا دوں گا تو جو تھوڑا بہت رحم اس پر کرتے ہیں وہ بھی نہیں کریں گے۔ ایک طوفان آجائے گا۔ میں رشتوں میں پھنس گیا ہوں۔ سمجھ نہیں آتا کیا کروں۔ اب یاور اڑ گیا ہے کہ وہ روبی کی بہن کے ساتھ شادی نہیں کرے گا ۔ "

Kitab Nagri Special

اسفند نے پیشانی پر ہاتھ مسلتے ہوئے اپنی ساری الجھنیں بیان کیں۔ باہر یاور بے دھیانی میں مہمان خانے کی طرف آرہا تھا اور مہمان خانے سے آتی آواز پر قدم وہیں تھم گئے۔

"اگر ان سب کو پتا چل گیا کہ یہ نوین کا بیٹا نہیں ہے تو۔۔۔"

دسمبر کی ٹھٹھرتی رات اور شکاگو کی سڑکوں پر جمی برف اسے اب ہر انسان اور اس کائنات کی ہر چیز بے حس لگتی تھی۔ خونخوار بڑھیے، بے حس، بے رحم۔

کنز کانپتی ہوئی فون بوتھ میں داخل ہوئی اور ریسیور کو کان سے لگاتے ہی ٹھک ٹھک سے بٹن دباتے ہوئے نمبر ملایا۔

کیلفورنیا میں ہسپتال سے بھاگ آنے کے بعد شکاگو میں آج اسے تیسرا ہفتہ تھا۔ وہ یہاں آتو گئی تھی لیکن جب یہ پتا چلا کہ اس کا حمل اب چار ماہ کا ہو چکا ہے اور اسے اس بچے کو دنیا میں لانا ہی پڑے گا، یہ سنتے ہی اس نے خود کو ختم کرنے کی پہلی کوشش کی تھی لیکن ناکام رہی جس عورت نے اسے چلتی ٹرین کے آگے کودنے سے بچایا وہ بھی اسی کی طرح اکیلی اور بے آسرا تھی۔

اسی کے توسط سے اسے ایک چھوٹے سے کیفے میں ملازمت مل گئی اور رہائش کا انتظام بھی ہو گیا تھا۔ ایک چھوٹے سے کمرے اور کچن پر مشتمل ایک کوارٹر اسے مناسب کرایے پر مل گیا تھا لیکن اس کی پیشگی قیمت ادا کرنے کے لئے اس کے پاس پیسے نہیں تھے۔

Kitab Nagri Special

مارٹن سے وہ اب کسی قسم کا کوئی رابطہ نہیں رکھنا چاہتی تھی۔مارٹن کے علاوہ کیلفورنیا میں اس کی واحد دوست ایلا ہی بچتی تھی۔ایلا اس کی بہت پرانی دوست تھی۔وہ ایک ساتھ بہت لمبے عرصے تک ایک جگہ ملازمت بھی کرتی رہی تھیں لیکن پھر نوین سے شادی کے بعد وہ ایلا اور مارٹن دونوں سے کم ہی رابطے میں رہی تھی۔

ایلا کے ساتھ اس کی آخری ملاقات ہسپتال میں ہوئی تھی جب وہ مارٹن کے ساتھ اس کی خبر گیری کو آئی تھی۔ ایلا کے گھر کے فون پر گھنٹی جا رہی تھی اور وہ اپنے کوٹ میں سمٹتی اس کے فون اٹھانے کی منتظر تھی۔

"ہیلو۔ "

ایلا کی آواز ریسور سے ابھری۔کنز نے جلدی سے خشک ہوتے لبوں کو آپس میں ملایا اور پھر منہ کھولا سفید بھاپ منہ سے نکل کر فون بوتھ کے شیشے پر چپک گئی۔

"ایلا کیسی ہو تم؟میں کنز بات کر رہی ہوں۔ "

سرخ ہوتی ناک سوزش زدہ آنکھیں اور زرد چہرہ وہ اب کچھ سال پہلے والی کنز پار کر نہیں رہی تھی۔ایک مرجھائے پھول کی طرح بے حال۔

"کنز۔۔کنز تم کہاں ہو؟مارٹن۔۔ "

ایلا اس کی آواز سنتے ہی حیرت زدہ لہجے میں ایک ہی سانس میں تیزی سے گویا ہوئی۔اس سے پہلے کہ وہ اسے بتاتی کہ مارٹن اسے تلاش کرتا ہوا اس کے پاس آیا تھا۔کنز نے سرعت سے اس کی بات کاٹ دی۔

"ایلا۔۔۔پلیز مارٹن کو میرے بارے میں کچھ مت بتانا۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"کنز کیا ہوا؟ پریشان لگ رہی ہو؟ "

اس کے حیرت سے کیئے گئے سوال پر وہ روتے ہوئے خود پر کیئے گئے ظلم کے بارے میں بتاتی چلی گی کہ کیسے اسے علاج کے دھوکے میں زیاتی کا نشانہ بنایا گیا اور کیسے وہ ہسپتال سے بھاگ کر یہاں پہنچی۔

"اوہ۔۔اسی لئے وہ کیفے میں بھی کتنی بار چکر لگا چکا ہے اور میرے گھر بھی آچکا ہے۔ "

"ایلا اسے میرے بارے میں کچھ مت بتانا اور نہ ہی اس سارے قصے کے بارے میں کچھ بتانا وہ ڈاکٹر ضرور مارٹن کا دوست ہے اور مجھے شک ہے مارٹن اس سب میں شامل ہے۔ بس تم میری کچھ مدد کر دو۔ میں نے یہاں ایک گھر کرایہ پر لیا ہے جس کے لئے مجھے ابھی پیشگی کچھ رقم ادا کرنی ہے۔ تم مجھے پیسے بھیج دو۔ میری پہلی تنخواہ آتے ہی میں تمہیں یہ سارے پیسے لٹا دوں گی۔ "

وہ بیچارگی سے التجا کر رہی تھی۔ بے بسی اس کے لہجے کی لغزش سے صاف ظاہر تھی۔ وہ لڑکی جسے نوین نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر دے رکھا تھا اور شہزادیوں کی طرح رکھا تھا، آج پیسے پیسے کی محتاج تھی۔ ایلا نے دکھ سے تھوک نگلا اور گہری سانس لی۔

"تم فکر مت کرو۔ مجھے پتہ بتاؤ میں تمہیں پیسے بھیجتی ہوں۔ "

"شکریہ اور یاد رکھنا مارٹن کو میرے بارے میں بالکل مت بتانا لیکن ہاں اگر اسفند نامی کوئی شخص کبھی مجھے ڈھونڈتا ہوا تم تک پہنچے تو اسے میرے بارے میں ضرور بتا دینا۔ "

ایک موہوم سی امید تھی کہ اسفند کبھی اسے تلاش کرتا ہوا ضرور آئے گا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"ٹھیک ہے پریشان مت ہو۔ مجھے پتہ لکھواؤ۔ "

"ہاں لکھو۔ "

برف سے ڈھکتے فون بوتھ میں وہ ایلا کو اپنا پتہ لکھوا رہی تھی اس بات سے بالکل انجان کہ اسفند تو نہیں لیکن پچیس سال بعد اس کا بیٹا اسے تلاش کرتا ہوا ضرور ایلا تک پہنچے گا۔

☆☆☆☆☆☆

سیاہ ہڈی اور جینز میں ملبوس، جبڑوں کو سختی سے بھینچے، سرخ چہرے کے ساتھ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ اولڈ ہوم کی راہداری کو عبور کرتا ہوا گیٹ سے باہر آ چکا تھا۔ قدم من بھاری ہوتے اٹھ رہے تھے۔ پیچھے سے آتی پکار اس کی ماں تھی۔ دل میں ابھرتی ٹیسیں آنکھوں میں مرچوں جیسی جلن پیدا کرنے لگی تھیں۔ سفید پتلی پر سرخ دھاریاں اس کے اندر ہونے والی ٹوٹ پھوٹ کی غمازی تھیں۔

وہ قدم قدم آگے بڑھتا ہوا یہ جانتا تھا اسفند اس کے پیچھے ہے لیکن آج وہ ضبط کی آخری سیڑھی سے لڑکھڑا کر گر چکا تھا۔ کتنے ہی پرانے زخم ہرے ہو چکے تھے۔ وہ دران تھا درانگ تھا یا پھر باسل لیکن وہ ایک بیٹا تھا اور وہ عورت اس کی ماں۔ ایسا بیٹا جس کے دل میں محرمیوں کے بہت سے زخم تھے اور کچھ تو اتنے برس گزرنے کے بعد اب ناسور بن چکے تھے۔

"دران رکو ایسے کہاں جا رہے ہو۔۔ دران میری بات سنو۔ "

اسفند کی بگڑے تنفس والی پکار اس کے عقب سے گونج رہی تھی۔ وہ جتنا تیز چل سکتا تھا چل رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

دران کار کے پاس پہنچ چکا تھا۔ وہ لوگ یہاں دو کاروں میں آئے تھے۔ دران کی کار آگے تھی اور اسفند نوین کے ہمراہ اپنی کار میں اس کے پیچھے تھا۔ وہ ان لوگوں کو یہاں تک پہنچانے ہی آیا تھا اور اب کنز کو یوں اپنے سامنے دیکھ کر جہاں دل شدت غم سے پھٹ رہا تھا وہاں سارے زخم بھی تازہ ہو گئے۔ وہ مزید وہاں نہیں رک سکتا تھا اور کنز کو تو کسی صورت معاف نہیں کر سکتا تھا۔

"دران تم کنز سے ملے بنا کیوں آ گئے؟ ماں ہے وہ تمھاری۔ "

اسفند کی آواز اس کے قریب سے آ رہی تھی۔ گاڑی کے دروازے کو کھولتے ہاتھ وہیں تھم گئے۔ جھکی پلکیں اٹھائیں تو سرخ آنکھیں, بھینچے ہوئے لبوں سمیت پل بھر کو چندھی ہوئیں۔ اسفند کا پریشان حال عکس گاڑی کے شیشے میں صاف نظر آ رہا تھا۔ اور ایک یہ شخص تھا جسے وہ اپنے ساتھ رکھ کر خود کو اذیت دیتا تھا۔ اس سے رشتہ عجیب تھا۔ بچپن سے لے کر اب تک اس کی شخصیت میں وہ الجھ جاتا تھا۔ ہر پل یہ جب یہ احساس جاگتا تھا کہ وہ اسے بڑھ کر گلے لگانے والا ہے تو وہ پلٹ جاتا تھا۔ آخر کو وہ شخص اتنا بزدل کیوں تھا۔ اگر اس کے لئے دل میں محبت تھی تو وہ ظاہر کیوں نہیں کرتا تھا۔ وہ ایک جھٹکے سے پلٹا۔

www.kitabnagri.com

"جانتا ہوں۔ وہ میری ماں ہیں اور یہ بھی جانتا ہوں آپ میرے باپ ہیں۔ "

غراہٹ میں برسوں سے دبی نفرت واضح تھی۔ اس کی بھاری آواز, تنی ہوئی کنپٹی اور منہ سے نکلے الفاظ نے اسفند کا وجود مجسم کر دیا۔ وہ اسفند کی ساکن آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بہت سے حساب مانگ رہا تھا۔ دران کو لے کر اسفند کے خدشات سب درست تھے تو وہ سب جان چکا تھا۔ شک تو یقین میں اسی وقت بدل گیا تھا جب اس نے بتایا کہ وہ جانتا ہے کنز کہاں ہے اور اب خاموشی سے اس کے اندر سے پھٹتے لاوے کو دیکھنے کا وقت تھا۔

Kitab Nagri Special

"وہ ایسی ماں جس نے خود سے الگ کیا اور آپ کے حوالے کر دیا اور آپ ایسے باپ جس نے چھت تو دی لیکن نہ شفقت دی اور نہ ہی اپنا نام۔ "

"تم جانتے ہو سب " !

بہت دور سے آتی دھیمی سرگوشی تھی۔

"ہاں میں سب جانتا ہوں اور آج سے نہیں بہت عرصے سے جانتا ہوں۔ آپ کو اپنے ساتھ رکھا صرف اس احسان کا بدلہ اتارنے کے لئے جو آپ نے مجھے بچپن سے لے کر جوانی تک چھت دے کر کیا۔ "

وہ دانت پیستا ہوا پھٹ پڑا۔ اسفند کا دھواں دھواں چہرہ اور ندامت سے ڈھلتی آنکھیں اس کے چہرے پر جمی تھیں۔ وہ جو کنزکی وکالت کے لئے اس کے پیچھے آیا تھا۔ اس کے اپنے بارے میں خیالات سن کر وہیں تھم گیا۔ وہ روبی سے نہیں اس سے نفرت کرتا تھا۔ اس نے روبی کو نیچا دکھانے کے لئے ساتھ نہیں رکھا ہوا تھا بلکہ اس کی نفرت میں اسے ساتھ رکھا تھا۔

"وہ میری ماں ہے تو ان کے لئے اتنا بہت ہے کہ ان کے علاج سے لے کر اب تک ان کا خیال رکھا۔ آپ میرے باپ ہیں تو آپ کو یہاں اپنے ساتھ رکھا ہے اس سے زیادہ کی توقع مجھ سے مت کریں۔"

وہ اسفند کو نفرت آمیز نگاہوں سے دیکھتا زہر آلودہ جملے ادا کر رہا تھا۔ وہ زہر جو برسوں سے اس کے اندر کڑواہٹ بھرتا رہا تھا۔

Kitab Nagri Special

"بیٹا کبھی کبھی جو سامنے نظر آتا ہے حقیقت وہ نہیں ہوتی۔ حقیقت بہت مختلف ہوتی ہے۔ایسی ہوتی ہے جسے ہماری عقل تسلیم نہیں کرتی۔ "

یہ نوین کی آواز تھی۔دران کے ساتھ اسفند نے بھی چونک کر بائیں طرف دیکھا۔ویل چیئر پر بیٹھا نوین اور اس کے ہتھے تھامے کھڑی کنز اسی کی طرف دیکھ رہے تھے۔کنز کی آنسوؤں سے بھری آنکھیں اور کپکپاتے ہونٹ وہ اسے سینے سے لگانے کو ترس رہی تھی۔

"دران بیٹا خود سے ہی سب سوچ لینے والے لوگ رشتوں کا صرف ایک ہی روپ دیکھ پاتے ہیں۔ "

"آپ کچھ نہیں جانتے۔آپ کو بھی دھوکے میں رکھا گیا تھا۔میں آپ کا بیٹا نہیں ہوں بلکہ آپکی بیوی اور آپکے ان بھائی کے گناہ کی نشانی ہوں۔ "

دران نے اپنی طرف سے نوین پر بہت بڑا انکشاف کیا تھا۔غصہ اور محرمیوں کی کرچیاں اب آنکھوں کو مزید سرخ کر رہی تھیں۔

"نہیں بیٹا میں سب جانتا ہوں لیکن آپ کچھ بھی نہیں جانتے۔آپ کنزی اور اسفی کی ناجائز نہیں جائز اولاد ہو۔ ان دونوں نے شادی کی تھی اور تمہیں ہم تینوں پوری خوشی اور باہمی رضامندی سے اس دنیا میں لائے تھے۔ "

نوین نے تحمل مزاجی سے جواب دیا۔دران نے بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا۔نوین اب اسے ساری کہانی سنا رہا تھا اور وہ ہونق بنا کھڑا تھا۔

Kitab Nagri Special

تو دران ملک تم خود پر کتنا ظلم کرتے رہے۔ بنا سب سچ جانے خود کو اذیت دیتے رہے۔ اللہ کی نعمتوں اس کی رحمتوں سے خود کو محروم رکھتے رہے۔ نوین نے گہری سانس لے کر ماضی کی اس عجیب وغریب کہانی کا اختتام کیا اور دران کی طرف دیکھا۔

"اور پھر ایک دن قسمت کی ستم ظریفی نے سب الٹ پلٹ دیا۔ تم سمجھ رہے ہو کنز نے تمہیں خود سے الگ کیا ۔غلط ہے یہ۔ تم سمجھ رہے ہو اسفند نے جان بوجھ کر تمہیں محبت, شفقت اور نام نہیں دیا یہ بھی غلط ہے۔ "

اولڈ ہوم سے باہر آنے تک کنز نوین کو سب بتا چکی تھی اور اسفند بھی سفر کے دوران اسے دران کے پاکستان آنے سے لے کر اب تک کی مکمل روداد سنا چکا تھا۔

"کنز کو تو یہ بتایا گیا تھا کہ تم اس دنیا میں نہیں رہے۔اس کی غلطی ضرور ہے لیکن صرف اتنی کہ نشے کی لت سے باہر نہیں آسکی۔ "

نوین جانتا تھا کنز اس وقت کچھ بھی بولنے کی سکت میں نہیں ہے اس لئے وہ اس کی صفائی پیش کر رہا تھا۔ دران تو ابھی بے یقینی سے نوین کی طرف ہی دیکھ رہا تھا جب کنز ویل چیئر کے ہتھے چھوڑ کر آگے بڑھی۔ آنکھوں سے بہتے آنسو اور تر ہوتے گالوں سمیت وہ دران کے بالکل سامنے آکھڑی ہوئی۔ سرخ وسپید رنگت والی, عمر کی اس دہلیز پر بھی وہ دلکش خاتون اس کی ماں تھی۔ چمکتی آنکھیں اور اس کے دل ودماغ میں دران کی محبت وہ ان کو جھٹلا کیسے سکتا تھا۔ جن کی صرف سوچ ہی نہیں جسم کا رواں رواں دران کے لئے محبت کا ثبوت پیش کر رہا تھا۔

"مجھے معاف کر دو بیٹا۔ بہت سزا کاٹ چکی ہوں اور سزا مت دو۔ "

Kitab Nagri Special

بمشکل الفاظ ادا کرتی وہ بے ساختہ دران کو اپنے سینے سے لگا گئی۔ جو بے حس و حرکت کھڑا تھا۔ کنزاس کو گلے لگائے رو رہی تھی اور بار بار ایک ہی جملہ دہرا رہی تھی۔

"مت دو سزا۔ "

وہ اس کی ماں تھی۔ وہ روتے ہوئے اسے اپنی ساری بیتابیاں سنا رہی تھی۔ وہ اسے کتنا یاد کرتی تھی اس کے لئے کتنا روتی تھی جبکہ وہ ایک بے جان پتلے کی مانند کھڑا تھا۔ حیران, بے یقین۔ ابھی یقین آنے میں وقت درکار تھا۔ برسوں سے ممتا کے ترسے دل اور خشک آنکھوں کو نم ہونے کے لئے وقت درکار تھا۔ جب رشتے مخلص ہوں اور دلوں میں بے لوث محبت ہو تو وقت بہت جلد زخموں کو بھر دیتا ہے۔ نوین مسکرا رہا تھا جبکہ اسفند کا دھواں ہوتا چہرہ اور ندامت اس کے کندھے ڈھلکا رہی تھی۔

☆☆☆☆☆

"بھائی اتنا بڑا دھوکا۔ دران نوین بھائی کا بیٹا نہیں ہے تو آپ کیوں اسے ان کا بیٹا بنا کر سب کے سامنے پیش کر رہے ہیں؟ "

یاور پیشانی پر انگنت بل ڈالے توحش نگاہوں سے سوال کر رہا تھا۔ نوین اور ریاض کی ادھوری گفتگو نے اسے الجھا کر رکھ دیا تھا۔

"یاور پلیز۔ میں پہلے ہی بری طرح پھنسا ہوا ہوں۔ مجھے مزید مت الجھاؤ۔ وقت آنے پر میں تمہیں باقی کی آدھی حقیقت بھی بتا دوں گا۔ فلحال تو یہ کہ دران نوین بھائی کا بیٹا نہیں ہے لیکن ان کی بیوی کا بیٹا ہے۔ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

اسفند کے بے ربط جملے اور الجھی سی بات پر یاور نے جھنجلا کر کچھ کہنا چاہا تو اسفند نے ہاتھ اٹھا کر روک دیا۔ وہ بار بار چور نگاہوں سے ڈرائنگ روم کے کھلے دروازے کی طرف بھی دیکھ رہا تھا۔

"تم پلیز سونی کے ساتھ شادی کرنے سے انکار مت کرو۔ اس سے شادی کرلو۔ دران کا سارا خرچ میں تمہیں دوں گا تم بس سب سے یہ کہنا کہ یہ تم کر رہے ہو۔ ابھی میں تمہیں اور کچھ بھی نہیں بتا سکتا۔ بس تم دران کا سب کچھ اپنے قابو میں کرلو۔ روبی پہلے سے ہی دران کو لے کر بہت مشکوک رہتی ہے۔ میں نہیں چاہتا میرا اور تمھارا گھر خراب ہو۔ "

یاور نے آج سے پہلے اسفند کو کبھی اتنا بے بس نہیں دیکھا تھا۔ اس نے چند سیکنڈ کی خاموشی کے بعد گہری سانس خارج کی اور سر کو اثبات میں ہلا دیا۔

☆☆☆☆☆☆

روشن صبح بریولی ہلز کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہی تھی۔ درانگ ولاس میں کتنے برس کے بعد ایسے جاندار دن کا آغاز ہو رہا تھا۔ بہت سی آوازیں اور قہقہوں کے جلترنگ ڈائننگ ہال سے لے کر لاؤنج میں گونج رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ڈائننگ ہال کے میز پر آج دران موجود تھا۔ دھلا چہرہ سفید شرٹ میں جچ رہا تھا۔ چمکتے مسکراتے چہرے اور برسوں کے بچھڑے رشتے ایک ہو کر بیٹھے تھے۔ جیسیکا کنز کے ساتھ والی نشست پر بیٹھی تھی وہ بھی کل رات سے یہاں آگئی تھی۔ دران کے ساتھ ساتھ اسے بھی اب جا کر ماں ملی تھی۔

Kitab Nagri Special

کنز نے اپنے دونوں بچوں سے اپنی کوتاہیوں کی معافی مانگی اور سینے سے لگایا۔اس وقت نوین, انل, دران اور جویریہ سب ایک ساتھ ناشتے کی میز پر موجود تھے۔

یہ سارا اہتمام جویریہ کے مرہون منت تھا۔روزین کے ساتھ مل کر اس نے خود ناشتہ تیار کیا تھا اور اب وہی سب کو ان کے کمروں سے نکال کر لائی تھی۔بس اب روبی, اسفند, سبرینا اور برھان کا انتظار تھا۔

سرخ میکسی میں ملبوس, وہ مسکراتی ہوئی دران کی بغل میں بیٹھی بار بار اس کے پر سکون چہرے کو دیکھ کر سرشار ہو رہی تھی۔وہ سب کے ساتھ یوں مسکراتا ہوا اسے بھی پر سکون کر رہا تھا۔

"تم روبی ہو نہ؟ "

کنز کی پرجوش آواز پر سب نے ایک ساتھ مڑ کے پیچھے دیکھا۔روبی, برھان, سبرینا اور اسفند شرمندہ سے ڈائنگ ہال کے داخلی دروازے میں کھڑے تھے۔ کنز خوشدلی سے اپنی جگہ سے اٹھی اور روبی کی طرف بڑھی۔وہ رات کو جب درانگ ولاس پہنچے تھے بہت دیر ہو چکی تھی اور رات کو کنز جیسیکا اور دران کے ساتھ اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

خوشدلی سے مسکراتی چند قدموں کا فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ روبی کے سامنے کھڑی تھی۔جس کے اترے چہرے سے بے نیاز اس نے پرجوش ہو کر اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا۔

"میں تمھاری بہت شکر گزار ہوں روبی۔تم نے میرے بیٹے کی پرورش کی۔اسے ایک اچھا اور کامیاب انسان بنایا۔ "

Kitab Nagri Special

کنزا انگریزی زبان میں شائیستگی سے اس کا شکریہ ادا کر رہی تھی۔

"یہ وہ ہاتھ ہیں جن سے کبھی تم نے میرے چھوٹے سے دران کو کھانا کھلایا ہوگا۔اس کو سلایا ہوگا۔ "

کنزا نے اس کے دونوں ہاتھوں کو اوپر کیا اور عقیدت سے لبوں سے لگایا۔روبی نے سٹپٹا کر نگاہیں چرائیں۔کتنے ہی منظر نگاہوں کے سامنے سے گزر گئے۔

اس نے ان ہاتھوں سے دران کو کھانا تو کبھی نہیں کھلایا تھاہاں البتہ اس معصوم کے گالوں پر طمانچے ضرور لگائے تھے۔اس کی ماں جو آج عقیدت سے اس کے ہاتھ چوم رہی تھی اگر کہیں اسے یہ پتا چل جائے کہ وہ کیا سلوک کرتی تھی اس کے چھوٹے سے دران کے ساتھ تو ہاتھ پکڑ کر اس گھر سے باہر دھکا دے آئے۔

کتنے سفاک ہوتے ہیں ہم لوگ یتیم بچوں کے ساتھ بنا کسی خوف کے برا سلوک کر جاتے ہیں اور یہ بات کیوں بھول جاتے ہیں کہ چاہے اس دنیا میں نہیں لیکن کیا پتا روز قیامت اللہ ان معصوم بچوں کے والدین سے ہمارا سامنا کرادے اور وہ ہمارا گریبان تھام کر اپنے جگر گوشوں پر کیئے گئے ظلم کا سوال کرنے لگیں۔

روبی کی ریڑھ کی ہڈی میں خوف کی سنسناہٹ دوڑ گئی۔ایک پل کو لگا اگر یہاں کنزا اس کا گریبان تھامے کھڑی ہوتی اور اس سے دران پر کیئے گئے ہر ظلم کا حساب مانگ رہی ہوتی تو کیسا منظر ہوتا۔ایک لمحے کے لئے دل کیا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

"میں تمھارے احسانوں کا بدلہ چاہوں بھی تو نہیں اتار سکتی۔دران آج جس مقام پر ہے شاید میری تربیت سے کبھی یہاں نہیں پہنچ پاتا۔ "

Kitab Nagri Special

کنز شکر گزار لہجے میں اس کے ہاتھ تھامے کھڑی تھی۔روبی نے دھواں دھواں چہرہ مزید جھکایا اور پھر ایک دم سے اوپر اٹھایا۔

"مجھے معاف کر دو کنز۔جو سب تم سمجھ رہی ہو میں نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا۔میں اتنے ظرف والی عورت نہیں تھی۔میں نے بہت دکھ اور تکلیفیں دی تمھارے بیٹے کو۔ "

ندامت بھرا لہجہ اور شرمندگی سے ڈھلکتی پلکیں۔کنز کے مسکراتے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرے۔نفی میں سر ہلاتے ہوئے اس نے پھر سے روبی کے ہاتھوں کو تھاما۔

"ایسے مت کہو روبی میرے دل میں تمھاری بہت عزت اور مقام ہے۔ایک ماں کے لئے اس کے بیٹے کی دیکھ بھال کرنے والی عورت سے بڑھ کر اور کون سی عورت عظیم ہو سکتی ہے۔ "

"اسفند تم لوگ کہیں جا رہے ہو؟ "

نوین نے متجسس لہجے میں استفسار کیا تو سب کی نگاہ ایک ساتھ کچھ دور رکھے بیگز پر پڑی جو ملازم رکھ کر پلٹ رہے تھے۔

"ہاں بھائی۔ "

اسفند نے آہستگی سے جواب دیا۔لہجہ اور چہرہ دونوں ہی ندامت کے بوجھ کے غماز تھے۔نوین سمیت سب کے چہروں پر حیرت ابھری برھان اور سبرینا بھی خاموش کھڑے تھے۔وہ لوگ ان سب کے ساتھ ناشتہ کرنے نہیں آئے تھے۔وہ تو بیگ باندھے درانگ ولاس سے جا رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"لیکن کیوں؟ ہم دونوں سے زیادہ تم دونوں کا حق ہے دران پر۔ ایسے کیسے چھوڑ کر جا رہے ہو؟ "

"نہیں بھائی۔ ہم نے دران کو ہمیشہ تکلیفوں اور پریشانیوں کے علاوہ کچھ نہیں دیا ہے۔ میں باپ ہوتے ہوئے بھی اس پر ہوتے ظلم پر خاموشی اختیار کرتا رہا۔ خود غرض بنا رہا۔ اپنی بیوی سے ڈرتا رہا۔ "

اسفند سر جھکائے ندامت سے اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کر رہا تھا۔ دران نے لب بھینچ کر میز کے سہارے کو چھوڑا اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی۔ جویریہ مسلسل اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ جانتا تھا وہ اب کیا چاہتی ہے۔ کل ساری رات بھی وہ اسے یہی سب سمجھاتی رہی تھی۔ وہ اب جویریہ کی طرف بھی نہیں دیکھ رہا تھا۔ انل فوراً اپنی جگہ سے اٹھ چکا تھا۔

"دران کی میرے لئے نفرت بجا ہے۔ اب مزید ہمارا یہاں رکنا ٹھیک نہیں۔ اس کا خاندان مکمل ہو چکا ہے۔ میں نہیں چاہتا ہم تینوں کو دیکھ کر وہ اب بھی اپنے کڑوے ماضی کو یاد کرتا رہے۔ "

سب لوگ ہمہ تن گوش تھے اور اسفند کی ندامت بھری آواز پورے لاؤنج میں گونج رہی تھی۔ سب لوگ اب باری باری دران کی طرف دیکھ رہے تھے جو سپاٹ چہرہ لئے پلکیں گرائے بیٹھا تھا۔ کچھ دیر پہلے والی مسکراہٹ اب لبوں سے غائب تھی۔

"ہم نے اسے کیا دینا تھا جتنا اس نے ہمیں ان پچھلے سات سالوں میں دیا۔ میری بیوی اور بیٹے نے تو اب تک اس کی زندگی میں صرف پریشانیوں کا اضافہ کیا ہے۔ "

Kitab Nagri Special

اسفند نے بات مکمل کی اور پھیکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے رخ موڑا۔اس سے پہلے کہ وہ قدم آگے بڑھاتا ہے۔دران کی آواز نے قدم روک دیے۔وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر چلتا ہوا اسفند کے سامنے آکھڑا ہوا۔

"سب کچھ کہہ گئے آپ۔اپنے سارے گناہ بھی قبول کر لئے۔میری زندگی سے بھی نکلنے کا فیصلہ کر لیا لیکن مجھے گلے لگا کر بیٹا نہیں کہا۔ "

اسفند نے ندامت سے جھکا سر چونک کر اوپر اٹھایا۔دران کے لہجے میں نہ تو نفرت تھی نہ ہی تلخی ہاں ہلکی سی نمی اور شکوہ ضرور تھا۔

"میں تو برسوں سے اس پل کے انتظار میں ہی رہا کہ کب آپ وہ کرنے کی ہمت کریں گے جو آپ سوچتے ہیں۔ "

اسفند کے حیران چہرے پر نگاہیں جمائے کہتا وہ زخمی سا مسکرایا تو اسفند نے بے ساختہ اسے اپنی بانہوں میں بھینچ لیا۔کتنی ہی آنکھیں ایک ساتھ نم ہوئیں تھیں اور لب مسکرا اٹھے تھے۔اسفند آج اپنے برسوں کے پیار کو اس پر لٹا رہا تھا۔کبھی اس کے ہاتھ چوم رہا تھا تو کبھی اس کا ماتھا۔

سرخ لباس میں ملبوس وہ نم آنکھوں کے کونوں کو صاف کرتی ایک گہری سانس لے گئی۔یہ تھا وہ دران جس کو دیکھنے کے لئے برسوں پہلے اس نے خواب دیکھا تھا۔ایک مکمل اور نارمل انسان۔

"کہیں نہیں جا رہے ہیں آپ اور۔۔۔نہ آپ کی فیمیلی۔درانگ ولاس صرف میرا نہیں آپ کا بھی گھر ہے۔ "

Kitab Nagri Special

وہ اسفند کے سینے سے لگا کہہ رہا تھا اور اسفند نم آنکھیں بند کئے جذب کے عالم میں مسکرا اٹھا۔

☆☆☆☆

تاروں سے بھرے آسمان تلے, درانگ ولاس کے لان میں دلکش سماں تھا۔ دو تقریبات ایک ساتھ تھیں۔ نوین اور کنزا کا نکاح ساتھ انل اور جیسیکا کی نسبت۔ انل جیسیکا سے شادی پاکستان جا کر اپنی فیمیلی کے ساتھ مل کر کرنا چاہتا تھا اس لئے یہاں صرف نسبت طے کی تھی۔

کنز پار کرنے اسلام قبول کر لیا تھا اور اسلامی نام کنزا رکھا تھا۔ روبی, اسفند, سبرینا, برھان سب کے ساتھ ہنستے مسکراتے دلوں کی کدورتیں مکمل ختم کر چکے تھے۔ کھلتے مسکراتے چہرے نفرتوں اور حسد سے پاک تھے۔

انل سیاہ سوٹ میں ملبوس بھرپور مسکراہٹ لبوں پر سجائے کچھ دور کھڑی جیسیکا کو محبت سے دیکھ رہا تھا۔ جو کسی کو اپنے ہاتھ میں موجود نسبت کی انگوٹھی دکھاتے ہوئے ہنس رہی تھی۔ چاندی رنگ جھلملاتی میکسی میں وہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔ وہ یونہی محبت پاش نگاہوں میں جیسیکا کا سراپا نگاہوں میں سموئے مسکرا رہا تھا جب اچانک کان کے پاس دران کی رعب دار آواز ابھری۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پتا ہے نہ کون ہے وہ؟ اس کا چہرہ ایسے ہی مسکراتا رہنا چاہیے۔"

وہ جو جیسیکا کو محبت سے دیکھنے میں مگن تھا ٹپٹا کر پلٹا۔ دران مسکراہٹ دبائے جویریہ کے ساتھ اس کے بالکل پیچھے کھڑا تھا۔ جویریہ بھی لبوں پر ہاتھ رکھے شرارت سے مسکرا رہی تھی۔ وہ دونوں شاید کافی دیر سے اس کے پیچھے کھڑے اسی کو دیکھ رہے تھے۔ انل جھینپ کر خجل ہوا۔

Kitab Nagri Special

دران سیاہ کرتے میں ملبوس تھا تو وہ نیلی ساڑھی میں نفاست سے تیار اس کے ساتھ کھڑی جچ رہی تھی۔ انل نے اپنی کیفیت پر قابو پا کر مصنوعی سنجیدگی طاری کی اور فوراً جویریہ کی طرف اشارہ کیا۔

"تمہیں پتا ہے یہ کون ہے؟ اس کا چہرہ بھی اسے ہی مسکراتا رہنا چاہیے۔ "

انل کے ترکی بہ ترکی جواب پر جویریہ کھلکھلا اٹھی جبکہ دران نے مصنوعی تیوری چڑھائی۔

"ٹانگ اوپر رکھنے کے لئے فوراً میری بیوی کو بہن بنالیا۔ واہ "

"فوراً نہیں بنایا۔ میری بلڈنگ میں رہنے والی ہر لڑکی میری بہن ہی تھی اور جویریہ تو ویسے بھی بہت خاص ہے کیونکہ وہ میرے جگر کی بیوی ہے۔ "

انل نے محبت سے مسکراتے ہوئے کہا اور آنکھ کا کونا دبایا۔

"میں ان ایموشنل ڈائیلوگ سے پگھلنے والا نہیں ہوں۔ وہ کیا کہتے ہیں! اسے کیا رشتہ ہے اس کے ساتھ میرا؟ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دران نے ٹھوڑی پر ہاتھ رکھے بھنویں اچکا کر جویریہ کی طرف دیکھا جو ان دونوں کی باتوں سے لطف اٹھاتی ہنس رہی تھی۔

"سالا لگے آپ انل بھائی کے۔ "

"رشتہ ہے یا گالی؟ "

Kitab Nagri Special

دران نے ایک آبرو چڑھائے پوچھا تو جویریہ کے ساتھ انل بھی بھرپور قہقہ لگا گیا۔

"رشتہ ہی ہے۔ "

جویریہ نے بمشکل ہنسی پر قابو پا کر جواب دیا۔ دران نے لب بھینچ کر مصنوعی سنجیدگی طاری کی۔

"ہوں تو انل یوسف جی بچپن میں تمہیں مار سے بچانے کا یہ واحد نقصان ہوا مجھے کہ تم آج میری بہن کے شوہر اور میں تمہارا سالا بن گیا۔ "

"رشتہ کوئی بھی ہو تم میرے دران ہو ہمیشہ سے اور رہو گے۔ کوئی سالے بہنوئی والا ٹیپیکل ریلیشن نہیں ہو گا ویسے بھی تمہاری بہن کے لئے تو میں اب بھی پی اے ہی ہوں تمھارا۔ "

انل کی بات پر تینوں کا ایک جان جاندار قہقہ فضا میں گونجا۔ جیسیکا بھی مسکراتی ہوئی پاس آ چکی تھی۔

"اردو میں بات مت کیا کریں مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا۔ بھابھی کیا یہ میرے خلاف بات کر رہے تھے؟ "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جیسیکا نے خفگی سے منہ پھلائے جویریہ سے سوال کیا تو دران اور انل تو ہنسنے لگے جبکہ جویریہ نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے محبت سے جیسیکا کو پچکارا۔ سب ایک ساتھ ہنس دیے تھے۔

☆☆☆☆

لان کے پرسکون ماحول میں دران کی آواز میں گونجتی قرآن کی تلاوت کھلتی شام کو فسوں خیز بنا رہی تھی۔ دران آنکھیں بند کئے سورۃ رحمان کی آیات کی تلاوت کر رہا تھا اور سامنے کی دو نشستوں پر کنزا اور جویریہ سلیقے سے سکارف لئے دھلے شفاف چہروں کے ساتھ بیٹھیں اسے غور سے سن رہی تھیں۔

Kitab Nagri Special

پچھلے چھ ماہ سے وہ دونوں دران سے قرآن کی تلاوت اور تلفظ کی ادائیگی سیکھ رہی تھیں اور آج شام بھی دونوں نے دران کو فارغ دیکھ کر قابو میں کر لیا تھا۔

دران نے آیات ختم کرنے کے بعد آنکھیں کھولیں اور کنزا کی طرف دیکھا انہوں نے اسی آیات کی تلاوت بہت خوبصورتی سے کی, دران نے گردن گھما کر جویریہ کی طرف رخ کیا۔

اس نے گلا صاف کیا اور آیات کی تلاوت شروع کی۔ دران کی پیشانی پر شکن نمودار ہوئے اور چہرے زاویے غصے کے تاثرات میں تبدیل ہو گئے۔ وہ تیسری بار وہی غلطی دہرا رہی تھی۔ ایک مخصوص لفظ کی ادائیگی پر آکر وہ ہر بار وہی غلطی کر رہی تھی۔

"پھر وہی غلطی دھیان کہاں ہے تمھارا؟ مما کی طرح ادا کرو جیسے وہ کر رہی ہیں۔"

دران نے اس دفعہ ڈپٹ کر کہا تو وہ جو انہماک سے تلاوت کر رہی تھی سہم کر رکی اور پھر روہانسی صورت بنائے اس کی طرف دیکھا جو غصے سے پیشانی پر بل ڈالے اسے ڈانٹ رہا تھا۔

"دران ڈانٹیں مت کوشش تو کر رہی ہوں۔"

"خاک کوشش کر رہی ہو۔ ایک گھنٹہ ہو گیا تلفظ درست ہو کے نہیں دے رہا۔ "

"دران آرام سے بات کرو۔ "

کنزا نے دران کی سختی کو دیکھتے ہوئے گھور کر تنبیہ کی۔ جویریہ ایک دم سے اپنی جگہ سے اٹھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

"مما آپ پڑھ لیں۔ مجھے ان سے نہیں پڑھنا۔ میں کل آپ سے پڑھ لوں گی۔ "

بھاری ہوتی آواز میں کہہ کر وہ بنا دران کی طرف دیکھے قرآن کو سینے سے لگائے آگے بڑھی جبکہ وہ دونوں ہاتھوں کو ہوا میں اٹھائے گہری سانس لے کر کرسی کی پشت سے ٹیک لگا گیا۔

"دران یہ غلط ہے بیٹا۔ پڑھاتے ہوئے غصہ کنڑول میں رکھا کرو۔ چلو میں بھی جا رہی ہوں۔ تم مناؤ جا کر اسے۔ "

کنزا خفگی سے گھورتی ہوئیں اپنی جگہ سے اٹھیں۔ دران نے ایک آنکھ بند کیے چہرے کا زاویہ بدلا۔

"مجھے منانا دنیا کا سب سے مشکل کام لگتا ہے۔ "

"ہاں وہ اس لئے کہ وہ کبھی ناراض نہیں ہوتی۔ بہت اچھی لڑکی ہے اور تم بالکل اپنے باپ جیسے لاپرواہ اٹھو اور فوراً جاؤ اسے مناؤ۔ "

کنزا صحیح کہہ رہی تھیں۔ اس نے کچھ زیادہ ہی ڈانٹ دیا اور اب خود بھی احساس ہو رہا تھا۔ عام طور پر وہ اس کے یوں ڈانٹ دینے اور کبھی کبھار غصہ کرنے پر ناراض نہیں ہوتی تھی لیکن کبھی ہو بھی جاتی تھی۔

"ہوں آپ بہت ایموشنل کر رہی ہیں۔ اوکے جا رہا ہوں منانے۔ "

دران ایک جھٹکے سے کرسی کے بازوؤں پر وزن ڈالے اپنی جگہ سے اٹھا تو کنزا سر کو تاسف میں ہلاتی مسکرا دیں۔

Kitab Nagri Special

دران جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھول کر داخل ہوا تو وہ جو بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگائے اپنی مخصوص جگہ پر روہانسی بیٹھی تھی فوراً غصے سے سائیڈ میز سے کتاب اٹھا کر گود میں دھر لی۔

اس کے خفا سے انداز پر وہ مسکراہٹ دباتا ہوا چند سکینڈ میں ہی اس کے سر پر کھڑا تھا۔ کچھ پل اس کی مانگ کو گھورتے رہنے کے بعد اس کے سامنے براجمان ہوا اور ہاتھ بڑھا کر اس کی گود میں کھلی کتاب بند کر دی۔

جویریہ نے غصے سے لب بھینچے اور پھر سے کتاب کھول لی۔ دران نے پھر سے بند کی تو اس نے غصے سے چہرہ اوپر اٹھایا۔

"کیا ہے؟"

"ہے تو بہت پیار لیکن کیا تم ایسے بات کرو گی مجھ سے؟"

"آپ چاہے جیسے بھی بات کریں؟"

خفا لہجے میں ہلکی سی لغزش ابھری۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں تو شروع سے ایسا ہی ہوں؟ تمہیں ایسے ہی دران سے پیار ہوا تھا لیکن تم تو ایسی نہیں تھی۔"

دران نے محبت سے اس کے خفا چہرے کو ٹھوڑی سے پکڑ کر سیدھا کیا۔ بڑی بڑی سیاہ آنکھوں میں چمکتے آنسو دل مسوس گئے۔

"قرآن پڑھاتے ہوئے مت ڈانٹا کریں۔"

Kitab Nagri Special

بڑے ناز سے کہا اور اس کے گال کو چھوتے ہاتھ کو خفگی سے نیچے کیا۔

"ٹھیک ہے نہیں ڈانٹا کروں گا اس کی جگہ سزا دے دیا کروں گا۔ ٹھیک ہے۔ "

دران شرارت سے کہتا ہوا قریب ہوا تو وہ کندھے پر ہاتھ رکھے پیچھے کرتے ہوئے مسکرا دی۔

"جی نہیں۔ "

"یہ بات غلط ہے۔ دونوں میں سے ایک کام تو ہو گا۔ ڈانٹ نہیں سہہ سکتی تو پھر سزا۔ "

دران نے مبہم سی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا تو وہ پل بھر میں ہی خفگی بھلائے مسکرا دی۔ بس اتنا سا ناراض ہی تو ہو پاتی تھی وہ۔

☆☆☆☆☆☆

درانگ ولاس کے لان میں چار سالہ ہالہ کے رونے کی آواز گونج رہی تھی وہ اپنے گھٹنے کے بہتے خون کو دیکھ کر بھل بھل آنسو بہا رہی تھی۔ وہ سائیکل سے نیچے گر کر گھٹنے پر چوٹ لگوا چکی تھی۔ قریب بیٹھی جویریہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے مسلسل اسے سمجھا رہی تھی۔ چھ سالہ حدید دران اس کے قریب کھڑا تھا اور سوئمنگ پول کے پاس دران لیپ ٹیپ پر کام میں مصروف تھا۔

"ہالا بیٹے بہت معمولی چوٹ ہے روتے نہیں ہیں بہادر بنو۔ "

"روتے تو لڑکے نہیں ماما۔ لڑکیاں تو ہر بات پر روتی ہیں۔ اس لئے لڑکے بہادر ہوتے ہیں یہ بہادر نہیں بن سکتی۔ "

Kitab Nagri Special

پاس کھڑے حدید کی بات پر جویریہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ماتھے پر بل ڈالے سوال کیا۔

"آپ کو کس نے یہ بات سکھائی بیٹے؟"

"اسفند دادا،نوین دادسب یہی کہتے ہیں۔لڑکے نہیں روتے وہ بہادر ہوتے ہیں صرف لڑکیاں روتی ہیں۔ "

"غلط بالکل غلط لڑکے بھی روتے ہیں۔ان کو بھی رونا آسکتا ہے۔لڑکوں کی بہادری نارونے میں نہیں بلکہ کسی کو نہ رولانے میں ہے۔کسی کمزور کو تکلیف نہیں دینی چاہیے جیسے کہ کسی بھی لڑکی کی آنکھ میں آپ کی وجہ سے کبھی آنسو نہیں آئے اصل بہادری یہ ہے۔ "

جویریہ نے ٹھہر ٹھہر کر اپنی بات مکمل کی تو حدید نے الجھ کر انگلی گال پر رکھ لی۔

"ماما سب سے بہادر تو میرے بابا ہیں۔کیا وہ بھی روئے ہیں کبھی؟ "

"ہاں بابا بھی روئے تھے۔ "

"کب ماما؟ "

"جب ان کی وجہ سے ماما کی آنکھ میں آنسو آئے تھے۔ "

وہ محبت سے سمجھاتے ہوئے مسکرا دی جبکہ حدید چمکتی آنکھوں کے ساتھ سر کو اثبات میں ہلا گیا۔اس کے لئے بہادری اب نہ رونے میں نہیں نہ رولانے میں تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

اس کے موبائل کی گھنٹی پر وہ فون کان سے لگاتی اپنی جگہ سے اٹھی جبکہ حدید اب اپنی بہن کے آنسو صاف کر رہا تھا
۔

"ہیلو۔ "

فون کان سے لگائے وہ ایک طرف ہوئی۔ نمبر دیکھ کر ہی اندازہ ہو گیا تھا فون کہاں سے آیا ہے۔

"مسز باسل اگلے مشن کے لئے باسل نے آپکو ساتھ لانے سے منع کر دیا ہے۔ "

فون میں سے بھاری آواز ابھری۔ جویریہ نے آنکھوں کو سکیڑ کر دور لیپ ٹاپ پر کام کرتے دران کی طرف دیکھا اور پھر مسکرائی۔

"چلیں پھر ان سے ملاقات مشن پر ہی ہو گی۔ "

☆☆☆☆

ختم شد

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595